Dastane Rooh E Basil ♥

Episode No 01

By Saleha Iqbal ... 🦋

ہر طرف افراتفری کا ماحول چھایا ہوا تھا ہر طرف لوگ
بھاگتے پھیر رہے تھے دوڑتے پھیر رہے تھے۔۔
ہر کسی کی جان پر بنی ہوئی تھی کہ بس اب جلدی سے جلدی
سب اپنا کام ختم کر کے اپنی کام سے جان چھڑوائیں
اور سب سکون کی سانس لیں۔
گھر کے مالکین کیا اور گھر کے نوکر کیا سب اس وقت
ایک برابر ہی لگ رہے تھے۔۔
یہ افراتفری کا ماحول کسی کے آنے کی آمدن میں
کیا جا رہا تھا کیونکہ
جو آنے والا تھا وہ پورے 14 سال بعد واپس اس حویلی میں آ رہا تھا۔
اس افراتفری کے ماحول میں ایک لڑکی پر سکون سی اپنی خوابوں
کی دنیا میں مگن تھی اسے کسی بھی
چیز سے کوئی غرض نہیں اس کے
لیے ضروری تھی تو اس کی نیند جیسے وہ ہر حال میں پورا کرنا چاہتی تھی۔
اس لیے اپنے کمرے کے دروازے کو بند کیے کمرے میں میوزک
چلائیں وہ باہر کی آوازوں سے چھٹکارا حاصل
کرتے ہوئے اپنے سپنوں میں اپنی زندگی کے ہینڈسم سے
ویلن سے ملاقات کرنے ہی والی تھی کہ تب دروازے پر دستک ہوئی۔

اور سلطانہ بیگم ہاتھ میں جھاڑوں پکڑے ہوئے کمرے

میں داخل ہوتی ہے۔۔۔

دروازے پر پہلے کچھ پل تو دستک ہوتی رہی جیسے کمفرٹر کو منہ تک

اوڑھے ہوئی لڑکی سن رہی تھی کیونکہ یہ آوازیں

اس کی نیند تو توڑ چکی تھیں لیکن وہ اس

وقت اٹھنا نہیں چاہتی تھی کیونکہ باہر کے ماحول سے وہ

اچھے سے واقف تھی اگر وہ اس وقت اٹھ گئی تو وہ جان سے جائے گی۔

دروازے پر دستک بند ہوئے کافی دیر ہو چکی تھی کمفرٹر کو

منہ تک اوڑھے ہوئے یہ لڑکی اس آواز کو سن کر کمفرٹر اتارنے کی کوشش

کرنے ہی والی تھی کہ ایک غصے میں بھری ہوئی آواز اس لڑکی کے

کانوں سے جا ٹکراتی ہے اور وہ اس وقت زندہ ہونے یا ہونے

کا ناٹک کرنے لگ جاتی ہے۔۔۔

بلکل بت بنے ہوئے یہ لڑکی اس طرح سیدھی لیٹی ہوئی تھی جیسے

یہ بیڈ پر نہیں بلکہ جنازہ والی چارپائی پر لیٹی ہوئی ہی اور

موت کے فرشتے اسے اٹھا کر اپنے ساتھ کے جانے کی بھرپور کوششیں

کر رہے ہیں لیکن وہ اس کو ٹس سے مس نہیں کر پا رہے ہیں۔۔

روحی۔۔۔ اپنا نام سنتے ہی روحی زور سے اپنی آنکھوں کو بھینچ لیتی ہے۔

اور جو موت کے فرشتے اس کے سر پر کھڑے ہوئے ہیں وہ دونوں ایک

عورت کے برابر ہیں اور وہ عورت کوئی اور نہیں روحی کی ماں

سلطانہ بیگم تھیں۔۔۔

روحی اگر تو ابھی اور اس وقت نا اٹھی تو یاد رکھنا یہ جھاڑوں جو میں

ہاتھ میں پکڑے ہوئے لائی ہوں یہ پھر اس کمرے میں نہیں بلکہ

تیرے اوپر لگے گی۔۔۔

اٹھ جا کام چور نکمی نکارا گندی اولاد۔۔۔

سلطانہ بیغم غصے میں کہہ رہی تھیں ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو

چکا تھا اب ان کے اندر کے صبر نے انہیں مزید اور کرنے سے صاف

صاف انکار کر دیا تھا۔

ی مزید عزت نہیں کروانی ہے تو نے تو جلدی سے اٹھ جا اس سے پہلے

تیری ماں سچ میں یہ جھاڑوں تیری اوپر پھیر دے۔۔

روحی خود سے کہتے ہوئے انگڑائیاں لیتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کرتی ہے۔

امی جان کو سامنے دیکھ کر انجان بننے کا ناٹک کرتی ہے۔

امی آپ کب آئی مجھے پتا ہی نہیں چلا مجھے تو بہت ہی زیادہ سکون

نیند آئی ہے رات کو قسم سے۔۔

روحی انگڑائیاں لیتے ہوئے اور اباسی لیتے ہوئے کہہ ہی رہی تھی کہ سلطانہ

بیغم نے ہوا میں اپنی جھاڑوں اٹھائی اور زور سے روحی کو مارنے

ہے لیے اس کی طرف اچھالی جھاڑوں

جو روحی کو لگنے ہی والی تھی کہ وہ جلدی سے بیڈ سے اتر کر

سیدھا نیچے کی طرف حویلی کے دوسرے فلور سے پہلے

فلور پر بھاگتی ہوئی آتی ہے۔۔

اور اگر سامنے لاتے ہوئے لال سرخ رنگ کے گلابوں پھولوں کی ٹوکری
میں جا بجتی ہے اور سارے پھول زمین پر بکھر جاتے ہیں
وہ پھول اسی کے کمرے کے لیے آئے تھے روحی کو لال
گلاب بے حد پسند تھے۔
روحی ان پھولوں پر اپنے ننگے پیر رکھے ہوئے
حویلی سے باہر کی طرف بھاگتی ہے ہاتھ میں دوپٹہ پکڑے ہوئے
ننگے پیر وہ اپنی حویلی کے ایریا سے نکل کر حویلی کے
دوسری والی سائیڈ پر بھاگتے ہوئے جاتی ہے۔
سلطانہ بیگم بھی غصے میں اس کے پیچھے پیچھے چل پڑتی ہے۔۔۔
تجھے کیا لگتا ہے کام چور لڑکی آج میں تجھے چھوڑ دوں گی۔۔؟؟
سلطانہ بیگم روحی کے پیچھے پیچھے آتے ہوئے کہتی ہے۔۔
اففوہ امی آج آپ نے تو میری جان لینے کا فیصلہ کر رکھا ہے
مجھے تو لگتا ہے میرے کام نا کرنے سے کوئی قیامت تھوڑی
نا آجائے گی۔
روحی حویلی کے سائیڈ پر دوسرے حصے میں آتے ہوئے کہتی ہے
اپنی ماں کے قدموں کی تیز رفتار دیکھ کر وہ
دوڑتے ہوئے حویلی میں قدم رکھتی ہے اور سیدھا جا کر ایک
عورت سے ٹکراتی ہے اور پھر ان کے پیچھے ہی چھپ جاتی ہے۔
تیرے لیے آج قیامت ہی آئے گی روحی کی بچی آج تجھے کوئی بھی مجھ
سے نہیں بچا سکتا ہے۔

کیا ہو آگیا ہے آپ دونوں کو کیوں صبح صبح پھر سے
شروع ہو گئیں ہیں آپ دونوں۔۔
یہ عورت۔ باسل سکندر کی اور بدر سکندر کی ماں ہیں ہیرا
جو سچ میں بھی ایک ہیرا ہیں۔۔
تائی امی کو دیکھیں صبح صبح ہی ہمارے پیچھے لگ گئی ہیں
دیکھیں اگر انکل آرہے ہیں تو ہم ان کے لیے کیا ہی کر سکتے ہیں
میری امی خود ہی تو کہتی ہیں کہ میں نکمی ہوں نکارا کوں میں کوئی کام ٹھیک
سے کر ہی نہیں سکتی ہوں تو میں نے پھر سوچا کہ میں
کوئی کام کرتی ہی نہیں ہوں
روحی کہہ ہی رہی تھی کہ اس کی ماں نے پیر سے جوتی نکال
کر اپنے ہاتھ میں پکڑ لی تھی۔
ہاں ہاں بول بول شاباش پوتر بول۔۔ سلطانہ بیغم کہتی ہیں تو
روحی کی بولتی تھوڑی کم ہو جاتی ہیں۔۔
تجھ سے بڑھ کر قسم سے میں نے کوئی کام چور اولاد نہیں دیکھی
ہے ایسے مت کہیں میرا والا اس سے بھی بڑھ کر کام چور
نکما نکارا انسان ہے۔
ہیرا بیغم کہہ ہی رہی تھی کہ سیڑھیوں نیوی بلیو کلر کی پینٹ
پہنے ہوئے اس پر سفید کلر کی شرٹ اور نیوی بلیو کلر کا
ٹراوزر پہنے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا۔۔
میری تعریف ہو رہی ہے لگتا ہے۔۔
ہاں ہاں تیری ہی ہو رہی ہے میری ہو گئی ہے اب تیری باری ہے
یہ لڑکا سیڑھیوں سے اترتا ہوا بدر سکندر جو کسی بندر سے کم نہیں ہے۔

روحی ہنستے ہوئے بدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے روحی کی نظریں
بدر پر دیکھ کر اس کی ماں جلدی سے اس کے پاس جاتی ہے
اور روحی کو کان سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتی ہے۔
امی۔۔۔روحی درد میں کراہ کر کہتی ہے۔۔
روحی بدر کی ہم عمر ہوتی ہے یہ دونوں کے درمیان صرف دس
دن کا فاصلہ ہوتا ہے بدر دس دن بڑا ہوتا ہے روحی سے دونوں
ایک دوسرے کے بیسٹ فرینڈ
ہوتے ہیں ایک دوسرے کو ہر طرح کی سیٹویشن سے نکالنا ان کو
بخوبی آتا ہے۔۔۔
چاچی۔۔۔میری معصوم سی کزن پر یہ ظلم نا کریں
دیکھیں میں پولیس والا بن گیا نا تو سب سے پہلے آپ کو ہی
جیل میں ڈالوں گا ہاں یاد رکھنا میری بات۔
چلیں چاچی چھوڑیں میری کزن کو جلدی سے بدر سلطانہ بیگم
کے ہاتھوں سے روحی کے کانوں کو چھوڑواتے ہوئے کہتا ہے۔۔
اوئے تو تیار کیوں نہیں ہوئی ہے ابھی تک۔۔؟؟
بدر روحی کو سادھے سے نائٹ سوٹ میں ملبوس دیکھ کر کہتا ہے
اس حویلی میں صرف لڑکوں کو اجازت ہوتی ہے پینٹ
شرٹ پہننی کی لڑکیوں کو نہیں ویسے بھی اس پوری حویلی میں
صرف ایک ہی لڑکی ہے "روحی "جو حویلی کے دونوں
حصوں میں پائی جاتی ہے ہر وقت زیادہ تر وقت روحی کا بدر کے
ساتھ ہی گزرتا ہے۔۔

کس لیے۔۔؟؟روحی بدر سے پوچھتی ہے۔۔

سٹی میں فوٹ بال کھیلنے نہیں جانا ہے تیرے چکر میں ہی م

وہاں پر اپنا نام کی بازی لگا کر آیا ہوں سب انتظار کر رہے ہونگے ہمارا۔۔

ارے۔۔۔ میں بھول گئی تھی۔۔

روحی اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے افسردہ سی کہتی ہے تو

دونوں کی مائیں زور سے چیختے ہوئے کہتے ہیں۔۔

خاموش ہو جاؤں تم دونوں۔۔ سلطانہ بیغم کہتی ہیں۔۔

روحی اور بدر کو تو جیسے سانپ سونگھ گیا ہو ان کی بات پر

ایک دم دونوں بت بنے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھنے

لگ جاتے ہیں۔

گھر کے کام تجھ سے ہوتے نہیں ہیں اور میچ کھیلنے جائے گی

اب یہ۔۔ سلطانہ بیغم غصے میں کہتی ہیں۔۔

کھیل کود کی عمر ہے تو کھیلے گی ہی نا۔۔۔

دروازے سے انٹر ہوتے ہوئے ہوئے حمدان سکندر کہتے ہیں

بدر کے بابا اور روحی کے تایا ابو۔۔

روحی انہیں اندر آتا دیکھ کر جلدی سے جا کر انہیں

بازوؤں سے پکڑ کر امی ماں سے اپنے ماں سے اپنا وجود چھاپتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

تایا ابو امی ہمیشہ مجھے ڈانٹتی رہتی ہے میری بات

پوری سنے بنا ہی۔

میچ صرف بدر کھیلے گا میں صرف اس کے لیے چیئرنگ کروں گی

اور ویسے بھی تایا ابو میچ ہمارے دشمن گاؤں سے ہے

اگر ہم کھیلنے سے پہلے ہی ان سے ہار مان جائیں گے تو

کیسے چلے گا اس لیے جانا ضروری ہے نا۔

روحی اپنے تایا کے سامنے معصوم سی شکل بنا کر کہتی ہے

بلکل ضروری ہے دشمنوں سے ہارنے والوں میں سے نہیں ہیں

ہم میری بیٹی جائے گی اور دشمنوں منہ توڑ جواب بھی دے گی

دروازے سے فیروز خان اندر داخل ہوتے ہوئے کہتے ہیں

فیروز خان روحی کے بابا اور بدر کے چاچا

فیروز خان اور حمدان سکندر آپس میں سگے بھائی تو نہیں

تھے وہ کزن تھے جن کی آپس میں گہری دوستی تھی

وہ دونوں ہمیشہ سے ہی ساتھ رہے ہیں

گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ رشتے کم ہوتے ہیں ان دونوں کے

گھروں کے آخر میں یہ دو ہی بچے اس لیے انہوں نے

اپنی فیملی کو ساتھ جوڑے رکھنے کے لیے اپنی اپنی حویلی

ایک ساتھ بنالی آدھا حصہ حمدان سکندر کا اور آدھا حصہ

فیروز خان صاحب کا تھا

ایک ہی حویلی کے دو حصے ہیں دونوں رہتے الگ ہیں لیکن

کھانا پکانا ہر چیز ہر خوشی غم ساتھ مل کر نبھاتے ہیں۔۔

روحی اپنے بابا کو دیکھ کر جلدی سے ان کے پاس جاتی ہے

اوور اپنے بابا کے سینے سے جا لگتی ہے۔

فیروز خان اپنے پیاری سی گڑیا کے ماتھے پر بوسہ دیے اپنی صبح کا آغاز کرتے ہیں۔۔

وہ بھی لیٹ کام کی وجہ سے سوئے ہوئے تھے پر جب اٹھے تو گھر میں سکی کو بھی نا دیکھ کر وہ سیدھا یہی چلے آئے۔

بابا میں کھیلنے نہیں جا رہی ہوں میں صرف اسے چیئر کرنے جا رہی ہوں تاکہ دشمن ٹیم کو یہ بندہ اکیلا نا لگے اور یہ ہماری گاؤں کی اور ہمارے خاندان کی ناک نا کٹوا کر آئے۔

روحی اپنی بات مکمل بتاتی ہے پر سلطانہ بیغم کا پارہ سبھی بھی چڑھا ہوا تھا۔۔

اوئے میری بے عزتی کیوں کر رہی ہے تو میں اچھا کھیلتا ہوں اور یہ بات پوری یونیورسٹی جانتی ہے۔

بدر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اتراتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی اس کی طرف دیکھ کر گندا سا منہ بنا کر واپس اپنے بابا کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔

بابا اپنی بیوی کو دیکھیں کیسے گھور رہی ہے مجھے ابھی مجھے زندہ زمین میں گاڑھ دیں گی جیسے یہ۔۔

سنبھالیں اپنی بیوی کو سنبھالیں اس سے پہلے کے میری شامت آجائے جائے بابا جائے۔۔

روحی اپنے باپ کو آگے کی طرف کرتے ہوئے کہتی ہے اور بدر کو چلنے کا اشارہ کرتی ہے۔

آہ۔روحی چلو خیر دیر ہو رہی ہے شام تک بھائی بھی آجائیں گے

ہم واپسی میں ان کے لیے پھول لے کر آئیں گے۔۔

ہاں ہاں پھول لے کر آئیں گے پھولوں سے استقبال میرا مطلب ہے استقبال کریں گے ان کا۔۔

م۔م۔ میں جاؤں۔۔

روحی لڑکھڑاتے ہوئے اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے

دفع ہو جاؤ اور وقت پر واپس آجانا باسیل کے آنے سے پہلے ورنہ آج کے بعد اس حویلی سے اس حویلی تک آنے کے لائق نہیں چھوڑوں گی میں تجھے۔۔

سلطانہ بیغم روحی کے سامنے کھڑی ہو کر غصے میں کہتی تھی

تو روحی اپنے منہ میں اپنا تھوک نگلتی ہے اور ڈر کے مارے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے فوراً حویلی سے باہر بھاگ جاتی ہے۔۔

روحی کے جاتے ہی بدر بھی باہر بھاگ کر جاتا ہے وہ جانتا تھا کہ وہ اگر اب نا گیا تو اس کی بگولہ ہوتی نظروں اس کے وجود کو جلا کر راکھ کر دے گی۔۔

بدر سے فوراً سے باہر بھاگ جاتا ہے اور جا کر اپنی جیپ نکلتا ہے اور روحی کا انتظار کرنے لگ جاتا ہے۔

کتنی بار میں نے کہا ہے آپ سب سے اس لڑکی کو اتنا مت بگاڑیں آگے گھر جا کر یہ ہماری ناک ہی کٹوائیں گی۔۔

سلطانہ بیغم تھکے ہوئے لہجے میں کہتی ہیں۔

اس کا اگلہ گھر یہ ہی تو ہے شادی کے بعد اس نے اسی گھر میں آنا ہے اس لیے تو ہم کہتے ہیں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔

سب لوگ ایک ساتھ ایک آواز میں کہتے ہیں ان سب کی آواز حویلی
میں گونج رہی ہوتی ہے۔۔
اس بات پر ہی تو صبر کر لیتی ہوں میں ورنہ اس لڑکی نے کوئی
کسر نہیں چھوڑی ہے مجھے ذلیل کروانے کی
گاؤں کی گنڈی بنی گھومتی ہے یہ آج کل کی لڑکیوں کے حالات ہیں
سلطانہ بیگم کہتے ہوئے اپنے دل پر ہاتھ رکھ دیتی ہے
اور جا کر صوفے پر بیٹھ جاتی ہے۔۔
ہیرا بیگم جلدی سے گھر کے نوکر کو ناشتہ لگانے کا کہتی ہیں
کیونکہ سب لوگ یہی پر ہی موجود تھے اس لیے
سب ایک ساتھ ناشتہ کریں گے۔۔۔
روحی۔۔ بدر گاڑی کے پاس کھڑا ہوا اسے زور زور سے آوازیں
لگانے لگ جاتا ہے۔
پچھلے ایک گھنٹے سے وہ انتظار کر رہا ہے کہ وہ آنے کا
نام ہی نہیں کے رہی تھی۔۔
آ گئی بندر کیوں گلا پھاڑ کر چیخ رہے ہو۔۔۔
روحی ہاتھوں میں کتابیں کندھے پر بیگ لٹکائے ہوئے دوسرے
ہاتھ سے اپنی چادر پکڑے ہوئے گاڑی کے پاس آتے ہوئے
کہتی ہے۔
نہیں یہ لیپا پوتی کرنے ضروری تھی کیا اتنا تیار ہونے کی
ضرورت کیا تھی پچھلے ایک گھنٹے سے انتظار کروا رہی ہے تو مجھے

روحی اپنی چادر اور کتابیں اور بیگ جیپ میں اندر پھینکتے ہوئے
بدر کے سامنے اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے آتی ہے۔
کیا بکواس کیے جا رہے ہو۔۔؟؟روحی کمر پر ہاتھ رکھ کر ایک
ابرو اٹھا کر پوچھتی ہے۔
یہ ہی کہ تیری شکل میک اپ سے بھی نہیں بدلنے والی ہے
تو اس پر میک اپ لگا کر اسے زائیہ کیوں کرتی ہے۔۔
رہے گی تو تو ہمیشہ چڑیل ہی نا۔۔بدر روحی کے منہ کے قریب
آکر مزے لے کر ہنستے ہوئے کہتا ہے
روحی کی بات پر ہنستے ہوئے زور سے ایک مکہ اس کے منہ پر
بلکل ناک پر دے مارتی ہے۔
کچھ بول رہے تھے تم۔۔اب ہی بار روحی مزے لیتے ہوئے
ہنستے ہوئے کہتی ہے۔
روحی کی بچی 4فٹ کی عورت تیری ایسی کی تیسی میرا ناک
توڑ دیا تو نے۔۔
بدر اپنے ناک سے نکلتے ہوئے خون کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے
اووو۔۔۔کوئی بات نہیں جیسے مجھے کوئی نہیں دیکھے گا ویسے
اب تجھے بھی کوئی نہیں دیکھے گا آخر کار کزن ہیں ہم دونوں
میں چڑیل تو تو بندر
روحی اس کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہتی ہے۔۔
چل آجا میرے بندر یونیورسٹی چلتے ہیں دشمن ہمارا انتظار
کر رہے ہونگے۔

تو گئی اب تو گئی سچ میں زندہ نہیں چھوڑوں گا تجھے میرا منہ
توڑ دیا تو نے اب میں نئی گرل فرینڈز کو کیا منہ دیکھاؤں گا۔
اور گیم میں سب لوگ میرا ٹوٹا ہوا ناک دیکھ کر مجھ
پر ہنسے گے۔۔
بدر اپنے ناک سے خون صاف کرتے ہوئے کہتا ہے
تو گیا ہو گیا ہے لوگ بندروں کو دیکھ کر ہنستے ہی ہیں کوئی نئی
بات تھوڑی ہے اس میں۔۔
روحی اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے کہتی ہے۔
گئی اب تو رک سچ میں گئی کہتے ہوئے بدر ادھر ادھر دیکھنے لگتا ہے۔۔
مجھے کچھ مارنے کے لیے ڈھونڈ رہا ہے اگر تم نے مجھ پر
ہاتھ اٹھایا تو یاد رکھنا بدر سکندر میں تمہارے سارے
راز جانتی ہوں اندر تایا ابو کو جا کر سب کچھ بتا دوں گی کہ ان
کے اس لال نے کتنی لڑکیوں سے ان کے ہاتھ لال کرنے کے وعدے
کی ہوئے ہیں اور اوپر سے انہیں سے تحفے بھی لیتا ہے۔
تو سوچ اگر تایا ابو کا پتا چلا کہ کتنے سارے چکر ہیں
تو وہ تجھے کیسے اور کس کس طرح ماریں گے سوچ سوچ زارا
روحی مزے لیتے ہوئے کہتی ہے تو بدر اپنے آپ کو
پٹتا ہوا تصور کرتا ہے اور جھٹکے سے کانپ کر رہ جاتا ہے
دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھنے لگ جاتی ہیں۔
انسان کتا پالا لے ہر تیرے جیسی دوست کبھی نا پالا
بدر غصے میں لال ہوتے ہوئے کہتا ہے۔۔

پالا ہوا تو ہے. روحی بدر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دیکھتی ہے

چڑیل کہیں کی۔۔بدر غصے میں کہتا ہے

میں چڑیل تو تو سوور کہیں کا۔۔روحی بھی برابر جواب دیتی ہے

م۔م۔میں سوور تو پھر تو ہتھنی موٹی بھینس۔۔پاڈا سارے کے

سارے گندے والے جانور جو ہیں وہ سب کی سب تو۔۔۔

بدر کہتا ہے تو روحی کا منہ کھلے کا کھلا رہ جاتا ہے۔

بدر کہہ کر گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھنے لگتا ہے

میں جانور وہ بھی گندے والی۔۔۔؟؟روحی گہری سانس لیتے ہوئے

کہتی ہے۔

روحی اسے جاتا دیکھ کر اس کے بالوں کو پیچھے سے

پکڑ کر بدر کو منہ کے بل ہے زمین پر گرا دیتی ہے اور اس کی

پیٹھ پر گڈنے کے بل بیٹھ کر اس کے بالوں کو زور سے کھینچتی

ہے اور اس کی کمر پر مکوں کی برسات کر دیتی ہے۔۔۔

بدر نڈھال سا زمین کے ساتھ منہ لگائے وہی پڑا رہتا ہے۔۔

روحی بدر کے اوپر سے اٹھ کر اپنے کپڑوں کو اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے

ئے گہری پر سکون سانس لیتے ہوئے گاڑی میں جا بیٹھتی ہے۔

بدر اٹھنے کی کوشش کرتا ہے تو ایک بار خود ہی جا کر منہ کے

بل زمین پر گر جاتا ہے۔۔

دروازے پر کھڑے ہوئے گارڈ بدر کی حالت دیکھ کر قہقہ لگا کر

ہنس رہے تھے

بدر لڑکھڑاتے ہوئے زمین سے اٹھتا ہے اور گاڑی کے اندر ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھتا ہے۔

کیونکہ یہ اس کے ساتھ پہلی مرتبہ ہوا ہوتا تو وہ غصہ بھی کرتا یہ عام سی بات ہے اس کے لیے روحی کے ہاتھوں پٹنا اور اپنی ذلیل مٹی کروانا آج روحی نے زبان سے نہیں بلکہ اپنے ہاتھوں سے کام لیا۔

بدر گاڑی کے شیشے میں اپنی حالت دیکھ کر ایک زور دار چیخ مارتا ہے۔۔

اس کی چیخ کی آواز حویلی کے اندر موجود سارے لوگ کو حال میں بیٹھے ہوئے چائے کی چسکیوں کے مزے لے رہے تھے۔

وہ سن کی کوئی ریکٹ نہیں کرتے ہیں سوائے سلطانہ بیغم کے اس نے پھر سے بدر کو مارا آپ لوگ روحی اور بدر کی شی کروانے کے چکروں میں ہیں وہ بیچارہ لڑکا تو پوری زندگی روحی سے مار کھا کھا کر ہی گزار دے گا۔۔

ابھی بھی وقت ہے سوچ لیں روحی کو اپنے گھر کی بہو بنانا ہے یا نہیں میری مانئے تو کوئی اچھی سی معصوم سی شریف لڑکی کو لے آئیں روحی جیسی چڑیل کو نہیں۔

سلطانہ بیغم کی بات پر سب لوگوں نے ہوا میں بلند آواز میں قہقہہ لگایا۔۔

سلطانہ بیغم منہ پھولا کر صوفے سے پشت ٹیکائے ہوئے واپس بیٹھ جاتی ہے۔

پہلی ماں دیکھی ہے جو اپنی بیٹی کی برائی خود کر رہی ہے

ہیرا بیغم کہتی ہیں۔۔

ہمیں روحی ہر حال میں قبول ہے ہمارے گھر کی بہو بننے کے

لیے بدر کے لیے اس سے بہترین انتخاب ہو ہی نہیں سکتا ہے

ان کی وجہ سے ہی تو ہمارے گھروں میں رونقیں ہیں

اور یہ روحی کا بدر کو مارنا کوئی بڑی بات تھوڑی ہے بچپن سے

تا آرہا ہے اس سے وہ اب تو اسے عادت ہو گئی ہے جب تک روحی

کے ہاتھوں اپنی عزت نا کروالے بدر کو سکون کہاں آتا ہے۔

حمدان صاحب ہنستے ہوئے کہتے ہیں۔۔

اس لیے بیغم فخر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے

ان کی لڑائی کوئی لڑائی ہوتی ہے ابھی لڑے ہیں ابھی ٹھیک ہو جائیں

گے دونوں اس لیے آپ چائے پیے غصہ نا پیے۔۔

فیروز صاحب اپنی بیوی کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہتے ہیں۔

روحی اگر تو لڑکا ہوتی تو تو اس وقت زندہ نا ہوتی

یہ بات یاد رکھنا ہمیشہ۔۔

شرم نہیں آتی ہے تجھے بچپن سے تو مجھے مارتی آرہی ہے

اب تو میرا لحاظ کر لے دس دن بڑا ہوں میں تجھ سے

بدر اپنے حال پر روتے ہوئے کہتا ہے۔

س نے منت کی تھی تمہاری دس دن پہلے اس دنیا میں آنے کی

نا آتے اس میں اور نا ہی میرے ہاتھوں پٹتے تم۔۔

بھی گاڑی چلاؤ میرے منہ مت لگو تم ویسے بھی یہ شکل دیکھتا
ہی کون ہے اور اگر کوئی غلطی سے دیکھ ہی لیتا تھا
تو آج کے بعد نہیں دیکھے گا میرے پیارے سے کزن
بندر سکندر۔۔ گاڑی چلاؤ رہتے نہیں تم فنے خان
نا اترایا کرو میرے سامنے اتنا پتا ہے نا تمہیں زہر لگتے ہو تم
مجھے ۔۔۔ روحی اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے
تو تم بھی مجھے کوئی شہد نہیں لگتی ہو ڈائین کہیں کی
بدر منہ چڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔
لگتا ہے تمہیں میری بات سمجھ نہیں آئی ہے
ادھر آؤں۔۔ روحی غصے میں کہہ کر اسے اشارہ کرتی ہے
وہ بدر کے بالوں تک پہنچ پاتی اس سے پہلے ہی
بدر گاڑی کو اچانک سے ہی فل اسپیڈ میں اسٹارٹ
کر دی روحی نے جلدی سے اپنی سیٹ بیلٹ لگائی
اور اسے روز سے اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیا
بندر گاڑی آہستہ چلاؤں ورنہ میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی
بدر ویسے تو اسے مار نہیں سکتا تھا یہ واحد طریقہ تھا روحی
کو ڈرانے کا اس لیے وہ فل اسپیڈ میں گاڑی دوڑاتے ہوئے
اپنی یونیورسٹی کی طرف بڑھنے لگا بدر اور روحی ایک ہی یونیورسٹی
میں پڑھتے تھے آج ان کا فٹ بال میچ یونیورسٹی میں ہی تھا۔

کچھ ہی منٹوں بعد وہ لوگ یونیورسٹی پہنچ چکے تھے بدر کے چہرے پر مسکراہٹ تھی جبکہ روحی کے چہرے کی ساری ہوائیں اڑ گئیں تھیں۔۔

بدر گاڑی سے اتر کر اپنے کپڑے اور اپنا حولیہ درست کر رہا تھا لیکن اس کی نظر روحی پر ہی ٹیکی ہوئی تھی وہ اس وقت لمبی گہری سانسیں کے رہی تھی۔۔

بدر اپنے بالوں کو ٹھیک کر کے آنکھوں پر گوگل لگائے روحی کی طرف آتا ہے اس کی سائیڈ کا دروازہ کھول کر ہنستے ہوئے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

کتے ذلیل انسان آج جو تو نے کیا ہے اس کے بعد تو اپنے زندہ رہنے کی اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنا شروع کر دے آج تیرا خون کر کے رہوں گی میں۔۔روحی گاڑی سے اتر کر ایک لمبی گہری سانس لے کر خون کو نارمل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پہلے خود کو تو سنبھال لے پھر مجھے مارنے کی دھمکیاں دینا روحی باجی۔ بدر مزے لیتے ہوئے کہہ کر اکیلا ہی یونیورسٹی کے اندر داخل بھاگ جاتا ہے۔۔

بندر کی گنڈی سڑی ہوئی اولاد آج تم مروں اور انشاء اللہ میرے ہاتھوں ہی مروں گے۔۔۔

حی خود کو کمپوز کیے اپنے بالو والا سیٹ کیے یونیورسٹی کے اندر داخل ہوتی ہے۔

Dastane Rooh E Basil ♥

Episode No 02

By Saleha Iqbal ... 🦋

روحی اور بدر اپنی یونیورسٹی پہنچ چکے تھے میچ کی ساری تیاریاں
مکمل طور پر ہو چکی تھی صرف روحی اور بدر کا ہی انتظار کیا جا رہا تھا کیونکہ
یہ دونوں ہی اپنے گاؤں کو ریپرزنٹ کرنے والے ہیں۔
روحی نے گھر میں جھوٹ بولا تھا لیکن وہ سچ میں کھیلنے والی ہے
اکیلی دو مردوں کی ٹیم میں۔
یہ یہ بہت بڑی اور بے حد خوبصورت یونیورسٹی ہے
دو گاؤں میں ایک
ہی یونیورسٹی ہے کیونکہ یہ یونیورسٹی بنائی تو
حمدان سکندر اور فیروز خان نے ہے یہ جس زمین پر بنائی گئی ہے۔۔
وہ دشمن گاؤں کی زمین تھی یونیورسٹی کے لیے بیسٹ لوکیشن
تھی لیے مجبوراً انہیں اپنے دشمن گاؤں کو بھی اس میں آنے کی
اجازت دینی پڑتی ہے۔
یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں لڑکے اور لڑکیاں موجود تھے روحی کے
کھیلنے کا پوری یونیورسٹی کو پتا تھا۔
دوسرے گاؤں کے لڑکے بھی زیادہ تر صرف اسے کھیلتے ہوئے
دیکھنے کے لیے آئے تھے۔

۔روحی اور بدر اپنی یونیورسٹی کو کراس کرتے ہوئے بیک سائیڈ

والے گراؤنڈ کی طرف بڑھ رہے ہیں

بدر اپنا جیکٹ اتارتا ہوا اپنے ہاتھ میں پکڑ رہا تھا

اور روحی اپنے بالوں میں پونی ٹیل بنا کر اپنا دوپٹہ اچھے سے اپنی

کمر پر باندھ رہی تھی۔

دونوں گراؤنڈ میں پہنچ گئے تھے روحی اور بدر کو دیکھ کر آدمی

سے زیادہ یونیورسٹی شور مچانے لگ جاتی ہے۔

تو ہو جائے مقابلہ۔۔؟؟بدر روحی سے پوچھتا ہے

ہو جائے۔۔!!روحی گروانڈ میں بلکل سامنے دشمن گاؤں کے وڈیرے

کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

زیادہ کچھ نا سہی پر بس اس گھٹیا انسان کی اکسٹر توڑنی ہے میں نے

آج ہر چیز کو اس نے اپنا غلام سمجھا ہوا ہے۔

روحی کولڈ نظروں سے ملک زمان کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے

ہو جائے گا کرایم پارٹنر ٹینشن نہیں لینی اور جو میں نے تجھے جیسے

سیکھایا تھا بلکل ویسے ہی کرنا ہے۔۔

بدر روحی کا منہ اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہتا ہے

تو روحی بھی ہنستے ہوئے بدر کو حوصلہ دیتی ہے اور دونوں گراؤنڈ کے

اندر داخل ہوتے ہیں۔۔

روحی کے اندر جاتے ہی ایک لڑکی بھاگتے ہوئے اس کے لیے اسپوٹ شوز لے کر آتی ہے اور اسے پہنا بھی دیتی ہے۔

ہاتھوں میں ہاف گلوز پہنا کر وہ انہیں میچ کے لیے آگے کرتی ہے۔

روحی کا کر بلکل اپنے دشمن ملک زمان کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے۔

لڑکی ہو لڑکیوں والے کام کرو یہ میچ ویچ کرنا ہم لڑکوں سے تمہارے بس کی بات نہیں ہے بچہ جاؤں گھر پر جا کر برتن دھو اور روٹیاں پکاؤ۔۔ملک زمان اپنے دوست کو تالی مارتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر قہقہہ لگا کر زور زور سے ہنس پڑتا ہے۔

آنکل آپ کو میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں گھر جا کر یہ سارے کام

کرلوں گی اور گر میں نے نا بھی کیے تو کوئی بات نہیں میرے گھر پر برتن دھونے اور روٹیاں پکانے کے لیے نوکر موجود ہیں۔

روحی بھی ہنستے ہوئے کہتی ہے تو سامنے والے کے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔

روحی ہنستے ہوئے کہہ کر ایک دم ہی کولڈ فیس میں آجاتی ہے

روحی اس کے نام پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کے کہنے پر زمان کو غصہ آگیا تھا وہ غصے میں روحی کی طرف قدم بڑھا رہا تھا کہ بدر روحی کے سامنے اس کی ڈھال اس کا بوڈی گارڈ اس کا بیسٹ فرینڈ بن کر اس کے سامنے آکھڑا ہوا تھا۔

اگر ہار سے ڈر لگ رہا ہے تو سیدھا سیدھا بول دو

بہانے بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں ملک زمان۔!!!

۔روحی کی ٹیم میں جو بھی لوگ تھے وہ چہرے پر ماسک لگائے ہوئے تھے
کیونکہ وہ سب کے سب اسی کے بوڈی گارڈز بھی اصل میں وہ اس کے
بابا کے گارڈز تھے جب روحی نے اپنے بابا کو ملک زمان کا بتایا تھا تو انہوں
نے ہی اسے میچ کھیلنے کا مشورہ دیا تھا۔
اور اپنے گارڈز کو ساتھ کے جانے کا روحی اور بدر میچ کھیلنا شروع ہو گئے تھے۔۔
ملک زمان کھیل کھیل کے بہانے بار بار روحی کے قریب آنے کی اسے
ہاتھ لگانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔
لیکن بدر اور اس کے گارڈز اسے پاس بھٹکنے تک نہیں دیتے ہیں
اور ہر بار اسے منہ کے بل زمین پر گراتے ہیں۔
کھیل تو وہ دشمن ٹیم کو ہرانے کے لیے رہے تھے لیکن بدر اور روحی
اپنی مستیوں میں ایک
دوسرے کو ہرانے میں لگ جاتے ہیں انہیں پتا ہی نہیں چلتا ہے۔
میچ کو مکمل ہونے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا کیونکہ ہر کوئی
روحی کی ٹیم میں پلیئر ہی تھا روحی اور بدر اپنی مستیوں میں
لگے ہوئے تھے۔۔
اور وہ دونوں مزے مزے میں پورا میچ کر کے جیت کو
اپنے نام کرتے ہیں۔
جب کھیل کر وہ لوگ ادھر ادھر دیکھتے ہیں تو ان کی نظر زمین پر
پڑے ہوئے لال سرخ منہ ہوئے منہ پر پڑتی ہے جیسے بال مار مار کر
لال کیا گیا تھا۔۔

اور روحی اور بدر کا قہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے

اور ساتھ ساتھ گراؤنڈ میں موجود باقی لوگوں کا بھی سب کو اپنے اوپر ہنستا ہوا دیکھ کر ملک زمان کھڑا ہو کر دوڑتے ہوئے روحی کی طرف بڑھتا ہے وہ اس تک پہنچ پاتا اس سے پہلے ہی روحی کے گارڈز اسے واپس گھٹنوں کے بل زمین پر بٹھا دیتے ہیں۔۔

روحی اور بدر ہاتھ میں ٹشو پکڑے ہوئے زمان کے سامنے جا کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔

روحی زمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

بعد کے انجام سے نا میں کبھی ڈری ہوں اور نا ہی کبھی ڈروں گی

تمہیں زمین پر گھٹنوں کے بل پوری یونیورسٹی کے سامنے بٹھانا

میری ضد تھی جسے میں نے آج مکمل کر لی ہے۔

اب ایک اور ضد ہے جسے پورا کرنا چاہتی ہوں اور آج ہی یہاں سب کے سامنے اسے پورا کروں گی۔

روحی کہتے ہوئے بدر کو اشارہ کرتی ہے بدر یونیورسٹی کے اندر جاتا ہے

اور ایک لڑکی کو گاؤن میں ملبوس اپنا سر سے لے کر پیر تک ڈھکا ہوا اسے اپنے

ساتھ باہر لے کر آتا ہے اور لا کر روحی کے پاس کھڑا کر دیتا ہے۔

ملک زمان کے چہرے کی ہوائیاں ایک پل میں اڑ جاتی ہے اس لڑکی کے چہرے کو بنا دیکھے ہوئے ہی

پہچان تو لیا ہو گا تم نے اسے ملک زمان۔؟؟

اگر نہیں تو میں انٹروو کرواؤں گیا۔؟ روحی جھک کر ملک زمان کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اگر نہیں چاہتے ہو کہ میں پورے گاؤں کے سامنے اس لڑکی کی سچائی اور پاکدامنی کی اصلیت رکھو تو شرافت سے اس کے پیروں میں اپنا سر رکھ کر اس کی اپنے گناہ کی معافی مانگو

روحی سرگوشی نما انداز میں ملک زمان کی آنکھوں میں اپنی گرین آنکھیں ڈالتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ملک زمان غصے میں نا میں سر ہلا دیتا ہے۔

اوو تو نہیں کرنا چاہتے ہو ٹھیک ہے پھر تم اپنا چہرہ دیکھاؤں ۔۔۔روحی کہہ کر اس لڑکی کے چہرہ سے نقاب اتارنے لگتی ہے۔

نہیں رکو م۔م۔ میں معافی مانگتا ہوں مت دیکھاؤ اس کا چہرہ۔۔

ملک زمان کہہ کر اپنا سر اس کے پیروں میں رکھنے ہی والا تھا کہ روحی پھر بول پڑتی ہے۔

صرف سر ہی نہیں اس کے پیروں میں رکھنا جو اس کے ساتھ کیا کے اسے دہراتے ہوئے اس کی معافی بھی مانگنی ہے۔

چلو شاباش اب جلدی سے شروع ہو جاؤں اس سے پہلے کے میں اسٹارٹ ہوں۔

اپنے گاؤں کی لڑکیوں کی عزت کرنے کے بجائے تم ان کے ساتھ کیا کرتے ہو بتادوں کیا میں سب کو۔

روحی زمان کی آنکھوں میں اپنی گرین آنکھیں ڈال کر کہتی ہے۔

تم اچھا نہیں کر رہی ہو روحی میری بے عزتی کرنا تمہیں بہت بھاری پڑے گا روحی فیروز خان۔۔۔

ملک زمان اسے لال سرخ ہوتی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے

فکر مت کرو تم میری ملک زمان سستی چیزیں خریدنا میں پسند بھی نہیں کرتی ہوں

تم اپنی فکر کرو جو اب تمہارے ساتھ ہوگا اس کے بعد تم اپنی گاؤں میں کیا کسی بھی گاؤں میں منہ دیکھانے کے قابل نہیں رہو گے۔

"ملک زمان" روحی اس کے نام پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے اور

روحی کہہ کر دو قدم پیچھے ہو کر کھڑی ہو جاتی ہے

اور زمان ادھر ادھر دیکھتے ہوئے لڑکھڑاتے ہچکچاتے ہوئے اپنے گناہ کا اعتراف کرتے ہوئے اس لڑکی کے پیروں میں اپنا سر جھکاتا ہے زمان اپنا اعتراف کر رہا تھا تو بدر اس کی ویڈیو ریکارڈ کر رہا تھا۔

زمان جیسے ہی سر اٹھاتا ہے اور اس لڑکی کی طرف دیکھتا ہے

جس کے چہرے سے اب نقاب ہٹ چکا تھا زمان فوراً تیش میں آجاتا ہے۔

اور غصے میں کھڑا ہونے لگتا ہے کہ بدر ٹانگ اڑا کر اس دوبارہ زمین بوس کر دیتا ہے۔۔

یہ کیا ہے سب۔۔؟؟؟ زمان دھاڑتے ہوئے کہتا ہے

زمان اس لڑکی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے جو اصل میں لڑکی نہیں لڑکا تھا۔۔

سب کا برقع میں موجود لڑکا دیکھ کر ہنس ہنس کر بڑا حال

ہو گیا تھا۔۔

وہ ہم تمہیں بتائیں گے ملک زمان کی یہ سب کیا ہے۔۔۔

فیروز خان پولیس کمشنر کے یونیفورم میں یونیورسٹی میں داخل

ہوتے ہوئے کہتے ہیں انہیں دیکھ کر گارڈز سارے انکے طرف چلے

جاتے ہیں اور ان کے پیچھے جا کھڑے ہوتے ہیں۔۔

لوحی بھی مسکراتے ہوئے اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے اپنا بابا کی طرف

جا کھڑی ہوتی ہے۔۔

ہم تو ہو گیا کام۔۔؟؟فیروز خان پوچھتے ہیں تو بدر اپنے فون میں بنائی ہوئی

ویڈیو فیروز خان کے سامنے مسکراتے ہوئے کرتا ہے اور کہتا ہے

"جی ہو گیا کام" فیروز خان کے چہرے پر فاتحانہ

مسکراہٹ چھانے لگتی ہے اس۔ویڈیو کو دیکھتے ہوئے۔۔

شاباش بچوں آج تم دونوں نے میرا اسر فخر سے ایک بار

پھر اونچا کر دیا ہے۔

فیروز خان دونوں کے سروں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

اب تمہیں تمہاری اصل جگہ میں دیکھاؤں گا۔۔

[redacted]

چلو تمہاری لیے خاص طور پر سواری کا عمدہ انتظام کیا گیا ہے

بہت شوق ہے نا تمہیں معصوم لڑکیوں کی زندگیاں تباہ کرنے کا اب میں تمہاری

زندگی کو عذاب نا بنایا تو میرا نام بھی فیروز خان نہیں

فیروز خان اپنے آدمیوں کو اسے لے جانے کا کہتا ہے اور خود بھی

ان کے جانے لگتے ہیں تو روحی اپنے باپ کی شرٹ پکڑ کر انہیں

روک دیتی ہے۔۔۔

کدھر بابا میرے پیسے دیں جو ڈیل ہوئی تھی ہماری فری میں

کام نہیں کرتے ہوں میں۔۔

بابا ہیں آپ میرے لیکن بزنس میں لوسس نہیں کرواتی ہوں میں

روحی اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

اور میں بھی۔ بدر بھی اپنا ہاتھ آگے کی طرف بڑھتا ہے۔

بلکل بلکل اخر کار ہمارے گاؤں کے ڈیکٹیو، گنڈے، پولیس ٹرینرز

کھلاڑی، سب کچھ آپ لوگ ہی تو ہیں۔

اپنی تعریف سنتے ہوئے روحی اور بدر ایک دوسرے سے اپنی پشت ٹیکائے

دونوں اپنے ہاتھ سے گن کا نشانہ باندھے ہوئے گولی چلا کر

دھواں اڑاتے ہیں ان کا۔

بلکل چاچو آخر کار فیمس ڈیکٹیو ہیں اور انڈر کور پولیس آفیسرز

ہم لوگ یہ چھوٹے موٹے کیس سوول کرنا کوئی بڑی بات

نہیں ہے ہمارے لیے اور ویسے بھی میں نے بہت جلد پولیس

آفیسر بننا ہے تو مجھے بڑا مزہ آتا ہے قسم سے یہ سب کرتے ہوئے

چاہیے تو آپ بھلے مجھے پیسے نا دیں۔

جلد پولیس والا بننا ہے اسلیے یہ سب تو کچھ بھی نہیں ہے میرے لیے

بدر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اتراتے ہوئے کہتا ہے۔

پر میرے لیے بڑی بات ہے میں مفت میں کوئی کام نہیں کرتی ہوں اور نا کی کرنا چاہتی ہوں۔

اور یہ پولیس وِلس بننے کا میرا کوئی دادہ نہیں ہے مجھے میرے کام کے پیسے دیں بات ختم۔۔

روحی اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہتی ہے میرے لیے ہر وہ کام ضروری ہے جس میں مجھے پیسے دیے جائیں گے۔

پیسوں کے علاوہ آپ کون ہیں اور کیا ہے آئی ڈونٹ کیئر چاہے وہ میرے بابا کے کام کا حصہ کو یا پھر کسی اور کے

جو میرا کام نہیں ہے وہ میں مفت میں کبھی نہیں کروں گی۔

اس لیے جلدی سے بابا میری فیس دیں اور تم جو دو دن پہلے مجھ سے اپنا بریک اپ کا کام کروایا تھا۔

اس کے پیسے نکالوں تم رہتے تیج تم ایسے فنے خان

روحی بدر کی طرف دیکھتے ہوئے گندا سا منہ بنا کر کہتی ہے۔

بدر مکہ بنا کر روحی کو مارنے لگتا ہے پر فیروز خان کی نظریں اپنے اوپر دیکھ کر وہ رک جاتا ہے۔

اچھا اچھا لڑنا بند کرو کبھی تو بنا لڑے بھی رہ لیا کرو تم دونوں

فیروز خان اپنی جیب سے والٹ نکالتے ہوئے کہتا ہے

یہ لو تم دونوں کی فیس اور یہ لو ایکسٹرا پیسے باسل آنے والا ہے

بلکہ پہنچنے ہی والا ہے اس کے لیے مٹھائی لے جانا اے بچپن میں
یہاں گاؤں کی جلیبیاں بہت پسند تھی گھر میں ابھی تک نہیں
منگوائیں ہیں۔
ابھی تازی بنی ہو گی تو ہے جاؤ اور گھر چلے جاؤ تم دونوں کی مائیں
تپی پڑی ہیں تم دونوں پر پہلے ہی بہت اگر باسل کے آنے کے بعد گئے
تو مصیبت جھیلنے کے لیے تیار رہنا تم دونوں۔۔
فیروز صاحب دونوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کہتے ہیں اور کہہ کر
اپنی گاڑی کی طرف بڑھنے لگتے ہیں۔۔
اف بابا جو آئے نہیں ہیں اب تک مجھے تو میرے لیے کسی مصیبت
سے کم نہیں لگ
رہے ہیں کیوں ان انکل کو میرے سر پر سوار کر رہے ہیں آپ لوگ
میں ان کا نام سن سن کر تھک گئی ہوں یہاں تک کہ اب
انہیں دیکھنے
کی بھی کوئی خواہش نہیں ہے میرے اندر۔۔۔
روحی باسل کا نام سن سن کر تنگ آچکی تھی۔
میری پیاری پھپھی گڑیا باسل سے ملنے کے بعد تمہارے زبان پر بھی
اسے کا نام ہی چھا پا رہے گا وہ ہے ہی اتنا کمال کا
پاکستان کے ٹاپ 5 جج میں سے ایک ہے 14 سال وہ اپنے گھر سے
دور رہا ہے۔

صرف اور صرف اپنے بابا کے سپنے کو پورا کرنے کے لیے

اس لیے اس کی اتنی آؤں بھگت کرنا تو بنتی ہے۔۔

اب تم دونوں گھر جاؤں اور بدر جلیبی لے جانا مت بھولنا اپنے

بھائی کے لیے۔۔

فیروز صاحب کہہ کر یونیورسٹی سے پیچھے کی طرف لگے ہوئے

بڑے سے دروازے کی طرف باہر کی جانب بڑھنے لگتے ہیں۔۔

بدر اور روحی دونوں ملک زمان کو پولیس کی گاڑی میں جاتے ہوئے

دیکھ کر اپنی کامیابی کا جشن منا رہے تھے۔

یہ کامیابی کا جشن ہے یا آنے والی مصیبتوں کو خود اپنے ہاتھوں سے

دعوت نامہ بھیجنا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔

بدر بڑے غور سے پولیس کی گاڑی میں سوار فیروز خان کو دیکھ رہا تھا

جس طرح سب ان کے آنے پر ان کے راستہ بنا رہے تھے۔

ر کا فیروز خان کی طرح ایک بہادر اور نیڈر پولیس آفیسر بننے کا سپنہ تھا۔

ور اس کے ساتھ کھڑی ہوئی لڑکی کا سپنہ امیر ہونے کا اس کے چہرے پر

پیسوں کو اپنے ہاتھوں میں دیکھ کر جو چمک تھی وہ اس

وقت بیان نہیں ہو سکتی تھی۔

میری گرین بڑی بڑی آنکھیں پیسوں کو دیکھنے کے لیے ترس گئیں تھیں

نا جانے کب سے۔۔

روحی اپنے ہاتھوں میں پیسوں کو کھول کر 5 ہزار کے 4 نوٹوں کو

لالچی عورت پیسوں کے لیے تو کچھ بھی کر سکتی ہے نا شرم آنی چاہیے
تجھے اگر میں تیرے ساتھ نا ہوتا تو آج یہاں اس گراؤنڈ میں ایک
چیمپین کی طرح کھڑی نا ہوتی۔
چل سے میری فیس جو میں تجھے ایک ہفتے سے تجھے زرو فٹبال
سیکھا رہا ہوں دے میری فیس۔۔
بدر روحی کے ہاتھوں میں سے پیسے کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔
وہ ابھی کھینچ ہی رہا تھا کہ روحی اس کے بالوں کو اپنی مٹھیوں میں
جکڑے ہوئے اسے زور سے زمین پر پھینک دیتی ہے۔
بدر جیسے زمین پر گرتا ہے اس کے پیسے زمین پر گر جاتے ہیں روحی بدر کو
اٹھانے کے بجائے بدر کے پیسوں کو اٹھاتی ہے۔
اوئے۔۔۔ میرے پیسے ہیں یہ۔۔۔ بدر زور سے چیختے ہوئے کہتا
تیرے نہیں ہیں یہ میرے ہیں بریک آپ فیس ہے یہ
میری اگر شرافت
ے مجھے میرے پیسے دے دینا ورنہ آج یہ جو میں نے تیرا ناک توڑا
ہے اگلی بار میں تجھے منہ دیکھانے کے قابل نہیں چھوڑوں گی
میں تجھے اور دے گاڑی کی چابی مجھے۔۔۔
روحی اس کے کوٹ کی جیب میں سے گاڑی کی چابی نکال کر
بدو کی ٹانگ پر پیر رکھتے ہوئے
س کے اوپر سے گزر کر گاڑی میں سوار ہو کر یونیورسٹی سے باہر نکل جاتی ہے۔۔
روحی کی بچی تجھے گاڑی چلانے نہیں آتی ہے میری گاڑی توڑ دے گی

بدر زمین پر اٹھتے ہوئے دوڑتے ہوئے گاڑی کے پاس آکر کہتا ہے۔

آتی ہے مجھے گاڑی چلانا۔۔۔

روحی تھوڑی دیر تو گاڑی سہی چلاتی ہے پر پھر جا کر آگے اس سے

گاڑی کی اسپیڈ تیز ہو جاتی ہے۔۔

ہادوو۔۔۔ یہ کیا ہوا گیا ہے اس کو ابھی تک تو یہ ٹھیک چل رہی تھی

یہ روکے گی کیسے۔۔۔ روحی گاڑی کا بریک لگاتے ہوئے کہتی ہے۔

بریک تو لگتی نہیں ہے گاڑی سے زیگ میں روڈ پر چلاتے ہوئے بریک لگانے

کی کوششوں میں سیدھا جا کر سامنے والی سفید رنگ کی نئی نیوالی

سامنے سے آتے ہوئے گاڑی میں جا مارتی ہے۔۔

روحی کی گاڑی کا بریک لگا بھی تو کسی کی تباہی پر۔۔۔

روحی گاڑی سے باہر نکل کر اپنی گاڑی دیکھتے ہوئے حیرانگی سے منہ

کھول کر بدر کے رد عمل کا سوچتے ہوئے روحی ایک ہچکی لیتی ہے

اور پھر غصے میں سامنے والی گاڑی کی طرف دیکھتی ہے

جس میں ایک آدمی آنکھوں پر بلیک کلر کے گوگل لگائے

کانوں میں بلوتھوتھ لگائے گردن ٹیڑھی کیے بلیک کلر کی گاڑی

کے سامنے کھڑی ہوئی لڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

روحی تیری غلطی نہیں ہے پاکستان میں لڑکیوں کی کوئی نہیں ہوتی ہے

گاڑی چلاتے ہوئے ساری غلطی لڑکوں کی ہی ہوتی ہے وہ خود جان

بوجھ کر سامنے آتے ہیں تب ہی ہماری گاڑی ان کی گاڑی سے

ٹکراتی ہے۔۔

روحی اپنے آپ کو ہمت دیتے ہوئے کہتی ہے اور اپنی دونوں ہاتھ کمر

پر ہاتھ رکھ کر گاڑی میں بیٹھے ہوئے شخص کی طرف مڑتی ہے۔

وئے انکل گاڑی سے باہر آئیں۔۔!!روحی اپنی سانسوں کو نارمل کرتے ہوئے اشارہ

کرتے ہوئے باہر آنے کا کہتی ہے۔

روحی کے اشارہ پر گاڑی میں سوار شخص اپنی گاڑی کا دروازہ

اپنے ایک ہاتھ سے گاڑی کا دروازہ کھولے اپنا الٹا پیر گاڑی سے باہر

رکھے پھر پوری طرح گاڑی میں سے باہر نکلتا ہے آنکھوں پر چشمہ لگائے

ہوئے کانوں میں بلوتھوتھ لگائے الٹے ہاتھ میں بریسٹڈ گھڑی پہنے

ہوئی پیروں میں اسٹور پس شوز پہنے ہوئے سفید کلر

کی شرٹ کے شروع کے دو

بٹن کھلے ہوئے بازوؤں کہنیوں تک فولڈ ہوئی گاڑی سے باہر نکل کر

آنکھوں سے تھوڑا سا چشمہ نیچے کیے اپنی گاڑی کی حالت دیکھتا

ہے اور پھر اپنے سائیڈ پر کھڑی ہوئی لڑکی کو

جو اپنے دل پر ہاتھ رکھے ہوئے اپنی بڑی بڑی گرین آنکھیں کھولے ہوئے

اپنے سامنے شخص کو بڑھتی دھڑکنوں کے ساتھ دیکھے جا رہی تھی۔

سامنے کھڑا ہوا لڑکا اپنے سینے سے پر اپنے دونوں ہاتھ باندھے ہوئے

روحی کو حیران دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اگر تاڑ لیا ہو تو منہ بند کرلو۔۔اپنی آنکھوں سے گوگلز ہٹائے اسے کھلے

ہوئے بٹنوں کی جگہ پر شرٹ میں لگائے اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی اسکی بات پر جلدی سے اپنی آنکھوں کو بند کیے خود کو کمپوز
کرتی ہے اور ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے دوبارہ سامنے کھڑے ہوئے
شخص کی بلیک کلر کی ڈارک آنکھوں میں دیکھتی ہے۔
روحی اپنی تھرکتی پن کو کنٹرول کرتا ہوا بھی یہ کوئی ہینڈسم لڑکا نہیں
ہے اول تو لڑکا ہی نہیں ہے بلکہ انکل ہے یہ انکل
روحی سامنے کھڑے ہوئے آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے خود سے کہتی ہے۔
اور پھر ایک گہری سانس لیتے ہوئے سامنے کھڑے ہوئے کو کھڑی
کھڑی سنانا شروع ہو جاتی ہے۔۔
انکل میری گاڑی ٹھوکی آپ نے اگر گاڑی چلانے نہیں آتی ہے تو سڑک پر
نکلتے کیوں ہیں آرام سے گھر میں بیٹھے۔۔
روحی سامنے کھڑے ہوئے آدمی پر چڑھائی کرتے ہوئے کہتی ہے
یہ انکل کس کو بولا تم نے۔۔؟؟ ایک آئیبرو اٹھا کر اس کی گرین
آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال۔ کیا۔
آپ ہی کو بولا ہے اگر کانوں سے یہ ٹن ٹنیاں نکالیں گے تب ہی تو
میری کوئی بات سنائی دے گی آپ کو انکل۔۔
روحی بھی اپنے ہاتھ کمر پر رکھے ہوئے ایک آئیبرو اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔
الحمدللہ مجھے ان ٹن ٹنیاں کے ساتھ بھی سنائی دیتا ہے
لیکن تم نے مجھے یہ انکل کس کھاتے میں بولا ہے بی بی۔۔؟؟؟
ایک قدم روحی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا
مجھے انکل لگیں تو آپ کو انکل ہی بولو گی نا انکل۔۔۔!!!

روحی اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اوئے۔۔؟؟ غصے میں کہتے ہوئے مزید ایک قدم آگے بڑھایا

پر شاید اس بات سے انجان کہ سامنے والی لڑکی اس سے پاگل اور لڑاکا ہے۔

کیا اوئے انکل۔۔؟؟؟ شرم نہیں آتی ہے آپ کو پہلے مجھے اور میری بلو

کو زخمی کیا اور اب مجھے ہی تڑی دیکھا رہے ہیں۔۔

روحی بھی غصے میں کہتی تھی۔۔

تمیز لڑکی کون سی بلو کیسی بلو۔۔۔؟؟؟ مزید غصہ میں اپنی ڈارک

بلیک کلر کی آنکھیں غصے میں دیکھاتے ہوئے بولا

میری بلو اور کون سی بلو یہ اتنی بڑی گاڑی دیکھائی نہیں دے رہی ہے آپ کو

جس کا منہ ہی توڑ دیا ہے آپ نے۔۔

روحی گاڑی پر پڑے ہوئے ڈینٹ کی طرف دیکھتے ہوئے رو تلوسی شکل بنا کر کہتی ہے۔

بدر نے یہ ڈینٹ دیکھ لیا سین ٹو سیم وہ میرے منہ پر بھی

ایسا ہی ڈینٹ دے گا۔۔

روحی مزید رونے والا منہ بنا کر کہتی ہے پر جلد ہی خود کو کمپوز کر لیتی ہے۔۔

انکل مجھے لگتا ہے کہ آپ بہرے ہونے کے ساتھ ساتھ اندھے بھی ہو گئے

ہیں اس لیے آپ کو میری بلو اور اس کا یہ خوبصورت سا زخمی منہ دیکھائی

نہیں دے رہا ہے۔۔

شرم نہیں آتی ہے آپ کو ایک تو اس معصوم کو زخمی کیا اور اوپر سے مجھے

ہی اکسٹر دیکھا رہے ہیں۔۔

مجھے یہ بلو اور اس کے منہ پر یہ ڈینٹ دیکھائی تو دے رہا ہے

لیکن شاید تمہیں میں نظر نہیں آرہا ہوں

تمہیں میں کس اینگل سے انکل نظر آرہا ہوں۔۔؟؟

اپنے ہاتھوں اور دانتوں

کو بھینچتے ہوئے بامشکل خود کے غصے کو ضبط کیے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

سوری انکل مجھے انکلوں کے اینگلز ناپنے کا کوئی شوق نہیں ہے اور

زیادہ غصہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے میرے نقصان کی بھرپائی

کریں اور جائیں یہاں سے

پہلے ہی صبح سے میرا موڈ بہت خراب ہے

میں منہ نہیں لگنا چاہتی ہوں آپ کے۔۔

تو مجھے بھی تمہارے منہ لگنے کا کوئی شوق نہیں ہے

روحی کی بات کاٹتے ہوئے غصے میں دیکھتے ہوئے بیچ میں بول پڑتا ہے۔

انکل میری بات مت کاٹیں اور شرافت سے میرے نقصان کی بھرپائی کریں

ورنہ میں پولیس کو بلالوں گی۔۔

روحی بھی غصے میں دھمکی دیتے ہوئے کہتی ہے۔

چلیں نکالیں 20 ہزار روپے اور جائیں جا کر گھر میں بیٹھ جائیں

ورنہ پھر کسی اور کا نقصان کرتے پھریں گے آپ۔۔

روحی اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر فل کانفیڈنس کے ساتھ کہتی ہے۔۔

اوئے پاگل سمجھ رکھا ہے گاڑی تم نے ٹھوکی میری گاڑی چلانا تمہیں

نہیں آتا ہے اور الٹا تم مجھ سے ہی پیسے مانگ رہی ہو

جنگلی بلی۔۔۔ غصے میں ایک ایک قدم اس کی طرف بڑھاتے ہوئے

روحی کو گاڑی سے پن کیے گاڑی پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا

روحی نے اس کی آنکھوں میں غصہ دیکھتے ہوئے جلدی سے اپنی

آنکھیں بند کرلی۔

لیکن میری یہ گاڑی بہت بڑی ہے اس پر زارا سی چوٹ

بھی بہت بڑی لگتی ہے انکل۔"

روحی نے سامنے کھڑے ہوئے شخص کو غصہ چڑھانے کی قسم

کھائی ہوئی ہے۔

جلدی جلدی سے پیسے نکال لیں اور مجھے دیں تاکہ میں اسے ریپئیر کروا

سکوں اور اس کے اصل مالک کو دے دوں ورنہ وہ اس کی یہ حالت

دیکھ کر وہ میری جان کے لے گا۔۔

روحی گاڑی پر پڑے ہوئے ڈینٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی دھیمے لہجے میں کہتی ہے پر سامنے کھڑا ہوا شخص اس کی

بات با آسانی سے سن لیتا ہے۔

کتنے پیسے۔۔؟؟ اپنے پینٹ کی جیب سے والٹ نکالتے ہوئے پوچھا

20ہزار روپے۔ روحی فوراً سے کہتی ہے۔۔

20ہزار اس چھوٹے سے ڈینٹ کے اور تم نے جو یہ میری گاڑی کی

لائٹ کا ستیاناس کیا ہے اس کا کیا۔۔؟؟

یہ میں نے آج ہی خریدی تھی اور یہ آج ہی تباہ کر دی ہے تم نے

لڑکی۔۔

آپ پھر سے شروع ہو گئے ہیں شرافت سے پیسے دے رہے

تھے ن اتو دے دیں کس بات کا گھمنڈ اور غصہ کر رہے ہیں آپ مجھ پر

روحی غصے میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور اب کی بار روحی

اس کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔

Dastane Rooh E Basil 🤍

Episode No 03

By Saleha Iqbal ... 🦋

اور کیا کیا کہو گی پولیس کو۔۔؟؟روحی سے چند قدم دور

کھڑا ہو کر پر برابر اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

یہ ہی کہ آپ نے میری گاڑی کو مارنا ہے اور سنسان سڑک پر

میری گاڑی کو ٹکر مار کر مجھے ڈرانے کی کوشش بھی کر رہے ہیں آپ۔۔

دیکھیں کیسے گھور رہے ہیں آپ مجھے۔۔!!

روحی اس کی آنکھوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کی بات پر وہ اپنی آنکھیں بند کیے اپنے غصے کو ضبط کرنے کی

کوشش کرتا ہے۔

لڑکی بات سنو میری اپنی گاڑی کو راستے سے ہٹاؤ اور جاؤ یہاں سے

میں پہلے ہی تھکا اور بیزار بہت ہوں اس وقت مجھے

خود پر غصہ کنٹرول کرنا نہیں آرہا ہے اس لیے بہتر ہو گا

کہ تم مجھے تنگ مت کرو اور جاؤ یہاں سے جلدی سے چلو نکلو

جانے کا اشارہ کرتے ہوئے غصے میں کہا

پہلے نقصان کی بھرپائی کریں اسکے بعد ہی میں کہیں بھی جاؤں گی

ورنہ میں تو یہاں سے ہلنے والی بھی نہیں ہو۔

آپ کا یہ چھوٹا سا ڈبہ ہے اس پر کوئی خروچ بھی آگئی تو کوئی

مسئلہ نہیں ہے۔

اور ویسے بھی آپ کا یہ چھوٹا سا ڈبہ ہوگا کتنے کا 2 سے 4 لاکھ کا

میری والی گاڑی آپ کے اس ڈبے سے بہت زیادہ

مہنگی ہے۔۔

یہ ڈبہ بولنا بند کرو میری گاڑی کو یہ چھوٹا سا ڈبہ جانتی

بھی ہو کتنے کا ہے۔۔

ہاں جانتی ہوں میں بتایا تو ہے ابھی آپ کو 2 سے 4 لاکھ کی ہو گی

اور کتنی مہنگی ہو سکتی ہے یہ گاڑی۔۔

روحی کہتے ہوئے اس گاڑی کے پاس کا کھڑی ہوتی ہے اور غور سے

اس کو دیکھنے لگتی ہے۔۔

ویسے کتنے کی گاڑی ہے یہ آپ کی آنکل۔۔؟؟

روحی گاڑی کے ٹوٹے ہوئے لائٹ کے شیشے کو جھک کر دیکھتی ہے

اور انگلی سے کانچ ہٹاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

1 کڑوڑ۔۔۔ روحی کے پیچھے کھڑا ہو کر اسے دیکھتے ہوئے کہتا ہے

اس کی بات سن کر روحی کو تو جیسے سانپ سونگھ جاتا ہے

1 کڑوڑ میں کتنے 0 ہوتے ہیں پتا بھی ہے تمہیں آئی بڑی تم مجھے

بتانے والی۔

ہاں پتا ہے مجھے سب پتا ہے مجھے روحی کہتے ہوئے اپنے بالوں

کو ٹھیک کرتے ہوئے کھڑی ہو کر کہتی ہے۔

پر سامنے کھڑے ہوئے انسان کی طرف دیکھ کر وہ اپنے ہاتھوں کو

ملتے ہوئے واپس اپنی گاڑی کے پاس جا کھڑی ہوتی ہے۔

اچھا بس ٹھیک ہے یہاں آپ مجھے سبق پڑھانے آئیں ہیں جو

کر رہے تھے وہ کریں اور جائیں۔۔

روحی بیزاری سے دانت بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔

سامنے کھڑا ہوا شخص اپنے والٹ سے 20 ہزار نکل کر روحی کی

گاڑی پر زور سے رکھتا ہے اور اپنی گاڑی میں

دوبارہ جانے لگتا ہے پر جاتے جاتے رک جاتا ہے۔

کوشش کرنا کہ اپنی یہ شکل مجھے دوبارہ ن دیکھے ورنہ تمہاری

ایسی کی تیسی کر دوں گا میں۔۔

دھمکی دے رہے ہیں آپ انکل۔۔؟؟روحی اس کی طرف قدم

بڑھاتے ہوئے غصے میں پوچھتی ہے۔

مطلب تم خود ہی ڈھونڈ کو بی بی میری بات کا میرے پاس تمہارے

جیسا فالتو وقت نہیں ہے جو تمہیں اب مطلب بھی سمجھتا پھیرو

تمہیں یہاں میں سبق دینے نہیں آیا ہوں میں۔۔

کہہ کر آنکھوں پر چشمہ لگائے لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا اپنی گاڑی

میں واپس جا بیٹھتا ہے۔۔

بڈھا کھوسٹ کہیں کے۔۔روحی غصے میں کہتی تھی اور گاڑی

سے پیسے اُٹھائے فوراً گاڑی میں جا بیٹھتی ہے۔

فوراً سے گاڑی کو اسٹارٹ کیے سیدھا سامنے والی گاڑی کے سائیڈ

میرر پر زور سے مار کر وہاں سے جانے لگتی ہے۔۔

پاگل لڑکی۔۔گاڑی میں سوار غصے میں چیختے ہوئے کہتا ہے۔

پاگل ہونگے آپ اور آپ کا خاندان انکل مجھ سے دوبارہ

پنگا مت لینا ابھی گاڑی کا شیشہ توڑا ہے اگلی بار انشاء اللہ اس کی

جگہ آپ کا حسین چہرہ ہوگا۔۔

روحی اپنی گاڑی کی کھڑکی سے منہ باہر نکال کر غصے میں

چیختے ہوئے کہتی ہے۔۔

سفید گاڑی میں سوار آدمی کو اس وقت تقریباً ہارٹ اٹیک

آچکا تھا وہ گاڑی سے باہر نکلنے کی کوشش کرتا ہے

ہر نہیں نکلتا اور اپنی گاڑی اسٹارٹ کیے سکندر حویلی کی طرف بڑھنے

لگتا ہے۔۔

اور روحی اپنی گاڑی میں سوار اسی گاؤں کے دوسرے

کونے پر اپنی دوست کے گھر جا پہنچتی ہے۔۔

دروازے پر جا کر گاڑی روک کر وہ اپنے ہاتھوں میں اتنے سارے

پیسے دیکھ کر خوشی سے بھرپور آوازیں لگاتے ہوئے سیدھا گھر

میں جا گھستی ہے۔

اسلام وعلیکم انکل۔۔روحی حال میں بیٹھے ہوئے وجدان آختر کو

دیکھتے ہوئے اسے سلام کرتی ہے۔۔

وعلیکم السلام۔۔ کیسی ہو روحی۔۔وجدان صاحب مسکراتے ہوئے

روحی کو دیکھتے ہوئے پوچھتے ہیں۔

میں ٹھیک ہوں انکل آپ کیسے ہیں۔؟؟روحی اوپر جانے کے بجائے

ان کے سامنے آ بیٹھتی ہے۔

میں ٹھیک ٹھاک تم ٹھیک ہو۔۔؟؟وجدان صاحب اور روحی

کے بابا آپس میں دوست بھی ہیں دونوں ایک ہی پولیس اسٹیشن

میں کام کرتے ہیں۔۔

جی انکل میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔انکل میں مہرین کو اپنے ساتھ

شہر کے جاؤں مجھے شاپنگ کرنی ہے۔۔

شہر۔۔؟؟وجدان صاحب پوچھتے ہیں۔

جیسے انکل گاؤں میں شادی ہے نارخانہ آنٹی کی بیٹی کی

وہ جو ہمارے گھر میں کام کرتی ہے ان کی بیٹی کی شادی ہے پر وہ

لوگ اس کے لیے اچھا لہنگا نہیں لے پا رہی ہیں

اور وہ اچھا لہنگا پہننا چاہتی ہے تو بس اس لیے میں نے آج بہت

سارے پیسے اکٹھے کیے ہیں کیا میں اور مہرین شہر چلے جائیں۔؟

روحی معصوم سی شکل بنا کر کہتی ہے۔

اپنے گھر والوں سے پوچھا ہے تم نے۔۔؟؟میں نے سنا تھا کہ باسیل

آرہا ہے اجازت مل گئی کیا تمہیں اس کے آنے پر گھر سے باہر

جانے کے لیے۔۔

انکل میرا موڈ نا خراب کریں پہلے ہی صبح سے باسیل باسیل

سن کر میرا دماغ مکمل طور پر خراب ہو چکا ہے اب میں مزید نہیں

کرنا چاہتی ہوں۔

روحی صوفے سے پشت ٹیکاتے ہوئے غصے میں کہتی ہے۔

چھا غصہ مت کرو اور چپکی جاؤ لیکن شام ہونے سے پہلے واپس آجانا۔۔

وجدان صاحب روحی کا اداس منہ دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔۔

شکریہ انکل۔۔روحی کو جیسے ہی اجازت ملتی ہے وہ سیدھا دوڑتے

ہوئے مہرین کے کمرے میں جاتی ہے جو دوسری

منزل پر بنا ہوا تھا۔۔

روحی جیسے ہی مہرین کے کمرے میں داخل ہوتی ہے

تو سامنے لڑکی کو ڈانس کرتے ہوئے دیکھ کر وہ قہقہ لگائے۔بنا نا رہ پائی۔۔

روحی کے قہقہ کی آواز پر مہرین اپنے کانوں سے ہیڈ فون ہٹا

کر اس کی طرف دیکھتی ہے

اور اس کی طرف قدم بڑھا کر اسے ڈانس کرتے ہوئے اپنی

باہوں میں بھر لیتی ہے۔

اور روحی کے ساتھ کپل سانس کرنا شروع ہو جاتی ہے۔۔

"کب تو آئے گا اتنے بتا دے۔

مجھے بلا لے یا اپنا پتا دے

کب تو آئے گا مجھ کا بتا دے"

گانا گاتے ہوئے روحی کو گول گھوما کر اپنی طرف کھینچتی ہے

ایک ہاتھ کمر پر اور دوسرا ہاتھ اس کی گردن پر رکھتی ہے۔

کتی کر کیا رہی ہے تو یہ میرے ساتھ بے شرم چھچھوری

چھوڑ مجھے ۔۔روحی اپنا مہرین سے چھوڑا کر اپنے گلے سے اپنا

دوپٹہ اتار کر بیڈ پر پھینکتی ہے اور خود سیدھا بیڈ پر جا کر لیٹ جاتی

ہے۔ ہیر زمین پر تھے اور آدھے خود اوپر اپنے سر کے نیچے

اپنی بازوؤں رکھ کر روحی چھت پر لگے ہوئے چمکتے نقلی

ستارے دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

مہرین بلیک کلر کے سادے سے کرتے میں روحی کے ساتھ

گانا گاتے ہوئے کپل ڈانس کرنے میں مگن اس کے چھوڑنے کے

بعد بھی وہ ڈانس ہی کر رہی تھی۔۔

یار کب آئے گا میرے سپنوں کا راجہ کیوں تڑپا رہا ہے مجھے

اتنا۔۔

مہرین روتلو سا منہ بنا کر روحی کے پاس آ کر بیڈ پر لیٹ جاتی ہے۔

اس نے کہا ہے کہ میں بس ایک دو اور جہنم کے راؤنڈ کھا لو

پھر آ رہا ہوں۔۔

کیا مطلب وہ پہلے ہی جہنم میں پہنچ گیا ہے نہیں یار

اسے وہاں تو میں نے پہنچانا تھا۔۔

مہرین اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے روحی اس کی شکل دیکھتی

ہے اور خود بھی اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔

اور دونوں ایک دوسرے کا منہ دیکھتے ہوئے ہوا میں بلند آواز

میں قہقہہ لگا کر ہنس پڑتی ہے۔۔

اوئے چل میرے ساتھ شہر جانا ہے شاپنگ کرنے کے لیے

روحی بیڈ سے اترتے ہوئے کہتی ہے۔

یا لینا ہے۔۔؟؟ مہرین بیڈ پر بیٹھے ہوئے روحی کی طرف دیکھتے ہوئے بولی

شادی کا جوڑا۔۔!!روحی مختصر سا جواب دیتی ہے۔

تو شادی کر رہی ہے کون ہے وہ کہاں کا ہے وہ ہینڈسم تو ہے نا

امیر ہے کہ نہیں۔۔؟؟

مہرین ایک ساتھ نا جانے کتنے سوال کر لیتی ہے۔

افففوو میں شادی نہیں کر رہی ہوں۔۔

وہ رخسانہ آنٹی کی بیٹی کی شادی ہے وہ شادی کا جوڑا نہیں

خرید پا رہی ہے تو میں نے سوچا کہ میں ان کے لیے اچھا سا

جوڑا خرید لوں۔۔

تو بس اس لیے آج میرے ہاتھ پیسے لگے ہیں

س لیے چل کچھ مت پوچھ بس چپ چاپ چل انکل سے میں۔

پوچھ لیا ہے انہوں نے کہا ہے جاؤں جلدی

واپس آجانا۔۔۔

روحی ایک ہی سانس میں سب بول دیتی ہے۔

پر تیرے گھر پر تو تیرا آج کزن آرہا ہے وہ کیا نام ہے

اس کا۔؟؟؟باسیل ہاں باسیل سیکندر۔۔۔؟؟؟

مہرین روحی کے بیزار منہ کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

بس خاموش ہو جا صبح سے باسیل نامہ سن سن کر میں

تھک گئی ہوں۔

ں سے ابھی تک ملاقات نہیں ہوئی ان سے پہلے ہی نفرت ہو رہی

ہے مجھ میری ماں کی زبان پر بس ایک ہی نام ہے صبح سے

ماں کیا سب ہی زبان پر۔

باسیل آرہا ہے۔۔باسیل آرہا ہے یہ کرلو وہ کرلو۔۔۔

روحی چڑتے ہوئے کہتی ہے۔اور کاجا کر گیلری میں کھڑی

ہو جاتی ہے۔۔

کیوں بلاوجہ کسی سے نفرت کر رہی ہے۔۔

مہرین روحی کے پاس آکر کہتی ہے۔۔

اگر شروعات ہی نفرت سے کی جائے کسی بھی رشتے کی

تو وہ محبت کو کبھی دل میں بھٹکنے تک نہیں دیتی ہے۔

ں لیے میری جان اسے انجانے میں اس سے نفرت کا اظہ

ت کر ایسا نا ہو یہ وقت تیری قبولیت کا نا کسی اور کی دعا کی

قبولیت کا ہو اور شاید کوئی تیرے اور اس

انسان کے ایک ہو جانے کے کہیں دعا نا کر رہا ہو۔۔۔

مہرین روحی کا منہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے

اسے سمجھاتی ہے۔۔

پاگل نہیں ہوں میں جو کسی انکل سے پیار کر بیٹھوں گی

اور ویسے بھی پیار ہمیشہ ان سے کیا جاتا ہے جو آپ کے پاس

ہو آپ کے قریب ہو ان سے نہیں جن سے

کبھی ملاقات نا ہوئی ہو۔ اور ملاقات ہونے سے پہلے ہی

نفرت کی شروعات ہو گئی ہو۔۔۔

روحی دوبارہ گیلری سے نیچے گارڈن میں مالی کو کام کرتے ہوئے

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

یہ تو وقت بتائے گا کہ وہ یہاں تجھے خود سے نفرت کروانے

کے کیے بھیجا گیا ہے یا پھر محبت کی ایک نئی داستان

کی شروعات کرنے کے لیے۔

_داستان روح باسیل" کہنے میں ہی کتنا اچھا لگ رہا ہے

وچ اگر یہ روح واقع میں اس باسیل کے لیے ہی اس دنیا میں

بھیجی گئی ہو تو پھر کیا کرے گی میری جان

س سے پیار کرے گی یا پھر نفرت۔ مہرین روح کو اپنے باہوں

میں سائیڈ سے قید کیے اس کے کندھے پر سر ٹیکائے

ہوئے کہتی ہے۔

روحی مہرین کی باتوں پر سوچ میں پڑ جاتی ہے اور مہرین اس کے

خاموش چہرے کو دیکھ کر مزے لیتی ہے۔۔

آگر روح باسیل کے لیے اس دُنیا میں بھیجی گئی ہے تو روح کو

ناچاہتے ہوئے بھی باسیل کا بننا پڑے گا۔

لیکن اگر باسیل روح کے لیے نا بنا ہوا تو پھر۔۔پھر کیا ہوگا

روحی مہرین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

مہرین روحی کی بات پر خاموش ہو جاتی ہے اسے اس بات کا

کیا جواب دوں کچھ سمجھ نہیں آتا ہے۔۔

باسیل انکل ہے اور مجھے اپنے لیے انکل منظور نہیں ہے اور خاص

طور پر وہ شخص جس کی غیر موجودگی ہی میرے لیے

توہین بن گئی ہے۔۔

انکل یہاں پر کچھ دنوں کے لیے آرہے ہیں اور پھر وہ واپس

چلے جائیں گے۔۔

اس لیے تو میرے دماغ میں کچھ بھی فضول مت ڈال کیونکہ یک

طرفہ محبت سے نفرت ہے مجھے بے حد نفرت میں کسی ایسے

شخص سے محبت نہیں کرنا چاہتی جو بدلے میں مجھ سے محبت نا کرے

روحی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

اتنی سمجھدار کب سے ہو گئی ہے تو۔۔؟؟مہرین حیرانگی سے

پوچھتی ہے۔۔

سمجھدار تو میں بہت ہوں لیکن ہر وقت فضول کی چغلیں

مار کر لوگوں کو خوش کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہوں

لوگوں کو میرا مذاق کرنا میرے بیوقوف ہونے کی وجہ لگنے
لگ گئی ہے اس میں میں کیا کر سکتی ہوں۔۔
روحی مسکراتے ہوئے کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔
اب چل واپس گھر بھی جانا ہے ورنہ امی گھر میں سب کے
سامنے مجھے مذاق بنا کر رکھ دیں گی۔
ہم چل لیکن میں پیزا کھاؤں گی۔ مہرین انگلی اٹھا کر۔ کہتی ہے۔
میں تجھے اسٹنگ بھی پیلاؤں گی بابا میں انکل باسیل انکل
کے لیے جلیبی کے پیسے دیئے ہیں۔
سس کے ہی پیزا کھائیں گے اپن دونوں۔۔ چل اب۔۔۔
روحی کہہ کر مہرین کا ہاتھ پکڑے ہوئے اسے اپنے ساتھ
لے جاتی ہے۔۔
مہرین گاڑی چلاتی ہے اور روحی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ جاتی ہے۔اور
دونوں شہر کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔
روحی کے شہر سے نکلنے کے بعد باسیل بھی گھر پہنچ چکے تھے
گھر والے دروازے پر کھڑے ہوئے اس کے ویلکم کی تیاری
کر کے کھڑے ہوئے تھے۔۔
باسیل کی گاڑی سیکندر حویلی میں جیسے ہی داخل ہوتی ہے
دور سے گاڑی کو دیکھ کر سب کے چہرے پر مسکراہٹ تھی
فیروز خان اور حمدان سکندر بھی اپنا اپنا کام چھوڑ کر باسیل کے
لیے واپس آ گئے تھے۔۔

باسیل کی گاڑی جیسے جیسے قریب آرہی تھی لوگوں کے چہروں
کے رنگ اس کی ٹوٹی ہوئی گاڑی کو دیکھ کر بدلتے جارہے تھے۔
باسیل سیکندر سفید کلر کی شرٹ میں ملبوس تھا لیکن اس وقت
وہ غصے سے لال سرخ ہوا پڑا تھا۔
کان اور گردن بلکل لال سرخ ہوئے پڑے تھے۔
باسیل اپنے غصے کو کنٹرول کرتا ہوا گاڑی سے باہر
نکلتا ہے اور مسکراتے ہوئے سب گھر والوں سے ملتا ہے
سارے اس سے اس کی گاڑی کے بارے میں پوچھنا چاہتے تھے
لیکن اس وقت اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے
وہ اس سے کچھ نہیں پوچھتے ہیں۔
باسیل سب کے ساتھ حویلی میں حمدان سکندر والی سائیڈ
پر قدم رکھتا ہے اور جیسے ہی رکھتا ہے وہ دروازے پر پل کے لیے رک
جاتا ہے۔۔
باسیل دروازے کی دہلیز پر کھڑے ہوئے اندر نظریں دوڑاتا ہوا
پوری حویلی کو دیکھتا ہے
حیرانگی سے دیکھتا بھی کیوں نہیں پورے 14 سال بعد وہ
اس حویلی میں واپس آیا تھا اپنے ماں باپ کے گھر
اپنے آبائی گھر میں دہلیز سے آگے قدم بڑھانا مشکل ہو رہا تھا
باسیل کے لیے لیکن وہ اپنی ہر مشکل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر
اس کا سامنا کرنے والوں میں سے ہے۔

باسیل آجاؤں۔۔ حمدان سیکندر مسکراتے ہوئے اس کے کندھے پر
ہاتھ رکھ کر کہتے ہیں تو وہ بھی مسکراتے ہوئے اندر کی طرف اپنا قدم
بڑھتا ہے۔۔
روحی کہاں ہے۔۔؟؟ سلطانہ بیغم فیروز صاحب سے پوچھتی
ہے کیونکہ ابھی تک بدر بھی واپس نہیں لوٹا تھا۔
وہ بیچارہ لوٹتا تو تب نا کب اسے کوئی سواری ملتی تپتی دھوپ میں
ٹوٹی ہوئی ناک کے ساتھ وہ پیدل حویلی تک اک سفر طے
کر رہا تھا۔۔
حویلی گاؤں کے بلکل بیچ میں تھی اور یونیورسٹی گاؤں کے
کونے پر۔۔ بدر کو جو راستے میں سواری مل رہی تھی وہ اس
پر بیٹھنے سے انکار کر رہا تھا۔
اس لیے وہ پیدل ہی روحی کو کوستے ہوئے بل رہا تھا۔۔
بدر کو پہنچتے ہوئے واپس تقریباً 2 گھنٹے لگ گئی تھے دھوپ اب
ہلکی ہونے شروع ہو گئی تھی کیونکہ آسمان پر بادل
چھانے لگ گئے تھے۔
بدر لڑکھڑاتے ہوئے حویلی واپس پہنچ گیا تھا اپنے والے حصے میں
جاتے ہی وہ اندر داخل ہوتے ہی سیدھا زمین پر ڈھیر ہو جاتا ہے۔
اور لمبی گہری سانسیں لینا شروع ہو جاتا ہے ساتھ ہی ساتھ
روحی کو بلند آواز میں کوسنا بھی

بدر خاموش کو جاؤ کیوں بددعائیں نکال رہا ہے تو اسے شام کا

وقت ہونے لگا ہے۔۔

ہیرا بیغم زمین پر گرے ہوئے بدر کے پاس آکر اسے

اُٹھاتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

ں وہ چڑیل ہے ڈائن ہے چلاک عورت ہے ایک نمبر کی وہ

مجھے یونیورسٹی میں چھوڑ کر اکیلی چلی گئی تھی اور گاڑی

بھی ساتھ لے گئی ہے جبکہ اسے گاڑی چلانے بھی نہیں آتی ہے

بدر روتلو سا منہ بنا کر کہتا ہے۔۔

فکر کو رہی ہے اسکی۔۔؟؟ہیرا بیغم تجسس سے پوچھتی ہے

مجھے میری گاڑی کی فکر ہو رہی ہے امی

پتا نہیں وہ اس کے ساتھ کیا کرے گی۔۔

بدر ہیرا بیغم کے گلے لگ کر کہتا ہے۔۔

وہ بھائی آنے والے تھے پہنچے نہیں ہیں کیا اب تک وہ۔۔؟

بدر جلد ہی خود کو کمپوز کیے ہوئے پوچھتا ہے

آگیا ہے!!ہیرا بیغم کہتی ہے۔

سلطانہ بیغم باسیل کے کھانے کا انتظام اپنی طرف کر رہی تھی

میں یہاں ہوں۔۔!!! باسیل کہتے ہوئے کھڑا ہو جاتا ہے۔

باسیل کہہ کر کھڑا ہو جاتا ہے بدر جیسے ہی اسے دیکھتا ہے

باسیل بلیک کلر کے کرتے میں ملبوس بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کیے ہوئے الٹے ہاتھ میں گھڑی پہنے ہوئے سفید گوری رنگت کالے رنگ میں کمال لگ رہی تھی۔۔

سب سے زیادہ جو اس کی پرسینیلٹی پر چمک رہا تھا وہ اس کے ماتھے پر لگے ہوئے پرانے زخم کا نشان کو اس کے چہرے پر کمال کا لگ رہا تھا جو ہوا کی وجہ سے ماتھے پر کبھی بالوں میں چھپ جاتا ہے تو کبھی دیکھائی دینے لگتا ہے۔۔

دوڑتے ہوئے اس کے پاس جاتا ہے اور جا کر باسیل کے گلے لگ جاتا ہے۔۔

بھائی میں نے آپ کو بہت مس کیا۔۔!!!

بدر روتلوسی شکل بنا کر کہتا ہے۔۔

میں نے سب کو بہت یاد کیا ہے بدر۔۔ کیسا ہے۔۔؟؟

باسیل مسکراتے ہوئے کہتا ہے پر اس کے چہرے پر سجی ہوئی مسکراہٹ زبردستی کی لگ رہی تھی۔۔

ر جا کر تم بھی نہالو پھر چلتے ہیں سلطانہ کی طرف اس نے کھانا تیار کر لیا ہوگا باسیل بھی بھوکا ہے۔۔

ہیرا بیغم بدر کے پاس آکر مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

حمدان صاحب کام کی وجہ سے دوبارہ گھر سے باہر جا چکے تھے۔

ٹھیک ہے امی میں ابھی آتا ہوں بدر کہہ کر جلدی سے اپنی کمرے

کی طرف بھاگتے ہوئے جاتا ہے۔

سیل اور ہیرا بیگم حویلی کے دوسری طرف جانے لگتے ہیں باسیل

ہیرا بیگم کے پیچھے پیچھے چل کر حویلی کے

دوسرے حصے میں آجاتا ہے۔

سلطانہ بیگم نوکروں کے ساتھ اکیلی کیچن میں لگی ہوئی تھی باسیل کے لیے

کھانا بنا رہی تھی۔۔

کیونکہ ان کی صاحب زادی کا کوئی آتا پتہ نہیں تھا۔

باسیل گھر میں داخل ہوتا ہے تو فیروز خان اور سلطانہ

بیگم دونوں اس کے پاس آجاتے ہیں۔

اور اسے لے کر اپنے ساتھ ڈائیننگ روم میں بیٹھ جاتے ہیں

روحی بھی واپس آگئی تھی ہاتھوں میں شاپنگ بیگ پکڑے ہوئے

امی۔روحی خوشی سے بھرپور لہجے میں

آواز لگاتی ہے۔۔

سلطانہ بیگم روحی کی آواز پر فوراً سے جلدی سے ڈائیننگ روم

سے نکل کر باہر آتی ہے اور اپنے پیر سے جوتی نکال کر

روحی کی طرف بڑھتی ہے اسے مارنے کے لیے لیکن اس کے ماتھے

سے نکلتے ہوئے خون کو دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی تھی۔

Dastane Rooh E Basil ♥

Episode No 04

By Saleha Iqbal ... 🦋

روحی کے سر سے خون نکلتا ہوا دیکھ کر سلطانہ بیگم کے ہاتھ سے ان کی جوتی گر جاتی ہے وہ فکر مندی سے روحی کی طرف بڑھتی ہیں اور اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے فکر مندی سے اس کے ماتھے سے بال ہٹا کر اس کی چوٹ دیکھتی ہیں۔۔

یہ کیا ہوا پاگل لڑکی یہ چوٹ کیسے لگوائی کتنا خون آرہا ہے تیرے سر سے روحی۔۔!!! سلطانہ بیگم اپنے دوپٹہ سے روحی کے ماتھے سے خون صاف کرتی ہے۔۔

اوو۔۔امی آپ کی آنکھوں میں میرے لیے نمی۔۔

روحی روتلو سا منہ بنا کر کہتی ہے۔۔

تو کیا تجھے چوٹ لگنے پر ہنسو میں۔؟؟ گئی کہاں تھی تو کب سے تیرا انتظار کر رہے تھے ہم لوگ۔۔

سلطانہ بیگم روحی کی بازو پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے

بس ہو گیا ختم پیار میں بھی تو وہی سوچوں میری چوٹ پر میری ماں کیسے تڑپ سکتی ہیں۔

روحی غصے والا منہ بنا کر کہتی ہے پر سامنے اپنی ماں کو غصے میں دیکھ کر وہ کچھ کو کنٹرول کر لیتی ہے۔۔

روحی کی آواز پر فیروز خان اور ہیرا بیگم بھی باہر آجاتے ہیں

وائے باسیل کے وہ اندر صوفے پر بلیک کلر کے کرتے میں ملبوس ٹانگ

پر ٹانگ رکھے ہوئے باہر سے آنے والی آوازیں سن رہا ہوتا ہے۔۔

گئی کہاں تھی تو۔۔؟؟ سلطانہ بیگم غصے میں کہتی ہیں

وہ امی میں مہرین کے گھر گئی تھی پہلے پھر اس کے ساتھ

شہر گئی تھی کپڑے لینے کے لیے

روحی ڈر کا گھونٹ حلق سے نیچے اترتے ہوئے کہتی ہے

شاپنگ کرنے گئی تھی تو۔؟؟ سلطانہ بیگم کھلے سانڈ کی

طرح روحی کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ بس اسے سینگھ مارنے ہی والی تھی کہ فیروز خان نے

روحی کی آج بچت کروالی وہ روحی کے سامنے آکر اس کا رخ

اپنی طرف موڑتے ہوئے اس کے ماتھے پر لگی ہوئی چوٹ

کو دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

اپنی جیب سے اپنا رومال نکال کر وہ روحی کا ماتھا صاف

رہے ہوتے ہیں اور بے حد پیار اور فکر مندی سے اس کی طرف

دیکھتے ہیں۔

بابا۔۔روحی روتے ہوئے اپنے بابا کے سینے سے جا لگتی ہے۔

فیروز صاحب کے سفید رنگ کے قمیض پر روحی کے ماتھے سے

نکلتا ہوا خون لگ جاتا ہے۔۔

سب میری شہزادی ایسے نہیں روتے ہیں۔

فیروز صاحب بھی روحی کے ناٹک میں اس کا ساتھ دینے لگ

جاتے ہیں اور اسے چپ کروانے کی کوشش کرنے لگ جاتے ہیں۔۔

سلطانہ بیگم دیکھ نہیں رہے ہیں آپ میری بیٹی کو چوٹ لگی ہوئی ہے

اوپر سے آپ اسے ڈانٹ رہی ہیں۔۔

فیروز صاحب سلطانہ بیگم کو آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہتے ہیں

لیکن سلطانہ بیگم کی آنکھیں دیکھ کر وہ خود ہی اپنا

رخ موڑ لیتے ہیں۔۔

بابا اچھے سے ناٹک کریں ناٹنکی بھی کرنے نہیں آرہی ہے آپ کو

جلدی سے اچھی اچھی سے تسلیاں دیں مجھے تاکہ امی جائیں

جلدی سے یہاں سے۔۔۔

روحی تھوڑا سا اٹھا کر اپنے بابا کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے

اور پھر دوبارہ فیروز خان کے سینے پر سر ٹیکائے زور زور سے

رونے لگ جاتی ہے۔۔

بس میری بیٹی بس۔۔۔ فیروز صاحب روحی کے بالوں میں

ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں۔

ہیرا بیگم دور کھڑی اپنے دونوں ہاتھ باندھے ہوئے روحی اور اس

کے بابا کے ناٹک پر ہنس پڑتی ہے۔۔

چڑیل کی بچی ڈائین مسٹنڈوں سے بھی زیادہ موٹی گینڈی

سانڈھی عورت میری گاڑی کی ایسی کی تیسی کر دی تو نے۔۔۔

غصے میں اپنے پیر زمین پر پٹختے ہوئے گھر میں داخل ہوتا ہے

وہ غصے میں تپا ہوا تھا لیکن جیسے ہی روحی کے

سر پر چوٹ دیکھتا ہے وہ وہ جاتا ہے۔۔۔

سانڈھی عورت یہ کیا ہوا تیرے ساتھ۔۔بدر فلو فلو میں

کہہ دیتا ہے لیکن سامنے کھڑے ہوئے تینوں گھر کے بڑے

افراد روحی سمیت بدر کو اس وقت کاٹ کھانے والے انداز سے

دیکھ رہے تھے۔۔

تینوں کی نظریں اپنے آپ پر محسوس کرتے ہوئے بدر ایک قدم

پیچھے کی طرف بڑھتا ہے اور پیچھے سے آتے ہوئے

حمدان صاحب سے جا ٹکراتا ہے۔۔

بدر فوراً سے پلٹ کر پیچھے کی طرف دیکھتا ہے اور اپنے بابا

کو دیکھتے ہی سلام کر دیتا ہے۔۔

اسلام و علیکم بابا۔۔بدر کہتا ہے پھر روحی بھی ایک نظر اپنی

ماں کی طرف دیکھتی ہے اور پھر زور سے روتے ہوئے

حمدان صاحب کے سینے سے جا لگتی ہے۔۔

تایا ابو۔۔روحی روتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

تایا ابو مجھے چوٹ لگی ہے لیکن امی پھر بھی مجھے ڈانٹ رہی ہیں۔

روحی صرف اور صرف حمدان صاحب ہی تھے جنہیں اپنی ماں

کی شکایت لگا سکتی تھی۔۔

کیونکہ وہ واحد شخص تھے جن کی حکومت حویلی میں اور

پورے گاؤں میں چلتی ہے۔۔

روحی کو کچھ بھی چاہیے ہوتا ہے وہ سیدھا اپنی خواہشات کا ٹوکرا حمدان

صاحبِ کے پاس ہی ہمیشہ لے کر جاتی تھی۔۔

کیونکہ روحی کی ہر بات اس کی ہر خواہش سلطانہ بیگم کو

بے تکی لگتی ہے اور وہ فیروز صاحب کو کبھی بھی اسے

کچھ لینے نہیں دیتی ہے۔۔

روحی کی بات حمدان صاحب نے کبھی بھی نہیں ٹالی روحی کو

جو بھی چاہیے ہوتا وہ اس کی ایک فرمائش پر اسے ہمیشہ

لا کر دیتے ہیں اسے

کیا ہو گیا ہے میری گڑیا کو۔۔؟؟حمدان صاحب روحی کا چہرہ

اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے کہتے ہیں۔

یہ کیا ہوا ہے۔۔؟؟روحی کے ہر لگی ہوئی چوٹ کو دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

وہ میں آج مہرین کے ساتھ شہر گئی تھی بدر کی گاڑی میں

ر کی گاڑی مہرین چلا رہی تھی لیکن اچانک سے ایک بچہ سامنے آگیا

تھا اسے بچاتے ہوئے ہمارا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔

بچہ سامنے آگیا تھا بچے کو لگی تو نہیں نا۔۔ اس کے ساتھ

اس کے ماں باپ نہیں تھے کیا۔۔

حمدان صاحب پریشانی اور تجسس سے پوچھتے ہیں۔

نہیں وہ انات تھا ماں باپ نہیں تھے اس کے ساتھ اکیلا ہی وہ

ننگے پیر سڑک پر پھیر رہا تھا وہ بیچارا۔۔

روحی رونے والا منہ بنا کر کہتی ہے۔

تو تم اسے یہاں کے آتی یا پھر اسے انات ہالے میں جما کروا دیتی

میرا نمبر دے آتی میں خود اس کے خرچے ہے لیے ان سے بات

کر لیتا۔۔

حمدان صاحب روحی کے ماتھے سے نکلتے ہوئے خون کی طرف

دیکھتے ہوئے کہتے ہیں اور پھر خود ہی اپنا رومال نکال کر

اس کی چوٹ پر رکھ دیتے ہیں۔۔

کسی سب میں کتے کے بچے کے لیے آپ یہ سب کرتے۔۔؟؟

روحی تجسس سے پوچھتی ہے۔

کت۔۔ کتے کا بچہ۔۔ گالی سے رہی ہو میرے سامنے۔؟؟

حمدان صاحب تھوڑا غصے میں کہتے ہیں۔

ارے نہیں تایا ابو سچ میں کتے کا چھوٹا سا بچی سڑک پر اکیلا

اپنے ننھے ننھے پیروں کے ساتھ پھیر رہا تھا تو اسے

بچانے کے چکر میں ہمارا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔۔

دیکھتی ہی رہ جاتی ہے روحی کے جسم سے اس وقت باسیل کو

دیکھتے ہوئے جیسے روح ہی فرار ہو گئی ہے۔

سیل بھی اس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے رک جاتا ہے

روحی بلا چہرہ دیکھ کر اسے یاد آجاتا ہے کہ یہ وہ صبح والی

ہی لڑکی ہے باسیل بولنے ہی لگتا تھا کہ روحی جلد ہی خود کو

کمپوز کیے باسیل کے بولنے سے پہلے ہی بول پڑتی ہے۔

اسلام وعلیکم انکل۔کیسے ہیں آپ بیوی بچے ٹھیک ہیں آپ

کے۔۔؟؟روحی ایک قدم باسیل کی طرف بڑھاتے ہوئے

اسے معصوم سا منہ بنا کر کچھ نا کہنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل روحی کو دیکھتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ سینے پر

باندھ لیتا ہے اور ٹیڑھی سمائل کرتے ہوئے اس کی

طرف دیکھتا ہے۔

انکل تجھے کہاں سے وہ آنکل لگ رہا ہے بد تمیز لڑکی۔۔

سلطانہ بیغم روحی کے بازوؤں پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے۔

امی مارے تو مت نا۔۔۔روحی اپنی بازوؤں ملتے ہوئے کہتی ہے

باسیل غصے میں بس روحی کو گھورے جا رہا تھا وہ نا اس کے

سلام کا جواب دیتا ہے اور نا ہی کچھ بولتا ہے بس گھور رہا ہوتا ہے۔۔

روحی کو اس کے چہرے پر غصہ صاف دیکھائی دے رہا تھا پر وہ اس وقت اسے کچھ بھی کہہ کر اپنی لیے مصیبت کھڑی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

چلو بچوں آجاؤ ڈنر تیار ہے کھانا کھاتے ہیں اس کی باتیں تو کبھی ختم نہیں ہونگی ہمیں ہی بولتی رہے گی یہ تو۔۔۔۔

سلطانہ بیغم بدر اور باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی سلطانہ بیغم کی باتوں پر اپنا سر جھکا لیتی ہے اور واپس سے شاپنگ بیگز اٹھانے لگتی ہے پر

سامنے سے رخسانہ آنٹی اور ان کی بیٹی گھر جانے کے لیے کیچن سے باہر آرہی تھیں۔۔

رخسانہ آنٹی نورین یہ منٹ روکیں۔۔روحی کی بات پر سب لوگ ڈائیننگ ٹیبل پر بیٹھ چکے تھے اس کی طرف دیکھنے لگ جاتے ہیں۔۔

نورین یہ آپ کے لیے ہیں۔!!روحی بیگز ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میرے لیے۔۔؟؟بہت ہی دھیمے سے لہجے میں معصومانہ انداز میں روحی تو کبھی اس کے بیگز کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

جی آپ کے لیے آپ کی شادی کا چھوٹا سا تحفہ میری طرف سے امید ہے آپ کو پسند آئیں گے۔۔

روحی مسکراتے ہوئے بیگز نورین کی طرف بڑھاتی ہے۔

میں روحی بیٹا اس کی ضرورت نہیں ہے پہلے ہی حمدان صاحب او

فیروز صاحب نے نورین کی شادی کا پورا خرچہ

اُٹھایا ہوا ہے اور مزید بوجھ نہیں بن سکتے ہیں آپ لوگوں پر

رخسانہ آنٹی بیگز واپس روحی کی طرف بڑھاتی

ہوئی کہتی ہیں۔۔

پر وہ بابا اور تایا ابو نے آپ لوگوں کے کیے کیا ہے اس میں

میرا کوئی ہاتھ نہیں ہے اس لیے میں بھی کچھ کرنا چاہتی تھی

کچھ اور سمجھ نہیں آیا تو آپ ہے لیے میں یہ کے آئی

پلززززز یہ لے لیں نا۔۔۔

روحی انسسٹ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے سب لوگ خوش ہو جاتے ہیں

روحی کو مسکراتے ہوئے اور فخریہ انداز میں دیکھتے ہیں

سوائے ایک کے وہ سڑے ہوئے انڈے کی طرح روحی کو

دیکھ رہا تھا۔

روحی بھی بیگز زبردستی نورین کے ہاتھ میں پکڑا دیتی ہے

اور جیسے ڈائنگ ٹیبل کی طرف دیکھتی ہے

تو باسیل کی آنکھوں سے اس کی آنکھیں ٹکراتی ہے۔

جو اس وقت اپنی کالی آنکھوں سے روحی کو غصے میں

گھورے جا رہا تھا اپنے ہاتھوں کی سخت مٹھیاں بنائے وہ ٹیبل ہے

اوپر ہاتھ رکھے ہوئے بیٹھا ہوا تھا۔۔

اور صرف روحی ہی نہیں بلکہ بدر بھی اسے گھور رہا تھا کیونکہ

وہ جہاں بیٹھا ہوا تھا وہاں پر بنی ہوئی کھڑکی سے باہر صاف

اس کی گاڑی ٹوٹی پھوٹی ہوئی حالت میں نظر آ رہی تھی۔۔

روحی جلدی سے اپنا منہ واپس موڑ لیتی ہے نورین کی طرف

جو روحی سے کچھ بھی لینے میں ہچکچا رہی تھی۔۔

نورین رکھ لیں نا اسے اور اپنی شادی پر پہنیے گا اسے آپ اتنی

زیادہ پیاری ہیں یقیناً یہ رنگ آپ پر بہت کھلے گے

روحی نورین کے گالوں کو دباتے ہوئے پیار سے کہتی ہے

شکریہ آپ کا روحی بی بی۔۔ نورین کہتی ہے۔

روحی بی بی نہیں صرف روحی میرے ساتھ فورمیلیٹز کرنے کی

کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔

یہ سب ان لوگوں کے لیے رکھیں اور مجھے بس ایک عام انسان

کی طرح ہی ٹریٹ کر لیں بہت بڑی بات ہے میرے لیے۔۔

روحی ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے

نورین اور رخسانہ آنٹی دونوں اپنا کام کر کے واپس اپنے گھر

ٹائم پر چلی گئیں تھیں۔۔

روحی بھی سب کے ساتھ کھانا نہیں کھاتی اور سیدھا اپنے روم میں بھاگ جاتی ہے شاور لے کر فریش ہو کر اپنے۔رات کے سادے سے
میرے رنگ کے کرتے میں ملبوس اس وقت ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھے ہوئے اپنے ماتھے کی پٹی لگا رہی تھی پر اس کا دماغ میں باسیل چل رہا ہوتا ہے۔۔
یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں نے کسی انجان شخص سے پیسے نکلوائیں اور وہ بندہ ہی مجھ پر بھاری پڑ گیا ہے اگر امی کو اور ابو کو بتا دیا انہوں نے میرا تو گھر سے باہر جانا ہی بند کر دیں گے
یہ سب میرا۔۔
روحی اپنے آپ کو شیشے میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔
ہائے کتنی پیاری لگ رہی ہوں میں مجھے خوبصورت لگنے کے لیے میک اَپ کی ضرورت نہیں ہے میری یہ گرین آنکھیں ہی کافی ہے میرے ہیرو کے دل پر بجلی گرانے کے لیے
پر ہے کہاں وہ اللہ جی 18 سال 3 مہینے اور 22۔دن کی ہو گئی ہوں میں اپنے رانجھے کو ڈھونڈنے کے لیے پورا گاؤں چھان مارا ہے میں نے لیکن ہے کہاں وہ کہیں نظر نہیں آ رہے ہیں
روحی ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے سے اپنا رخ آسمان کی طرف موڑتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

اور کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہو جاتی ہے اور اور جا کر بالکنی کے

دروازے کھول کر ریلنگ پر ہاتھ رکھ کر وہ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے

ایک لمبی گہری اور پر سکون سی سانس لیتی ہے۔۔

اس دنیا میں رات سے زیادہ خوبصورت اور کچھ بھی نہیں ہے

لوگ جتنی مرضی روشنیوں میں رہ لیں جو سکون انہیں

اس آسمان کے نیچے ستاروں کی چادر کے نیچے ملے گا وہ اور

کہیں مل ہی نہیں سکتا ہے۔۔

روحی مسکراتے ہوئے چمکتے ہوئے ستاروں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی

لیکن اللہ جی یہ سب بھی تو اپنے بندے کے ساتھ

زیادہ اچھا نہیں لگتا ہے؟؟

ے لگتا ہے جب میری لائف کا ویلن مجھے اس دنیا سے زبردستی

اٹھا کر شادی کرنے کے لیے یہاں سے دور لے جائے گا اور جب

میں روتے ہوئے آسمان کو دیکھوں گی اور اپنے گھر والوں

کو یاد کروں گی تو پھر وہ مجھے آکر اپنی باہوں میں

چھپا کر چپ کروائیں گا۔۔۔

افففف۔۔۔افففففف۔۔۔۔۔روحی کہتے ہوئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر

شرما جاتی ہے۔۔

لیکن اللہ جی اسے بھیجیں گے کب جب میں بڈھی ہو جاؤں گی

مجھے کون سا ہیرو چاہیئے جو گھوڑے پر سوار ہو کر میرے پاس

آئے اور مجھے فیری ٹیل کی کہانیوں کی طرح اس دُنیا سے لے کر

دوسری دنیا میں چلا جائے۔۔

مجھے تو ایسا بندہ جو کھڑوس ہو لیکن دل کا صاف ہو جو مجھ پر

غصہ کریں لیکن کبھی مجھ سے ناراض نا ہو مجھے کوئی پرنس چارمنگ نہیں

بلکہ ایک عام انسان چاہیے میرے بابا اور تایا ابو ہی طرح

لیکن وہ امیر ہونا چاہیے لازمی ورنہ میری پوری زندگی تو ایسے ہی

لوگوں کو ٹھگتے ہوئے ہی گزر جائے گی۔۔

اوکے اللہ جی میں نے آپ کو اپنے بندے کی خامیوں اور خوبیوں

کے بارے میں لسٹ بتادی ہے آپ اس کے مطابق کچھ اچھا سا

ابھی مٹی سے بنادیں۔۔۔

روحی آسمان کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے

اور کہہ کر جیسے ہی نیچے دیکھتی ہے تو

گارڈن میں باسیل پشں اپس کر رہا ہوتا ہے۔۔

بس اللہ جی ان جیسے انسان کو میری زندگی میں کبھی نہیں

لکھنا کھڑوس اور ایگو سے بھرے ہوئے لوگوں سے نفرت ہے مجھے

خوبصورت ہونے کا کیا فائدہ جب بندے ہی سیرتِ ہی نا اچھی ہو

ایک ملاقات میں ہی اور ملاقات سے پہلے ہی یہ مجھے خود سے

چڑ کروا چکے ہیں۔۔

روحی گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے اور واپس اندر اپنے بیڈ کی طرف بڑھتی ہے پر رک جاتی ہے۔

اگر انہوں نے گھر میں کسی کو پیسے کے بارے میں بتا دیا تو میں تو گئی۔۔

روحی کہہ کر جلدی سے بیڈ پر پڑا ہوا اپنا گیرے کلر کا شیفون کا سادہ سا دوپٹہ ہاتھ میں پکڑے ہوئے اپنے کمرے میں سے نکل کر سیڑھیوں سے اترتے ہوئے سیدھا حال سے باہر کی طرف جاتی ہے

دوپٹہ ہاتھ میں ہی لٹکا ہوا تھا جو فرش کی صفائی کرتا جا رہا ہے

پیروں میں ملٹی رنگ کا خوبصورت سا خہ پہنتے ہوئے

روحی حال سے باہر نکل کر حویلی کے پچھلی سائیڈ پر باسیل کی طرف بڑھتی ہے۔

روحی جیسے ہی حویلی سے باہر نکالتی ہے دوپٹہ ہاتھ سے کھینچ کر اچھے سے اپنے دونوں کندھوں پر ڈال دیتی ہے۔

اور سب گارڈز کو بنا دیکھے ہوئے وہ باسیل کے پاس جلدی جانے کے لیے قدم بڑھاتی ہے۔۔

اور جلدی جلدی چلتے ہوئے وہ حویلی کے پیچھلی طرف بنے ہوئے گارڈن ایریا میں جہاں جھولے لگے ہوئے تھے

ایک طرف سائیڈ پر درختوں کی چھاؤں کے نیچے اور بیچ میں کرسی اور ٹیبل کے دو سیٹ رکھے ہوئے تھے۔

گارڈن ایریا حویلی کے پیچھے تھا کیونکہ آگے سب ٹائلز لگی ہوئی تھی۔

اور صرف دیوار کے ساتھ ساتھ پھولوں کی کیاریاں بنائی ہوئی تھی۔۔

گھر کی ساری گاڑیاں دروازے کے سامنے حویلی کے سامنے

ہی کھڑی کی جاتی ہے تاکہ کبھی بھی کسی کو بھی دیر نا ہو جائے

کہیں بھی جانے کے لیے وقت کے پابند سب تھے اس حویلی میں

سوائے روحی اور بدر کے وقت کی پابندی سے

دور دور تک کوئی رشتہ نہیں تھا ان دونوں تھا۔۔

روحی باسیل کو بھی بھی پش اپس کرتے ہوئے دیکھ کر ایک

لمبی گہری سانس لیتی ہے اور اس کی طرف بڑھتی ہے۔

جو کانوں میں بلوتھوتھ لگائے فل بلیک کلر کے ٹراوزر پہنے ہوئے

ایکسرسائز کر رہے تھے۔۔

باسیل کا پورا دھیان اپنی ایکسرسائز کرنے پر تھا وہ

ہمیشہ سے ہی رات کو سونے ہی اپنی ایکسرسائز کرتا تھا

صبح میں ٹائم بامشکل ہی ملتا تھا اسے۔۔

باسیل اس وقت کسی سے فون پر بات کر رہا تھا اور پش اپس

کرنے میں لگا ہوا تھا۔۔

روحی باسیل کے سامنے آ کھڑی ہوتی ہے باسیل کی نظر روحی کے

گورے پیروں میں پہننے ہوئے ملٹی رنگ کے خسہ پر جاتی ہے

اور۔اس کے پیر پر بنے ہوئے انگلیوں کے اوپر بنے ہوئے پر

اور کچھ پل کے لیے باسیل کی نظر وہی رک جاتی ہے۔

نظر روحی کے پیروں پر کانوں میں آوازیں کسی امریکن لڑکی کی اور بوڈی کی موومنٹ بھی مسلسل چل ہی رہی تھی باسیل بنا رکے پش اپس کیے جا رہا تھا۔۔

باسیل کو نا اٹھتے ہوئے دیکھ کر روحی خود ہی گڈھنوں کے بل زمین پر بیٹھ جاتی ہے۔۔

اسلام و علیکم انکل۔۔؟؟؟روحی سادے بلکل سادے چہرے کے ساتھ منہ پر کچھ بھی نا لگائے ہوئے نیچرل سوفٹ پنکس لپس کے ساتھ باسیل کے پسینے سے تر چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی۔

باسیل کے کانوں میں امریکی لڑکی کی باتیں آوازیں آنے کے باوجود روحی کی آواز اس کے کانوں تک پہنچ چکی تھی۔۔

انکل ایسے منہ پر۔ تو اگنور نا کریں مجھے۔۔روحی معصومانہ انداز میں کیوٹ سا منہ بنا کر کہتی ہے۔

Jenny I'll talk to you later

باسیل دو ٹوک لہجے میں کہہ کر کال کاٹ دیتا ہے اور بنا روحی کے چہرے کی طرف دیکھے ہوئے وہ کھڑا ہو جاتا ہے۔

روحی بھی باسیل کے پیچھے کھڑی ہو جاتی ہے باسیل اپنے کانوں سے بلوتھوتھ نکال کر ٹیبل پر پھینکتا ہے اور کرسی پر بیٹھ کر انرجی ڈرنک کا کین کھول کر پورا پی جاتا ہے۔

انکل آپ کو پتا ہے کسی کے سلام کا جواب نا دینا کتنی

زیادہ غلط بات ہوتی ہے۔۔؟؟

روحی باسیل کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

کسی کا نقصان کر کے اس سے جھوٹ بول کر زبردستی کے پیسے نکلوا کر

اور مزید نقصان کر کے اس کا وہاں سے الٹی سیدھی باتیں بول کر جانا

کیا یہ سب ابھی باتوں میں شمار ہوتا ہے۔۔

باسیل کہہ کر روحی کے چہرے کی طرف دیکھتا ہے اس کی

نظر سب سے پہلے اس کے ماتھے پر لگی ہوئی

پٹی پر جاتی ہے باسیل وہ دیکھ کر دوبارہ اپنا منہ موڑ لیتا ہے

اگر میں آپ کو کہتی کہ مجھے 20ہزار کی ضرورت ہے

تو کیا آپ کسی انجان انسان کو 20ہزار روپے دے دیتے کیاااا۔۔۔

روحی کی نظریں مسلسل باسیل پر ٹکی تھی لیکن اس کی نظر روحی

پر بس سرسری سی ہی گئی تھی۔۔

روحی کے پاس اپنے آپ کو سہی ثابت کرنے کے لیے

باتوں کی کوئی کمی نہیں تھی اس کے پاس ہر سوال کا جواب

ہمیشہ سے ہی تیار رہتا ہے۔

ی ہی بات سن کر باسیل بنا جواب دیے حویلی کی طرف بڑھنے لگتا ہے

حد ہو گئی ہے میں کیا پاگل ہوں یا چڑیل ہوں میں میری طرف

دیکھ بھی نہیں رہے ہیں اور نا ہی کوئی جواب دے رہے ہیں۔

روحی بھی باسیل کے پیچھے پیچھے چل پڑتی ہے۔

Dastane Rooh E Basil ❤

Episode No 06

By Saleha Iqbal ... 🦋

باسیل لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا سیدھا اپنے کمرے میں داخل ہو جاتا ہے روحی کو دوڑنا پڑ رہا تھا اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے۔

باسیل کو کمرے میں جاتا دیکھ روحی رک جاتی ہے

ایسے تو اچھا نہیں لگے گا اتنی رات کو کسی مرد کے کمرے میں جانا۔!!!

روحی اپنے آپ سے کہتی ہے اور باسیل کے کمرے کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے نیچے حال میں کھڑی ہوئی ہی۔۔

اتنے میں اس کی تائی امی کے گھر کام کرنے والی عورت باسیل کے لیے چائے کا کپ پکڑے ہوئے سیڑھیوں سے اوپر جانے لگتی ہے کہ روحی انہیں روک دیتی ہے۔۔

کہاں جا رہی ہے۔؟؟روحی راستہ روکتے ہوئے کہتی ہے

وہ باسیل صاحب کے لیے چائے لے کر جا رہی ہو انہوں نے کہا تھا پورے 9 بجے چائے ان کے کمرے میں پہنچا دی جائے

پورے 9 بجے۔۔؟؟روحی بات دہراتی ہے۔

انسان ہیں یا مشین اتنا وقت کا پابند کون ہوتا ہے

روحی سیڑھیوں سے اوپر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اچھا یہ مجھے دے دیں میں لے جاتی ہوں وہ کیا ہے نا ان سب کا دماغ تو میں خراب کرتی ہوں.

آج میں نئے بندے پر

تجربہ کرنا چاہتی ہوں ورنہ رات کو نیند نہیں آئے گی مجھے

کہ میری حویلی میں کوئی پر سکون نیند سو رہا ہے۔۔

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے اور کام والی کے ہاتھ سے چائے کی ٹرے

لیے سیڑھیوں سے اوپر جانے لگتی ہے۔

روحی آج یا تو آر یا تو پار جو ہوگا وہ ہو جانے دے یا تو میں اس کھڑوس

کو منا لوں گی یا میں پھر میں ہی نہیں رہو گی۔۔

روحی ایک گہری سانس لیتے ہوئے سیڑھیوں سے اوپر جاتی ہے

اور باسیل کے کمرے کا دروازہ ہلکا سا کھلا ہوا دیکھ کر وہ کچھ

پل کے لیے وہی رک جاتی ہے۔۔

روحی اچھا تو نہیں لگ رہا ہے کسی کے کمرے میں اتنی رات کو جانا

لیکن اپنی عزت نفس بچانے کے لیے یہ تو کرنا ہی پڑے گا

گھر والوں کو تھوڑی نا پتا ہے میں گھر سے باہر کیا کرتی پھیرتی ہوں

اگر پتا لگ گیا تو میں تو گئی نا۔۔

کوئی بات نہیں کی جا پہلی اور آخری بار۔۔

روحی خود کو ہمت دیتے ہوئے باسیل کے کمرے کے دروازے کے

سامنے جا کر دروازے کو ناک کرتی ہے۔۔

آجاؤ۔۔ صوفے پر سائیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا ٹانگوں پر لیپ ٹاپ

رکھے ہوئے اسے پر مصروف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا ہے۔

اتنا غرور کا چیز کا ہوتا ہے لوگوں میں کچھ سمجھ نہیں آتا یے مجھے تو۔۔

روحی باسیل کو دیکھ کر منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے اس کے سامنے جا کھڑی ہوتی ہے اور چائے کا کپ باسیل کی طرف بڑھاتی ہے۔

باسیل سر اٹھ آکر اوپر دیکھنے سے پہلے ہی اس کی نظر روحی کے پیروں پر دوبارہ جاتی ہے۔

تمہیں میرے کمرے میں آنے کے لیے کس نے کہا ہے

باسیل بنا روحی کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

میں چائے لائی تھی آپ کے لیے۔!!روحی کا چائے کپ باسیل کی آنکھوں کے سامنے کرتے ہوئے کہتی ہے۔

میں نے تم سے چائے لانے کو نہیں کہا تھا جو کام تمہارا نہیں ہے وہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

باسیل روحی طرف بنا دیکھے ہوئے اس کے ہاتھ سے چائے کا کپ پکڑتا ہے۔۔

آپ پیدائشی طور ر دماغ سے فارغ تھے یا یہ بیماری اب جا کر آپ کو لگی ہے۔؟؟

روحی باسیل کی بات مکمل ہوتے ہی بول پڑتی ہے۔۔

یا!!!!۔۔؟؟باسیل روحی کی بات پر حیرانگی سے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

کیا کیا۔۔؟؟آپکے نخرے ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے ہیں

روحی غصے میں باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل غصے میں کمپوٹر کی اسکرین زور سے بند کے روحی کے سامنے

کھڑا ہو جاتا ہے اور غصے میں اس کو

گھورنے لگ جاتا ہے۔۔

ابھی بھی تو آپ میرے طرف دیکھ رہے ہیں اگر پہلے ہی شرافت

سے دیکھ کر بات کر لیتے تو کوئی مسئلہ ہو جاتا ہے۔

اللہ اللہ۔۔۔روحی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی شرافت سے ابھی کے ابھی واپس چلی جاؤ اور میرا

دماغ مزید خراب مت کرو

باسیل گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔

بات سنیں انکل آپ میری مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے

ت کے اس وقت سونے سے پہلے میں آپ کی شکل دیکھوں لیکن

جو بات میں آپ سے کرنے آئی تھی وہ تو میں کر کے جاؤ گی

روحی کہہ کر صوفے پر دونوں ٹانگیں اوپر کیے ہوئے بیٹھ جاتی ہے

اور مسلسل باسیل کو غصے میں گھورتی ہوئی

گہری گہری سانسیں لے رہی تھی۔۔

روحی اٹھو شرافت اور جاؤں یہاں سے تم آج صبح سے میرے

دماغ کی اور میرے موڈ کی ایسی کی تیسی کر چکی ہو۔

اچھا بس ٹھیک ہے نا غصہ ختم کریں اور ہم ہماری ایک نئی شروعات کرتے ہیں دیکھیں اگر ہم ابھی سے لڑائی کرینگے تو آپ کے مرنے تک میں آپ سے لڑتی ہی رہونگی ہمیشہ

میرے مرنے تک۔۔۔؟؟باسیل کی بات کاٹتے ہوئے کہتا ہے

ہاں نا ہم دونوں میں سے پہلے ایکسپائری ڈیٹ تو آپ کی ہی آئے گی میں تو آپ سے بہت زیادہ چھوٹی ہوں۔۔

اتنی جلدی میں تھوڑی نا مروں گی۔۔!!!روحی صوفے سے اٹھ کر باسیل کے سامنے کھڑی ہو کر کہتی ہے پر جیسے ہی سر اٹھا کر اس کے چہرے کی طرف دیکھتی ہے تو

گندا سا منہ بنا کر فوراً سے سر نیچے کر لیتی ہے۔

روحی میرے ہاتھوں سے زائیہ ہونے والی حرکتیں مت کرو

باسیل غصے میں کہتا ہے۔۔

ایک تو مجھے یہ سمجھ نہیں آتا ہے کہ آج کل کے مرد اور لڑکے کیا کھاتے ہیں پتا نہیں کیوں یہ سب اتنے لمبے لمبے ہوتے ہیں۔۔

روحی صوفے کے اوپر کھڑی ہو کر اپنے دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے

باسیل ہے سامنے کھڑی ہو کر اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر

باسیل کی ڈارک بلیک آنکھوں میں دیکھتی ہے۔۔

سنیں دیکھیں اب ہم دونوں ایک چھوٹی سی نئی شروعات کرتے ہیں

ہم غصہ نہیں کریں نا انکل۔۔

روحی معصوم سی شکل بنا کر کہتی ہے۔

تو پھر اسلام و علیکم انکل۔۔

باسیل جواب دینے سے پہلے ایک لمبی گہری سانس لیتا ہے

اور روحی کو غصے میں گھور کر دیکھتا ہے۔۔

اسلام و علیکم کیا ہوا اسلام کا جواب کیوں نہیں دے رہے ہیں آپ انکل۔۔؟؟

روحی مسکراتے ہوئے بولی

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ مغفرہ'

باسیل اپنے دانت بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بلکل اللہ تعالی آپ کی مجھ سے مغفرت کروائے رکھے آمین

روحی مسکراتے ہوئے اپنے دوپٹہ کو ٹھیک کرتے ہوئے صوفے سے واپس

نیچے اتر جاتی ہے۔

"آمین ثم آمین "باسیل تھکے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔

مطلب اب ہمارے بیچ سب ٹھیک ہو گیا ہے تو اب مجھے آپ سے

وہ بات کر لینی چاہیے۔

کیا چاہیے کیا کرنے آئی ہو۔۔؟؟باسیل صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ماشاءاللہ کتنے ہینڈسم نوجوان لڑکوں کی طرح شاید آپ نہا دھو

لیے ہیں اس لیے۔

وہ انکل وہ میں آپ سے کہنے آئی تھی کہ

ایک قدم باسیل کی طرف بڑھاتے ہوئے اس کے چہرے کی

طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

وہ میں نے سوچا کہ میں آپ سے پہلے ہی اکیلے میں بات کر لیتی ہوں

اس سے پہلے آپ میری عزت کا جنازہ سب کے سامنے نکالیں۔

روحی اپنے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے معصوم سی شکل بنا کر کہتی ہے۔

وہ تو میں تمہارا نکالوں گا بچو تم صبر کرو زارا

شرم نہیں آتی ہے تمہیں لوگوں کو لوٹتے ہوئے۔؟؟

باسیل صوفے سے اپنی پشت ٹیکائے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے بولا

انکل ایسے نہیں کہتے ہیں دیکھیں میں آپ کو پیسے جلد ہی واپس

کر دوں گی لیکن آپ پلزز امی کو کچھ مت بتانا پلزز انکل پلزز۔۔

روحی رونے والا منی بنا کر ہاتھوں کو جوڑتے ہوئے کہتی ہے۔

اووو۔۔پہلے تو ارادہ نہیں تھا لیکن اب میں ضرور بتاؤں گا اور ایک کی

چار لگا کر بتاؤں گا تم زارا صبر کرو۔۔روحی بی بی۔۔

باسیل ٹیڑھی سمائل کرتے ہوئے روحی کی روح تک کو جلانے کی

کوشش کرتے ہوئے بولا۔

باسیل کی مسکراہٹ دیکھ کر روحی کا پارہ تو چڑھ گیا

تھا لیکن وہ پھر بھی خود کو کمپوز کر گئی۔۔

شرم کریں کیا فائدہ آپ کے باہر کے ملک سے پڑھ کر آنے کا

حرکتیں تو آپ محلے کی آنٹیوں والی کر رہے ہیں۔۔

روحی کمر پر ہاتھ رکھ کر دوسرے ہاتھ سے باسیل کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے کہتے رک جاتی ہے کیونکہ

سامنے بیٹھے ہوا باسیل جو کہ اب کھڑا ہو چکا تھا اس کا پارہ مکمل

طور پر ہائی کر چکا تھا روحی۔۔۔

انکل غصہ تو مت کریں دیکھیں آپ پہلے ہی بڈھے ہو گئے ہیں اس عمر
میں غصہ کریں گے تو جھریاں بھی ابھی سے شروع ہو جائیں گی
آنا آپ کے چہرے پر۔۔
روحی اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر خود کو یہ سب کہنے سے
روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔
روحی ابھی کے ابھی میرے کمرے سے باہر نکل جاؤں اس سے پہلے کہ
میں اپنے ہاتھوں سے تمہارے ساتھ کچھ کر بیٹھوں چلی جاؤ
یہاں سے۔
باسیل غصے میں روحی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے
اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر غصہ میں کہتا ہے۔۔
اچھا نا میں جا رہی ہوں انکل۔۔روحی پیچھے کی طرف قدم بڑھاتے
ہوئے کہتی ہے۔۔
انکل نہیں ہوں میں میں صرف صرف 31 سال کا آدمی ہوں
روحی فیروز خان اگر تم نے مجھے ایک بار اور انکل کہا نا تو تمہارے
ساتھ اچھا نہیں ہو گا۔۔
اور ہو سکے جتنا ہو سکے جب تک میں یہاں ہوں مجھ سے دور
رہنا کیونکہ میں نا ہی تمہاری شکل دیکھنا چاہتا ہوں اور نا
ہی تمہاری آواز سننا چاہتا ہوں۔۔
روحی خاموشی سے اسکی باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے
اس کی باتیں سن رہی تھی آنکھوں میں ہلکی ہلکی سی نمی آنے لگ گئی تھی۔

جا رہی ہوں میں اور میں بھی اپنی پوری کوشش کروں گی کہ آپ

کو اپنا چہرہ نا دیکھاؤ اور مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے

بڈھوں کی شکل دیکھنا کا۔۔

روحی کہہ کر کمرے میں سے جلدی سے باہر بھاگ جاتی ہے۔

بڈ۔بڈھا۔۔۔؟؟ باسیل غصے میں جا کر ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے کے

سامنے جا کھڑا ہوتا ہے۔

اور اپنے دونوں ہاتھ ہاتھ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے ہوئے گہری سانسیں لیتے

ہوئے خود کو شیشے میں دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔

کہاں سے میں اسے بڈھا لگ رہا ہوں۔؟؟

باسیل خود کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

یقیناً یہ لڑکی آندھی ہی ہے جوان اور بوڑھے لوگوں کا فرق اسے

دیکھائی نہیں دیتا ہے۔۔

بڈھے۔۔ بلکل بڈھے ہو گئے ہیں لیکن اکڑ ہے کہ جانے کا نام ہی نہیں

کر رہی ہے مجھ جیسی پیاری اور خوبصورت سی لڑکی کو

دوبارہ شکل نا دیکھانے کا کہا ہے ہوتے کون ہے مجھے آرڈر دینے والے

روحی صرف اپنے دل کی بات سنتی ہے

اس کے علاوہ وہ کسی سے گھنٹہ نہیں ڈرتی ہے۔۔

روحی سیڑھیوں سے اوپر چھت کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے

زمین پر پیر پٹختے ہوئے کہتی ہے۔

روحی جیسے ہی چھت پر جاتی ہے بدر اوپر چھت پر ہی ہوتا ہے۔

لگا رہے میں نے کچھ نہیں سنا ہے۔۔!!!روحی بدر کی طرف دیکھتے

ہوئے اپنی طرف کی چھت پر لکڑی کی بنی ہوئی 2 اسٹیپ والی سیڑھی

پر چڑھتی ہے اور اپنے والے ایریا میں چھلانگ مار کر

اتر کر جاتی ہے۔۔

اوئے کیا ہوا ہے تجھے۔۔؟؟بدر اسے آوازیں لگاتا رہتا ہے لیکن روحی

اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیتی ہے اور چھت سے واپس نیچے

اپنے کمرے میں پہنچ جاتی ہے۔۔

کمرے کا دروازہ اندر سے بند کیے وہ ٹیپ میں ہلکی سی آواز

پر رونے والا سیڈ سا میوزک لگائے اپنا دوپٹہ اتار کر صوفے پر

پھینکتی ہے اور منہ کے بل بیڈ پر لیٹ جاتی ہے۔

کافی دیر وہ منہ چھپائے ہوئے ہی لیٹی رہتی ہے پر پھر اچانک سے

اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔

منہ لال سرخ ہو چکا تھا چہرے پر بال پوری طرح بکھر

چکے تھے۔۔

مجھے تو رونا بھی نہیں آرہا ہے میں نے تو سوچا تھا اتنی

بے عزتی کے بعد آنکھوں سے آنسوؤں تیزی سے بہہ گئے پر یہ تو آہی

نہیں رہے ہیں باہر۔۔

چلو خیر کوئی بات نہیں میری بے عزتی تو ہوتی رہتی ہے

اس میں کوئی بڑی بات نہیں ہے۔۔

نوڈلز ہی کھا لیتی ہوں بنا پراٹھی تو کچھ بنا کر نہیں دیں گی مجھے

روحی خود سے کہتے ہوئے صوفے سے اپنا دوپٹہ اٹھائیں وہ مزے سے

ڈانس کرتے ہوئے ہنستے مسکراتے ہوئے

کچن میں جاتی ہے اور اوپر والے کیبینٹ میں سے نولڈز کے

4 پیکٹ نکال کر ایک بول کو فل منہ تک پانی بھر پر چولہے

پر چڑھاتی ہے۔۔

اور پیکٹس کو کھولتے ہوئے پاج کے ابلنے کا انتظار کرتی ہے

اور ساتھ میں گانا بھی گن گنا رہی ہوتی ہے۔

بدر روحی کو دیکھنے کے لیے اس کے کمرے میں جا رہا ہوتا ہے

لیکن اسے کچن میں ہنستا ہوا دیکھ کر وہ اس کے پاس آجاتا ہے۔

خیریت بڑی خوش خوش لگ رہی ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے تو

کسی کے مرنے کا جنازہ جیسے تو ہی اٹھا کر آئی تھی

ایسا منہ بنایا ہوا تھا تو نے۔۔

ر شلف پر ٹیک لگائے روحی کے منہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے

صحیح کہہ رہا ہے بلکل ایسے ہی ہوا ہے اور جانتا جب میں نے

س جنازہ کو کندھے سے نیچے رکھا تو آخری دیدار کے لیے منہ سے

جیسے ہی کفن اتارا تھا اصل برا تو مجھے تب لگا تھا کیونکہ

وہاں پر تو جو نہیں تھا۔

روحی کی بات پر بدر سیریس ہو کر غصے میں اس کے منہ کی

طرف دیکھنے لگ جاتا ہے۔

اصل برا تو مجھے تب لگا تھا جب میں نے تیرا سوچ کر جنازہ پر

روئی تھی پر تو کمبخت مرنے کے بجائے اپنی جانوں مانو کو

چھت پر بیٹھ کر پپیاں دے رہا تھا۔۔

میرے سارے ارمانوں پر پانی پھیر دیا تھا تو نے

روحی نولڈز کو پیکٹ سے نکال کر بول میں ڈالتے ہوئے کہتی ہے

پاگل عورت۔۔بدر غصے میں کہتا ہے۔

عورت کس کو بولا بے۔۔۔ روحی بھی غصے میں دھاڑتے ہوئے کہتی ہے۔

اس وقت گھر کے سبھی لوگ حمدان صاحب والی سائیڈ

پر ان کے کمرے موجود روحی اور بدر کو شادی کے بارے میں

بتانے کی باتیں کر رہے تھے۔۔

بدر گھٹیا انسان کتے کی شکل کے تیری ہمت کیسے ہوئی مجھے

عورت بولنے کی۔۔؟؟

روحی کیچن سے ٹنکل کر کمر پر ہاتھ رکھ کر غصے میں کہتی ہے۔

کتے کی شکل کا میں۔۔؟؟ بدر اپنی طرف شہادت کی انگلی سے

اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں تم اور صرف اور صرف ۔۔!!روحی اپنے بالوں کو جھٹکتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کہہ کر واپس کچن میں جانے لگتی ہے تو بدر

روحی کے بالوں کو پیچھے سے پکڑ لیتا ہے۔

بدر چھوڑ میرے بال۔۔؟روحی اس کے اپنے بالوں میں ہاتھ کو

پکڑتے ہوئے کہتی ہے۔

پہلے مجھ سے معافی مانگ ۔۔!!!بدر بالوں کو کھینچتے ہوئے کہتا ہے

تجھ سے معافی مانگتی ہے میری جوتی چھوڑ میرے بال

روحی غصے میں دھاڑتے ہوئے کہتی ہے

اچھا میں بھی نہیں چھوڑوں گا۔۔بدر کہہ کر اور زور سے اس کے

بالوں کو کھینچتا ہے۔

نہیں چھوڑے گا۔؟؟روحی کہتے ہوئے پلٹتی ہے اور زور سے بدر کے

بالوں کو مٹھی میں جکڑ لیتی ہے۔

روحی میرے بال چھوڑ۔۔بدر غصے میں کہتا ہے

پہلے تو میرے بال چھوڑ۔۔روحی بھی غصے میں کہتی ہے

چھوڑ سانڈ میرے بالوں کو۔۔۔بدر دوسرے ہاتھ سے بھی روحی کے

بالوں کو پکڑے ہوئے کہتا ہے۔

کتے تجھے کہہ رہی ہوں میرے بالوں کو اور تو اور زور سے پکڑ رہا ہے

تو پھر یہ لے تو۔۔روحی کہہ کر ایک زور سے مکہ بدر کے

منہ پر مارتی ہے۔

تو بدر سید ھا زمین بوس ہو جاتا ہے۔

روحی جلدی سے اس کی پیٹھ پر اپنا گڈھنا چبھاتے ہوئے

بدر کے بالوں کو دوبارہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے زور زور سے

اسے پیٹنا شروع کر دیتی ہے۔۔

بدر کو روحی مار ہی رہتی تھی کہ اتنے میں گھر میں چاروں لوگ

واپس آجاتے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ باسیل بھی

روحی۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟ سلطانہ بیغم دروازے سے ہی زور سے آواز لگاتی

ہے تو روحی بدر کے اوپر سے ہٹ کر سائیڈ پر زمین پر گر جاتی ہے۔

اپنی ماں کو دیکھ کر روحی کی حالت بگڑنے لگ گئی تھی

اور ان سب میں باسیل کو دیکھ کر وہ مزید بوکھلانے لگ گئی تھی۔

روحی اور پاس زمین پر پڑے ہوئے بدر کو دیکھ کر سب لوگ

ہنس پڑتے ہیں سوائے سلطانہ بیغم اور باسیل کے

سیل کے چہرے پر پل کے لیے مسکراہٹ سری ہے روحی کی نظر خو

دیکھ کر وہ فوراً سے سیریس اور غصے والے منہ میں واپس آجاتا ہے۔

سلطانہ بیغم پیر میں پہننا ہوا خسہ نکال کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے

غصے میں روئی کو گھورتے ہوئے لمبے لمبے ڈگ بھرتی ہوئی

اس کی بڑھ رہی تھی کہ روحی جلدی سے اٹھ کر اسپیڈ مار کر

سیڑھیوں سے اوپر بھاگ کر جانے لگتی ہے پر

سلطانہ بیگم کی آواز پر اس کے قدم رک جاتے ہیں اور وہ واپس پہلی سیڑھی سے نیچے پیر رکھتی ہے اور پلٹ کر پہلے بدر کی طرف دیکھتی ہے جو زمین پر مرے منہ پڑا ہوا تھا روحی کی اسے دیکھ کر ہنسی چھوٹ جاتی ہے۔

پر اپنی ماں کو دیکھ کر وہ جلد ہی خود کو کمپوز کر لیتی ہے۔

شرافت سے واپس یہاں آکر بیٹھ جا روحی۔۔!!!

سلطانہ بیگم صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے تو روحی بھی جلدی سے پہلے بدر کے پاس جاتی ہے اور اسے اٹھا کر اپنے ساتھ صوفے کی طرف کے آتی ہے۔۔

بدر کی حالت اتنی بگڑ چکی تھی کوئی اس کے منہ کی طرف دیکھے اور اسے ہنسی نا آئے یہ ناممکن تھا۔

ہیرا، بیغم حمدان اور فیروز صاحب نے جب اس کی شکل دیکھی تو تینوں اپنا رخ موڑ کر ہنسنے لگ جاتے ہیں۔۔

روحی بدر کا لا کر صوفے پر بیٹھا دیتی ہے اور اس کے بالوں میں ہاتھ مار کر اس کے کھمبے کی طرح کھینچنے کی وجہ سے اٹھے ہوئے بالوں کو واپس بیٹھانے کی کوشش کرتی ہے۔

روحی ٹھیک کر ہی رہی تھی کہ بدر نظر اٹھا کر روحی کی طرف دیکھتا ہے جو اس کی حالت پر ہنسی جا رہی تھی۔

آج رات میں ہر حال میں تیرا قتل کر کے رہوں گا روحی کی بچی

کوئی بھی تجھ مجھ سے نہیں بچا سکتا ہے

روحی بدر کی بات کاٹ کر گندا سا منہ بنا کر کہتی ہے

تم دونوں کو انسان مسل ہی نا جائے کوئی انسانوں والی خود

کی کوئی حرکتیں ہیں نہیں اور انسان سے شادی کریں گے دونوں

سلطانہ بیگم غصے میں کہتی ہے تو روحی اور بدر دونوں

اپنا سر جھکا لیتے ہیں۔

کسی معصوم کی زندگی برباد کرنے کا ہم سوچ نہیں سکتے ہیں تم دونوں

کی شادی کسی سے کروا کر اس لیے

سلطانہ بیگم کہتے ہوئے رک جاتی ہے اور فیروز صاحب اور باقی

سب کو دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

اس لیے کیا۔۔؟؟روحی تجسس سے پوچھتی ہے

اور بدر بھی تجسس سے چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے دیکھنے

لگ جاتا ہے سلطانہ بیگم کو

اس لیے ہم سب نے تم دونوں کی شادی کروانے کا فیصلہ کیا ہے۔

سلطانہ بیگم کہہ دیتی ہیں اور کہہ کر زور سے اپنی آنکھیں بند کر کے کھولتی ہیں

روحی اور بدر کو تو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا وہ نا تو ہل رہے

تھے اور نا ہی کچھ بول رہے تھے۔۔

گھر کے سارے افراد ان لوگوں کی طرف دیکھتے ہیں تو کبھی ایک

دوسرے کے منہ کی طرف اور ان کے کچھ بولنے کا انتظار

کر رہے ہوتے ہیں۔

Dastane Rooh E Basil ♥

Episode No 06

By Saleha Iqbal ...🦋

روحی اور بدر دونوں بت بنے ہوئے ایک دم خاموش سے اپنے اپنے
ماں باپ کو دیکھنے لگ جاتے ہیں۔۔
کچھ بولو گے بھی کہ نہیں یو ہی بت بنے ہوئے بیٹھے رہو گے تم دونوں
ہیرا بیگم روحی اور بدر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہیں۔۔
روحی اور بدر ایک دوسرے کی طرف گردن موڑ کر دیکھتے ہیں پہلے دو
تو دیکھتے رہتے ہیں پھر دونوں ایک ساتھ قہقہہ لگا
کر بلند آواز میں ہنس پڑتے ہیں۔۔
ایک اور زور سے ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی دے کر مارتے
ہیں اور پھر سے دونوں ایک جیسے نارمل ہو جاتے ہیں۔
ی کیا ہوا گیا ہے آپ کو میری شادی کرنی ہے تو کسی انسان سے
تو کریں جانور سے کیوں کر رہے ہیں۔۔
روحی بدر کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔
ہاں امی میری شادی کرنی ہے تو کریں لیکن کسی انسان سے تو
کریں چڑیل سے کریں کر رہی ہیں۔۔
بدر روحی کی انگلی کو انگلی سے پیچھے کرتے ہوئے کہتا ہے۔

امی بابا خیریت ہے یہ اچانک سے ہماری شادی کی بات کہاں

سے آگئی ہے۔۔؟؟

روحی سیریس ہو کر پوچھتی ہے۔۔

تو شادی تو تمہاری کرنی ہے نا بابا سیل بھی آیا ہوا ہے اس لیے سوچا

اب کر دیتے ہیں ویسے بھی ہمارے گاؤں میں شادیاں جلدی

یوجاتی ہیں یہ تو پتا ہی ہے تمہیں۔۔

سلطانہ بیغم صوفے سے پشت ٹیکائے ہوئے کہتی ہے۔

جی جانتی ہوں میں امی اس لیے ہی میں پوچھ رہی ہوں خیریت ہے۔

انکل آئیں ہیں اس وجہ سے ہماری شادی کروائی جا رہی ہے کیا۔۔؟

روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

ہاں۔۔!! سلطانہ بیغم مختصر سا جواب دیتی ہیں۔

میری شادی انکل سے ہو رہی ہے کیا۔۔؟؟ روحی تلخ لہجے میں کہتی ہے۔

روحی کیا بکواس کر رہی ہے۔۔؟؟ سلطانہ بیغم غصے میں کہتی ہے

امی میں کوئی بکواس نہیں کر رہی ہوں اگر بتا دیں میں بوجھ

ہو گئی ہوں آپ لوگوں پر تو چلی جاتی ہوں یہاں سے

ہر بات پر آپ مجھ پر صرف غصہ کرتی رہتی ہیں میرے کچھ کہنے سے

پہلے ہی کرنے سے پہلے آپ ہر بات پر مجھے وارننگ

دیتی رہتی ہیں۔۔

روحی کی آنکھیں اب نم ہونے لگ گئی تھی لہجے میں غصہ

تھا لیکن وہ چاہ کر بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔

روحی بدر تمیزی مسر کرو اپنی ماں سے۔

فیروز خان بھاری آواز میں کہتے ہیں۔۔

بابا میں بدتمیزی نہیں کر رہی ہوں اور نا ہی میں کرنا کا سوچ سکتی ہوں

لیکن یہ اب کہاں کی سمجھداری ہے کہ آپ لوگ بنا پوچھے

کسی کی بھی زندگی کا فیصلہ خود کر لیں گے۔

روحی کھڑی ہو کر چاروں کو غصے میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

کیونکہ ہم تمہارے بڑے ہیں اور ہم لوگ یہ فیصلہ کر سکتے ہیں۔

حمدان صاحب صوفے سے اٹھ کھڑے ہو کر کہتے ہیں۔

تایا ابو بڑے ہونے کا ہرگز مطلب یہ نہیں ہوتا ہے کہ آپ اپنے

فیصلے کسی پر بھی مسلت کر دے اپنے آپ کو بڑے ہونا کا

نام دے کر۔۔

اگر ایسا ہی ہوتا ہے تو مجھے اپنے لیے آواز اٹھانا آپ نے ہی سیکھائی ہے۔۔

مجھے بولنا آتا ہے اور یہ صرف میں اپنے لیے نہیں ہم دونوں کے

کیے ہی کہہ رہی ہوں۔۔

ہماری دوستی کو کوئی اور رشتے کا نام مت دیں ورنہ بہت

کچھ بگڑ جائے گا۔۔

مثلاً۔۔؟باسیل کھڑے ہو کر پوچھتا ہے

مثلاً رشتے ایک رشتہِ خراب ہوتا ہے تو اس کا اثر باقیوں پر

بھی پڑھتا ہے۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیتی ہے

کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگتی ہے پر پھر رک جاتی ہے۔

ضروری نہیں ہوتا ہے کہ وہ رشتہ خراب ہی نکلے شائد ان چاہے

رشتے میں جڑ کر آپ اور بھی بہت سے رشتوں کو مضبوط کر لو۔۔

باسیل روحی کی متوجہ ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے

سیڑھیوں کی طرف روحی کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

شاید۔۔؟؟اپنی زندگی کو ایک شاید کی نظر کر دوں۔؟؟

روحی برابر غصے میں باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے

نہیں کوئی تمہیں یہ نہیں کہہ رہا ہے کہ

تم اپنی زندگی شاید کی نظر کر دو یقین کرو بڑوں کے فیصلے

پر انشاء اللہ سب اچھا ہو گا۔۔

باسیل پر سکون لہجے میں کہتا ہے پر روز کا غصہ اس کے سر

چڑھنے لگا تھا۔۔

باسیل اور روحی کو دیکھ کر سب لوگ کھڑے ہو جاتے

ہیں سلطانہ بیغم روحی کو کچھ کہنے لگتی ہے پر فیروز صاحب

اور ہیرا بیغم اسے روک دیتے ہیں۔

باسیل کو بات کرنے دو اب اسنے ہی اس گاؤں کے اور اس

گھر کے فیصلے کرنے ہیں۔۔

حمدان صاحب بھی ان کو دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

بدر بھی اٹھ کر اپنے باپ کے پاس اکھڑا ہوتا ہے لیکن منہ سے ایک لفظ نہیں بولتا ہے۔۔

مجھے بڑوں کے فیصلے پر یقین ہے اور۔ مجھے ان کی کوئی بھی بات ماننے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے مسٹر باسیل لیکن اپنی زندگی کا فیصلہ مجھے کرنا آتا ہے اگر کوئی روز زبردستی مجھ سے کچھ کروائے گا تو مجھے اسکا جواب بھی دینا آتا ہے۔۔روحی ایک قدم قدم باسیل کی طرف اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اور رہی بات آپ کی بات مان ماننے کی آپ تو جانے والے ہیں کچھ دنوں کے مہمان ہیں آپ۔۔

مہمان بن کر ہی رہے جن کے لیے آپ یہاں آئیں ہیں آپ ان کے ساتھ رہے اور ان کی ہی بات مانے مجھ سے سے مت الجھیں روحی غصے میں باسیل کو گھورتے ہوئے کہتی ہے۔

گاؤں کی لڑکی ضرور ہوں لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ میں کمزور لڑکیوں میں سے ہوں

بدر سے شادی نہیں کروں گی وہ میرا دوست ہے میرا کزن ہے اور میں اس سے صرف دوستی تک کا ہی رشتہ رکھنا چاہتی ہوں زبردستی میری زندگی کا حصہ مت بنائیں میں اسے روحی کہہ کر جانے لگتی ہے پر خود ہی رک جاتی ہے۔

ایک بات اور مسٹر مجھے نا کمزور مرد نہیں پسند ہیں جو لڑکا اپنے لیے اسٹینڈ نہیں لے سکتا ہے تو وہ میرے لیے کیا کبھی کوئی اسٹینڈ لے گا۔۔

روحی کی بات پر بدر شرمندگی سے اپنا سر جھکا لیتا ہے

اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا جاتا ہے۔

کا کمزور ہے یا اسٹورنگ تمہارے قسمت میں لکھ دیا ہے اسے اب

کوئی بھی نہیں بدل سکتا ہے۔۔۔

باسیل دو ٹوک لہجے میں کہتا ہے۔

آپ میری زندگی کا فیصلہ کرنے والے ہوتے کون ہیں۔۔؟؟

روحی غصے میں اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہاری زندگی کا ہی نہیں اب اس پورے گاؤں کا فیصلہ کرنے والا

اب یہ ہی ہے۔

باسیل سکندر اب اس گاؤں کا مقدر لکھے گا جو یہ فیصلہ

کرے گا اب وہ ہی ہو گا۔۔

حمدان صاحب بلند آواز میں کہتے ہیں۔۔

باسیل کی نظریں مسلسل اپنے سامنے کھڑی ہوئی روحی پر ہی

ٹیکی ہوئی تھی۔۔

روحی کے چہرے پر غصہ اس کی بند مٹھی کو دیکھ کر وہ

حیران ہو رہا تھا۔

بک بک کرنے والی لڑکی ہر وقت ہنسنے بولنے والی ہر وقت غیر سنجیدہ

رہنے والی اپنے آپ کو لے کر اتنی سنجیدہ کیسے ہو سکتی ہے

باسیل کو یہ بات حیران کر رہی تھی۔

یہ گاؤں کا مقدر لکھنے آئے ہیں تو گاؤں کا لکھیں میرا بننے کی

کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔

روحی تلخ لہجے میں باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور تم

روحی بدر کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

میں کیا تم سے کوئی لڑکی شادی نہیں کرے گی اگر ہمیشہ ہی تم

ایسے بت بنے ہوئے کھڑے رہے شرافت سے اپنے لیے بولنا سیکھ لو

ہمیشہ میرے کندھے پر بندوق رکھ کر مت چلایا کرو تم بدر

روحی بے حد تیش میں کہتی ہے۔۔

روحی بس خاموش فیصلہ ہو گیا یے تیری اور بدر کی شادی کا

جب بدر کو کوئی مسئلہ نہیں ہے ور کسی کو کوئی بھی مسئلہ

نہیں ہے تو پھر تمہیں کیا ہے۔۔؟؟

سلطانہ بیغم ہی تھی جو اس سے سوال کر رہی تھی اس پر

غصہ کر رہی تھی باقی سب بھی خاموش تھے۔

امی۔۔؟؟روحی غصے میں کہتی ہے اور کہہ کر سر اٹھا کر باسیل کی

طرف دیکھتی ہے جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

میں شادی نہیں کروں گی بات ختم مزید مت بڑھائیں۔۔

روحی غصے میں کہہ کر وہاں سے بھاگ کر اوپر اپنے کمرے کی

طرف بڑھنے لگتی ہے۔

روح۔۔۔ سلطانہ بیغم روحی کے پیچھے جانے لگتی ہے پر فیروز

صاحب ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں روک لیتے ہیں۔

زور زبردستی نہیں کر سکتے ہیں بچوں کے ساتھ زندگی انہوں نے
گزارنی ہے تو کیا کرنا ہے اور کیا نہیں اس کا فیصلہ بھی انہیں ہی
کرنا پڑے گا۔۔

فیروز صاحب سلطانہ بیگم کو غصے میں دیکھتے ہوئے کہتے ہیں
کیونکہ انہیں سلطانہ بیگم کا روحی پر زبردستی کرنا نا پہلے
پسند تھا اور نا ہی اب پسند ہے۔۔

فیروز صاحب کے لیے روحی سے بڑھ کر اور کچھ بھی نہیں ہے وہ ہر
فیصلہ میں ہمیشہ روحی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔
چاہے وہ کوئی بے وقوفی ہی کیوں نا کر رہی ہو روحی بچے بابا ہمیشہ
اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔۔

اور ابھی بھی وہ اپنی بیٹی کے لیے اپنے بھائی اور اپنے سب سے
اچھے دوست کو ناراض کرنے سے بھی ہچکچا رہے تھے۔۔

فیروز روحی ہمیں بھی بہت عزیز ہے لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب
نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے لیے کیے ہوئے فیصلوں میں درست
ثابت ہو۔۔

حمدان صاحب فیروز کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

بدر بار بار اپنے فون کی طرف دیکھے جا رہا تھا اسے ان سب واقع
کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔

روحی کی اور بدر کی خوشی ہمیں بھی زیادہ عزیز ہے فیروز بھائی

بھائی لیکن ہم لوگ ان کے لیے کچھ برا تھوڑی نا سوچے گے

بچے ہیں ہمارے۔۔۔

ہیرا بیگم بھی فیروز صاحب کی طرف رخ موڑے ہوئے کہتی ہے۔

لیکن حمدان۔۔؟؟ لیکن ویکن کچھ نہیں چاچو جو فیصلہ ہونا تھا

وہ ہو گیا ہے بدر اور روحی کی شادی کا فیصلہ ہو چکا ہے

اور جو فیصلہ ہو گیا ہے وہ ہی ہو گا۔۔

سیل فیروز جہان کی بات کاٹتے ہوئے ان کی طرف قدم بڑھائے

سائیڈ ٹیبل پر پڑے ہوئے بانی کے جگ میں سے اپنے

لیے پانی کا آدھا گلاس بھر کر منہ سے لگاتے ہوئے خود بیچ میں بول

پڑتا ہے۔۔۔

ٹھیک کہہ رہے ہو باسیل اس حویلی میں جو فیصلہ ہو

جاتا ہے ہر کوئی ہمیشہ اس پر ہی قائم رہتا ہے لیکن میری بیٹی

کی زندگی کا فیصلہ میں کسی کو بھی کرنے کی اجازت نہیں

دے سکتا اگر وہ خود اس کی اجازت نا دے۔۔

یروز صاحب دو ٹوک لہجے میں باسیل کی طرف دیکھتے کہتے ہیں

اور کہہ کر سیدھا اوپر کی جانب بڑھنے لگتے ہیں اور اپنے

کمرے میں چلے جاتے ہیں۔

جا تو وہ روحی کے کمرے میں رہے تھے لیکن اس وقت وہ نہیں

جاتے ہیں اور اپنے کمرے میں داخل ہو جاتے ہیں۔

بدر بھی جس کا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا فون پر ایک میسج
آتے ہی وہ بھی جلدی سے باہر کی طرف بھگتا ہوا جاتا ہے
اور اپنے کمرے میں لا جاتا ہے۔
باسیل کے فون پر بھی کال آجاتی ہے وہ بھی اپنے کمرے کی
جانب بڑھنے لگتا ہے۔
حمدان صاحب اور ہیرا بیغم کچھ دیر سلطانہ بیغم کے ساتھ بیٹھ
کر بات کرتے ہیں اور پھر وہ بھی چلے جاتے ہیں۔۔
روحی بھی اب رو کر سو گئی تھی اب اسے گانوں کی بھی
ضرورت نہیں پڑی تھی رونے کے لیے
آنسوؤں خود بخود بہنے لگ گئے تھے۔۔

.....

سج ہو چکی تھی باسیل حمدان صاحب کے ساتھ گاؤں کی پنچائت
میں گئے ہوئے تھے۔
بدر اور ہیرا بیغم اپنے والے ایریا میں ناشتہ کر رہے تھے۔
ر دوسری طرف سلطانہ بیغم اور فیروز صاحب سلطانہ بیغم
آج خود ناشتہ بناتی ہیں کیونکہ نورین کی آج مہندی تھی
اس لیے وہ دونوں کان پر نہیں آئے تھے۔۔۔
روحی جلدی ہی اٹھ کر خود ہی ڈرائیور کے ساتھ بدر کے
یہ ہی یونیورسٹی چلی جاتی ہے اور بدر بعد میں اکیلا جاتا ہے۔۔

کل رات کے ہوئے واقع کے بعد فیروز صاحب اور سلطانہ بیغم کوئی بار نہیں کرتے ہیں آپس میں فیروز صاحب بھی پولیس اسٹیشن کے لیے نکل پڑتے ہیں۔

پورا دن ایسے ہی گزر جاتا ہے ہیرا بیغم اور سلطانہ بیغم آپس میں اپنے اپنے دل بہلانے کے لیے زبردستی کی باتیں کرتی رہتی ہیں۔۔

روحی رات کو مہرین کے ساتھ واپس آتی ہے مہرین اور روحی کی نورین کی مہندی میں جانے کی پوری تیاری تھی۔

تیار تو سب گھر والے ہی تھے اور سب تیار ہو بھی چکے تھے۔۔

ی آتے ہی سب کو سلام کیے بنا مسکرائے سیدھا اپنے کمرے میں جاتی ہے اور مہندی میں جانے کے لیے تیاری شروع کرتی ہے۔۔

دوسری طرف باسیل کے علاوہ بھی سب تیار ہو چکے تھے وہ لیپ ٹاپ پر اپنے کام میں مصروف ہوا پڑا تھا اسے وقت کا دھیان ہی نہیں تھا۔

مہندی کے فنکشن میں جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن پنچائیت میں نورین کے والد سے ملاقات پر انہوں نے آنے کے لیے زبردستی کی تھی اس لیے مجبوراً باسیل کو جانا پڑ رہا تھا۔۔

سب لوگ اپنی اپنی گاڑیوں میں جا چکے تھے حمدان صاحب اور ہیرا بیگم۔

فیروز صاحب اور سلطانہ بیگم

بدر اور مہرین مہرین ضد کر کے بدر کے ساتھ جاتی ہے۔

روحی اور بدر کی آپس میں سارا دن کوئی بات نہیں ہوئی تھی وہ

پورا دن بدر سے ناراض رہی بدر نے بات کرنے

کی کوشش بھی کی تھی لیکن روحی نے کوئی بات نہیں کی

روحی اپنے کمرے میں تیار ہی ہو رہی تھی

نیوی بلیو کلر کی لونگ فراک پیروں تک پہنی ہوئی تھی پھر

تک اس کے نظر نہیں آ رہے تھے۔

چہرے پر سوفٹ سا گولڈن میک آپ کیے آنکھوں کو وہ ہمیشہ

کاجل کے بغیر رکھتی تھی پر آج اس نے اپنی گرین آنکھوں میں

ہلکی سی کاجل کی لائن لگائی تھی جو اس کی آنکھوں کی

خوبصورتی کو مزید چار چاند لگا رہی تھی۔۔

ہونٹوں پر میٹ ہلکی سے لائٹ کلر کی لال رنگ کی سرخی لگائی تھی

گالوں کو پنک کلر کے بلش اور ہائلائیٹر سے اور مزید

چہرے کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہی تھی کانوں میں بڑے بڑے

جھمکے پہنے ہوئے تھے گلے میں ایک باریک سی سونے کی چین

جس پر اردو میں روح لکھا ہوا تھا وہ پہنے ہوئے ہاتھوں

میں ایک ہاتھ میں سمپل سی رنگ پہن کر اور دوسرے ہاتھ میں

ایک بڑی سی گولڈن کلر کے شیشے والی انگوٹھی پہن کر وہ آج اپنی

خوبصورتی کو چار چاند لگا رہی تھی۔۔

اپنے ماتھے پر ماتھا ٹیکا سجائے ہوئے لمبے پوری کمر تک کے بالوں کو
ہلکا سا کلز کیے ہوئے وہ مکمل طور پر تیار ہو چکی تھی۔
بس پیروں میں ہیلز پہننا باقی تھی گورے پیروں میں
گولڈن کلر کی ہائے ہیلز پہنے ہوئے آخر میں اپنے دونوں کندھوں
پر دوپٹہ سیٹ کیے وہ اپنے ہاتھ میں موبائل پکڑے ہوئے
کمرے سے باہر نکلتی ہے۔۔
باسیل بھی سفید رنگ کے کارٹن کے قمیز شلوار پہنے ہوئے
اوپر ڈارک براؤن کلر کا جیکٹ پہن کر الٹے ہاتھ میں گھڑی پہنے ہوئے
وہ بھی گھر سے باہر نکل رہا تھا۔۔
باسیل کی نظریں بھی مسلسل اپنے فون پر ٹیکی ہوئی تھی
اور دوسری طرف روحی بھی مہرین کو ادھر ادھر دیکھتے ہوئے
اسے فون ملا رہی تھی۔۔
آج پورا دن گزر چکا تھا کہ کسی نے بھی روحی کی آواز
سنی تھی دیری کی وجہ سے انہیں وقت ہر جانا پڑا ورنہ روحی کو
وہ ساتھ لے کر جاتے۔۔
مہرین کی بچی کہاں ہے تو ہر طرف ڈھونڈ لیا ہے میں نے تجھے
مجھے چھوڑ کر چلی گئی نا تو بس ٹھیک ہے اب وہی سے
جہنم بھی چلی جانا۔۔
روحی اسے واٹس اپ پر وائس میسج کرتے ہوئے موبائل پر
ہی نظریں گاڑھے ہوئے وہ گھر سے باہر نکلتی ہے

اور سیدھا جا کر باسیل کی کمر سے جا ٹکراتی ہے جیسے ہی روحی
سر اٹھ آکر باسیل کو دیکھتی ہے تو اپنی
فراک میں اٹک کر زمین پر سر کے بل گرنے لگتی ہے پر باسیل
جلد ہی روحی کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے گرنے سے
بچا لیتا ہے اور اسے زور سے اپنی طرف کھینچتا ہے روحی
سیدھا جا کر باسیل کے سینے سے جا لگتی ہے۔۔
باسیل کا ہاتھ روحی کی کمر پر ہی ہوتا ہے روحی جیسے ہی سر اٹھا
کر باسیل کی آنکھوں میں دیکھتی ہے اپنے آپ کو اس سے دور
کرنا بھول جاتی ہے اور وہ بھی باسیل کی آنکھوں میں
دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔
باسیل بھی روحی کی گرین آنکھوں میں کاجل دیکھ کر روحی کے ماتھے
پر سجا ہوا ماتھا ٹیکا دیکھ کر باسیل کچھ پل کے لیے
ساکت ہو جاتا ہے۔
انکل اگر تاڑنا ہو گیا ہو تو چھوڑیں ہمیں۔۔روحی باسیل کی
آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
روحی کی بات پر باسیل دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ روحی کو
چھوڑ دیتا ہے اور دور ہو کر اپنے کپڑے ٹھیک کرنے لگا جاتا ہے۔
روحی بھی باسیل کی طرف دیکھ کر ایک لمبی گہری سانس
لیتی ہے اور ڈرائیور کو دیکھنے لگ جاتی ہے۔

گھر میں نا ہی کوئی گاڑی تھی اب اور نا ہی کوئی ڈرائیور

ساری گاڑیاں کہاں گئی وہ امی اور بابا کی دوسری والی گاڑی

امی اور بابا تو بلیک والی گاڑی میں گئے ہیں نا۔۔

روحی تھوڑا آگے بڑھ کر روحی جیسے ہی آگے بڑھتی ہے اس کا کندھا سے

دوپٹہ اتر جاتا ہے روحی بے دھیانی میں ایسے ہی گاڑ سے پوچھ ہی

رہی تھی کہ باسیل زور سے اس کا بازوؤں پکڑ کر اسے اپنی

طرف کھینچ کر گاڑی سے پن کر دیتا ہے۔

اوووو۔۔۔روحی حیران کن نظروں سے باسیل کو دیکھنے لگ جاتی ہے

یہ دوپٹہ پہننے کے لیے ہوتا ہے گلے میں لٹکانے کے لیے نہیں۔۔

باسیل زمین پر لگتے ہوئے دوپٹہ کو ہاتھ میں پکڑے ہوئے کہتا ہے

میرا دوپٹہ میری مرضی ہر چیز آپ سے حساب سے نہیں

ہو سکتی ہے۔۔

میرا جیسے دل چاہے گا میں ویسے ہی ایسے لونگی آپ کون

ہوتے ہیں مجھ پر حکمرانی کرنے والے

روحی باسیل کے ہاتھ سے دوپٹہ کھینچتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر

دوبارہ گارڈ کی طرف

بڑھنے لگتی ہے وہ گاڑی کو کراس کر کے گارڈ کی طرف بڑھ پاتی

اس سے پہلے ہی باسیل نے اسے کلائی سے پکڑ کر

اپنی گاڑی میں بیٹھا دیا۔۔

انکل۔۔۔؟؟ روحی غصے میں کہتی ہے۔

باسیل گاڑیوں کو باہر سے لوک کیے خود دوسری طرف سے آکر گاڑی میں سوار ہو جاتا ہے۔۔

جو کرنا ہے وہ میرے سامنے کرو کسی اور غیر مرد کے سامنے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

باسیل گاڑی میں سوار ہو کر زور سے دروازے کو بند کرتے ہوئے کہتا ہے

کسی مطلب ہے کیا میں شوق سے بغیر دوپٹہ کے مردوں کے سامنے جاتی ہوں۔۔؟؟

روحی کا پارہ مکمل طور پر چڑھ چکا تھا اسے پہلے ہی باسیل پر غصہ آیا ہوا تھا اور اب مزید یہ سب اسے اور غصے میں پاگل کر رہا ہے۔

سیٹ بیلٹ لگاؤں۔؟؟ باسیل روحی کی بات کا جواب دیے بغیر دوٹوک لہجے میں کہتا ہے۔

مجھے آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا ہے دروازہ کھولیں گاڑی کا

روحی بھی غصے میں کہتی ہے۔۔

گاڑی کا دروازہ نہیں کھولے گا چپ چاپ بیٹھی رہو باسیل اپنی سیٹ بیلٹ لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

میں نہیں لگاؤں گی میں نے کہا نا نہیں جانا ہے کہیں بھی۔۔۔

روحی کہہ ہی رہی تھی کہ اچانک سے باسیل اس کے

سامنے بلکل روحی کے چہرہ کے قریب آجاتا ہے

روحی فوراً سے ہی اپنی پلکیں جھکالتی ہے اور اپنے ہاتھوں میں

اپنے فراک کو زور سے پکڑ لیتی ہے۔۔

باسیل جھٹکے سے اپنی سیٹ بیلٹ کو کھول کر روحی کی طرف بڑھتا

ہے جیسے ہی اس کے سامنے جاتا ہے۔

روحی کی جھکی ہوئی پلکوں کو دیکھ کر وہ دو پل کے لیے اس کا

چہرہ اور چہرے پر سجا ہوا ماتھا ٹیکا دیکھ کر وہ مسکرا دیتا ہے۔۔

روحی کی سانسیں خشک ہو رہی تھی باسیل کو اتنا قریب دیکھ

کر اس سے نظریں اٹھا کر دیکھا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔

لیکن باسیل کو دور کرنے کے لیے وہ جیسے ہی اپنی پلکیں اٹھاتی ہے تو

کچھ بھی کہنے سے پہلے وہ بھی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے یک دم

خاموش ہو جاتی ہے اور بس آنکھوں میں دیکھے جا رہی تھی۔

پر جلد ہی اپنے ہاتھ پر خود ہی چوٹی کاٹتی ہوئی خود کو ہوش میں

واپس لاتی ہے۔۔

باسیل بھی خود کو کمپوز کیے جلد ہی روحی کے آگے سے دور

ہو جاتا ہے اور اپنی سیٹ پر بیٹھ کر اس کی سیٹ بیلٹ کو

لگاتا ہے اور گاڑی کی کھڑکی کھول کر ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے

گاڑی کو اسٹارٹ کرتا ہے۔۔

Dastane Rooh E Basil 🤍

Episode No 08

By Saleha Iqbal ... 🦋

روحی رات کے 10 بجے صوفے پر اپنا لال ناک اور سوتا ہوا ماتھا
بینھی ہوئی تھی چاروں طرف اس کے گھر والے سبھی جما ہ
ہوئے تھے سوائے باسیل کے وہ نیچے نہیں تھا وہ اپنے کمرے میں
ہی چائے کی چسکیوں کے ساتھ اپنے کام میں مصروف تھا۔۔

روحی کا ماتھے اور ناک لال سرخ ہوئے پڑے تھے

سیدھا دیوار میں جا کر جو بجی تھی۔۔

سلطانہ بیغم روحی کے ماتھے کی سیکائے کر رہی تھی کیونکہ ہلکی

ہلکہ ہلکی سوجن ہو رہی تھی۔

روحی رو بھی رہی تھی اور غصے میں بدر کو گھور بھی

رہی تھی بدر کو ہنستے ہوئے دیکھ کر وہ مزید زور شور سے رونا

شروع کر دیتی ہے۔۔

باسیل بھی بلیک کلر کے ٹراؤزر شرٹ پہنے ہوئے ہاتھ میں کھالی

پانی کی بوتل پکڑے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے اتر

رہا تھا ماتھے پر بال بکھرے ہوئے تھے روحی کے رونے کی آواز

پورے حویلی میں سنائی دے رہی تھی۔

روحی رونا تو بند کرو لڑکی ٹھیک ہو جائے گا یہ

سلطانہ بیغم روحی کے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

ی یہ تو ٹھیک ہو جائے گا پر وہ میری تصویریں بنا کر ہنس رہا ہے مجھ پر۔۔

روحی اور زور سے روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

بدر۔۔۔ حمدان صاحب بدر کے نام پر زور دیتے ہوئے کہتے ہیں

تو وہ جلدی سے اپنا موبائل جیب میں ڈال دیتا ہے۔

باسیل بھی آتا ہے اور سیدھا کچن سے اپنے لیے پانی کی دوسری

لیے بدر کو اشارہ کر کے بلاتے ہوئے اوپر واپس بلا جاتا ہے۔

روحی باسیل کی طرف دیکھ کر مزید زور سے روتی ہے تو باسیل کے

قدم پل کے لیے ٹھہر جاتے ہیں پر وہ پھر بھی نہیں پلٹتا ہے

اور اوپر کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

5 منٹ میں کپڑے بدلو اور چھت پر پہنچو۔۔۔

باسیل حکمانہ انداز میں کہتا ہے اور اپنے ہاتھ میں بوتل پکڑے

ہوئے بہت کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

بدر بھی باسیل کی بات مان کر جلدی سے کمرے میں جاتا

ہے اور خود بھی ایک نیوی بلیو کلر کا ٹراؤزر شرٹ پہن کر نیتے

ہوئے بہت پر بلا جاتا ہے۔۔

چھت پر باسیل باکسنگ بیگ پر زور زور سے باکسنگ کر رہا تھا

بدر اسے دیکھ کر باسیل کی ویڈیو بنانے لگ جاتا ہے۔

روحی رونا تو بند کرو لڑکی ٹھیک ہو جائے گا یہ

سلطان بینم روحی کے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

ں یہ تو ٹھیک ہو جائے گا پر وہ میری تصویریں بنا کر ہنس رہا ہے مجھ پر۔۔

روحی اور زور سے روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

بدر۔۔۔ حمدان صاحب بدر کے نام پر زور دیتے ہوئے کہتے ہیں

تو وہ جلدی سے اپنا موبائل جیب میں ڈال دیتا ہے۔

باسیل بھی آتا ہے اور سیدھا کچن سے اپنے لیے پانی کی دوسری

لیے بدر کو اشارہ کر کے بلاتے ہوئے اوپر واپس بلا جاتا ہے۔

روحی باسیل کی طرف دیکھ کر مزید زور سے روتی ہے تو باسیل کے

قدم پل کے لیے ٹھہر جاتے ہیں پر وہ پھر بھی نہیں پلٹتا ہے

اور اوپر کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

5 منٹ میں کپڑے بدلو اور چھت پر پہنچو۔۔۔

باسیل حکمانہ انداز میں کہتا ہے اور اپنے ہاتھ میں بوتل پکڑے

ہوئے چھت کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

بدر بھی باسیل کی بات مان کر جلدی سے کمرے میں جاتا

ہے اور خود بھی ایک نیوی بلیو کلر کا ٹراؤزر شرٹ پہن کر نیچے

ہوئے چھت پر بلا جاتا ہے۔۔

چھت پر باسیل باکسنگ بیگ پر زور زور سے باکسنگ کر رہا تھا

بدر اسے دیکھ کر باسیل کی ویڈیو بنانے لگ جاتا ہے۔

بدر کے ہاتھ میں موبائل دیکھ کر باسیل اپنے ہاتھ سے ایک گلوز اتارتا ہے اور بدر کی طرف باکسنگ گلوز ٹیبل سے اٹھ آکر پھینکتا ہے

بدر فون کو بند کر کے ٹیبل پر رکھتا

اور جوش و خروش سے گلوز پہننے لگ جاتا ہے۔۔

باسیل باکسنگ بیگ کو چھوڑ کر بدر کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

بدر بھی باکسنگ کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔۔

باسیل اسے مارنے کا اشارہ کرتا ہے بدر مارنے ہی لگتا ہے اس سے پہلے

باسیل ایک زور سے پنچ بدر کے منہ پر دے مارتا ہے۔

بدر سیدھا زمین بوس ہو جاتا ہے۔

اٹھو۔۔باسیل کولڈ فیس کے ساتھ سخت لہجے میں کہتا ہے

بدر اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

باسیل بھی ایک اور مکہ بدر کے مارنے سے پہلے ہی اب کی بار پہلے اس کے پیٹ میں پھر اس کے منہ پر دے مارتا ہے بدر ایک بار پھر سے

زمین بوس ہو جاتا ہے۔۔

بھائی۔۔بدر غصے میں زمین بوس ہوئے باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے

باسیل اس کے منہ سے خون نکلتا دیکھ کر

سامنے پڑے ہوئے ٹیبل پر جا بیٹھتا ہے بلکل بدر کے سامنے

اور اپنے گلوز اتارنے لگ جاتا ہے۔۔

غصہ آرہا ہے۔۔؟؟باسیل پر سکون لہجے میں پوچھتا ہے۔

یہ غصہ تمہیں تب آنا چاہیے تھا جب تمہارے گھر کی لڑکی کی

کو کوئی غیر مرد دیکھ رہا تھا۔۔

باسیل کی نظر اپنے ہاتھ پر آئے ہوئے پسینہ پر تھی

بھائی روحی کی وجہ سے مجھے مار رہے ہیں وہ ایسی ہی ہے وہ پورے

گاؤں میں ایسے ہی پھیرتی ہے۔

اسے دیکھنے کی ہمت کسی میں بھی نہیں ہے

بدر اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

پر آج یہ ہمت سب کر رہے تھے مجھے تو یہ ہی نظر آرہا تھا

باسیل کھڑا ہو کر بدر کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے اسے اٹھانے کے

لیے۔۔

بدر بھی باسیل کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھنے کی کوشش کرتا ہے

اور اٹھ کر اس۔ کے سامنے اکھڑا ہوتا ہے۔

ندہ یہ نہیں ہونا چاہیے مجھے برداشت نہیں ہے کہ میرے گھر

کی کسی کی عورت پر کسی بھی غیر مرد کی نظر پڑے

باسیل بدر کے ہاتھ سے گلوز اتارتے ہوئے دو ٹوک لہجے میں کہتا ہے۔

تو آنکھوں پر پٹی باندھے کی ضرورت آپ کو ہے اس

کے لیے کسی پر ہاتھ اٹھانے کی ضرورت نہیں تھی۔۔

روحی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے تلخ لہجے میں کہتی ہے۔۔

روحی کی بات پر باسیل فوراً پلٹ کر اس کی طرف دیکھتا ہے

بدر اپنے منہ سے نکلتے ہوئے خون کو صاف کرتے ہوئے روحی کو

دیکھنے لگ جاتا ہے۔

روحی کچھ۔ مت بول چپ ہو جا۔ بدر دو ٹوک لہجے میں کہتا ہوں

اگر آپ کو اتنا ہی مسئلہ ہے میرے دوپٹہ سے تو بہتر ہوگا

آپ کے کیے مجھے دیکھنا چھوڑ دیں کیونکہ اپنے آپ کو میں

ہرگز کسی کے لیے نہیں بدلو گی۔۔

روحی باسیل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اس کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی بس ہریار خاموش ہو جا۔۔۔ بدر روحی کا بازو

پکڑ کر اسے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔۔

باسیل اپنے ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے مسلسل روحی کی آنکھوں میں

دیکھتا ہے۔۔

آپ کی نظر میں باکردار اور اچھی لڑکی میں نہیں ہوں یہ بات تو

مجھے سمجھ آچکی ہے باسیل صاحب لیکن میں گندی لڑکیوں

میں سے بھی نہیں ہوں۔۔

روحی بدر کو ہٹاتے ہوئے باسیل کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔۔

میں نے تمہیں ایسا کچھ نہیں کہا ہے روحی غلط الفاظ مت استعمال

کروں۔۔

باسیل بھی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے بولا

۔۔ میں وہ ہی کہہ رہی ہو جو آپ کہہ رہے ہیں آپ کھلے الفاظ میں

نہیں کہہ سکتے ہیں اس لیے میں خود کہہ رہی ہوں۔

روحی بھی باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے تلخ لہجے میں کہتی ہے۔

روح۔۔۔باسیل اس کے نام پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

یل میں نے پردے میں رہ کر دیکھا ہے یہ لوگ پردے میں ر

والی لڑکیوں کو زیادہ گندی نظروں سے دیکھتے ہیں

اور ایک باکردار پاک صاف لڑکی کو بھی دیکھا ہے میں نے

اپنے آپ کو ہمیشہ چھپا کر رکھتی تھی وہ اسے بھی ان لوگوں

نے اب کہیں واقع میں منہ دیکھانے کے قابل نہیں چھوڑا

روحی کے لہجے میں ہلکی سی نمی آنے لگ گئی تھی۔

باسیل اور بدر ایک دم خاموشی سے اس کی باتیں سن

رہے تھے۔۔

آگر آپ کو میرا اس طرح رہنا نہیں پسند نا تو قسم کھا کر

میں گھنٹہ فرق نہیں پڑتا ہے اس بات کا

آپ کی خواہش کے مطابق میں چلنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

ویسے بھی مجھے میرے بابا نے باہمت لڑکی بنایا ہے انہوں نے مجھے

کسی سے ڈرنا نہیں سیکھایا ہے۔

تو نا تو میں کسی سے بھی ڈرتی ہوں اور نا ہی ڈرو گی

چاہیں وہ آپ ہوں یا پھر کوئی اور غیر مرد روحی کسی سے بھی

نہیں ڈرتی ہے۔۔

آپ کو جو کہنا بہت وہ میرے منہ پر کہیں میری وجہ سے بد

پر ہاتھ اٹھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

روحی بدر کے منہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اور ساتھ ہی ساتھ بدر اور میری شادی کروانا کا ایک چھوٹا سا

خواب آپ نے دیکھا ہے نا اسے ابھی سے ہی توڑ دیں

کیونکہ آپ کی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے میں نہیں آئی ہوں

اس دُنیا میں۔۔۔

روحی واپس باسیل کی طرف قدم بڑھا کر مسکراتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

مجھے اپنی خواہشات پوری کرنی آر کروانی اچھے سے

آتی ہیں روحی۔۔۔باسیل بھی روحی کی طرف قدم بڑھاتا

ہوا سر جھکائے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

اور مجھے لوگوں کی مجھ سے منسلک امیدیں اور خواہشات

کو توڑنا اچھے سے آتا ہے۔۔

روحی بھی مسکراتے ہوئے برابر جواب دے رہی تھی۔

بدر اور میری شادی کسی حال میں نہیں ہو گی

میں کرواں گا میں ہر حال میں اب کرواں گا۔۔

باسیل روحی کی بات کاٹ کر خود بیچ میں بول پڑتا ہے۔

سیں نہیں کروں گی۔۔ روحی بھی فوراً اس کی بات کا جواب دیتی ہے۔

چیلنج کر رہی ہو تم مجھے۔۔؟؟ باسیل اور روحی

ب دونوں ہی ایک دوسرے کو کاٹ کھانے کی نظروں سے دیکھ

رہے تھے۔۔

اب تو کر دیا۔۔!!! روحی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔

نا ہی میں اپنا رہن سہن بدلوں گی اور نا ہی میری اور بدر کی

شادی ہو گی کیونکہ ایسا ہم دونوں ہی نہیں چاہتے ہیں۔

بدر اور میں بچپن کے دوست تھے اور ہم ہمیشہ اچھے دوست

ہی رہیں گے۔۔

روحی بدر کے پاس جا کر اس کی بازوؤں میں ہاتھ ڈال کر

باسیل کے غصے سے لال ہوتی ہوئی گردن اور کانوں کی طرف دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

نکل میں جانتی ہوں آپ کو مجھ پر اس وقت بہت زیادہ غصہ

آرہا ہے۔۔ لیکن سچ کہوں نا مجھے زارا فرق نہیں پڑتا آپ کے غصے سے

لیکن ابھی آپ کو ایک دھماکہ دار ہمارے چیلنج کا ٹریلر دیکھاتی ہوں۔

روحی کہتی ہے اور بدر کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ سیدھا

پس نیچے حال میں لے جاتی ہے جہاں ابھی تک سب لوگ

بیٹھے ہوئے تھے۔

امی بابا تایا ابو تائی امی ہمیں کچھ کہنا ہے آپ لوگوں سے

روحی بدر کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے پر سکون لہجے میں کہتی ہے۔۔

کیا کہنا ہے۔۔؟؟ سلطانہ بیگم کہتی ہیں

امی ایک سیکنڈ روکیں نا پہلے انکل کو آنے دیں۔۔۔

روحی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی کوئی بھانجی مت مارنا میں تیرا قتل کر دوں گا

بدر سرگوشی نما انداز میں کہتا ہے۔۔

چپ کر جا خود کو۔اور تجھے اس مصیبت سے نکلنے کے لیے

اور اس فنے خان کا گھمنڈ توڑنے کے لیے یہ ضروری ہے۔۔

روحی سیڑھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل چھت سے واپس نیچے آگیا تھا۔۔

اووو۔۔انکل آگئے۔۔روحی کہہ کر واپس بڑوں کے سامنے پلٹتی ہے

امی بابا میں نے اور بدر کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے

ہم دونوں کو ہی شادی سے کوئی اعتراض نہیں ہے

روحی کی بات پر باسیل کے بڑھتے ہوئے قدم وہی رک جاتے ہیں

بدر بھی اپنی سانس روکے ہوئے روحی کو دیکھنے لگ جاتا ہے۔

روحی کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اور اسے دیکھ کر اور اس کی بات سن کر سب لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹ چھا جاتی ہے

سوائے بدر اور باسیل کے

روحی گردن موڑ کر پہلے بدر کو اور باسیل کی طرف دیکھتی ہے۔اور ہنستے ہوئے اپنے کندھے اچکا دیتی ہے باسیل روحی کو بے حد حیرانگی سے اسے کی طرف ہی دیکھے جا رہا تھا۔۔

یہ ہوئی نا بات میری گڑیا کی۔۔ سلطانہ بیگم روحی کی طرف بڑھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے اور آکر اس کا ماتھا چوم لیتی ہے۔

سب لوگ روحی اور بدر کو گلے سے لگائے ہوئے

اُنہیں پیار کرنے لگ جاتے ہیں۔۔

باسیل بھی سیڑھیوں سے نیچے اتر کر بدر اور روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔

مبارکباد نہیں دیں گے کیا مجھے انکل۔؟؟آپ ہی کی وجہ سے یہ سب ممکن ہوا ہے مبارک ہو آپ کو بھی۔۔

روحی اور باسیل کی نظریں ایک دوسرے پر ہی جمی ہوئی تھی دونوں پلکیں جھکانے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔

دونوں کے بیچ میں کھڑا ہوا بیچارہ بدر اپنے آپ کو اس وقت ذبح ہوتے ہوئے محسوس کر رہا تھا۔۔

Dastane Rooh E Basil ♥

Episode No 09

By Saleha Iqbal ...🦋

روحی رات کو حویلی میں بمب پھوڑ کر صبح صبح حویلی سے یونیورسٹی
لیے نکل جاتی ہے کیونکہ بدر ہوا اس کے ساتھ کریں گا وہ ناقابل برداشت
ہوگا اس لیے وہ پکے ہی اپنی جان بچا کر
حویلی سے باہر بھاگ جاتی ہے۔۔
یونیورسٹی میں اکیلی صبح کے 7 بجے وہ گراؤنڈ میں
اکیلی فوٹ بال کھیل رہی تھی۔
دماغ میں اس کے باسیل کی باتیں چل رہی تھی۔
جن سے وہ آزاد ہونا چاہتی تھی پر وہ ہو نہیں پارہ تھی۔۔
روحی بال کو باسکٹ میں اچھالتی ہے کہ پیچھے ایک زور
دار چیز کے زمین پر گرنے کی آواز آتی ہے
روحی جیسے ہی پلٹ کر دیکھتی ہے تو بدر بیگ زمین پر پھینکے
ہوئے ہاتھ میں لکڑی پکڑے ہوئے روحی کی طرف
بڑھ رہا تھا۔۔
اووو۔۔روحی اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر گراؤنڈ میں دوڑ لگاتی
ہے بدر کے ہاتھ لگنے سے پہلے ہی وہ بھاگ جاتی ہے۔۔

روحی کی بچی شرافت سے مر ادھر۔۔۔ بدر ہانپتے ہوئے

گہری گہری سانسیں لیتے ہوئے غصے میں کہتا ہے۔

روحی گراؤنڈ میں ایک سائیڈ پر لگے ہوئے جھولے کے پیچھے

جا کھڑی ہوتی ہے خود کو بدر سے بچانے کے لیے۔۔

روحی کو سانس چڑھ گئی تھی وہ بھی تھک گئی تھی اب مزید بھاگنے

کی ہمت اس میں بھی نہیں تھی۔۔

بدر لکڑی نیچے پھینک پہلے میری بات سن پھر غصہ کرنا

روحی اپنی کمر پر دونوں ہاتھ رکھ

گہری سانسیں لیتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر زمین پر گر جاتی ہے۔

بدر بھی لکڑی پھینک کر زمین پر روحی سے

تھوڑے سے فاصلے پر آکر لیٹ جاتا ہے۔۔

دیکھ میں جانتا ہوں کہ میں ہینڈسم ہوں کسی بھی لڑکی کا

پہلی نظر میں مجھ پر دل آجاتا ہے۔

لیکن اگر تجھے مجھ سے پیار ہو گیا تھا تو پہلے مجھے بتانا

چاہیے تھا نا کہ سرِ عام سب کے سامنے میرا ہاتھ پکڑ کر شادی

کا بولنا چاہیے تھا۔۔

اوو بندر زیادہ اوپر چڑھنے کی ضرورت نہیں ہے پیار۔۔

روحی کہتے ہوئے ہنس پڑتی ہے اور اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔

کوئی پیار ویار نہیں کرتی ہوں میں تجھ سے ہاں وہ والا
نہیں کرتی لیکن ایک بہن بھائی والا ضرور کرتی ہوں تجھ سے پیار
میں۔۔
ہم دونوں کی دوستی ہماری لڑائیاں جھگڑے ایک دوسرے کو
ی دینا مجھے یہ سب کچھ کرنا بہت اچھا لگتا ہے تیرے ساتھ
بچپن کا میرا ساتھی میرا بہترین دوست
میرے ہر اچھے بڑے کام میں میرا ساتھ دینا والا کبھی جج نا کرنے
والا اور باہر کی دنیا میں میرا بوڈی گارڈ بن کر مجھے
سب سے دور محفوظ رکھنا والا میرا بہترین دوست ہے تو بدر
روحی کی باتوں پر بھی بدر اٹھ کر روحی کی کمر سے پیٹھ لگائے
ہوئے بیٹھ جاتا ہے۔۔
میں ہماری اس دوستی کو ہمیشہ نا ایسے ہی برقرار رکھنا چاہتی
ہوں بدر کسی اور رشتے کی وجہ سے میں اپنی زندگی
کا سب سے خوبصورت رشتہ نہیں کھونا چاہتی ہوں۔
روحی ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔
نہیں چاہیے تجھ سے جتنا مرضی لڑلوں جتنا مرضی ہم دونوں ایک
دوسرے کے بال نوچنے میں جانتی ہوں تو مجھے کبھی چھوڑ
کر نہیں جائے گا اور ہمیشہ میرا ساتھ دے گا۔

بڑوں نے کیا ہے فیصلہ یقیناً انہوں نے کچھ اچھا سوچ کر ہی

کیا ہوگا لیکن ان کا تو وہ صرف فیصلہ ہوتا ہے

آگے کی زندگی ان کے فیصلے کے مطابق نہیں چل سکتی ہے

وہ تب ہی اچھی گزر سکتی ہے جب وہ دو لوگ دل سے اس رشتے

میں بندھنے کے لیے خود تیار ہوں انہیں زبردستی

اچانک سے ایک اچھے اور خوبصورت سے رشتے سے نکال کر

ایک نئے رشتے میں باندھنا یہ کہاں کی سمجھداری ہے۔۔

صحیح کہہ رہی ہے۔۔

بدر روحی کی بات مکمل ہوتے ہی بول پڑتا ہے۔

ہمارا رشتہ پہلے ہی جڑ چکا ہے دوستی کا لڑائی کا

دوسرے کو پیٹنے کا اور روٹھ جانے پر منانے کا ہمارے درمیان

اب کسی اور رشتے کی کیا چیز کی گنجائش نہیں ہے اسے

مضبوط کرنے کے لیے نا جانے کیوں یہ بات گھر والے

سمجھ نہیں رہے ہیں۔۔

بدر کہتے کہتے اپنا سر جھکا لیتا ہے۔۔

وہ ابھی نہیں مان رہے ہیں لیکن وہ ایک دن یہ بات ضرور

نے گے یہ روحی اور بدر بہترین دوست ہیں دنیا کے سب سے اچھے

کزن ہیں لیکن اس سے بڑھ کر روحی اور بدر کچھ اور نہیں ہو سکتے ہیں۔

روحی اپنی محنت کی داستان خود لکھے گی کسی کے

فیصلے سے وہ خود کو برباد نہیں کرے گی اور نا ہی اپنے دوست کو

تو اور میں کبھی ایک نہیں ہو سکتے ہیں۔

روحی بدر کے پاس واپس زمین پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

جانتا ہے کیوں۔۔؟؟ کیونکہ تو مجھ سے بہتر لڑکی ڈیزرو کرتا ہے

چل خیر کوئی بات بات نہیں بعزاتی اور روحی ویسے بھی ہمیشہ
ایک ساتھ ساتھ رہتے ہیں کیا فرق پڑ جائے گا اگر تھوڑی
اور ہو جائے گی تو۔۔۔
بدر روحی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے
ویری فنی۔۔روحی منہ چڑھا کر کہتی ہے۔
بتا اب کرنا کیا ہے۔؟بدر ہنستے ہوئے ایکسائٹمنٹ سے پوچھتا
ہے۔۔
کچھ نہیں بس کتے کی لڑنا ہے گاؤں کے سامنے بھی اور گھر
والوں کے سامنے بھی ابھی ہم صرف بال نوچتے ہیں ایک
دوسرے اگلی لڑائی میں تجھے ماروں گی اور تو مر جائے گا۔
ہاں روک ایک سیکنڈ سوچنے دے مجھے۔۔
روحی کہتے ہوئے سامنے لگے ہوئے جھولے پر جا بیٹھتی ہے
بدر اس کے پیچھے پیچھے ساتھ ساتھ والے جھولے پر
بیٹھ جاتا ہے۔
ئے کیا سوچ رہی ہے۔۔؟؟بدر اس کے کنفیوز منہ کی طرف
دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

پورے گاؤں کے سامنے تو مجھے شادی والے دن چھوڑ کر چلا

جائے گا اور پھر ہماری شادی نہیں ہو گی۔۔

بات ختم۔۔روحی ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہتی ہے

پاگل ہو گئی ہے پورے گاؤں کے سامنے شادی والے دن چھوڑ کر چلا

جاؤں میں تجھے یہ کہہ رہی ہے تو۔۔؟؟

بدر کھڑے ہو کر کمر پر ہاتھ رکھ کر اے غصے میں کہتا ہے۔۔

ہاں۔۔۔!!!روحی بھی کھڑی ہو کر مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

زبردست اگر دولہا ہی نہیں ہو گا تو ہماری شادی کیسے ہو گی پھر۔۔

بدر اور روحی تالی مار کر کہتے ہیں۔۔

بلکل نا ہو گئی ہماری شادی اور نا ہی جیتے کا چیلنج تمہارا

وہ فنے خان بھائی کچھ دنوں بعد وہ بھی چل جائے اور

میری جان چھوٹ جائے گی ان سب جھنجھٹوں سے پھر ہو گی

روحی اور اس کی مستیاں

بدر پرجوش لہجے میں ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

میری زندگی میں عذاب ہی طرح نازل ہوا ہے باسیل سکندر

اگر وہ نا ہوتا تو وہ میں اپنی بدنامی اپنے ہاتھوں سے نا کروا رہی ہوتی۔۔

روحی ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

میں سوچ رہی ہوں تیرا قتل کر دیتی ہوں نا رہے گا تو

اور نا ہی ہو گی ہماری شادی کیسا لگا میرا پلین۔۔؟؟؟

روحی ایکسائیڈ ہو کر بدر کی طرف ہنستے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

بہت ہی بکواس فضول اور گھٹیا قسم کا تیری طرح

بدر روحی کو مکہ مارنے کا اشارہ کرتے ہوئے غصے میں کہتا ہے۔۔

اوئے۔۔؟؟روحی بھی غصے میں کہتی ہے۔

اوئے۔۔۔بدر اس سے زیادہ بلند آواز میں بولا

ہاں۔۔روحی کا لہجہ کافی نرم ہو گیا تھا

ہاں۔۔۔"بدر بھی اسی کی طرح نرم لہجے میں کہتا ہے۔

یار ایک کام کر تو جب شادی والے دن مجھے چھوڑ کر جائے گا

نا اس دن تو کسی اور سے شادی کر لینا۔۔

روحی بدر کی طرف منہ کرتے ہوئے بڑی بڑی آنکھیں کیے کہتی ہے

کیاااا۔۔۔؟؟؟م۔م۔میں کک۔۔۔بدر سے بوکھلاتے ہوئے بولا نہیں

جا رہا تھا۔۔

ارے ہاں نا زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے میں جانتی

ہوں کسی ماں کے ساتھ پورا دن لگا ہوتا ہے اسے ماں سے شادی کا

کہہ رہی ہوں۔۔

اچھا تجھے پتا چل گیا تھا۔بدر سر جھکا کر کہتا ہے۔

سچ میں کسی سے لگا ہوا ہے۔۔؟روحی حیران ہو کر پوچھتی ہے۔

میں نے تو صرف تکا مارا تھا لگ گیا نشانے پر آہ کتنا گھٹیا انسان ہے تو کمینے مت کیا کر ایسا اگر کسی کے ساتھ سیریس والا پیار ہو گیا اور پھر اس نے تجھے چھوڑ دیا تو مر جائے گا تو اوئے مرے میرے دشمن۔۔۔!!روحی کی بات پر بدر چڑ کر بولا

ہاں ہاں بھری جوانی میں مار لے تو مجھے کتے کمینے

روحی بدر کو لات مارتے ہوئے کہتی ہے۔

یونیورسٹی میں اسٹوڈنٹس آنا شروع ہو جاتے ہیں۔

بدر اور روحی کی کلاسز کے ٹائم ہو چکا تھا وہ دونوں الگ الگ کلاس میں الگ الگ سبجیکٹس لیتے تھے۔۔

روحی مہرین کے ساتھ اپنی کلاس میں موجود تھی بار بار گھڑی کو دیکھ رہی تھی اس کا میچ تھا۔

لیکن ابھی Law ki study کی کلاسز شروع ہونے والی تھی۔

روحی بیزاری سے بیٹھی ہوئی تھی مہرین اس کے چہرے پر بیزاری صاف محسوس کر رہی تھی۔

میں جا رہی ہوں اس سے زیادہ میں یہاں نہیں بیٹھ سکتی ہوں کوئی پڑھانے تو آ نہیں رہا ہے ایسے ہی بیٹھایا ہوا ہے۔

روحی اپنی بکس بیگ میں ڈالتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ بکس بیگ میں ڈال ہی رہی تھی کہ اتنے میں سر کلاس میں آجاتے ہیں۔۔خاموش ہو جاؤں سب اپنی اپنی جگہوں پر واپس بیٹھ جاؤں۔۔

حکمانہ لہجے میں ایک آواز میں سب کو واپس جگہ پر بیٹھا دیتے ہیں۔۔

روحی بیٹھ جا اب تو سر آگئے ہیں مہرین اکا دوپٹہ کھینچتے ہوئے کہتی ہے تو روحی بھی بیٹھ جاتی ہے۔۔

اسٹوڈنٹس آپ کے Law Teacher آچکے ہیں کچھ دنوں کے لیے یہ آپ لوگوں کو اس کی اسٹڈی کروائیں گے جو بیک ہیں وہ سمجھائیں گے۔۔

ٹیچر سب اسٹوڈنٹس کی طرف دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

روحی ان کی بات سنتے ہوئے ڈیسک پر اپنے بازوؤں رکھے ان پر اپنا سر ٹیکائے ہوئے کھڑکی سے باہر گارڈن میں لگے ہوئے درختوں کو دیکھنے لگ جاتی ہے جو ہوا سے ہل رہے تھے اور پتے زمین پر گر رہے تھے۔۔

پلو کھڑے ہو جاؤں سب لوگ تمہارے نئے ٹیچر ہیں اس یونیورسٹی کے اصل مالک بھی ہیں بدتمیزی تو تم لوگ کرنے کے بارے میں انہیں دیکھ کر سوچ بھی نہیں سکتے ہو۔۔

کیونکہ وہ صرف یونیورسٹی کے ہی نہیں پورے گاؤں کے مالک بھی ہیں۔۔

ٹیچر کے چہرے پر مسکراہٹ تھی لیکن باقی سب کے چہرے
کی ہوائیاں اڑ رہی تھی۔
اور ان سب میں ایک لڑکی جو سب سن کر بھی اسے نہیں سن
پا رہی تھی روحی کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے اپنی آنکھیں بند
کر لیتی ہے۔
اور ٹھنڈی ہوائیں اپنے چہرے پر محسوس کرنے لگ جاتی ہے۔
چلو شاباش کھڑے ہو جاؤ سب لوگ تم لوگوں کے نئے
ٹیچر باسیل سکندر آ گئے ہیں۔
سیل کا نام سن کر کلاس میں موجود لوگ ایک دوسرے کی شکل
دیکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں سوائے
روحی کے وہ آنکھیں بند کیے ہوئے ہوئے ہلکی ہلکی سی نیند کی
گہرائیوں میں کھونے لگ گئی تھی۔
باسیل بلیک کلر کے فل سوٹ بوٹ میں ملبوس بلیک کلر کی
شرٹ کے شروع کے دو بٹن کھولے
ہوئے ہاتھ میں چشمہ پکڑے ہوئے جیسے وہ لہراتے ہوئے
کلاس میں داخل ہو رہا تھا۔۔
باسیل جیسے ہی اندر داخل ہوتا ہے اس کی طرف دیکھ کر سب
لڑکے اپنی سانسیں روک لیتے ہیں۔
کیونکہ باسیل کے بارے میں سب لوگ پہلے سے ہی جانتے ہیں۔

سب لوگ کھڑے ہوئے تھے لیکن روحی نے باسیل نے
کلاس میں داخل ہوتے ہی سب کو انگلی سے واپس بیٹھنے کا
اشارہ کرتا ہے۔۔
سرے ٹیچر کو باہر جانے کا ٹیچر کے جانے تک ہی سب لوگ
بیٹھ جاتے ہیں لڑکے اپنی نظریں جھکائے ہوئے اپنی
اپنی کتابوں میں دیکھنے لگ جاتے ہیں۔
اور لڑکیاں چھپتے ہوئے شرماتے ہوئے باسیل کو دیکھ
رہی تھی۔۔
مہرین بھی بار بار نظریں جھکاتی ہے اور پھر اٹھا کر
باسیل کو دیکھتی ہے۔۔
باسیل چشمہ کو ٹیبل پر رکھے ہوئے وہاں پڑی ہوئی
کتابوں میں سے ایک کتاب کو اٹھا کر اسے ایک نظر ڈال کر
اسے دیکھتا ہے اور پھر اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے
سر کے پیچھے لگائے ہوئے اسٹوڈنٹس کی طرف قدم بڑھانے
لگا جاتا ہے۔
باسیل جس جس کو کراس کرتا وہ اس کی پروفیوم کی خوشبو
پر اپنی آنکھیں بند کرلیتا ہے۔

چاہیے وہ لڑکا ہو یا پھر لڑکی برینڈ امیریکن پروفیوم کی خوشبو
تھی ہی اتنی کمال کی سوفٹ تھی پر کمال کی تھی۔
میں نے سنا ہے آپ لوگوں کو رولز توڑنے کا بہت شوق ہے سب کو
پوری کلاس ہر وقت کچھ نا کچھ کرنے کے لیے
کلاس کو بنک کر کے اپنی مرضی کے مطابق باہر چلی جاتی ہے۔
باسیل کی بات پر سب لوگوں کی سانسیں خشک ہونے لگ گئی تھی۔
Law, rules
اب یہاں پر صرف میرے چلیں گے انہیں توڑنے کے بارے میں اگر
کسی نے سوچا بھی تو یاد رکھنا باسیل سکندر
اپنے گھر والوں جیسا بلکل نہیں ہے حمدان سکندر اور فیروز
خان جیسا اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔
اور جو میں ہوں وہ اگر تم لوگ نا دیکھو اس کے لیے ضروری
ہے تم لوگوں کے لیے کہ میری نظر میں
کبھی مت آنا کل سے سب لوگ وقت پر یونیورسٹی آئیں گے
اور جو نہیں آرہے ہیں وہ چاہیں اس گاؤں کے ہو
یا دوسرے گاؤں کے انہیں یہاں یونیورسٹی تک لے کر آئیں گے
باسیل کہتے ہوئے واپس کلاس میں موجود ٹیچر ٹیبل کے
پاس جا کھڑا ہوتا ہے۔۔
کل ٹھیک 8 بجے سب لوگ یونیورسٹی پہنچ جانے چاہیے
کل سے آپ لوگوں کی پڑھائی اور ڈھنگ کا انسان بننے کی ٹریننگ
شروع کر دی جائے گی۔

شرافت سے صاف ستھرے کپڑے پہن کر بالوں کو کٹوا کر سب لوگ

8 بجے یونیورسٹی پہنچ جانا جو نہیں آئے گا اسے میں خود لاؤ

گا گاؤں کا مستقبل بنانا ہے تو کل سے اس کی شروعات تو کرنی پڑے گی۔

کل سے میں آپ لوگوں کو Law بھی سیکھاؤں گا اور اسے

چلاتے کیسے ہیں وہ بھی سیکھاؤں گا لیکن کہہ کر نہیں پریکٹیکل

کر کے۔۔۔

باسیل کہہ ہی رہا تھا کہ اس کی نظر سوتی ہوئی روحی

پر پڑتی ہے۔۔

اگر کسی نے کلاس میں سونے کی یا اس کو چھوڑ کر جانے کوشش

کی تو اس کے ساتھ اچھا نہیں ہوگا۔۔

پینلٹی کے طور پر ننگے پیر وہ پورے گراونڈ کے 10 چکر سخت

دھوپ میں لگائے گا۔۔

چاہے وہ لڑکا ہو یا لڑکی سب کو سزا ملے گی

باسیل روحی سے نظر ہٹا کر باقی سب کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل کی نظر کچھ لڑکیوں پر پڑتی ہے جو ٹائٹ پینٹ کے ساتھ

فراک اور کرتیاں پہن کر گلے میں چھوٹا سا نا ہونے

کے برابر دوپٹہ ڈال کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔

اگر آج کے بعد میں اپنے گاؤں کسی بھی لڑکوں کو ایسے کپڑوں

میں دیکھا تو یاد رکھنا لڑکیوں تم لوگوں کو دوبارہ

اس گاؤں میں کوئی نہیں دیکھ پائے گا۔

باسیل لڑکیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا تو وہ لوگ ڈر کر اپنے
ہاتھ کی مٹھیاں بھینچنے لے جاتی ہیں۔
باسیل اپنی وحشت زدہ ڈر سے بھری ہوئی نظریں لڑکیوں سے
ٹا کر اب لڑکوں کی طرف دیکھتا ہے جو اس کی بات پر ہنس رہے تھے
اور اگر میں نے کسی مرد کی نظر کسی بھی لڑکی پر دیکھی جن
سے ان کا کوئی تعلق کوئی رشتہ نہیں ہے وہ
دن اس کا اس دنیا میں آخری دن ہوگا اور اس کی موت کو
عبرت ناک منظر دیا جائے گا تاکہ اس کی طرح
کی حرکت دوبارہ
کوئی بھی کرنے کی ہمت نا کر سکے۔۔
باسیل اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہتا ہے اس کی بات پر
سب لوگ فوراً سے ہی دوبارہ اپنی نظریں جھکا لیتی ہیں۔
سب لوگ اس کی بات کو اچھے سے سن کر سمجھ چکے تھے لیکن
روحی مست کو کر سو رہی تھی اس کے
کانوں میں باسیل کی آواز آرہی تھی لیکن آنکھیں کھول کر
اس میں باسیل کی طرف دیکھنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔
امید کرتا ہوں کہ میری بات اچھے سے سب لوگوں کو
سمجھ آگئی ہوگی۔۔
آج کے لیے Law کلاس کا انٹرو اتنا ہی تھا باقی کی کلاس
باقائدگی کے ساتھ کل سے شروع کریں گے۔

جواب سنائی نہیں دے رہا ہے مجھے کوئی۔۔باسیل ٹیبل پر سے

چشمہ اُٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

جی سر۔۔ سب لوگ ایک آواز میں زور سے کہتے ہیں تو روحی بھی

ڈر کر اٹھ جاتی ہے۔۔

باسیل ایک نظر روحی کے ڈرے ہوئے چہرے پر دیکھتا ہے اور

مسکراتے ہوئے وہاں سے چلا جاتا ہے۔

روحی کی نظر باسیل پر پڑتی اس سے پہلے ہی وہ وہاں سے

باہر نکل گیا تھا۔

روحی دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ ادھر اودھر دیکھنے لگ جاتی ہے

اور پھر گھڑی میں ٹائم دیکھتی ہے جہاں 12:58 منٹ ہو رہے تھے

1:45 منٹ پر میچ شروع ہو جائے گا۔۔

روحی کلاس میں کسی بھی ٹیچر کی موجودگی دیکھے بغیر ہی

ہرین کی بات ان سنی کر کے کلاس سے باہر بھاگتی ہوئی جاتی ہے۔

لیکن پہلے پرنسپل کے روم میں ہاف ڈے لینے کے لیے۔۔

روحی پرنسپل کے دروازے کے باہر کھڑی ہوئی اپنے آپ کو کمپوز کیے

نارمل کیے مسکراتے ہوئے پرنسپل کے روم کا

دروازہ نوک کرتی ہے۔۔

آجاؤں۔۔اندر سے بھاری آواز آتی ہے۔۔

باسیل اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے ہوئے روحی کی چونٹی کاٹنے والی

جگہ کو مسل رہا تھا۔

پ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔؟؟کب آئیں۔۔؟؟میں نے کیوں نہیں دیکھ

آپ کو آتے ہوئے ہر وقت تو میں پوری یونیورسٹی میں دندناتی

پھرتی ہو پھر آپ پر نظر کیوں نہیں پڑی میری۔۔

روحی ایک ساتھ اتنے سارے سوال کر دیتی ہے کہ سامنے والا

غصے میں مزید پاگل ہوتا جا رہا تھا۔

خیریت ہے یہاں کیوں آئیں ہیں۔۔؟؟روحی پوچھتی ہے۔

ہم تمہاری یاد آ رہی تھی کافی دیر میں نے سکون سے

رہ کیا تھا اب اپنا سکون برباد کرنا چاہتا تھا میں اس

لیے یہاں آیا ہوں۔۔

فکر مت کریں آپ کو سکون سے میں ویسے بھی رہنے

نہیں دوں گی پر آپ یہاں کیوں آئیں ہیں۔۔؟؟

روحی غصے میں بولتی ہے۔

تم پر نظر رکھنے کے لیے آیا ہوں۔۔باسیل مختصر سا جواب دیتا

ہے۔۔

مجھ پر نظرِ ثانی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو

ایک سیکنڈ ایک سیکنڈ کہیں پیار ویار تو نہیں ہو گیا ہے آپ کو

انکل مجھ سے اس لیے مجھ پر نظر رکھنے کے لیے آئیں ہیں۔۔؟؟

روحی باسیل کے غصے کو مزید ہوا دیتے ہوئے کہتی ہے۔

ابھی مجھ پر اتنا برا وقت نہیں آیا ہے روحی کے میں

تم سے پیار کروں۔۔!!!

باسیل واپس بک شیلف کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

پیار کہہ کر تھوڑی نا کروایا جاتا ہے انکل اگر مجھ سے پیار ہو گیا

ہے تو بتا دیں مجھے میں بدر کے بدلے آپ سے شادی کرلوں گی۔

روحی ہنستے ہوئے باسیل کے پاس آکر بک شیلف سے سائڈ ٹیک لگائے

ہوئے ٹیڑھی کھڑی ہو کر کہتی ہے۔

ہٹو یہاں سے تم نے ویسے ہی میری زندگی کو عذابِ کر رکھا

ہے تم سس شادی کرلی میں نے تو میں بہت

جلد دربار پر کالے کپڑوں میں بیٹھا ہوا ملوں گا سب کو

باسیل روحی کا ہاتھ پکڑ کر اسے سائڈ پر کرتے ہوئے کہتا ہے۔

سنیں ایمیجن کریں باسیل سکندر امریکہ سے Law کی پڑھائی

کرنے والا ہینڈسم نوجوان ایک لڑکی کے پیار میں دربار پر کالے

رنگ کے جوڑے میں ملبوس زمین پر پلر سے سر ٹیکائے

ہوئے بیٹھا۔ ہوا کیا لگے گا۔۔

انکل صرف ایمیجن کریں نا۔۔۔!!روحی ہنستے ہوئے انسسٹ

کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل اپنی پرنسپل کی کرسی پر بیٹھتے ہوئے روحی کی بات سن کر

سچ میں ایمیجن کرنے کے جاتا ہے۔۔

Dastane Rooh E Basil ♥

Episode No 10

By Saleha Iqbal ...🦋

باسیل کرسی پر بیٹھے ہوئے روحی کی باتوں پر غور کر کے خود کو

واقع ہے میں درگاہ والے روپ میں دیکھتا ہے اور دیکھ کر فوراً

سے اپنی گردن جھٹک کر روحی کو غصے میں گھورنے لگ جاتا ہے۔

کیا چاہیے کیوں آئی ہو یہاں۔۔؟؟

باسیل کرسی سے اٹھ کر بک شیلف کی طرف بڑھتے

ہوئے کہتا ہے۔

اچھا تو سمجھے میں ابھی ابھی آئی ہوں پہلے نہیں آئی تھی میں

ٹھیک ہے اب آپ میرے سر ہیں اور میں آپ کی اسٹوڈنٹس

اس لیے یہ انکلوں والا غصہ مت کریں مجھ پر

انکل ٹھیک ہے۔۔

روحی باسیل کا رخ اپنی طرف موڑ کر اس کے چہرے کی

طرف بڑی بڑی آنکھیں کیے ہوئے دیکھتی ہے۔۔

باسیل کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ابھی کے ابھی روحی کے

ساتھ کچھ کر دے اس کے انکل کہنے پر

اسلام وعلیکم انکل میرا مطلب ہے سر

وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ مغفرہ

باسیل چڑ کر۔جواب دیتا ہے اور بک شیلف سے ایک دوسری بک

نکالنے لگ جاتا ہے۔۔۔

اتنا لمبا جواب دینی کی ضرورت نہیں تھی چھوٹا سا دیتے

میں پھر بھی سمجھ جاتی۔۔

کیا چاہیے کیوں آئی ہو یہاں۔۔؟؟ باسیل روحی کی طرف

دیکھ کر اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے کہتا ہے۔

چھٹی چاہیے گراؤنڈ میں میرا میچ ہے تو وہاں سب

میرا انتظار کر رہے ہونگے اگر میں وہاں نہیں گئی نا تو میری بڑی

بدنامی ہو جائے گی۔۔۔

باسیل روحی کی بار سنتے ہوئے ٹیبل کی طرف بڑھتا ہے

ایک بک ٹیبل پر رکھتا ہے اور دوسری آٹھ آکر اسے کھول کر

دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔

روحی باسیل کے پیچھے پیچھے چل پڑتی ہے اور اس کے بلکل

پیچھے کھڑی ہو کر کہتی ہے۔۔

تو مجھ سے کیا چاہتی ہو بی بی۔۔۔؟؟ باسیل پلٹ کر روحی کی

طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"2ہزار روپے۔۔!!روحی انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

کیاا۔۔؟؟؟ کرنٹ کھا کر پلٹتا ہے اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی

کتابیں سیدھا زمین پر جا گرتی ہے۔۔

پاگل ہو گئی ہو میں تمہارا بینک ہو جو جب دل کیا مجھ سے

پیسے لینے آ گئی ہو۔۔

باسیل غصے میں روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میرے پہلے والے پیسے بھی تم نے ابھی تک مجھے واپس نہیں کیے

ہیں اور اب تم اور لینے آ گئی ہو۔۔

باسیل غصے میں روحی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولا

ی چین دے تو دی تھی میں نے آپ کو بیچ دیتے وہ مل جاتے

پیسے آپ کو۔۔

روحی بھی غصے میں باسیل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولی

اور رہی بات شرم کی تو وہ تو مجھے کبھی چھو کر بھی نہیں گزری ہے۔۔

روحی اپنے چہرے سے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

آنکل دے دیں نا پیسے میں واپس کر دوں گی آپ کو

روحی رو تلوسی شکل بنا کر کہتی ہے۔۔

انکل نہیں ہوں میں انکل بول بول کر میری عزت کا جنازہ

نکال دیا ہے تم نے اور اگر میں نے تمہیں پیسے دے بھی دیے

تو مجھے واپس کب ملیں گے کب بی بی۔۔؟؟ باسیل

دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے کہتا ہے۔

یہ ہی کوئی 4 سے 5 سالوں میں لوٹا دوں گی جب میرا شوہر
کمانے لگ جائے گا اسکی کمائی میرے ہاتھ جیسے ہی لگے گی
میں آپ کے پیسے واپس کر دوں گی آپ کو

رہنے دو ہو گئی تمہاری شادی کوئی پاگل ہی ہو گا جو تم۔سے شادی
کرے گا۔

باسیل اپنا جیب سے والٹ نکالتے ہوئے کہتا ہے۔

ں اور وہ پاگل ہے آپ کا بھائی جس کی زندگی برباد ہونے کی وجہ ہیں
آپ۔۔

روحی باسیل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ویسے انکل میں کچھ اور بھی سوچ رہی تھی۔۔

مت سوچو بی بی کچھ مت سوچوں تمہاری سوچیں مجھ پر ہی
بھاری پڑ رہی ہیں۔۔

باسیل کہتا ہوا کرسی پر جا بیٹھتا ہے اور سامنے سے کچھ فائلز
پنی طرف کھینچ کر ہاتھ میں چائے کا کپ پکڑے ہوئے ایک
سپ لیتا ہے۔۔

انکل میں آپ کے لیے ایک آفر لائی ہوں سننا چاہیں گے
روحی باسیل کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

کیسی افسر۔۔؟؟باسیل حیرانگی سے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے

دیکھیں مجھے سب کے سامنے پوچھنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے

لیکن میں نے سوچا کہ آپ سے اکیلے میں ہوھ لیتی ہس

کہیں آپ شوکڈ سے مر ہی نا جائیں۔۔

چھا۔۔۔؟؟باسیل چائے کا کپ ٹیبل سے اٹھاتے ہوئے کرکرسی سے

پشت ٹیکائے مزے لیتے ہوئے روحی کو دیکھ رہا تھا۔

وہ۔۔وہ۔وہ میں پوچھنا چاہتی تھی کہ آپ مجھ سے شادی کریں گے

کیاا۔۔؟؟؟ہاتھ میں پکڑا ہوا چائے کا کپ دوبارہ

منہ کو لگنے سے پہلے ہی خود خوشی کر چکا تھا۔۔

ہاں نا دیکھیں کسی پاکستانی سے شادی کرنے سے بہتر ہے

کہ میں کسی امریکن بڈھے سے شادی کرلو

اگر میں یہاں پر ہی رہی تو امی ابو میری اور بدر کی شادی

پکا کروادیں گے اور اگر کبھی کچھ ایسا ہوا کہ نا ہو پائی

تو وہ میری شادی کسی ماوراء کروادیں گے

پہلے تو وہ پاکستانی شوہروں کی طرح میرا ساتھ دے گا

لیکن پھر امی سے ہار پر وہ مجھے باہر پڑھائی کے لیے جانے

نہیں دے گا اور میرا دل توڑ دے گا۔

تو مجھ سے کیا چاہتی ہو بی۔۔؟؟باسیل اپنے الفاظوں پر

زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

تو۔وہ۔۔سب کہہ رہے تھے کہ آپ یہاں کچھ عرصہ رہنے کے لیے
آئیں ہیں گاؤں کو آج کے زمانے سے بنانے کے لئے اور
پھر ان سب نے بعد آہ یہاں سے واپس امریکہ چلے جائیں گے۔
تو آپ مجھ سے شادی کرلیں اور مجھے بھی اپنے ساتھ لے جائیں
یہ تو تمہاری فرمائش ہے آس میں میرے لیے آفر کیا ہے۔۔؟؟
اچھا تو میں نے ابھی تک آپ کر آفر نہیں دی روکیں سوچنے
دیں مجھے۔۔۔
روحی کہہ اپنے دماغ پر زور دیتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگ جاتی ہے۔
اتنے میں اس کی نظر سامنے پڑی ہوئی ٹیبل پر چائے کی پلیٹ
ہر جاتی ہے۔۔
تو آپ کے کیے آفر یہ ہے کہ میں آپ مجھ سے شادی کرلیں
گے تو میں آپ کے کیے ہر زور خود چائے بنا کر لاؤں گی۔۔
روحی پر سکون سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔
مجھے چائے بنانی آتی ہے روحی آفر میں مزہ نہیں آیا ہے کچھ
اور بولو۔۔
باسیل روحی کی شکل دیکھ کر مزے لیتے ہوئے بولا
اچھا مزہ نہیں آیا۔۔روحی منہ لٹکا کر کہتی ہے
آفر تو میں نے اپنے لیے سوچیں تھی انکل سے شادی کرلوں گی تو
باہر کے ملک چلی جاؤں گی کچھ دنوں میں انکل
ایکسپائر کام تمام پر یہاں تو بات ہی الٹی پڑ گئی ہے۔۔

روحی کو کنفیوز منہ دیکھ کر بامشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی۔۔

اچھا تو پھر رہنے دیتے ہیں شادی کو میں بدر سے ہی کر لیتی ہوں

آہ اپنے کیے بھی کوئی آنٹی ڈھونڈ لیجئے گا اور اگر اس میں میری

کوئی مدد چاہیے ہو تا بتا دینا میں کر دوں گی آپ کی مدد

بہت آنٹیوں کو جانتی ہوں میں کواری بھی اور بیوہ بھی کسی سے

بھی سیٹنگ کروادوں گی میں آپ کی

سیٹنگ کروانے میں میں بیت ایکسپرٹ ہوں۔۔

روحی کرسی سے اٹھ کر اپنا زمین پر رکھا ہوا بیگ اٹھا کر

واپس کندھے پر ڈالتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں چلتی ہوں انکل پیسوں کے لیے شکریہ آپ کا اللہ آپ کو خوش

رکھے اور مزید بوڑھا کرنے سے پہلے آپ کے

ہاتھ پاؤں لال کر دیں۔۔

روحی کی بات نہیں بنی اس شوکڈ میں وہ بے فضول کا بولے

ہی جا رہی تھی۔۔

باسیل کو اب اس کی باتوں پر غصہ نہیں آ رہا تھا

روحی کہہ کر افسردہ سا منہ لیے ہوئے آفس سے باہر نکل جاتی ہے

روحی کے نکلتے ہی باسیل کا ہوا میں بلند آواز میں قہقہہ لگتا ہے۔۔

باسیل کو لگتا تھا کہ روحی چلی گئی ہے لیکن وہ ابھی بھی باہر

کھڑی ہوئی اس کے قہقہوں کی آواز پر مسکرا رہی تھی۔

چلو ایک بات تو اچھی ہوئی کہ یہ مسکرا رہے ہیں

میری بات نہیں بنی تو کیا ہو گیا انکل ہنسے تو سہی۔۔

روحی خود سے کہہ کر مسکراتے ہوئے وہاں سے سیدھ گراؤنڈ میں

میچ کھیلنے چلی جاتی ہے۔۔

....

ایک ہفتہ گزر چکا تھا روحی اور بدر کی شادی کی تیاریوں کو

باسیل بھی گاؤں کی ریموڈلنگ کروا رہا تھا۔۔

ہسپتال اور بچوں کے لیے کھیل کا میدان اس میں جھولے

بڑوں کے لیے کام کی جگہ وہ اس کچھ ایک ساتھ شروع کروا چکا

تھا یونیورسٹی کا ماحول بھی اور گاؤں کا ماحول بھی

کافی بہتر ہو چکا تھا۔

باسیل کا ڈر پورے گاؤں کے لوگوں میں پھیل چکا تھا

ہر کوئی ہر وقت اس کے غصے کی باتیں کرتے رہتے ہیں اور عورتیں

اس کی اچھائیوں کی کیونکہ وہ صرف مردوں کے لیے کمائی کا

ذریعہ نہیں بنا رہا تھا وہاں کی عورتوں کے لیے بھی کر رہا تھا۔۔

اب کوئی بھی لڑکا کسی بھی لڑکی کو چاہے وہ اس گاؤں کی ہو

یا کسی بھی اور گاؤں کی انہیں نظر اٹھا کر دیکھنے

کی ہمت کوئی بھی نہیں کرتا ہے۔۔

گھر میں شادی کی تیاریاں دھوم دھام سے شروع ہو گئی تھی۔
آج ہلادی اور مہندی کی رسم تھی فیروز صاحب نے بھی پولیس
اسٹیشن سے چھوٹی لی ہوئی تھی۔۔
حمدان صاحب کا کام تو ویسے ہی باسیل سنبھال چکا تھا۔۔
حویلی کے دونوں طرف شادی کے شور سے آوازیں گونجتی
پھر رہی تھی۔۔
دی اور مہندی ایک ساتھ ہونے کی وجہ سے سب ٹینشن میں
کان کرنے کے بجائے کام بگاڑ ہی رہے تھے۔۔
ہلدی اور مہندی کی رسمیں کرنے کے لیے اور شادی کے لیے بھی حویلی
کا پیچھے والا گروانڈ ایریا سجایا گیا تھا۔۔
قریباً ساری تیاریاں ہو چکی تھی گھر کے سارے افراد تیا
ہو چکے تھے روحی کو پچھلے ایک ہفتے سے
شادی کی وجہ سے شہزادیوں والی عزت مل رہی تھی۔۔
روحی اپنے کمرے میں رات کے فنکشن کے لیے تیار ہو رہی تھی۔
مہرین بھی روحی کے پاس اسے تیار ہونے میں مدد کر رہی تھی
پارلر والی بھی روحی کو سجانے میں لگی ہوئی تھی۔
پیلا اور گرین کلر کر برینڈیڈ لہنگا ہوئے گرین آنکھوں پر گولڈن
میک آپ کیے ہوئے ہونٹوں پر لال سرخی لگا کر گالوں کو

ہلکا ہلکا لال رنگ میں رنگے ہوئے ہاتھوں کو کہنیوں سے مہندی
لگائے ہوئے جو حد سے زیادہ لال رنگ کی ہو چکی تھی
ہاتھوں میں گجرے پہنائے ہوئے کانوں میں جھمکے پہنے ہوئے
جن میں موتیوں کی چین بالوں سے جوڑا ہوا تھا۔۔
بالوں کو کھلا ہوا ان۔ میں ہلکے ہلکے کلرز کیے کیے
کچھ کلز کی ہوئی لٹیں روحی کے چہرے پر گرائی ہوئی تھی۔
مہندی سے لگے ہوئے ہاتھوں میں گجرے پہنائے ہوئے
پیروں میں سونے کی ہی پائیل پہنائے ہوئے وہ اس کی ماں کی
ہی پائیل تھی۔۔
سفید گورے پیروں پر لال گہرے رنگ کی مہندی لگائے ہوئے
پیروں میں گولڈن سونے کی پائیل پہن کر ان میں گولڈن ہیلز
پہن بکڑ سر پر دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے روحی اپنے آپ
کو مکمل طور پر تیار دیکھ کر بے حد خوش ہو رہی تھی۔۔۔
اپنی خوبصورتی پر رشک ہو رہا تھا روحی کو
لیکن کل شادی والے دن کا سوچ کر اس کے ہاتھ پاؤں بھی پھولنے
لگ گئے تھے۔۔
لیکن روحی خود کو کمپوز کیے ہوئے جا کر بیڈ پر لیٹ جاتی ہے۔
ہائے میری کمر۔۔۔ شادی کرنا بھی کوئی آسان کام نہیں ہے

مہرین ساری پارلر والیوں کو باہر چھوڑ کر دروازے کو بند کیے

ہوئے روحی کے پاس آتی ہے۔۔

شادی کی ہر تیاری باسیل خود کروا رہا تھا اور بہتر کروا رہا تھا۔

سیل سفید کلر کے سوٹ میں ملبوس بازوؤں کہنیوں تک فولڈ کیے

ہوئے مہندی کی رسم کی تیاریاں کروا رہا تھا۔۔

لڑکی کل سب ٹھیک تو ہو گا نا۔؟؟ مہرین پوچھتی ہے۔

ہاں کل سب ٹھیک ہو گا میں نے اپنی بدنامی کروانے کی پوری

تیاری کر رکھی ہے۔۔۔

روحی کہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔

کاش یار کل بدر سے تو شادی کر لیتی تمہاری سچ میں لو

میرج ہو جاتی جب سے تم دونوں کی شادی کی تیاریاں

شروع ہوئی ہیں بدر کافی بدلہ ہوا لگ رہا ہے۔۔

تم دونوں پہلے کی طرح نہیں لگتے ہو۔۔

مہرین روحی کی طرف دیکھتے ہوئے افسردگی سے کہتی ہے۔

اور اسی لیے میں مزید اپنے اور اس کے رشتے کو

خراب نہیں کرنا چاہتی ہوں اس لیے کل وہی ہو گا جو ہم نے سوچا

ہے میری اور بدر کی شادی نہیں ہو گی کسی قیمت پر نہیں

روحی پکے ارادے سے کہتی ہے اتنے میں دروازہ پر دستک ہوتی ہے

روحی اور مہرین دھڑکتے ہوئے دل سے دروازے کی

طرف دیکھنے لگ جاتی ہیں۔۔

سلطانہ بیغم فون پر بات کرتے ہوئے اندر آتی ہے انہیں فون پر

کرتے ہوئے دیکھ کر روحی اور مہرین سکون کا سانس لیتی ہیں۔۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ کتنی پیاری لگ رہی ہے میری گڑیا

سلطانہ بیغم روحی کے ماتھے پر اور پھر گال پر بوسہ دیتے ہوئے کہتی ہے۔

پیچھے سے ہیرا بیغم بھی آجاتی ہیں وہ بھی روحی

کو دیکھ کر رونے والی ہو جاتی ہیں۔

سلطانہ بیغم اور ہیرا بیغم دونوں سینٹی ہوئی پڑی تھی۔

امی تائی امی مت روئیں نا دونوں میں رو دوں گی پھر

ہرامیک آپ بھی خراب ہو جائے گا روحی رونے والی شکل بنا

کر کہتی ہے اور کہہ کر تینوں گلے لگ جاتی ہیں۔۔

چلو مہمان آگئے ہیں سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں دولہا بھی

اسٹیج پر بیٹھے ہوئے تمہارا انتظار کر رہا ہے۔

ہیرا بیغم کہتی ہیں اور دونوں مائیں روحی کا ہاتھ پکڑ کر

اسے حویلی سے باہر کی طرف لے جانے لگتے ہیں۔

بدر اسٹیج پر سفید کلر کے سوٹ میں ملبوس اوپر کالے رنگ کا
جیکٹ پہننے ہوئے اسٹیج پر بیٹھ کر روحی کے
انتظار میں اور کل کے بارے میں سوچ سوچ کر ٹینشن لے رہا تھا۔
فیروز صاحب اور حمدان صاحب بھی گارڈن ایریا میں
مہمانوں سے ملاقات کر رہے تھے۔۔
سیل بھی اپنے کمرے میں تیار ہو رہا تھا بلیک کلر کرتا پہننے ہوئے
لٹے ہاتھ میں گھڑی پہن کر بالوں کو جیل کی مدد سے سیٹ کر رہا تھا۔
بلیک سوٹ پر بلیک کلر کا ہی کوٹ پہن کر
اپنا فون اٹھائے وہ بھی گارڈن ایریا کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔
روحی بھی گھر سے باہر نکل رہی تھی اور باسیل بھی
ارے میری انٹری پر پھول تو برسائیں۔۔۔
امی مجھے نہیں پتا میرے ہر قدم رکھنے پر مجھ پر پھولوں کی
برسات ہونی چاہیے۔۔
روحی ضد کرتے ہوئے کہتی ہے تو سلطانہ اور ہیرا بیگم دونوں
ہنس پڑتی ہے اور روحی کو دو منٹ کے لیے حویلی کے دروازے
رہی کھڑا کر کے دونوں
گارڈن ایریا میں داخل ہوتی ہیں اور حمدان اور فیروز صاحب کو
روحی کی فرمائش بتاتی ہیں۔

مہرین پہلے ہی اندر چلی جاتی ہے روحی کی انٹری کی ویڈیو بنانے کے لیے۔۔

روحی حمدان صاحب والے دروازے پر اکیلی کھڑی ہوئی لہنگے میں خود کو دیکھ کر ان کے انتظار میں ڈانس کرنے لگ جاتی ہے۔

روحی جیسے ہی ڈانس کرتے ہوئے پلٹتی ہے سیدھا باسیل سے جا ٹکراتی ہے۔

باسیل اپنے دھیان میں اندر سے چلتا ہوا آرہا تھا روحی کو اس نے دیکھا ہی نہیں تھا اور جب دیکھا تو اس سے نظریں ہٹ مشکل ہو رہا تھا۔۔

روحی باسیل کی باہوں میں کھڑی ہوئی پہلے اس کی آنکھوں میں ہجر اس کے ماتھے پر لگی ہوئی کافی عرصہ پورانی چوٹ کے نشان پر جاتی ہے۔۔

روحی کی نظر اس پر ٹک جاتی ہے اور باسیل کی روحی کے چہرے پر اس کی بڑی بڑی گرین آنکھوں میں کھو ہی گیا تھا۔

دونوں دنیا جہاں کے خوف سے دور ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے ایک دوسرے میں کھو چکے تھے۔۔

انکل یہ آپ کے چہرے پر کتنا پیارا لگ رہا ہے۔۔

روئی اپنے مہندی والے ہاتھ باسیل کے ماتھے پر رکھتے ہوئے کہتی ہے

باسیل کی ناک میں اس کی ہاتھوں پر لگی ہوئی مہندی کی

خوشبو پر باسیل اپنی آنکھیں بند کرلیتا ہے۔

پر جلد ہی خود کو کمپوز کیے وہ روحی کو خود سے دور کرتا ہے

باسیل جیسے ہی روحی کو خود سے دور کرتا ہے

پیچھے سے سلطانہ بیغم اور ہیرا بیغم دونوں ایک ساتھ آرہی ہوتی ہیں۔۔

روحی کی نظر بھی اب باسیل کے ماتھے پر نشان پڑ ہی ٹیکی

ہوئی تھی۔۔

روحی آجاؤں فرمائشی دلہن تمہاری انٹری کروائیں۔

ہیرا بیغم ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

ماشاءاللہ کتنے ہینڈسم لگ رہے ہو۔ سلطانہ بیغم باسیل کو

دیکھتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

باسیل جواباً مسکرادیتا ہے پر کچھ نہیں کہتا ہے۔۔

چلیں پھر روحی سلطانہ بیغم روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے

روحی کی نظر باسیل سے ہٹنے کا نام ہی نہیں رہے تھی۔

سنیں۔۔؟؟روحی اپنی ماں اور تائی کے سامنے کھڑی ہوکر

باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کہیں۔۔!!! باسیل روحی کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

لا رنگ جچتا ہے آپ پر بس اس رنگ کے ساتھ ناک پر رکھا ہو

غصہ نہیں سج رہا ہے۔۔

میری شادی ہے مسکرا دیں تھوڑا تاکہ مجھے بھی تسلی ہو جائے

کہ آپ کو مسکرانا آتا ہے۔

روحی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مجھے مسکرانا نہیں آتا ہے۔۔باسیل مختصر سا جواب

دیتا ہے۔۔

جھوٹ۔۔!! مسکرانا تو ہر انسان کو آتا ہے بس دیکھانے کا انداز

طریقہ نہیں آتا ہے کچھ لوگوں کو اور آپ ان میں سے ایک ہیں

روحی مسکراتے ہوئے باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

سلطانہ بیغم اور ہیرا بیغم دونوں اس کی بات پر ہاں میں سر ہلاتے ہو

ہنس پڑتی ہیں۔۔

ایسی بات ہے تو تم مجھے مسکرانا سیکھا دو تم تو ہر وقت ہی

ہنستی رہتی ہو ماشاءاللہ پی ایچ ڈی کر رکھی ہے تم نے

تو ہنسنے بھی ویسے بھی۔۔

باسیل اپنے دونوں ہاتھ کمر پر باندھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بلکل میں آپ کو مسکرانا بھی اور کھل کر ہنسنا بھی سیکھا دوں گی

روحی کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر ہنستے ہوئے

سلطانہ بیغم اور ہیرا بیغم کے ساتھ گارڈن ایریا میں

چلی جاتی ہیں۔۔

روحی کے جاتے ہی باسیل اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر
اپنی بڑھتی ہوئی دھڑکنوں کو نارمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
روحی جیسے ہی گارڈن ایریا میں داخل ہوتی ہے اس کا منہ تو
کھلے کا کھلا رہ جاتا ہے۔
پورا گارڈن لائٹوں سے جگمگا رہا تھا روحی کے ہر ایک بڑھتے ہوئے قدم ہر
پیروں کے نیچے بھی اور روحی کے اوپر بھی پھولوں کی برسات
ہوتی جا رہی تھی۔۔
روحی کے چہرے سے ہنسی جانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی
اور بدر کے چہرے پر آنے کا نام
بدر اور روحی کی ساتھ رسم کرنے والے تھے اس لیے وہ
دونوں ایک ساتھ ایک اسٹیج پر بیٹھتے ہیں روحی کو آدھے راستے
سے حمدان اور فیروز صاحب اسٹیج تک لے جاتے ہیں اور بدر
کے پاس لے جا کر بیٹھا دیتے ہیں۔
بدر بھی اپنا جیکٹ اتار کر سائیڈ پر رکھ دیتا ہے۔
روحی بدر کے چہرے پر مایوسی صاف محسوس کر رہی تھی۔
روحی کے بیٹھنے کے بعد باسیل بھی آجاتا ہے گارڈن ایریا
مہمانوں سے بھرا ہوا تھا اور سب کی نظر اس وقت باسیل
روحی اور بدر کر ہی ٹیکی ہوئی تھی۔

بدر کیوں ٹینشن کے رہا ہے کل سب ٹھیک ہو گا مت لے ٹینشن

میں ہوں نا میں سب سنبھالوں گی۔۔

روحی بدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مجھے نہیں لگتا ہے یار حد سے زیادہ ہے ٹینشن ہو رہی ہے مجھے

اس وقت اگر کل ویسا نا ہوا جیسا ہم نے پلین کیا ہے تو۔۔۔؟؟

بدر بوکھلاتے ہوئے ہچکچاتے ہوئے کہہ رہا تھا اس سے

بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔

بدر سر پر سوار مت کر جو کل ہو گا وہ دیکھا جائے گا اس وقت

کل کی ٹینشن مت لے اور اس وقت کو سب کے مسکراتے ہوئے

چہروں کو دیکھ کر سیلیبریٹ کر۔

روحی اس کے ذہن سے ٹینشنیں نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی

ہمم۔۔بدر مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کہتا ہے

اور ایک لمبی گہری سانس لے کر اپنے آپ کو ٹینشنوں سے

آزاد کرتا ہے۔۔

روحی اور بدر کی ہلادی کی رسم شروع کر دی گئی تھی سب ایک

ایک ایک کر کے رسموں میں شامل ہو رہے تھے۔۔

سوائے باسیل کے اے اسٹیج پر آنے کا موقع اور وقت ہی نہیں

ملتا ہے ایک کام مکمل کرتا ہے تو دوسرا پہلا ہی تیار ہوتا ہے۔

Dastane Rooh E Basil ♥

Episode No 11

By Saleha Iqbal ... 🦋

بدر اور روحی کی ہلدی کی رسم ہو چکی تھی اب مہندی کی رسم شروع ہو گئی تھی باہر گارڈن ایریا میں بیچ میں ڈانس فلور سیٹ کیا ہوا ہے جس پر ڈانسرز جھومر ڈال رہے تھے۔

میوزک کی آواز لاؤڈ تھی ہر طرف ہنسنے کی بولنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔۔

حمدان اور فیروز صاحب مہمانوں میں بزی ہوئے پڑے تھے باسیل کے فون کر بار بار کنسٹرکشن سائیڈ دے کالز آرہی تھیں۔

روحی کے نظر بار بار جا کر باسیل ہر ہی ٹیکی ہوئی تھی وہ بار بار اس کی طرف دیکھے جا رہی تھی۔

روحی جیسے ہی اپنی نظریں باسیل سے ہٹا کر بدر پر کرتی ہے جب دوبارہ روحی باسیل کی طرف اتنے میں باسیل اس کی نظرو سے کیا سب کی نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔

روح نظریں دوڑا کر سے ڈھونڈنے کی کوشش کرتی ہے پر وہ اسے کہیں بھی نظر نہیں آتا ہے۔

امی مجھے بھی ڈانس کرنا ہے میں جاؤ۔۔؟؟روحی اپنی ماں سکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ہاں جاؤں تمہاری ہی شادی ہے کرلوں جا کر ڈانس۔۔

روحی کو جیسے ہی اجازت ملتی ہے وہ بدر کا ہاتھ پکڑ کر اسے

اپنے ساتھ ڈانس فلور پر جھومر ڈالتی ہوئی عورتوں میں

شامل ہو جاتی ہے۔۔

روحی مہرین کو بھی اشارہ کر کے اپنی طرف بلواتی ہے اور وہ بھی

ہنستے ہوئے آکر ان کے ساتھ ڈانس کرنے لگ جاتی ہے۔

کوئی خوش مسکراتے ہوئے اس پل کو اپنی آنکھوں میں بسا رہا ہوتا تھا۔

باسیل کو بار بار فون آنے کی وجہ سے وہ کنسٹرکشن سائیڈ

پر جاتا ہے۔۔

وہاں پر جیسا پہنچتا ہے تو سامنے کھڑے ہوئے لڑکوں کو

دیکھ کر وہ گاڑی کو ہنستے ہوئے پیچھے ہی تھوڑے فاصلے پر

روک دیتا ہے اور اپنی سفید گاڑی سے نکل کر اپنی گاڑی میں رکھی

ہوئی گن اٹھا کر وہ ان کی لڑکوں کی طرف بڑھتا ہے۔

اور تھوڑی سے فاصلے پر جا رکتا ہے کیونکہ زمین پر بیچ میں لائن

آچکی تھی۔

سامنے کھڑا ہوا لڑکا کچھ آدمیوں کے ساتھ اور کوئی نہیں

ملک زمان تھا کو آج ہی فیروز صاحب کی غیر موجودگی میں

جیل سے نکلا جا چکا تھا۔۔

آتی رات جو مجھے یہاں بلوانے کی کوئی خاص وجہ ملک زمان۔؟؟

باسیل اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر زمان کے وجود پر

نظریں گاڑھ کر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں وہ آج ہی جیل سے رہائی ملی تھی اور آج ہی مجھے پتا چلا

کے کوئی بہادر انسان اس گاؤں میں یہاں پر بڑی بڑی بلڈنگیں بنا رہا

ہے تو سوچا ملاقات کرلوں میں آکر اس سے۔۔

آخر کار دشمنوں پر نظر رکھنا تو دشمن کا فرض ہوتا ہے۔۔

زمان بھی اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ملاقات ہو گئی نا اب جاؤ یہاں سے نہیں روکو رک کر یہاں کا

منظر اچھے سے اپنی آنکھوں میں قید کرلو کیونکہ بہت جلد بہت

کچھ بدلنے والا ہے میرے گاؤں میں اور سب سے پہلے جو بدلے گی

وہ یہ لائن ہے جیسے میں دیوار بناؤں گا۔۔

باسیل دو ٹوک لہجے میں کہتا ہے اور کہہ کر فاتحانہ مسکراہٹ

دے کر وہ وہاں سے جانے کے لیے پلٹ جاتا ہے۔۔

سنا ہے روحی کی شادی ہو رہی ہے۔؟؟ زمان ہنستے ہوئے کہتا ہے

روحی کا نام سن کر باسیل پلٹتے ہی زور سے مکہ زمان کے

منہ پر دے مارتا ہے

زمان ہل میں زمین بوس ہو چکا ہو جاتا ہے۔۔

میرے گھر کی عورت کا نام لینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

باسیل دھاڑتے ہوئے کہتا ہے تو پیچھے کھڑے زمان کے آدمی
باسیل کے سر پر بندوق تان دیتے ہیں وہ لوگ نشانہ باندھ کر
باسیل کی طرف گولی چلانے لگتے ہیں پر پیچھے سے آتی ہوئی پولیس
کی گاڑی کو دیکھ کر جھٹ سے گنیں نیچے کر لیتے ہیں۔۔
ملک زمان بھی لڑکھڑاتے ہوئے کھڑا ہو رہا ہوتا ہے کہ باسیل ایک
لات زور سے اس سے سینے پر مار کر اسے سر کے بل
دوبارہ زمین بوس کر دیتا ہے۔۔
باسیل لائن کراس کر کے دوسرے گاؤں میں اپنے قدم رکھتے ہوئے
جاتا ہے جہاں جانے کی اجازت نہیں تھی کسی کو
لیکن باسیل جاتا ہے اور ملک زمان کا بالوں سے گھسیٹتے ہوئے
اپنے گاؤں میں لاتا ہے اور لا کر پولیس
والوں کی طرف دھکا دے دیتا ہے۔۔
پولیس والوں نے باقی لڑکوں کو بھی اور ان کے پاس موجود
اصلحہ کو بھی برآمد کر لیا تھا۔
جب یہ جان جائے گئے تھے کہ کوئی بہادر انسان اس گاؤں میں
آ چکا ہے تو تمہیں خود کو اس سے دور رکھنا چاہئے تھا نا کہ
اس کے مل کر اس کے گھر کی عورتوں کے بارے میں
بکواس کرنی چاہیے تھی۔
باسیل اپنا کوٹ اتار کر کالے کرتے کی بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کرتے ہوئے
بھاری آواز میں کہتا ہے۔

گھر کی عورت۔۔۔؟؟زمان کہتا ہوا ہنس پڑتا ہے زور زور سے

اپنے آپ کو پولیس کے ہاتھوں سے نکلوا کر باسیل کے سامنے آکر

منہ میں جما ہوا خون تھوک کی شکل میں زمین پر۔ پھینکتا ہے۔۔

تمہارے گھر کی عورت نے سرئے عام میری بے عزتی کی

تھی مجھے پیروں میں گرایا تھا۔۔

جب تک میں بھی اسے سرئے عام طور پر بے عزت نا کردوں

تو میرا نام بھی ملک زمان نہیں

زمان کی بات پر اب باسیل ہنس پڑتا ہے۔

تمہاری اوقات نہیں ہے اسے پیروں میں سر کے تاج کبھی پیروں

میں دیکھیں ہیں۔۔

باسیل زمان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے

جو تم نے کیا تھا اس کے بعد روح کی جگہ میں اس

وقت میں ہوتا تو

ہماری ملاقات آج یہاں نہیں ہو رہی ہوتی روح

نے تمہیں صرف تمہاری اوقات

دیکھائی ہے باقی کی منزل میں طے کروائیں گا تمہیں ملک زمان

باسیل کہتے ہوئے بلکل زمان کے سامنے آکھڑا ہوا تھا۔۔

ایک گاؤں کے سربراہ اوپر سے پاکستان کے جج پر

حملے کی کوشش کرنے کی وجہ سے تمہیں سزائے موت کی

سزا دی جاتی ہے۔۔

دن تھرڈ ڈگری کا ٹوچر تمہیں دیا جائے گا۔

باسیل کہہ زمان کو رہا تھا پر نظریں پولیس والوں پر جمی ہوئی تھی۔

اور یہ ٹارچر میرے گھر کی کا نام لینے کی سزا کے طور پر

تمہیں مبارک ہو۔۔

اگر اس بار یہ باہر نکل آیا تو یاد رکھنا میں تم لوگوں کو جہاں بھیجو

گا وہ تمہاری سوچ ہے۔۔

ہر دن بد سے بدتر ٹارچر دیا جائے ایسے نا کھانے کے لیے کچھ

رنا ہی پینے کے کیے کچھ ملنا چاہیے ایسے اور جب ہمارے دشمن صحاب

موت کے دروازے پر کھڑے ہوں تو۔ان کی حاضری میری

قدموں میں لگنی چاہیے۔۔

باسیل۔۔۔؟؟؟زمان غصے میں دھاڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔

سہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں کیونکہ یہ سب بیکار ہے اس

وقت تمہارے لیے

باسیل کہتا ہوا لائن کے پاس جا کھڑا ہوتا ہے۔۔

بہت گھمنڈ ہے نا تم لوگوں کو یہ لائن کوئی بھی کراس نہیں

کر سکتا ہے۔۔

باسیل لائن کے پر پیر ہوا میں اٹھائے ہوئے کہتا ہے۔۔

ج میں یہ لائن کراس بھی کروں گا اور تمہارے گھر میں بھی گھسو گا۔۔

ویسے میں نے بھی سنا ہے کہ تمہاری بھی ایک چھوٹی بہن ہے۔۔

میری رُوح کی عمر کی ہی ہو گی جب تم میرے گھر تک گھس کر میرے گھر کی عورتوں کو دیکھنے کی اور ان کا نام لینے کی ہمت کر سکتے ہو تو ایک نظر مجھے بھی تمہارے گھر پر ڈال لینی چاہیے۔۔

باسیل سکندر۔۔۔۔زمان حلق کے بل دھاڑتے ہوئے کہتا ہے

اووو۔۔غصہ آرہا ہے کیا فائدہ غصہ کرنے کا جب تم میرا کچھ بگاڑ ہی نہیں سکتے ہو۔

باسیل زمان کے سامنے آکر کھڑا ہو کر اپنے ہاتھ میں پہنی ہوئی گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ادھی رات وہ گئی ہے تمہاری بہن سوئی تو نہیں ہو گی ناملاقات ہو جائے گی نا میری اس سے۔۔؟؟

باسیل خبردار اگر میری بہن پر اپنی نظریں ڈالی تو میں تمہیں زندگی زمین میں گاڑھ دوں گا۔۔۔

زمان اپنے آپ کو پولیس سے چھوڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے چیختے ہوئے کہتا ہے۔۔

آہ۔۔ہاں۔۔۔یہ تو میرے کرنے کے بعد ہی ہو گا کہ تم مجھے زندہ گاڑھ پاتے ہو یا نہیں۔۔۔؟؟

باسیل کہہ کر اپنی گاڑی سے اپنا کوٹ اٹھائے گاڑی میں جا بیٹھتا ہے اور اسی لائن کو کراس کرتے ہوئے سیدھا دوسرے گاؤں میں چلا جاتا ہے۔

روحی بدر اور سب لوگ تھکاوٹ سے چور اپنے اپنے کمروں میں
موجود بیڈ پر لیٹے ہوئے آرام کر رہے تھے۔۔
کھانا سب لوگ باہر گارڈن میں ہی کھا لیتے ہیں روحی کے چہرہ پر
کوئی ٹینشن کچھ بھی نہیں تھا لیکن مہرین ٹینشن میں آدھی ہوتی
جا رہی تھی جیسے روحی کی جگہ شادی اس کی ہے۔۔
روحی مزے سے بیڈ پر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے چہرے پر
ماسک لگا کر ہاتھ میں پوپ کورن پکڑے ہوئے ٹی وی پر
مووی دیکھ رہی تھی۔۔
اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی مہرین ٹینشن میں مبتلا
بار بار گھڑی کی طرف دیکھے جا رہی تھی۔
کیا ہوا تجھے اتنی ٹینشن میں کیوں ہے تو۔۔؟؟روحی مہرین کی
طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
یار تجھے سچ میں کل کے لیے ٹینشن نہیں ہو رہی ہے میرا تو
سوچ سوچ کر حال برا ہو رہا ہے۔۔
روحی اپنے چہرے سے ماسک ہٹائے پورے کورن کو اپنی گود
سے ہٹا کر اپنے سامنے رکھتی ہے۔۔
اور مہرین کی طرف رخ موڑ کر اس کے ہاتھوں کو اپنے
ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اسے سمجھاتی ہے۔۔
یار تو کس چیز کی ٹینشن لے رہی ہے کہ لوگ ہیں یہ دنیا ہے

یہ سب بھول جاتی ہے جب کوئی اس سے بڑھ کر مصالحہ دار بات

ان کے کانوں میں پڑتی ہے۔

ہاں کچھ دنوں کے لیے میں انکی باتوں میں شامل ہونگی

لیکن کچھ دنوں بعد یہ سب بھول جائیں گے اور پھر سب

ٹھیک ہو جائے گا۔۔

تجھے یقین ہے کہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔؟؟

مہرین روحی کے ہاتھوں میں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

فکر مندی سے بولی۔

ہاں سب ٹھیک ہو جائے گا ٹینشن مت لے اس شادی کو کسی اور

کی شادی سمجھ ہر انجوائے کر کیونکہ یہ روحی کی

شادی تو نہیں ہے اور نا ہی کبھی ہونے والی ہے۔۔

روحی فرض کر اگر کل تیری شادی ہو جاتی ہے تو کیا کرے گی

تو۔۔؟؟

مہرین تجسس سے حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تو کیا کروں گی میں۔۔؟؟روحی اس کا سوال دہراتی ہے

مجھے بھی نہیں پتا کہ کیا کروں گی میں اگر میری قسمت میں واقع

میں کل میرا کسی کا ہونے لکھا ہوا ہے تو

اپنی قسمت سے میں لڑ تو نہیں سکتی ہوں نا جو ہو گا وہ دیکھا

جائے گا۔۔

روحی ایک گہری سانس لیتے ہوئے بولی

مجھے لگتا ہے نا جانے کیوں کل جو ہو گا وہ کسی سے بھی دیکھا

نہیں جائے گا۔۔

مہرین دھیمے لہجے میں کہتی ہے۔۔

چل چھوڑ بند کر اس کو کل تیری شادی ہے پارلر کے جھنجھٹ میں کل تھک جائے گی تو شادی کے بعد ہی اب تو یہ ایکشن مووی دیکھنا۔۔

سو جا چپ کر کے اب تو پورپ کورن بھی دے مجھے اب۔۔

سرین روحی کے ہاتھوں میں سے ریموٹ بھی اور پورپ کورن کے جاتی ہے۔

ٹی وی اور لائٹس بند کیے کمرے میں لیمپ آن کیے ہلکی سے روشنی کر کے دونوں سو جاتی ہے۔۔

دوسری طرف بدر کا بھی ٹینشن سے برا حال ہوا پڑا تھا آنکھوں سے نیند دل سے سکون سب غائب ہوا پڑا تھا بدر تھا۔

باسیل اور حمدان اور فیروز صاحب کے ریکشن کے بارے میں سوچ سوچ کر ہی وہ آدھا ہوتا جا رہا تھا۔۔

باسیل دوسرے گاؤں کی طرف گاڑی تو ضرور موڑتا ہے لیکن وہاں جاتا نہیں ہے واپس حویلی کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

حویلی پہنچ کر گاڑی کو باہر پارک کیے وہ اندر کی جانب داخل ہوتا ہے تو سب لوگوں کو آدھی رات کو اکھٹا دیکھ کر وہ حیران ہو کر ان کے پاس آ بیٹھتا ہے۔

خیریت ہے رات کے اس کی وقت آپ سب لوگ جمع ہوئے ہیں۔؟؟

باسیل صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

سے بات کرنی ہے۔۔؟؟ حمدان صاحب کہتے ہیں اور سب لوگ ایک

دوسرے کی شکلوں کی طرف دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

روحی سے شادی کرلوں تم باسیل۔!!!حمدان صاحب

کہتے ہیں تو باسیل حیرانگی سے صوفے پر سیدھا ہو کر بیٹھتا ہے

یہ کیا کہہ رہے ہیں بابا آپ۔۔؟؟روحی اور بدر کا

کل نکاح ہے۔۔!! باسیل حمدان صاحب کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے

روحی اور بدر کل شادی نہیں کرنے والے ہیں

روحی نے بدر کو شادی سے بھاگ جانے کا کہا ہے وہ لوگ

نا کرنے کی پوری تیاری کر چکے ہیں۔۔

میں نے اور سلطانہ نے خود یہ بات سنی ہے روحی کے منہ سے۔۔

ہیرا بیغم کہتی ہیں۔

بدر۔۔؟؟باسیل اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر غصہ

میں اٹھ کر بدر کے کمرے کا رخ کرنے لگتا ہے پر فیروز صاحب

اسے روک دیتے ہیں۔

روحی کو سنبھالنے والے صرف تم ہو باسیل اب ہم لوگوں

نے اسے سنبھالنے کی کوشش کی ہے کبھی کامیابی اور کبھی

ناکامی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

لیکن اب جو وہ کرنے کا سوچ رہی ہے اس سے اس کا خود کا

کتنا نقصان ہونے والا ہے یہ بات وہ نہیں سمجھ رہی ہے۔

لیکن چاچو اس نے اس شادی کے لیے خود ہاں کی تھی

تو اب وہ۔۔۔

سیل خود کہتے کہتے رک جاتا ہے اور ایک لمبی گہری سانس لیتا ہے

اسے روحی کی بات یاد آجاتی ہے چیلنج والی

پاگل لڑکی۔۔باسیل اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل عزت کی حفاظت کی خاطر یہ تمہیں کرنا پڑے گا

روحی کچھ بھی کرے گی لیکن بدر سے شادی نہیں کرے گی

وہ ایک بار جو ٹھان لے وہ کیے بغیر سکون سے نہیں بیٹھتی ہے۔

روحی کے لیے تم انتخاب بہترین ہو لیکن اگر تمہیں بھی

یہ منظور ہو تو۔۔۔

حمدان صاحب دھیمے لہجے میں کہتے ہیں۔۔

باسیل ان کی اور سب کے افسردہ اور ٹینشن میں گھیرے

ہوئے چہرے پر نظر ڈالتا ہے اور

اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگتا ہے پر سیڑھیوں پر پہنچتے ہی

وہ رک کر پلٹتا ہے اور سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

شادی کی تیاریاں جاری رکھیں نکاح کل ہی ہوگا عزت سے بڑھ

کر باسیل سکندر کے لیے بھی اور کچھ نہیں ہے۔

باسیل دو ٹوک لہجے میں کہتا ہوا سیڑھیوں سے اوپر اپنے کمرے

کی جانب بڑھ جاتا ہے۔

سب لوگ پیچھے سکون کا سانس لیتے ہیں اور ایک دوسرے

کو دیکھ کر مسکرانے لگ جاتے ہیں۔۔

باسیل بھی کمرے میں جا کر سیدھا بیڈ پر لیٹ جاتا ہے اور

ت کی طرف دیکھنے لگ جاتا ہے اور ایک لمبی گہری سانس

لیے خود کو پر سکون کرتا ہے۔۔

یہ باتیں سن کر روحی کے رد عمل کا سوچ کو وہ اپنی آنکھوں

پر ہاتھ رکھتا ہے اور کچھ دیر ایسے ہی لیٹے ہوئے وہ

نیند کی گہرائیوں میں ڈوب جاتا ہے اسے پوزیشن میں

لیٹے ہوئے۔۔

صبح ہو چکی تھی شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھی

اندر باہر لوگ ہی لوگ موجود تھے اور سب میں ہڑبڑی مچی ہوئی تھی۔

روحی کے نکاح کا جوڑا بھی آچکا تھا اس کے میک آپ

کرنے کے لیے پارلر والی بھی آچکی تھی۔

روحی ٹینشن میں کمرے میں بادوپٹے کے بکھرے ہوئے حولیے

میں ادھر اودھر ٹہلتی جا رہی تھی کیونکہ بدر کا

فون نہیں لگ رہا تھا

یہ اچھی بات ہے یا بری اس کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا مہرین بدر

کو دیکھنے کے لیے حویلی کے دوسرے حصے میں بھی جاتی ہے

پر بدر اسے کہیں بھی نہیں نظر آتا ہے۔

روحی بدر نہیں نظر آرہا ہے کہیں بھی پتا نہیں اب ہے وہ

یا چلا گیا ہے۔

مہرین ٹینشن میں روحی کو آکر بتاتی ہے اور روحی کے دل کی دھڑکنیں

تیزی سے بڑھنا شروع ہو جاتی ہیں۔

اب کیا ہوگا کہاں ہے وہ۔؟؟روحی ٹینشن میں مزے

ادھر ادھر چلنے لگ جاتی ہے۔۔

یار اسے ڈھونڈ کہا جا سکتا ہے وہ روحی مہرین ہے ہاتھ

پکڑ کر رو تلو سا منہ بنا کر کہتی ہے۔

روحی۔۔؟؟سلطانہ بیغم اندر آتے ہوئے کہتی ہیں

تمہاری پارلر والی آگئی ہیں تیار ہونا شروع ہو جاؤں

میری گڑیا۔۔

سلطانہ بیغم روحی کو مسکراتے ہوئے اس کی ٹھوڑی پکڑ کر

اسے پیار سے کہتی ہے۔

جی امی۔۔!روحی اپنی بڑھتی ہوئی ڈھڑکنوں کو نارمل کرتے ہوئے

مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

سلطانہ بیغم کہہ کر چلی جاتی ہے اور پارلر والیاں روحی کو تیار

ہونا شروع کر دیتی ہے۔۔

روحی کی دل۔کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھنے لگ گئی تھی

چہرے پر ڈر اور ٹینشن صاف دیکھائی دے رہا تھا۔

گھر میں ہر کوئی تیار کر چکا تھا باہر نکاح کا سیٹ آپ بھی
مکمل طور پر ہو چکا تھا۔
کھانا وغیرہ ہر چیز تیار ہو چکی تھی باسیل بھی نکاح
کے لیے تیار ہو رہا تھا سفید کلر کا کارٹن کا شلوار قمیض پہنے ہوئے
اوپر نیوی بلیو کلر کر کوٹ پہن کر ہاتھ میں گھڑی پہن کر پیروں
میں نیوی بلیو کلر کے جوتے پہنتے ہوئے آخر میں اپنا بریسڈ
فیوم لگائے ہوئے باہر جانے کے مکمل طور ہو چکا تھا باسیل اپنے آپ کو
تیار ہو کر ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں دیکھ رہا تھا
اور ایک لمبی گہری سانس لے کر خود کو دیکھتا ہے
اور دیکھ کر کمرے میں سے باہر چلا جاتا ہے۔۔
روحی بھی لال سرخ رنگ کے لہنگے میں ملبوس اوپر گولڈن کلر کا
گوٹے کا کام کیے ہوئے چہرے پر سوفٹ اور خوبصورت سا
برائیڈل میک آپ کیے ہوئے ہاتھوں میں چوڑیاں اور سونے کے
کنگن پہن کر گلے میں گولڈن کلر کا سونے کا بے حد خوبصورت سا
نیک لیس پہنے ہوئے مکمل طور پر دلہن کے جوڑے میں ملبوس
بے حد خوبصورت سی دلہن بن کر وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے
نظریں جھکائے ہوئے بیٹھی ہوئی تھی۔
نے آپ کو دلہن کے روپ میں اب تک اس نے خود دیکھا ہی نہیں

اپنے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے وہ نظریں جھکائے ہوئے بیٹھی ہوئی تھی

پارلر والی روحی کے پیروں میں ہیلز اور دوبارہ سے

سونے کی پہنا رہی تھی۔

روحی۔۔ مہرین گیسٹ روم میں تیار ہونے کے لیے

پکی جاتی ہے مہرین کے آتی ہے روحی نظر اٹھ آکر اس کی طرف دیکھتی ہے

اور جا کر جلدی سے اٹھ کر اس کے گلے سے

لگ جاتی ہے۔

آپ لوگ جائیں میں باقی کا دیکھ لوں گی اگر کچھ ہوا تو۔

مہرین پارلر والیوں کو کہہ کر انہیں کمرے سے باہر بھیج دیتی ہے۔

روحی کیوں رو رہی ہے۔۔؟؟ مہرین روحی کو

واپس کرسی پر بیٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مہرین مجھے بدر سے شادی نہیں کرنی ہے۔۔

روحی روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں تو تیری شادی بدر سے نہیں ہو رہی ہے تو نے خود تو کہا تھا

سب پلین کیا ہوا تو ہے۔ مہرین اسے تسلی دیتے ہوئے کہتی ہے۔

مہرین مجھے پتا نہیں کیوں بہت ڈر لگ رہا ہے

یہ دیکھ میرا دل پھٹ کر باہر آجائے گا اتنی تیزی سے یہ دھڑک رہا

ہے۔۔

روحی مہرین کا ہاتھ دل پر رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بدر کا کچھ پتا چلا کہیں دیکھا وہ تجھے۔۔؟؟ روحی روتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

مہرین نامیں سر ہلادیتی ہے اور روحی پھر دوبارہ

زور سے رونے لگ جاتی ہے۔۔

مہرین وہ مل نہیں رہا ہے سب کو پتا چل جائے گا کہ وہ کہیں

میں ہے ایسا نا ہو کہ گھر والے میری کسی اور سے شادی کروادیں گے۔

روحی کہتے ہوئے زور زور سے رونے لگ جاتی ہے۔۔

پورے کمرے میں اس کے رونے کی آوازیں گونج رہی تھی۔

تو تو مت یار مل جائے گا بدر۔۔

مہرین اس کے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی چپ ہو جا یار میک آپ خراب جائے گا۔۔

مہرین اسے رونے سے روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

میری زندگی خراب ہونے جا رہی ہے تجھے میرے میک آپ کی

پڑی ہوئی ہے بدتمیز لڑکی۔

میں نے شادی کرنے ہے ابھی ابھی میں نے گاؤں کی گنڈی بنا ھت

بہت سارے پیسے جمع کرنے تھے اور باہر کے ملک جا کر

کسی گورے سے میں نے شادی کرنی تھی مجھے گاؤں کے لڑکے

سے شادی نہیں کرنی ہے۔۔

روحی زور سے روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی چپ ہو جا کوئی سن کے گا تیری بکواس۔۔

مہرین اسے چپ کرواتی ہے پر وہ اور زور سے رونا لگ جاتی ہے۔

میں بکواس نہیں کر رہی ہے میں نے سچ مچ میں ابھی گنڈا گردی کرنی تھی پورے گاؤں میں

میں تو اپنی گینگ بھی بنانے لگ گئی تھی پر اب میری کروا رہے ہیں یہ سب کچھ سالوں میں پھر اپنے بچوں پر ہی گنڈا گردی کر پاؤں گی بس۔۔۔۔

میرا سپنہ توڑ دیا ان لوگوں نے مس مس تو جا کر ایک ڈھونڈا تھا میں نے وہ بھی ٹوٹ گیا۔۔

روحی روتے ہوئے بولی اور بول کر پھر دوبارہ رونے لگ جاتی ہے

مہرین اس کی باتیں سن کر ہنس رہی تھی۔۔

مت ہنس چڑیل مت ہنس مجھ پر پلرز میں پہلے ہی بہت زیادہ ٹینشن میں ہوں میں اسی کھڑکی سے کود کر اپنی جان دے دوں گی ورنہ۔۔

روحی کھڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

بدر کتا کمینہ ایسے غائب ہوا کہ مجھے بھی کہیں نظر نہیں آرہا ہے اب میرا کیا بنے گا کس گھٹیا ذلیل گندی شکل والے میرا اسی جیسے انسان سے یہ لوگ میری شادی کروائیں گے۔۔

روحی کے آنسوؤں رکنے کا نام ہی نہیں کے رہے تھے اور سامنے والی کی ہنسی۔

Dastane Rooh E Basil ♥

Episode No 11 part 02 "

By Saleha Iqbal ... 🦋

روحی۔۔۔ سلطانہ بیغم زور سے دروازے سے آواز لگا کر پکارتی ہے

روحی اندر کرسی پر بیٹھے ہوئے سسکیاں لے رہی تھی۔

مہرین روحی کو چھوڑ کر جلدی سے جا کر دروازے کو کھولتی ہے

سلطانہ بیغم روحی کے رونے کی آواز پر حیران پریشان ہو

کر اس کے پاس آجاتی ہے۔۔

کیا ہو گیا ہے میری گڑیا کو کیوں رو رہی ہے۔؟؟

سلطانہ بیغم روحی کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

شو پیپر ڈریسنگ ٹیبل سے اٹھا کر روحی کے آنسوؤں صاف کرتی ہے۔

امی میں نے شادی نہیں کرنی ہے۔۔روحی اپنی ماں کے پیٹ سے

لپٹ کر روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی ایسے نہیں کہتے ہیں سب مہمان اچھے ہیں ساری

تیاریاں ہو چکی ہیں۔

امی آپ کو میری نہیں پڑی ہے آپ کو لوگوں کی فکر ہے

آپ کبھی تو میری بھی بات سن کر اسے سمجھنے کی کوشش

کیا کریں کیوں ہمیشہ لوگوں کا کہہ کر میرا منہ بند کروا دیتی ہیں آپ

ہو کر اپنی نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ایسا نہیں ہے روحی مجھے تمہاری فکر ہے اور سب سے زیادہ ہے
میری گڑیا لیکن اس دُنیا میں رہنے کے لیے عزت کو
بھی تو ہمیں ہی برقرار رکھنا پڑے گا۔

سلطانہ بیغم روحی کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار
سے کہتی ہیں۔۔

عزت بیٹی کی خوشیوں سے زیادہ ضروری ہے آپ لوگوں کے لیے۔؟
روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

بیٹی کی عزت سب سے زیادہ ضروری ہے اس کے ماں
باپ کے لیے اسی طرح بیٹی کو بھی تو اپنے ماں باپ کی عزت
کی پرواہ کرنی چاہیے۔۔۔

مطلب۔۔؟؟روحی سلطانہ بیغم کی بات مکمل ہوتے ہی بول پڑتی ہے

مطلب یہ کہ آج ایسا کچھ بھی مت کرنا جس سے تمہارے
باپ کی تمہارے خاندان کی عزت میں کمی ہے ان کے سر اٹھا
کی وجہ بننا سر جھکانے کی کبھی نہیں۔

سلطانہ بیغم روحی کو واپس کرسی پر بیٹھاتے ہوئے
کہتی ہیں۔۔

کسی میرا ہونا شرمندگی ہے آپ سب کے لیے۔

روحی اپنی ماں کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے نم آنکھوں سے
پوچھتی ہے۔

نہیں۔۔ بلکل بھی نہیں۔۔!! سلطانہ بیغم روحی کے آنسوؤں

صاف کرتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

اگر نہیں ہوں تو امی آپ لوگ بار بار مجھے شرمندگی نا کروانا

ہماری بے عزتی نا کروانا یہ سب کیوں کہتے رہتے ہیں۔۔

امی آپ لوگوں کی بیٹی ہوں پر میں بھی ہوں تو ایک انسان نا

جذبات احساسات اپنے لیے سہی غلط اچھا برا یہ سب

تو مجھے خود ہی دیکھنا پڑے گا۔۔

ن۔۔ سلطانہ بیغم کچھ بولنا چاہتی ہیں پر روحی انہیں روک

دیتی ہے۔۔

رک جائیں امی ایک سیکنڈ۔۔ روحی دوبارہ کھڑی ہو کر

لہنگے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے کہتی ہے۔۔

آپ کو اس بات کی فکر ہے نا کہ میں شادی کے اسٹیج پر

کوئی تماشا نا کردوں شادی سے انکار کر کے

میں انکار نہیں کروں گی میں آج شادی کروں گی اس سے انکار

نہیں کروں گی لیکن میں اس سے آج کے بعد بات کبھی

نہیں کروں گی امی آپ کو عزت چاہیے بیٹی نہیں آپ کو عزت

ہی ملی گی اب روحی نہیں

کہتے ہوئے آنکھوں سے مسلسل آنسوؤں تیزی سے بہہ جا رہے تھے۔

روحی۔۔؟؟سلطانہ بیغم اس کے نام پر زور دیتے ہوئے کہتی ہیں

لے جانے آئیں تھیں نا مجھے چلے چلتے ہیں آپ کو آپ کی عزت

دیتی ہوں میں آج جو شاید آج سے پہلے میں کرنے

میں اور دینے میں ناکام رہی۔۔۔

روحی اپنے چہرہ پر سے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

سلطانہ بیغم بھی کچھ نہیں کہتی ہیں روحی کا ہاتھ پکڑ کر

اسے نیچے لے جاتی ہیں ایک طرف سے سلطانہ بیغم اور دوسری

طرف سے مہرین دونوں روحی کا لہنگا پکڑے ہوئے

اسے گارڈن ایریا میں نکاح کے لیے بنائے گئے سیٹ آپ

پر کے جاتی ہیں۔۔

ہیرا بیغم کا ہاتھ پکڑ کر روحی گارڈن میں ڈیکوریٹ کیے ہوئے

نکاح کے اسٹیج پر روحی کو لے جا کر بیٹھا دیتے ہیں۔

روحی ایک بار بھی نظر اٹھا کر کا یکی طرف بھی نہیں دیکھتی ہے

آنکھیں نمی سے بھری ہوئی تھی۔۔

ہاتھ میں لگی ہوئی مہندی پر اس کے آنسوؤں بار بار گرے

جا رہے تھے جنہیں مل کر وہ انہیں صاف کر رہی تھی۔۔

آس پاس کے لوگ روحی کی تصویریں لینے لگ جاتے ہیں

تھوڑی ہی دیر بعد نکاح خواہ مولوی صاحب بھی آجاتے ہیں

نکاح پڑھوانے کے لیے حمدان صاحب اور فیروز صاحب دونوں

باسیل کی طرف ہوتے ہیں اور سلطانہ بیغم ہیرا بیغم مہرین

روحی کی طرف ہوتے ہیں۔۔

روحی ایک لہری سانس لے کر ابھی نظریں اٹھائی ہی تھی کہ

سامنے سے آتے ہوئے بدر کو دیکھ کر وہ حیران رہ جاتی ہے۔۔

باسیل سکندر ولد حمدان سیکندر کیا آپ کو روحی فیروز

ولد فیروز خان کے ساتھ 10 لکھ حق مہر یہ نکاح قبول ہے۔۔؟؟؟

روحی کی نظر بدر پر تھی پر جیسے ہی باسیل کا نام کانوں میں

پڑتا ہے روحی گردن موڑ کر پھولوں کی لڑیوں کی بنی ہوئی

خوبصورت سی دیوار کے دوسری طرف باسیل کو دیکھتی ہے

جو اسے ہی دیکھ رہا تھا بلکل خاموش سا

امی۔۔روحی سر اٹھا کر سلطانہ بیغم کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے

اور کہہ کر اٹھنے لگتی ہے۔۔

روحی بیٹھی رہو تم نے کہا تھا کہ نکاح کرو گی کوئی تماشا نہیں

سلطانہ بیغم روحی کے کندھ پر ہاتھ رکھے ہوئے کہتی ہیں۔

امی پر یہ غلط ہے زبردستی انہیں مجھ سے مت باندھے۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔!!

روحی کہہ ہی رہی تھی کہ باسیل نکاح کو قبول کر چکا تھا۔۔

باسیل کی آواز پر روحی دوبارہ فوراً پلٹ کر ایک دوسرے کو

دیکھتے ہیں۔۔

مولوی صاحب مزید 2 چار پوچھتے ہیں دونوں بار باسیل روحی

کو دیکھتے ہوئے نکاح قبول کرتا ہے۔۔

پیپرز پر سائن نہیں کرتا ہے ابھی مولوی صاحب اب روحی کی

طرف آکر اس کا نکاح پڑھوانے لگتے ہیں۔۔

روحی باسیل سے نظریں ہٹا کر غصے میں بدر کو دیکھتی ہے

جو اسٹیج سے نیچے بلیک کلر کی شلوار قمیض پہنے ہوئے

سر جھکائے ہوئے کھڑا تھا۔۔

روحی فیروز خان ولد فیروز خان کیا آپ کو 10 لاکھ حق مہر کے

ساتھ باسیل سکندر ولد حمدان سکندر سے یہ نکاح قبول ہے۔۔؟؟

مولوی صاحب پوچھتے ہیں پر روحی کوئی جواب نہیں دیتی ہے

وہ غصے میں بدر کو ہی دیکھے جا رہی تھی۔

باسیل بھی روحی سے نظریں ہٹا کر سر جھکائے اپنے ہاتھوں

کو آپس میں ملنے لگ جاتا ہے اسے لگتا ہے کہ روحی

نکاح سے انکار کر دے گی پر۔۔۔

قبول ہے۔۔

مولوی صاحب مزید 2 بار اور روحی سے پوچھتے ہیں

دوسری بار جواب دینے سے پہلے اس کے سامنے اس کے بابا اکھڑے

ہوتے ہیں۔۔

روحی انہیں دیکھ کر سر جھکا لیتی ہے اور دھیمے لہجے میں

کہہ دیتی ہے۔۔

قبول ہے۔۔!!!

قبول ہے۔۔۔!!!

روحی کے کہنے پر باسیل ایک لمبی گہری سانس لیتا ہے۔

مبارک ہو آپ دونوں کا نکاح ہو چکا ہے اب ان کاغذات پر دستخط کر
کے اپنے رشتے کو مضبوط کر لیں۔۔۔
مولوی صاحب کے کہنے پر بیچ میں سے پھولوں کی دیوار ہٹا
دی جاتی ہے۔۔
باسیل حمدان صاحب اور فیروز صاحب کے ساتھ روحی کی طرف قدم
بڑھاتا ہے اور اس کے پاس صوفے پر بیٹھ جاتا ہے۔
روحی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے غصے میں چور
بامشکل بیٹھی ہوئی تھی۔۔
باسیل کہہ نظر اس کی بند مٹھی ہر جاتی ہے وہ ان پر ہاتھ رکھ کر
روحی کے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتا ہے۔۔
روحی باسیل کا ہاتھ اپنے ہاتھ پر دیکھ کر جھٹ سے اس کی طرف
دیکھتی ہے اپنی نم۔اور غصے سے بھری ہوئی نظریں باسیل
کی آنکھوں سے ملاتی ہے ہر جھٹ سے واپس جھکا بھی لیتی ہے
نظریں بھی اور اس کے ہاتھ کے نیچے سے اپنا ہاتھ بھی چھوڑا لیتی
ہے۔۔
بچوں ان پر سائن کرو اور ساتھ ساتھ اپنے رشتے کی مضبوطی
کے لیے دعا بھی مانگو اللہ تعالیٰ سے
مولوی صاحب کہتے ہیں اور نکاح کے کاغذات باسیل کے سامنے
کرتے ہیں۔۔
یااللہ میں نے اس رشتے کو قبول تو کر لیا ہے مجھے اسے ہمیشہ
نبھانے کی اور صحیح سے چلانے کی توفیق دینا۔

یا اللہ روحی جیسی پاگل لڑکی سے میرے دل اور دماغ کی حفاظت فرمانا۔

یا اللہ روحی کو مجھ سے کم لڑنے کی اور میری عزت کرنے کی توفیق دینا۔۔ آمین۔۔۔!!

باسیل کہتا ہے اور سارے پیپیرز پر سائن کر کے روحی کی طرف بڑھاتا ہے۔۔۔

روحی غصے میں پین کو اٹھاتی ہے اور سائن کرنے لگ جاتی ہے

وہ بس ابھی کے ابھی اس سٹیویشن سے نکلنا چاہتی تھی۔

یا اللہ مجھے ان کا جینا حرام کرنے کی توفیق عطا کرنا

یا اللہ میں نے ان کو اتنا پاگل کرنا چاہتی ہوں کہ یہ خود ہی اپنا سر دیواروں میں مارتے ہوئے پاگل خانے پہنچ جائیں۔

یا اللہ مجھے اس انچاہے رشتے کو نبھانے کی ہمت دینا جو ہو گیا ہے اسے کوئی بدل نہیں سکتا پر آگے جو ہو گا اس میں میرا ساتھ دیجیے گا آمین۔۔!!!

روحی بھی آخری سائن کرتے ہوئے پین واپس ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

دعا کے لیے سب لوگ ہاتھ اٹھا لیتا ہے اور دعائے خیر کرنے لگ جاتے ہیں۔۔۔

سب لوگ دعا مانگ کر روحی اور باسیل کو مبارکباد دیتے ہیں

صرف گھر والے ہی نہیں مہمان بھی سارے آکر روحی اور باسیل

کو مبارکباد دیتے ہیں۔۔

روحی کی نظریں بدر پر جمی ہوئی تھی بدر ہچکچاتے ہوئے آتا ہے

پہلے باسیل سے گلے ملتا ہے اور پھر روحی کی

طرف قدم بڑھاتا ہے۔

روحی کے سامنے ٹیبل پر جا بیٹھتا ہے

اور اس کے نظریں چراتے ہوئے وہ اسے نکاح کی مبارکباد

دینے ہی لگتا ہے کہ روحی غصے میں بول پڑتی ہے۔۔

بدر چکا جا یہاں سے ورنہ تو مجھ سے اس لہنگے کے جوڑے میں

بھی پٹ جائے گا میں تیرا حشر کردوں گی بدر

چلا جا یہاں سے تو۔۔

روحی غصے میں کہتی ہے سبھی گھر والوں کو اس کی

آواز با آسانی سنائی دیتی ہے۔

حی سوری۔۔بدر اس کے سامنے بیٹھے ہوئے اس سے معافی مانگتا ہے

بدر۔۔؟؟روحی غصے میں کہتی ہے تو باسیل بھی بول پڑتا ہے

بدر جاؤ۔۔!! باسیل حکمانہ لہجے میں کہتا ہے۔۔

بیچ میں مت بولیں آپ انکل ورنہ جتنا غصہ مجھے اس وقت

آپ پر آرہا ہے نا میں آپ کا منہ یہی پر ہی نوچ لوں گی۔

کو مبارکباد دیتے ہیں۔۔

روحی کی نظریں بدر پر جمی ہوئی تھی بدر ہچکچاتے ہوئے آتا ہے

پہلے باسیل سے گلے ملتا ہے اور پھر روحی کی

طرف قدم بڑھاتا ہے۔

روحی کے سامنے ٹیبل پر جا بیٹھتا ہے

ور اس کے نظریں چراتے ہوئے وہ اسے نکاح کی مبارکباد

دینے ہی لگتا ہے کہ روحی غصے میں بول پڑتی ہے۔۔

کا جا یہاں سے ورنہ تو مجھ سے اس لہنگے کے جوڑے م

بھی پٹ جائے گا میں تیرا حشر کر دوں گی بدر

چلا جا یہاں سے تو۔۔

روحی غصے میں کہتی ہے سبھی گھر والوں کو اس کی

آواز با آسانی سنائی دیتی ہے۔

وری۔۔بدر اس کے سامنے بیٹھے ہوئے اس سے معافی مانگت

بدر۔۔؟؟روحی غصے میں کہتی ہے تو باسیل بھی بول پڑتا ہے

بدر جاؤ۔۔!! باسیل حکمانہ لہجے میں کہتا ہے۔۔

میں مت بولیں آپ انکل ورنہ جتنا غصہ مجھے اس وقت

روحی باسیل کو بلکل دھیمے لہجے میں دبے دبے الفاظوں میں

غصہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی بھی جواباً دانت بھینچتے ہوئے روحی کو دیکھتا ہے۔۔

بدر اٹھ کر جانے لگتا ہے پر روحی کا کرتا پکڑ کر اسے روک دیتی ہے۔

کدھر۔۔؟؟بیٹھ جاؤ ابھی یہاں چپ کر کے ورنہ میں تمہارا

بھی حشر نشر کر دوں گی۔۔

روحی غصے میں کہتی ہے تو بدر بھی ہنستے ہوئے ایک گہری سانس لے کر

روحی کے پاس صوفے پر بیٹھ جاتا ہے۔۔

کچھ دیر بعد مہمان کھانے کے بعد واپس جانے لگتے ہیں روحی

کو بھی باسیل کے کمرے میں مہرین کے ساتھ بھیج دیا تھا

وہ لوگ حویلی میں انٹر ہوتے ہی دونوں ایک دوسرے کی شکل

دیکھ کر ایک لمبی گہری سانس لیتی ہیں اور

سیڑھیوں سے اوپر کی طرف بڑھنے لگتے ہیں۔۔

مہرین۔۔؟؟روحی سیڑھیوں سے اوپر جاتے ہوئے روحی کو آواز

لگا کر کہتی ہے۔

بول۔۔!!مہرین تھکے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔۔

مجھے ایک مضبوط لوہے کی راڈ لا کر تو دے "دونوں باسیل کے کمرے

کے دروازے کے سامنے کھڑی ہو کر کہتی ہے۔

کیا کریں گی اس کا۔؟؟ مہرین تجسس سے پوچھتی ہے۔

مجھے کسی کو آج رات قتل کرنا ہے کر تو میں اپنی زبان سے
بھی ان کا قتل کر سکتی ہوں لیکن راڈ کو دیکھ کر وہ مجھے جواباً کچھ نہیں
بولیں گے۔۔

روحی اپنی ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہتی ہے

کتی بیوہ ہو جائے گی آج ہی ابھی تو نکاح ہوا ہے تیرا "مہرین روحی کی
بازو پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے۔۔

بڈھے شوہر سے تو بہتر ہی ہے نا کہ میرا کوئی شوہر ہو ہی نا
آج رات باسیل سکندر اور کل بدر سکندر کا دونوں کا میں اس
دنیا سے رخصت کروں گی اور میں ضرور کروں گی تو جا جا کر روڈ
لا کر دے مجھے۔۔

روحی اسے بھیج دیتی ہے اور خود ہی کمرے میں داخل ہو جاتی ہے
کمرے کا دروازہ جیسے ہی کھولتی ہے پورا کمرہ پھولوں سے
سجا ہوا تھا بیڈ پر خوبصورت سے سیج سجائی ہوئی ہے ہر طرف
پھولوں کی خوشبوؤں پھیلی ہوئی تھی۔

روحی کمرے کا دروازہ تو کھول دیتی ہے پر اندر جانے کی
ہمت نہیں ہو پا رہی تھی اس کی لیکن روحی کمرے میں داخل ہوتی ہے۔

اندر داخل ہوتے ہی وہ کمرے کا دروازہ پیچھے سے بند کر دیتی ہے۔

اپنے سر سے دوپٹہ اتار کر صوفے پر پھینکتی ہے۔

اور ہاتھوں میں لہنگا پکڑ کر بیڈ کی طرف بڑھتی ہے۔۔

یہ سب کتنا خوبصورت لگ رہا ہے لیکن میری شادی ایک انکل سے

کیوں ہوئی اللہ جی اور ان جیسے کھڑوس مغرور

کنجوس آدمی سے ہی کیوں آپ میرے لیے کوئی انگریز بھی تو

بھیج سکتے تھے نا اللہ جی

روحی کھڑکی سے باہر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

پر کوئی بات نہیں اللہ جی میں خود ہی ان کو سیدھا کر دوں گی

میں ان کا جینا حرام کر دوں گی اور مجھ سے شادی پر افسوس

بھی اگر میں نے نا کروایا تو میرا نام بھی روحی نہیں۔۔

روحی اپنے آپ کو ہمت دیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

لیکن اللہ جی مجھے یہ کھڑوس شوہر نہیں چاہیے تھا

مجھے نہیں پتا شوہر بدل کر دیں ایک تو اتنی چھوٹی سی عمر

میں آپ نے میری شادی کر دی اور کی بھی تو کس سے

ایک بڈھے سے۔۔۔

روحی کہتی ہوئی وہی زمین پر صوفے کے پاس گڈھنوں

کے بل بیٹھ کر اپنا منہ گڈھنوں میں چھپائے ہوئے زور زور سے

رونے لگ جاتی ہے۔۔

باسیل گھر والوں سے باہر گارڈن ایریا میں ہی سب مہمان سے مل

رہا تھا جو خاص خاص دوسرے گاؤں سے آئیں تھے ان سے

مل کر انہیں رخصت کر رہے تھے۔۔

روحی کہتے ہوئے کھڑی ہو جاتی ہے آنکھوں میں آنسوؤں

آنسوؤں سے گال بھی بھیگے ہوئے ناک سے نتھلی کانوں میں پہننے

ہوئے جھمکے کے پاس لٹک رہی تھی۔۔

روحی نے ہاتھوں میں لہنگا پکڑے ہوئے باسیل کی طرف قدم بڑھاتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

انکل مانا کے میں جوان ہوں بہت زیادہ خوبصورت ہوں لیکن

اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ میری ایک بڈھے سے ہو جائے۔۔

روحی کہتے ہوئے ایک بار پھر سے رو پڑتی ہے اور جا کر صوفے پر

بیٹھ جاتی ہے۔

ہو گئی بکواس۔۔؟؟ باسیل اپنے ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے ایک

آئیبرو اٹھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

نہیں ابھی کہا ابھی تو میں نے شروع کی ہے ابھی تو میں نے

پوری رات آپ کو کوسنا باقی ہے۔۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے غصے سے کہتی ہے۔

کہاں تھی میں آپ نے تو مجھے لائینیں ہی بھلا دی ہیں

روکیں زارا لائینیں سوچ لوں دوبارہ پھر دوبارہ سے رونا شروع

کرتی ہوں۔۔

روحی کہہ کر اپنے دماغ پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل نا میں سر ہلاتے ہوئے صوفے کے سامنے پڑے ہوئے

باسیل مہمانوں کو رخصت کر کے اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا
تا ایک ہاتھ میں جیکٹ اور موبائل پکڑے ہوئے کمرے کی طرف آرہا تھ
اور آکر دروازے کے باہر کھڑا ہو جاتا ہے۔۔
روحی کے رونے کی آوازیں سن کر باسیل ایک لمبی گہری سانس
لیتا ہے وہ پلٹ کر واپس جانے لگتا ہے پر حویلی میں داخل ہوتے
ہوئے اپنے ماں باپ کو دیکھ کر وہ کمرے میں داخل ہو جاتا ہے۔۔
روحی کی طرف بنا دیکھے وہ جلدی سے ہی دروازے کو
بند کرتا ہے اور پھر پلٹ کر روحی کو دیکھتا ہے جو صوفے کے
پاس زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوئے رو رہی تھی۔۔
باسیل ایک نظر کمرے کی ڈیکوریشن اور پھولوں سے سجی ہوئی
سیج کو دیکھتا ہے اور پھر زمین پر بیٹھی ہوئی روحی کو
اپنا جیکٹ اور موبائل بیڈ پر پھینکتا ہے بازوؤں کی کف
لنکس کھول کر بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کرنے لگ جاتا ہے
اور روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔۔
کیا ہو گیا ہے کیوں رو رہی ہو تم۔۔؟؟باسیل روحی کی طرف دیکھتے
ہوئے بازوؤں کو فولڈ کرتے ہوئے کہتا ہے۔
آ۔۔آ۔۔آپ سے شادی جو ہو گئی ہے اب میں نے پوری زندگی رونا
ہی پڑے گا مجھے۔۔۔روحی بنا سر اٹھائے
روتے ہوئے ہی کہتی ہے۔۔
نہیں انکل زارا شرم نہیں آئی آپ کو مجھ سے اپنے سے چھوٹی عمر
کی لڑکی سے شادی کرتے ہوئے۔؟؟

ٹیبل سے ایک گلاس میں پانی ڈال کر سائیڈ صوفے پر جا

بیٹھتا ہے۔۔

ہاں یاد آ گئی۔۔!!! ابھی میں پھر سے رونا شروع ہو رہی ہوں

جب تک میرا ہتھیار بھی آ جائے گا۔۔

روحی کہہ کر دوبارہ رونا شروع ہو جاتی ہے۔۔

آپ نے میری زندگی برباد کر دی ہے مجھے گورا چٹا امیر جوان شوہر

چاہیے تھا لیکن مجھے گورا چٹا امیر بڈھا شوہر مل گیا

حی کی آنکھوں سے آنسوؤں سچ میں تیزی سے بہنا شروع ہو جاتے ہیں

ہائے رے میری قسمت اللہ جی میں نے کیا غلطی کی

ہے کہ ایسا شوہر میرے متھے لگا دیا۔۔

روحی باسیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے

باسیل زور سے روحی کی انگلی پر ہاتھ مار کر خود سے دور

کرتا ہے اور صوفے پر سیدھا ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور روحی کو غصے میں

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اللہ اللہ کتنی بڑی ناٹنکی ہو تم رونا تو مجھے چاہیے رو تم

رہی ہو آخر کار میرے متھے تم جیسی لمبی زبان والی چڑیل

لگی ہے اور رو تم رہی ہو۔۔؟؟

باسیل کہتے ہوئے کھڑا ہو جاتا ہے اور روحی کے سامنے

آ کر اسے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

چڑیل کس کو بڈھا شوہر۔۔؟؟ روحی اپنا لہنگا ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
صوفے پر چڑھ کر غصے میں باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
بڈھا۔۔ خبردار مجھے بڈھا کہا ٹانگیں توڑ دوں گا میں تمہاری
باسیل غصے میں اپنی آنکھیں چھوٹی چھوٹی کیے روحی کی
طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
آئے بڑے میری ٹانگیں توڑنے والے ہاتھ تو لگا کر دیکھائیں آپ کی
بڈھی ہڈیوں میں اتنا دم نہیں ہے جتنا مجھ میں ہے مار مار
کر میں آپ کا حشر کر سکتی ہوں۔
روحی بھی غصے میں اپنی آنکھیں بڑی بڑی کیے باسیل کو دیکھتے ہوئے
کمر پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہے۔۔
پہلے تم صوفے سے نیچے اترو پھر زارا دوبارہ بولنا جو تم بول رہی تھی۔۔
باسیل اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے صوفے سے نیچے اتارتے ہوئے کہتا ہے
روحی باسیل کے کندھے تک بھی نہیں آرہی تھی۔
باسیل کمر پر ہاتھ رکھ کر روحی کو نظر جھکا کر دیکھتے ہوئے
ایک لمبی گہری سانس لیتا ہے اور کھڑکی سے باہر ایک
سرسری سی نظر اٹھاتا ہے۔۔
روحی معصوم سی شکل بنا کر سر اٹھا کر باسیل کی طرف دیکھتی ہے۔۔
انکل میں تھک گئی تو رو رو کر مجھے پانی تو دے دیں۔
روحی کہہ کر واپس صوفے پر بیٹھ جاتی ہے۔
باسیل روحی کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے
ہوئے روحی کے لیے گلاس میں پانی ڈالتا ہے۔۔

شکریہ آپ کا انکل۔۔!!روحی پانی کا گلاس باسیل کے ہاتھوں سے

پکڑے ہوئے کہتی ہیں۔

روح۔۔۔؟؟ باسیل اس کے انکل کہنے پر اسے گھور کر دیکھ رہا تھا۔

اچھا نا شوہر تو آپ ابھی میرے تازے تازے بنے ہیں

اس سے پہلے تو آپ میرے لیے انکل ہی تھے نا تو اچانک سے تھوڑی

نا بدل لوں گی میں خود کو اپنے لیے

روحی پانی پیتے ہوئے باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

پانی پی لو پہلے زبان بعد میں چلا لینا کوئی نہیں یہ کہیں پر

گم ہو جائے گی۔

باسیل الماری کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

الماری جیسے ہی کھولتا ہے اس میں خود کے کپڑوں سے زیادہ روحی

ہے کپڑے دیکھ کر وہ حیران ہو جاتا ہے۔۔

Only For Rooh Don't touch Basil ....!!!!

الماری میں نیچے ڈرار پر لکھا ہوا تھا باسیل اسے پڑھ کر

جیسے ہی ڈرار کھولتا ہے فوراً سے اسے بند بھی کرتا ہے اور اپنی

آنکھیں بند کیے وہ جلدی سے اپنے لیے ٹراوزر شرٹ

لیے الماری کو بند کر دیتا ہے۔۔

انکل۔۔روحی ہنستے ہوئے لہنگا اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے باسیل

کی طرف آتی ہے وہ جیسے ہی الماری

بند کر کے پلٹتا ہے روحی کو دیکھ کر فوراً الماری سے جا لگتا ہے۔

چڑیلوں والی حرکتیں کر رہی ہو اور پھر کہتی ہو تمہیں چڑیل نا بولو میں۔۔

باسیل اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

بولو کیا ہے۔۔؟؟ باسیل ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے

اچھا چلیں ہماری شادی تو ہو گئی ہے اب کیا کر سکتے ہیں

ایک آپ آپ میری منہ دیکھائی دیں۔۔

روحی مسکراتے ہوئے کہتی ہے اور ہاتھ باسیل کی طرف بڑھاتی ہے۔

کیاااا۔۔؟؟؟ باسیل روحی کی طرف پلٹتا ہے اور اس کی طرف

ایک قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کس منہ کی منہ دیکھائی بی بی زبردستیوں کی شادیوں کی

کوئی منہ دیکھائی نہیں ہوتی ہے اور ایسی شکلوں کی تو

واقع میں ہی نہیں ہوتی ہے آئی بڑی منہ دیکھائی والی جاؤں جا کر

منہ دھو کر آؤں منہ دھونے کے بعد اندر سے جن نکلے

گا یا چڑیل اس کے بعد سوچوں گا منہ دیکھائی دینی ہے یا منہ

چھپا کر مجھے یہاں سے بھاگنا ہے۔۔

سیل ٹیڑھی سمائل کرتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر پھر سے پلٹ جاتا ہے

ڈریسنگ ٹیبل کی طرف اور اپنی ہاتھ سے گھڑی نکال کر ڈریسنگ ٹیبل

پر رکھ دیتا ہے۔

بدتمیزی کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ۔۔؟؟ روحی غصے میں باسیل

کا بازوؤں پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف موڑتی ہے۔

اور ویسے بھی زبردستی کی شادی میری ہوئی ہے آپ تو مزے سے

وہاں بیٹھے ہوئے تھے اور اپنی ان گندی نظروں سے مجھے

تاڑے جا رہے تھے آپ انکل۔۔

روحی باسیل کی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

خبردار جو تم نے مجھے انکل کہا شوہر ہوں میں تمہارا شوہر

باسیل روحی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

آہو دو۔۔شوہر زبردستی کے شوہر ہیں آپ میرے میں پڑے ہوئے ڈھول

جیسے مجھے بجانے اچھے سے آتا ہے۔۔

ڈھول تو تم ہو ہر وقت بولتی رہتی ہو پر کوئی نا مجھے تمہارا منہ بند

کروانا آتا ہے اچھے سے۔

باسیل روحی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اپنے دانت بھینچتے ہوئے بولا

ہمم۔ آئے بڑے میرا منہ بند کروانا آتا ہے بات سنیں

آپ میری اگر مجھ سے سب کے سامنے عزت کروانی ہے نا تو

ہر روز خود ہی شرافت سے میرے ہاتھ میں پیسے تھ دینا

ورنہ قسم کھا کر کہتی ہوں ایسی کی تیسی کر کے رکھوں گی

سب کے سامنے میں آپ کی ہر دن عزت کا جنازہ نکلوانے کے

لیے تیار رہنا آپ۔۔

روحی بھی باسیل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

بڑی ہی کوئی لالچی بیوی ہو تم ابھی ابھی شادی ہوئی ہے ہماری

بیویوں والی حرکتیں کرنے کے بجائے الٹا شوہر کو ہی دھمکی

دے رہی ہو تم۔۔

باسیل مزید روحی کے قریب آکر اس کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

Dastane Rooh E Basil ♥

Episode No 12

By Saleha Iqbal ... 🦋

شوہر میری مرضی کا ہوتا تو ضرور میں بیویوں والی حرکتیں بھی

کرتے پر کیا کروں آپ کو دیکھ کر مجھے شادی شدہ والی

اس لیے سوری یہ شرمانا وغیرہ مجھ سے نہیں ہوگا۔

روحی باسیل کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے

دور کر کے اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہتی ہے۔۔

نہیں زبان چلانے کے علاوہ اور آتا بھی کیا ہوگا زندگی عذاب میں

مبتلا ہو گئی ہے میری تو تم سے شادی کر کے

اللہ صبر دیں مجھے اس چڑیل کو برداشت کرنے کے لیے

باسیل اپنی کمیز کے بٹن کھول کر اپنا ٹروزار شرٹ اٹھا کر

واش کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آمین۔۔پیچھے سے روحی اپنے ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے ہنستے ہوئے

کہتی ہے تو باسیل پکڑ کر روحی کو گھورتے ہوئے

واش روم میں گھس جاتا ہے۔۔

روحی بھی جلدی سے جا کر کمرے کا دروازہ کھول کر باہر مہرین

کو چپکے سے دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

کہاں مر گئی ہے یہ راڈ لینے بھیجی تھی بنانے لگ گئی کیا۔؟؟

روحی دروازے سے باہر کی طرف چپکے سے جھانکی مارتے ہوئے کہتی ہے

مہرین کو نا دیکھ کر وہ مایوسی سے واپس اندر آجاتی ہے اور

کمرے کا دروازہ بند کر دیتی ہے۔

روحی واپس اندر آکر صوفے پر پھینکا ہوا اپنا دوپٹہ اٹھا کر

اسے اوڑھتے ہائے کمرے سے باہر جانے ہی لگتی ہے کہ اتنے میں

باسیل آجاتا ہے اور اسے لہنگا پکڑ کر باہر جاتے

ہوئے دیکھتا ہے۔۔

رو کو۔۔۔؟؟ باسیل واش روم کے دروازے میں کھڑا ہوا

روحی کو آواز لگاتا ہے۔۔

کدھر۔۔؟؟ باسیل ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو کر

اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

ک لگ رہی ہے کھانے لینے جا رہی ہوں۔!! روحی کہہ کر پھر سے

باہر جانے لگتی ہے۔۔

ایسے باہر جاؤں گی رات کے اس وقت اس حولیے میں

بھول گئی کیا شادی آج ہی ہوئی ہے تمہاری شادی والی رات کو

لڑکیاں کمرے سے باہر نہیں نکلتی ہے۔

کیوں شادی والی رات کو رات کو لڑکیوں کے پیروں میں

چھالے پڑ جاتے ہیں یا وہ لنگڑی ہو جاتی ہیں جو باہر نہیں

جا سکتی ہے۔

روحی بیٹھ جاؤں چپ کر کے میں لے کر آتا ہوں تمہارے لیے کھانا

چینج کر لو جا کر تم۔۔۔

باسیل نارمل لہجے میں کہتا ہے اور کہہ کر کمرے سے باہر نکل

جاتا ہے۔

اتنے اچھے تو نہیں ہیں یہ پھر کیوں اچھا بن رہے ہیں۔۔؟؟

روحی دروازے سے باہر باسیل کو جاتے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے

میرے پاس تو کپڑے نہیں ہیں...یا ہیں۔۔۔؟؟

روحی کہتے ہوئے الماری کی طرف بڑھتی ہے اور الماری کو

کھول کر جیسے ہی دیکھتی ہے اس کا خود کا منہ کھلے کا

کھلا رہ جاتا ہے۔۔

شادی کے بعد اتنے سارے کپڑے ملتے ہیں۔۔؟؟

روحی حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

Only For Rooh Don't touch Basill..

میرے لیے کیا ہے اس میں۔۔؟؟ روحی کہہ کر ڈرار کھولتی ہے

اور وہ بھی جھٹ سے بند کر دیتی ہے۔۔

باسیل لکھیں گے تو وہ تو دیکھیں گے ہی نا افففف امی۔۔۔

روحی ڈرار کی چابی نکلتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اور اپنے لیے کپڑوں میں سے کپڑے نکال کر سادی سا بلیک کلر

کا شلوار قمیض نکال کر واشروم میں گھس جاتی ہے۔

جب تک روحی کپڑے بدل کر آتی ہے باسیل بھی کھانے کی

ٹرے لے کر آجاتا ہے۔۔

روحی منہ ہاتھ دھو کر جیولری وغیرہ اتار کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے

بیٹھ کر ہاتھوں پر اور منہ پر لوشن لگا رہی ہوتی ہے

باسیل کے قدموں کی آواز سن کر جلدی سے روحی صوفے پر

سے اپنا دوپٹہ اٹھا کر دروازے پر جا کھڑی ہوتی ہے۔۔

مجھے دیں۔۔!!روحی باسیل کے ہاتھ میں سے ٹرے لیتے ہوئے کہتی ہے۔

آپ ایک منٹ یہاں پر روکیں زارا۔۔؟؟

روحی کہہ کر کھانے کی ٹرے ٹیبل پر رکھ کر آتی ہے

اور آکر دروازے پر کھڑی ہو جاتی ہے۔

کیا ہو گیا ہے تمہیں۔؟؟ باسیل روحی کی طرف دیکھتے

ہوئے گندا سا منہ بنا کر کہتا ہے اور اندر آنے کے لئے روحی کو

کراس کرنے ہی والا تھا کہ روحی باسیل کے سامنے

آ کھڑی ہوتی ہے۔

ہاں جی کدھر۔۔؟؟ روحی باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے

چہرے سے بال ہٹاتی ہے۔

اپنے کمرے میں اور کدھر۔۔؟؟ ہٹو آگے سے باسیل روحی کو

کراس کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

پر روحی اسے اندر جانے ہی نہیں دیتی ہے دروازے پر ہاتھ رکھ

کر باسیل کا راستہ روک دیتی ہے۔۔

کس لیے۔۔؟؟ روحی دروازے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

سونے کے لیے اور کس لیے اندر جاؤں گا آدھی رات کو کشتی لڑنے

سے تو رہا میں ہٹو میرے آگے سے چوپاسی جب دیکھو

راستہ روک لیتی ہو میری کسی دن پیر ویر کے نیچے آگئی نا

تم دنیا سے ہی نکل لو گی ہٹو ہٹو آگے سے اب میرے

آپ آج کی رات اندر آکر تو دیکھائیں۔۔

کہتے ہوئے دروازے کے پاس پڑا ہوا سائیڈ ٹیبل پر

پھولوں سے بھرا ہوا واس ہاتھ میں پکڑے ہوئے

دروازے پر کھڑی ہو جاتی ہے۔۔

یہ کیا بدتمیزی بدمعاشی ہے ماروں گی تم مجھے شرم نہیں آتی

ہے اپنے نئے نویلے شوہر کو اس سے ماروں گی تم۔؟؟

باسیل اس کے ہاتھ میں واس دیکھتے ہوئے بولا۔۔

میں نے پہلے بھی بتایا تھا رمیں اب پھر بتا رہی ہوں نہیں آتی

ہے مجھے شرم شرم کبھی مجھ چھو کر بھی نہیں گزری

آپ نے آج رات اس کمرے میں قدم رکھا تو یاد رکھنا میں اسی

واس سے آپ کا دماغ کھول دینا ہے۔۔

روحی کو ہوا میں کرتے ہوئے اسے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ویسے تیاری تو میں نے آپ کو راڈ سے ڈرا کر کمرے سے باہر

نکلنے کی کی تھی لیکن چلیں کوئی بات نہیں راڈ نا سہی

یہ واس سہی دماغ تو یہ بھی کھول ہی دے گا اچھے سے انسان کا

روحی۔۔؟؟؟ باسیل غصے میں کہتا ہے

ئی روحی وحی نہیں اس کمرے میں نہیں آئیں گے آپ بات ختم

میں آپ کے ساتھ ایک کمرے میں نہیں رہنا چاہتی ہوں

روحی کہہ کر غصے میں کمرے کے دروازے کو باسیل کے منہ پر

بند کر دیتی ہے۔

باہر کھڑا ہوا باسیل منہ کھولے ہوئے بند دروازے کو دیکھ رہا تھا

چیچ۔۔۔واہ مجھے میرے ہی کمرے میں سے باہر نکل دیا

باسیل اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

چڑیل کہیں کی۔ اب کہاں جاؤں میں۔۔

گیسٹ روم میں ہی چلا جاتا ہوں۔۔باسیل خود سے معصومانہ

انداز میں کہتا ہوا نیچے کے فلور پر بنے ہوئے گیسٹ

روم میں چلا جاتا ہے

اور جا کر سیدھا بیڈ پر مرے منہ لیٹ جاتا ہے۔۔

روحی بھی روتے کھانا کھا کر وہی صوفے پر بیٹھے بیٹھے ہوئے ہی

سو جاتی ہے۔۔

صبح ہو چکی روحی باسیل کو کمرے میں سے نکالتے ہی
کھانا کھا کر سو جاتی ہے۔
سوئی وہ صوفے پر ہی تھی پر اس وقت انگڑائیاں وہ بیڈ پر لے رہی تھی
روحی کو لیٹایا بیڈ پر سرہانے تھا ہر اس وقت وہ بیڈ کے
بلکل بیچ و بیچ ٹیڑھی میڑھی ہوتی ہوئی انگڑائیاں لیتی جا رہا تھا۔۔
انگڑائیاں لیتے ہوئے روحی اٹھ کر بیٹھتی ہے اور اپنے چہرے پر
ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنی آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتی ہے پر
اسے ابھی بھی نیند آ رہی تھی روحی کی تھکاوٹ کی وجہ سے ابھی
بھی آنکھیں نہیں کھلتی ہے اور وہ بیڈ پر بیٹھے ہوئے اپنا
سر بیڈ پر جھکا لیتی ہے اور اپنی آنکھیں کھولتی ہے
روحی جیسے ہی اپنی آنکھیں کھولتی ہے اس کی نظر سیدھا
صوفے پر بیٹھے ہوئے باسیل پر جاتی ہے
جو سفید رنگ کے کارٹن کے کرتے میں ملبوس ہاتھ میں چائے
کا کپ پکڑے ہوئے ٹانگوں پر لیپ ٹاپ رکھے ہوئے روحی کو دیکھ
رہا تھا روحی کی کھلی آنکھوں کو دیکھ کر وہ ہوا میں
اپنا دوسرا ہاتھ ہلاتا ہے جیسے دیکھ کر روحی جلدی سے
سیدھی ہو کر بیٹھ جاتی ہے اور بیڈ پر ادھر ادھر اپنا
دوپٹہ دیکھنے لگ جاتی ہے۔

گڈ مارننگ وائفی۔۔!!! باسیل چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے

اپنی ٹانگوں سے لیپ ٹاپ اٹھا کر ٹیبل پر بند کر کے

رکھتا ہے اور روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہے روحی اپنی بھی گڈنوں کے

بل بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی چہرہ پر بال بکھرے ہوئے تھے۔۔

باسیل کو اپنی طرف آتا دیکھ کر روحی جلدی سے اپنا دوپٹہ

ٹھیک کرتی ہے۔۔

آنکل آپ اندر کیسے آئے میں نے تو دروازے کو بند کیا ہوا تھا

روحی باسیل کو دیکھ کر پھر دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔۔۔

یہ میرا کمرہ ہے اس کمرے کے دروازے مجھے کھولنے آتے ہیں۔

تم جلدی سے تیار ہو جاؤں میں بھی یونیورسٹی جا رہا ہوں

تمہیں بھی ساتھ لے جاؤں گا۔۔

باسیل اپنے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے کہتا ہے اور صوفے

پر رکھا ہوا اپنا نیوی بلیو کلر کا کوٹ اٹھاتا ہے

اور اسے پہننے لگ جاتا ہے۔

میں یونیورسٹی کیوں جاؤں گی۔۔؟؟ روحی بیڈ سے اترتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

کیونکہ آج تمہارا پیپر ہے تم نہیں جاؤں گی تو کیا میں جاؤں

گا تمہارے حصے کے پیپر دینے کے لیے۔

تو میں کیوں جاؤں پیپرز دینے کے لیے ابھی تو میری شادی

ہو گئی ہے نا۔

روحی باسیل کے پیچھے کھڑی ہوئی معصوم سی شکل بنا کر کہتی ہے۔۔

شادی ہو گئی ہے تو کیا ہوا۔۔؟؟

باسیل روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے

تو مطلب پاکستانی شوہر کہاں لڑکیوں کو اور خاص طور پر بیویوں

کو آگے پڑھنے دیتے ہیں آپ بھی تو پاکستانی شوہر ہیں۔

روحی باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے جھجھکتے ہوئے ہچکچاتے ہوئے۔ کہتی ہے۔۔

میں پاکستانی ہوں اور پاکستانی شوہر بھی لیکن پرانے زمانے کا

تکیہ نوسی انسان نہیں ہوں لڑکیوں کی پڑھائی سے مسئلہ نہیں ہے

ان کے آج کل کے فیشن سے مسئلہ ہے مجھے اس لیے تمہیں کوئی

بھی قسم کے بہانے بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔

ابھی یونیورسٹی کے لیے تیار ہو جاؤں اور شام ولیمہ بھی تو ہے

ہمارا۔۔۔ ہمم۔۔۔۔

باسیل ان کا کنفیوز اور ٹینشن والا منہ دیکھ کر بامشکل

اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

پر میں نے تو کچھ بھی نہیں یاد کیا مجھے تو کچھ بھی نہیں آتا ہے

میں پیپر میں کیا لکھوں گی آپ آج کا پیپر کینسل کر دیں

ہاں یونیورسٹی ہی آپ کی ہی میں تیاری کر لوں آپ پھر پیپر رکھ

لینا ہاں۔۔؟؟

روحی باسیل کے جیکٹ کا کونا پکڑ کر روتلو

سی شکل بنا کر کہتی ہے۔۔

جی نہیں پیپیر ہوگا اور آج ہی ہوگا اور تم بھی جا کر اپنے پیپیر

دوں گی کوئی بات نہیں نا میری جان تمہارے لیے میں رول تو نہیں

نا چینج کر سکتا ہوں۔۔

باسیل ہنستے ہوئے کہتا ہے اور روحی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں

بھینچنے لگ جاتی ہے۔

م۔۔انکل بات سنیں میری میں جانتی ہوں آپ کو میری بعزاتی کروانا

کا یہ جو نیا نیا شوق چڑھ رہا ہے نا میں اس۔۔

روحی کہتے ہوئے پہلے تو رک جاتی ہے ہر پھر باسیل سے دور

ہوتے ہوئے بول پڑتی ہے۔

میں آپ کو آپ کے ان ارادوں میں کامیاب نہیں ہونے دوں گی انکل

اگر میری بے عزتی ہوئی تو چھوڑو گی تو میں آپ کو بھی نہیں

اگر میں پیپر میں فیل ہوئی تو اس کے زمہ دار صرف آپ

ہونگے وہ کیا ہے نا میری شادی ایک بڈھے انسان سے ہو گئی ہے

اس بات کا اسٹریس میں جھیل نہیں پا رہی ہوں اس لیے میرے

ایگزیمز اچھے نہیں گئے میرے پاس تو بہانا تیار ہے۔

لیکن آپ کا جو حشر کروں گی آپ کو تو اس کے لیے کوئی بہانا بھی

نہیں ملے گا گندے بڈھے شوہر

روحی کے آخری الفاظ جیسے ہی مکمل ہوتے ہیں صوفے پر پڑی ہوئی
گدی زور سے ہوا میں اڑتی ہوئی اس کی طرف آری ہے
روحی کو لگنے سے پہلے ہی گدی دروازے پر لگ کر سیدھا زمین
پر جا گرتی ہے۔۔
باسیل پہلے ہی نیچے چلا جاتا ہے اور کچھ دیر روحی بھی تیار ہو کر
کائی کلر کی لونگ شیفون کی فل کف والی فراک بلکل سمپل
پر خوبصورت سی فراک پہنے ہوئے پیروں میں گولڈن کلر کا خسہ
پہن کر بالوں کو کھلا چھوڑ کر کانو میں ہلکے پھلکے سے ٹوپس
پہنے ہوئے گلے میں دونوں کندھوں پر دوپٹہ سیٹ کیے
ہوئے سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی۔
سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے سامنے صوفے پر باسیل
بیٹھا ہوا تھا ساتھ بدر اور حمدان صاحب
بیٹھے ہوئے رات ہے ولیمے کی تقریب کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔
باسیل کی مسلسل نظریں روحی پر ہی ٹیکی ہوئی تھی
روحی اسے چھوٹی چھوٹی سی آنکھیں کیے دیکھتی ہے اور حمدان صاحب
کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔
السلام و علیکم تایا ابو۔۔روحی کی آواز پر حمدان صاحب جلدی سے
اٹھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اور روحی کے سر پر ہاتھ رکھتے ہیں اور پیار سے بوسہ دیتے ہیں

روحی ان سے ہٹ کر بدر کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

ہیلو بھابھی جی۔۔ بدر مسکراتے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

جی دیور جی زارا 2 منٹ کے لیے باہر تو آنا کچھ بات کرنی ہے

آپ سے میں نے۔۔

روحی اپنے دانت بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔

جی ضرور۔۔ بدر مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

پیچھے بیٹھے ہوئے حمدان صاحب اور باسیل آگے کیا ہونے

والا یہ سوچ کر ہنس رہے ہوتے ہیں۔۔

سیرا بیغم کیچن میں مصروف ہوتی ہے روحی ان کے پاس جانے

سے پہلے بدر کے ساتھ حویلی کے باہر پیچھے گارڈن

ایریا میں جاتی ہے جہاں کل رات شادی ہوئی تھی وہاں سے

اب سارا سامان اٹھا لیا گیا تھا۔۔

بدر ہنستے ہوئے روحی کے پیچھے پیچھے چل پڑتا ہے اسے لگتا

ہے روحی اسے اب کچھ نہیں کرے گی اس لیے وہ مست ہو

کر ہنستے ہوئے آرہا تھا۔۔

روحی تھوڑی سی دوری پر جاتی ہے اور ایک دم تک جاتی ہے

کیا ہوا۔؟؟ بدر پوچھتا ہے تو روحی جھٹ سے پلٹتی ہے

اور ایک زور دار مکہ اس کے منہ پر دے مارتی ہے بدر زمین پر

گرنے والا ہوتا ہے پر گرتا نہیں ہے روحی اپنے پیر سے

خسہ نکال کر اس کی پیٹھ کی اچھے سے سیکائی کرنے لگ جاتی

ہے جوتی زمین پر پھینکتی ہے تو بدر کو پھر سے بالوں سے

پکڑ کر اسے زمین پر گراتی ہے اور اس کی پیٹھ میں گڈنا چھباتے ہوئے

اس کے بالوں کو زور سے کھینچنے لگ جاتی ہے

بدر کے منہ پر اور گردن پر روحی کے ناخنوں کے نشان پڑ جاتے ہیں

وہ اتنا زیادہ اسے مارتی ہے۔

حویلی کے بیک سائیڈ پر لگی ہوئی کھڑکی جو اکثر بند رہتی تھی

اج وہ کھلی ہوئی تھی باسیل اور حمدان صاحب

ان دونوں کو دیکھ دیکھ کر ہنس رہے تھے۔۔

باسیل کے چہرے پر مسکراہٹ تھی روحی کو دیکھتے ہوئے۔۔

نادان ہے کچھ وقت لگے گا اسے میچور ہونے میں تم کوشش کروں

گے تو جلد ہو جائے گی۔

حمدان صاحب مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

میں نہیں کرنا چاہتا ہوں بابا ٹھیک ہے یہ جیسی بھی ہے

میچور ہو گئی تو بامشکل بو کے گی اور ہنسے گی اب ہنسنے اور

بولنے سے پہلے سوچتی نہیں ہے پھر ہر کام کرنے سے پہلے سوچ میں

پڑ جائے گی۔

ٹھیک ہے جیسی بھی ہے بس خوش رہے کافی ہے۔۔

باسیل مسکراتے ہوئے روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

تمہیں جیسے قبول ہمیں تو روحی ایسی ہی ہر حال میں بھی قبول ہے۔

ہمارے گھروں کی رونق ہے یہ۔اس کی ہنسی سے ہی تو ہم سے

اچھے دن کا آغاز ہوتا ہے۔۔

ایک دن خاموش ہوئی تھی اور پوری حویلی کو اپنے ساتھ خاموش

کر گئے تھی ایسی خاموشی ہمیں بھی نہیں چاہیے۔۔

حمدان صاحب باسیل کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتے ہیں۔

ویسے تمہیں بھی خیر منانی چاہیے ایسا نا ہو کہ کسی دن بدر کی

جگہ تم بھی ہو سکتے ہو۔۔

حمدان صاحب اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہتے ہیں تو باسیل جھٹ

سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔

بابا۔۔باسیل کے کہنے پر دونوں باپ بیٹے ہنس پڑتے ہیں۔۔۔

آجائیں ناشتہ تیار ہے بچوں کو بلائیں۔۔

ہیرا بیگم ڈائیننگ ٹیبل کے پاس کھڑی ہو کر آواز لگاتی ہے

ان کی آواز پر حمدان صاحب کھڑکی سے باہر روحی اور بدر

کو آواز لگاتے ہیں اور خود ڈائیننگ ٹیبل کی طرف بڑھتے ہیں۔۔

روحی بھی اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے ہنستے ہوئے اندر آتی ہے

اور اس کے پیچھے پیچھے بدر دیورا اور دروازے کا سہارا لیتے ہوئے

اندر داخل ہوتا ہے۔

اس کی حالت دیکھ کر سب کر بلند آواز میں قہقہہ لگتا ہے۔

پیچھے سے فیروز صاحب اور سلطانہ بیغم بھی گھر میں

داخل ہوتے ہیں۔۔

بدر کی شکل اس کے بکھرے ہوئے بالوں جن کو اچھے سے

نوچا گیا ہو وہ کھمبے کی طرح کھڑے ہوئے تھے بدر کے سر پر

انہیں دیکھ کر فیروز صاحب اور سلطانہ بیغم کا بھی قہقہہ ہوا میں

بلند آواز میں لگتا ہے۔۔

اپنے باپ کے ہنسے کی آواز پر روحی جلدی سے ان کے پاس

جاتی ہے اور اپنے بابا کے سینے سے جا لگتی ہے۔

بدر بھی روتے ہوئے اپنی ماں کے پاس جاتا ہے اور ان کے گلے

سے لگ جاتا ہے۔

امی اس نے مارا ہے مجھے میرا منہ بھی منہ بھی نوچا ہے

بدر روتے ہوئے کہتا ہے تو اس کی بات پر ایک بار پھر سے قہقہہ

ہوا میں لگتا ہے۔۔

اسلام و علیکم امی۔۔روحی دور سے ہی اپنے بابا کے

سینے سے لگے ہوئے اپنی ماں کو سلام کرتی ہے اور پھر ہیرا بیغم

کی طرف بڑھتی ہے۔

اوئے چھوڑ جا جا کر نہا لے پیپر بھی دینے جانا باقی کا منہ کالا وہاں ہونا تیرا اور میرا بھی۔۔روحی اپنی بات دھیمے سے کہتی ہے۔

چلا جا یہاں سے ورنہ اور پٹ جائے گا تو مجھ سے۔۔

روحی بدر کو ہیرا بیغم سے دور کرتی ہے بدر پیر پٹھکتا ہوئے کمرے میں چلا جاتا ہے۔

تائی امی ادھر بیٹھیں۔۔

روحی ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں کرسی پر بیٹھاتے ہوئے کہتی ہے

سب لوگ بھی کرسی پر بیٹھ جاتے ہے اور سب کی توجہ اس وقت روحی ہر ہوتی ہے کہ وہ کیا بولنے والی ہے۔

تائی امی ساس کب بنے گی آپ۔۔؟؟

باسیل اس کی بات کا مطلب سمجھ چکا تھا وہ اپنا سر جھکا کر اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

ساس تو میں بن گئی ہوں نا تمہاری۔۔!!!

ارے تائی امی وہ والی نہیں وہ کھڑوس والی جیسی گاؤں میں موجود ہیں ویسی والی جو اپکی بہو کو پڑھائی کرنے نہیں دیتی اور گھر سے نکلنے نہیں دیتی جو کہتی ہے گھر کا کام کرو وہ والی ساس کب بنیں گی آپ۔؟؟

روحی تجسس سے دیکھتے ہوئے جواب کا انتظار کر رہی تھی

میں بھلا کیوں اپنی لاڈو پر کوئی پابندی لگاؤں گی بھلا تم۔ تو

میری گڑیا ہو۔۔۔

ہیرا بیغم روحی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

پیار سے کہتی ہے۔

ایسا نہیں ہوتا نا تائی امی 5 منٹ کے لیے وہ والی ساس بن

جائیں نا مجھے یونیورسٹی نہیں جانا ہے یہ زبردستی

لے کر جا رہے ہیں۔

میں نے پیپیر نہیں دینا ہے تائی امی بن جائے نا وہ والی ساس

ہمم۔۔روحی روتلو سی شکل بنا کر کہتی ہے۔۔

روحی کی بات پر سب ہنس پڑتے ہیں۔

روحی بیٹا تعلیم ضروری ہے تعلیم حاصل کرنا سب پر

فرض ہے اور ہمارے گاؤں کی بیٹیوں کو مکمل طور پر علم حاصل

کرنے کی پوری اجازت ہے۔۔

حمدان صاحب پیار سے روحی کو سمجھاتے ہوئے کہتے ہیں۔

پر میں نے تو نہیں پڑھنا ہے۔۔

روحی معصوم سی روتلو سا منہ بنا کر اپنے بابا کے پاس ان کا

بازوؤں پکڑ کر اس کے کندھے سے سر ٹیکائے ہوئے بیٹھ جاتی ہے۔۔

Dastane Rooh E Basil ♥

Episode No 13

By Saleha Iqbal ...🦋

سب لوگ سکون سے بیٹھے ہوئے ناشتہ کر رہے تھے سوائے روحی

اور بدر کے وہ لوگ غصے میں ایک دوسرے کو گھورے جا رہے تھے۔

باسیل کی نظر بھی مسلسل روحی پر ہی ٹیکی ہوئی تھی۔

روحی چلو یونیورسٹی کے لیے دیر ہو رہی ہے۔۔!!

باسیل کہتا ہوا کھڑا ہو جاتا ہے

روحی پہلے باسیل کو پھر اپنے بابا کو دیکھ کر افسردہ سا

منہ بناتی ہے اور پھر کرسی سے سلو موشن میں اٹھتی ہے۔۔

باسیل دروازے کے پاس جا کھڑا ہوتا ہے۔۔

ل روکیں زارا میں اپنا بیگ لے آؤں وہ میرے کمرے میں ہے روحی

کہہ کر بھاگنے لگتی ہے پر باسیل اس ہاتھ پکڑ کر اسے

زور سے اپنی طرف کھینچتا ہے۔

روحی سیدھا باسیل ہے سینے سے آ لگتی ہے زور اور باسیل

دونوں کے دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھنا اسٹارٹ ہو جاتی ہے

ایک دوسرے کی قربت پر روحی جلدی سے خود کو

کمپوز کیے ہوئے اپنا آپ کو باسیل سے دور کرتی ہے۔

تمہارا بیگ اور چادر میں نے منگوالی ہے۔۔

باسیل کہتا ہے اتنے میں ایک عورت گھر میں کام کرنے والی
روحی کا بیگ اور اس کی کالے رنگ کی گولڈن کام والی خوبصورت
سی چادر لے کر آتی ہے۔
باسیل اس عورت کے ہاتھ میں سے بیگ اور چادر پکڑ لیتا ہے
بیگ روحی کو پکڑاتا ہے جو اسے ہی گھورے جا رہی تھی اور چادر
کھول کر خود اس کے سر پر اوڑھاتا ہے۔۔
اچھی لڑکیاں ننگے سر گھر سے باہر قدم رکھتی ہے۔۔
باسیل روحی کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے اس کی اس حرکت پر
روحی نظریں جھکا لیتی ہے پر باقی سارے گھر والے
انہیں دیکھ کر مسکرا دیتے ہیں۔
روحی کی خاموشی کو محسوس کر کے باسیل ایک نظر اس کے جھکے
ہوئے چہرہ پر ڈالتا ہے روحی باسیل کی طرف دیکھنے کے بجائے لمبے
لمبے ڈگ بھرتی ہوئی باسیل کی گاڑی میں جا بیٹھتی ہے۔۔
بدر نکلو تم بھی۔۔باسیل بھاری آواز میں حکمانہ لہجے میں کہتا ہے۔۔
جی آرہا ہوں میں بھائی۔۔بدر جوس کا گلاس منہ سے لگاتے ہوئے کہتا
ہے اور جلدی سے سارا جوس پی کر کھڑا ہو جاتا ہے
اور بھاگ کر اپنی گاڑی کی طرف جاتا ہے بیگ اس کا
پہلے ہی گاڑی میں موجود ہوتا ہے۔۔
گھر میں پڑھنے کی زحمت کبھی کی ہی نہیں اس لیے بیگ کا گاڑی
سے باہر کبھی نکالا ہی نہیں۔۔

باسیل گاڑی میں آبیٹھتا ہے پر روحی اپنا چہرہ چادر میں
چھپائے ہوئے کھڑکی کی طرف منہ کیے ہوئے بیٹھی ہوئی تھی۔۔
روح۔۔؟؟ باسیل آواز لگاتا ہے پر وہ کوئی جواب نہیں دیتی ہے
اور مزید شیشے کی طرف اپنا رخ موڑ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔
باسیل ہلکی سی سمائل کرتا ہے اور گاڑی اسٹارٹ کرتا ہے۔
پہلے باسیل کی گاڑی پھر بدر کی گاڑی ایک کے پیچھے ایک
حویلی سے باہر نکلتی ہے۔
روحی سارے راستے خاموش ہوتی ہے اور باسیل کی نظریں
روحی پر تو کبھی سامنے روڈ پر جمی ہوئی تھی۔
روحی ایک نظر اٹھ آکر بھی اس کی طرف نہیں دیکھتی ہے
لیکن یونیورسٹی کے دروازے پر پہنچتے ہی روحی
کی دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھنے لگتی ہیں صرف پیپرز ہی تو
ہیں جن سے روحی کو ڈر لگتا ہے۔
کیونکہ وہ جانتی ہے وہ اس سال ہر حال میں فیل ہونے والی
ہے اور اس کی ماں نے اسے نہیں چھوڑنا ہے جھوٹ بول کر یونیورسٹی
آتی ہے پر یونیورسٹی کے بجائے گراؤنڈ میں میچ کھیلنے
لگ جاتی ہے۔
سڑکوں پر لوگوں کو روک کر گنڈا گردی کرتی ہے اب گھر والوں
سب پتا چل جائے گا اس بات سے اس کی دل کی دھڑکنیں تیزی
سے بڑھ رہی تھیں۔۔

اچھا سنیں نا۔۔!!روحی یونیورسٹی کے اندر موجود لوگوں کو

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

بولیں۔۔!!باسیل کے فون پر لگی ہوئی مس کال کو دیکھتے ہوئے روحی کو کہتا ہے۔۔

دیکھیں میں آج سے آپ کو تنگ نہیں کروں گی اور آپ کو

شوہروں والی عزت بھی دی دوں آپ بس پلزز میری پڑھائی سے

جان چھوڑادیں۔۔

روحی معصوم سی رونے والی شکل بنا کر کہتی ہے۔

کیا۔۔؟؟؟باسیل جھٹکے سے حیرانگی سے پکڑ کر روحی کو دیکھتا ہے۔۔

شوہروں والی عزت دو گی۔۔؟؟خیریت ہے یہ اچانک سے

اچھے بننے کا کیڑا کوین کاٹا ہے تمہیں۔۔؟؟

باسیل فون کو بند کیے روحی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے

اب تو کاٹ گیا ہے نا اب آپ کاٹے رہنے دیں ایسے ہی۔۔

مجھے۔۔روحی اٹک اٹک کر بول رہی تھی اس سے بولا بھی نہیں

جا رہا تھا۔۔

میں نے پڑھائی نہیں کی ہے مجھے کچھ بھی نہیں آتا ہے دیکھیں

اگر میں فیل ہو گئی نا تو پورے گاؤں میں میری بے عزتی ہو جائے

گی اور پھر وہ بچے گندے منہ بنا کر مجھے چڑھائے گے اور اگر

اب میں فیل ہو گئی نا تو امی نے میرے شادی شدہ ہونے کا

لحاظ بھی نہیں کرنا ہے پھر ان کی جوتی ہو گی اور آگے آگے میں۔۔

روحی اپنے ہاتھوں کو آپس میں ملتے ہوئے روتلو سا منہ بناتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل روحی کی شکل دیکھ کر بامشکل اپنی ہنسی کو ضبط کرنے
کی ایک چھوٹی سی ناکام کوشش کرتا ہے۔۔
تم فکر مت کرو کوئی بھی بچہ تمہیں منہ نہیں چڑھائے گا میں
دیکھ لوں گا ان بچوں کو
باسیل اپنے ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔
اور امی۔۔؟؟روحی فوراً پوچھتی ہے۔۔
تمہاری امی کو بھی میں دیکھ لوں گا تم بس کا کر اپنا پیپر
دو جو آتا ہے وہ لکھ دو۔۔
باسیل کندھے اچکاتے ہوئے کہتا ہے۔۔
آتا ہی تو نہیں ہے کچھ بھی مجھے وہ میں یونیورسٹی کا کہہ کر
گراؤنڈ میں میچ کھیلنے کے لیے چلی جاتی تھی میں
روحی باسیل کے منہ ہی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے باسیل کو اس کا
منہ دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ وہ بس ابھی رو ہی دے گی۔۔
پھر تو تمہیں تمہاری امی کی جوتی سے میں بھی نہیں بچا پاؤں گا۔
باسیل ہلکی سی سمائل کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔
نہیں نا آپ بچا لیں گے دیکھیں اگر آپ مجھے پیپر میں چیٹنگ کر دیں
گے تو میں بچ جاؤں گا وں کے سامنے میری عزت بھی رہ جائے گی
اور امی کی جوتی سے بھی بچ جاؤں گی۔۔
اچھا۔۔باسیل خاموشی سے اس کی باتیں سنتا جا رہا تھا جو بس بولے
جا رہے تھے پل میں رونے والی شکل بنا لیتی ہے اور پل میں کھل
کر ہنسنے بھی لگ جاتی ہے۔۔

ھیں اگر میں فیل ہو جاتی ہوں جو کہ میں نہیں ہو گی کیونکہ آپ مجھے

پیپیر میں چیٹنگ کروانے والے ہیں۔

اگر میں ہو گئی تو اس میں آپ کی ہی بے عزتی ہو گی نا

ہم گاؤں گے سردار باسیل سکندر کی اکلوتی خوبصورت سی چھوٹی

سی نئی نویلی دلہن پیپیر میں فیل ہو گئی کیونکہ اس کے شوہر

نے جو کہ گاؤں کا سردار ہے اس نے اسے پیپیر میں چیٹنگ نہیں

کروائی اس لیے چچ۔۔چچ۔کیا لگے گا سب کو یہ سن کر

سب آپ پر ہی غصہ کرنے گے انکل۔۔۔

روحی آخری الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو بتائیں چیٹنگ کروائیں گے نا مجھے۔۔؟؟ روحی تجسّس سے

سامنے بیٹھے ہوئے شخص کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

بالکل بھی نہیں تم شرافت سے جاؤ اور جا کر پیپیر دو مجھے کام سے جانا

ہے اور رہی بات میری بے عزتی کی تو یہ گاؤں

پہلے ہی تمہیں اور مجھے اچھے سے جانتا ہے کسی کی میرے سامنے

نظر نہیں اٹھتی ہے اور تم۔ان کا زبان چلانے کا کہہ رہی ہو

باسیل سکندر اس گاؤں کا سردار اس کی وحشت زدہ آنکھیں کی

کافی ہے لوگوں کے وجود کو خاک کرنے کے لیے

اس لیے گاؤں کے سردار کی چھوٹی سی بیوی چپ کر کے مزید

اپنے منہ سے ایک لفظ بھی نکالے بغیر۔

کوئی بھی قسم خرافات کیے

بغیر اندر جاؤ اور جا کر پیپر دو اپنا ورنہ چاچی کی جوتی تو ہو گی

ساتھ میں اگر تم چمٹا نہیں پڑوانا چاہتی ہو خود کو اندر جاؤ

باسیل روحی کا غصے میں لال سرخ ہوا ہوا منہ دیکھتے ہوئے اس

کی ٹھوڑی پکڑ کر ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

اللہ آپ جیسا شوہر کسی کو بھی کبھی بھی نا دے جو اپنی بیوی

کو پیپر میں چیٹنگ بھی نہیں کروا سکتا ہے بڈھے کھوسٹ شوہر

روحی کہہ کر جلدی سے گاڑی میں سے باہر نکل جاتی ہے اور باسیل

کو دیکھتے ہوئے زور سے گاڑی کا دروازہ بند کرتی ہے۔۔

روحی یونیورسٹی کے اندر جاتی ہے پر جاتے جاتے رک جاتی ہے اور

دوبارہ گاڑی کے پاس آجاتی ہے۔۔

آنکل سنیں۔۔ روحی گاڑی شیشے میں ہاتھ رکھ کر

کہتی ہے۔۔

بولیں۔۔!! باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میرے لیے گجرے لیں آئیں گے آپ۔۔؟؟

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

سیں۔۔!! باسیل مختصر سا جواب دیتا ہے اور روحی کے چہرے سے

ہنسی غائب ہو جاتی ہے۔۔

اللہ اللہ انسان کبھی تو کسی کا دل رکھ ہی لیتا ہے نا کوئی موت

نہیں آجاتی ہے کسی کو آپ کا ویسے بھی اللہ

تعالیٰ سے ملنا کا ٹائم قریب ہی ہے اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ

آپ جانے سے پہلے لوگوں کو خود سے بے زار کر کے جائیں تاکہ آپ کے

جانے کے بعد کوئی آپ کو یاد نا کرے۔۔

اچھا۔۔ایک سیکنڈ رو کو زارا باہر آنے دو مجھے پھر کہنا جو کہنا

ہے تمہیں۔۔

باسیل گاڑی کا دروازہ کھولنے کی کوشش کرتا ہے اور روحی اسے کھولنے

نہیں دیتی ہے۔۔

انکل آپ ایک نمبر کنجوس آدمی ہیں آپ جیسے آدمیوں کا اوپر

جا کر ایک الگ سے حساب ہوگا دیں لینا میں ایسی ایسی آپ کی

شکایتیں کروں گی اللہ تعالیٰ کو کہ وہ آپ کو آپ کے ان بالوں سے

پکڑ کر آپ سے میرے سارے حساب لیں گے۔۔

میں اس دُنیا میں تو آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی ہوں لیکن

میں وہاں پر آپ کو چھوڑنے والی نہیں ہوں۔۔

باسیل گاڑی کے دروازے پر زور دیتا ہوا اسے کھولنے کی کوشش کرتا

ہے ہر روحی اس کے کھولنے نہیں دیتی ہے۔۔

اور پانی بار مکمل کر کے فوراً سے ہی اندر یونیورسٹی میں بھاگ

جاتی ہے۔۔

روحی۔۔؟؟ باسیل غصے میں اس کا نام لیتا ہے

روحی کے کانوں میں اس کی آواز پڑتی ہے پر وہ باسیل کو مڑ کر

دیکھے بغیر ہی اندر بھاگ جاتی ہے۔۔

اللہ میری مدد فرمایہ تو واقع میں ہی چڑیل اپنے مطلب کا کچھ نہیں

ملا تو الٹا سیدھا بول کر چلی جاتی ہے۔۔

باسیل گہری سانس لیتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے

ہوئے کہتا ہے اور اپنی گاڑی کو اسٹارٹ کرتا ہے

یونیورسٹی میں جانے کے بجائے وہ یونیورسٹی سے باہر نکل

جاتا ہے۔۔

پیپر اسٹارٹ ہو چکا تھا روحی اور مہرین اپنی کلاس میں بیٹھے

ہوئے پیپر بھی لکھ رہی تھی اور ایک دوسرے کو دیکھے

بھی جا رہی تھی۔۔

پیپر کے مکمل ہوتے ہی روحی سے پہلے مہرین کلاس سے باہر

نکل جاتی ہے اور جا کر جھولے پر بیٹھی ہوئی

مزے لیتے ہوئے آئیسکریم کھا رہی تھی وہ کھا ہی رہی تھی کہ ایک

زور دار جوتی مہرین کی کمر میں آ لگتی ہے اور اس کے

ہاتھ سے اس کی آئیسکریم زمین پر جا گرتی ہے۔

مہرین جیسے ہی پلٹ کر دیکھتی ہے کمر دوپٹہ کمر پر باندھے ہوئے

مہرین کو گھور رہی تھی۔

روحی۔۔ مہرین غصے میں کہتی ہے

جی روحی کی جان ایک سیکنڈ میں آپ کی طرف ہی آرہی ہوں

کالی زبان والی عورت

روحی کہتی ہے اور دوسرے پیر سے بھی خسہ نکال کر ہاتھ میں

پکڑے ہوئے مہرین کی طرف بڑھتی ہے۔

بے شرم بدتمیز منحوس لڑکی زارا شرم نہیں آئی تجھے آئی تھی

اپنے منہ سس بکواس کرتے ہوئے۔۔

روحی مہرین کے پیچھے ہاتھ میں جوتی پکڑے ہوئے بھاگتی پھر رہی تھی۔

س چیز کی شرم۔۔؟؟ مہرین اپنے آپ کو بچاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

لیل انسان تو نے ہی یہ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے یہ بکواس

کی تھی نا داستان روح باسیل لکھی جائے گی باسیل شاید میرے

لیے ہی یہاں آئے ہونگے۔۔۔؟؟

روحی روک کر غصے میں کہتی ہے

ہاں تو دیکھ میری بات سچ نکلی نا باسیل کو اللہ تعالیٰ نے

تیرے لیے ہی بنایا تھا اس لیے آج تو اور وہ ایک ساتھ ہیں۔

مہرین ہنستے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

کتنی اچھی جوڑی ہے تم دونوں اور دونوں کا نام بھی

ایک ساتھ کتنا پیارا لگتا ہے "روح باسیل" مہرین ہنستے ہوئے آہیں

بھرتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں اور تیرے نام کے ساتھ ڈائین مہرین کتنا اچھا لگتا ہے

کالی زبان والی چھپکلی کی شکل کی عورت۔

روحی کہتی ہے اور کہہ کر زمین پر بیٹھ جاتی ہے۔۔

یار۔۔ مہرین بھی روحی کے پاس آکر اس کے پاس زمین پر بیٹھ جاتی ہے۔۔

یار ایسے تھوڑا نا یہ سب ہوتا ہے۔

کل تک میری جس سے ٹھیک اے بات رک نہیں ہوتی تھی

آج وہ میرا شوہر ہے۔۔

روحی کی آنکھیں نم ہونے لگ گئی تھی۔۔

روحی روتے نہیں ہے یار جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے

وہ ہی ہوتا ہے۔۔

مہرین اسے سمجھانے کی کوشش کرتی ہے۔

میں جانتی ہوں مہرین ہر یہ سب ایسے اچانک سے تو نہیں ہوتا

نا وہ کھڑوس ہے انہوں نے مجھے منہ دیکھائی بھی نہیں دی تھی

اور ابھی گجرے ل آکر دینے سے بھی منع کر دیا تھا

ایسا شوہر ہوتا ہے کیا کسی کا کل شادی ہوئی ہے ہر مجھے منہ دیکھائی

بھی نہیں دی تھی انہوں نے

اور تو نے مجھے راڈ بھی لاکر نہیں دی تھی میں نے پھر واس

سے انہیں کمرے سے باہر نکال دیا تھا۔۔

روحی رو رہی تھی اور مہرین کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا تھا

روحی کی باتوں پر

تو نے باسیل بھائی کو انہی کے کمرے میں سے باہر نکال دیا تھا

روحی۔۔؟؟ مہرین تو ہنس رہی تھی پیچھے سے بدر کا

قہقہہ بھی ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے۔

یار تو مجھے تو مارتی تھی پر تو نے بھائی کو وہ بھی باسیل جیسے بھائی

کو انہی کے کمرے میں سے باہر نکل دیا۔۔

بدر ہنستے ہوئے کہتا ہے اور روحی کے پاس آ بیٹھتا ہے۔۔

روحی کو ان کی ہنسی سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا

وہ مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔

بدر۔ اگر شادی نہیں کرنی تھی اگر تیرا ارداہ پہلے ہی بدل گیا تھا

تو مجھے پہلے ہی بتا دیتا نا

یہ سب اچانک سے میری شادی باسیل ہے ساتھ وہ کیسے مجھ

سے شادی کے لیے مان گئے کل سے میں یہ سب سوچ سوچ کر

پاگل ہو رہی ہوں جواب میں جانتی ہوں لیکن پھر بھی

مجھے ان کی وجہ سمجھ نہیں آ رہی ہے۔

روحی روتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر مہرین کے گلے سے لپٹ

جاتی ہے۔۔

روحی مجھے ایک بات بتانی ہے تجھے۔

مہرین ہچکچاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

بول روحی اس سے دور ہو کر اپنے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

وہ۔۔وہ۔۔بدر کے نا آنے کی وجہ کل رات میں تھی بدر اور میں

دوسرے کو پسند کرتے ہیں وہ اس لیے کل رات شادی پر نہیں

آیا تھا۔۔۔

مہرین ہچکچاتے ہوئے کہتی ہے تو روحی حیرانگی سے

ان کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

کیاا۔۔؟؟روحی حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے

کیا یہ سچ ہے بدر۔؟؟روحی بدر سے

پوچھتی ہے۔۔

بدجواب کچھ نہیں دیتا ہے بس ہاں میں سر ہلا دیتا ہے۔

واہ۔۔۔روحی کہتے ہوئے کھڑی ہو جاتی ہے۔

ارے یار کتنی اچھی بات ہے مجھے تم دونوں تو شروع سے

ایک ایک دوسرے کے ساتھ بیت اچھے لگتے ہو میری جان

روحی خوشی سے کودتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مہرین بھی خوشی سے روحی کے گلے سے لگ جاتی ہے۔

اچھا وہ انکل کہاں ہیں۔؟؟ روحی بدر سے پوچھتی ہے۔

وہ پنچائیت گئے ہوئے ہونگے آج اس لڑکی کی شادی ہو رہی ہے

پنچائیت والوں کے سامنے کروائی جا رہی ہے۔

تو وہی گئے ہوئے ہیں بھائی صبح بابا اور بھائی اسی بارے

میں بات کر رہے تھے۔

کس لڑکی کی شادی۔۔؟؟ روحی تجسس سے پوچھتی ہے

اسی لڑکی کی جس کے ساتھ ملک زمان۔۔۔

بدر کہتا کہتا رک جاتا ہے۔۔

سکینہ کی شادی ہو رہی ہے۔۔؟؟ روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے

ہاں۔۔بدر مختصر سا جواب دیتا ہے

یہ تو بہت اچھی بات ہے کس کے ساتھ ہو رہی ہے اس کی شادی۔؟

روحی مسکراتے ہوئے پوچھتی ہے۔

وہ۔۔بدر خاموش ہو جاتا ہے۔

کیا ہوا گیا ہے بول۔۔؟؟ روحی۔ انسسٹ کرتی ہے پر بدر خاموش ہو جاتا

ہے۔۔

سکینہ کی شادی وکی حیدر کے ساتھ ہو رہی ہے اسی گاؤں کا

آدمی ہے اس کی بیوی کا پچھلے سال انتقال ہو گیا تھا۔

اس کی شادی سکینہ سے کروائی جا رہی ہے۔۔

بدر ہچکچاتے ہوئے روحی کو بتا دیتا ہے۔۔

وہ جس کے 5 بچے ہیں۔؟؟ روحی حیرانگی سے کہتی ہے

43 سال کا آدمی ہے کیا ہو گیا ہے باسیل کو وہ ایک 20 سال لڑکی

کی شادی 43 سال کے 5 بچوں کے باپ

سے کروانے جا رہے ہیں پاگل ہو گئے ہیں کیا وہ۔؟

روحی تیش میں آ گئی تھی وہ غصے میں بدر کو دیکھتے ہوئے

کہہ رہی تھی۔۔

بدر گاڑی کی چابی دے میں خود پنچائیت جاؤں گی۔۔

روحی ہاتھ آگے بڑھا کر کہتی ہے۔

روحی پاگل ہے کیا وہاں عورتوں کا جانا منع ہے۔۔

بدر اس کا ہاتھ پکڑ کر کہتا ہے۔۔

ر چابی دے مجھے بکواس مر میرے ساتھ اس وقت

روحی اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ی۔۔۔رک جا مت جا۔۔ مہرین کہتی ہے ہر روحی کی آنکھوں میں

غصہ دیکھ کر وہ بھی خاموش ہو جاتی ہے۔

بدر اسے گاڑی کی چابی دے دیتا ہے اور فوراً سے اپنے خصہ پہن

کر گاڑی میں سوار کوا کر گاؤں کی پنچائیت کی

طرف بڑھتی ہے۔

روحی کے دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھ رہی تھی۔

باسیل پاگل ہو گئے ہیں کیا آپ ایسے کیسے کر سکتے ہیں

سکی لڑکی کے ساتھ۔۔

روحی گاڑی کی اسپیڈ تیز کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پائیت میں سب لوگ موجود تھے علی حیدر اور اس کے بچے

سکینہ بھی اور پنچائیت کے لوگ بھی حمدان صاحب

فیروز صاحب اور باسیل بھی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے

سب آپس میں باتیں کر رہے تھے۔۔

نکاح شروع ہونے ہی والا تھا کہ علی حیدر کا نکاح ہو چکا تھا

اب سکینہ سے نکاح پڑھایا جا رہا تھا

مولوی صاحب پوچھتے ہی ہیں کہ علیہ کے جواب دینے سے

پہلے ہی روحی وہاں آجاتی ہے۔

سر سے دوپٹہ اتر کر کندھے پر تھا روحی کی آواز ہر۔سب جھٹکے

سے اس کی طرف دیکھنے لگ جاتے ہیں۔۔

سب مردوں کی نگاہ فوراً سے روحی کیطرف اٹھتی ہے

اور روحی کی نظر باسیل پر ہوتی ہے وہ غصے میں اس کی

طرف دیکھے جا رہی تھی۔۔

باسیل کی نظر روحی سے بڑھ کر آدمیوں کی طرف اٹھتی ہے جو

اسے ہی دیکھے جا رہے تھے۔۔

نظریں نیچے۔۔؟؟ باسیل دھاڑتے ہوئے کہتا ہے

سب لوگ جھٹکے سے روحی سے نظریں ہٹا کر اپنا اپنا سر جھکائے

ہوئے بیٹھ جاتے ہیں۔۔

سکینہ روتے ہوئے روحی کو دیکھ رہی تھی۔۔

روحی باسیل سے نظریں ہٹا کر سکینہ کی طرف بڑھتی ہے اور اس

کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لے جانے لگتی ہے

تو علی حیدر جلدی سے روحی کے سامنے آ کھڑا ہوتا ہے۔

میری بیوی کو کہاں لے کر جا رہی ہو تم لڑکی۔۔ علی حیدر روحی کو

نہیں جانتا تھا۔۔

میرے سامنے سے ہٹ جائیں اور ابھی نکاح نہیں ہوا ہے بیوی نہیں ہے

آپ کی راستہ چھوڑیں میرا۔۔

روحی غصے میں کہتی ہے۔۔

میں نہیں ہٹو گا لڑکی یہ میری ہونے والی بیوی کے اس کا

ہاتھ چھوڑو تم۔۔۔

علی حیدر غصے میں روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے

وہ کہتا ہی ہے کہ گولی ہوا کو چیرتے ہوئے آتی ہے اور سیدھا علی

حیدر کے کندھے پر جا لگتی ہے

جس سے وہ پل کے اندر زمین بوس ہو جاتا ہے گولی کی آواز پر

روحی پکڑ کر دیکھتی ہے تو گولی چلانے والا اور کوئی نہیں باسیل ہی تھا۔"

Dastane Rooh E Basil ♥

Episode No 14 part 01

By Saleha Iqbal ... 🦋

نظریں نیچے۔۔۔باسیل ایک اور دھاڑ مارتے ہوئے کہتا ہے

گولی کی آواز پر جن لوگوں نے نظریں اٹھائی تھی

باسیل کی دھاڑ پر اب لوگ واپس نظریں جھکا لیتے ہیں سوائے روحی

کے ہی وہ باسیل کی طرف غصے سے دیکھے جا رہی تھی۔

روحی ہاتھ چھوڑو اس کا اور ابھی کے ابھی واپس

گھر جاؤ۔۔

باسیل گن سے ہاتھ چھوڑنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

میں کہیں نہیں جاؤں گی پہلے اس آدمی کو یہاں سے دور

بھیجیں یہ نکاح نہیں ہوگا۔۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

پاگل ہو گئے ہیں آپ لوگ کیا ایک بڈھے انسان سے کیسے اس کی

شادی کروا سکتے ہیں۔

5 بچوں کا باپ ہے وہ پہلے ہی کچھ مہینوں پہلے ہی اس کی

بیوی کا انتقال ہوا ہے اب پھر سے انہیں شادی کرنے کی

آگ لگ گئی ہوئی ہے۔

روحی غصے میں اس آدمی کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی

جو اپنے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

روحی میں کہہ رہا ہوں واپس گھر جاؤ۔۔

باسیل اپنے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں نے بھی کہا نا میں تب تک کہیں نہیں جاؤں گی جب تک اس

نکاح کے نا ہونے کا اعلان کیا جائے گا۔۔

روحی لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے جو اس کے پیچھے چھپ

کر رو رہی تھی۔۔

رومت نہیں ہوگا تمہارا نکاح اس آدمی سے جب تمہاری کوئی غلطی

نہیں ہے تو تمہیں سزا بھی نہیں ملے گی۔

روحی سکینہ کے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

میری غلطی ہے روحی باجی۔۔ سکینہ روتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل صاحب نے میرے لیے صحیح فیصلہ کیا ہے مجھے اس رشتے

پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔

سکینہ روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تمہاری غلطی کیسے ہے۔؟؟ روحی تجسس سے پوچھتی ہے

وہ۔۔وہ۔۔۔م۔میں۔۔اس۔سے۔۔ملنے کے لیے گئی تھی وہ مجھے پسند تھا

پر مجھے یہ نہیں پتا تھا کہ وہ میرے ساتھ ایسا۔۔۔۔۔

سکینہ کہہ ہی رہی تھی کہ روحی ایک زور دار تھپڑ اس کے

منہ پر دے مارتی ہے۔۔

تو مطلب بدکردار تم خود ہی ہو تو پہلے مجھ سے جھوٹ کیوں

بولا۔۔؟؟ اگر غلط کرنے کی ہمت رکھتی ہو تو بولنے کی ہمت بھی رکھا کرو۔

روحی کی حرکت پر حمدان صاحب فیروز صاحب اور
سیل تینوں فخر سے سینا چوڑا کیے ہوئے کھڑے ایک دوسرے کو دیکھنے
لگ جاتے ہیں۔۔
کیونکہ اس نے وہ کیا جو وہ تینوں کرنا چاہتے تھے
ایک گندی مچھلی پورے تالاب کو گندا کرتی ہے یہ تھپڑ اسے
باقی مچھلیوں کو گندا کرنے سے روکنے کے لیے تھا۔۔
روحی باجی۔۔۔ میں تو اسے پسند کرتی تھی اس نے میرے
ساتھ غلط کیا تھا۔۔
سکینہ روتے ہوئے کہتی ہے۔
پسندیدگی کیا تمہیں یہ کہتی ہے کہ آدھی رات کو
کسی سے ملنے کے لیے اپنے گھر سے دور اپنے ماں باپ سے جھوٹ
بول کر کسی غیر مرد سے ملنے جاؤ۔۔؟؟
لڑکی جھوٹ میں بھی بولتی ہوں اور تم سے کئی زیادہ جھوٹ
بولیں ہونگے میں لیکن میں نے کبھی اپنے ماں باپ کا
سر جھکا کر کسی غیر مرد سے ملاقات کرنے کے لیے کوئی جھوٹ
نہیں بولا۔۔
اپنے جھوٹوں پر شرمندگی تھی پر آج تمہاری وجہ سے
وہ مجھے نہیں رہی شکر ہے خدا کا
تم۔۔سچ میں اس جیسا آدمی نہیں عذاب ہی ڈیزرو کرتی ہوں
زندگی میں اللہ تمہارے لیے ہر دن عذاب بنائے
دعا ہے میری تمہارے لیے شادی مبارک ہو تمہیں سکینہ بی بی

روحی باجی مجھے معاف کر دیں میں نے آپ سے پہلے جھوٹ بولا

پلزز مجھے معاف کر دیں۔۔ سیکنہ روتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھ سے معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں اور ہاتھ مت۔لگاؤ مجھے

روحی غصے میں کہتی ہے اور کہہ کر وہاں سے چلی جاتی ہے۔

باسیل حمدان اور فیروز صاحب تینوں مسکرا دیتے ہیں

روحی کی اس حرکت پر باسیل گن فیروز صاحب کو واپس

دیتا ہے اور خود روحی کے پیچھے چل پڑتا ہے۔۔

روحی جا کر غصے میں بدر ہی گاڑی میں سوار ہوتی ہے

اور گاڑی اسٹارٹ کرنے کی کوشش کرتی ہے پر وہ چلنے کا

نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

باہر آؤں۔۔باسیل روحی کی گاڑی کا دروازہ کھول کر کہتا ہے

مجھے نہیں آنا ہے آپ جائیں یہ چل جائے گی۔۔

روحی گاڑی کو اسٹارٹ کرنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

روحی۔۔باسیل اس کے نام پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے اور اس کی

گاڑی کا دروازہ کھولتا ہے

اور روحی کا ہاتھ پکڑ کر اسے گاڑی سے باہر نکلتا ہے۔

روحی گاڑی سے نکلتے ہی باسیل سے اپنا ہاتھ چھوڑوا کر

پیدل چل پڑتی ہے۔۔

بدتمیزی لڑکی تمہاری وجہ سے م میں یہاں آئی کیا سوچا تھا

میں نے اور تم کیا نکلی۔۔

روحی واپس آؤں۔۔ باسیل گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے کہتا ہے

میں نہیں آرہی ہوں انکل آپ گھر جائیں رات ہونے والی ہے

میں آجاؤ گی۔۔

حی کہتے ہوئے رک جاتی ہے اور پلٹ کر باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

آپ کو کہیں میں سکینہ جیسی تو نہیں لگ رہی ہوں

دیکھیں میں سچ کہہ رہی ہوں میں گاؤں میں آدھی رات تک

باہر ضرور گھومتی رہتی تھی۔

لیکن میری پہنچ صرف گراؤنڈ تک ہوتی تھی میں وہاں پر

گاؤں کے بچوں کے ساتھ کھیلتی رہتی تھی اور بابا کے جب اسٹیشن سے

واپس آتے تھے تو وہ مجھے اپنے ساتھ گھر لے جاتے تھے

میں اس کے علاوہ کبھی کبھی تھوڑی تھوڑی سی باغوں میں

سے چوری بھی کر لیتی لیکن بس اس سے زیادہ

میں اور کچھ نہیں کرتی تھی سچ میں۔۔۔۔

روحی کی باتیں سنتے ہوئے باسیل اس کی طرف غصے میں

قدم بڑھاتا ہے اور اس کے سامنے آکھڑا ہو کر اس کے منہ پر ہاتھ

رکھے ہوئے روحی کو منہ کروادیتا ہے۔۔

ایک ہاتھ روحی کی گردن پر اور دوسرا ہاتھ اس کے ہونٹوں پر

رکھے ہوئے وہ منہ کے ساتھ ساتھ روحی کی سانسیں بھی

بند کر رہا تھا۔۔

چپ ہو جاؤں لڑکی کتنا بولتی ہو تم میں نے کچھ کہا تمہیں۔؟؟

باسیل روحی کی بڑی بڑی گرین آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

روحی باسیل کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر اسے ہاتھ ہٹانے کا

اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پر آپ مجھے دیکھ تو ایسے ہی رہے تھے کہ میں بھی۔۔۔۔

بکواس مت کرو تھپڑ کھالو گی مجھ سے تم شرافت سے گاڑی

میں جا کر بیٹھو یاد ہو تو آج رات ولیمہ بھی ہے پہلے ہی رات ہو گئی

ہے۔

مجھے نہیں جانا آپ ہے ساتھ کہیں بھی میں اکیلی جاؤں گی

روحی رونے والی شکل بنا کر کہتی ہے۔۔

اکیلی کہیں نہیں جاؤں گی جہاں بھی جاؤں گی میرے ساتھ

ہی جاؤں گی تم۔۔

باسیل غصے میں کہتا ہے۔۔

دیکھا یقین نہیں ہے آپ کو مجھ پر میں نہیں جاؤں گی آپ

کے ساتھ آپ بھی اس بڈھے آدمی کی طرح ہی ہے

گندے سڑے ہوئے۔۔۔

روحی روتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر پھر سے پیدل چلنے

لگ جاتی ہے۔۔

روحی۔۔۔باسیل تھکے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔

روحی شرافت سے جا کر گاڑی میں بیٹھ جاؤں

باسیل غصے میں کہتا ہے۔

میں نے نہیں بیٹھنا ہے آپ کچھ دیر مجھے اکیلا چھوڑ دیں میں گھر واپس آجاؤ گی اگر ایسے ہی گھر گئی تو میرا دماغ پھٹ جائے گا

روحی گاڑی میں بیٹھو جا کر۔۔باسیل روحی کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

میں نہیں بیٹھوں گی جو کرنا ہے کرلیں۔۔۔روحی بھی غصے کہتی ہے اور چلتی رہتی ہے پلٹ کر باسیل کو دیکھتی بھی نہیں ہے۔

سوچ لو جو میں نے کیا نا وہ تم برداشت نہیں کرپاؤں گی

باسیل رک کر روحی کی پیٹھ کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اچھا۔۔آپ پہلے کریں تو سہی پھر دیکھ لیتے ہیں میں برداشت کر پاؤں گی یا نہیں۔۔۔

روحی پلٹ کر باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر پھر پلٹ جاتی ہے اپنے کندھوں پر دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے وہ آگے کی طرف قدم بڑھانے لگتی ہے۔۔

ٹھیک ہے پھر ایسے تو ایسے ہی سہی باسیل خود سے کہتے ہوئے روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہے اور اس کے قریب آکر اسے جھٹکے سے اپنی باہوں میں اٹھا لیتا ہے اور گاڑی کی طرف قدم بڑھانے لگ جاتا ہے۔۔

یہ۔۔۔یہ۔کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں مجھے نیچے اتاریں

روحی باسیل کی باہوں میں خود کو قید محسوس کر کے پرندے کی

طرح پھڑ پھڑانے لگا جاتی ہے۔۔

ابھی سے پھڑ پھڑانا شروع کر دیا ہے ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی

نہیں ہے تمہارے ساتھ اب جو کروں گا اس کے بعد کیا حال ہو گا

تمہارا۔۔!؟؟

باسیل روحی کی طرف ایک نظر دیکھ کر اپنی گاڑی کی طرف

بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

۔کیا۔۔کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا کیا کرنا چاہتے ہیں۔

روحی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

وہی جو ایک شوہر بیوی کے ساتھ کرتا ہے کچھ نیا نہیں کروں

گا میں تمہارے ساتھ ٹینشن مت لو

باسیل ٹیڑھی سمائل کرتے ہوئے کہتا ہے اور روحی کو اپنی گاڑی

کے پاس لے جا کر کھڑا کرتا ہے۔

روحی کو گاڑی سے لگائے اپنے دونوں ہاتھ گاڑی پر رکھ کر اس کے راہ

فرار کے راستے بند کر دیتا ہے۔

دیکھیں۔۔!!!روحی ادھر ادھر دیکھ کر باسیل کے چہرے

کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

دیکھ ہی تو رہا ہوں اور کچھ کرنے کا سوچ بھی رہا ہوں کہو تو

یہی کر دوں یا پھر گھر چلیں۔؟؟

باسیل اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے۔

میں منہ نوچ لوں گی آپ کا اگر آپ نے میرے ساتھ کچھ

الٹا سیدھا کیا تو۔۔

روحی غصے میں کہتی ہے۔۔

چ لینا نوچ لینا میری جان۔جو نوچنا ہے نوچ لینا منہ بھی اب تمہار

ہے اور بندہ بھی لیکن اکیلے میں نوچنا

سب کے سامنے تمہیں ہی شرمندگی محسوس ہوگی۔

باسیل ٹیڑھی سمائل کرتے ہوئے کہتا ہے تو روحی سے زور سے اس

کے سینے پر ہاتھ مار کر اسے خود سے دور کرتی ہے۔

باسیل بدتمیزی مت کریں آپ میرے ساتھ۔۔

روحی غصے سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے

باسیل۔۔؟؟ باسیل روحی کے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے بولا

خیریت ہو گئی آج انکل نہیں کہا میرا نام لیا ہے۔۔

باسیل بڑی بڑی سمائل کرتے ہوئے کہتا ہے۔

تنگ مت کریں آپ مجھے میرا ولیمہ بھی ہے شاید آپ بھول گئے

ہیں چھوڑیں مجھے دور ہٹیں مجھ سے کوئی الٹی سیدھی

حرکت میرے ساتھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔

روحی اس کے ہاتھ گاڑی سے ہٹانے کی کوشش کرتی ہے

پر وہ باسیل کے ہاتھوں کو ہلا تک نہیں پا رہی تھی۔

میں تمہارے ساتھ ہر اچھا را کام کرنے کا حق رکھتا ہوں

اس لیے خود کو مجھ سے دور کرنے کی کوششیں مت کرو جو بھی ہو

وہ میں ہی ہوں اب تمہارے اس لیے در جانے کی کوشش اور

ضرورت دونوں نہیں ہے تمہیں

کہہ کر جھٹکے سے روحی کے چہرے کی طرف جھک جاتا ہے۔۔

روحی اسے قریب دیکھ کر جلدی سے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر اور

زور سے اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے۔۔

باسیل اس کی بند آنکھیں دیکھ کر روحی کی طرف دیکھتے ہوئے

اس کے ماتھے پر لب رکھ دیتا ہے۔

روحی اس کے لب اپنے ماتھے پر محسوس کر کے فوراً سے

اپنی آنکھیں کھول دیتی ہے اور اس کی آنکھیں باسیل کی آنکھوں

سے ٹکراتی ہے تو روحی جھٹ سے انہیں واپس جھکا لیتی ہے۔

باسیل مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے گاڑی

سے دور کرتا ہے اور دروازہ کھول کر روحی کو گاڑی میں بیٹھا

دیتا ہے۔

روحی کو بیٹھا کر وہ بھی دوسری طرف سے آ کر گاڑی میں

ار ہو جاتا ہے باسیل کے بیٹھتے ہی روحی کھڑکی کی طرف منہ کیے

سیٹ سے ٹیک لگا کر اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے۔

باسیل ایک نظر روحی کو دیکھتا ہے جو آنکھیں بند کیے ہوئے سوئی پڑی تھی۔۔

روحی نیند کی گہرائیوں میں کھوئی ہوئی اپنے سپنوں کی دنیا میں کہیں دور کھو چکی تھی۔۔

پ کہاں جا رہے ہیں۔۔؟؟ روحی لال رنگ کے شادی کے جوڑے میں ملبوس آنکھوں میں نمی لیے باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

وہی جہاں سے میں آیا تھا۔۔ سفید رنگ کے کارٹن کے سوٹ اوپر نیوی بلیو کلر کا کوٹ پہنے ہوئے اپنے سوٹ کیس میں کپڑے ڈال رہا تھا۔

تو میں۔۔؟؟ روحی باسیل کی بازوؤں پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف متوجہ کیے ہوئے پوچھتی ہے۔

تم یہی رہو گی جہاں اتنے سالوں سے رہ رہی تھی۔۔ باسیل کہہ کر دوبارہ اپنے کپڑے سوٹ کیس میں ڈالنے لگ جاتا ہے۔

پر اب تو میں آپ کی بیوی ہوں آپ مجھے ایسے اکیلا چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہیں۔؟؟

روتے ہوئے نم اور دھیمے لہجے میں پوچھتی ہے۔۔

میں نے نہیں کہا تھا مجھ سے شادی کر لوں تم چاہتی تھی تو میں نے کر لی باسیل روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں چاہتی تھی کیونکہ میں آپ سے پیار کرتی ہوں آپ بھی تو
مجھ سے پیار کرتے ہیں پھر کیوں جا رہے ہیں۔ ؟؟
روحی روتے ہوئے باسیل کا ہاتھ پکڑ کر کہتا ہے۔۔
میں پیار نہیں کرتا ہوں اور تم جیسی لڑکی سے بلکل بھی نہیں
یہ سب تمہارے دماغ کا فتور ہے میرے نہیں۔۔
کہتے ہوئے اپنا ہاتھ چھوڑوالیا اور نظریں چراتے ہوئے تلخ لہجے میں
کہتا ہے۔۔
آپ جھوٹ بول رہے ہیں آپ بھی تو مجھ سے اس لیے
مجھ سے شادی کی ہے نا آپ نے۔
آنکھوں سے آنسوؤں تیزی سے بہہ کر گالوں کی رنگت کو بڑھا رہے تھے
میں تم سے محبت نہیں کرتا ہوں روحی فیروز
تم سزا کی حقدار نہیں تھی لیکن اب تمہیں بھی اس کا حصہ
بننا پڑے گا اور ایک لڑکی کے لیے اسے بڑی سزا اور
کیا ہو سکتی تھی کہ جس سے وہ شادی کرے اسے شادی والی
رات ہی جوڑ کر کہیں دور چلا جائے۔
باسیل سوٹ کیس پیک کر کے زمین پر رکھتے ہوئے کہتا ہے۔
اور کہہ کر کمرے سے نکلنے کے لیے قدم بڑھاتا ہے۔
چھوڑ کر جانا ہے تو ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جائیں جب بات بدنامی
کی ہے تو مجھے مکمل طور پر بدنام زمانہ کر کے جائیں
روحی باسیل کی پیٹھ دیکھتے ہوئے روتے ہوئے سخت لہجے میں بولی

میں تمہیں بدنام زمانہ نہیں کرنا چاہتا ہوں۔

باسیل کہتے ہوئے پلٹتا ہے۔

تو پھر مجھے اپنے ساتھ لے جائے روحی باسیل کی طرف

قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں تمہیں اپنے ساتھ نہیں لے کر جا سکتا ہوں ہر روز تمہیں اپنی

آنکھوں کے سامنے دیکھنا مجھ سے برداشت نہیں ہو پائے گا۔

روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور اپنا سوٹ کیس گھسیٹتے ہوئے

کمرے سے باہر نکل جاتا ہے۔۔

باسیل کے جاتے ہی روحی زمین پر بیٹھ کر زور زور سے رونا

شروع کر دیتی ہے۔۔

روحی۔۔۔؟؟؟ روحی۔۔۔؟؟؟ باسیل روحی کا ہاتھ ہلا کر اسے

اٹھاتا ہے جو گہری نیند میں سوئی پڑی تھی۔۔

روحی اٹھتی ہے اور اٹھتے ساتھ حیرانگی سے باسیل کو دیکھنے

لگ جاتی ہے۔۔

آپ تو چلے گئے تھے پر یہاں کیوں ہیں۔؟؟ روحی گہری سانس

لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کیاااا۔۔؟؟ باسیل حیرانگی سے روحی کو دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔

کیا ہوا گیا ہے ابھی تو تم ٹھیک سوئی ہوئی تھی اب اچانک

کیا ہو گیا ہے۔

وہ۔۔روحی باسیل کو بتانے لگتی ہے پر پھر سے رک جاتی ہے

ٹانگیں میں توڑ دوں گی آپ کی اگر میرے ساتھ کچھ

ایسا کر کے گئے جیسا بدر کو مارتی ہوں اس سے کہیں زیادہ برا میں

آپ کو ماروں گی آپ کو سچ میں بلکل گنجا کر دوں گی میں

روحی غصے میں کہتی ہے اور کہہ کر گاڑی سے نکل کر حویلی کے اندر

بھاگ جاتی ہے۔۔

میں نے کیا کیا۔۔؟؟ باسیل اپنے آپ کو شیشے میں دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

یہ لڑکی سچ میں پاگل ہے اور عنقریب یہ مجھے بھی پاگل

کر کے رہے گی۔۔

باسیل خود کو کہتا ہے گاڑی سے باہر نکلتا ہے اور حویلی میں

داخل ہوتا ہے تو سامنے صوفے پر ہیرا بیغم سے لپٹی ہوئی روحی

دیکھ کر وہ گندا سا منہ بنا کر ڈائیننگ ٹیبل کی طرف بڑھتا ہے

اور اپنے لیے پانی کا گلاس آدھا بھر کر وہی کرسی پر

بیٹھ کر روحی کو دیکھتے ہوئے پانی پیتا ہے۔۔

روحی میری گڑیا تمہاری پارلر والی آگئی ہیں اوپر مہرین کے

ساتھ کمرے میں وہ تمہارا انتظار کر رہی ہیں۔

ہیرا بیغم گردن جھکا کر روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

پیار سے کہتی ہیں۔

تائی امی ایک بات بتائیں کیا شام میں دیکھے ہوئے سپنے

سچ ہوتے ہیں۔؟؟

روحی ہیرا بیگم کے کندھے سے ہٹا کر ان کے چہرے کی طرف

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم نے کوئی سپنہ دیکھا ہے کیا۔۔؟؟ ہیرا بیگم پوچھتی ہیں۔

جی تائی امی اور اس سپنے میں میں ہی رو رہی تھی اس لیے

بتائیں کیا شام کو دیکھے ہوئے سپنے سچ ہوتے ہیں۔؟؟

میں نے نہیں چاہتی کہ یہ سچ ہو یہ تو غلط بات ہے نا میں لوگوں کے

سپنوں میں جا کر لوگوں کو ڈرا کر رولاتی ہوں یہاں تو میں

خود ہی رو رہی تھی۔۔

روحی رونے والا منہ بنا کر کہتی ہے۔۔

کس نے رولایا تھا تمہیں تمہارے سپنے میں۔۔؟؟

ہیرا بیگم ہنستے ہوئے پوچھتی ہیں۔۔

ایک گندی شکل والے انسان نما جانور اس نے ڈرایا تھا مجھے

پتا نہیں سمجھتا کیا ہے وہ خود کو تائی امی اتنی گندی میرا سیوں

جیسی اس کی شکل تھی ناک میں غصہ آنکھوں میں گھمنڈ

بس نخرے پر نخرے دیکھائے جا رہا تھا۔۔

آیا بڑا مجھے رولانے والا اگر سچ میں وہ میرے سامنے ہوتا

اگر وہ سپنہ نا ہوتا تو میں اسے بتاتی کہ روحی اصل میں کیا چیز

ہے رولا کر تو دیکھائیں مجھے میں نے ان کا حشر نشر

نا کر دیا تو میرا نام بھی روحی فیروز خان نہیں۔۔

روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے کہہ ہی رہی تھی اور باسیل جو اپنے

فون میں مگن تھا روحی کہ باتیں سنتے ہوئے کرسی سے اٹھ کر کوئی چیز

ادھر اودھر دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔

روحی ایک نظر باسیل کو دیکھتی ہے اور پھر بوکھلاتے ہوئے وہاں سے

اٹھ کر جانے کی کوشش کرتی ہے۔۔

تائی امی میرا ولیمہ ہے مجھے تیار ہونا چاہیے جا کر سب انتظار

کر رہی ہیں میرا انتظار کروانا کیس کو اچھی بات نہیں ہوتی ہے نا

میں چلتی ہوں تائی امی۔۔

روحی باسیل کے بڑھتے ہوئے قدم اپنی طرف دیکھتے ہوئے فوراً

سے اپنے ہاتھوں میں فراک پکڑے ہوئے سیڑھیوں سے اوپر

بھاگ جاتی ہے۔۔

پیچھے سے ہیرا بیگم کا قہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے۔

امی۔۔باسیل تھکے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔

روحی تمہارے ہاتھ نہیں آئے گی بیٹا تم اپنی خیر مناؤں اسے سدھارنے

اور بدلنے کی تم نے اس سے شادی کی تھی پر وہ تمہیں ہی ایک

انسان سے پاگل انسان بناتی ہوئی مجھے زیادہ نظر آرہی ہے۔

تمہارے کپڑے گیسٹ روم میں ہیں تیار ہو جاؤ بیٹا تم بھی

ہیرا بیگم کہتی ہیں اور کہہ کر روز سے ہنستے ہوئے

باسیل کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے وہاں سے چلی جاتی ہے۔۔

باسیل بھی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے گیسٹ روم میں

چلا جاتا ہے پہلے تھوڑی دیر آرام کرتا ہے اور پھر خود بھی ولیمے

کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔۔

حمدان صاحب اور فیروز صاحب بھی پنچائیت سے سیکنہ کی شادی

کروا کر اسے رخصت کیے واپس آجاتے ہیں۔

سلطانہ بیگم اور ہیرا بیگم بھی تیار ہو چکی تھیں۔ حمدان صاحب اور

فیروز صاحب بدر بھی حویلی آکر تیار ہو گیا ہے۔

روحی اور مہرین تیار ہو رہی تھیں ابھی تک بدر اور باسیل

کے علاوہ سب لوگ ولیمے حال جاتے ہیں۔

بدر اور باسیل دونوں حال میں بیٹھے ہوئے روحی اور مہرین کے

آنے کا انتظار کر رہے تھے

دونوں ہی انتظار کرتے کرتے غصہ میں پاگل ہو رہے ہیں۔۔

بھائی مجھے سمجھ نہیں آتا ہے کہ یہ ان لڑکیوں کو تیار ہونے میں

اتنا وقت کیوں لگتا ہے پر لڑکے بھی تو اتنی جلدی

تیار ہو جاتے ہیں۔۔

کپڑے پہنو جوتے پہنو بالوں میں کنگھا پھیروں لو ہو گئے ہم تیار

لیکن یہ عورتیں حد ہو گئی ہے انتظار میں آدھا کر دیا ہے

ہم لوگوں کو۔۔

بدر غصے میں باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تم زیادہ نہیں بول رہے ہو بدر۔۔۔ مہرین سیڑھیوں سے نیچے

اترتے ہوئے کہتی ہے۔۔

بدر مہرین کی آواز پر جیسے ہی پلٹتا ہے اسے دیکھتا ہے تو بس

دیکھتا ہی رہ جاتا ہے گیرے کلر کی لونگ پیروں تک ڈیزائنر

میکسی کانوں میں گولڈن کلر کے لمبے لمبے سہارے والے ائیر رنگ

پہنے ہوئے گلے میں نیک لیس گولڈن کلر کا پہن کر ہاتھوں میں میکسی

پکڑے ہوئے وہ سیڑھیوں سے نیچے بدر کو دیکھتے ہوئے اتر رہی تھی۔

بدر کی نظر اور سانسیں دونوں ہی مہرین کو دیکھ کر

ایک دم رک گئی تھی۔

باسیل مہرین کی موجودگی پر خود اٹھ کر سیڑھیوں سے اوپر

جانے لگتا ہے وہ ایک نظر اٹھا کر مہرین کو دیکھتا

تک نہیں ہے اور سیدھا اوپر کی جانب بڑھنے لگتا ہے۔۔

کچھ کہہ رہے تھے تم۔۔؟؟ مہرین بدر کے سامنے آکر کمر پر ہاتھ

رکھے ہوئے بدر کو غصے میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کتنی زیادہ خوبصورت لگ رہی ہو۔!!! بدر مہرین کے چہرے کی طرف

دیکھتے ہوئے کہتا ہے تو مہرین بھی جھٹ سے ہنس پڑتی ہے۔

ماشاءاللہ سچ میں بہت زیادہ پیاری لگ رہی ہو میری جان

بدر مہرین کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

دور۔۔ تمیز۔۔۔ بدتمیز۔۔ مہرین بدر کو خود سے دور کرتے ہوئے ہنستے

ہوئے کہتی ہے۔۔

Dastane Rooh E Basil ♥

Episode No 14 part 02

By Saleha Iqbal ... 🦋

روحی کمرے میں تیار مہرون کلر کے لہنگے میں ملبوس گولڈن کلر کالائٹ سوفٹ سا میک آپ کیے ہوئے گولڈن کلر کی جیولری پہنے ہوئے پیروں میں گولڈن ہیلز پہنے ہوئے صوفے سے پشت ٹیکائے ہوئے اپنے سر کے نیچے ایک ہاتھ رکھ کر اپنی آنکھیں بند کیے ہوئے سوئی پڑی تھی۔۔۔

پچھلے دو گھنٹوں سے لگاتار تیار ہونے کی وجہ سے وہ تھک گئی پہلے ہی شادی کی وجہ سے کافی تھکاوٹ ہو گئی تھی مہرین کے تیار ہونے کے انتظار میں صوفے پر بیٹھے بیٹھے ہوئے ہی سو گئی تھی۔۔

باسیل بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس کوٹ اتارے ہوئے روحی کو سوتا ہوا دیکھ کر دبے دبے قدم اٹھائے وہ اس کی طرف بڑھ رہا تھا روحی گہری نیند میں سوئی پڑی تھی اسے باسیل کی موجودگی کا احساس ہی نہیں ہوا تھا۔

باسیل اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کوٹ کی جیب میں سے روحی کے لیے گجرے نکل کر آرام سے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ کر اس کے ہاتھوں میں پہنا رہا تھا۔

سیل ایک ہاتھ میں گجرے پہنا چکا تھا دوسرے ہاتھ میں پہنانے

کی وجہ سے روحی کے سر کے نیچے سے اس کا ہاتھ

نکلا کر اس کے سر کے نیچے آرام سے اپنا ہاتھ رکھ کر اسے گجرا

پہنانے کی کوشش کر رہا تھا کہ روحی اپنی آنکھیں کھول لیتی ہے

اور باسیل کے چہرے کی طرف پھر اس کی گجرا پہنانے کی

کوششوں کو دیکھنے لگتی ہے۔۔

باسیل ایک ہاتھ سے نہیں پہنا پا رہا تھا روحی

خود اپنا ہاتھ اٹھا کر اس کے آگے بڑھاتی ہے تو باسیل جھٹ سے

روحی کے چہرے کی طرف دیکھنے لگ جاتا ہے۔

باسیل روحی ہے چہرے پر سے ہاتھ ہٹاتا ہے

اور اسے گجرے پہناتا ہے اور وہی زمین پر گھٹنوں کے بل

بیٹھے ہوئے نظر اٹھا کر روحی کو دیکھتا ہے

جو نیند سے بھری ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

دونوں کچھ نہیں بولتے ہیں بس ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

چلیں۔۔؟؟ باسیل بات کرنے کی شروعات کرتا ہے۔

مجھے نیند آرہی ہے۔۔روحی دھیمے لہجے میں کہتی ہے

جلدی واپس آجائیں گے پھر سو جانا آکر۔۔باسیل

کھڑے ہوتے ہوئے کہتا ہے۔

چلو سب انتظار کر رہے ہونگے ہمارا بس حال میں پہنچ گئے ہیں

باسیل روحی کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی باسیل کا پکڑ کر صوفے سے اٹھ جاتی ہے آنکھیں نیند سے

بھری پڑی تھی۔

روحی جیسے ہی کھڑی ہوتی ہے ایک لمبی گہری سانس لیتی ہے

جیسے دیکھ کر باسیل مسکرا دیتا ہے۔

لیے سے آکر سو جانا وہاں سب انتظار کر رہے ہونگے اس لیے جانا ضروری ہے۔۔

باسیل روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

جی جانتی ہوں دیکھاوا کرنا ضروری ہے کیا کر سکتے ہیں

روحی باسیل کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے۔۔

دیکھاوا۔۔؟؟ باسیل اس کے الفاظ دہراتا ہے

جی دیکھاوا ہی تو ہے آپ کا اور میرا شادی ہے بعد ایک ساتھ

رہنا ہر رسم کرنا جبکہ حقیقت ہم دونوں جانتے ہیں یہ سب ہم

پر زبردستی مسلط کیا گیا ہے۔۔

اور زبردستیوں کے رشتوں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی ہے یہ بھی

میں جانتی ہوں آپ کی وجہ تو نہیں پتا مجھ سے شادی کرنے کی

لیکن میری صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے میری امی

ان سب کیا ہوا وعدہ جو کرنا نہیں چاہتی تھی پر کر دیا میں نے

ان کے مجھ سے زیادہ ضروری ان کی عزت ہے انہوں نے بیٹی کے

بدلے عزت کو ترجیح دی اور مجھے چھوڑ دیا

اس لیے میں نے بھی ان سے وعدہ کیا تھا آپ سے یا کسی سے بھی

شادی سے انکار نا کرنے کا

ان کو دیکھانے کے لیے ان سے کیے وعدہ کے لیے یہ شادی تو کرلی

ہے پر اسے نیبھانے کا نا میرا کوئی ارادہ تھا اور نا ہی ہے

یقیناً آپ کا بھی نہیں ہوگا۔

اس لیے اکیلے میں اچھے بننے کی ضرورت نہیں ہے میرے ساتھ

دنیاوی دیکھاوے کو دنیا کے سامنے ہی رکھتے ہیں۔

روحی کی باتوں کو باسیل ایک دم خاموشی سے سن رہا تھا

کوئی جواب نہیں دے رہا تھا بس روحی کو دیکھے جا رہا تھا

اور اس کی باتوں کو سن کر سر جھکا کر ہلکا سا مسکرا دیتا ہے۔

آپ ہنس کیوں رہے ہیں۔؟؟ روحی اس کے چہرے پر مسکراہٹ

دیکھتے ہوئے کہتی ہے

روحی رشتے رشتے ہوتے ہیں ان میں مجبوریاں نہیں ہوتی ہیں

اور شادی جیسے رشتے میں مجبوریوں کی کوئی

جگہ نہیں ہوتی ہے۔

نکاح ہو گیا ہے ہمارا ہمیشہ ہے لیے ایک دوسرے سے نام جڑ چکا ہے

وجہ جو بھی ہو اب یہ حقیقت ہے کہ روح باسیل ایک ہو چکے ہیں

اور میں نے کسی مجبوری کی وجہ سے تم سے شادی نہیں کی ہے

باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

تمہارے لیے اسے قبول کرنا آسان نہیں ہے میں جانتا

ہوں پر میں اسے قبول کر چکا ہے۔۔

نہیں جتنا وقت چاہیے اس رشتے کو قبول کرنے کا میں تمہیں دوں گا

لیکن اس کو مجبوری کا نام دے کر اس کی توہین مت کرو

باسیل اپنا کوٹ بیڈ سے اٹھاتے ہوئے اسے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کہتا ہے۔۔

مت قبول کریں اسے میں پاگل ہوں۔۔

روحی باسیل کی پیٹھ دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اب تو میں نے کر لیا پیچھے نہیں ہٹنے والا ہوں میں۔۔باسیل مسکراتے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے بولا

میں شادی کے بعد بھی گراؤنڈ میں میچ کھیلنے جاؤں گی پھر بھی قبول کریں گے۔۔؟؟

روحی تجسس سے پوچھتی ہے۔

ہم۔۔قبول ہے" باسیل آنکھوں سے اشارہ ہوئے کہتا ہے

میں آپ سے روز پیسے لوں گے۔۔؟؟ روحی اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے ایک اور بات کہتی ہے۔

لے لینا میرا سب کچھ تمہارا ہی ہے۔۔باسیل سے اس جواب کی امید نہیں کر رہی تھی وہ۔

میں آپ کو بیچ کھاؤں گی۔۔روحی بڑی بڑی آنکھیں کیے ہوئے باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

قبول ہے۔۔!!! باسیل اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہتا ہے۔

میں کھانا نہیں بناؤں گی اور نا ہی برتن دھوؤں گی۔۔

روحی اپنے ہاتھ کمر پر باندھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں اور ملازم رکھ لوں گا تمہیں کوئی کام کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

آپ کو سچ میں قبول ہوں۔ میں بہت بہت زیادہ بد تمیز ہوں

بہت نخرے والی ہوں میں آپ کو بہت تنگ کروں گی۔۔

روحی اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں ہاں قبول ہو ہر حال میں اب قبول ہو مجھے

باسیل روحی کے ہاتھوں کو نیچے کرتے ہوئے کہتا ہے۔

اب چلیں۔۔باسیل اسے چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ اتنے اچھے تو نہیں ہیں پھر کیوں اچھے بن رہے ہیں آپ۔۔؟؟

روحی اپنے لہنگے ہو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے کمرے سے باہر

نکلتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں ہمیشہ سے ہی اتنا اچھا ہوں تمہاری ان ہری آنکھوں کی وجہ

سے تمہیں کبھی کچھ دیکھائی ہی نہیں دیتا ہے

کیا کر سکتے ہیں۔۔

باسیل روحی کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا آتا ہے اور گندا سا

منہ بنا کر کہتا ہے۔

انکل میری آنکھوں کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو

سمجھ آئی ہے خود کی بڑی اچھی آنکھیں ہیں۔

روحی بھی منہ چڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

اوئے میری آنکھوں کو بھی کچھ مت بولو اور میں انکل نہیں ہوں

کتنی بار بولا ہے سمجھ نہیں آتا ہے تمہیں

روحی سیڑھیوں سے نیچے اتر جاتی ہے اور باسیل دو سیڑھیاں

اوپر کھڑا ہو کر غصے میں کہتا ہے۔

انکل ویسے بہت غلط بات ہے اپنی اصل عمر چھپانا میں جانتی

ہوں آپ 40 سال سے اوپر کے ہیں

باہر کے ملک میں رہ رہ کر گوروں کو دیکھتے ہوئے آپ کو سرجری

کروانی ریس چڑھی تھی اس لیے آپ اپنے کو جوان دیکھانے

کے لیے خود کو 31 سال کا کہتے ہیں۔۔

روحی اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی دو منٹ کے لیے یہی کھڑی رہنا دو منٹ کے لیے صرف

باسیل روحی کی طرف لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا آرہا ہوتا ہے

وہ اس تک پہنچتا روحی پہلے ہی مہرین اور بدر کے پاس جا کھڑی

ہوئی تھی۔۔

روحی ادھر جا دلہن کے جوڑے میں اپنے ایک دن پہلے شوہر

سے مار کھاتے ہوئے اچھی لگے گی تو۔۔۔

بدر روحی کو دیکھتے ہوئے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے

اوئے بدر کی شکل کے آدم خور انسان نام جانور

زیادہ زبان چلانے کی ضرورت نہیں ہے تجھے سمجھ آئی ہے۔

انہیں تو نے اپنے جیسا سمجھ رکھا ہے۔۔

روحی کی بات پر باسیل رک جاتا ہے اور اپنا کوٹ پہننے لگتا ہے اسے لگتا ہے کہ روحی اب میری تعریف کرنے لگی ہے پر افسوس بیچارہ انکل۔۔

بڈھوں میں جوان لوگوں سے زیادہ عقل ہوتی ہے سمجھ آئی اول تیرے پاس تو وہ کبھی تھی ہی نہیں لیکن ان کے پاس ہے 5040 سال ایسے ہی جھک مارتے ہوئے تو انہوں نے اس دنیا میں نہیں گزارے ہونگے دیکھ ان کی شکل دیکھ کر لگتا ہے کہ وہ تیری طرح کے بدتمیز بد دماغ اور گھمنڈی عورتوں پر ہاتھ اٹھانے والے انسان ہونگے۔۔

حالانکہ ان کی سرجری کی وجہ سے ان کے چہرے کے تاثرات بھی کچھ صاف محسوس نہیں ہوتے ہیں لیکن پھر بھی تو دیکھ کہیں سے بھی وہ بدتمیزی انسان لگ رہے ہیں کیا۔۔؟؟

روحی بدر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہے اور روحی اور بدر دونوں حیران کن نظروں سے باسیل کو دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

سرجری تو اچھے سے کی ہے بھائی کی دیکھ تب ہی تو یہ اتنے گورے چٹے چکنے لگ رہے ہیں ورنہ ہم نے ان کی بچپن کی تصویر دیکھی تھی کالے سے تھے یہ تو۔۔

بدر روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

صحیح کہہ رہا ہے تو تب ہی تو میں انہیں انکل کہتی ہوں

ان کی بچپن کی تصویر دیکھتے ہی یہ مجھے بچپن سے ہی کوئی بڑھی روح لگتے ہیں۔

روح بدر کے کندھے سے اپنا بازوؤں ہٹا کر تجسس سے

باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

دونوں کی نظریں مسلسل باسیل کے منہ پر ہی ٹیکی ہوئی تھی

باسیل نے کب اپنے پیر سے جوتی نکال لی دونوں کو پتا ہی نہیں چلا

بدر باسیل کے ہاتھ میں جوتی دیکھ کر فوراً سے مہرین کا

ہاتھ پکڑ کر حویلی سے باہر دور لگاتا ہے اور اپنی گاڑی میں بیٹھ

کر حال کی طرف نکل پڑتے ہیں

پر روحی وہی پر ہی کھڑی ہوئی باسیل کے چہرے کو دیکھے جا رہی تھی

باسیل جوتی پھینک کر روحی کی طرف بڑھتا ہوا آتا ہے اور

آکر بلکل اس کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے تھوڑے سے فاصلے پر

تمہیں کیا میں سچ میں اتنا بڈھا لگتا ہوں۔؟؟

باسیل حیرانگی اور تجسس سے پوچھتا ہے۔۔

پ کا یہ نشان بہت خوبصورت ہے اچھا لگتا ہے آپ کے چہرے

پر ایسے چھپایا مر کریں اپنے بالوں میں

روحی باسیل کے ماتھے پر سے اس کے بال ہٹاتے ہوئے کہتی ہے

اور ہٹا کر اس کی بات کا جواب دیے بغیر ہی حویلی سے

باہر نکل پڑتی ہے۔

یہ میری بار کا جواب نہیں ہے روحی۔۔باسیل پیچھے سے

آواز لگاتے ہوئے کہتا ہے اور روحی کے پیچھے چل پڑتا ہے۔۔

دونوں گاڑی میں سوار لڑتے جھگڑتے ہوئے ویڈنگ حال پہنچ چکے تھے۔

وہاں پر سب لوگ ان کے استقبال کے لئے تیار کھڑے ہوئے تھے

سب لوگ ان اک استقبال پھولوں سے کرتے ہیں۔

ہر طرف روشنی ہی روشنی پھول ہی پھول خوشبو ہی خوشبو

روحی اور باسیل کو آتا دیکھ کر مہمان بھی اٹھ کھڑے

کو جاتے ہیں اور کافی سارے لوگ ان کی تصویریں بنانے

لگ جاتے ہیں۔۔

ہیرا بیغم اور سلطانہ بیغم دونوں روحی کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے

اسے اسٹیج کی طرف لے کے جاتے ہیں

باسیل بھی خاص مہمانوں سے ملنے کے لئے چلا جاتا ہے

کچھ دیر وہ بھی روحی کے پاس اسٹیج پر آبیٹھتا ہے۔۔

رات کے 2 بج چکے تھے لیکن ولیمہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں کے رہا تھا

روحی بیٹھ بیٹھ کر پوری ہو چکی تھی۔

نیند میں چور ہو چکی تھی وہ بس بھی جا کر آرام سے سونا

چاہتی تھی لیکن ابھی بھی دور دور سے فنکشن کے ختم ہونے کے کوئی

آثار نظر نہیں آرہے تھے۔۔

انکل ۔۔روحی پاس بیٹھے ہوئے باسیل کو آواز لگاتی ہے

انکل گھر چلیں مجھے نیند آرہی ہے اور میں تھک گئی ان کپڑوں کو

پہن پہن کر۔روحی معصوم سی شکل بنا کر کہتی ہے۔۔

تھوڑی دیر میں یہ سب ختم ہو جائے گا پھر گھر چلیں گے روحی

باسیل مہمانوں کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

ہوں نے نہیں جانا ہے یہ لوگ ولیمے پر صبح کا ناشتہ بھی کر کے جائیں

گے آپ مجھے گھر لے کر جائیں گے یا میں خود چلی جاؤں

روحی پاؤٹ سا منہ بنا کر غصہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اچھا میری ماں رو کو چلتے ہیں۔۔

باسیل نظر دوڑا کر ادھر اودھر دیکھنے لگ جاتا ہے اور اپنی امی

کو اشارہ کر کے آنے کا کہتا ہے ہیرا بیغم عورتوں کے پاس بیٹھے

ہوئے باتیں کر رہی تھی۔۔

کیا ہوا بچوں۔۔کیا ہوا روحی۔۔؟ ہیرا بیغم روحی کی ٹھوڑی پکڑ کر

پیار سے پوچھتی ہیں

تائی امی میں تھک گئی میں نے گھر جانا ہے۔۔

روحی سر اٹھا کر ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل بیٹا اسے کے جاؤ تم گھر ہم لوگ یہاں پر سب دیکھ لیں گے

صبح اس کا پیپیر بھی ہے کے جاؤ اسے

ہیرا بیغم باسیل کو کہتی ہے تو وہ جانے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے

اور خود جا کر گاڑی نکالنے کے لیے باہر چلا جاتا ہے

تائی امی میں تو تھک گئی نا اب میں پیپر کیسے لکھوں گی دیکھیں

میرے ہاتھ ان چوڑیوں اور کنگنوں کی وجہ سے کیسے سوج

گئے ہیں۔۔

روحی بس اب رونے ہی والی اپنی حالت کو دیکھتے ہوئے

سے چوڑیاں کنگن میک آپ کرنا نہیں پسند تھا بلکل سادہ رہنا اور

گلے میں اپنے نام کی چین پہننا بس اس کا سجنا دھجنا اتنا سی ہی تھا۔۔

کوئی بات نہیں میری گڑیا عادت ہو جائے گی تمہیں اس کی

ہیرا بیغم روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اور روحی کو مہرین اور سلطانہ بیغم حال سے باہر لے آتی ہیں

روحی ایک نظر بھی اپنی ماں کی طرف نہیں دیکھتی ہے

وہ گاڑی میں بیٹھتے ہی اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے۔

سلطانہ بیغم کو اس کی بے رخی محسوس ہو رہی تھی پر وہ پھر

بھی کچھ نہیں کہتی ہے۔

روحی گاڑی میں بیٹھتے ہی اپنے پیروں سے ہیل اتار

دیتی اور ایک ایک کر کے اپنی جیولری بھی اتارنے لگ جاتی ہے۔

روحی کو اس وقت بے حد غصہ آرہا تھا وجہ کچھ بھی نہیں تھی

لیکن پھر بھی وہ غصے میں تھی۔

روحی صبر کر جاؤں گھر جا کر اتار لینا یہ سب

باسیل اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے پر دوپٹہ سے روحی کا

چہرہ چھپا ہوا تھا باسیل کو اس کا چہرہ نہیں نظر آتا ہے۔۔

روحی ساری جیولری اتار گاڑی میں ڈرار میں ڈال دیتی ہے

اور بنا کچھ بولے اور باسیل کی طرف دیکھے ہوئے گاڑی کا شیشہ کھول کر

وہ سیٹ سے ٹیک لگائے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے۔

اور کچھ ہی دیر میں وہ نیند ہی گہرائیوں میں ڈوب جاتی ہے۔۔

باسیل اسے غصے میں دیکھ کر وہ بھی دوبارہ اس سے

کچھ نہیں کہتا ہے۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد وہ لوگ حویلی واپس پہنچ جاتے ہیں

باسیل اپنی طرف سے نکل کر روحی کی طرف کا گاڑی کا دروازہ

جیسے ہی کھولتا ہے روحی دروازے سے ٹیک لگائے ہوئے

سوئی پڑی تھی روحی فوراً سے گرنے والی ہوتی ہے

پر باسیل اسے گرنے سے بچا لیتا ہے ایک ہاتھ روحی کے کندھے پر اور

دوسرا ہاتھ اس کے چہرے پر رکھے ہوئے اسے اٹھانے کی

کوششیں کرتا ہے پر روحی بلکل ہی گہری نیند میں سوئی پڑی تھی۔

اس کے کانوں میں باسیل کی آواز ہی نہیں آ رہی تھی۔

روحی اٹھ جاؤ اندر جا کر سو جاؤ۔۔باسیل تھوڑا جھک کر روحی کو

واپس سیٹ سے لگائے ہوئے دھیمے لہجے میں کہتا ہے۔

روحی اٹھتی نہیں ہے پر ہلری ہے ایک بار ہلتی ہے اور پھر سے سو جاتی ہے۔

باسیل اسے دیکھتے ہوئے ایک لمبی گہری سانس لیتا ہے اور اس کی سیٹ بیلٹ کھول کر اسے گاڑی سے باہر اپنی باہوں میں اٹھاتے ہوئے نکلتا ہے۔۔

روحی کی ہیلز اور جیولری گاڑی میں ہی رہ جاتی ہے باسیل پیر سے گاڑی ہے دروازے کو بند کرتا ہے اور اندر کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

حال میں ہلکی ہلکی سی روشنی تھی ساری لائیٹس بند تھی بس ایک دو ہی ان تھی جس کی روشنی میں وہ اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھا رہا تھا۔۔

سیل روحی ہو اپنے کمرے میں لے جاتا ہے اور اور لے جا کر اسے بیڈ پر لیتا ہے

روحی کو لیٹاتے ہی باسیل خود اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر گہری سانس لینے لگ جاتا ہے۔

کہیں میں سچ میں بڈھا تو نہیں ہو گیا ہوں ابھی سے باسیل کہتے ہوئے خود کو ایک نظر ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں دیکھتا ہے۔

کوئی نہیں ہوا بڈھا میں چڑیل ایسے ہی بکواس کرتی رہتی ہے۔

باسیل سوتی ہوئی روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل روحی کی طرف ہاتھ بڑھا کر اس کے سر سے دوپٹہ

اتارنے لگتا ہے پر پھر رک جاتا ہے۔

بیڈ پر پیروں میں ایم کلر کی بیڈ شیٹ کا کمفرٹر روحی کے پیروں

سے نکل کر اس کے منہ تک اوڑھا دیتا ہے اور ایک گہری سانس

لیتے ہوئے خود الماری میں سے اپنا ٹراوزر شرٹ

نکال کر واش روم میں گھس جاتا ہے۔

کچھ دیر بعد واش روم سے شاور لے کر فریش ہو کر

جیسے آتا ہے روحی کو دیکھ کر قہقہ لگا کر ہنس پڑتا ہے۔۔

سولایا اسے اوپر تھا پر وہ بیڈ سے نیچے کمفرٹر میں لپٹی

ہوئی زمین گری ہوئی تھی۔

باسیل کا قہقہہ آج پہلی بار اس حویلی میں بلند آواز

میں لگا تھا۔۔

روحی پاگل زندہ بھی ہو یا نکل گئی۔؟؟ باسیل ہنستے ہوئے

روحی کے پاس زمین پر آتا ہے اور اس کے منہ سے کمفرٹر

اتار کر اس کے چہرے کو دیکھتا ہے جو ابھی بھی سوئی ہوئی تھی۔

باسیل ہنستے ہوئے اسے زمین سے اٹھا کر بیڈ پر دوبارہ لیٹاتا ہے

پر اس بار بیڈ پر بیچ میں کر کے اور آس پاس تکیہ

اور گدی رکھ دیتا ہے۔۔

اور ایک تکیہ اٹھا کر خود بھی جا کر صوفے پر لیٹ جاتا ہے۔۔

Dastane Rooh E Basil ♥

Episode No 15

By Saleha Iqbal ...

روحی کے پیپیرز مکمل ہو چکے آج گھر میں اس کی کھیر کی
رسم کی گھر میں تیاری ہو رہی تھی پر جس کی رسم تھی وہ ہی
کمرے میں سوئی پڑی تھی باسیل کو کام کی وجہ سے آج
جلدی گھر سے جانا پڑ گیا تھا۔
سب کو گھر میں حویلی میں اس طرف ہی موجود تھے
۔۔ سلطانہ بیگم اسے اٹھانے کیلئے کمرے میں آتی ہے
پیپیرز ختم ہونے کی خوشی میں وہ دیر تک سو رہی تھی
پر سلطانہ بیگم اسے ایک بار پھر سے نیند سے اٹھانے
کے لیے آ چکی تھیں۔۔
روحی اٹھ جا آج تیری کھیر کی رسم ہے۔۔
سلطانہ بیگم کھڑکی سے پردے اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔
پردے جیسے ہی کھڑکی سے ہٹتے ہیں ان کی روشنی سیدھا روحی
کے منہ پر آ لگتی ہے۔
امی مت تنگ کریں میں اٹھ جاؤں گی۔۔
روحی منہ تک کمفرٹر اوڑھتے ہوئے کہتی ہے۔۔
اٹھا جا جلدی سے۔۔ سلطانہ بیگم روحی کے سرہانے کھ
ہو کر کہتی ہے۔۔

امی میں اٹھ گئی ہوں آپ جائیں میں آرہی ہوں۔

روحی بند آنکھوں سے منہ تک کمفرٹر اوڑھے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں نہیں جارہی ہو جب تک تو اٹھ نہیں جاتی ہے اٹھ جب

شرافت سے ورنہ اچھا نہیں ہوگا تیرے ساتھ۔۔

سلطانہ بیغم روحی کے ٹیبل پر بکھری ہوئی کتابیں سمیٹتے

ہوئے کہتی ہیں۔

روحی ان کی بات پر غصے میں اٹھ بیٹھتی ہے روحی لائٹ

پروضی کلر کا سمپل سا نائٹ سوٹ پہننے ہوئے چہرہ پر بکھرے

ہوئے بالوں سے غصے میں گہری گہری

سانسیں لیتے ہوئے بیڈ سے اٹھتی ہے اور اپنی ماں کی طرف

بڑھتی ہیں۔۔

آپ کو یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں میں اب آپ کی

نہیں ہوں اس لیے مجھے اٹھانے کی اور

میرا پھیلایا ہو سامان سمیٹنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے

آپ کو چھوڑ دیں انہیں آپ۔

روحی ان کے ہاتھوں سے اپنی کتابیں لیتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی۔۔ سلطانہ بیغم اپنے کھالی ہاتھوں کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔

کیوں کیا ہوا غصہ آرہا ہے آپ کو مجھ پر۔۔؟؟ روحی اپنی ماں

کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

80%

روحی بیٹا میں تیری ماں ہوں میں تیرے لیے کچھ غلط نہیں سوچوں گی میری جان ۔۔

سلطانہ بیغم روحی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے کہتی ہے۔

پر روحی جلد ہی اپنا چہرہ ان کے ہاتھوں میں سے چھوڑا کر ان سے دور ہو کر کھڑی ہو جاتی ہیں ۔۔

پر امی آپ نے وہ کر دیا ہے جو آپ کو نہیں کرنا چاہیے تھا اور میں نے بھی آپ نے بیٹی کے بدلے دنیاوی عزت کو ترجیح دی تو آپ ہی بیٹی نے آپ کا مان رکھ کر وہ کر دیا جو آپ نے کہا تھا اب میں اس سے زیادہ آپ کے لیے اور کچھ نہیں کر سکتی ہوں ۔۔

چپکی جائیں آپ یہاں سے ابھی ۔۔روحی اپنا بیگ صوفے سے اٹھا کر اس میں اپنی کتابیں اٹھا کر ڈالتے ہوئے کہتی ہے ۔۔

روحی میرے لیے تو سب سے زیادہ ضروری ہے میری بیٹی ایسے نہیں کہتے ہیں ۔۔

روحی کا بازوؤں پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہتی ہیں۔

اگر میں ضروری ہوتی آپ کے لیے وہ کبھی بھی نہیں کرتی جو آپ نے کیا ہے امی اب ہم دونوں کے لیے بہتر ہو گا۔

80%

کہ آج کے بعد آپ مجھ سے کوئی بات مت کریں آپ کا میرا
شتہ میری شادی والے دن ہی ختم ہو گیا تھا میری ہر خوشی ہر غمی
میں آپ کبھی شامل نہیں ہو گی اور بہتر ہو گا کہ اب ایسا ہی
ہو میں بدتمیز تو پہلے ہی آپ کی نظر میں بیت ہوں
مجھے سچ میں آپ اب بدتمیزی کرنے پر مجبور مت کریں کیونکہ ڈرتی
نہیں ہوں میں کسی سے بھی اس لیے آپ چپکی جائیں یہاں سے
مجھے بدتمیزی کرنے پر مجبور مت کریں۔۔

روحی تلخ لہجے میں سخت الفاظوں سے کہتی ہے اور باہر
کی جانب اشارہ کرتی ہے۔

سلطانہ بیغم کی آنکھیں اب نم ہونے لگ گئی تھی روحی کے
تلخ لہجے کی وجہ سے

کیا میری معافی مانگنے سے سب ٹھیک نہیں ہو سکتا ہے
تم نے باسیل کو اپنا شوہر قبول کر تو لیا ہے خوش ہو تم دونوں

سلطانہ بیغم کہہ ہی رہی تھی کہ روحی بی بیچ میں بول
پڑتی ہے۔۔

خوش ہیں۔۔۔؟؟ واقع میں آپ کو لگتا ہے کہ میں اچانک سے
میرے شوہر کے بدل دینے پر جس سے بھی میری شادی کی جائے گی
میں اس کے ساتھ خوش رہوں گی۔۔؟؟

روحی اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا بیگ ٹیبل پر دے کر مارتی ہے۔

80%

امی زندگی ڈراموں یا کہانیوں جیسی نہیں ہوتی ہے اور میری

تو بلکل بھی نہیں ہے۔

حویلی میں پیدا ضرور ہوئی ہوں لیکن۔۔۔۔روحی کہتے کہتے

تک جاتی ہے۔۔

انہوں نے مجھے اپنی بیوی قبول کرلیا ہے پر میں نے انہیں قبول

نہیں کیا ہے اور نا ہی میں کروں گی وجہ۔۔؟؟

روحی غصے میں اپنی ماں کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

آپ۔۔!!! صرف اور صرف امی آپ کیونکہ یہ رشتہ آپ نے

جوڑوایا ہے زبردستی سے۔۔

ں میں میرا دلہا بدل گیا پل میں نا کرنے والی شادی کو حقیقت

میں تبدیل کردیا پل میں آپ لوگوں نے میری زندگی بدل گئی اب

پ لوگ یہ امید کررہے ہیں کہ میں اس انچاہے رشتے کو

قبول کرکے سکون سے پیار سے اسے نیبھاتی رہو۔؟

میں نہیں کرنے والی ہر گز نہیں کرنے والی میں اس رشتے کو

قبول نہیں کروں گی چاہیے کچھ بھی ہو جائے آپ کو بھی احساس

ہونا چاہیے کہ اکثر آپ لوگوں کے کیے ہوئے فیصلے

کا آپ کی اولادوں پر کیا اثر پڑتا ہے۔۔

آپ کو تو خوش ہونا چاہیے نا کہ آپ کی مجھ سے جان چھوٹ گئی۔

80%

چاچی سے معافی مانگو۔۔!! باسیل ہاتھ چھوڑتا نہیں ہے

ر جھٹکے سے روحی کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے روحی کی آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے کہتا ہے۔

میں معافی نہیں مانگو گی کسی سے بھی انکل جو انہوں نے کیا ہے

تھوڑی سزا تو انہیں بھی ملنی چاہیے۔۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ایسی بات ہے تو تم مجھے مجبور کر رہی ہو تم سے زبردستی معافی

منگوانے کے لیے۔۔

باسیل اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے کہتا ہے۔

جو سوچنا ہے سوچ لیں میں معافی نہیں مانگو گی چاہیے کچھ بھی

ہو جائے۔۔۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے غصے میں ایک ایک

لفظ پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے

ایسی بات ہے تو پھر ٹھیک ہے تم معافی مانگو گی اور بہت جلد

مانگوں گی کیونکہ تمہیں بڑوں سے بدتمیزی کرنے کی اجازت نہیں

دیتا ہوں میں۔۔

باسیل روحی کی طرف قدم بڑھا کر روحی کی آنکھوں میں دیکھتے

ئے کہتا ہے دونوں ایک دوسرے کو غصے میں دیکھے جا رہے تھے۔

80%

پ کیوں سیہ رو رہی ہیں تڑپ رہی ہیں آپ۔؟؟امی چلی جائیں یہاں سے

روحی تلخ لہجے میں کہتی ہے اور کہہ کر اپنا رخ موڑ

لیتی ہے۔۔

سلطانہ بیگم روحی کی بڑھ رہی تھیں کہ لیکن دروازے پر

کھڑا ہوا باسیل انہیں روک دیتا ہے اور اندر آتے ہوئے انہیں

باہر جانے کا اشارہ کرتا ہے۔

روحی پلٹ کر انہیں جاتا ہوا دیکھتی ہے تو اس کی نظر باسیل

پر جاتی ہے جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔روحی باسیل کو غصے میں

دیکھتے ہوئے واش روم کی طرف بڑھنے لگتی ہے پر باسیل کا ہاتھ پکڑ کر

اسے اپنی طرف کھینچتا ہے اور بلکل اپنے سامنے

لا کھڑا کرتا ہے۔۔۔

میں نے تمہیں کہا تھا نا روحی کہ میں تمہیں جتنا وقت چاہیے

اتنا وقت دوں گا اس رشتے کو قبول کرنے کے لیے

پھر کیوں ان کے ساتھ بدتمیزی کر رہی ہو تم۔۔؟؟

باسیل روحی کا ہاتھ پکڑ کر اس پر اپنی گرفت بڑھاتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

آپ سے مطلب میری ماں ہے میں جو مرضی کروں جو مرضی

کہوں آپ میرا ہاتھ چھوڑیں۔

روحی اپنا ہاتھ چھوڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

80%

بنا پلک جھپکائیں مسلسل ایک دوسرے کو دیکھے جا رہے ہیں

ی بات ہے تو اتنا میں بھی آپ کو ایک بات اپنے بارے میں بھی

جن سے ایک بار نفرت ہو جاتی ہے مجھے ان سے دوبارہ

محبت کرنا مشکل ہوتا ہے میرے لیے اگر معافی مانگ بھی لوں یا کر دوں

پر دل میں اس کی پہلے جیسی عزت نہیں رہتی ہے

سوچ آپ لیں جھوٹے رشتے نبھوانے ہیں مجھ سے یا انہیں ایسا

ہی چھوڑ کر چھوڑ ہی دیا جائے۔۔؟

روحی بھی باسیل کی طرف ایک قدم بڑھاتے ہوئے

باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر باسیل کو کراس

کرتے ہوئے الماری میں سے اپنے لیے

کپڑے نکل کر واش روم میں شاور لینے چلی جاتی ہے۔۔

معافی مانگو گی روحی میں منگواؤں گا معافی اور پہلے جیسی

ہی رشتے میں محبت بھی برقرار رہے گی۔۔

باسیل واش روم کے بند دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے

اور کہہ کر صوفے پر بیٹھ جاتا ہے اپنا لیپ ٹاپ اٹھائے

اس پر کام کرنے لگ جاتا ہے۔۔

روحی شاور لے کر آجاتی ہے واش روم سے نکلتے ہی اس کی

نظر سامنے بیٹھے ہوئے صوفے پر باسیل پر پڑتی ہے۔

80%

جو کالے رنگ کے شلوار قمیض پہنے ہوئے بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ
کیے ہوئے صوفے کی سائیڈ سے اپنی پشت ٹیکائے ہوئے
ٹانگ صوفے پر فولڈ کیے ہوئے ایک ہاتھ لیپ ٹاپ پر تو دوسر
ہاتھ لیپ ٹاپ پر رکھے ہوئے اسی پر ہی نظریں جمائے ہوئے
بیٹھا ہوا تھا۔۔

روحی باسیل کو بلیک کلر کے سوٹ میں ملبوس دیکھ کر
روحی دو پل کے لیے وہی رک جاتی ہے پر جیسے ہی باسیل
روحی کی طرف دیکھتا ہے روحی نظریں جھکائے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل
ہے سامنے جا بیٹھتی ہے۔۔

کوفی کلر کی پیروں تک کی شیفون کی لونگ فراک
بیک سائیڈ پر لونگ سیم کلر کے لٹکن لگائے ہوئے
میں ٹاول باندھے ہوئے جس میں سے چند لٹیں اس کے چہر
پر بکھری ہوئی تھی ان لٹوں سے پانی نکل کر اس کے چہرے پر
پانی گر رہا تھا۔

باسیل شیشے سے روحی کو دیکھ رہا تھا روحی خود پر اس کی
نظر محسوس کر رہی تھی روحی نظریں جھکائے ہوئے اپنے ہاتھوں
پر لوشن لگا رہی تھی۔روحی گہری سانس کے کر جیسے ہی نظر اوپر
کر کے باسیل کی طرف دیکھتی ہے۔

80%

وہ مسکراتے ہوئے ایک گہری سانس لے کر اپنی شرٹ کے بٹن
کھلوتے ہوئے اپنی آنکھوں کو واپس نیچے جھکا لیتا ہے۔
روحی گندا سا منہ بنا کر باسیل کو دیکھتی ہے اور دیکھ کر واپس
اپنے بالوں میں سے ٹاول نکال کر بالوں سے پانی نکالتی ہے انہیں
ڈرائے کرنے سے پہلے وہ اپنے گلے میں دل کی شیپ کا ایک
موٹا سا سمپل سا نیک لیس پہنتی ہے اور ناک میں کوکے کی جگہ
نتھ پہننے لگتی ہے۔۔
پھر اپنے بالوں کو ڈرائیر سے خشک کر کے ہلکا ہلکا سا
سوفٹ سا میک آپ کیے ہوئے مکمل طور پر جیسے ہی تیار کھڑی
ہوتی ہے۔
باسیل بھی اپنا کام ختم کیے ہوئے اٹھ کر کمرے سے باہر کی طرف
بڑھنے لگتا ہے پر روحی کے اچانک سے اٹھنے پر
دونوں کی آپس میں ٹکر ہو جاتی ہے۔۔
باسیل کا ایک ہاتھ روحی کی کمر پر ہوتا ہے اور دوسرا اس کے
سر پیچھے رکھا ہوا ہوتا ہے اسے گرنے سے بچانے کے لیے
روحی سیدھی باسیل کے سینے سے جا ٹکراتی ہے اور اپنے ماتھے
پر ہاتھ رکھے ہوئے اسے مسلتے ہوئے
انکل۔۔۔روحی سر اٹھا کر باسیل کی طرف دیکھتی ہے اور روتلو سی
شکل بنا کر کہتی ہے۔

80%

باسیل اس کے چہرے کی طرف اور اس کے ناک میں
پہننے ہوئے کو کے
کو دیکھ کر گردن موڑ کر ایک لمبی گہری سانس لیتا ہے
اور روحی کو خود سے دور کرتا ہے۔
دیکھ کر نہیں چل سکتی ہو تم۔۔؟؟ باسیل غصہ میں کہتا
ہے پر اس کا غصہ فوراً ہی ہوا ہو جاتا ہے روحی کے خوبصورت سے
چہرے کو دیکھتے ہوئے۔۔
آپ اچانک سے آئیں ہیں میں نہیں انکل ٹکڑ آپ نے مجھے
ماری ہے اور غصہ بھی مجھ پر ہی کر رہے ہیں آپ۔۔
روحی مایوسی سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔
اچھا۔۔ٹھیک ہو تم لگی تو نہیں۔۔باسیل روحی کی کمر پر ہاتھ رکھ کر
اسے اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کے ماتھے سے اس کا ہاتھ
ہٹا کر خود دیکھنے لگ جاتا ہے۔
کچھ بھی تو نہیں ہے ناٹنکی کہیں کی۔باسیل روحی کو واپس
پیچھے کرتے ہوئے کہتا ہے
ناٹنکی ہونگے آپ بڈھے شوہر روحی غصے میں کہتی ہے
بات بتاؤں شادی میں جا رہی ہو جو اتنا تیار ہوئی ہو تمہاری
شکل دیکھی ہوئی ہے اس پر میک آپ کر کے اسے زائیہ
کیوں کرتی ہوں۔۔؟؟

80%

ہونا پھر آپ دونوں بھائی ہی دونوں کے دونوں اندھے کب کیا ہے
میں نے میک آپ صرف نتھ پہنی ہے اور ہلکی سی لپس اسٹک
ئی ہے بس اور ویسے بھی اگر میک آپ کر کے میں اسے زایہ نہیں کروں
گی تو کیا میری جگہ آپ میک آپ کریں گے۔؟؟
روحی کہتے کہتے بیڈ کے پاس جاتی ہے اور بیڈ سے اپنا دوپٹہ
اٹھا کر دروازے کی طرف چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے
بڑھنے لگتی ہے۔۔
ویسے انکل آپ کرلیں میک آپ شاید آپ کی شکل بھی کچھ
دیکھنے لائق ہو جائے۔
روحی کہہ کر کمرے کا دروازہ کھول کر باہر جانے ہی والی تھی
اس کے نکلنے سے پہلے ہی باسیل دروازے تک
پہنچ جاتا ہے اریک ہاتھ دروازے پر رکھ کر اسے بند کرتا ہے اور
دوسرے ہاتھ روحی کی کمر پر رکھے اسے گول
گھماتے ہوئے اس کا رخ اپنی طرف موڑتا ہے اور روحی کو
دروازے سے پن کر دیتا ہے۔
روحی کی نظر باسیل کے چہرے پر ٹیکی ہوئی ہوتی ہے اور دل کی
دھڑکنیں تیزی سے بڑھنا شروع ہو جاتی ہیں وہ بنا سانس
لیے خاموشی سے باسیل کو یک ٹک دیکھے جا رہی تھی۔۔
کچھ کہہ رہی تھی۔۔؟؟ باسیل ایک ہاتھ روحی کی کمر پر رکھے ہوئے

80%

ر دوسرا ہاتھ دروازے پر رکھے ہوئے روحی کے قریب کھڑے ہوئے

اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

بولو۔۔!!! باسیل اس کی بڑی بڑی گرین آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے کہتا ہے۔

وح سانس لے لو ابھی روکنے کا صحیح وقت نہیں آیا ہے جب آئے

گا تو میں خود ہی انہیں روک لوں گا۔۔

نس مسکراتے ہوئے روحی کے ہونٹوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا

انکل دور ہو جائے مجھ سے۔۔روحی باسیل کے سینے پر

ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

کہاں ہاتھ رکھ رہی ہو۔۔؟؟ باسیل کے سینے پر روحی کا

ہاتھ ہوتا ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی اس کے کہنے پر جھٹ سے اپنا ہاتھ نیچے کر لیتی ہے

اب آپ بھی میری کمر پر سے ہاتھ ہٹائیں۔۔

روحی خود اسے ہٹانے کی کوششیں کرتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل اس ہٹانے کے بجائے روحی کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے

اور کان کے پاس سرگوشی نما انداز میں کہتا ہے

ابھی میرا موڈ نہیں ہے جب دل کرے گا تب تمہیں خود سے دور

کر لوں گا۔

80%

آپ کے دل کی اور موڈ کی ایسی کی تیسی چھوڑیں مجھے

نیچے سب میرا انتظار کر رہے ہیں چھوڑیں۔۔

روحی بار بار اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرتی ہے۔

کرنے دو انتظار سب کو سس کو پتا ہے نیا نیا کپل ہے رومینس

کرنے میں لگے ہوئے ہونگے۔۔

باسیل روحی کے چہرے پر غصہ کو دیکھتے ہوئے اسے بڑھاتے ہوئے

کہتا ہے۔

روکیں روکیں یہ سیکنڈ کون سے رومینس کی باتیں کر رہے ہیں آپ۔؟

روحی باسیل کی طرف حیرانگی سے دیکھتے ہوئے بولی

رومینس میری جان جو ہر شادی کے بعد میاں بیوی ایک دوسرے

کے ساتھ کرتے ہیں۔۔

اگر ایسے سمجھ نہیں آرہی ہے تو کیا میں تمہیں رومینس

کر کے دیکھاؤں کس کس ٹائیپ کا ہوتا ہے شادی کے بعد۔۔

باسیل روحی کو غصے دلانے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔۔

آہ۔۔ہ۔ نہیں نہیں رہنے دیں مجھے پتا ہے شادی کے بعد رومینس

کس کس ٹائیپ کا ہوتا ہے۔۔

روحی کہتے ہوئے باسیل کی طرف قدم اٹھاتی ہے۔

ت۔ تمہیں۔۔پتا۔۔ہے۔۔؟؟ باسیل پیچھے کہ طرف قدم بڑھاتے

ہوئے روحی کو تجسّس سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

80%

ہاں۔۔روحی رکتی نہیں ہے وہ باسیل کی طرف مسلسل
چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی جاتی ہے اور باسیل پیچھے کی طرف
ت۔ت۔۔ تمہیں کیسے پتا ہے۔۔؟؟ باسیل روحی کی طرف دیکھتے
ہوئے پیچھے کی طرف قدم بڑھاتا جاتا ہے
اسے پتا ہی نہیں چلتا کہ وہ الماری سے خود پن ہو جاتا ہے۔
کیوں مجھے کیوں پتا نہیں ہو گا پاکستان میں انگریزوں کی فلمیں
چلتی ہے اور انڈیا والوں کی بھی۔۔
روحی اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔
روحی تم کتنی بے شرم لڑکی ہو مجھے نہیں پتا تھا میں تمہیں معصوم
سمجھ رہا تھا اور تم کیا نکلی۔۔
باسیل افسردگی سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے
اوو۔۔ معصوم تو آپ ہیں کو مجھے معصوم سمجھ بیٹھے ہیں
مجھے اس پورے گاؤں میں کوئی بھی معصوم نہیں سمجھتا
ہے مجھے سب پتا ہے۔۔
روحی باسیل کے چہرے کے پاس الماری پر اپنا ہاتھ رکھتے
ہوئے باسیل کے چہرے پر آتے جاتے رنگ دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
روحی باسیل کے گالوں کو کھینچتے ہوئے اپنی ہنسی کو دباتے ہوئے
کہتی ہے اور کہہ کر کمرے سے باہر نکل جاتی ہے پیچھے الماری سے
لگا ہوا باسیل روحی کے جاتے ہی اپنے دل پر ہاتھ رکھ
کر ایک گہری سانس لیتا ہے۔

80%

چڑیل کہیں کی بدتمیزی ٹھہر کی لڑکی اللہ اللہ میری

عزت کی حفاظت

کرنا اس چڑیل سے آمین ثم آمین۔۔

باسیل جلدی سے خود سے کہتا ہے اور اپنے کپڑے ٹھیک کیے وہ

بھی کمرے میں سے باہر نکل جاتا ہے۔۔

روحی نیچے حال میں موجود سب لوگوں کو سلام کرتی

ہے پھر کیچن میں چلی جاتی ہے ہیرا بیغم کے پاس

سلطانہ بیغم روحی کو دیکھ کر افسردگی سے اپنا سر جھکا لیتی ہے۔

سب لوگ ان کے درمیان کی ناراضگی کو محسوس کرتے ہیں۔

روحی جے کیچن میں جاتے ہی باسیل بھی سیڑھیوں سے نیچے

اتر آتا ہے اور سب کے ساتھ حال میں

بیٹھ جاتا ہے

سلطانہ بیغم کے چہرہ پر سجی ہوئی افسردگی مایوسی وہ

دیکھ کر دو پل کے لیے کیچن میں کھڑی ہوئی روحی کو دیکھتا ہے

جو کھیر کی رسم بنانا شروع کر رہی تھی۔

ہیرا بیغم اس کی مدد کر رہی تھی روحی کو کھیر بنے میں

وہ دونوں ہنستے ہوئے کیچن میں کام کر رہی تھیں اور سلطانہ بیغم

صوفے پر بیٹھی ہوئی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

باسیل کی نظر سلطانہ بیغم کے جھکے ہوئے چہرے سے ہٹ ہی نہیں

رہی تھی وہ بھی ان کے پاس جانا چاہتی تھی۔

81%

Dastane Rooh E Basil ♥

Episode No 16

By Saleha Iqbal ...🦋

روحی ہیرا بیگم کے ساتھ کچن میں کھیر بنا رہی تھی پہلی ساس تھی جو کھیر بنا رہی تھی اور ان کی بہو انہی کے پاس خلف پر بیٹھے ہوئے مزے سے ڈرائے فروٹ کھا رہی تھی۔۔

کھیر تیار ہو چکی تھی روحی انہیں کٹوریوں میں ڈال کر باہر لے جا رہی تھی۔

ہیرا بیگم سب لوگوں کے پاس جا کر صوفے پر بیٹھ جاتی ہے اور روحی کے کھیر لانے کا انتظار کر رہی ہوتی ہے۔۔

روحی کھیر کی ٹرے اٹھائے کچن سے باہر نکلتی ہے وہ سب کے پاس پہنچتی اس سے پہلے کوئی اور ان کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔

سفید کلر کے ٹراؤزر شرٹ پہنے ہوئے اور لونگ سفید کلر کا کوٹ گڈھنوں سے نیچے تک کا پہنے ہوئے ایک 28 سالہ لڑکی دروازے سے اندر اپنا سوٹ کیس کھینچتی ہوئی آ رہی تھی۔۔

سب لوگوں کی نظریں اس وقت اس پر ٹیکی ہوئی تھی باسیل اسے دیکھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔۔

اور ساتھ ساتھ باقی سب لوگ بھی روحی بھی کچن سے چند قدم کی دوری پر کھڑی ہوئی تھی۔۔

81%

بدر اس لڑکی کو دیکھ کر جلدی سے روحی کے پاس آ کھڑا ہوتا ہے
اور اس کے ہاتھ سے کھیر کی ٹرے لے کر پہلے ہی ڈائنگ ٹیبل پر
رکھ دیتا ہے اور خود روحی کے پیچھے آ کھڑا ہوتا ہے
اور روحی کے ساتھ سامنے کے منظر کو دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔
ہیلو میری جان۔۔لڑکی باسیل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے
آتی ہے اور آ کر سیدھا اس کے گلے سے لگ جاتی ہے۔۔
تم۔۔۔تم۔یہاں کیا کر رہی ہو۔؟؟ باسیل حیرانگی سے پوچھتا ہے۔
ایک بیوی اپنے شوہر کے پاس آ کر کیا کرتی ہے۔۔
لڑکی باسیل کے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔
بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے ابھی کے ابھی جاؤں یہاں سے
باسیل غصے میں کہتا ہے۔۔
اللہ اللہ کیا میں نے صحیح سنا ہے کیا میری سوتن آ گئی ہے
روحی سامنے دیکھتے ہوئے دھڑکتے ہوئے دل سے بدر سے پوچھتی ہے
ہاں مبارک ہو تجھے تیری سورج آ گئی ہے۔۔
رک زارا میں ابھی آئی۔۔روحی کہہ کر کیچن کی طرف بڑھنے لگتی ہے
پر بدر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیتا ہے۔
کیا کرنے جا رہی ہے۔۔؟؟ بدر روحی کا بازوؤں پکڑے ہوئے تجسس سے
پوچھتا ہے۔
وہ میں نے ابھی اندر چوہے مار زہر دیکھا تھا اسی کھیر ملا کر
کھلا دوں گی اس سوتن کو شروع میں ہی کام تمام ہو جائے گا۔

82%

رک جا صبر کر اتنی جلدی کیا ہے مارنے کی پہلے تھوڑا تماشا

تو دیکھ لے۔۔

بدر روحی کو روکتے ہوئے کہتا ہے۔

کتے میری سوتن آگئی ہے اور تجھے تماشا دیکھنے کی پڑی ہے

دیکھ پہلے ہی مجھے ایک بڈھا شوہر مطلب سچ میں بڈھے نہیں ہیں

مانتی ہوں میں پھر بھی ایک بڈھا شوہر ملا ہے اب اوپر سے وہ 2nd hand

ہے یہ کیا بات ہوئی بھئی۔۔

روحی بدر سے اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے روتلو

سانی بنا کر کہتی ہے۔۔

کوئی بات نہیں یار تیرے نصیب میں ایسا شوہر ہی لکھا تھا

تو کیا ہو سکتا ہے۔

بدر اس کو مزید ڈارتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں واپس کہیں بھی نہیں جا رہی ہوں ایک بار تم سے دوری

برداشت کر لی ہے اب مزید تم سے دور نہیں رہ سکتی ہے۔

لڑکی کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑتے ہوئے کہتی ہے۔

یہ چڑیل ایسی باتیں کیوں کر رہی ہے۔۔؟؟روحی روتے ہوئے بدر

سے پوچھتی ہے۔

بیچاری کافی دنوں سے دور تھی اس لیے وہ ایسا کہہ رہی ہے

تو موڈی انجوائے کر فلونا توڑ میرا

بدر روحی کا بازوؤں پکڑ کر مزے سے سامنے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

82%

منحوس انسان وہ میرا گھر توڑنے کی باتیں کر رہی ہے

ابھی ایک ہفتہ ہی تو ہوا ہے شادی کو میری میری سوتن بھی آ گئی

ہے اور تجھے مزے کی پڑی ہوئی ہے۔۔

روحی بس اب سچ میں رونے والی ہو گئی تھی۔

پلز میری جان مجھے معاف کر دوں ایک بار کی غلطی تو تم

میری معاف کر ہی سکتے ہو دیکھو اب میں واپس آ گئی ہوں آئندہ

ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا آخر کار بیوی ہوں میں تمہاری باسیل

لڑکا باسیل کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے نم لہجے

میں پیار سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اس کی بات پر باسیل اور اس کے آس پاس کے سب لوگ

خاموشی سے اسے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

تو چھوڑ میرا ہاتھ اگر آج ہی میں نے اس چڑیل کو گنجا کر کے

اس گھر سے باہر نا بھیجا تو میرا نام بھی روحی نہیں۔

روحی بدر کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھوڑوا کر لڑکی کی طرف بڑھنے ہی

لگتی ہے کہ ایک دم سب کا قہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے

اور روحی کے قدم وہی پر رک جاتے ہیں۔۔

روحی کے پیچھے کھڑا ہوا بدر بھی قہقہہ لگا کر ہنس پڑتا ہے

روحی سب کو حیران کن نظروں سے دیکھنے لگ جاتی ہے

اور مڑ کر واپس بدر کے پاس آ کھڑی ہوتی ہے۔۔

82%

اوئے سب ہنس کیوں رہے ہیں۔۔؟؟ روحی بدر سے پوچھتی ہے

کیسی ہو شیزا۔۔؟؟ ہیرا بیغم لڑکی کا رخ باسیل کی طرف سے ہٹا کر اپنی

طرف متوجہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

میں ٹھیک ہوں آنٹی آپ کیسی ہیں۔۔؟؟ شیزا ہیرا بیغم کے

گلے سے لگتے ہوئے کہتی ہے۔

شیزا ایک ایک کر کے سب سے ملنے کے جاتی ہے اور آخر میں

باسیل کے سامنے دوبارہ آ کھڑی ہوتی ہے۔

کیسے ہو باسیل۔۔؟؟ شیزا ہ پوچھتی ہے

میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو بتا کر آنا چاہیے تھا نا ایسے دھماکا

کون کرتا ہے اور یہ سب والا ناٹک بہت پرانا ہو چکا ہے۔۔

باسیل ہنستے ہوئے جواب دیتا ہے

یا تو میں پاگل ہو چکی ہوں یا پھر یہ سب۔۔

یہ میری سوتن ہے یا نہیں۔۔؟؟ سوتن ہے تو بتاؤ میں اس کا حشر

نشر کر کے آؤں نہیں ہے تو شرافت سے جا کر اس سے ملو

ہیں کون یہ۔۔؟؟

روحی بدر سے پوچھتی ہے پر اس کی نظر شیزا اور باسیل پر ہوتی ہے۔۔

بدر روحی کو کوئی جواب نہیں دیتا ہے بس اس کا مکمل رخ

اپنی طرف سے ہٹا کر باسیل اور شیزا کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

ہے تمہاری بیوی زار شرم نہیں آئی باسیل تمہیں میرے ساتھ اتنے

سال امریکہ میں رہے ہو بندہ دوستی کے ناتے ہی شادی پر بلا لیتا ہے۔

82%

شیزا اور بھائی دونوں دوست ہیں امریکہ میں 10 سے ایک ساتھ

پڑھائی کی ہے شیزا اور بھائی دونوں ہی وکیل ہیں

شیزا امریکہ میں ہی جوب کرتی ہے اور بھائی اب پاکستان

آ گئے ہیں۔

شیزا پہلی بار یہاں آئی ہے اس لیے تو اسے نہیں جانتی ہے۔

میں نے کافی بار جب بھائی سے بات کی ہے ویڈیو کال پر تب شیزا

سے بھی ہماری سب کی بات ہوئی تھی۔

بدر ایک ایک بات روحی کو تفصیل سے بتاتا ہے۔

نہیں پتا یہ سب مجھے اتنا بتا یہ میری سوتن ہے یا نہیں

روحی غصے میں بدر کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

میں تمہاری سوتن نہیں ہوں۔۔!! شیزہ روحی کی طرف

آتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی بھی اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر اس کی طرف قدم

بڑھاتی ہے۔

ئے۔۔ شیزہ باسیل کی دوست امریکہ سے باسیل اور میں نے

ایک ساتھ امریکہ میں پڑھائی کی ہے۔

باسیل اور میں ایک ساتھ ہی ہم دونوں نے law جوائن کیا تھا

ہم دونوں پچھلے 10 سال سے بہت اچھے دوست ہیں۔

82%

شیزہ روحی کی طرف ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے اور باسیل کے رشتے کے بارے میں سب بتاتی ہے۔

روحی شیزا سے ہاتھ ملانے سے پہلے ایک نظر باسیل کو دیکھتی ہے اور پھر شیزا سے ہاتھ ملاتی ہے۔

میں روحی اس حویلی کی اکلوتی بیٹی اور باسیل کی اکلوتی بیوی اتنا انٹروڈکشن کافی ہے میرا۔۔!!

روحی دو ٹوک لہجے میں کہتی ہے اور کہہ کر اپنا ہاتھ شیزہ کے ہاتھ سے چھوڑا لیتی ہے۔

آہ۔ تمہیں لگا کہ میں باسیل کی بیوی ہوں۔۔؟؟ شیزا مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

شکر ہے کہ نہیں ہو ورنہ تمہیں زہر دینے کی اور ختم پر کیا بنانا ہے اس کی تیاری میں کر چکی تھی۔۔

روحی بنا مسکرائے کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل روحی کی باتوں پر سر جھکا کر ہنس رہا ہوتا ہے اس کے ساتھ ساتھ سب لوگ بھی بدر تو روحی اور شیزا کی

سلی ملاقات کی ویڈیو بنانے لگ جاتا ہے مہرین کو بھیجنے کے لیے۔

چلیں بیٹھ جائیں تھک گئی ہوں گی اپنے دوست کی بیوی کو دیکھنے کے لیے اتنی دور سے سفر کرنے کوئی آسان بات تو نہیں ہے

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

82%

کھیر تیار ہے کھا کر منہ میٹھا کریں اور اپنے دوست کو 10 سال

پرانے دوست کو شادی کی مبارک باد دیں۔۔

روحی کی بات پر شیزا اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے

زبردستی کی سمائل کرتے ہوئے صوفے کی طرف واپس لوٹنے

لگتی ہے۔

اور روحی ڈائنگ ٹیبل سے کھیر اٹھانے کے لیے

آئی بڑی گندی شکل والی باسیل اور میں 10 سال پرانے دوست

ہیں منہ نا توڑ دوں میں ایسی دوست کا

روحی منہ چڑھاتے ہوئے اس کی نقل کرتے ہوئے کہتی ہے

روحی کیا جواب دیا ہے تو نے کمال بہت ہارڈ

بدر ہائے فائے کے لیے ہاتھ ہوا میں اٹھاتا ہے روحی بھی ہنستے ہوئے

اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مار دیتی ہے۔۔

چڑیلوں سے نیپٹنا مجھے اچھے سے آتا ہے۔۔

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں تو خود بھی تو ہے۔۔بدر روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ

کر بھاگ جاتا ہے۔۔۔

کت۔۔۔روحی اسے گالی دینے لگتی ہے پر مڑ کر سب کو دیکھتی ہے

اور خاموش ہو جاتی ہے۔۔

82%

Dastane Rooh E Basil ♥

Episode No 17

By Saleha Iqbal ... 🦋

سب لوگ حال میں بیٹھے ہوئے ہنستے ہوئے قہقہہ لگا کر
تیں کر رہے تھے روحی کچن میں چلی جاتی ہے سب کھیر کھا چکے تھے
کھیر کے برتن سمیٹنے لگ جاتی ہے اپنے دوپٹہ کو اتار پر پیچھے شلف
پر رکھتی ہے اپنے کھلے ہوئے بالوں کو کیچر میں باندھتی ہوئی
وہ برتن دھونے کے لیے اپنی بازوؤں کو اوپر چڑھا رہی تھی کہ
اتنے میں اس کا وہی ہاتھ پکڑ کر روحی کو گھول گھاما کر اس
کا رخ اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔
باسیل جھک کر روحی کے چہرے کے بلکل سامنے آ کھڑا ہوتا ہے
روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ دو پل کے لیے
خاموش ہو جاتے ہیں۔۔
باسیل کو اتنا قریب دیکھ کر وہ ایک بار پھر سے اپنی سانسیں
روک لیتی ہے اور اپنی آنکھیں بند کر کے
اسے کھول کر خود کو کمپوز کرتی ہے اور باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے
کہتی ہے۔
کیا دیکھ رہے ہیں۔۔؟؟روحی آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔
پسند آگیا ہوں میں تمہیں کیا۔؟؟

82%

باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے باسیل کی بات پر

روحی نظر جھکا لیتی ہے۔۔

دیکھا سچ میں مجھے پسند کرنے کے گئی ہو تم۔۔!!

باسیل اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

انکل آپ اچھے ہیں پر جب الٹی سیدھی حرکتیں کرتے ہیں نا

تو قسم سے مجھے زہر لگتے ہیں۔۔

روحی شیلف پر پڑا ہوا ایپرن پہنتے ہوئے کہتی ہے۔

کون سی حرکتیں میری۔۔؟؟ روحی کے ہاتھ سے ایپرن

کی ڈوریاں پکڑ کر خود باندھتے ہوئے کہتا ہے۔

انکل آپ نے کہا تھا کہ دو چار ملازم رکھ لیں اور مجھے برتن

دھونے نہیں پڑھے گے لیکن دیکھیں یہ اتنے سارے برتن

مجھے دھونے پڑ رہے ہیں۔۔

روحی ان برتنوں کی طرف دیکھتے ہوئے اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

اگر نہیں دھونے تو چھوڑ دو۔ باسیل روحی کا ہاتھ نیچے

کرتے ہوئے کہتا ہے۔

آگر نہیں دھوؤں گی تو میں گندی بہو ہو جاؤں گی نا میں نے

گندا نہیں بننا ہے اس لیے یہ دھونے پڑیں گے۔۔

روحی برتنوں کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے وہ اپنے قدم سنک کی

طرف بڑھاتی ہے کہ باسیل اس کے ایپرن کی دوڑیاں پکڑ کر اپنی

طرف کھینچتا ہے۔

82%

باسیل روحی کو کمر سے پکڑ کر اپنی طرف متوجہ کرتا ہے

اور اس کے گلے سے ایپرن نکالتے ہوئے کہتا ہے۔

تم گندی نہیں ہو اور برتن نا دھونے سے تم گندی بہو نہیں بن جاؤں

گی اگر میری بیوی کوئی کام نہیں کرنا چاہتی ہے

تو وہ کوئی کام نہیں کرے گی

باسیل ایپرن شلف پر رکھتے ہوئے کہتا ہے اور پھر روحی کے

وں سے اس کا کیچر نکال کر اس کے بالوں کو سیٹ کرنے لگ جاتا ہے

اور پھر اس کا دوپٹہ شلف سے اٹھا کر

روحی کے کندھوں پر ڈالتا ہے اور اس کے بالوں میں ہاتھ

رکھ کر اسے سہلاتے ہوئے روحی کی چہرہ کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

بڑی عمر کے شوہر کا چلو ایک فائدہ تو ہوا تمہیں

کوئی تمہیں میری وجہ سے کبھی کچھ نہیں کہے گا اور جو تمہارا

دل کرے وہ تم کرو کام کرنا ہے کروں اور نہیں کرنا مت کرو

میں کل اور ملازم رکھ لوں گا۔

باسیل کی باتوں پر روحی ہنستے ہوئے اس کی طرف دیکھ

رہی ہوتی ہے۔۔

ہمیشہ ہنستی مسکراتی رہو غصہ اور اداس مت ہوا کرو خاموش

اچھی نہیں لگتی ہے۔

82%

سنیں۔۔!!روحی باسیل کی شرٹ پکڑ کر کہتی ہے

بولیں۔!! تو میں میچ کھیلنے چلی جاؤ۔۔؟؟ اور پھر مہرین کے

ساتھ شہر چلی جاؤں۔۔؟؟

روحی چھوٹے بچوں کی طرح باسیل کو دیکھتے ہوئے

اجازت لیتی ہے۔

میچ کھیلنے تو چلی جاؤ لیکن شہر کیوں جانا ہے۔۔؟ باسیل کے

ہاتھ مسلسل روحی کے بالوں میں چل رہے ہوتے ہیں۔۔

ہ میں نے پیزا کھانے جانا ہے تو میں چلی جاؤں مہرین

کے ساتھ۔۔؟؟ روحی ہنستے ہوئے سر اور نظریں اٹھا کر باسیل کی

طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ٹھیک ہے چلی جاؤ پر جلدی واپس آجانا۔۔

باسیل روحی کی ٹھوڑی پکڑ کر کہتا ہے

سچ میں اتنی آسانی سے مان گئے آپ کی جگہ اگر امی ہوتی

تو وہ مجھے کبھی نہیں جانے دیتی اور اوپر سے مجھے

ڈانٹ اور زیادہ دیتی چچ۔۔روحی سر جھکا کر کہتی ہے۔

وہ امی ہیں تمہاری ظاہر ہے انہیں تمہاری بہت زیادہ فکر ہوتی ہے

اس لیے وہ منع کرتی ہیں تمہیں

باسیل روحی کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔

82%

پر میں کچھ غلط تو نہیں کرتی نا تو پھر وہ مجھے ڈانٹی کیوں

ہیں اتنا ہر چیز سے روک ٹوک دیتی ہیں وہ مجھے

اب دیکھیں ان کا منہ ان سے بات نہیں کر رہی ہوں انہیں بھی

اچھا نہیں لگ رہا ہے۔

روحی اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے

تو بات کرلوں نا ان سے ماں باپ سے ناراض ہونا اچھی بات

نہیں ہوتی ہے۔۔

باسیل نرم لہجے میں روحی کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔

میں جانتی ہوں انکل ماں باپ کو ناراض کرنا اچھی بات

نہیں ہوتی ہے پر وہ جو ہمیں ناراض کرتے ہیں اس کا کیا ہم ان

کی اولاد ہیں اس کا کیا یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ

ہمیں تھوڑی سی بھی عزت نا دیں اور اپنی عزت کے نام

پر وہ ہم سے جو دل میں آئے وہ کرواتے پھیریں۔۔؟؟

ایک تو امی میری کوئی فرمائش پوری نہیں کرتی ہیں الٹا مجھے بھی

ڈانٹی رہتی ہیں کیا یہ اچھی بات ہے۔؟؟

روحی باسیل سے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے سوال کرتی ہے۔

تمہیں اب ان سے کوئی فرمائش کرنے کی ضرورت نہیں ہے

تمہاری فرمائش اور تمہارے لاڈ اٹھانے کے لیے میں ہوں نا۔۔!!!

باسیل مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

82%

پر سامنے کھڑی ہوئی روحی کو حیران و پریشان کر جاتا ہے

انکل آپ ٹھیک ہیں۔؟؟ کہیں بخار وخار تو نہیں ہے نا۔۔؟؟

روحی باسیل کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

نہیں کیوں۔؟؟

نہیں بس وہ دنیا کے سامنے حد سے زیادہ کھڑوس شخص

جو کسی کو اپنے سامنے نظر اٹھانے تک نہیں دیتا ہے

وہ میرے لاڈ اٹھانے کی باتیں کر رہا ہیں تو بس مجھے کچھ ہضم

نہیں ہو رہا ہے۔۔

روحی اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

دو وجوہات ہیں ان باتوں کی۔۔!!!

باسیل اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

دو۔۔؟؟ وہ کیا۔۔ روحی تجسس سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

اول کہ تم مجھ سے چھوٹی ہو تمہارے لاڈ اٹھانے فرض ہے مجھ پر

اور دوسرا۔۔

دوسرا۔۔؟؟ روحی باسیل کی بات دہراتی ہے۔

تم میری اکلوتی بیوی ہو تو بلا شک

مجھ پر تمہارے لاڈ نخرے اٹھانا ہر حال میں فرض ہے

اور باسیل سکندر کبھی بھی اپنے فرض سے پیچھے ہٹنے والوں

میں سے نہیں ہے" تم نخرے کرتی جاؤ میں سب اٹھا لوں گا"

82%

باسیل روحی کی طرف جھک کر اس کی آنکھوں کے سامنے آ کھڑا ہوتا ہے اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنی نظریں جھکا لیتی ہے۔

اچھا ٹھیک ہے پھر اس بات پر مجھے اپنا کریڈٹ کارڈ دے دیں میں جاؤں پھر۔۔!!

روحی اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر کہتی ہے تو باسیل بھی جھٹ سے اس کے ہاتھ میں کارڈ رکھ دیتا ہے روحی اسے دیکھتے ہوئے جلد سے باسیل کو خوشی سے دیکھتے ہوئے کریڈیٹ کارڈ لے کر جلدی سے کیچن سے ہنستے ہوئے باہر بھاگ کر جا رہی ہوتی ہے کہ باسیل اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیتا ہے اور اپنے سامنے لا کھڑا کرتا ہے۔

روحی کی کمر کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے وہ اسے خود کے پاس قید کر لیتا ہے۔۔

ایک بات بتاؤں سر گئی تھی نا تم۔۔؟؟ باسیل روحی کی طرف نظریں جھکا کر دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

کس بات پر۔۔؟؟ روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے

اسی بات پر کہ وہ کہیں سچ میں میری بیوی تو نہیں ہے تمہاری آنکھوں میں ڈر دیکھا تھا میں نے۔۔!!

باسیل کی باتوں پر روحی نظریں جھکا کر سوچ میں پڑ جاتی ہے۔

82%

جی ڈر گئی تھی میں۔۔روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

سچ میں خیریت بیگم پیار ویار تو نہیں ہو گیا ہے تمہیں مجھ سے

دیکھوں میں جانتا ہوں کہ میں بہت ہینڈسم ہوں

باسیل روحی کی کمر سے اپنا ہاتھ ہٹا کر اپنے بالوں میں پھیرتے

ہوئے کہتا ہے۔۔۔

جی جی آپ ماشاءاللہ بہت ہینڈسم ہیں پر میں کسی اور بات پر

ڈر گئی تھی۔۔

کس بات پر۔؟؟ باسیل حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

مجھے لگا تھا کہ میں شاید شادی کے 1 ہفتے بعد ہی بیوہ ہو جاؤں

گی۔

کیا۔۔؟؟؟ باسیل حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

جی جب میں نے آپ کو اور اس کو ساتھ دیکھا تھا تو میں نے اسی

پل ہی سوچ لیا تھا کہ میں آپ کو اور اس کو ایک ساتھ ہی زہر

دے کر دونوں کا کام تمام کر دوں گی۔۔

اگر مجھ پر ایک بار سوتن آ سکتی ہے تو بار بار بھی آ سکتی ہے

یہ سوتن وو تن مجھ سے برداشت نہیں ہوتا ہے۔۔

اس لیے سوچا ایک ہی باری میں دونوں کو کام تمام کر دوں گی۔

نا رہیں گے آپ اور نا ہی آئی گی مجھ پر کوئی سوتن۔۔

ور ایک بات اور سچی بتاؤں میں نے آپ دونوں کے لیے کل کہاں کروانے

ہیں اس کا اختتام کہاں کرنا ہے یہ بھی سوچ لیا تھا میں نے تو۔۔

82%

روحی اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے کہتی ہے۔

بس خاموش خاموش ہو جاؤ اب کب دیکھ لو مجھے مار لیا کرو

بیوی نا ہو گئی موت کا فرشتہ ہو گئی ہے جب دیکھو مجھے مارنے

کے پیچھے لگی رہتی ہے پتا نہیں کون سی میں نے

اس کی بھوری بھینس کھول لی ہے۔

باسیل روحی کو چھوڑ کر فریج کی طرف بڑھتا ہے اور پانی کی

بوتل نکال کر ایک ہی سانس میں ساری پی لیتا ہے۔

روحی ایک نظر باسیل کو دیکھتی ہے اور پھر اپنے ہاتھ میں

کریڈٹ کارڈ دیکھ کر ہنستے ہوئے کیچن سے باہر نکلتی ہے اور حال میں بیٹھے ہوئے

بدر کو دیکھتے ہوئے اسے آنے کا اشارہ کرتی ہے۔

بدر جلدی سے روحی کے پاس آجاتا ہے روحی اسے کریڈٹ

کارڈ دیکھاتی ہے دونوں خوشی سے اچھل پڑتے ہیں۔

بھائی سے چوری کیا ہے۔۔؟؟ بدر تجسس سے پوچھتا ہے

ارے نہیں انہوں نے خود ہی دے دیا ہے۔۔روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے

تو آم کھا گڈلیاں کیوں گن رہا ہے۔

چل شہر پیزا کھا کر آتے ہیں۔روحی اسے باہر کے جاتے ہوئے کہتی ہے۔

میں اسٹنگ بھی پیوں گا۔

میں نہیں پیلاؤں گی ایک ہی کوک لیں گے وہ تینوں پیے گے بات

ختم زیادہ فری مت ہو تو میرے ساتھ۔۔

روحی بدر کی بازوؤں پر چوٹی کاٹتے ہوئے کہتی ہے۔۔

82%

پھر میں نہیں جا رہا مجھے اسٹنگ پیلائی گی تو میں جاؤں گا

ورنہ میں نہیں جا رہا۔۔

بدر روحی کی طرف انگلی اٹھا کر منہ بنا کر کہتا ہے۔۔

ہاں چل غریب سب کھلاؤ گی پیلاؤں گی میں تجھے کیا یاد رکھے

گا تو چل آجا۔۔۔

روحی بدر کو بازوؤں سے پکڑ کر اپنے ساتھ لے جاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

سب لوگ بدر اور روحی کی طرف دیکھتے ہوئے ہنس رہے ہوتے ہیں۔۔

آپ کی بہو کافی تیز ہے آنٹی اور خوبصورت بھی بلا کی ہے

شیزا ہیرا بیگم کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے

یہ تو ہے میری بہو بہت پیاری ہے ہیرا بیگم کہہ ہی رہی تھی کہ

اتنے میں باسیل بھی واپس باہر آجاتا ہے۔

ہم۔آپ کی بہو صاحبہ نے مجھے پہلی ملاقات میں ہی زہر تک

دینے کا ارادہ کر لیا تھا۔۔ شیزا ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

کیاا۔۔؟؟ سب لوگ باسیل سمیت اس کی بات پر ہنس پڑتے ہیں۔

روحی کو اپنی چیزیں کسی سے بھی بانٹنا نہیں پسند چاہے

وہ اسے پسند کرے یا نا کرے وہ کبھی کسی سے نہیں بانٹتی ہے

سلطانہ بیگم سر جھکا کر کہتی ہے اور کہہ کر ہنس پڑتی ہے

ان کا جھکا ہوا سر دیکھ کر باسیل آٹھ کر سلطانہ بیگم کے

پاس جا کر بیٹھتا ہے۔۔

چاچی اداس مت ہوئیں روحی کے ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گی۔

82%

باسیل سلطانہ بیغم کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔
وہ مجھے معاف نہیں کرے گی روحی ضد کی بہت پکی ہے وہ ایک
بار جو ٹھان لے اس سے کبھی پیچھے نہیں ہٹتی ہے۔
سلطانہ بیغم نم لہجے میں کہتی ہے۔
وہ معاف کر دے گی سلطانہ بیغم روحی ضد کی پکی ہے لیکن وہ کبھی
بھی اپنوں سے بے تکی ضد نہیں لگاتی ہے۔
اس کا غصہ پل میں ہوا ہو جاتا ہے جانتی تو ہیں یہ بات آپ
فیروز صاحب سلطانہ بیغم کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے
کہتے ہیں۔۔
بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے فیروز روحی اپنوں سے ناراض نہیں
رہ سکتی ہے وہ مان جائے گی کر دے گی ہم سب کو بھی آپ کو
معاف باسیل سنبھال لے گا اسے
حمدان صاحب باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔
اگر آپ لوگ کہیں تو کیا میں بھی ایک کوشش کر کے دیکھوں
آپ لوگوں کی بہو کو منانے کی آخر کار باسیل نے اور آپ لوگوں نے
میرا اتنا ساتھ دیا ہے ہر چیز ایک چھوٹی سی کوشش آپ لوگوں
کے لیے کچھ کرنے کی کیا میں بات کروں اس سے۔؟؟

82%

شیزا سب لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

کل بھی نہیں۔۔ کچا کھا جائے گا وہ تمہیں روحی اب صرف ایک ہی ہاتھ آسکتی ہے اور وہ صرف باسیل ہے اس کے علاوہ وہ کبھی کسی اور سے سنبھالی جانے والی چیز نہیں ہے۔۔

سب لوگ ایک ساتھ کہتے ہیں اور کہہ کر ہنس پڑتے ہیں۔

باسیل بھی ہنستے ہوئے اپنا سر جھکا لیتا ہے اتنے میں اس کے فون پر اور فیروز صاحب کے فون پر کال آجاتی ہیں ایک ساتھ دونوں جیسے ہی فون اٹھاتے ہیں ایک ساتھ حویلی سے باہر غصے میں نکل جاتے ہیں۔۔

شیزا آجاؤ تمہیں تمہارا کمرہ دیکھا دیتی ہوں آرام کر لو تم بھی ہیرا بیگم شیزا کو دیکھتے ہوئے کہتی ہیں اور وہ بھی ان کے ساتھ اٹھ کر چلی جاتی ہے۔

سلطانہ بیگم بھی اٹھ کر اپنے حصے میں چلی جاتی ہے۔

حمدان صاحب وہی بیٹھے ہوئے نیوز پیپر پڑھنے لگ جاتے ہیں۔

روحی اور بدر اور مہرین کو شہر گئے ہوئے 3 گھنٹے گزر چکے تھے وہ لوگ اب گراؤنڈ کی طرف جا رہے تھے کہ راستے میں 2 گاڑیاں ان کا راستہ روکے ہوئے کھڑی ہوئی تھی۔۔

بدر لگاتار ہورن بجا رہا تھا پر گاڑیاں ناہل رہی تھیں اور نا ہی راستے سے ہٹ رہی تھی۔۔

82%

لڑکیوں تم رو کو میں دیکھ کر آتا ہوں۔۔بدر کہہ کر گاڑی سے اتر جاتا ہے۔ روحی اور مہرین دوبارہ اپنی مستیوں میں لگ جاتی ہیں آپس میں باتیں کرنے لگ جاتی ہے کہ اچانک سے ہی خود بخود دونوں کی نظر جاتے ہوئے بدر پر پڑتی ہے۔

وہ ان گاڑیوں کی طرف قدم بڑھا رہا تھا کہ ایک آگے والی گاڑی میں سے ملک زمان فرنٹ سیٹ سے باہر نکل کر آتا ہے۔

روحی ملک زمان کو دیکھتے ہی گاڑی سے باہر نکل کر آتی

شام اب رات کی چادر اوڑھنے لگ گئی تھی۔

زمان یہاں کیا کر رہے ہو۔۔؟؟ بدر غصے میں پوچھتا ہے

اوو۔۔تم لوگوں کو میرے دوبارہ سے رہائی کی اطلاع نہیں ملی کیا۔۔؟؟

ملک زمان ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے اتنا بتاؤ آزاد کیسے ہو گئے تم۔۔؟؟ روحی بدر کے پاس آکر کھڑی ہو کر زمان کو غصہ میں دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

تم لوگوں نے جب مجھے پکڑایا تھا میں تو دو دن بعد ہی آزاد ہو گیا تھا ہاں اس دن جس دن تمہاری مہندی تھی۔

ویسے لڑکی تم۔ تو بڑی تیز نکلی شادی کے لیے پھسایا ایک لڑکے کو اور شادی تم نے دوسرے سے کر لی۔۔

82%

ملک زمان روحی کی طرف دیکھتے ہوئے مزے لیتے ہوئے کہتا ہے

اوئے بکواس مت کر۔بدر زمان کا کالر پکڑتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاتھ مت لگا مجھے۔۔زمان اس کے ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تجھے کیا لگا تھا روحی میں تجھے چھوڑ دوں گا تو نے مجھے پوری

یونیورسٹی کے سامنے ذلیل کروایا تھا میں تجھے اتنی آسانی سے

چھوڑ دوں گا۔۔؟؟

زمان روحی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

اس کو اپنے قریب آتے دیکھ کر روحی پیچھے کی طرف قدم

بڑھاتی ہے۔

بدر روحی کے پاس پہنچ پاتا اس سے پہلے ہی زمان کے آدمی بدر کو

پکڑ چکے تھے۔۔

زمان اپنی حد میں رہو۔۔!!روحی غصے میں کہتی ہے اور اسے

دھکا دے کر خود سے دور کرتی ہے۔

حد تو تمہیں پار نہیں کرنی چاہیے تھی روحی باسیل سکندر

میں اور تمہارے کو بہت شوق ہے نا مجھے سزائیں دینا کا آج جو تمہارے

ساتھ ہوگا اس کے بعد تم کسی کو منہ دیکھانے کے قابل

نہیں رہو گی روحی۔۔۔

زمان دور ہو جا اس سے۔۔بدر حلق کے بل دھاڑتے ہوئے کہتا ہے۔

82%

ہاہاہا۔۔۔بڑی فکر ہو رہی ہے تمہیں اس کی کہیں شادی کے بعد

دونوں نے چکر چلانا تو نہیں شروع کر دیا ہے۔۔

زمان کہہ ہی رہا تھا کہ ایک زور دار تھپڑ روحی اس کے منہ پر دے

مارتی ہے۔۔

گھٹیا انسان تم ہو ہم نہیں گھٹیا کردار تمہارا ہے میرا نہیں

ملک زمان۔۔!!!! روحی زمان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تم نے کہا نا کہ میں نے اور میرے شوہر نے تمہیں سزا دی

تھی تو یقیناً وہ تمہاری رہائی کے بارے میں بھی اب تک جان چکے

ہونگے تمہیں لگتا ہے کہ تم اس بار انہیں ہینڈل کر لو گے

بات پہلے گاؤں کی لڑکی تھی اس بار ان کی بیوی کی ہے

وہ تمہیں زندہ چھوڑیں گے۔؟؟؟

روحی بے فکری سی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی فیروز خان جب تک تھی وہ تب بھی تم جیسے انسان

سے نہیں ڈری اب وہ ایک پولیس والے کی بیٹی کے ساتھ ساتھ اس

گاؤں کے سربراہ کی بیوی بھی ہے اور پاکستان کے جج کی

بیوی بھی تمہیں لگتا ہے کہ تم میرے ساتھ کچھ بھی غلط کرنے کی

ہمت رکھتے ہو۔؟؟ روحی زمان کو کراس کرتے ہوئے بدر کی طرف اپنے

قدم بڑھاتی ہے۔۔

82%

وہ بدر کے پاس پہنچ پاتی اس سے پہلے ہی ملک زمان روحی کا

دوپٹہ پکڑ اسے کھینچنے لگ جاتا ہے۔

روحی اپنا دوپٹہ مکمل طور پر اترنے سے پہلے ہی اسے پکڑ لیتی ہے

اور زمان کو دیکھتے ہوئے دھاڑتی ہے۔

زمان۔۔؟؟ روحی غصے میں چیختے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں لگتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ کچھ بھی نہیں کر سکتا ہوں۔؟

میں تمہارے باپ سے اور نا ہی تمہارے شوہر سے ڈرتا ہوں

کیونکہ وہ میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے ہیں۔۔

زمان روحی کا دوپٹہ اپنے ہاتھوں میں لپیٹتے ہوئے کہتا ہے۔۔

زمان میرا دوپٹہ چھوڑو۔۔!!!روحی بے حد غصہ میں کہتی ہے۔۔

ایسے کیسے چھوڑدوں میں تمہارا دوپٹہ۔۔؟؟

زمان کہتا ہوا روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔۔

زمان دوپٹہ چھوڑ اس کا۔۔۔؟؟؟ بدر اپنے آپ کو آدمیوں سے چھوڑواتے

ہوئے کہتا ہے پر زمان کے آدمی اسے اٹھنے ہی

نہیں دیتے ہیں اور مضبوطی سے پکڑ کر اسے زمین پر گڈھنوں کے

بل بیٹھا دیتے ہیں۔۔

زمان۔۔۔؟؟؟روحی غصے میں دھاڑتی ہے۔

82%

چیخنے کی ضرورت نہیں ہے روحی مجھ سے الجھنے کی سزا
تو تمہیں ملی گی نا مجے اپنے پیروں میں گرایا تھا تم نے تمہارے
شوہر نے مجھے میرے ہی آدمیوں کے سامنے مارا تھا اور مجھے دوبارہ
جھیل بھی بھیجا اور ساتھ ہی ساتھ وہ رات کے وقت میری حویلی
میں گیا میری بہن سے ملاقات کرنے کے لیے
بکواس مت کرو زمان باسیل ایسے انسان نہیں ہیں اپنے جیسا
انہیں سمجھنے کی کوشش مت کرو۔۔
روحی اپنا دوپٹہ اس کے ہاتھ سے کھینچتے ہوئے کہتی ہے۔۔
میں بکواس نہیں کر رہا ہوں تمہارا شوہر آدھی رات کو میری حویلی
میں گاؤں کی لائن پار کر کے گیا تھا جس وقت اس نے
ن کر اس کی تھی اسی وقت سوچ لیا تھا میں نے میں گھر میں
گھس کر نہیں سڑک پر اس کی عزت کی دھجیاں اڑاؤں گا۔۔
ملک زمان روحی کا دوپٹہ چھوڑنے کے بجائے اسے اور زور سے
کھینچنے لگ جاتا ہے روحی کے کندھے پر بس تھوڑا سا ہی کا دوپٹہ
رہ گیا تھا زمان مکمل طور پر اسے کھینچ پاتا اس سے
پہلے ہی مہرین پتھر اٹھا کر زمان کے سر پر پیچھے سے دے مارتی ہے
جس سے اس کے ہاتھوں میں سے روحی کا دوپٹہ چھوٹ جاتا ہے
روحی دوپٹہ جلدی سے اپنے اوپر واپس ٹھیک سے اوڑھتی ہے
اور مہرین اسے اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔

83%

Rooh E Basil ♥

Episode No 18

By Saleha Iqbal ...🦋

پکڑو ان دونوں لڑکیوں کو بھی۔۔زمان اپنے سر پر پیچھے کی طرف ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اس کے کہنے پر تین آدمی جلدی سے روحی اور مہرین کی طرف بڑھتے ہیں اور ان کے سر پر گن تان کر انہیں چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں ان کی راہ فرار کے سارے راستے بند کر دیتے ہیں۔۔

اٹھاؤ اس روحی کو اور ڈالو گاڑی میں۔۔

زمان چیختے ہوئے کہتا ہے اور اس کے آدمی جلدی سے روحی کو بازوؤں سے پکڑ کر اپنے ساتھ اپنی گاڑی کی طرف کے کر جاتے ہیں۔

اوو۔۔بدتمیز چھوڑو مجھے۔۔روحی ان آدمیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

چھوڑو چل رہی ہوں میں۔۔روحی غصے میں کہتی ہے اور اپنا ہاتھ چھوڑا کر خود گاڑی کی طرف چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھانے لگتی ہے۔۔

روحی کے سر پر گن تان کر وہ لوگ اسے گاڑی کی طرف لے کر جاتے ہیں۔۔

83%

روحی۔۔بدر اور مہرین اسے آوازیں لگاتے ہیں روحی پلٹ کر ایک نظر ان کی طرف دیکھتی ہے پر ہنستے ہوئے اور آنکھ مار کر وہ گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے۔

زمان کے آدمی بدر کو چھوڑ کر اپنی اپنی گاڑی میں جا بیٹھتے ہیں اور روحی کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔۔

مہرین پیچھے سے دوڑ کر بدر کے پاس آتی ہے اور اسے بازوؤں سے پکڑ کر کھڑا کرتی ہے۔

یہ پاگل ہو گئی ہے یہ اس وحشی انسان کے ہاتھوں کڈنیپ ہو گئی ہے لیکن وہ پھر بھی ہنس رہی ہے۔

بدر جاری ہوئی گاڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

تم تو جاتے ہو اسے کڈنیپ ہونا کا کتنا شوق ہے بچپن کا سپنہ ہے اس کا کڈنیپ ہونا اور اس کا ہیرو کی انٹری

ہائے اب تو ہیرو ہے اس کے پاس وہ بچا لیں گے اسے چلو آجاؤ ہم آئسکریم کھانے چلتے ہیں پھر مجھے گھر چھوڑ دینا۔۔

مہرین بدر کی بازوؤں میں ہاتھ ڈال کر اسے مسکراتے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں ضرور پہلے میں بھائی کو فون کر کے روحی کے کڈنیپ ہونے کا بتا دیتے ہیں پھر ڈیٹ پر چلتے ہیں۔۔

بدر مہرین کی ٹھوڑی پکڑ کر پیار سے کہتا ہے۔۔

83%

وہ باسیل کو فون لگا ہی رہا تھا کہ ایک گاڑی فل اسپیڈ میں بدر کی طرف آتی ہے مہرین جلدی سے بدر کو راستے سے ہٹا دیتی ہے۔ گاڑی بدر اور مہرین کو کراس کرتے ہوئے فل اسپیڈ میں آگے کی طرف بڑھتی ہے۔۔

کون ہے پاگل سنکی گھٹیا انسان اندھے ہو کر چلتے ہیں یہ لوگ

میری شادی ہونے سے پہلے ہی مجھے بیوہ کر دیں

کے یہ لوگ اندھا

رین غصہ کر رہی تھی کہ بدر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کا منہ بند کر دیتا ہے۔

چپ ہو جاؤں روحی کی روح آ گئی ہے کیا تم میں۔۔

بدر مہرین کا رخ اپنی طرف متوجہ کیے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی کا ہیرو ہی ہے بھائی کی گاڑی ہی ہے وہ۔۔

بدر اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا کر جاتی ہوئی گاڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیا سچ میں۔۔؟؟ مہرین حیرانگی سے گاڑی کو جاتے ہوئے دیکھتے پوچھتی ہے۔۔

باسیل کی گاڑی کی پیچھے اور چار گاڑیاں فل اسپیڈ میں ایک لائن میں آ رہی تھیں۔

83%

آگے والی گاڑی میں فیروز صاحب اور پیچھے والی گاڑیوں میں
باقی کے پولیس آفسر موجود تھے۔
سیل کی گاڑی کی اسپیڈ بے حد تیز تھی لیکن پھر بھی ملک زمان
کی گاڑی تک وہ نہیں پہنچ پائی تھی۔
زمان نے آدھے راستے سے ہی اپنی گاڑی کو موڑ لیا
تھا اور کسی اور راستے پر نکل گیا تھا اور اس کی گاڑی کی
جگہ اب کسی اور گاڑی نے لے لی تھی۔
باسیل جس گاڑی کے پیچھے فل اسپیڈ سے جا رہا تھا وہ
ملک زمان کی گاڑی جیسی تھی پر اس کی نہیں تھی۔
روحی بھی پہلے کچھ پل تو خاموش تھی جب راستہ بدلنے لگے
تو وہ بھی ٹینشن میں آگئی تھی۔
زمان کہاں لے کر جا رہے ہو مجھے۔۔؟؟ روحی آس پاس جنگل کو
دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔
یہ راستہ گاؤں سے کہیں دور بہت دور ایک سنسان علاقے میں
جاتا ہے جہاں صرف اور صرف جنگلات تھے
نا ہی کوئی انسان آ رہا ہی کوئی جانور۔
روحی کو ٹینشن میں دیکھ کر زمان مسکرانے لگ جاتا ہے۔

83%

زمان آگے کی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اور پیچھے کی سیٹ پر

روحی کے ساتھ ایک آدمی ہاتھ میں گن پکڑے ہوئے اس کے

سر پر تان کر تھوڑے فاصلے پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

زمان۔۔۔؟؟ روحی چیختی ہے پر اس کی چیخ کا کوئی اثر زمان پر

نہیں ہو رہا تھا الٹا وہ قہقہ لگا کر ہنس پڑتا ہے۔

تم تو بہت بہادر ہو نا پھر ڈر کیوں رہی ہو۔۔؟؟ زمان گردن موڑ

کر روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

زمان میں تمہاری جان لے لوں گی۔۔روحی اس کی طرف ہاتھ

بڑھاتی ہے پر زمان پر آدمی اسے کچھ کرنے دینے سے

پہلے ہی اسے کلورفنین سنگھا کر بے ہوش کرنے کی کوشش کرتا ہے

روحی ہاتھ پیر چلاتی ہے پر خود کو نہیں چھوڑاپاتی

اس انسان سے اور کچھ ہی دیر میں وہ بے ہوش ہو جاتی ہے۔۔

باسیل کی گاڑی مزید تیزی سے آگے بڑھتی ہے

اور جا کر دونوں گاڑیوں کو کراس کرتے ہوئے

آگے والی گاڑی کے سامنے جا کر اسے کراس کرتے ہوئے

باسیل روز سے گاڑی کو پیچھے کاٹرن دیتا ہے اور روڈ کے بلکل بیچوں

بیچ اپنی گاڑی روک کر دونوں گاڑیوں کے جانے کا راستہ روک چکا تھا۔

83%

پیچھے سے فیروز صاحب ان کے واپسی جانے کا راستہ

کو بند کر چکے تھے۔۔

باسیل کالے کلر کے شلوار قمیض پہنے ہوئے ایک بازوؤں کہنیوں

تک اور دوسری فل بازوؤں تک پر کف لنکس جھکے ہوئے

وہ ابھی تک صبح والی کپڑوں میں ہی ملبوس تھا

ماتھے پر کالے گھنے بال بکھیرے ہوئے آنکھوں میں غصہ ایک ہاتھ

میں گن پکڑے ہوئے وہ گاڑی سے غصہ سے باہر نکل کر آتا ہے

اور نکلتے ہی سیدھا گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے شخص کے

کندھے پر گولی چلادیتا ہے۔

فیروز صاحب بڑھتی ہوئی ڈھرکنوں کے ساتھ باسیل کے قدموں کو

دیکھتے ہوئے خود بھی جلدی سے جاتے ہیں اور روحی کو

پہلے پیچھے والی گاڑی میں سوار پھر آگے والی

گاڑی میں دیکھتے ہیں پر وہ انہیں کہیں بھی نہیں دیکھائی دیتی ہے۔

باسیل کے بڑھتے ہوئے قدموں کو دیکھ کر پولیس والی جلدی سے

ان گاڑیوں کے پاس جاتے ہیں اور ان میں موجود

لوگوں کو باہر نکالتے ہیں۔۔

کچھ ہی دیر میں بدر اور مہرین بھی پہنچ جاتے ہیں پولیس والوں کی

گاڑی کے پیچھے گاڑی پارک کیے وہ جلدی سے دوڑتے ہوئے آگئے تھے ہیں۔

83%

پولیس آفیسر میں مہرین کے والد بھی موجود تھے جو فیروز

صاحب کے کافی اچھے دوست تھے۔

سرین کو دیکھ کر وہ مہرین کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس کھڑا کر لیتے ہیں۔

باسیل غصے میں دبے دبے قدم اٹھائے ہوئے جس انسان کو

اسنے گولی ماری تھی اس کے طرف

آتا ہے اور کالر سے پکڑ کر گاڑی سے باہر نکلتا ہے اور لا کر زمین پر

پھینک دیتا ہے۔۔

باقی پولیس والے بھی باقی آدمیوں کو لا کر باسیل کے سامنے

زمین پر گڈھنوں کے بل بیٹھا دیتے ہیں۔۔

ایک بار ہی پوچھوں گا زمان کہاں ہے۔۔؟؟

باسیل گن کا نشانہ اسی انسان کے سر پر باندھے ہوئے کہتا ہے

جس کے کندھے پر گولی چلائی تھی۔۔

م۔۔م۔مجھے نہیں پتا ہے سکندر صاحب آدمی درد میں مبتلا

لڑکھڑاتے ہوئے کہتا ہے اس کی بات سن کر

سیل اس کے ساتھ والے انسان کی ٹانگ پر گولی چلا دیتا ہے

گولی لگتے ہی اس آدمی کی چیخیں ہوا میں بلند آواز میں

لگتی ہے۔۔

83%

جواب چاہیے بہانہ نہیں۔۔!! باسیل دو ٹوک لہجے میں کہتا ہے

زمان کہاں ہے۔؟؟ میں جانتا ہوں کہ تمہیں پتا ہے

جس اسپیڈ سے تم گاڑی دوڑا رہے تھے یقیناً تم جانتے ہو وہ کہاں ہے

باسیل گن کی نوک اس آدمی کے کندھے پر

رکھ کر اس پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے آدمی کے کندھے سے

پہلے ہی خون تیزی سے نکل رہا تھا لیکن اب اور مزید تیزی

سے بہنا شروع ہو گیا تھا۔۔

م۔۔م۔۔سچ میں نہیں جانتا ہوں سکندر صاحب مجھے

بس گاڑی قوت پر یہاں پر لانے کو کہاں گیا تھا تو میں کے آیا

مجھے نہیں پتا ہے کہ وہ ملک زمان کہاں ہے۔۔

آدمی اپنے درد کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے

گن کو کندھے سے ہٹانے کی ہمت جو وہ نہیں کر پا رہا تھا۔۔

باسیل مزید تیش میں اس کی طرف دیکھنے لگ جاتا ہے اور

دیکھتے ہوئے کھڑا ہو جاتا ہے۔

تم میں سے کوئی جانتا ہے کہ وہ کہاں ہے اگر نہیں تو پھر

عمر قید مبارک اور اگر ہاں تو بتاؤں اور واپس

سہی سلامت جاؤ۔۔۔

باسیل دو ٹوک لہجے میں سخت اور غصہ میں بھری

ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

83%

لے کر جاؤ انہیں اور تھرڈ ڈگری اسٹارٹ کرو باقی کا میں
آ کر دیکھ لوں گا۔۔

باسیل حکمانہ انداز میں پولیس والوں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور
سے کر جانے لگتا ہے کہ ایک آدمی اس کا پیر پکڑ کر اسے روک
دیتا ہے۔

م۔م۔۔ میں جانتا ہوں سکندر صاحب وہ کہاں ہے
پلزز مجھے جیل مت بھیجیں۔۔۔ آدمی باسیل کے پیروں کو پکڑے
ہوئے گڑگڑاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کہاں ہے وہ۔۔؟؟ باسیل اپنا پیر چھوڑوا کر سخت لہجے میں
پوچھتا ہے۔

باسیل کے ہیر چھوڑوانے کے باوجود وہ دوبارہ سے باسیل کے
ہیر کو پکڑ لیتا ہے اور ڈرتے ہوئے باقی آدمیوں کو
اور پولیس والوں کو دیکھتے ہوئے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہتا ہوں۔

وہ لوگ گاؤں سے دور جنگلات میں اسے لے کر گئے ہیں
ملک زمان وہاں۔ روحی کو اسے قید کر کے۔۔۔۔

آدمی کہہ ہی رہا تھا کہ غصے میں باسیل اس کے سر پر گولی
چلا دیتا ہے۔۔

خبردار جو میری بیوی کا نام دوبارہ لیا کسی نے۔۔

83%

باسیل حلق کے بل دھاڑتے ہوئے کہتا ہے اور اس زور سے اس کے
جس آدمی کے سر پر گولی چلائی تھی وہ ابھی تک زمین بوس
نہیں ہوا تھا وہ باسیل کی ہی ٹانگ پر آگرتا ہے۔
باسیل اسے کار مار کر خود سے دور کرتا ہے اور اپنی گاڑی
میں سوار وہ گاؤں سے باہر جنگلات کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔
فیروز صاحب کی حالت خراب ہونے لگ گئی تھی
روحی کے بارے میں سوچ سوچ کر آج تک اس کے ساتھ کبھی
کچھ ایسا نہیں ہوا تھا وہ آدھی رات تک بھی گھر
سے باہر رہی ہے پر آج اس کے ساتھ کچھ غلط ہونے کا سوچ کر ہی
فیروز صاحب کی حالت خراب ہو رہا تھی
بدر بھی اپنی گاڑی میں سور پولیس کی گاڑیاں اور لوگوں کو راستے
سے ہٹاتے ہوئے باسیل کی گاڑی کے پیچھے چل پڑتا ہے۔
مہرین اپنے بابا کی گاڑی چلا کر فیروز صاحب اور اپنے بابا کے
ساتھ واپس حویلی پہنچتے ہیں
حویلی میں ہیرا بیگم اور سلطانہ بیگم بلکل ٹینشن فری
شیزا کے ساتھ باہر گارڈن میں چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے باتوں
میں لگی ہوئی تھیں انہیں اندازہ ہی نہیں تھا کہ کیا ہو گیا ہے۔۔
حویلی میں گاڑی آتے دیکھ کر تینوں کی نظریں اس گاڑی پر جا ٹھہرتی
ہیں۔۔۔

83%

گاڑی سے نڈھال فیروز صاحب کو دیکھ کر سلطانہ بیگم
جلدی سے دوڑتے ہوئے ان کے پاس آتی ہیں اور انہیں سہارہ دیتے
ہوئے حویلی میں اپنی طرف والے حصے میں لے جاتی ہیں۔
ہیرا بیگم اور مہرین کے والد مہرین شیزا سب لوگ بھی ان کے
پیچھے اندر چل پڑتے ہیں۔۔
کیا ہوا گیا ہے آپ کو۔؟؟ سلطانہ بیگم فکر مندی سے پوچھتی۔
روحی۔۔روحی اور بدر کہاں ہیں وہ تمہارے ساتھ
تھے نا مہرین۔۔؟؟ ہیرا بیگم مہرین سے پوچھتی ہے۔۔
ج۔ج۔جی وہ آنٹی ۔۔ مہرین کہتے ہوئے خاموش ہو جاتی ہے
اور اپنے بابا کے پیچھے جا کھڑی ہوتی ہے۔۔
روحی کو ملک زمان نے کڈنیپ کر لیا ہے پتا نہیں میری
بچی کو کہاں لے گیا ہے وہ۔۔
فیروز صاحب صوفے سے پشت ٹیکائے اپنے بالوں میں ہاتھ
پھیرتے ہوئے کہتے ہیں۔۔
کک۔کیاااا۔کیا مطلب ہے میری بیٹی کڈنیپ ہو گئی ہے
روحی کو وہ شخص۔۔۔ سلطانہ بیگم کہتے ہوئے کھڑے کھڑے
گرنے لگتی ہیں پر ہیرا بیگم اور مہرین انہیں پکڑ لیتی ہیں۔

83%

میری روحی کہاں ہو گی کس حال میں ہو گی۔۔

سلطانہ بیغم کہتے ہوئے رونے لگ جاتی ہیں۔۔

روحی کو ایک بڑے سے گوڈاؤن میں گوڈاؤن کے بیچ میں کرسی کر

بیٹھایا پیچھے کی طرف اس کے ہاتھوں آپس میں

باندھا ہوا بے ہوش سی اکیلی سی گردن لٹکائے ہوئے سے جھکائے ہوئے

بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

باہر زمان کے کچھ آدمی اور وہ خود اپنی گاڑی کے اوپر

لیٹا ہوا تھا ایک ہاتھ میں کولڈ ڈرنک لٹکائے ہوئے وہ اپنی جیت

کا سوچ سوچ کر خوش ہو رہا تھا۔۔

روحی کو اب ہوش آرہا تھا گوڈاؤن میں گرمی کی وجہ وہ

اب ہوش میں آنے لگ گئی تھی۔۔

آہ۔۔۔روحی ہوش میں آتے ہی اپنے چہرے سے بالوں کو

ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

او میرے خدایا یہ میں کہاں آگئی ہوں۔۔روحی گہری سانس

لیتے ہوئے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

آہ۔۔روحی تو کڈنیپ ہو گئی تھی روحی اپنی آنکھوں کو کھولتے

ہوئے اپنے چہرے سے بالوں کو جھٹکتے ہوئے خود سے کہتی ہے۔۔

83%

ہائے اگر میں کسی باہر کے ملک کسی گینگسٹر کے ہاتھوں سے
زنیپ ہوئی ہوتی تو کتنا اچھا تھا کڈنیپ ہوئی بھی تو کس میرا سی
کی شکل کے انسان کے ہاتھوں
روحی افسردہ سی سانس کے کر سر جھکاتے ہوئے کہتی ہے
اتنے میں زمان اور اس کے آدمی گوڈاؤن کا دروازہ کھول کر اندر
آجاتے ہیں دروازے کو بند نہیں کرتے ہیں
ایسے ہی مزے سے ہنستے ہوئے روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہے
تمہاری ٹانگوں کو لکوا مار گیا ہے سیدھے نہیں چل سکتے ہو
کیا۔۔۔؟؟؟ روحی کہتی ہے تو زمان کے
قدم وہی پر رک جاتے ہیں۔۔
زمان کے آدمی روحی کی بات پر ہنسنے لگتے ہیں پر زمان کی
غصہ بھری نظریں دیکھ کر وہ ایک دم کولڈ فیس
میں آجاتے ہیں۔۔
زمان ایک کرسی کو کھینچتے ہوئے روحی کے سامنے لاتا ہے
اور کرسی سے پشت ٹیکائے ہوئے بیٹھ جاتا ہے اور ہنستے ہوئے روحی کو
دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔
گھورنا بند کرو جاہل انسان اگر مرنا نہیں چاہتے ہو تم۔۔!!

83%

روحی غصے میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم مجھے مجھ سے زیادہ گھور رہی ہو۔۔!!زمان روحی کی آنکھوں۔ کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ظاہر سی بات ہے میں گھوروں گی تمہیں تم نے میرے ارمانوں کا قتل

کو کیا ہے۔۔

روحی غصے میں تلخ لہجے میں کہتی ہے۔۔

روحی کہتی ہے اور کہہ کر زور سے ہنس پڑتی ہے۔۔

پاگل ہو گئی ہو ہنس کیوں رہی ہو۔۔؟؟ زمان حیران ہو کر

پوچھتا ہے۔۔

میں کڈنیپ ہو گئی ہوں ہنسوں نہیں تو اور کیا کروں میں۔۔

روحی ہنستے ہوئے ہی زمان کی طرف پھر ان آدمیوں کی

طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں میں جانتا ہوں کہ تم کڈنیپ ہو گئی ہو میں نے ہی تمہیں

کڈنیپ کیا ہے لیکن اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے۔۔؟؟

زمان کرسی سے پشت ہٹائے روحی کی طرف جھک کر

کہتا ہے۔۔

ہاں میں تب ہی تو ہنس رہی ہوں کڈنیپ ہوئی بھی

تو کس کے ہاتھوں میں۔۔۔

ی کہتی ہے اور کہہ کر پھر سے قہقہہ لگا کر بلند آواز میں ہنس پڑتی ہے۔

83%

کیا بکواس کر رہی ہو تم۔۔؟؟ زمان اس کے چہرے کی طرف
دیکھتے ہوئے کہتا ہے جہاں کڈنیپ ہونے کا کوئی ڈر نہیں تھا لگ نہیں
رہا تھا کہ روحی کڈنیپ ہوئی ہے یا پھر زمان
وہ ڈرا سہما سا بوکھلایا ہوا تھا اور روحی قہقہہ لگا کر ہنس رہی تھی۔
یہ ہی کہ تمہاری جیسی شکل کے ہاتھوں کڈنیپ ہونے سے
بہتر تھا کہ میں بچوں کے ساتھ لکا چھپی ہی کھیل لیتی
روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے اور پھر اچانک سے خاموش سیریس
ہو جاتی ہے۔
منحوس انسان تم نے میرے سارے کڈنیپ ہونے کے ارمانوں
پر پانی پھیر دیا ہے۔
روحی گندا سا منہ بنا کر کہتی ہے۔
خاموش ہو جاؤ بکواس بند کرو اپنی۔۔۔زمان کرسی کو لات
مار کر کھڑا ہو کر کہتا ہے۔۔
ہم اگر کچھ سننا نہیں تھا تو کسی معصوم لڑکی کو
کڈنیپ کرنا چاہیے تھا نا کہ مجھ جیسی چڑیل کو۔۔
روحی سر اٹھا کر زمان کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے
جو غصے میں لال سرخ ہوتا جا رہا تھا۔

83%

ووو۔۔غصہ آرہا ہے۔۔؟؟ وہ سنا نہیں ہے تم نے انسان کی عزت

اس کے اپنے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔۔

ہیں میرے کڈنیپ ہونے کے ارمانوں کا خون نہیں کرنا چاہیے تھا۔

اب میں تمہارے مجے کڈنیپ کر کے کچھ کرنے کے

ارمانوں کا خون کروں گی ہم آئے بڑے کڈنیپر سونر کی

شکل کے انسان۔۔۔

روحی گندا سا منہ بنا کر باقی آدمیوں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

بس خاموش ہو جاؤ ورنہ ابھی کے ابھی گولی مار کر

تمہارا کام تمام کر دوں گا

زمان حلق کے بل چیختے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہاں۔۔ہاں۔تم۔مارو تو سہی وہ جو گھر میں ایک عدد شوہر

ایسے ہی پال رکھا ہے کیا میں نے

وہ تمہیں زندہ زمین میں دفن کر دے گا اگر تم نے مجھے ہاتھ بھی

لگایا تو ہمت ہے تو ہاتھ لگا کر دیکھ لو۔

روحی زمان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے فخریہ انداز میں کہتی ہے

تمہارا شوہر۔۔؟؟ تمہیں لگتا ہے وہ میرا کچھ بگاڑ سکتا ہے۔۔؟؟

زمان روحی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

تمہیں لگتا ہے کہ وہ کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔۔؟؟

83%

ایک بار میں نے انہیں انڈر ریسٹیمنٹ کیا تھا پتا ہے

پھر کیا ہوا۔۔؟؟

روحی زمان کو تجسس میں ڈالتے ہوئے کہتی ہے اس کی برابر آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے۔۔

کیا ہوااا۔۔؟؟ زمان پوچھتا ہے۔۔

انہوں نے مجھ سے شادی کرلی۔۔!!!

روحی کندھے اچکاتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

مجھے لگا تھا کہ میں اپنے دلہے کو بھگا دوں گی تو میری شادی نامی

چیز سے جان چھوٹ جائے گی پر مجھے یہ نہیں پتا تھا کہ وہ خود

ہی مجھ سے شادی کرلیں گے۔۔!!!

روحی سر جھکا کر ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

پر اس بات کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ ملک زمان روحی فیروز

ایک بار ہار گئی تو وہ بار بار ہار جائے گی

مجھے کڈنیپ کر کے تم نے اپنے لیے مصیبت کو خود دعوت

دی ہے "ملک زمان"

روحی اس کے نام پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے۔

آگے کیا ہوگا اس بارے میں سوچا بھی ہے تم نے۔۔؟؟ میں گاؤں کی

غریب گھر کی لڑکی نہیں ہوں جیسے تم اغواء کر کے جو دل میں

آئے وہ کر سکتے ہو۔

83%

پھر کیا ہوا۔۔؟؟

ں زمان کو تجسّس میں ڈالتے ہوئے کہتی ہے اس کی برابر آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے۔۔

کیا ہوا!۔۔؟؟ زمان پوچھتا ہے۔۔

انہوں نے مجھ سے شادی کرلی۔۔!!!

روحی کندھے اچکاتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

مجھے لگا تھا کہ میں اپنے دلہے کو بھگا دوں گی تو میری شادی نامی

یز سے جان چھوٹ جائے گی پر مجھے یہ نہیں پتا تھا کہ وہ خ

ہی مجھ سے شادی کرلیں گے۔۔!!!

روحی سر جھکا کر ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

اس بات کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ ملک زمان روحی فیر

ایک بار ہار گئی تو وہ بار بار ہار جائے گی

مجھے کڈنیپ کرکے تم نے اپنے لیے مصیبت کو خود دعوت

دی ہے "ملک زمان"

روحی اس کے نام پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے۔

ے کیا ہوگا اس بارے میں سوچا بھی ہے تم نے۔۔؟؟ میں گاؤں

غریب گھر کی لڑکی نہیں ہوں جیسے تم اغواء کرکے جو دل میں

83%

میں روحی فیروز۔۔ایک سیکنڈ اب تو میں سکندر

میں روحی باسیل سکندر اس گاؤں کے سربراہ کی اکلوتی بیٹی

اور پولیس والے کی اکلوتی بیٹی تم تو میرے بابا اور شوہر کے

ھ اور ساتھ ساتھ میرے پیروں میں گر چکے ہو عقل تمہیں اب

بھی نہیں آئی ہے۔؟؟

روحی کرسی سے پشت ٹیکائے ہوئے پر سکون لہجے میں کہتی ہے

تمہاری تو۔۔۔۔زمان کہتے ہوئے روحی کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے

تو گوڈاؤن کے کھلے ہوئے دروازے سے ایک گاڑی فل اسپیڈ میں

ملک زمان کی طرف آتی ہے اسے آتا دیکھ کر ملک زمان

جلدی سے روحی سے دور زمین پر سر کے بل جا گرتا ہے۔۔

گاڑی روحی اور زمان کے درمیان کھڑی ہوتی ہے اور

پیچھے سے دو اور پولیس کی گاڑیاں گوڈاؤن میں داخل ہوتی ہیں۔۔

جنہیں دیکھ کر آدمی وہاں سے بھاگنے کی کوشش

کرتے ہیں پر پولیس والے انہیں پکڑ لیتے ہیں۔۔

روحی تجسس سے گاڑی کی طرف دیکھتی ہے اور اس کے اندر

بیٹھے ہوئے شخص کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہی ہوتی ہے

گاڑی کا دروازہ کھولتا ہے تو اندر سے باسیل نہیں اس کی جگہ

بدر باسیل کی گاڑی سے باہر نکلتا ہے۔۔

روحی باسیل کی جگہ بدر کو دیکھ کر ہلکی سی مایوس ہو جاتی ہے

83%

پر جبلد ہی خود کو کمپوز کر لیتی ہے بدر روحی کے پاس آتا ہے

اس کے ہاتھوں کو کھولتا ہے اور اسے اپنے سامنے کھڑا کیے ہوئے

اچھے سے اسے ٹھیک دیکھ کر وہ سکون کی سانس لیتا ہے۔۔

ملک زمان بھی وہاں سے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے پر بدر جلدی سے اس

کے پاس جاتا ہے اور زور سے اس کی کمر پر

لات مار کر اسے منہ کے بل زمین پر گرا دیتا ہے۔۔۔

تم انسان ہو یا جانور عورت کو عزت دی جاتی ہے

ان سے عزت چھینی نہیں جاتی ہے۔۔۔

بدر زمان کو بالوں سے پکڑ کر کھڑا کرتا ہے اور اس کا رخ اپنی

طرف موڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔

زمان زور سے بدر کے سینے پر ہاتھ مار کر اسے خود سے دور کرتا

ہے اور اپنے کپڑوں کو جھاڑنے لگ جاتا ہے۔۔

عورتوں کو اپنی حدوں میں رہنا چاہیے نا اگر انہیں عزت کی اتنی

ہی پرواہ ہے۔۔

زمان روحی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے وہ اس تک

پہنچ پاتا اس سے پہلے ہی بدر اس کے منہ پر ایک زور دار

مکہ دے مارتا ہے۔۔

اپنی نظریں اور زمان دونوں پر قابو پالے ملک زمان ورنہ آج رات

جو ہوگا اس کا ذمہ دار تو خود ہوگا۔۔"

83%

Rooh E Basil ♥

Episode No 19

By Saleha Iqbal ...🦋

بدر۔۔؟؟؟ زمان دھاڑتا ہے پر اس کی ایک اور دھاڑ نکلنے

سے پہلے ہی بدر اپنا اپنے فون پر ویڈیو کال لگائے ہوئے زمان کے

سامنے کر دیتا ہے۔

ویڈیو کال پر باسیل کو دیکھ کر زمان بنا ایک پل گنوائے ہوئے دوڑتے

ہوئے گرتے ہوئے دوڑتا ہوا اپنی گاڑی میں سوار ہو کر

گوڈاؤن سے باہر نکلتا ہے۔۔

حی ہیر ہو کر ایک نظر اس کی طرف دیکھتی ہے پر پھر اپنا سر

جھکا کر خاموش ہو جاتی ہے۔۔

کیا ہو گیا ہے تجھے۔۔؟؟ بدر روحی کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

انکل کیوں نہیں آئے تم کیوں آئے۔۔؟؟

خیر چھوڑو جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے جانتی ہے

پر دستی کے رشتوں میں احساس رفکر مندی کی کوئی جگہ نہیں

ہوتی ہے امید کو ٹوٹنا کا لازماً ہوتا ہے یہاں پر

روحی خود ہے اپنی بات کا جواب دے دیتی ہے اور گاڑی میں

جا کر بیٹھ جاتی ہے۔۔

83%

بدر روحی کا اداس چہرہ دیکھ کر خود بھی گاڑی میں جا بیٹھتا ہے

اور گاڑی کو گوڈاؤن سے باہر نکلتا ہے۔۔

آگے آگے پولیس کی گاڑی جاتی ہے اور پیچھے بدر کی گاڑی

گوڈاؤن سے باہر نکلتی ہے۔۔۔

روحی کو باسیل کا انتظار تھا اور اس کی جگہ بدر کو دیکھ کر وہ

مایوس سی ہو گئی تھی پر بدر اسکا یوں اداس چہرہ دیکھ کر مسکرا

رہا تھا اس طرح کی سیٹویشن سے وہ اچھے سے واقف جو تھا۔

روحی بار بار اپنے سر پر اور اپنے دل پر ہلکے ہلکے سے

مہ مار رہی تھی طبیعت خراب ہو رہی تھی روحی کی کنٹرول کر رہی تھی

پر اب مزید کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

بدر گاڑی روک۔۔۔روحی کہ کہنے پر بدر جلدی سے گاڑی روکتا

ہے روحی گاڑی سے نکل کر روڈ کے سائیڈ پر جا کر الٹی کر دیتی ہے۔۔

بدر اسے دیکھتے ہوئے اس کے گاڑی سے پانی کی بوتل لے کر اس

کے سرہانے جا کھڑا ہوتا ہے۔۔

کیا ہو گیا ہے تجھے۔۔؟؟ بدر روحی کی طرف پانی کی بوتل بڑھاتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

بھائی کی جدائی بیمار کر رہی ہے تجھے۔۔بدر ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

83%

بکواس مت کر بدر وہ انہوں نے بے ہوش کرنے کے لیے پتا نہیں
کیا سنگھایا تھا مجھے اس کے دل خراب ہو رہا ہے۔۔
روحی پانی کی بوتل پکڑ کر گاڑی کی طرف بڑھتی ہے اس کا دروازہ
کھول کر پیر باہر ہی رکھے ہوئے وہ پانی پینے لگ جاتی ہے۔۔
انہوں نے تجھے بے ہوش کیا تھا۔۔؟؟ بدر حیرانگی سے پوچھتا ہے
تو روحی جواباً ہاں میں سر ہلا دیتی ہے۔
یہ بات بھائی کو بتانی پڑے گی آج وہ اس زمان کو
مکمل طور پر علاج کر کے آئیں گے۔۔
بدر کہتے ہوئے اپنی جیب سے فون نکالتا ہے اور باسیل کو
فون ملاتا ہے۔۔
کس کو فون کر رہا ہے۔۔؟؟ روحی اس کی پیٹھ دیکھتے ہوئے کہتی ہے
تیرے ہیرو کو وہ ویلن کی حویلی میں موجود ہے
اس وقت تھوڑا اور غصہ کو ہوا دی جائے ان کے
بدر مزے لیتے ہوئے ہنستے ہوئے روحی کو دیکھ کر کہتا ہے۔۔
روحی کا دل خراب اور سر گھوم رہا تھا بدر کی بات سن
لیتی ہے ہر سمجھ اسے کچھ نہیں آتی ہے۔۔
بدر گھر چل یار۔۔روحی اسے بے زاری میں آواز دیتی ہے بدر جلدی
سے اپنا فون جیب میں ڈالے ہوئے حویلی کی طرف چل پڑتا ہے۔

83%

ملک زمان فل اسپیڈ میں گاڑی دوڑاتے ہوئے اپنے گاؤں میں اپنی
حویلی میں پہنچتا ہے گاڑی سے اتر کر اس کا دروازہ بند کیے
بغیر وہ اندر کی طرف دوڑتے ہوئے جاتا ہے تو سامنے دروازے کے
بلکل سامنے اس کے باپ ملک شہباز کے صوفے پر ٹانگ
پر ٹانگ رکھے ہوئے ہاتھ میں گن پکڑے ہوئے اسے اپنی ٹانگ پر
ٹیپ ٹیپ کرتے ہوئے باسیل پر پڑتی ہے اور زمان کے
قدم وہی پر رکنے لگ جاتے ہیں۔
زمان کو دیکھ کر باسیل نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھتا ہے
جو ادھر اودھر دیکھتے ہوئے حویلی میں داخل ہو رہا تھا۔
زمان تھوڑا اور آگے آتا ہے تو اپنے باپ کو
سائیڈ صوفے پر بیٹھے ہوئے دیکھ کر وہ جلدی سے ان کے پاس جاتا
ہے زمان کچھ بول پاتا اس سے پہلے ہی اس کے باپ نے
اس کے منہ پر ایک زور دار تھپڑ دے مارا تھا
جس سے اسی پل زمین بوس ہو چکا تھا۔
باسیل صوفے سے پشت ٹیکائے ہوئے پر سکون انداز میں اپنے سامنے
باپ بیٹے کا ناٹک دیکھ رہا تھا اور دبے دبے ہنسی ہنس رہا تھا۔
میری آر سنیں اس نے جو بھی آپ سے کہا ہے وہ سب نہیں ہے
میں نے سکینہ کے ساتھ اور اس کی بیوی کے
ساتھ کچھ بھی نہیں کیا ہے۔

83%

س خاموش۔۔۔'اس نے مجھے نہیں کہا تھا اب تک وہ جب سے
آیا ہے تیرے انتظار میں خاموش بیٹھا ہوا ہے تو نے اپنے گناہ خود
ہی قبول کر لیے ہیں زمان۔۔۔
شہباز صاحب دھاڑتے ہوئے کہتے ہیں۔۔
انسان کب تک خود سے اور دوسروں سے سچ چھپا سکتا ہے
سچ سچ ہوتا ہے وہ چھپائے نہیں چھپتا ہے
یا تو خود کی وجہ سے یا پھر کسی اور وجہ سے وہ ہمیشہ
سامنے آ ہی جاتا ہے۔۔
باسیل کہتے ہوئے کھڑا ہو جاتا ہے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی
اپنی کمر سے لگائے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے
وہ زمان کی طرف بڑھتا ہے۔۔۔
کک۔۔کیا۔۔کیا مطلب ہے تم نے اب تک میرے بابا کو
کچھ نہیں بتایا تھا۔۔؟؟
زمان بوکھلاتے ہوئے کہتا ہے شہباز صاحب کو صرف اتنا ہی
پتا تھا کہ اس نے ایک لڑکی کے ساتھ زیادتی کی تھی
جس کی وجہ سے وہ پہلے جیل گیا تھا دوسری بار لائن کی ٹکراؤ
میں وہ جیل گیا تھا روحی کو کڈنیپ کرنے کا
انہیں نہیں پتا تھا۔
اپنا جرم زمان نے خود ہی اپنے باپ کے سامنے قبول کیا تھا
ملک شہباز دشمن گاؤں کا ضرور تھا۔

83%

مگر وہ اپنی پوری کوشش کرتا تھا کہ سکندروں سے دور رہا
جائے پر زمان نے انہیں باسیل سکندر کا سامنا کرے پر مجبور
کر دیا تھا۔

ملک زمان۔۔۔؟؟؟ شہباز صاحب چلاتے ہوئے کہتے ہیں۔

بابا سائیں مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے معاف کر دیں۔۔۔

زمان اپنے باب کا ہاتھ پکڑ کر اس سے گڑگڑاتے ہوئے کہتا ہے۔

ان کے بابا شہباز صاحب کو لڑائی جھگڑا فساد یہ سب نہیں پسند
تھا وہ بھی حمدان صاحب جیسے ہی تھے
لیکن ہمیشہ کچھ نا کچھ ہو جاتا تھا جس کی وجہ سے
ان کی دوسرے گاؤں والوں سے لڑائی ہو ہی جاتی ہے اور خاص
طور پر زمان ہی کی وجہ سے ہی ان کی لڑائی ہوتی ہے۔۔

ملک زمان۔۔؟؟

خاموش۔۔۔؟؟ شہباز صاحب بولنے ہی لگے تھے کہ باسیل بیچ
میں بول پڑتا ہے۔۔

باپ بیٹے کا ناٹک ختم ہو گیا ہو تو سزا سنا دی جائے۔؟؟

باسیل تلخ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے

کیسی سزا کا چیز کی سزا کی بات کر رہے ہو تم۔؟؟

زمان بوکھلاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

83%

میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی سزا باسیل کہتا ہے اور کہتے ہی

زمان کے سیدھے ہاتھ پر گولی چلا دیتا ہے

بنا کچھ سوچے سمجھے بنا یہ وقت کی مہلت دیے وہ گولی چلا دیتا

ہے انتظار تمہارا طرح ملک زمان ایک چھوٹی کی سزا

یری بیوی کو ہاتھ لگانے کی باسیل کہتا ہوا زمان کی طرف قدم بڑھاتا

ہے غیر مردوں کے سامنے میری بیوی کا دوپٹہ کھینچنے کی سزا

باسیل کہتا ہے اور کہہ کر زمان کی ٹانگ پر گولی

چلا دیتا ہے۔۔۔

ز۔۔ز۔۔زمان۔۔زمان کی ماں اور بیوی حویلی سے اپنے اپنے

کمروں سے گولی کی آواز پر نکل کر باہر آتی ہے۔

زمان کی بہن بھی کندھوں پر دوپٹہ لیے ڈرتے ہوئے سیڑھیوں سے

نیچے اترتی ہے۔۔

زمان اپنی بہن کو دیکھ کر واپس اندر جانا کا دھاڑتے ہوئے

کہتا باسیل کے ڈر سے

باسیل ایک نظر تک اٹھا کر پیچھے کی طرف نہیں دیکھتا ہے

اور زمان ڈرتے ہوئے لڑکھڑاتے ہوئے اسے غصے میں دھاڑتے ہوئے

واپس بھیجتا ہے۔۔

زمان زمین پر گرا ہوا ہے اپنے خون سے تر ہاتھوں کو اپنے ٹانگ کے

زخم پر رکھے ہوئے بیٹھا ہوا تھا۔

83%

باسیل زمان کی طرف چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے گڈنوں کے بل
زمین پر بیٹھتا ہے اور اس کے سر پر اپنی گن رکھ کر زمان کی
آنکھوں میں دیکھتا ہے۔۔
زمان۔۔زمان کی ماں اس کی طرف قدم بڑھا رہی تھی کہ شہباز
صاحب کی غصہ میں بھری نگاہ دیکھ کر وہ بھی فوراً
واپس اندر کمرے میں چلی جاتی ہے۔۔
بے غیرت مرد نہیں ہو جو دوسروں کی بہن بیٹوں کو دیکھوں
خاندانی مرد ہو اپنی گھر کی عورت کے علاوہ باہر کی پر عورت پر نگاہ
حرام ہے مجھ پر
باسیل غصے میں لال سرخ ہوتی ہوئی نظروں سے دیکھتے
زمان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک ایک الفاظ پر زور دیتے ہوئے
کہتا ہے۔۔
اور پھر ٹیڑھی سمائل کرتے ہوئے کھڑا ہو جاتا ہے۔
جو اس کا فیصلہ ہوا ہے اس پر اٹل رہیے گا ورنہ گولی ٹانگ پر
چل سکتی ہے تو اس کے سر پر بھی چل سکتی ہے۔۔
باسیل شہباز صاحب کی انکھوں میں دیکھتے ہوئے
سخت لہجے میں کہتا ہے۔
کک۔۔۔کیا فیصلہ۔۔۔؟؟ زمان درد میں کراہتے
ہوئے کہتا ہے۔۔

83%

وہ تمہیں تمہارا باپ بتائے گا۔۔باسیل کہتا ہے اور زمان کی

ٹانگ پر جہاں فوجی لگی تھی خون نکل رہا تھا اس پر پیر رکھ کر

زور دیتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر وہاں سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا

چلا جاتا ہے۔۔۔

بابا سائیں۔۔۔زمان اپنے بابا کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

خدا غرق کرے تم جیسے اولاد کو باپ کا سر اونچا کرنے کے بجائے

تم ہمیشہ میرا سر جھکانے کا ہی کام کرنا

شہباز صاحب زمان کی گردن کو پکڑ کر غصہ میں کہتے ہیں

اور کہہ کر زور سے گردن چھوڑ کر وہاں سے

چلے جاتے ہیں۔۔

شہباز صاحب کے جاتے ہی زمان کی ماں آجاتی ہے

وہ جلدی سے آدمیوں کو بلا کر اسے ہسپتال بھجواتی ہیں۔۔

روحی اور بدر بھی گھر پہنچ چکے تھے گھر میں سب لوگ فکر میں

ڈوبے ہوئے بے صبری سے اس کا انتظار کر رہے تھے۔

باسیل کی گاڑی کو آتے دیکھ کر جلدی سے سب لوگ دروازے

کی طرف دوڑتے ہوئے آتے ہیں۔

گاڑی میں روحی کو دیکھ کر سب سکھ کا سانس لیتے ہیں

ہیرا بیگم اور سلطانہ بیگم دونوں اسے دیکھ کر

رونے لگ جاتی ہیں۔۔

83%

روحی گاڑی سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے اترتی ہے

اور دروازے کو بند کیے دو پل کے لیے وہی پر کھڑی ہو جاتی ہے اور

سب کے پریشان چہرے کو دیکھ کر وہ ہلکا سا

مسکراتی ہے تو سب بھی روتے ہوئے افسردہ سے ہنس پڑتے ہیں۔۔

ب میں حمدان صاحب موجود نہیں تھے وہ ابھی تک واپس نہیں

لوٹے تھے کہاں تھے کیوں نہیں رہے آئے روحی کی فکر میں

سکی کا دھیان ان پر جاتا ہی نہیں ہے۔

میری بچی میری روحی تو ٹھیک ہے نا۔۔؟؟

روحی کو دیکھ کر سلطانہ بیغم جھٹ سے روتے ہوئے ان کے پاس

جاتی ہے اور اسے لگا کر اس کا ماتھا چومتے ہوئے روتے ہوئے کہتی ہے۔

م۔ میں ٹھیک ہوں امی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے

آپ کو۔۔

روحی انہیں خود سے دور کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی مجھے معاف کر دے بیٹا مت کر ایسا میرے ساتھ

میں تیری ماں ہوں ہو گئی مجھ سے مجھے غلطی اتنی بڑی سزا تو

مت دے میری جان تو مجھ سے بات نہیں کرتی ہے مجھے

کچھ اچھا نہیں لگتا ہے پلزز مجھے معاف کر دے روحی۔۔۔

سلطانہ بیغم روحی کے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے روتے

ہوئے کہتی ہیں۔

83%

می روتے نہیں ہے میں نے آپ سے کب سے کہا ہے کہ آپ مجھ

سے معافی مانگیں میں بس چاہتی تھی کہ آپ کو بھی

احساس ہو ہر بار بڑوں کا فیصلہ سہی بھی نہیں ہوتا ہے بچوں کی

مرضی ہوتی ہے کسی بھی چیز میں

جب آپ اپنے بچوں کی زندگیوں کا فیصلہ کرتے ہیں تو یقیناً آپ

اس کے اچھے کے لیے ہی کرتے ہونگے کوئی شک نہیں ہے اس بات میں

لیکن امی تھوڑا بہت حق کو اولاد کو بھی دینا چاہیے اپنے اچھے برے کے

رے میں سوچنا کا پہلے بدر سے شادی کروانے کا فیصلہ آپ لوگوں نے

خود سے لے لیا ہم دونوں کے انکار پر بھی ہمیں ایک انچاہے رشتے

میں باندھنا چاہ رہے تھے آپ لوگ

جب ہم نے انکار کر دیا تو کر دیا نا تو بات ختم ہو جانی چاہیے

لیکن آپ لوگوں نے اس کا پیچھا چھوڑا تو انکل سے میرا نکاح

کروادیا اب اور کیا۔۔؟؟؟

روحی بیزاری سے اور تنگی سے کہتی ہے

مجھے تو آپ لوگوں نے ان پر مسلط کر دیا ہے نا وہ جو مجھے

جاننے تک نہیں تھے میں اب ان کی بیوی بن چکی ہوں اور وہ

میرے شوہر ہو گئی ہیں۔۔

روحی گہری سانس لیتے ہوئے کہتے ہی۔۔

امی معافی مت مانگیں مجھ سے جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے۔

83%

اب کوئی نہیں بدل سکتا ہے معافی مانگ کر مجھے مزید شرمندہ مت

کریں ت مت رویا کریں۔۔۔

روحی اپنے ہاتھوں سے اپنے ماں کے چہرے پر سے آنسوؤں

صاف کر کے انہیں گلے سے لگاتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی۔۔۔؟؟؟ ہیرا بیگم بھی پیچھے سے آواز لگاتی ہیں

اور ان کے پاس آکر اسے گلے سے لگاتی ہیں۔

روحی ان سے مل کر اپنے بابا کی طرف قدم بڑھاتی ہے

اور خود ہی جا کر ان کے سینے سے لگ جاتی ہے۔

روحی کے گلے سے لگتے ہی فیروز صاحب ایک لمبی گہری سانس

لیتے ہیں۔۔

بابا فکر مت کریں میں ٹھیک ہوں اور مجھے کچھ بھی نہیں

ہوا ہے بلکہ الٹا میں نے ہی زمان کا دماغ خراب کر دیا تھا

بدتمیز نے میرے کڈنیپ ہونے کے ارمانوں پر پانی پھیر دیا تھا تو

میں نے بدلے میں اس کا دماغ کھا کھا کر اپنا بدلہ لے لیا تھا۔

روحی ہنستے ہوئے اپنے بابا کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

فیروز صاحب روحی کا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھ کر اس

کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیتے ہیں اور سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے

اس کی طرف فخریہ انداز میں دیکھ کر مسکراتے ہیں۔۔

روحی بیٹا کچھ کھالوں پھر آرام کر لینا سلطانہ بیگم روحی کے سر

پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہے۔۔

83%

نہیں امی سر میں درد ہو رہا ہے ابھی بھوک نہیں لگی ہے

اس کمرے میں جا رہی ہوں روحی اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے

اور کہہ کر مہرین کے لگے سے لگ جاتی ہے۔۔

سوری مہرین سوری انکل میری وجہ سے آپ لوگوں کو بھی

پریشانی ہوئی۔۔

روحی مہرین کے بابا کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے

ہمیں کوئی پریشانی نہیں ہوئی ہے روحی بیٹا تم محفوظ سہی سلامت

یہ دیکھ کر اب سکون کی سانس آئی ہے۔۔

تم آرام کرو جا کر۔۔

مہرین کے بابا روحی کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

خدا حافظ۔۔روحی مہرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے

اور اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔۔

کمرے کے دروازے پر پہنچتے پہنچتے اپنے گلے سے دوپٹہ اتار

لیتی ہے کمرے میں داخل ہوئی اسے ایسے ہی

ند کر دیتی ہے لوک کرنا بھول گئی تھی اور جا کر پہلے دو پل تو

بیڈ پر لیٹ جاتی ہے پھر اٹھ کر الماری میں سے اپنے لیے

اپنا سادہ سا اور بیچ کلر کر کرتا نکل کر واش روم میں شاور لے

کر فریش ہونے چلی جاتی ہے۔۔

شاید نہانے سے ہی سر کا درد کم ہو جائے اس کا یہ سوچ کر وہ

شاوی لینے چلی جاتی ہے۔۔

83%

باسیل بھی حویلی واپس آگیا تھا روحی بھی شاور لے کر آگئی
ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو کر اپنے گیلے بالوں میں
ٹاول پھیر کر ان میں سے پانی نکال رہی تھی۔
باسیل بدر کی گاڑی حویلی کے دروازے پر پارک کیے سیدھا لمبے لمبے ڈگ
بھرتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھتا ہے۔۔
یلی میں سب لوگ فیروز صاحب کی طرف ہی موجود تھے باسیل
کی گاڑی کو دیکھتے سب ہیں
لیکن کوئی اس کے پیچھے نہیں جاتا ہے۔۔۔
باسیل لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا اپنے کمرے میں پہنچتا ہے
کمرے کا دروازہ زور سے کھولتا ہے تو سامنے کھڑی ہوئی روحی
کو دیکھ کر وہ ایک گہری سانس لیتا ہے
آگئے آپ انکل۔۔!!!روحی ایک ہاتھ ہوا میں اٹھاتے ہوئے کہتی ہے
وہ مزید کچھ کہتی اس سے پہلے ہی باسیل
دروازے کو زور سے بند کیے وہ روحی کی طرف اپنے قدم
بڑھاتا ہے۔۔
انکل آپ کو۔۔۔۔
روحی دوبارہ کچھ بولنے لگی تھی پر باسیل نے اسے کچھ بولنے کی
مہلت ہی نہیں دی بالوں سے نکلتے ہوئے پانی جو اس کی شرٹ
کو گیلا کر چکے تھے۔

83%

باسیل کا ایک ہاتھ روحی کی کمر پر اور دوسرا ہاتھ اس کی
بالوں کی وجہ سے بھیگی ہوئی گردن پر رکھ کر روحی کو مزید کچھ
بولنے کی مہلت دینے سے پہلے ہی وہ اس کے الفاظوں کو اس کے منہ
میں ہی قید کر چکا تھا۔۔

باسیل کے لب اپنے لبوں پر رکھ کر روحی اسے خود سے دور کرنے
کی لگاتار کوششیں کر رہی تھی لیکن باسیل اس کی کوششوں
کو اگنور کرتا ہوا اس کے لبوں پر جھک کر مزید
اپنی شدت بڑھاتا جا رہا تھا۔

انکل باسیل کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرتی ہے
اور گہری سانسیں لینے لگ جاتی ہے۔۔

انکل یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔؟؟.روحی اس کی حرکت پر
حیران اور غصے میں پوچھتی ہے اور خود کو اس سے مزید دور
کر لیتی ہے پر باسیل اسے دور جانے نہیں دیتا ہے وہ دوبارہ سے
روحی کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچتا ہے روحی سیدھا
باسیل اپنی انگلیوں کے بل کھڑی ہو کر باسیل کے گلے سے
جا لگتی ہے۔۔

انکل۔۔؟؟روحی اسے دور کرنے کی ایک اور کوشش کرتی ہے
حی خاموش ہو جاؤ کچھ مت بولو اس وقت باسیل روحی کی گردن میں
منہ چھپائے ہوئے اسے خود کی باہوں میں قید کیے ہوئے کھڑا ہوا تھا۔

83%

انکل آپ آئے کیوں نہیں۔۔؟؟ روحی باسیل کے کندھے پر سر رکھے
ہوئے دھیرے لہجے میں پوچھتی ہے۔۔
تم انتظار کر رہی تھی میرا۔؟؟ باسیل روحی کو مزید اپنی باہوں میں
قید کیے ہوئے کہتا ہے۔۔
ہاں نا آپ میرے شوہر ہیں تو آپ کو آنا چاہیے تھا نا میں نے آپ کا
انتظار کیا تھا پر آپ آئے ہی نہیں
روحی افسردگی سے کہتی ہے تو باسیل ایک لمبی گہری سانس لیتے
ہوئے روحی کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیتا ہے اور
اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
وہ۔۔م۔۔باسیل اسی اپنی غیر موجودگی کی وجہ بتانا چاہتا تھا
پر وہ نہیں کہہ پاتا ہے۔
وہ ہم دونوں اب تک آپس میں کنیکٹ نہیں ہوئے نا
اس لیے مجھ تک تمہاری آواز آئی ہی نہیں باسیل اس کے چہرے پر
سے پانی کو ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔۔
کک۔کیا مطلب ہماری شادی تو ہو گئی ہے کنیکٹ تو آپس
میں ہو گئے ہیں ہم پھر۔۔۔؟؟
روحی حیران کن نظروں سے باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
ہاں ہماری شادی تو ہو گئی ہے پر ہم لوگ ہسبینڈ وائف والے کنیکٹ
نہیں ہوئے نا ابھی تک اس لیے مجھ تک تمہاری آواز نہیں پہنچی

83%

انکل آپ آئے کیوں نہیں۔۔؟؟ روحی باسیل کے کندھے پر سر رکھے

ہوئے دھیرے لہجے میں پوچھتی ہے۔۔

تم انتظار کر رہی تھی میرا۔؟؟ باسیل روحی کو مزید اپنی باہوں میں

قید کیے ہوئے کہتا ہے۔۔

ں نا آپ میرے شوہر ہیں تو آپ کو آنا چاہیے تھا نا میں نے آپ کا

انتظار کیا تھا پر آپ آئے ہی نہیں

روحی افسردگی سے کہتی ہے تو باسیل ایک لمبی گہری سانس لیتے

ہوئے روحی کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیتا ہے اور

اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

وہ۔۔م۔۔باسیل اسی اپنی غیر موجودگی کی وجہ بتانا چاہتا تھا

پر وہ نہیں کہہ پاتا ہے۔

وہ ہم دونوں اب تک آپس میں کنیکٹ نہیں ہوئے نا

اس لیے مجھ تک تمہاری آواز آئی ہی نہیں باسیل اس کے چہرے پر

سے پانی کو ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کک۔کیا مطلب ہماری شادی تو ہو گئی ہے کنیکٹ تو آپس

میں ہو گئے ہیں ہم پھر۔۔۔؟؟

روحی حیران کن نظروں سے باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں ہماری شادی تو ہو گئی ہے پر ہم لوگ ہسبینڈ وائف والے کنیکٹ

نہیں ہوئے نا ابھی تک اس لیے مجھ تک تمہاری آواز نہیں پہنچی

83%

کس نے کہ تھا تمہیں پھر میرے سامنے ایسے کھڑے ہونے کو

نیت تو خراب ہو گی ہی بندے کی۔۔

باسیل روحی کی گردن کی طرف جھکتے ہوئے کہتا ہے روحی کے دل

کی دھڑکنیں پل میں تیزی سے بڑھنے لگ جاتی ہے اور وہ خود

وہی بلکل ساکت سی رہ جاتی ہے لیکن جلد ہی خود کو کمپوز کیے

باسیل کی طرف اپنا منہ موڑتی ہے۔

ہاں تو میں ابھی نہا کر آئی ہوں تو ایسے ہی کھڑی ہونگی شرم

آپ کو آنی چاہیے۔۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی جہاں اس وقت

شرارت کرنے کے پورے ارادے تھے۔۔

مجھے کیوں شرم آئی گی بھلا شوہر ہوں تمہارا دیکھنے کا اور بہت

کچھ کرنے کا حق ہے میرے پاس تمہارے ساتھ

باسیل روحی کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لے جاتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

شرم کریں آپ کیوں گندی گندی باتیں کر رہے ہیں آپ

اور ایسے دیکھنا بھی بند کریں مجھے روحی باسیل کی آنکھوں پر

ہاتھ رکھ کر کہتی ہے۔۔

شکر مناؤں اس وقت میں صرف دیکھ رہا ہوں تمہیں کچھ نہیں

رہا ورنہ ارادہ تو میرا کچھ اور بن رہا ہے۔۔

82% •

Rooh E Basil ♥

Episode No 20

By Saleha Iqbal ..."

سیں آپ کو آپ کے گندے ارادوں میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں

گی۔۔روحی باسیل کی آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے کہتی ہے۔

تم مجھے روک بھی نہیں پاؤں گی اگر میں شروع ہو گیا تو

باسیل اپنی آنکھوں سے روحی کا ہاتھ ہٹا کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر پھر سے اس کے چہرے کی طرف

جھکنا لگتا ہے وہ اس کے چہرے پر

جھک ہی رہا تھا کہ روحی جلدی سے خود کو اس کی قید سے

آزاد کرواتی ہے اور بنا دوپٹہ کے ہی کمرے سے باہر جانے لگتی

ہے پر باسیل ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے اسے پیچھے سے آواز لگاتا

ہے۔۔

کدھر۔۔؟؟ باسیل ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے

روحی کو بنا دوپٹہ کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھتے

ہوئے بولا۔

باہر جا رہی ہوں اور کہاں جاؤں گی میں۔۔!!روحی کہہ کر دروازے کی

طرف بڑھنے لگتی ہے۔۔

دوپٹہ نہیں ہے تمہارے پاس۔۔ اگر آج رات سکون سے سونا

چاہتی ہو تو دوپٹہ لے لو"

82%

باسیل کہتا ہے تو روحی کے

دروازے پر ہی قدم رک جاتے ہیں وہ اپنے گلے میں

ہاتھ مار کر دیکھتی ہے اور پھر پلٹ کر جہاں باسیل ہے ہاتھ میں

اس کا دوپٹہ تھا۔۔۔

مجھے ایسے دیکھنا بند کریں میں آپ کی آنکھیں نوچ لوں گی

روحی غصہ میں باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

میری آنکھیں نوچنے کے لیے تمہیں میرے قریب آنا پڑے گا اور اگر

تم میرے قریب آئی تو بعد کے انجام کی زمہ دار تم خود ہو گی۔

باسیل مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آجاؤ لے لو دوپٹہ مجھ سے۔۔ باسیل دوپٹہ روحی کی طرف بڑھاتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

انکل۔۔م۔ میرا دوپٹہ دیں۔۔۔روحی ہچکچاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے

قدم باسیل کی طرف اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

لے لو آکر۔۔!! باسیل دوپٹہ ہوا میں اٹھا کر روحی کی طرف بڑھاتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے باسیل کی طرف

قدم بڑھاتی ہے اور اس سے تھوڑے فاصلے پر جا کھڑی ہوتی ہے۔

باسیل اس کی بوکھلاہٹ کو محسوس کرتے ہوئے ہنس

رہا تھا پر ساتھ ساتھ اپنی ہنسی ضبط کرنے کی کوشش بھی کر رہا تھا۔

82%

دیکھیں۔۔؟؟ روحی ہچکچاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

دیکھ ہی تو رہا ہوں میں کب اور دل۔۔۔۔

باسیل کہہ ہی رہا تھا کہ روحی اس کی بات کاٹ دیتی ہے۔۔

انکل دوپٹہ دے دیں نا۔۔روحی ہاتھ آگے بڑھا کر کہتی ہے

ہم۔۔ یہ لو۔۔۔ باسیل دوپٹہ روحی کی طرف بڑھاتا ہے

روحی کبھی باسیل کو تو کبھی اپنے دوپٹے کو دیکھتی ہے

اور اس کے ہاتھ سے کھینچ ہی رہی تھی کہ باسیل روحی اور

دوپٹہ دونوں کو زور سے اپنی طرف کھینچتا ہے روحی سیدھا باسیل

کے سینے سے آ لگتی ہے اور روحی کا سر باسیل کی ٹھوڑی سے

روحی اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر نظر اٹھا کر باسیل کو دیکھتی

ہے جو آنکھیں بند کیے ہوئے اس کی ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھا ہوا تھا۔

انکل لگ گیا نا خود کو بھی اور مجھے بھی

روحی باسیل کی ٹھوڑی پر انگلی رکھتے ہوئے کہتی ہے پر جیسے ہی

باسیل اس کے چہرے کی طرف دیکھتا ہے روحی ہاتھ بھی اور

نظریں بھی دونوں جھکا لیتی ہے۔۔

روح۔۔؟؟ باسیل کی آواز پر روحی جھٹ سے سر اٹھا کر اس کی

طرف دیکھتی ہے۔۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔؟؟؟ باسیل کی بات پر پہلے چند لمحے تو خاموش

رہتی ہے پھر نا میں سر ہلا دیتی ہے۔۔

82% •

کیا ہوا۔۔؟؟ باسیل روحی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے

پرسکون سا اسے اپنی باہوں میں لیے ہوئے کھڑا تھا۔۔

خراب ہو رہا ہے۔۔!! روحی باسیل کے کرتے کے بٹنوں پر انگلی چلاتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

ابھی سے۔؟؟ ابھی تو میں نے صرف کس کیا ہے الٹیوں والا

پروس تو میں کیا ہی نہیں۔۔!!

باسیل اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہتا ہے پر روحی اس کی بات پر زور

سے باسیل ہے سینے پر ہاتھ مار کر اس سے دور ہو جاتی ہے۔

انکل کیوں ایسی باتیں کرتے ہیں آپ مجھ سے

شرم نہیں آتی ہے آپ کو۔۔؟؟

روحی اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آتی تھی پر تم سے شادی ہونے کے بعد میں بھی تمہاری طرح

بے شرم ہو گیا ہوں جیسی بیوی ویسا شوہر

سیل پہلے روحی کی طرف پھر اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے

مطلب میں نے بگاڑا ہے آپ کو۔۔؟؟ روحی بڑی بڑی آنکھیں کیے

غصے میں کہتی ہے۔۔

ہاں تم نے ہی بگاڑا ہے کوئی شک ہے تمہیں

باسیل روحی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اچھا تو میں نے کیسے بگاڑا ہے آپ کو۔؟؟

82%

روحی ایک ائیبرو اُٹھاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ایسے ہی جیسے تم ابھی بھی میری نیت بگاڑ رہی ہو مجھے بگاڑ رہی ہوں میں تو معصوم سا شوہر ہوں تمہارا تمہاری چند پلوں کی دوری نے مجھے اب ایسا بنا دیا ہے۔

بگاڑا ہے یا سدھارا ہے یہ تو نہیں پتا پر جو بھی مجھ میں تبدیلی کی ہے وہ کمال کی کی ہے۔

باسیل ایک پر سکون والی گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل روحی کے سامنے کھڑا ہو کر اس کے ہاتھوں سے اس کا دوپٹہ لے کر اس کی فولڈنگ کھولتے ہوئے دوپٹہ روحی کے سر پر اوڑھاتا ہے۔

روحی کے دل کی دھڑکنیں ایک بار پھر سے تیزی سے بڑھنے لگ باتی ہے آنکھوں میں نمی سی چھانے لگ جاتی ہے ایک الگ س حاس روحی کے دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھنے لگ گیا تھا۔

باسیل سے نظریں ملانے سے پہلے ہی وہ اپنی نظریں جھکا لیتی ہے روح۔۔؟؟ باسیل اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے اسے پکارتا ہے۔۔

ایک وعدہ کروں گی مجھ سے۔۔؟؟ باسیل کی بات پر روحی خود کو کمپوز کیے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہے۔

کیا وعدہ۔۔؟؟ روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

82%

مجھ سے کبھی دور ناجانے کا وعدہ کیا کروں گی مجھ سے

وعدہ کرو کبھی مجھ سے ناراض نہیں ہو گی کیونکہ مجھے نہیں

لگتا ہے کہ اب میں تمہاری جدائی ناناراضگی ایک پل کے لیے بھی

کبھی بھی برداشت کرپاؤں گا کیا کرو گی مجھ سے وعدہ۔؟؟

باسیل نے آج تک کسی سے کبھی اجازت نہیں لی کسی بھی بات کی

ہوش سنبھالنے کے بعد سے وہ ہر فیصلہ خود کرتا تھا چاہے وہ اپنے

بارے میں ہو یا پھر کسی اور کے

باسیل ہمیشہ سے اپنے فیصلے خود کرنے کا عادی ہے کسی سے

اجازت لینا اسے اپنے فیصلوں پر شک کرنے کے برابر لگاتا تھا پر آج

وہ پہلی بار کسی کے سامنے ہاتھ بڑھا کر اس سے اسکے دور

ناجانے کی نا روٹھنے کی اجازت لے رہا تھا۔

باسیل روحی کے چہرے سے ایک ہاتھ ہٹا کر اس کی طرف

بڑھتا ہے۔

روحی باسیل کے چہرے سے نگاہ ہٹا کر اس کے ہاتھ کی طرف

دیکھتی ہے جو اس کا ہاتھ تھامنے کے انتظار میں اس کے سامنے

کیے ہوئے تھا۔۔

وعدہ تو میں کر دوں پر اگر کبھی کچھ ایسا ہو جائے جو میں برداشت

نا کرپاؤں پھر میں کیسے وعدے کو نیبھاؤں گی۔؟؟

روحی باسیل کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

82%

میں تمہیں روٹھنے کی وجہ ہی نہیں دوں گا تو تم روٹھوں گی

کیسے۔۔؟؟

باسیل مسکراتے ہوئے دونوں ائیبرو اُٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

پھر ٹھیک ہے میں پکا والا وعدہ کرتی ہوں جب تک آپ مجھے کوئی

بڑی وجہ نہیں دیں گے تب تک میں آپ سے ناراض نہیں

ہو گی لیکن اگر

ی آپ نے مجھے ناراض کیا تو میں دوبارہ آپ سے بات نہیں کروں گی۔

یہ روحی کا وعدہ ہے اور روحی اپنے وعدے کبھی نہیں

توڑتی ہے۔۔۔

ی مسکراتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے اور دونوں کچھ دیر کے لیے ایک دوسرے

کو ویسے ہی مسکراتے ہوئے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

اچھا انکل میں تھک گئی ہوں آج کڈنیپ ہو گئی تھی نا

تو میں تھک گئی اب میں سو رہی ہوں کل ملاقات کریں گے۔۔

روحی کہہ کر اپنا ہاتھ باسیل کے ہاتھوں میں سے

چھوڑواتی ہے اور بیڈ کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔۔

نہیں روکیں ایک بات تو آپ نے مجھے بتائی ہی نہیں

روحی کہتے ہوئے واپس باسیل کی طرف آجاتی ہے۔

باسیل اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے اپنا لیپ ٹاپ اٹھائے

صوفے پر جا بیٹھتا ہے۔۔

82%

انکل آپ کو پتا ہے آج میں کڈنیپ ہو گئی تھی۔۔!!

روحی باسیل کو صوفے پر بیٹھتے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اچھا سچ میں۔۔؟؟باسیل حیرانگی سے کہتا ہے۔۔

جی ہاں سچ میں۔پتا ہے آپ کو میں نے وہاں آپ کا کتنا انتظار کیا

پر آپ آئے ہی نہیں مجھے بچانے کے لیے۔۔

روحی بیڈ سے ہٹا کر باسیل کی طرف آتی ہوئی کہتی ہے۔

مجھے تمہیں بچانے کی کیا ضرورت تھی تمہاری یہ جو ایک عدد

خوبصورت سی زبان ہے نا تمہیں بچانے کے لیے

باسیل صوفے سے پشت ٹیکائے ہوئے لیپ ٹاپ آن کرتے ہوئے کہتا ہے

ہاں وہ تو ہے لیکن آپ کو زرا شرم نہیں آئی اپنی اکلوتی

خوبصورت چھوٹی سی بیوی کو بچانے کے لیے نہیں آئے آپ

مانا کہ میری زبان بہت لمبی ہے لیکن ان آدمیوں کے پاس میری زبان

سے بھی لمبی لمبی گنیں موجود تھیں اور ہو سب کے سب مجھے

گھور گھور کر دیکھ رہے تھے۔۔

اتنا گھور کر دیکھا انہوں نے مجھے میرے منہ پر پمپل ہی آگیا ہے

اگر آپ آجاتے تو یہ پمپل تو نا آتا میرے چہرے پر۔۔۔

روحی شیشے میں دور سے خود کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

بس اس لیے تم چاہتی تھی کہ میں آؤں اچھا ہوا جو میں نہیں

آیا اللہ کرے دو چار اور پمپل آجائیں تمہارے منہ پر۔

باسیل گندا سا منہ بنا کر کہتا ہے۔۔

82%

انکل۔۔ میرے پمپلز کو کچھ مت کہیں

روحی باسیل کو غصے میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور پھر جلدی سے

ڈریسنگ ٹیبل کی طرف جا کر اپنے منہ پر پمپلز دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

دیکھو پمپلز ان کی باتوں ہلکا سیریس مت لینا یہ بڈھے ہو گئے

ان کا دماغ کام نہیں کرتا ہے ہاں تم کل واپس چلے جانا اور کسی

اور کسی کو مت لانا اپنے ساتھ ہم اچھے بچوں کی طرح واپس چلے جانا تم۔۔

روحی اپنے پمپلز کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ویسے بتائیں تو سہی کہاں تھے آپ مجھے بچانے کے لیے

میری ہیلپ کرنے کے لیے تو

آپ نہیں آئے تھے پھر کہاں تھے آپ۔؟؟

روحی دوپٹہ کندھوں پر ڈالے ہوئے باسیل کے سامنے کھڑی ہو کر

پوچھتی ہے۔۔

ادھر آؤں میرے پاس بتاتا ہوں۔۔باسیل اسے اپنے پاس اشارہ

کر کے بلاتا ہے تو روحی بھی اس کے پاس

صوفے پر پر کچھ فاصلے پر جا بیٹھتی ہے۔۔

ہم بتائیں کس ماں سے ملنے کے گئے تھے جو اپنی بیوی کا

ہی ہوش نہیں تھا آپ کو۔۔؟؟

روحی کی بات پر پہلے باسیل ہنس پڑتا ہے پھر اسے اپنی طرف

کھینچ کر روحی کا سر اپنے سینے سے لگائے ہوئے اس کے

بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

82%

وہ میں زمان کے گھر گیا ہوا تھا جب تم اس کے پاس تھی تب میں
اس کے گھر میں تھا۔۔
اس کی بہن سے ملنے۔۔؟؟ روحی جھٹ سے سر اٹھا کر
حیرانگی سے پوچھتی ہے۔۔
روحی کے ذہین میں زمان کی باتیں گونج رہی تھی جو اس نے باسیل
کے بارے میں کی تھی سڑک پر۔
نہیں میرا بچہ اس کے باپ سے ملنے باسیل دوبارہ روحی کا
سر اپنے سینے سے لگاتا ہے۔۔
زمان کے باپ سے اس کے فیصلے کی بات کرنے گیا تھا میں اتنا
اندازہ تو ہو گیا ہے مجھے کہ زمان کو یہاں جیل میں نہیں ڈال سکتے ہیں۔
اس لیے اس کا فیصلہ کرنا پڑے گا۔ باسیل روحی
کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے گہری سوچ میں گم ہو جاتا ہے۔
کیسا فیصلہ۔۔؟؟ روحی سر اٹھا کر پوچھتی ہے۔
وہ کل پنچائیت میں سب کے ساتھ فیصلہ کریں گے
باسیل روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور اس کی پیارے ناک
کھینچ لیتا ہے۔۔
چلو آجاؤ۔۔باسیل صوفے سے اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔۔
کہاں۔؟؟.روحی تجسس سے پوچھتی ہے۔
سونا نہیں ہے تم نے یا پھر ایسے ہی میری باہوں میں رہنا ہے
باسیل کھڑا ہو کر روحی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اسکی
طرف آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

82%

دیکھوں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن صبح سب ہمیں تھکی

ہوئی حالت میں دیکھ کر شک کریں گے تو مسئلہ ہو جائے گا۔

باسیل مسکراتے ہوئی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اللہ۔۔ شرم کریں آپ میں کب آپ کو کہہ رہی ہو کہ آپ مجھے

اپنی باہوں میں رکھیں۔

روحی باسیل کے ہاتھوں میں سے اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے۔

خوبصورت لڑکی دیکھ کر نیت خود کی خراب ہو رہی ہے اور مجھ

پر الزام لگا رہے ہیں۔۔

روحی کھڑی ہو کر باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ہمم۔۔نیت تو خراب ہو رہی ہے پر میں خود پر کنٹرول

کر لوں گا کیونکہ آج میں بہت تھکا ہوا ہوں

باسیل روحی کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

چھوڑیں مجھے اور جا کر سو جائیں بڈھوں کے لیے آدھی رات تک

جاگنا اچھی بات نہیں ہوتی ہے۔

روحی باسیل کے ہاتھ اپنی کمر سے ہٹاتے ہوئے کہتی ہے

اور بیڈ کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔۔

اگر تم نے مجھے ایک بار اور بڈھا کہا نا تو پھر کیا کروں گا

میں تمہارے ساتھ وہ تم اچھے سے جانتی ہو

باسیل روحی کی طرف منہ موڑ کر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

82%

انکل یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔؟؟ دیکھیں آدھی رات پہلے ہی
ہو گئی ہے ہمیں سو جانا چاہیے نا آرام سے میں تو کڈنیپ بھی ہو گئی تھی۔
مجھے آرام کرنا چاہیے ناورنہ کڈنیپنگ کا نشہ میرے سر چڑھ جائے گا
روحی باسیل سے نظریں چراتے ہوئے کہتی ہے۔
تمہیں ٹرو ماسر چاڑھ جائے گا اس بات کا ڈر ہے اور جو نشہ
تم نے مجھے ابھی چڑھایا ہے اس کا کیا۔؟؟
بڈھا ہوں نا میں تو خود کو پروف کرنے کا ایک موقع تو
مجھے ملنا چاہیے۔۔
باسیل روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے جو اس
سے نظریں چرانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی۔۔
نظریں کیوں چرا رہی ہوں مجھ سے شرم تو تمہیں کبھی
چھو کر بھی نہیں گزری تو اب یہ کس بات کی شرم آ رہی ہے۔
باسیل اس کے جھکے ہوئے سر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
آپ اتنا قریب آئیں گے تو شرم تو آئی گی نا۔۔روحی
باسیل کے پیٹ پر انگلی رکھ کر اسے خود سے دور کرنے کی
کوششیں کرتی ہیں۔
انکل مجھے سونے دیں چھوڑ دیں۔۔!!روحی دھیمی سی آواز میں
کہتی ہے تو باسیل تھوڑی سے اس کا چہرہ پکڑ کر اس کے
ماتھے پر اپنے لب رکھ دیتا ہے اور اس سے دور ہو جاتا ہے۔۔

82%

باسیل بنا کچھ کہے الماری کی طرف بڑھتا ہے اور اپنے لیے ٹراوزر شرٹ لیے وہ فریش ہونے چلا جاتا ہے۔

باسیل کے جاتے ہی روحی اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بیڈ پر جا بیٹھتی ہے نہیں کیا ہو جاتا ہے کیوں اتنی زور سے دھڑکنا شروع ہو جاتے ہو میرے دل۔۔

روحی گہری سانس لے کر اپنی بڑھتی ہوئی دھڑکنوں کو نارمل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی سوجا اس سے پہلے انکل واپس آجائیں سوجا چپ کر کے

روحی دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے جلدی سے اپنے منہ تک کمفرٹر اوڑھے ہوئے سو جاتی ہے۔۔

باسیل شاور لے کر فریش ہو کر جب تک آتا ہے روحی گہری نیند میں سو چکی تھی۔۔

باسیل واش روم سے نکلتے ہی اس کی نظر روحی کے چہرے پر جاتی ہے اور وہاں مسکراہٹ چھا جاتی ہے۔

باسیل روحی کے پاس آتا ہے اور اس کے ماتھے پر ایک بار پھر سے بوسہ دے کر خود بھی جا کر صوفے پر سو جاتا ہے۔۔

.....

صبح ہو چکی تھی روحی تیار ہو کر فریش ہو کر نیچے حال میں ہیرا بیگم کے ساتھ کیچن میں کام کروا رہی تھی۔

82%

بدر اور حمدان صاحب باہر گارڈن میں فیروز صاحب
کے ساتھ بیٹھے ہوئے بدر کی الٹی سیدھی باتوں پر قہقہ لگا کر
ہنس رہے تھے۔۔
سلطانہ بیگم بھی ہیرا بیگم اور روحی کی ساتھ کیچن میں ناشتہ بنانے
آجاتی ہیں۔۔
شزاہ بھی اب تک سو رہی تھی اور باسیل بھی
روحی تھوڑا سا کام کروا رہی تھی اور دماغ زیادہ کھا رہی تھی۔
روحی باسیل کو اٹھا کر لے آؤں ناشتہ تیار ہے۔۔
ہیرا بیگم کہتی ہیں تو روحی جھٹ سے اپنے ہاتھوں میں
زنگ کلر کی خوبصورت سی لونگ فراک ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
سیڑھیوں سے اوپر واپس اپنے کمرے کی طرف جاتی ہے۔
باسیل صوفے پر سائیڈ کروٹ لیے ہوئے سویا ہوا تھا پیر صوفے
سے باہر لٹک رہے تھے روحی آتے ہی انہیں آواز لگانے لگتی ہے
پر باسیل کو سوتا ہوا دیکھ کر وہ چھوٹے چھوٹے دبے دبے قدم اٹھائے
ہوئے باسیل کی طرف بڑھتی ہے۔۔
روحی کھیر کر پہلے تو باسیل کو دیکھ کر مسکرا دیتی ہے
اور پھر زمین پر بیٹھ کر اس کے ماتھے پر اس کی پرانی چوٹ پر
اپنی انگلی پھیرتے ہوئے مسکرا دیتی ہے۔۔
پر جلد ہی خود کو کمپوز کیے وہ باسیل سے دور ہو کر کھڑی ہو
جاتی ہے۔۔

82%

انکل۔۔اٹھ جائیں سب ناشتے پر آپ کا انتظار کر رہے ہیں

روحی دور سے باسیل کو آواز لگاتی ہے۔

باسیل اس کی آواز پر ہلتا تک نہیں ہے۔۔

انکل اٹھ جائیں نا تائی امی بلا رہی ہیں آپ کو۔۔!!!اب کی بار باسیل

تھوڑا سا ہلتا ہے اسے ہلتے ہوئے دیکھ کر روحی الماری کی

طرف بڑھتی ہے اور باسیل کے لیے اس کے کپڑے نکل کر بیڈ پر

لا رکھتی ہے۔۔

انکل انٹرنس ایڈمیشن کے لیے بھی تو جانا ہے آج اٹھ جائیں

روحی باسیل کے لیے پانی کا گلاس لے کر اس کے سامنے

آ کھڑی ہوتی ہے۔۔

باسیل اب اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے پر آنکھیں ابھی نہیں کھلی تھی

روحی باسیل کے آگے پانی کا گلاس بڑھاتی ہے

باسیل پانی کا گلاس پکڑ کر اس میں سے آدھا پانی پی لیتا ہے۔

تم اتنی جلدی اٹھ گئی آج۔؟؟ باسیل اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے

روحی کے سامنے کھڑے ہو کر پوچھتا ہے۔

جی وہ ایڈمیشن کے لیے جانا ہے آج پیپیر ختم ہو گئے ہیں اب نئی

یونیورسٹی میں ایڈمیشن تو لینا پڑے گا ڈاکٹر بننے کے لیے

روحی باسیل کو آرام سے ساری بات بتاتی ہے۔۔

اری طبیعت ٹھیک ہے پڑھائی سے بھاگنے والی آج پڑھائی کی باتیں کر رہی ہے

82%

طبیعت تو ٹھیک ہے میری وہ میں نے سوچا سب کچھ نا کچھ کر رہے
ہیں تو میں بھی کچھ کر لیتی ہوں
بدر کی بھی پولیس ٹریننگ کچھ ٹائم میں شروع ہو جائے گی
امی اور تائی امی گھر دیکھتی ہے بابا بھی پولیس اسٹیشن میں ہوتے ہیں
آپ اور تایا ابو گاؤں اور پنچائیت کا دیکھتے ہیں رہ گئی میں ویلی
اس لیے میں نے سوچ لی اہے اب سے میں سے
بیت ساری پڑھائی کروں گی اور ایک اچھی ڈاکٹر بنوں گی اپنے 4
سال تو زایہ نہیں کر سکتی ہوں نا بھلے تب میں ان میں کچھ
لیکن اب پڑھائی کروں گی اور اچھی ڈاکٹر بنوں گی
اور اپنے گاؤں میں ہسپتال چلاؤں گی۔۔
آپ مجھے ہسپتال بنا کر دینا میں اسے چلاؤں گی
روحی مسکراتے ہوئے ہنستے ہوئے باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے
کہتی ہے۔۔۔
بہت اچھی بات ہے کہ تم نے کچھ سیریس ہو کر کرنے کا سوچا ہے
باسیل روحی کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے۔
ل آپ آجانا میں نیچے جا رہی ہوں۔۔!! روحی کہہ کر فوراً سے کمرے
سے باہر بھاگ جاتی ہے۔۔
باسیل بھی اسے جاتا دیکھ کر ہنستے ہوئے بیڈ سے اپنے
کپڑے لیے واش روم میں گھس جاتا ہے۔۔

82%

سب لوگ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے باسیل کے آنے کا
انتظار کر رہے تھے۔
باسیل سفید رنگ کے کارٹن کے شلوار قمیض پہنے ہوئے اوپر ڈارک
نیوی بلیو کلر کر کوٹ پہنے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا۔
گوری رنگت پر سفید رنگ کا کارٹن کا جوڑا اوپر سے نیوی بلیو کلر کا
کوٹ نیند پوری نا ہونے کی وجہ سے آنکھیں سوجی پڑی تھی
چھوٹی چھوٹی کالی آنکھیں سر پر سیٹ کیے ہوئے بال باسیل کی پرسینیلٹی
ہر چار چاند لگا رہا تھا۔
سیڑھیوں کے سامنے ڈائننگ ٹیبل پر سب کے ساتھ بیٹھی ہوئی
روحی کی نظر جیسے باسیل پر جاتی ہے وہ کچھ پلوں کے وہی
پر ہی ٹھہر جاتی ہے۔۔
باسیل کی نظر جیسے ہی روحی پر جاتی ہے وہ جلدی سے اپنی نظریں
جھکا لیتی ہے باسیل اس کی حرکت پر ہلکا سا مسکرا دیتا ہے
اور ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھتا ہے اور سب کو سلام کرتے ہوئے
روحی کے پاس کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔۔
سب لوگ ناشتہ کرنے لگ جاتیں ہیں اور ناشتہ کر کے اپنے اپنے کام
پر چلے جاتے ہیں باسیل اور روحی شہر اس کے
ایڈمیشن کے لیے چلے جاتے ہیں باسیل کی جگہ پر حمدان صاحب
پنچائیت چکے جاتے ہیں شہباز صاحب اور ان کے گاؤں کے پنچائیت
کے لوگوں سے ملنے کے لیے

82%

روحی اور باسیل حویلی سے شہر کے نکل چکے تھے کچھ دیر بعد
ی وہ لوگ بھی راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی کے گیٹ پر پہنچ چکے تھے۔
روحی کے چہرے پر یونیورسٹی دیکھ کر چمک آگئی تھی۔۔
اسے پڑھائی کا شوق تو نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ یونیورسٹی کو دیکھ کر
آج بہت خوش ہو رہی تھی۔۔
باسیل اس کے چہرے کی چمک دمک کی وہ بھی خوش تھا۔
دونوں یونیورسٹی میں انٹر ہو رہے تھے روحی کے پاس اس کے
پیپیرز کی فائل موجود تھے۔
جیسا اس نے پہلے پڑھا تھا اس بیس پر تو ایڈمیشن ملنا ناممکن
ہو رہا تھا لیکن انٹرس ایگزیمنر میں اگر اس کے اچھے نمبر
آجاتے ہیں تو اسے ایڈمیشن ملنا ممکن تھا۔۔
اس کے گریڈز دیکھنے کے بعد تو پرنسپل میں اسے بہت محنت
کرنے کے لیے کہا تھا اگر اسے ایڈمیشن چاہیے تو۔۔
روحی اور باسیل روحی کے پیپیرز جمع کروا کر واپس گاؤں جانے کے
لیے نکل پڑے تھے باسیل کو پنچائیت میں بھی جانا تھا اسلیے
وہ لوگ زیادہ وقت ضایہ نہیں کرتے ہیں روحی کے انٹرس ایڈمیشن
کے لیے اپلائی کر دیتے ہیں اب اس کے پیپیرز ہونے کے
بعد ہی اسے ایڈمیشن ملتا ہے یا نہیں یہ پھر دیکھا جائے گا۔
روحی کے چہرے پر جہاں پہلے خوشی تھی اب وہاں ٹینشن چھا گئی تھی۔

81% •

Rooh E Basil ♥

Episode No 21

By Saleha Iqbal ..."

کیا ہو گیا ہے منہ کیوں بنایا ہوا ہے۔۔؟؟

باسیل روحی کے خاموش اور گم سم چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

انکل میں اتنی بڑی والی ڈفر کیسے ہو سکتی ہوں۔؟؟

روحی باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے تو باسیل کے چہرے

پر مسکراہٹ چھا جاتی ہے۔۔

وجہ تو مجھے بھی نہیں پتا ہے پر تم ہو ڈفر۔"

باسیل مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں آگر مجھے ڈاکٹر بننے کا کیڑا کاٹنا تھا تو یہ کیا مجھے پہلے

نہیں کاٹ سکتا تھا آج اچانک سے ڈاکٹر بننے والی

اور اچھے سے پڑھائی کر کے خود کچھ کرنے کی فیلنگ مجھے کیسے

آگئی ہے مجھے سمجھ نہیں آرہا ہے۔۔

مجھے تو کبھی بھی پڑھائی کا شوق نہیں تھا پھر اچانک سے

کیوں۔۔؟؟ روحی اپنے آپ سے بار بار سوال کر رہی ہوتی ہے۔

رات کو تم نے کوئی سپنہ دیکھ لیا ہوں روحی ورنہ تم اور پڑھائی

ڈاکٹر بن کر تم نے لوگوں کو ٹھیک نہیں کرنا ہے۔

81% •

تم اپنی باتیں سنا سنا کر ہی ان کا دماغ کھا لیتا ہے اور دماغ

کا مریض کر دیتا ہے۔

ویسے کہہ تو ٹھیک رہیں ہیں آپ لیکن میں ڈاکٹر بننا چاہتی ہوں

مجھے پتا ہے میں بہت بولتی ہوں

اور بول بول کو لوگوں کو تنگ کر دیتی ہوں اب میں بھی وہ

سیریس میچور والی لڑکی بننا چاہتی ہوں آپ کی طرح

جو ایک بات بول دیں وہ بات ختم ہو جائے۔۔

روحی باسیل کی طرف مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے

اس کی بات پر باسیل کے چہرے پر بھی مسکراہٹ

چھا جاتی ہے فخریہ اور غائب نا ہونے والی مسکراہٹ جو

ہمیشہ روحی کی فضول باتیں سن کر باسیل کے چہرے پر چھا جاتی ہے۔

پہلی بیوی دیکھتی ہے جو اپنے شوہر جیسی بننا چاہتی ہے۔

باسیل اپنے ہونٹوں کو دانتوں تلے دبا کر اپنی ہنسی کو ضبط کرنے

کی کوشش کرتا ہے۔۔

ہم۔۔کیا کر سکتے ہیں جب شوہر اتنا قابل اور سمجھدار مل جائے

تو خود کو اس کے قابل بھی تو بنانا چاہیئے نا ورنہ تنگ ہو کر

چھوڑ کر چلا گیا تو۔۔؟؟

روحی بڑی بڑی آنکھیں کیے ہوئے باسیل کو دیکھتی ہوئے بولی

تم جیسی ہو ٹھیک ہو بدلنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں روح میں نے

تمہیں پاگل ہی قبول کیا ہے۔

81%

باسیل اپنے فون کی اسکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے وہ گاڑی بھی چلا رہا تھا اور فون پر بھی دیکھنے لگ جاتا ہے جس پر بار بار بدر کی کالز آ رہی تھیں۔۔

انکل سامنے دیکھ کر گاڑی چلائیں نا۔۔روحی اس کی بازوؤں پر ہاتھ مارتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر خود ایک بار پھر سے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگ جاتی ہے اور ایک بار پھر سے گہری سوچ میں ڈوب جاتی ہے۔۔

انکل۔۔روحی دوبارہ باسیل کی طرف منہ کیے ہوئے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں۔۔!!! باسیل مختصر سا جواب دیتا ہے۔۔

میں نے سوچ لیا ہے آج سے آپ کو انکل نہیں کہوں گی اور آپ سے پیسے بھی نہیں لوں گی۔ لڑائی بھی نہیں کروں گی اور آپ کو بیڈ پر بھی سونے دوں گی۔

روحی کہ بات پر باسیل حیرانگی سے اس کی طرف دیکھنے لگ جاتا ہے۔

کیوں۔۔؟؟ اور حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

وہ۔۔وہ کہہ رہی تھی اگر شوہر کو عزت نہیں دوں گی ان کے پیسے خرچ کرواؤں گی شوہر کو تنگ کروں گی تو وہ میرے لیے سوتن لے آئے گا۔

روحی اپنے ہاتھوں کو آپس میں ملتے ہوئے باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

81% •

تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہاری لیے سوتن لے آؤں گا۔؟

باسیل حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

ہاں نا اگر میں آپ کو تنگ کروں گی تو آپ سوتن لے آئیں گے اور

پھر مجھے چھوڑ دیں گے اس کے کہنے پر

روحی کے دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھنے لگ جاتی ہے کہتے

ہوئے ہی۔۔

کس نے کی ہے یہ بکواس تم سے۔؟؟ باسیل غصے میں پوچھتا ہے۔

آپ اسے چھوڑیں مجھے یہ بتائیں اگر میں تنگ کروں گی تو

کیا آپ دوسری شادی کرلیں گے اور پھر مجھے چھوڑ دیں گے۔؟؟

روحی کی آنکھوں میں نمی چھانے لگ گئی تھی

دیکھیں انکل میں آپ کو تنگ کروں گی لیکن تھوڑا کروں گی اب

کیونکہ میں تو ویسے بھی کچھ بھی نہیں کرتی ہوں

امیر ہوں میں لیکن پھر بھی اپنے پیسے تو نہیں ہیں

ابو سے مانگتے ہوئے میں اچھی تو نہیں لگوں گی نا سیلف ریسپیکٹ

نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔

آگر آپ مجھے چھوڑ دیں گے تو میں تو کہیں کی بھی نہیں رہوں گی

جیب بھی خالی ہی ہے میری ہے تو وہ بچپن سے ہی

کھالی لیکن اب میں کنگال ہو کر شادی کے بعد گنڈاگردی کرتی ہوئی

لوگوں سے پیسے نکلواتی ہوئی اور کرکٹ کھیلتے ہوئے

اچھی تو نہیں لگوں گی نا میں۔۔

81%

نہیں میرا بچہ ایسا کبھی نہیں ہوگا نا ہی میں تمہارے لیے سوتن لاؤں گا اور نا ہی کبھی تمہیں چھوڑوں گا

کہتے ہوئے باسیل کے لبوں پر دلکش مسکراہٹ تھی اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر روحی کے چہرے پر مسکراہٹ سج گئی تھی۔

روحی ایک گہری اور پرسکون سانس لے کر اپنی سیٹ پر دوبارہ سے ٹھیک ہو کر بیٹھ جاتی ہے۔۔

آگے کوئی اور سوال نہیں کرتی جیسے دل کو سکون مل گیا تھا

باسیل کی بات پر چہرے سے ہنسی جانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی بس پھر دوبارہ گاڑی کی کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے

وہ ایک بار پھر سے اپنے خیالوں میں کھو جاتی ہے۔۔

روحی اور باسیل دونوں واپس گاؤں جا رہے تھے روحی جتنی خوش ہو کر جتنی گئی تھی اتنی ہی مایوس ہو کر وہ یونیورسٹی سے واپس لوٹ کر آئی تھی۔

پڑھ لینا چاہیے تھا تھوڑا سا اگر مارکس کا سن کر اتنا ہی برا لگ رہا ہے تمہیں۔۔!!

باسیل روحی کے چہرے پر مایوسی اور غصہ کے تاثرات کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں تو پڑھا تو تھا میں نے ایک ننھی سی جان اور کتنا پڑھے گی بندے کو کھیلنا بھی ہوتا ہے سارا وقت وہ پڑھائی کرتا رہے گا پھر کھیلے گا کب۔؟؟

روحی باسیل کی طرف متوجہ ہو کر کہتی ہے۔

81%

بس صرف کھیل کود ہی ہے جیسے کرتے ہوئے تمہیں موت نہیں
پڑتی ہے ورنہ باقی کوئی بھی کام کہہ دو تمہارے پاس فورا
سے بہانے تیار ہو جاتے ہیں نکمی۔۔
باسیل گاڑی چلاتے ہوئے ایک نظر روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
دیکھیں آپ میری بے عزتی کر رہے ہیں۔۔
روحی غصہ میں انگلی اٹھا کر کہتی ہے۔۔
فیل ہو رہی ہے تمہیں۔۔؟؟ باسیل گاڑی روک کر روحی کی طرف
متوجہ ہو کر غصے میں کہتا ہے۔
ہاں ہو رہی ہے اس لیے تو غصہ کر رہی ہوں۔۔
حی بھی اپنی سیٹ بیلٹ کھول کر باسیل کی طرف منہ کیے ہوئے اس
سے لڑنے کی پوری تیاری میں تھی۔
اگر اتنی ہی عزت کی پڑی تھی تو کر لینی تھی نا پڑھائی
کل رات تک ٹھیک تھی تم صبح اٹھتے ہی تمہیں ڈاکٹر بننے کا
شوق چڑھ گیا ہے۔
باسیل تھوڑا تلخ لہجے میں کہتا ہے
ایسے تو مت بولیں اگر اب کچھ کرنے کا سوچ رہی ہوں تو کرنے دیں
مجھے میں کونسا آپ لوگوں سے مجھ پر پیسے لگانے کو
کہہ رہی ہوں۔۔
روحی مایوسی سے کہتی ہے اور کہہ کر اپنا منہ موڑ لیتی ہے۔۔

81% •

پہلے جتنا خوش اور پر سکون وہ باسیل کی بات سے ہو گئی تھی

اب اتنی ہی مایوس بھی ہو گئی تھی۔

رو۔۔۔روح۔۔۔؟؟ باسیل اسے آواز لگاتا ہے پر وہ منہ موڑ کر بیٹھی

ہوئی ہوتی ہے۔

بار بار بدر کے فون آنے کی وجہ سے وہ بھی گاڑی کی اسپیڈ بڑھائے

جلدی سے واپس حویلی میں پہنچ

حویلی پہنچتے ہی روحی گاڑی سے نکل کر اندر بھاگ جاتی ہے۔

باسیل کھڑکی سے اسے جاتے ہوئے دیکھتا ہے پر وہ اس کے

پیچھے نہیں جاتا ہے بدر کے فون آنا بند ہو گئے تھے

وہ اب گاڑی میں بیٹھے ہوئے خود اسے فون لگا رہا ہوتا ہے

پر اب بدر اس کا فون نہیں اٹھاتا ہے۔۔

باسیل ایک نظر پریشانی سے حویلی کے اندر دیکھتا ہے

اندر اس وقت جانے کی خواہش ہو رہی تھی پر بدر کے اچانک سے

فون بند کر دینے کی اور اس کا فون نا اٹھانے

کی ٹینشن بھی ہو رہی تھی۔۔

باسیل زور سے اسٹیرنگ پر ہاتھ مار کر اپنی گاڑی حویلی سے

باہر نکل جاتا ہے۔

روحی غصے میں پیر پٹکتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ رہی تھی زمین

طرف دیکھتے ہوئے وہ سیدھا اپنے کمرے کی جانب جا رہی تھی

81%

باسیل اندر نہیں جاتا ہے اور اپنی گاڑی واپس حویلی کے باہر

نکال لیتا ہے پنچائیت کی طرف

روحی جیسے ہی اندر جاتی ہے اس کی طرف ٹکٹکی شیزا سے ہو جاتی ہے

جس کی وجہ سے اس کی فائل زمین پر گر جاتی ہے۔

آہ سوری روحی میں نے دیکھا نہیں تھا تمہیں۔۔!!.

شیزا اس کی فائل آٹھ آکر دیتے ہوئے کہتی ہے پر شیزا کی نظریں

مسلسل دروازے سے باہر ہوتی ہیں۔

نہیں آئیں ہیں وہ۔روحی چڑ کر کہتی ہے۔۔

تمہیں کیسے پتا کہ میں کیسے ڈھونڈ رہی ہوں۔۔؟؟

شیزا مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

بات سنیں آپ میری۔۔روحی شیزا کی طرف قدم بڑھاتے

ہوئے ہے۔

جتنا ہو سکتا ہے نا اتنا آپ باسیل سے دور رہیں

مجھے نہیں پسند میری چیزوں پر میرے کسی اپنے پر

میرے علاوہ کسی اور کی نظر اور ایک عورت کے نظر

اپنے شوہر پر تو میں بلکل بھی برداشت نہیں کروں گی۔۔

اس لیے بہتر ہو گا جتنا ہو سکتا ہے آپ ان سے دور رہیں

اگلی بار میں الفاظ استعمال نہیں کروں گی

روحی شیزا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہتی ہے

اور شیزا کے ہاتھ سے اپنی فائل کھینچ لیتی ہے۔

81% •

نہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے روحی باسیل اور میں آپس

میں صرف اچھے دوست ہیں۔۔

شیزا اسے جاتے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

نظر آتا ہے مجھے آندھی نہیں ہوں میں کون کس نظروں سے دیکھتا

ہے سب نظر آتا ہے مجھے

روحی اپنی فائل صوفے پر پھینکتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی تم غلط سمجھ رہی ہوں باسیل سچ میں میرا دوست ہے

اور میں یہاں پر صرف اس کی مدد لینے کے لیے آئی ہوں

جب سے یہاں آئی ہوں کچھ نا کچھ ہوتا جا رہا ہے

باسیل سے بات کرنے کا مجھے موقع ہی نہیں مل رہا ہے۔۔

شیزا روحی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پر سکون کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی

کس چیز کی مدد چاہیے آپ کو۔۔؟؟ روحی اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

باسیل نے آج سے پہلے میرا ہر بار ساتھ دیا ہے مجھے میرے ماں

باپ کے غلط فیصلوں سے بچانے کے لئے

اور یہاں بھی میں اسی لیے آئی تھی کیونکہ وہ لوگ ایک بار

پھر سے اپنے بزنس کی نظر میرا رشتہ اپنے دوست کے بیٹے سے کرنا

چاہتے ہیں اور میں اس سے شادی نہیں کرنا چاہتی ہوں۔

81%

روحی پہلے کچھ پل تو خاموش رہتی ہے پھر شیزا کو دیکھ کر ہنس پڑتی ہے۔

کیا میں شکل سے بیوقوف نظر آتی ہوں۔۔؟؟ روحی شیزا کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

شیزا روحی کی ہنسی پر حیرانگی سے اس کی طرف دیکھتی ہے۔

ماں باپ نہیں ہیں تمہارے جانتی ہوں میں یہ بات بدر نے مجھے تمہارے بارے میں سب کچھ بتایا ہوا ہے اور جھوٹ بول رہیں ہیں آپ اپنے مرے ہوئے ماں باپ کو لے کر

روحی تجسس سے اس کی ڈھٹائی کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

آہ۔۔ تو تمہیں پتا ہے کمال جتنی بے واقوف لگتی ہو اتنی ہو نہیں مطلب تم۔۔

شیزا اپنے ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے کہتی ہے۔۔

شیزا بات سنیں آپ اندازہ ہے مجھے پر میں کچھ بھی سنا نہیں چاہتی ہوں باسیل کی شادی ہو گئی ہے اور ان کی بیوی میں ہوں بات ختم تیرا کوئی چیپٹر ایڈمٹ کریں اس میں

روحی پر سکون سی ہو کر ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

تیرا چیپٹر تم بنی ہو میں نہیں وہ یہاں 1 مہینے کے لیے آیا تھا میں نے سوچا تھا جب وہ واپس آجائیں گا تو میں اس کو اپنے دل کی بات بتادوں گی پر اس کی یہاں پر اچانک سے شادی نے میری خواہشات میرے سپنے میری محبت سب پر تم نے پانی پھیر دیا ہے۔

81% •

باسیل سے 10 سال میں نے محبت کی ہے اور جب اسے پانے
خواہش اب جا کر میں پوری کرنے والی تھی کہ تمہاری اچانک سے
موجودگی نے سب چھین لیا ہے۔۔
شیزا غصہ میں روحی کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔
شیزا۔۔؟؟ دیکھیں میں نا لڑنا چاہتی ہوں اور نا ہی ضد بحث
کرنا آپ پلز سمجھ جائیں نا اب شادی ہو گئی ہے ان کی ٹھیک ہے
میں سمجھ سکتی ہو کہ آپ ان سے پیار کرتی ہیں
پر اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے نا کہ ان کے شادی شدہ
ہونے کے باوجود آپ انہیں پانے کی خواہش کریں
خود کو تکلیف مت دیں میں اس طرح کی فیلنگ سے تو کبھی
نہیں گزری پر پھر بھی آپ سے کہہ رہی ہوں۔
وقت ہیں سنبھل جائیں۔۔
روحی اب کی بار شیزا کا ہاتھ پکڑ کر کہتی ہے۔
ہرگز نہیں ایک آخری کوشش تو میں کروں گی نا اس کے لیے میں
نے یہاں پر ہر کسی سے اچھے تعلقات بنائیں
مجھے یقین تھا کہ اگر میں اسے اپنے دل کی بات بتاؤں گی
تو وہ انکار نہیں کرے گا لیکن اب میں کیا کروں اپنی محبت کو ایسے
ہی چھوڑ دوں۔۔؟؟
شیزا روحی کے ہاتھوں میں سے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہتی ہے۔

81% •

خود کو تکلیف دیں گی آپ۔۔روحی گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے

اپنی آخری کوشش کروں گی میں۔۔

شیزا بھی ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ٹھیک ہے پھر جیسا آپ کو منظورِ میں کچھ نہیں کروں گی دیکھتے

ہیں پھر بھی کس کے نصیب میں کیا لکھا ہوا ہے۔۔

روحی کہہ کر اپنی فائل اٹھائے اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے۔

باسیل پنچائیت پہنچ چکا تھا اپنی گاڑی سے نکل کر وہ پنچائیت میں

داخل ہی ہو رہا تھا کہ کیسی لڑکے کے رونے کی آواز پر پہلے

اس کے قدم رک جاتے ہیں پر پھر وہ دوبارہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا

پنچائیت میں داخل ہوتا ہے تو چاروں طرف لوگ ہی لوگ تھے

کچھ پولیس والے تو کچھ گاؤں کے لوگ باسیل لوگوں کو کراس

کرتے ہوئے تھوڑا اور آگے بڑھاتا ہے تو سامنے دیکھ کر وہ یکدم

بے جان سا ہو جاتا ہے ہاتھ میں پکڑا ہوا فون سیدھا

زمین پر جا گرتا ہے۔۔

حمدان صاحب خون میں تر زمین پر گرے پڑے تھے بدر ان کے

سرہانے ان کا سر اپنی گود میں رکھے ہوئے

زور زور سے رو رہا تھا۔۔

فیروز صاحب بھی حمدان صاحب نے سرہانے زمین پر بیٹھے ہوئے

ان کا ہاتھ پکڑ کر رو رہے تھے۔۔

81%

باسیل اپنے باپ سے نظر اٹھا کر دیکھتا ہے تو شہباز صاحب کے
ہاتھ میں گن ہوتی ہے جس سے ایک کی بجائے دو گولیاں
حمدان صاحب کے سینے میں مارتا ہے۔۔
ملک زمان اور شہباز صاحب حمدان صاحب کی موت پر
ہنس رہا تھے۔۔
بابا۔ ؟؟ بابا اٹھ جائیں بابا۔۔بدر زور زور سے روتے ہوئے کہتا ہے
بدر روتے ہوئے سرسری سی نظر اٹھا کر ملک زمان کو دیکھتا ہے اور
تو اس کی نظر اپنے بھائی پڑ پڑتی ہے وہ جلدی سے
دوڑتا ہوا جاتا ہے اور اپنے بھائی کے سینے سے جا لگتا ہے۔۔
بھائی انہوں نے مار دیا بابا کو۔۔۔بدر روتے ہوئے کہتا ہے۔۔
باسیل کو دیکھ کر شہباز صاحب اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی گن
اپنی کمر کے پیچھے چھپا لیتے ہیں۔۔
باسیل بدر کو چھوڑ کر اپنے بابا کی لاش کی طرف بڑھتا ہے
اور زمین پر گھٹنوں کے بل جا کر بیٹھ جاتا ہے۔
باسیل کے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو چکے تھے اسے سانس لینے میں دشواری
پیش آرہی تھی۔۔
باسیل اپنے بابا کے چہرے پر ہاتھ لگا کر ان کے منہ سے
نکلتے ہوئے خون کو صاف کرتا ہے اپنے ہاتھوں پر خون دیکھ کر وہ
گہری سانس لیتے ہوئے ملک شہباز اور ملک زمان کو دیکھتا ہے۔

81%

تمہاری۔۔۔باسیل کہتا ہے اور اٹھ کر زور سے لات ملک زمان کے سینے پر دے مارتا ہے۔۔

ملک شہباز پر تو وہ ہاتھ اٹھا نہیں سکتا تھا لیکن ایک لات مار کر ملک زمان کو زمین بوس کر چکا تھا باسیل

دوبارہ اسے مارنے کے لیے آگے بڑھتا ہے اتنے میں اس کی ماں اور سلطانہ بیغم پنچائیت میں آجاتی ہیں جنہیں دیکھ کر وہ رک جاتا ہے

ہیرا بیغم کا رو رو کر برا حال پہلے ہی چکا تھا باقی

حمدان صاحب کی لاش دیکھنے کر وہ نڈھال ہو چکی تھی اور اسی پل وہ اپنا ہوش کھو چکی تھیں اور سلطانہ بیغم کی باہوں میں بے ہوش ہو گئی تھی۔

باسیل ان کی حالت دیکھ کر جلدی سے اپنی ماں کے پاس جاتا ہے اور انہیں سنبھالنے لگتا ہے۔۔

پورا گاؤں اس وقت ان کا۔ یہ تماشا دیکھ رہا تھا پولیس والے کھڑے تھے لیکن اسے پکڑنے کی کوشش تک نہیں کر رہے تھے۔

کیونکہ جس سے وہ پیسے کھاتے ہیں وہ انہیں ہی گرفتار کر کے اپنے پیٹ پر لات نہیں مارنا چاہتے تھے۔۔

ملک زمان اور شہباز صاحب کو کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا حمدان صاحب کی موت پر وہ باپ بیٹے اور ان کے ساتھ ساتھ ان کے گاؤں کے لوگ بھی بس ایسے ہی کھڑے ہوئے ان کا تماشا دیکھ رہے تھے۔۔

81%

روحی کو اور شیزا کو اس واقع کے بارے میں کچھ خبر نہیں تھی

روحی گھر میں غصہ میں شیزا کی باتوں پر پاگل ہوئی

جارہی تھی غصے میں وہ مدے منہ لیٹے ہوئے ہی بیڈ پر سو جاتی ہے۔

جب اٹھتی ہے تو کافی دیر ہو چکی تھی وہ اپنا منہ ہاتھ دھو کر

اپنے کندھوں پر دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے وہ سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی

گھر کے باہر سے آتے ہوئے رونے کی آوازوں پر وہ دوڑتے ہوئے

باہر دروازے کی طرف بڑھتی ہے۔

باسیل اور بدر کے کندھوں پر میت دیکھ کر وہ ڈرتے ہوئے باہر دیکھنے

لگ جاتی ہے۔

سلطانہ بیغم اور ہیرا بیغم گاڑی میں واپس حویلی پہنچتی ہے

ہیرا بیغم جیسے ہی گاڑی سے نکلتی ہیں وہ گرنے والی ہو جاتی ہیں

روحی جلدی سے جا کر ہیرا بیغم کو سہارا دیتی ہے ان کا ہاتھ پکڑ

کر انہیں حویلی میں اندر کی طرف لے کر آتی ہے۔

شیزا بھی رونے کی آواز پر اپنے کمرے سے باہر نکلتی ہے اور سامنے

میت دیکھ کر اس کے قدم بھی وہی تھم جاتے ہیں۔۔

روحی اور سلطانہ بیغم ہیرا بیغم کو لے جا کر حمدان صاحب کی میت

کے پاس بیٹھا دیتے ہیں۔

انہیں جیسے ہی بیٹھاتی ہے روحی کی نظر باسیل پر پڑتی ہے

جو بظاہر تو اپنے آپ کو سنبھالے ہوئے تھا پر اندرونی اپنے باپ کی میت

کو کندھا دینا اس کے لیے مشکل ہو رہا تھا۔۔

81% •

باسیل کی نظر بھی روحی سے ٹکراتی ہے تو وہ بھی ایک لمبی
گہری سانس لیتے ہوئے سر جھکا کر حویلی سے باہر مردوں کے انتظام
کے لیے چلا جاتا ہے۔۔
بدر اکیلا آدمیوں سے دور نڈھال کپڑوں پر اپنے باپ کا خون
لگا ہوا حویلی کے پیچھے گارڈن ایریا میں ایک درخت سے ٹیک لگائے ہوئے
بیٹھا ہوا تھا۔۔
مہرین کو جیسے ہی پتا چلتا ہے وہ جلد بازی میں آتی ہے حویلی میں
روحی سے مل۔ کر ہی وہ بدر کا پوچھتے ہوئے حویلی کے پیچھے
پہنچ جاتی ہے۔۔
مہرین کی نظر جیسے ہی بدر پر پڑتی ہے وہ جلدی اس کے
پاس جاتی ہے اور زمین پر اس کے ساتھ بیٹھ جاتی ہے۔
بدر مہرین کو دیکھ کر اس کے کندھے سے سر ٹیکائے ہوئے دو پڑتا ہے
ہر طرف ماتم کا سماں چھایا ہوا تھا۔
اندر حویلی میں جہاں ہمیشہ ہنستے ہوئے لوگوں کی خوشیوں کی
آوازیں آتی تھی آج وہاں ہر جگہ سے رونے کی آوازیں سنائی دے رہی تھی۔۔
ہیرا بیگم کے ساتھ ساتھ سب کا رو رو کر برا حال ہو گیا تھا۔
جنازہ کا وقت قریب آچکا تھا بدر اور باسیل اور فیروز صاحب کے
ساتھ ایک اور آدمی کے ساتھ جنازہ کو لے جانے کے
لیے حویلی میں داخل ہوتے ہیں۔

81%

انہیں آتا دیکھ کر ہیرا بیگم کے ساتھ ساتھ سب لوگ مزید رونے
لگ جاتے ہیں۔۔
پلوں میں زندگیاں کیسے بدل جاتے ہیں یہ آج اس حویلی کا سماں
دیکھتے ہوئے اچھے سے پتا چل گیا تھا صبح تک جہاں سب اکٹھے ہنستے
ہوئے مسکراتے ہوئے ایک ساتھ کھانا کھا رہے
قہقہے لگا کر ہنستے ہوئے باتیں کر رہے تھے اب وہاں پر اسی
جگہ پر رونے کا ماتم چھایا ہوا تھا۔
رونے کی آوازیں بلند آواز میں سنائی دے رہی تھی
جیسے جیسے میت کو لے جانے کے لیے مردوں کے قدم آگے بڑھ رہے
تھے ویسے ویسے ہی گھر کی عورتوں
کی رونے کی آوازیں مزید تیزی سے بڑھنے لگتی ہے۔۔
بدر اور باسیل فیروز صاحب بڑی ہمت کر کے حمدان صاحب کی
میت کو کندھا دینے کے لیے آگے بڑھتے ہیں۔
روحی کیچن سے ہیرا بیگم کے لیے پانی لینے کے لیے گئی ہوئی تھی
جب واپس لوٹتی ہے تو حمدان صاحب کو لے جاتے ہوئے
دیکھ کر اس کے قدم وہی رک جاتے ہیں۔

81%

لیکن وہ ہمت کر کے ہیرا بیغم اور اپنی ماں کے پاس جاتی ہے

مہرین اور شیزا پہلے سے ہی ان کے پاس ہوتی ہیں

روحی بھی ان کے پاس جا کر انہیں سنبھالنے کی کوشش کرتی ہے۔

آدھی رات گزر چکی تھی حمدان صاحب کو کب کا

دفنا دیا گیا تھا۔

بدر اور فیروز صاحب واپس آ گئے تھے پر باسیل اب تک واپس

نہیں لوٹا تھا۔

ہیرا بیغم اور سلطانہ بیغم کو بڑی مشکل سے سکون کی گولیاں

دے کر سلایا گیا تھا تاکہ وہ تھوڑا خود کو سنبھال سکیں

مہرین واپس گھر چلی گئی تھی وہ رکنا چاہتی تھی بدر کے پاس

پر مجبوراً وہ نہیں رک سکتی تھی۔

بدر کا بھی تو رو رو کر برا حال ہو چکا تھا نا نیند آ رہی تھی اور نا ہی

سکون بے چین سا اپنے کمرے میں زمین پر بیڈ کے

پاس لیٹا ہوا تھا پوری حویلی میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔

شیزا بھی اپنے کمرے میں روتے ہوئے سو گئی تھی سب آرام کر رہے تھے۔

روحی اپنے کمرے میں ٹہلتے ہوئے باسیل ہے آنے کا انتظار کر رہی تھی

اسے فون کرتی ہے پر وہ فون نہیں اٹھاتا ہے

وقت گزرتا جا رہا تھا لیکن باسیل کا کچھ پتا نہیں تھا روحی کی

طبیعت بھی خراب ہو رہی تھی لیکن وہ خود کو سنبھالے ہوئے

باسیل کے واپس آنے کا انتظار کر رہی تھی۔

80% •

Dastane E Basil ♥

Episode No 22

By Saleha Iqbal ..."

روحی اپنا دوپٹہ اتار کر بیڈ پر پھینکا ہوا تھا اور خود کھڑکی کے

پاس جا کھڑی ہوتی ہے۔۔

ساں ہیں آپ۔۔؟؟ روحی کھڑکی سے باہر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔

سوئی نہیں تم ابھی تک۔۔؟؟ باسیل دروازے سے اندر داخل ہوتے

ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی باسیل کی آواز پر فوراً سے پلٹتی ہے اور جلدی سے اپنا

دوپٹہ بیڈ سے اٹھا کر باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آپ آ ہی نہیں رہے تھے تو مجھے نیند نہیں آ رہی تھی

وحی باسیل کی طرف ایک قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے اس کے

چہرے پر سنجیدگی دیکھ کر روحی اپنے قدم اس

تک نہیں بڑھا پاتی ہے۔۔

باسیل اپنے ہاتھ میں کوٹ پکڑے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کے

سامنے والی کرسی پر پھینکتا ہے اور اپنے ہاتھ سے گھڑی اتارتے

ہوئے روحی کو شیشے میں ایک نظر دیکھتا ہے۔۔

آ۔۔آ۔۔آپ ٹھیک ہیں۔؟؟ روحی ہچکچاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

80%

باسیل شیشے سے روحی کے چہرے پر پریشانی دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھ سے گھڑی اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتا ہے اور اپنے بازوؤں کو فولڈ کرتے ہوئے روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔۔

روحی کی نظریں باسیل کی آنکھوں پر تھی جن میں درد صاف دیکھائی دے رہا تھا پر وہ مجبور اُرو بھی نہیں پایا تھا

باسیل روحی کے پاس آتا ہے اسے کمر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتا ہے اور روحی کے گلے سے لگ جاتا ہے۔۔

روحی پہلے تو حیران ہوتی ہے پر پھر باسیل کی کمر کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے اس کی کمر کو سہلانے لگ جاتی ہے۔۔

باسیل روحی کی گردن میں اپنا منہ چھپائے ہوئے کچھ پلوں کے لیے ایک دم خاموش سا ہو جاتا ہے۔

باسیل۔۔؟؟؟ روحی دھیمے لہجے میں اس کا نام پکارتی ہے

جواباً باسیل ایک دم خاموش رہتا ہے کچھ بھی نہیں کہتا ہے۔

آپ رونا چاہتے ہیں تو رولیں میں کسی کو بھی نہیں بتاؤں گی کچھ نہیں بولو گی سچی میں

روحی کی بات پر وہ مزید اسے اپنی باہوں میں قید کر لیتا ہے۔

ں ٹھیک نہیں ہوں۔۔ میری وجہ سے میرے بابا کی جان چلی گئی۔

80%

باسیل نم لہجے میں گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی اس کی گہری سانسیں اپنی گردن پر محسوس کر رہی تھی وہ

اس کے لیے کچھ کرنا چاہتی تھی کچھ کہنا چاہ رہی تھی

پر اس سٹیویشن میں وہ بھی کچھ نہیں کہہ پا رہی تھی۔

باسیل چند پلوں بعد خود ہی روحی سے دور ہو جاتا ہے۔

سو جاؤں بچے کافی رات ہو گئی ہے۔۔باسیل روحی کا چہرہ اپنے ہاتھوں

میں پکڑے ہوئے پیار سے کہتا ہے اور کہہ کر واش روم میں گھس

جاتا ہے۔۔

روحی باسیل کو جاتے ہوئے دیکھ کر خود بھی جلدی سے کمرے

میں سے باہر جاتی ہے اور سیدھا کچن کی طرف بڑھتی ہے

باسیل کے لیے کچھ کھانے کے لیے لیتی ہے پر رک جاتی ہے

وہ نہیں کھائے گا ابھی یہ سوچ کر وہ خود ہی رک جاتی ہے

کھانا واپس وہی شلف پر رکھ کر اس کے ایک گلاس میں دودھ ڈال

کر لے جاتی ہے۔

باسیل واش روم سے کپڑے چینج کر کے ابھی نکل کر ہی آیا تھا

کہ روحی بھی اسی وقت اس کے لیے دودھ کا گلاس لے کر آتی ہے۔۔

باسیل صوفے کی طرف لیٹنے کے لیے بڑھ رہا ہوتا ہے کہ روحی اسے

روک دیتی ہے۔۔

80%

انکل آپ بیڈ پر سو جائیں میں صوفے پر سو جاؤ گی

روحی دودھ کا گلاس باسیل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل اس کے ہاتھ میں دودھ کا گلاس اپنے لیے دیکھ کر وہ اس کے

ہاتھ سے وہ پکڑ لیتا ہے۔۔

مجھے نیند نہیں آرہی ہے تم سو جاؤ میں صوفے پر ہی ٹھیک ہوں

باسیل کہہ کر صوفے کی طرف بڑھتا ہے تو روحی اس کا ہاتھ پکڑ

ایک بار پھر سے اسے روک دیتی ہے۔۔

آپ لیٹ جائیں نا یہاں میں تنگ نہیں کروں گی آپ کو

آدھا آدھا شیئر کر لیتے ہیں۔

روحی معصومانہ انداز میں باسیل کا ہاتھ پکڑ کر کہتی ہے۔

باسیل مجبوراً اس کا چہرہ دیکھ کر مزید اسے انکار

نہیں کرتا ہے اور بیڈ کی طرف بڑھنے لگتا ہے روحی باسیل کے لیے

جلدی سے پین کلیر ٹیبلیٹ ڈریسنگ ٹیبل کے ڈرار میں سے

لے کر آتی ہے اور باسیل کی طرف بڑھا دیتی ہے۔

باسیل گولی روحی کے ہاتھ سے لے کر دودھ کے ساتھ

کھا لیتا ہے۔۔

روحی دودھ کا گلاس باسیل سے لے کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیتی ہے۔

80%

روحی جلدی سے جا کر کھڑکی کو بند کرتی ہے اور کمرے کی
ساری لائٹس کو بھی بس ایک سائیڈ ٹیبل پر لیمپ آن رہتا ہے
جس کی ہلکی سی روشنی پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔۔
روحی بھی ہچکچاتے ہوئے ڈرتے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھنے لگتی ہے
اپنا دوپٹہ اتار کر بیڈ پر ہی اپنے پینتیوں رکھتی ہے اور
خود بھی بیڈ پر جا لیٹتی ہے۔۔
باسیل اپنی آنکھوں پر پہلے ہی ہاتھ رکھ دیتا ہے
روحی کے لیٹتے ہی وہ ایک نظر روحی کی طرف دیکھتا ہے
جو اپنے ہاتھوں کو آپس میں ملنے میں لگی ہوئی تھی۔
باسیل روحی کی ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہوئے خود تھوڑا سا بیچ
میں ہوتا ہے اور روحی کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتا ہے
روحی کا سر اپنے سینے سے لگائے ہوئے وہ ایک ہاتھ سے اس کی
پیٹھ کو تھپتھپا رہا ہے اور دوسرا ہاتھ اس کے بالوں میں
پھیر رہا تھا۔
روح۔۔؟؟ باسیل کے سینے سے لگی ہوئی وہ اپنی سانسیں
روکے ہوئے لیٹی ہوئی تھی باسیل کی آواز پر وہ سر اٹھا کر اس کی
طرف دیکھتی ہے۔
روحی بڑی بڑی گرین آنکھوں سے باسیل کی طرف دیکھتی ہے
جو اپنی نظریں جھکائے ہوئے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

80%

میں تمہارا شوہر ہوں نا۔۔؟؟ باسیل اس کی ہچکچاہٹ دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

روحی اس کے سینے سے لگی ہوئی اس کی باہوں میں قید ہاں میں سر ہلا دیتی ہے۔۔

تو پھر اپنے شوہر کے قریب آنے پر کوئی ہچکچاہٹ محسوس ہونے چاہیے۔۔؟؟

روحی باسیل کی بات پر اپنی نظریں جھکا لیتی ہے اور نا میں سر ہلانے لگ جاتی ہے۔

تو پھر میرا بچہ اتنی ڈرتا کیوں ہوں میں تمہارا شوہر ہوں تمہارا ہوں اس میں ڈرنے والے یا ہچکچانے والی کوئی بات نہیں ہے نا میری جان

باسیل روحی کے ماتھے سے اس کے بال ہٹاتے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی باسیل کے ہونٹوں کو اپنے ماتھے پر محسوس کرتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے اور ایک گہری سانس لیتی ہے۔

باسیل روحی کے ماتھے سے اپنے لب ہٹائے اس کا سر دوبارہ اپنے سینے پر رکھے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔

اگر اتنے اچھے ہونگے تو ان سے کسی لڑکی کو محبت کیسے نہیں ہو گی۔؟

روحی بھی باسیل کے سینے پر سر ٹیکائے ہوئے شیزا کی باتیں سوچتے ہوئے خود سے دل ہی دل میں کہتی ہے۔

80%

کچھ دیر بعد روحی بھی باسیل کے سینے پر ہی سو جاتی ہے۔۔

.....

صبح ہو چکی تھی باسیل اٹھ گیا تھا پنچائیت جانے کے لیے وہ
خود کو تیار کر رہا تھا روحی بیڈ پر ابھی تک سوئی پڑی
تھی گھر میں آج پھر کل والا سماں چھایا ہوا تھا روحی دیر سے سونے
کی وجہ سے اب تک سوئی پڑی تھی۔۔
باسیل نے سفید رنگ کے کارٹن کے قمیز شلوار پہننے ہوئے
اپنے ہاتھ میں گھڑی باندھتے ہوئے وہ روحی کی طرف قدم بڑھا رہا تھا۔
باسیل بیڈ پر روحی کے پاس بیٹھ کر اسے اٹھانے کے
لیے ہاتھ بڑھاتا ہے پر اس کے سوتے ہوئے چہرے کو دیکھ کر
وہ رک جاتا ہے۔
روح۔۔ باسیل اس کے چہرے پر انگلی رکھتے ہوئے کہتا ہے۔
روحی اس کی آواز پر ہلنے لگ جاتی ہے۔۔
اٹھ جاؤں میری جان نیچے ضرورت ہے تمہاری
باسیل اس کے چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے کہتا ہے
روحی کے کانوں میں اس کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی
پر روحی کی آنکھوں کھل نہیں رہی تھیں وہ اپنی آنکھوں کو ملتے
ہوئے آنکھوں کو کھولتی ہے تو اس کی نظر سیدھا باسیل کے
چہرے پر جاتی ہے۔

80%

اٹھ جاؤ۔۔!!باسیل پیار سے کہتا ہے تو روحی اٹھ کر بیٹھتی ہے

باسیل بھی بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔۔

روحی اسے سفید سوٹ میں ملبوس دیکھ کر خود بھی جلدی سے

بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔۔

آپ کہاں جا رہے ہیں۔؟؟روحی اپنا دوپٹہ اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پنچائیت۔!!باسیل مختصر سا جواب دیتا ہے اور

صوفے کے پاس پڑے ہوئے اس کے جوتے وہ پہننے کے لیے چلا جاتا ہے۔

پر اب کیوں۔۔؟؟روحی تجسس سے پوچھتی ہے

کچھ فیصلہ کرنے کیلئے۔۔!!باسیل شوز پہنتے ہوئے کہتا ہے

تایا ابو کی موت سے لے کر فیصلہ۔؟؟روحی باسیل کو

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں۔۔!!باسیل کہہ کر اٹھ کھڑا ہوتا ہے

کیسا فیصلہ کرنے والے ہیں آپ۔؟روحی باسیل کو جاتے ہوئے دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔

وہ آج رات تک پتا چل جائے گا تمہیں۔۔

باسیل کہتا ہے اور کہہ کر روحی کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے

کہتا ہے اور کہہ کر کمرے میں سے باہر چلا جاتا ہے۔

اللہ جی پلز مزید کچھ اور غلط مت کرئے گا اب اور کسی نے

کچھ برداشت کرنے کی ہمت نہیں ہے۔

80%

باسیل پنچائیت کے لیے نکل جاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ
بدر اور فیروز صاحب بھی سلطانہ بیغم صبح سے ہی ہیرا بیغم کے
پاس موجود تھیں۔
گھر میں لوگوں کا آنا جانا شروع ہو چکا تھا روحی مہرین اور شیزا
تینوں آتے جاتے ہوئے لوگوں کو دیکھ رہے تھے۔
مہرین مہمانوں کو چائے دینے کے لیے گئی ہوئی تھی روحی اور شیزا کچن
میں موجود تھیں روحی کو تو کھانا بنانے نہیں آتا تھا وہ کھانا بنانے
کے لیے مصالحہ کاٹ رہی تھی اور مہرین گھر والوں کے
لیے کھانا بنائے گی شیزا بھی میٹھے میں ختم کے لیے ان کی مدد کر رہی تھی۔۔
شیزا بار بار روحی کو پلٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی
روحی اپنے آپ پر اس کی آنکھوں کی تپش بآسانی سے محسوس
کر رہی تھی۔۔
شیزا جو کہنا ہے آپ نے کہہ دیں بار بار مجھے مت دیکھیں
روحی شیزا کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
باسیل ٹھیک ہے۔۔؟؟ شیزا بھی ڈھیٹوں کی طرح ایک لڑکی سے
اسی کے شوہر کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔
آپ سے مطلب۔۔؟؟ روحی دو ٹوک لہجے میں کہتی ہے۔
میرے مطلبوں سے تم اچھے طریقے سے واقف ہو روحی اور پھر
بھی پوچھ رہی ہو۔؟؟

80%

شیز اچولہا بند کر کے روحی کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے

اور آپ اس بات سے اچھے سے واقف ہیں کہ جس کے بارے میں

آپ مجھ سے پوچھ رہی ہیں وہ میرے شوہر ہیں

میرے۔۔روحی انگلی سے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنے الفاظوں پر

زور دیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اور شیز اکا منہ بند کروادیتی ہے۔

شیز امیں نے پہلے بھی کہا تھا اور ایک آخری مرتبہ پھر کہہ

رہی ہوں مجھے سے مت الجھیں میں آپ سے اپنے

شوہر کو لے کر لڑنا نہیں چاہتی ہوں اس لیے پلز ختم کریں یہ

تماشا جب تک رہنا ہے رہیں پر باسیل سے دور ہو کر

گھر کے حالات سب ایسے نہیں ہیں کہ میں آپ سے لڑتی پھیروں

اس لیے پلز ختم کریں اپنا ٹوپک۔۔

روحی کھڑی ہو کر شیز اکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

میں پیچھے نہیں ہٹوں گی روحی باسیل جو فیصلہ

کرے گا وہ ہی ہو گا جب تک میں اسے اپنے دل کی بات نا کہہ دوں

میں سکون سے نہیں بیٹھوں گی۔۔

شیز اروحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے

ٹھیک ہے شوق سے کریں نتیجہ کیا ہو گا وہ میں جانتی ہوں وقت

آنے پر آپ کو بھی پتا چل جائے گا۔۔۔

80%

روحی کہہ کر کیچن سے نکل کر سیدھا اپنی امی اور تائی امی
کے پاس ان کے کمرے میں چلی جاتی ہے۔
ہیرا بیغم کا رو رو کر برا حال ہوا پڑا تھا روحی دروازے سے ان کی حالت
تی ہے اور ایک گہری سانس لیتے ہوئے ہیرا بیغم کے پاس جاتی ہے
اور ان کے کندھے پر سر رکھ کر کچھ پل کے لیے ویسے ہی ان کے
پاس بیٹھ جاتی ہے۔۔

....

رات ہو چکی تھی باسیل والوں میں سے کوئی بھی واپس نہیں
آتا ہے گھر میں حمدان صاحب کے ختم کروا دیے گئے تھے۔۔
روحی اور مہرین سیڑھیوں سے نیچے واپس آ رہی تھی وہ دونوں چھت پر
گئی تھی رات کافی ہو چکی تھی اب مہرین واپس گھر جانے کے
لیے سیڑھیوں سے نیچے روحی کے ساتھ آ رہی تھی
روحی اور مہرین باتوں میں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے
وہ نیچے آ رہی تھی جیسے ہی وہ لوگ آخری سیڑھی پر پہنچتی
ہیں دونوں کی نظریں ایک ساتھ
دروازے سے آتی ہوئی لڑکی پر جاتی ہے جس کے پیچھے پیچھے
باسیل فیروز صاحب اور بدر آ رہے ہوتے ہیں۔۔
اتنی رات کو ایک غیر لڑکی کو دیکھ کر روحی اور مہرین دونوں
حیران ہو جاتی ہے۔

80%

لڑکی بلیک کلر ہے گاؤن پہنے ہوئے نقاب کیے ہوئے کھڑی تھی۔
باسیل کی نظر سامنے کھڑی ہوئی روحی اور مہرین پر جاتی ہے
وہ حیران ہو کر اس لڑکی کو دیکھ رہی تھیں۔
روحی مہرین کو پیچھے چھوڑ کر خود اس لڑکی کی طرف بڑھتی ہے
روحی اس کی طرف بڑھ ہی رہی تھی کہ وہ اپنے چہرے سے نقاب
ہٹا لیتی ہے اس کا چہرہ دیکھ کر روحی کے قدم وہی رک
جاتے ہیں۔۔
باسیل روحی کے حیران کن چہرہ کو دیکھتے ہوئے اس کے کچھ بھی
کہنے سے پہلے ہی اسکا ہاتھ پکڑا سے اپنے ساتھ اپنے
کمرے کی طرف لے جاتا ہے۔۔
مہرین ڈرائیور باہر انتظار کر رہا ہے جاؤ۔۔ باسیل تھوڑا سخت لہجے
میں کہتا ہے اس نے پہلی بار مہرین سے بات کی تھی وہ بھی سخت
لہجے میں مہرین باسیل کی بات پر فوراً سے سر
جھکائے ہوئے حویلی سے باہر جانے کے لیے بڑھنے لگتی ہے۔۔
مہرین جاتے جاتے بدر کے پاس رک جاتی ہے بدر سر جھکائے
ہوئے کھڑا تھا وہ ایک بار بھی سر اٹھا کر مہرین کی طرف
نہیں دیکھتا ہے مہرین اس کا جھکا ہوا سر دیکھ کر خاموشی
سے باہر چلی جاتی ہے۔

80% •

روحی کی نظر اس لڑکی پر اور بدر پر ہی ٹیکی ہوئی تھی

روحی کا ہاتھ باسیل کے ہاتھ میں تھا اور نظریں اپنے پیچھے کھڑے ہوئے لوگوں پر۔

بدر لے کر جاؤ ایسے اب جو بھی ہوگا وہ کل ہوگا۔۔

باسیل حکمانہ لہجے میں کہتا ہے اور کہہ کر روحی کا ہاتھ پکڑے ہوئے روحی کو سیڑھیوں سے اوپر اپنے کمرے میں لے جاتا ہے۔

بدر بھی غصے میں اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر اس پر زور دیتے ہوئے اسے اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لے جاتا ہے۔۔

انکل وہ یہاں اس وقت کیا کر رہی ہے اور بدر کیوں اسے اپنے کمرے میں لے کر گیا ہے۔۔؟؟

باسیل روحی کو کمرے میں کیے دروازے کو بند کر دیتا ہے

روحی خاموش ہو جاؤ میں اس وقت کچھ سننا نہیں چاہتا ہوں چپ ہو جاؤں۔۔

باسیل تھوڑا تلخ لہجے میں کہتا ہے۔

ٹھیک ہے پھر میں بدر سے جا کر پوچھ لیتی ہوں

ت دیں آپ میری باتوں کا کوئی بھی جواب۔۔ روحی کہتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھنے لگتی ہے وہ دروازے تک پہنچتی اس سے پہلے ہی باسیل اسے کمر سے پکڑ کر روک چکا تھا۔

80%

کہیں نہیں جاؤں گی تم یہی رہو۔۔باسیل روحی کو کمر سے پکڑ کر اپنے سامنے کیے ہوئے اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

ٹھیک ہے تو جواب دیں میں کہیں بھی نہیں جاؤں گی۔۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

حی تنگ مت کرو تمہارے سوالوں کے جواب میں کل دوں گا تمہیں

باسیل کہتا ہے اور روحی کو خود سے دور کرتا ہے۔

آپ بے شک مجھے کل بتا دینا لیکن بدر سے سوال میں ابھی ہی کرونگی مجھ سے کل تک کا انتظار نہیں ہوگا۔

روحی کہہ کر دوبارہ دروازے کہ بڑھتی ہے دروازے کا ہینڈل کھولنے ہی لگی تھی کہ باسیل غصے میں پیچھے سے روحی کے پاس آتا ہے اس کا رخ اپنی طرف موڑ کر بنا کسی کی مہلت دیے ایک ہاتھ اس کی کمر پر رکھ کر اور دوسرا اس کی گردن پر رکھے ہوئے اپنے لب اس کے ہونٹوں پر رکھ کر اس کے الفاظوں کا ایک بار پھر سے اس کے منہ میں ہی دم توڑ گیا تھا۔۔

روحی باسیل کے سینے پر ہاتھ پیر مارتے ہوئے اسے دور کرنے کی کوشش کرتی ہے باسیل اس سے دور نہیں جاتا ہے روحی کو ہی دروازے سے پن کیے ہوئے اس کے ہاتھوں کو اپنی قید میں لیے ہوئے روحی کی ہی کمر پر ہی پن کر دیتا ہے۔

80% •

روحی زور سے باسیل کے پیر پر پیر مارتی ہے جس سے وہ اس کے
لبوں کو آزاد کر دیتا ہے۔
وہ جیسے ہی روحی کو آزاد کرتا ہے روحی گہری سانسیں لیتے ہوئے
باسیل کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ چھوڑوا کر اسے خود سے
دور کرتی ہے۔
یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔؟؟روحی غصے میں کہتی ہے۔
باسیل جواب دینے سے پہلے ہی دوبارہ روحی کے قریب آجاتا ہے
ایک ہاتھ سے روحی کی کمر کر پکڑ کر اپنی طرف کھینچتا ہے اور
روحی کے ہاتھوں میں اس کی انگلیوں کے خالی جگہ اپنی انگلی ڈال کر
اس کے ہاتھوں کو مٹھیوں میں قید کیے ہوئے روحی کو اپنے
سینے سے لگائے ہوئے کھڑا ہو جاتا ہے۔
حی اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے لمبی لمبی گہری سانسیں
لے رہی تھی۔
آپ نے کیا کیا ہے۔۔؟؟روحی باسیل کے چہرے کی طرف
دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
وہی جو سہی تھا۔۔باسیل روحی کے ہونٹوں کی طرف دوبارہ
بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔۔
باسیل۔؟؟روحی غصے میں اس کا نام لیتی ہے۔۔

80%

کیا آپ نے بدلے کی نظر اس لڑکی کی زندگی برباد تو نہیں کی ہے۔؟؟

روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے پر باسیل کی نظر

اس کے ہونٹوں پر ہی ٹیکی ہوئی تھی وہ بار بار اس کے لبوں تک جھکتا

ہے پر روحی اپنا منہ موڑ لیتی ہے۔۔

انکل میں منہ توڑ دوں گی آپ کا چھوڑیں مجھے۔۔۔

روحی غصے میں کہتی ہے وہ کہہ ہی رہی تھی کہ باسیل ایک بار پھر

سے روحی کے ہاتھ کو چھوڑ کر اس کی گردن پر اپنا ہاتھ رکھے ہوئے ایک

اگر پھر روحی کے لبوں کو اپنی قید میں ڈالے ہوئے بیڈ کی طرف پیچھے

کی طرف قدم بڑھانے لگ جاتا ہے۔۔

روحی باسیل کو دور کرنے کی کوششیں کرتی رہتی ہے پر باسیل

روحی کو آزاد ہی نہیں کر رہا تھا اگر وہ کرتا ہے

تو روحی پھر سے اس سے سوال کرنے لگ جاتی ہے جس کے جواب

وہ روحی کو اس وقت دینا نہیں چاہتا تھا۔۔

روحی بیڈ تک پہنچنے سے پہلے ہی باسیل کو خود سے دور کر دیتی ہے۔

باسیل یہ سب مت کریں آپ میرے ساتھ میرا دھیان

ہٹانے کے لئے جو

آپ یہ سب کر رہے تھے مت کریں میں منہ توڑ دوں گی آپ کا

روحی غصے میں باسیل کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دھکا دیتے ہوئے

خود سے دور کرتی ہے۔

80%

اگر تمہیں پتا ہے کہ میں یہ سب کیوں کر رہا ہوں تو مت کرو

نا مجھ سے کوئی بھی سوال اس وقت

باسیل اپنی کمیز کے بٹن کھولتے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

آ۔۔ آپ۔۔ یہ کیوں اتار رہے ہیں۔۔؟؟

روحی اس کی کمیز کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ارے کمیز تو اتارنی پڑے گی نا بعد کا پروسس کیسے ہو گا ان کپڑوں میں

باسیل روحی کو دیکھتے ہوئے اپنی شرٹ اتار کر وہی بیڈ پر

پھینکتا ہے اور روحی کی طرف قدم بڑھانے لگتا ہے۔

روحی اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر ایک ہچکی لیتی ہے اور پھر سے

گردن موڑ کر دروازے کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔

باہر بھاگوں گی۔۔؟؟ باسیل روحی کی نظریں دروازے کی طرف دیکھتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

ا۔ انکل۔۔ کیوں کر رہے ہیں آپ یہ سب۔۔؟؟ روحی لڑکھڑاتے ہوئے

لہجے میں پوچھتی ہے۔۔

تم سوال کرو گی تو مجھے تمہارے سوالوں کو روکنے

کے لیے کچھ تو کرنا پڑے گا جو میں کہہ رہا ہوں وہ تو تم سمجھ نہیں

رہی ہو تو پھر ٹھیک ہے ایسے تو ایسے ہی سہی

سیل ایک ایک الفاظ کہتے ہوئے روحی کی طرف اپنا ایک ایک قدم

بڑھانے لگتا ہے۔

79%

Dastane E Basil ♥

Episode No 23

By Saleha Iqbal ..."

آپ یہ کیا کر رہے ہیں کیا کرنے کے چکروں میں ہیں۔؟؟

روحی اپنی قدم پیچھے کی طرف بڑھاتے ہوئے باسیل کی طرف

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

رومینس کرنے کے چکروں میں ہوں اور کیا۔؟؟

باسیل اب اپنی بنیان اتارتے ہوئے روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہے

میں اب آپ کا سچ میں منہ توڑ دوں گی اگر آپ اب

میرے قریب آئے۔۔!!!

روحی ڈرتے ہوئے لڑکھڑاتے ہوئے پیچھے کی طرف دیکھتے ہوئے

قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

پیچھے اب کہیں جانے کا راستہ نہیں بچا تھا روحی دیوار کے قریب

پہنچ چکی تھی۔

یہ منہ توڑنے کے لئے نہیں ہے ایسے منہ کو منہ لگایا جاتا ہے

باسیل روحی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اس کی

بڑھتی ہوئی ڈھڑکنوں کو سنتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہوئے اس کے

قریب آجاتا ہے۔

روحی باسیل سے دور جانے کی کوشش کرتی ہے پر باسیل دیوار

ہو ہاتھ رکھ کر اس کے سارے راستے بند کر دیتا ہے۔۔

79%

دیکھیں مجھے کوئی شوق نہیں اس منہ کو منہ لگانے کا چھوڑیں

مجھے دور رہیں آپ مجھ سے

روحی اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرنا چاہتی تھی پر وہ

باسیل کے جسم پر ہاتھ بھی نہیں رکھ پا رہی تھی۔

اوو۔۔ گندی بچی منہ تو تم پہلے ہی لگ چکی ہو اب کچھ اور کرنے

کی باری ہے

باسیل روحی کے چہرے کی طرف جھکتے ہوئے کہتا ہے

آپ کو شرم نہیں آرہی ہے آپ کتنی گندی باتیں کر رہے ہیں مجھ سے۔؟

روحی غصے میں باسیل کے منہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

شرم کر کے میں نے اپنے پیروں پر کلہاڑی مارنی ہے کیا۔؟

اور ویسے بھی خوبصورت بیویوں کو دیکھ کر رومینس کیا جاتا ہے

شرم نہیں میری جان

باسیل کہتے ہوئے روحی کی گردن پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔

روحی باسیل کے لب اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے اپنے کپڑوں

کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیتی ہے زور سے بند مٹھیوں کی صورت میں

انکل روک جائیں مت کریں۔۔ روحی باسیل کے کندھے پر

ہاتھ رکھتے ہوئے خود سے دور کرتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل روحی کی گردن کو چھوڑ کر اس کے چہرے کی طرف دیکھنے

جاتا ہے جہاں ڈر اور گھبراہٹ صاف دیکھائی دے رہی تھی۔۔

79%

ل رات میں نے تمہیں کچھ کہا تھا نا۔۔؟؟ باسیل روحی کے پیٹ پر ہاتھ

رکھ کر اپنی انگلی اس کے پیٹ پر پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

یاد ہے یا بھول گئی۔؟؟ روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے

روحی اپنا ہوش اور سانسیں دونوں کھونے والی ہو چکی تھی پر

باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ ہاں میں سر ہلا دیتی ہے۔

تو پھر تم پھر بھی میرے قریب آنے پر گھبرا رہی ہو

سیل اس کے پیٹ سے انگلی پھیرتا ہوا اس کی گردن تک لے آیا تھا۔

روحی کے منہ سے اس وقت کوئی الفاظ بھی نہیں نکل رہے تھے

وہ کہنے کی کوشش کر رہی تھی پر الفاظ اس کے منہ میں ہی

دم توڑ چکے تھے۔۔

انکل مت کریں نا آپ۔۔!! روحی اس کی انگلی کو اپنی گردن سے

ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

میں سوال نہیں کروں گی کچھ نہیں بولوں گی پر آپ مت کریں

ایسا میرے ساتھ

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں

سر جھکا کر کہتی ہے۔

باسیل اس کا جھکا ہوا سر دیکھ کر ہلکا سا پہلے مسکرا دیتا

ہے اور روحی کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

ایک بار پھر سے اس کے لبوں کو اپنی قید میں لے چکا تھا۔

79%

باسیل اتنی شدت سے اس کے لبوں پر جھکا ہوا تھا کہ اب وہ روحی کی سانسیں بند کر گیا تھا روحی باسیل کے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے اسے خود سے دور کرنے کی کوششیں کرتی ہے پر جتنی کوشش وہ دور جانے کی کر رہی تھی باسیل اتنی ہی اپنی شدت اس کے لبوں پر بڑھاتا رہتا ہے۔۔

روحی کی حالت کو بگڑتا دیکھ کر باسیل روحی کو آزاد کرتا ہے اور اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیالے کی مانند روحی کی طرف دیکھتا ہے۔۔

انکل چھوڑیں مجھے آپ تو قسم کھا رکھی ہے مجھ سے میری سانسیں چھیننے کی

روحی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور اس کے ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھوڑوا کر جلدی سے کمرے سے باہر جانے کے لیے بڑھتی ہے پر باسیل نے بھی آج قسم کھا رکھی تھی روحی کو کمرے سے باہر قدم نا رکھنے دینے کی وہ ایک بار پھر سے روحی کو اس کے دوپٹہ سے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔

انکل۔۔؟؟ روحی یک بار پھر سے غصہ ہے کہتی ہے۔

جی میری جان ایسے رومینس کرنے پر غصہ نہیں کرتے ہیں بلکہ اور زیادہ اپنے شوہر سے پیار کرتے ہیں۔۔

79%

چھوڑیں مجھے باہر جانا ہے۔روحی اپنی بڑھتی ہوئی ڈھڑکنوں کو

نارمل کرتے ہوئے بامشکل کہتی ہے۔۔

منع کیا ہے نا میں نے باہر جانے سے باہر نہیں جاؤں گی آج رات تم

باسیل روحی کے کندھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اچھا میں نہیں جاتی ہوں آپ چھوڑیں مجھے

روحی مڑ کر باسیل کی چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں چھوڑدوں گا تو تم چلی جاؤ گی اور اس وقت میں تمہیں

خود سے دور نہیں کرنا چاہتا ہوں۔

باسیل بھی روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں کہہ رہی ہوں نا آپ سے میں کہیں جاؤں گی اب آپ چھوڑدیں

مجھے۔۔

روحی باسیل کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اس سے

دور ہونے کے کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آگر چلی گئی تو۔۔؟؟ باسیل کہتے ہی روحی کی گردن میں اپنا منہ

چھپاتے ہوئے روحی کی خوشبو اپنے اندر اتارتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی اس کی حرکت پر تلملا جاتی ہے۔

اگر میں گئی تو جو سزا آپ دیں گے وہ مجھے قبول ہے۔

روحی کی بات سن کر باسیل جھٹ سے سر اٹھا کر اس کی آنکھوں

میں دیکھتا ہے اور ہلکی سی سمائل کرتے ہوئے کہتا ہے۔

79%

تو پھر ٹھیک ہے تم جاؤ۔۔باسیل روحی کو چھوڑتے ہوئے کہتا ہے۔

ب کیوں۔۔؟؟روحی اچانک سے اجازت ملنے پر تجسس سے پوچھتی ہے۔

ونکہ میں تمہیں سزا دینا چاہتا ہوں اور پوری رات دینا چاہتا ہوں

باسیل ایک بار پھر سے کہتے ہی روحی کو اپنے باہوں میں بھر لیتا ہے۔

مجھے یہاں نہیں رکنا ہے آپ۔۔

آپ چھوڑیں مجھے ٹھیک ہے میں بدر کے پاس نہیں جاؤں گی

کسی سے کچھ نہیں کہو گی چھوڑیں مجھے اس وقت

روحی باسیل کی طرف منہ کیے ہوئے اسے خود سے دور کرنے کی

کوششیں کرتی ہے۔۔۔

مجھ سے دور جا کر کیا کروں گی میری جان اب تو ہم دونوں

ایک ساتھ ہی رہنا ہے پوری زندگی مجھ سے دور رہ کر کیوں خود کو

تکلیف دے رہی ہو۔۔؟؟

باسیل روحی کے چہرے کے قریب آ کر اس کے کان کے پاس

سرگوشی نما انداز میں اس کے کان پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

انکل ہوا کیا ہے آپ کو آج۔۔؟؟ گئے تو سہی تھے

کیوں بے شرم ہو کر واپس آئیں ہیں۔۔؟؟

روحی غصے میں روتا سا منہ بنا کر باسیل کی آنکھوں

میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

79%

بے شرم ہو کر میں وہاں سے نہیں آیا تھا بے شرم تم نے مجھے کیا تھا جب جب تمہیں دیکھتا ہوں بے شرمی خود ہی آجاتی ہے مجھ میں۔۔

ہر چیز کا الزام آپ مجھ پر نا لگا دیا کریں آپ خود ہی ایک نمبر کے بے شرم انسان ہیں۔ اب چھوڑ دیں مجھے ورنہ جتنا غصہ مجھے ابھی دلایا ہے نا اگر آپ نے مزید کچھ کیا تو میں آپ کے سر پر ایک بھی بال نہیں چھوڑوں گی یہ یاد رکھنا

روحی اب سچ میں غصے میں کہتی ہے۔

شرم پھر تمہیں ہی آئی گی گنجے شوہر کے ساتھ باہر جانے پر

باسیل روحی کی چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے اور روحی کے گالوں پر کس کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیتا ہے۔

جاؤ آزاد کرتا ہوں میں تمہیں کیا یاد رکھو گی باقی کا کل کریں گے میرے آنے سے پہلے سو جانا اور اگر کمرے سے باہر گئی تو میں نے کیا سزا دینی ہے تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا تمہیں۔۔

باسیل روحی کی ناک کھینچتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر الماری سے اپنے کپڑے لیے واش روم میں چلا جاتا ہے۔۔

باسیل کے جاتے ہی روحی اپنی کمر پر ہاتھ رکھتی ہے اور فوراً سے ہٹا دیتی ہے۔۔

79%

میری تو کمر ہی توڑ دی ہے انہوں نے روحی روتلوسی شکل بنا کر
کہتی ہے اور دروازے کی طرف مڑ کر دیکھتی ہے۔
روحی سو جا چپ کر کے اس سے پہلے یہ باگڑبل واپس آ جائیں
روحی کہتے ہی بیڈ پر لیٹ جاتی ہے اور منہ تک کمفرٹر اوڑھے ہوئے سو
جاتی ہے
باسیل واشروم سے نکل اپنے نارمل ٹراؤزر شرٹ پہنے ہوئے
روحی کو سوتا ہوا دیکھ کر وہ ہلکی سی سمائل کرتا ہے اور خود بھی
روحی کے برابر میں آ کر روحی کے قریب لیٹ کر اس کی کمر کے
گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے روحی کے سر سے
سر ٹیکائے ہوئے وہ بھی سو جاتا ہے۔۔
بدر بھی آئمہ کو رات کو اپنے کمرے میں چھوڑ کر خود رات کو ہی
اپنا فون حویلی میں ہی چھوڑ کر باہر چلا گیا تھا
اور پوری رات واپس نہیں لوٹتا ہے۔۔

.....

صبح ہو چکی تھی باسیل اور روحی دونوں ابھی تک سوئے پڑے تھے
روحی باسیل کے سینے پر سر رکھے ہوئے اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھ
کر سوئی پڑی تھی۔۔
دونوں گہری نیند میں سوئے پڑے تھے کہ کسی کے چیخنے کی
آوازوں پر اب ان کی آنکھیں کھولنے لگ گئی۔

79%

آوازیں پہلے دھیرے ہوتی ہے پھر تیزی سے بڑھنے لگ جاتی ہے۔

پہلے باسیل اٹھتا ہے وہ اپنے سینے پر روحی کا سر سوتا ہوا چہرہ

دیکھ کر اس کے کانوں پر ہاتھ رکھ دیتا ہے۔

اس لیے نہیں کہ آوازوں سے اس کی نیند خراب ہو جائے گی بلکہ اس

لیے اگر یہ اٹھ گئی مصیبت باسیل کے لیے ہی کھڑی ہو گی۔۔

چیخنے کی آوازیں اور رونے کی آوازیں اب تیزی سے بڑھنے لگ جاتی ہے

اب روحی کی کانوں میں اس کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

روحی آوازوں کو سنتے ہوئے ہلنے لگ جاتی ہے اور باسیل کے سینے میں

اپنا منہ چھپا کر ان آوازوں کو ان سنا کرنے کی کوشش کرتی ہے

پر وہ کم نہیں کہو رہی تھی بڑھتی جا رہی تھی

اور اروحی کو بھی مکمل طور پر نیند سے اٹھانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

روحی اپنی آنکھیں کھولنے سے پہلے ہی اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے

چہرہ پر بال بکھرے ہوئے آنکھیں نیند س بھری ہوئی تھی وہ گڈنوں

کے بل بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔

روحی اپنی آنکھوں کو ملتے ہوئے اپنے چہرے سے بالوں کو ہٹاتے ہے

اور جیسے ہی آنکھیں کھولتی ہے اس کی نظر سیدھا باسیل

کے چہرے پر جاتی ہے وہ اسے ہی دیکھے جا رہا تھا روحی ایک نظر

کو دیکھتی ہے پھر اسکی توجہ چیخنے اور رونے کی آوازوں پر

جاتی ہے۔

79%

انکل کوئی رو رہا ہے باہر۔۔روحی دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل کا جواب سننے سے پہلے ہی وہ بیڈ سے اپنا دوپٹہ اٹھائے

کمرے سے باہر بھاگ جاتی ہے۔۔

روحی سیڑھیوں سے نیچے بھاگتے ہوئے آتی ہے تو سامنے کا منظر دیکھ

کر اس کے قدم رک جاتے ہیں۔

ہیرا بیغم بدر کے سینے پر تھپڑ مارتے ہوئے رو رہی تھیں باسیل بھی

پیچھے سے آجاتا ہے انہیں ٹراوزر شرٹ پہنے ہوئے وہ روحی کے پیچھے

آ کھڑا ہوتا ہے۔۔

ہیرا بیغم لگاتار بدر کو مارے جا رہی تھی اور زور زور سے

رو بھی رہی تھی۔

سلطانہ بیغم اور فیروز صاحب بھی نیچے حال میں ہی موجود تھے

روحی ایک نظر اپنے پیچھے کھڑے ہوئے باسیل کو دیکھتی

اور پھر جلدی سے جا کر بدر کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے۔

تائی امی کیوں مار رہی ہیں آپ اسے۔؟؟روحی بدر کو اپنے پیچھے

کیے ہوئے ہیرا بیغم کے آنسوؤں سے تر چہرے کو دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

یہ اس سے پوچھوں روحی اس نے یہ کیا کیا ہے یہ کیسے اپنے

باپ کے قاتل کی بیٹی سے نکاح کر کے آسکتا ہے۔۔

ہیرا بیغم بدر کو مارنے کے لیے ایک بار اور اس کی طرف بڑھتی

ہیں کہ سلطانہ بیغم اسے روک دیتی ہیں۔

79%

روحی بدر کو دیکھنے سے پہلے باسیل کو غصے میں دیکھتی ہے

اور اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچنے لگ جاتی ہے۔

امی ان کی شادی میں نے کروائی ہے۔۔باسیل سیڑھیوں سے نیچے

اترتے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ر ایک دم خاموش کھڑا ہوا تھا آئنیہ بھی ہمت کر کے بدر کے کمرے

سے ابھی تک برقع میں ملبوس سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی۔

باسیل کی بات پر سلطانہ بیغم حیران رہ جاتی ہے

ہ وہ اپنی نم آنکھوں سے اسکی طرف حیرانگی سے دیکھنے لگ جاتی ہے۔

روحی بدر کے خاموش اور جھکے ہوئے سر سے نظر جیسے

ہٹاتی ہے اس کی نظر سیڑھیوں سے ڈرتی ہوئی ہچکچاتی ہوئی

آئمہ پر پڑتی ہے۔۔

باسیل تم ایسا فیصلہ کیسے کر سکتے ہو اپنے باپ کے قاتل

کی بیٹی سے تم اپنے بھائی کا نکاح کیسے کروا سکتے ہو۔

یرا بیغم باسیل کے سامنے کھڑی ہو کر اس کے منہ کی طرف دیکھتے

ہوئے کہتی ہیں۔۔

امی خون کے بدلے تو خون تو نہیں کر سکتا تھا میں اس سے

انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا خون کے بدلے ان کی بیٹی جواب ہماری

ہے اس کے ہوتے ہوئے وہ کسی اور کے ساتھ یہ سب کرنے کی ہمت

نہیں کریں گے۔۔

79%

باسیل گردن موڑ کر آئینہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے

ہیرا بیغم کی نظر جیسے ہی اس پر پڑتی ہے وہ جلدی سے اس کی طرف

جاتی ہے اور ایک زور دار تھپڑ آئمہ کے منہ پر دے مارتی ہے

تھپڑ کی آواز پر سب کی نظریں آئمہ کی طرف اٹھتی ہے لیکن روحی

کی باسیل کی طرف جو اپنے ہاتھ اپنی کمر پر باندھے ہوئے پہلے سے ہی

روحی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

ئمہ کو تھپڑ لگتا ہے تو بدر بھی اس کے چہرے کی طرف دیکھتا

ہے اور غصہ میں اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لیتا ہے۔

امی رک جائیں۔۔بدر کہتا ہوا اپنی ماں کی طرف بڑھتا ہے اور

جا کر آئمہ کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔۔

بدر۔۔ہیرا بیغم درد بھری آواز میں اس کا نام لیتی ہے۔۔

امی اپنے ہاتھ گندے مت کریں اس کو ہاتھ لگا کر خود کو تکلیف کیوں

دے رہی ہے۔

بدر اپنی ماں کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

کہتا ہے۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے بابا کی موت کوئی آسانی سے بھلا دینے

لی بات ہے۔۔؟؟ نہیں امی بابا کی موت کا بدلہ لیں گے اور ہم ہر حال میں

لیں گے۔۔

79%

امی اس لڑکی سے شادی کرنا صرف اس کو اس کے باپ بھائی کو زندہ مارنے کے لیے ہے ملک زمان اور اس کے باپ کی کمزوری ہے یہ لڑکی امی آپ کو جتنی تکلیف دینی ہے اس لڑکی کو دیں خود کو مت دیں۔۔

بدر ہیرا بیغم کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر کہتا ہے۔

بدر کی بات پر آئمہ نظریں اٹھا کر بدر کی طرف دیکھتی ہے اور پھر روتے ہوئے اپنی نظریں جھکا لیتی ہے۔۔

روحی آئمہ کی نم آنکھوں کو دیکھ کر اپنا سر بھی جھکا لیتی ہے اور مڑ کر ایک گہری سانس لیتے ہوئے اپنے بابا کو دیکھتی ہے جو خاموش سے دروازے کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔

بابا آپ بھی اس فیصلے میں ان کے ساتھ شامل تھے۔؟؟

روحی باسیل کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے اپنے باپ سے پوچھتی ہے۔

فیروز صاحب جو ابا خاموش رہتے ہیں ایک لفظ نہیں کہتے ہیں

بابا آپ بھی بیٹی والے ہیں ایسا کیسا کر سکتے ہیں۔۔؟؟

روحی غصہ میں اپنے بابا سے کہتی ہے۔۔

روحی۔۔؟؟ باسیل بھی غصے میں اس کا نام لیتا ہے اور اتنے میں سلطانہ بیغم بھی اس کے پاس آکر اسے خاموش کروانے کے جاتی ہے۔

79%

امی ایک سیکنڈ۔۔!!!روحی اپنا ہاتھ اپنی ماں کے ہاتھوں سے چھوڑوا کر

اپنے بابا کی طرف بڑھتی ہے۔۔

بابا اچھا لگے گا آپ کو کہ کسی کی بیٹی اپنے باپ اور بھائی

ہے بدلے کی نظر چڑھے

روحی خاموش ہو جاؤ۔۔!!!باسیل اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے

غصہ میں کہتا ہے۔۔

بیٹا تم ابھی چھوٹی ہو تمہیں ابھی ان سب کے بارے میں کچھ نہیں

پتا ہے تم خاموش ہو جاؤ۔۔

فیروز صاحب روحی کے پاس آکر اسے چپ کروانے کی

کوشش کرتا ہے۔۔

میری شادی کرواتے وقت میں چھوٹی تھی اس بات کا احساس نہیں

ہوا تھا آپ لوگوں کو شادی کرواتے وقت مجھے بڑا بنا دیا تھا

اور اب شادی کے بعد کچھ بول رہی ہوں تو اب مجھے آپ لوگوں نے

چھوٹا بنا دیا ہے۔۔؟؟

روحی اپنے باپ سے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی بد تمیزی مت کرو اپنے بابا سے۔۔ سلطانہ بیغم سخت

لہجے میں کہتی ہے۔

امی بد تمیزی نہیں کر رہی ہوں اور نا ہی بابا سے کبھی میں

بد تمیزی کر سکتی ہوں۔

79%

آپ لوگوں کو بھی ان کا کیا ہوا فیصلہ سہی لگ رہا ہے۔۔؟؟

روحی اپنی ماں سے پوچھتی ہے۔

جواباً سلطانہ بیگم کچھ نہیں کہتی ہے اور نظریں چراتے ہوئے روحی سے دو قدم دور ہو جاتی ہے۔۔

آفرین ہے آپ لوگوں پر اور تم پر بھی بدر۔۔

روحی غصے میں سب کو دیکھتے ہوئے بدر کی طرف دیکھ کر رک جاتی ہے اور بدر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی۔۔؟؟ باسیل ایک اور آواز غصے میں لگاتا ہے اور روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔

باسیل وہی رک جائیں میرے پاس آکر مجھے خاموش کروانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو کیونکہ غلط میں نہیں آپ ہیں شرم آنی چاہیے آپ کو اور تمہیں بھی بدر ایک لڑکی کی زندگی برباد کر رہے ہیں اور زارا کوئی افسوس نہیں ہے دونوں کو۔۔

روحی تلخ اور سخت لہجے میں ان دونوں کو حقیقت کا آئینہ دیکھاتے ہیں۔۔

روحی بات اگر لڑکی کی زندگی کی برباد کرنے کی ہے تو وہ میں نے اب تک کی نہیں ہے وہ تو میں اب کروں گا

بدر روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہے پر رک جاتا ہے اور مڑ کر آئمہ کو غصے میں دیکھنے لگ جاتا ہے۔

79%

اس لڑکی کی زندگی برباد کرنے کی شروعات اس کے باپ بھائی نے ہی کی ہے اگر گھر میں بیٹی موجود تھی تو باقی بیٹیوں کی عزت بھی کرنی چاہیے تھی انہیں اپنی بیٹی کو سنبھال کر رکھو اور باقیوں کی عزت پامال کرو یہ کہاں کا انصاف ہے۔۔

بدر کہتے ہوئے آئمہ کی طرف قدم بڑھانے لگتا ہے اور اس کے بلکل سامنے جا کر جھکے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے غصے میں کہتا ہے۔۔

اب جب خود کی بیٹی اسی اذیت اور تکلیف سے گزری گی تو اچھے سے اندازہ ہو جائے گا دوسروں کی تکلیف پر کبھی ہنسنا نہیں چاہیے تھا اور میرے باپ کو مارنا بھی نہیں چاہیے تھا۔۔

بدر جن نظروں سے آئمہ کو دیکھ رہا تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسی پل اس کی جان لے کر اپنی غصہ کی آگ کو ٹھنڈا کرے۔۔

بدر کہہ کر زور سے آئمہ کی کلائی پکڑ کر غصے میں اسے اپنے ساتھ سیڑھیوں سے اوپر لے جاتا ہے۔۔

اس کی گرفت اتنی سخت تھی آئمہ کے ہاتھوں پر کہ اس کا ہاتھ فوراً سے لال سرخ ہونے لگ گیا تھا۔۔

بدر کے جاتے ہی ہیرا بیگم ایک بار پھر سے رونے لگ جاتی ہیں سلطان بیگم جلدی سے ان کے پاس آتی ہے اور انہیں اٹھا کر سنبھالنے لگتی ہیں۔۔

79%

روحی غصہ میں اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے باسیل کو ایک نظر غصے میں دیکھتی ہے اور پھر ہیرا بیغم کے لیے پانی کا گلاس لینے کے لیے کچن میں چلی جاتی ہے۔۔

روحی پانی کے کو واپس آتی ہے تو باسیل وہاں سے جا چکا تھا

روحی ایک نظر پوری حویلی پر ڈالتی ہے اور پھر پانی کا گلاس کے کر ہیرا بیغم کے پاس جاتی ہے۔۔

روحی تم سنبھالوں میں ابھی آتی ہوں تمہارے بابا سے بات کر کے سلطانہ بیغم روحی کو کہہ کر حویلی سے باہر فیروز صاحب کے پیچھے اپنی حویلی والے حصے میں چلی جاتی ہیں۔

تائی امی مت روئیں نا آپ ایسے روحی انہیں پانی پلا کر ان کے چہرے سے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی میرا شوہر اور بچہ دونوں برباد ہو گئی ہیں۔

ہیرا بیغم روحی کو دیکھتے ہوئے کہتی ہیں اور کہہ کر زور سے رو پڑتی ہیں۔۔

تائی امی۔۔روحی کہتے ہوئے انہیں گلے سے لگا لیتی ہے

بدر میرا ہاتھ چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے۔۔

بدر اپنی گرفت مضبوط اے مزید مضبوط بناتا جا رہا تھا

پر آئمہ کا ہاتھ نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔

بدر اپنے کمرے میں آئمہ کو کیے زور سے اندر کی طرف دھکا دیتے ہوئے اس کا ہاتھ چھوڑ دیتا ہے۔

79%

یہ ہاتھ میں نے تمہیں تکلیف دینے کے لیے ہی پکڑا ہے ورنہ مجھے

کوئی شوق نہیں ہے تمہارا ہاتھ پکڑنے کا

بدر کمرے کا دروازہ بند کر کے آئمہ کی طرف دیکھتے

ہوئے غصے میں کہتا ہے۔

مجھے درد دینے سے کیا ملے گا آپ کو۔؟؟ آئمہ روتے ہوئے

اپنے ہاتھوں کو سہلاتے ہوئے بدر کی آنکھوں میں اپنی نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"شاید سکون" بدر مختصر سا جواب دے کر آئمہ کی طرف

قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مل جائے گا کیا..؟؟ آئمہ بدر کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے قدم

پیچھے کی طرف ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

کوشش کر کے دیکھوں گا ہر دن تمہیں درد دے کر تکلیف دے کر

اپنی پوری کوشش کروں گا سکون حاصل کرنے کی

بدر آئمہ کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تو پھر ٹھیک ہے آپ کر لیں اپنی کوشش میں گنہگار کی بیٹی ہوں

برداشت کرنے کو تیار ہوں۔۔

آئمہ کی باتوں پر بدر کے قدم رک جاتے ہیں وہ اس کے جھکے

ہوئے چہرے کو دیکھ کر ہلکا سا مسکرا دیتا ہے۔

تمہارے لیے بہتر بھی یہی ہو گا کہ تم برداشت کرو رہائی کی امید اور

مدد کی پکار دونوں کا ہی دم توڑ لوں

بدر اس کے جھکے ہوئے سر کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

79%

اور اگر کبھی میرا صبر ختم ہو گیا تو۔۔؟؟ آئمہ سر اٹھا کر بدر کی

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

تو بھی خاموش رہو اس حویلی کا ہر فرد تم سے نفرت کرتا ہے

خون بہا میں آئی ہو صبر رکھو گی تو زندہ رہو گی

ورنہ جتنی نفرت میں تم سے کرتا ہوں تمہیں اسی پل زمین میں زندہ

دفن کرنے سے پہلے ایک بار بھی نہیں سوچوں گا۔

خاموش رہو گی تو واقع میں زندہ رہو گی اگر کبھی بھی کچھ بھی

کہا تم نے تو یاد رکھنا بدر سکندر تمہیں چھوڑے گا نہیں

بدر آئمہ کا بازوؤں پکڑ کر اسے جھنجھوڑتے ہوئے اسے درد دیتے

ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر زور سے بیڈ پر دھکا دے کر

وہ خود واش روم میں گھس جاتا ہے۔۔

پیچھے آئمہ اپنے آپ کو سمیٹتے ہوئے بیڈ سے جلدی سے اٹھ کر

زمین پر گڈھنوں کے بل بیٹھ جاتی ہے اور اپنا سر اپنے

گڈھنوں میں چھپائے

ہوئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنے رونے کی آواز کو اپنے

اندر ہی دفن کرنے لگ جاتی ہے۔

بابا مجھے لے جائیں یہاں سے بابا۔۔ آئمہ اپنا ڈر اپنے گڈھنوں

پر ٹیکائے ہوئے روتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہوئے مزید زور سے رونے

لگ جاتی ہے۔۔

79%

Dastane E Basil ♥

Episode No 24

By Saleha Iqbal ..."

روحی ہیر اسینم کو چپ کروا کر ان کے کمرے میں چھوڑ کر غصے

میں پاگل ہوتے ہوئے باسیل کو ڈھونڈنے لگ جاتی ہے روحی اسے

کمرے میں چھت پر ہر جگہ ڈھونڈ لیتی ہے پر باسیل اسے کہیں

نظر نہیں آتا ہے۔۔

کہاں چھپ گئے ہیں یہ۔؟؟روحی حال میں کھڑی ہوئی ادھر اودھر

دیکھتے ہوئے خود سے کہتی ہے تو اس کی نظر

کیچن کے بلکل سامنے کی طرف بنے ہوئے دروازے پر پڑتی ہے جو کیچن کے پیچھے

سوئمنگ پول کے راستے کو جاتا ہے وہاں کوئی زیادہ جاتا نہیں

تھا اس لیے روحی کا دھیان وہاں نہیں گیا تھا

لیکن ابھی وہ اس طرف جا رہی تھی۔

روحی کا غصہ ویسے ہی اس کے سر چڑھا ہوا تھا باقی کا

غصہ باسیل ہے پاس کھڑی ہوئی شیزا کو دیکھ کر چڑھ گیا تھا۔

روحی جیسے ہی سویمنگ پول والے ایریا میں پہنچتی ہے

سامنے باسیل بلیک کلر کے ٹراوزر میں بلیک کلر کی بنیان پہنے ہوئے

سفید گوری رنگت پر بلیک کلر کمال کا لگ رہا تھا اوپر سے

اس کے چوڑی بوڈی او موٹے موٹے ڈولے جن پر ہلکا ہلکا پسینہ

آیا ہوا تھا وہ بوکسینگ کرنے میں لگا ہوا تھا اور اس کے پاس کرسی

پر شیزا بیٹھی ہوئی اس کی طرف ہنستے ہوئے دیکھ کر اس سے باتیں کر رہی تھی۔۔

79%

شیزا مسکرا ہی تھی لیکن باسیل کے چہرے پر زرا سی بھی مسکراہٹ

نہیں آرہی تھی شیزا کی باتوں پر

روحی کی نظر باسیل پر جاتی ہے پر وہ واپس سے شیزا کو غصے

میں گھورنے لگ جاتی ہے۔۔

یہ عورت مرے گی میرے ہاتھوں سے۔۔روحی غصے میں کہتے ہوئے

باسیل اور شیزا کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔۔

آنٹی۔۔آہ۔۔میرا مطلب ہے شیزا جائیں آپ ناشتہ کرلیں آمینہ آنٹی

نے آپ کے لیے ناشتہ بنا دیا ہے۔۔

روحی شیزا کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کی آواز پر باسیل فوراً پلٹ کر اس کی طرف دیکھتا ہے۔

مجھے بھوک نہیں ہے روحی میں بعد میں کھالوں گی

اور ویسے بھی اس سٹیویشن میں کون کھانا کھا سکتا ہے۔۔

کس کے حلق سے نیوالہ اتارے گا۔۔

شیزا گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ت سنیں آپ میری اس وقت میں جتنی شرافت سے کہہ سکتی تھی

نا میں نے کہ دیا ہے آٹھ کر چپ چاپ آپ یہاں سے چلی جائیں

میرے شوہر کو تاڑنا بند کریں ورنہ جتنا غصہ مجھے اس وقت ان

پر آرہا ہے نا وہ سب کا سب آپ پر اترے گا۔۔

روحی باسیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل باکسنگ بیگ کو پکڑے ہوئے روحی کو دیکھ رہا تھا جو سچ

میں غصے میں بھری پڑی تھی۔۔

79%

روحی یار بد تمیزی تو مت کرو چلی جاتی ہوں میں۔۔ شیزا مسکراتے ہوئے باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

میں بد تمیز ہوں پیدائشی بد تمیز ہوں اگر ایک بار اور میرے شوہر کو دیکھا اس کے بعد کے انجام کی زمہ دار آپ خود ہو گی ان سے نظریں ہٹائیں اور جائیں یہاں سے۔۔

روحی تلخ اور سخت لہجے میں شیزا کو غصہ میں گھورتی ہوئی کہتی ہے۔

شیزا ایک بار پھر سے باسیل کی طرف دیکھتی ہے جو ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اسے جانے کا کہتا ہے۔

شیزا باسیل کی بات مان کر وہاں سے روحی کو غصے میں گھورتی ہوئی چلی جاتی ہے۔۔

شیزا کے جاتے ہی باسیل اپنے ہاتھوں سے گلوز اتارتے ہوئے روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔۔

"میرے شوہر۔" باسیل روحی کے کان کے پاس سرگوشی نما انداز میں کہتا ہے۔۔

روحی پلٹ کر باسیل کی طرف دیکھتی ہے اور اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے زور سے سویمنگ پول میں دھکا دے دیتی ہے۔۔

باسیل سویمنگ پول میں اور سویمنگ پول سے کافی سارا پانی باہر نکل جاتا ہے۔۔

باسیل اپنے چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے سیومنگ پول میں پانی سے اوپر آتا ہے۔

79%

روحی مسکراتے ہوئے غصے میں گڈھنوں کے بل سویمنگ پول کے

پاس بیٹھتی ہے۔

آگر آئندہ آپ مجھے سس چڑیل کے ساتھ نظر آئیں نا انکل تو اگلی

بار سویمنگ پول میں نہیں چھت سے نیچے دھکا دوں گی میں آپ کو

سمجھ گئے آپ۔۔؟؟

روحی غصے میں کہتی ہے اور کہہ کر واپس حویلی میں چلی جاتی ہے لیکن

اپنی طرف والی حویلی میں

باسیل بھی غصے میں زور سے پانی میں ہاتھ مارتا ہے اور

سیومنگ پول سے باہر نکلتا ہے۔۔

...

رونا دھونا بند نہیں کروں گی تم۔؟؟ بدر واش روم میں سے

نکلتے ہوئے زمین پر گڈھنوں کے بل بیٹھی ہوئی آئمہ کو دیکھتے

ہوئے غصے میں کہتا ہے۔

آئمہ بدر کی آواز پر جلدی سے اپنے چہرے سے آنسوؤں صاف کرنے

لے جاتی ہے اور اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکیوں کی

آواز کو بند کرنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

بدر ایک نظر اس پر ڈالتا ہے اور الماری کی طرف بڑھتا ہے

آئمہ اسے الماری کے پاس جاتے دیکھ کر اپنے چہرے کو اچھے سے

صاف کرنے لگ جاتی ہے۔۔

79%

بدر اپنے لیے نیوی بلیو کلر کی شرٹ اور وائٹ

کلر کی پینٹ نکال کر وہ غصے میں زور سے الماری کا دروازہ بند کرتا ہے

اپنے کپڑے بیڈ پر پھینک کر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا

آئمہ کے پاس آتا ہے اور اسے بازوؤں سے پکڑ کر سیدھا بیڈ کی

سائیڈ والی دیوار سے لگا دیتا ہے۔

آہ وہ۔۔۔ آئمہ درد میں کراہتے ہوئے کہتی ہے۔

بولا تھا نا آواز نہیں آنی چاہیے تمہاری تو رو رو کر میرا دماغ

کیوں مزید خراب کر رہی ہو تم۔؟؟

بدر غصے میں دیوار پر ہاتھ مارتے ہوئے کہتا ہے۔

آئمہ ڈرتے ہوئے خاموش ہونے کے بجائے مزید رونے

لگ جاتی ہے۔۔

منہ بند کرلو رونا بند کرو۔۔ بدر آئمہ کا منہ اپنے ہاتھوں میں

جکڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بدر چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے۔۔ آئمہ اپنا منہ اس کے ہاتھوں

سے چھوڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

درد ہو رہا ہے۔؟؟ درد ہو رہا ہے تو برداشت کرو

بدر کہتا ہے اور کہہ کر آئمہ کو اس کی گردن سے پکڑ لیتا ہے۔۔

آواز بند کرو اپنی ایک آنسوؤں اور مزید تمہاری آواز میرے کانوں میں

پڑی تو یاد رکھنا آج کے بعد میں تمہیں خود کو خود دیکھنے لائق

بھی نہیں چھوڑوں گا۔۔

79%

بدر آپ چھوڑیں مجھے پلیز مجھے درد ہو رہا ہے پلیز

چھوڑ دیں مجھے۔

آئمہ روتے ہوئے سسکیاں لیتے ہوئے کہتی ہے بدر کا ہاتھ اپنی گردن

سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

بدر اسے روتے ہوئے دیکھ کر خود ہی اسے زور سے جھٹک کر چھوڑ دیتا ہے

ر بیڈ سے اپنے کپڑے اٹھائے ایک بار پھر سے واش روم میں چلا

جاتا ہے۔

آئمہ روتے ہوئے اپنے ہاتھوں پر بدر کے نشان دیکھ کر ایک بار پھر

سے زمین پر بیٹھ کر رونے لگ جاتی ہے۔۔

باسیل اپنے کپڑے چینج کیے گیرے کلر کے کارٹن کے شلوار قمیض پہنے

ہوئے صحن میں حویلی کی دوسری طرف آتا ہے۔

فیروز صاحب پولیس اسٹیشن جا چکے تھے اور سلطانہ بیگم ہیر اور بینم

کے پاس تھی روحی اکیلی حویلی میں اپنے کمرے میں موجود تھی۔

باسیل اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا

روحی کے کمرے کی طرف بڑھتا ہے۔۔

روحی شاور لے کر بلیک کلر کے کارٹن کے چکن کی فراک پہنے ہوئے

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوئی اپنی کمر پر

پھیلے گلے میں لگی ہوئی لمبی لمبی بلیک کلر کی دوڑیاں باندھ رہی تھی۔

79%

روحی کا مکمل دھیان جو آج صبح ہوا ان باتوں پر تھا وہ

دوڑیاں باندھ رہی تھی پر اس سے وہ بندھ ہی نہیں رہی تھی چہرے پر

بال بکھیرے ہوئے تھے۔

جس کی وجہ سے وہ صبح سے انہیں آپس میں باندھ نہیں پا رہی تھی۔

روحی شیشے میں دیکھنے کے لیے جیسے ہی مڑتی ہے

اتنے میں باسیل زور سے اس کے کمرے کا دروازہ کھول کر اس کے

کمرے میں داخل ہو جاتا ہے۔

اچانک سے باسیل کے آنے پر روحی کے ڈر کے مارے دل کی دھڑکنیں

تیزی سے بڑھنے لگ جاتی ہے۔۔

انکل۔۔؟؟ روحی دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ کہتی ہے۔

باسیل روحی کو بھیگا ہوا دیکھ کر دو پل کے لیے وہی رک جاتا ہے

پر جلد ہی خود کو کمپوز کیے وہ دروازے کو

بند کر کے اس کو لاک لگاتا ہے۔۔

انکل یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔؟؟ روحی اسے دروازہ بند کرتے

ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم نے مجھے سیومنگ پول میں دھکا کیسے دیا۔۔؟؟

باسیل دروازہ بند کیے ہوئے روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل رک جائیں وہیں پر میرے پاس مت آنا۔۔

روحی ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

79%

آج تم بچ کر دیکھاؤ میرے ہاتھوں سے حویلی میں اس وقت یہاں
پر کوئی بھی نہیں ہے۔
آج تم میرے ہاتھوں سے بچ کر دیکھاؤ باسیل روحی کی طرف قدم
بڑھاتے ہوئے ہوئے کہتا ہے۔
روحی باسیل کو آتا دیکھ کر جلدی سے بیڈ کے پاس چلی جاتی ہے
اور دوسری طرف جا کھڑی ہوتی ہے۔
روحی مرد اد ھر اجبر میرے سامنے۔۔!!!باسیل غصے میں کہتا
ہے۔۔
میرا دماغ خراب نہیں ہے کہ میں آپ کے پاس آؤں گی
روحی بیڈ کے دوسری طرف کھڑی ہو کر اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر
باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
تم نڈی سی ہو لیکن تم نے میرا جینا حرام کر رکھا ہے
تمہاری ہمت کیسے ہوئی تھی مجھے سیومنگ پول میں پھینکنے
کی۔۔؟؟باسیل روحی کی طرف آتے ہوئے کہتا
روحی جلدی سے بیڈ پر چڑھ کر دوسری طرف جا کھڑی ہوتی ہے۔
ہاں تو اگر مجھے دوبارہ اس چڑیل کے ساتھ نظر آئیں تو
بچ میں چھت سے دھکا دے دوں گی میں آپ کو
غصے میں باسیل کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف بیڈ سے گدی اٹھا کر
پھینکتی ہے۔۔

79%

وہ مجھ سے صرف بات کر رہی تھی۔۔ باسیل اپنے الفاظوں پر

زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

وہ گھور رہی تھی آپ کو۔!!! روحی بھی اپنے الفاظوں پر زور دیتے

ہوئے غصے میں کہتی ہے۔

ہاں تو لوگوں کی آنکھوں پر میں پٹی تو نہیں باندھ سکتا ہوں نا میں میں

ہوں ہی اتنا ہینڈسم کیا کر سکتے ہیں۔۔

باسیل اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

ایسی بات ہے تو پھر ٹھیک ہے آج کے بعد مجھ پر اٹھنے والی نظروں

کو بھی آپ کچھ نہیں کہیں گے بات ختم

جان لے لوں گا میں اگر تمہاری طرف کسی نے دیکھا بھی

باسیل روحی کی بات کاٹتے ہوئے بیچ میں غصہ

میں بول پڑتے ہیں۔۔

روحی اس کی بات پر خاموش ہو جاتی ہے اور خاموشی سے اس

کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔

تم ادھر میرے پاس آؤں۔۔ باسیل انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے

روحی کو اپنے پاس بلاتا ہے وہ نہیں آتی ہے تو خود اس کی

طرف قدم بڑھانے لگتا ہے۔۔

روحی غصے میں ایک بار پھر سے دیکھنے لگ جاتی ہے باسیل اس

سے پہنچتا ہے کہ روحی باسیل کو اپنی طرف آتا دیکھ کر ہوش میں آتی ہے

79%

اور اس سے دور جانے کے لیے دروازے کی طرف بڑھنے لگتی ہے

ایک قدم ہی دروازے کی طرف اٹھاتی ہے کہ باسیل کا ہاتھ ایک

بار پھر سے اس کی کمر تک پہنچ چکا تھا۔۔

باسیل روحی کو کمر سے پکڑ کر اس کی کمر اپنے سینے سے لگائے

ہوئے اسے دونوں ہاتھوں سے اپنی باہوں میں قید کرتا ہے۔۔

ایک ہاتھ کمر سے ہٹا کر وہ اس کی گردن سے اس کے گیلے بالوں

کو ہٹاتا ہے اور اس کی گردن پر اپنے لب رکھ دیتا ہے۔

سیل۔۔؟؟روحی جب جب اس کا نام لیتی ہے باسیل مسکرا دیتا۔

باسیل روحی کے کندھے پر اپنا سر رکھے ہوئے

روحی بے کال سے اپنے گال لگائے ہوئے اس کے چہرے پر

اپنی داڑھی چبھا رہا تھا۔

انکل۔۔؟؟روحی اپنا چہرہ باسیل کے چہرے سے ہٹاتے ہوئے

کہتی ہے۔

ہم۔۔باسیل روحی سے تھوڑا دور ہو کر اس کی فراک کی

دوڑی کو باندھتے ہوئے کہتا ہے۔

انکل آپ نے اتنا بڑا اغلط فیصلہ کیسے لے سکتے ہیں۔۔؟؟

روحی کی بات پر وہ اس کا رخ اپنی طرف موڑتا ہے اور دوبارہ

سے اسے اپنی باہوں میں قید کر لیتا ہے۔

79%

میں نے کوئی غلط فیصلہ نہیں لیا ہے۔

باسیل روحی کے چہرے سے اس کے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ نے ایک ساتھ تین زندگیاں برباد کر دی ہے اور آپ کہہ رہے

ہیں آپ نے کوئی غلط فیصلہ نہیں لیا ہے۔

یہ ضروری تھا۔۔!!! باسیل مختصر سا جواب دیتا ہے۔

س لیے۔؟؟ روحی باسیل کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

اپنے باپ کے قاتلوں کو سزا دینے کے لیے

باسیل ایک ایبرو اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

افسوس ہے مجھے کہ آپ اپنے انتقام کی نظر ایک معصوم لڑکی

کو کریں گے۔۔

روحی خود کو باسیل سے دور کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میرے فیصلوں پر افسوس مت کرو روحی کیونکہ اسی میں ہی سب کی

بھلائی ہے اور جو فیصلہ ہو گیا ہے وہ ہو گیا ہے

باسیل اپنے ہاتھ کمر پر باندھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

پر مجھے بے حد افسوس ہے آپ سے میں نے کبھی کوئی امید نہیں

لگائی تھی ہر اس بات کی توقع بھی نہیں کی تھی۔

آپ نے ہم سے بہت گھٹیا فیصلہ کیا ہے۔

روحی مایوسی میں اپنا سر ہلاتے ہوئے کہتی ہے اور کمرے سے باہر

جانے کے لیے کمرے کے دروازے پر پہنچتی ہے۔

78%

ہاتھ دروازے کو کھولنے کے لیے بڑھا ہی تھا کہ باسیل روحی کو اسی
دروازے سے پن کر دیتا ہے۔
اب یہ گھٹیا فیصلہ ہو چکا ہے اب ایسے قبول کرنا پڑے گا تمہیں
بھی اور باقی سب کو بھی آئمہ اب بدر کی بیوی ہے اور سکندر
خاندان کی چھوٹی بہو اب اس کی پہچان یہی ہے۔
جتنا جلدی ہو سکے اسے قبول کر لو اور اگر نہیں کروں گے تو مجھے
کروانا اچھے سے آتا ہے اور یہ بات تم بھی بہت اچھے سے جانتی ہو۔
باسیل روحی کے بازوؤں پر زور دیتے ہوئے اس کی آنکھوں
میں دیکھتے ہوئے اپنی ایک ایک بات کہتا ہے۔
بات ہمارے قبول کرنے کی نہیں ہے باسیل جس لڑکی کو خون بہا
میں آپ کے گھر آئیں ہیں اس کے ہمیں قبول کرنے کی ہے
جو غلطی اس نے کبھی کی ہی نہیں اس کی سزا اس کو دے دی
گئی ہے اور وہ بھی پوری زندگی کے لیے
آپ کو لگتا ہے وہ اس خاندان ہے کسی بھی فرد کو
معاف کرے گی۔۔؟؟
روحی کی باتوں پر باسیل کی گرفت اس کی بازوؤں پر ڈھیلی پڑ رہی تھی۔۔
بات انتقام کی تھی تو انتقام گنہگار سے لینا چاہیے تھا اس کے بدلے
میں کسی معصوم انسان سے نہیں جو آپ نے اور بدر نے کیا
وہ قابل قبول نہیں ہے۔۔

78%

روحی کی باتیں سنتے ہوئے باسیل روحی سے دور جا کھڑا ہوتا ہے
اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک لمبی گہری سانس لیتا ہے۔

اب تو کر لیا ہے آپ نے جو کرنا تھا دعا کریں گا اس
کے دل سے اب ہمارے لیے بددعا نا نکلے اس کے بابا نے ایک
کی جان لی ہے آپ کی غلطی پورے خاندان کی ایک ساتھ جان
لے گی انکل

روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے کہہ کر غصے میں اور مایوسی میں
اپنا صوفے سے دوپٹہ اٹھائے وہ کمرے سے باہر نکل جاتی ہے۔۔

باسیل بھی تھوڑی دیر بعد کمرے سے باہر نکل کر
حویلی سے باہر سیدھا اپنی گاڑی میں سوار ہو کر گاؤں میں
کنسٹرکشن سائیڈ پر وزٹ کرنے کے لیے چلا جاتا ہے۔۔

بدر واشں روم سے نکل کر وہ بھی غصے میں دروازے کو بند
کیے ہوئے حویلی سے باہر اپنی گاڑی میں سوار ہو کر
باہر نکل جاتا ہے۔۔

روحی حویلی میں اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی کہ اس کے
کانوں میں آئمہ کے رونے کی آواز آتی ہے۔

حی اپنے کمرے میں جانے کے بجائے سیدھا بدر ہے کمرے کی
طرف بڑھتی ہے۔۔

78%

روحی جیسے ہی بدر کے کمرے کا دروازہ کھولتی ہے تو سامنے
بیڈ سے پاس زمین پر آئمہ گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی اب تک برقع میں
ہی رو رو کر اپنا حال برا کر رہی تھی۔۔
روحی اسے دیکھ کر ایک لمبی گہری سانس لیتی ہے
اور اس کے پاس جا کر زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتی ہے۔۔
آئمہ۔۔؟؟؟ روحی اس کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے
دھیمے لہجے میں اس کا نام لیتی ہے۔۔
آئمہ روحی کو بہت اچھے سے جانتی تھی وہ لوگ یونیورسٹی میں
ملتے تھے ہر کبھی زیادہ بات چیت نہیں ہوئی تھی ان دونوں
کی روحی ہمیشہ اپنی مستیوں میں لگی رہتی تھی۔
اور آئمہ اپنی پڑھائی میں ہمیشہ برقع میں ملبوس رہتی تھی
ملک شہباز اور ملک زمان نے اسے کبھی کسی سے دوستی
بھی نہیں کرنے دی تھی ہر وقت وہ اس کے بابا کے آدمیوں کی نظر میں
رہتی ہے اس لیے اس کے کبھی کوئی دوست نہیں تھا
آئمہ روحی کی آواز پر سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھتی ہے
اور روحی کو دیکھتے ہی اس کے گلے لگ کر
رونے لگ جاتی ہے۔
روحی اس کی حالت دیکھ کر خود بھی رونے لگ جاتی ہے
وہ ہمیشہ عورتوں کی مدد کرنے والی لڑکیوں کے لیے آواز اٹھانے
والی اپنے گھر والوں کی کی گئی ایک معصوم لڑکی پر زیادتی کو نا روک پائی۔۔

78%

آئمہ ایسے روتے نہیں ہیں اگر ابھی سے کمزور پڑ جاؤ گی

تو کیسے چلے گا یار۔۔

روحی اس کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے اور ساتھ

ساتھ اس کا اسٹولر کھولنے لگتی ہے۔۔

روحی کیا ہر لڑکی کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہم بیٹیوں کو

اپنے ماں باپ کے فیصلوں کے آگے ان کی عزت کے آگے اپنی خوشیوں کو

اپنی خواہشات کو چھوڑنا پڑتا ہے۔

صرف ان کی عزت کی خاطر اپنی پوری زندگی برباد کرنے پڑتی ہے

انہیں اپنی بیٹی ہونے کا ثبوت دینے کے لیے۔۔؟؟

آئمہ نم لہجے میں آنکھوں میں آنسوؤں کیے ہوئے روحی کی طرف

دیکھتے ہوئے اپنے جواب کا انتظار کرتی ہے۔

روحی کی آنکھیں بھی نم ہو چکی تھیں وہ بھی اپنے باتیں

اپنے ماں باپ کی عزت کی خاطر ایک ایسے ہی رشتے میں بندھ گئی تھی۔

ہم۔۔ہم۔ بیٹیوں کو ہر حساب ادا کرنا پڑتا ہے ہر چیز کا

ہمیں دیے گئے پیار کا، عزت کا، عیش و آرام کا ہر چیز کا

حساب دینا پڑتا ہے۔۔

ماں باپ جو ہوتے ہیں آئمہ وہ ہماری زندگیوں کے فیصلے کرنے

کے لیے ہوتے ہیں ہاں کچھ ماں باپ اپنے بچوں میں اپنا مطلب بھی ڈھونڈ

لیتے ہیں اور کچھ انہیں ہر مطلب سے بچانے کے لیے فیصلہ

کرتے ہیں۔۔

78%

میرے ماں باپ نے بھی میری زندگی کا ایک ایک فیصلہ ایسا کیا تھا
جس پر مجھے پہلے افسوس تھا مگر اب نہیں ہے۔
میری شادی کو ہوئے ایک مہینہ 13 دن ہو چکے ہیں۔
باسیل سے جب میری شادی ہوئی تھی پتا ہے مجھے تم سے بہت
غصہ آتا تھا میں اپنی ماں سے بہت زیادہ ناراض ہوئی تھی
پر یقین مانو اس ایک مہینے میں ہے مجھے افسوس ہونے کے بجائے
اب خوشی ہوتی ہے۔۔
میرے انکل بہت کمال کے ہیں دنیا کے صرف دنیا کے
ہی نہیں وہ ہمارے گھر والوں ہے سامنے بھی وہ ایک کھڑوس
پتھر دل شخص ہیں پر میرے لیے وہ بلکل الٹ ہیں نا کہ میری ہر بد تمیزی
پر ہر بکواس ہر وہ مجھے ڈانٹتے نہیں ہیں بلکہ پیار سے مجھے
سمجھاتے ہیں۔
روحی کی باتوں پر آئمہ کی آنکھوں سے آنسو دیں بہنا رک گئے تھے
وہ رونا بھول گئی تھی بس روحی کو سنتی جا رہی تھی۔
باسیل جیسے ہیں بدر بلکل اس کا الٹ ہے بدر اور میں بلکل ایک جیسے
ہیں ہمیں یونیورسٹی میں دیکھا تو ہے تم نے وہ بھی میرا طرح
کا پاگل ہے پر وہ بد تمیز نہیں ہے برا انسان نہیں ہے
ہاں وقت اور حالات ایسے ہیں کہ وہ اسے برا بنا رہے ہیں
ہر بدر برا انسان نہیں ہے ہمارے خاندان میں کوئی برا نہیں ہے۔

78%

تمہارے ساتھ جو ہوا وہ تمہارا نصیب ہے آئمہ میں بھی اپنے ماں
باپ کی مرضی کو دیکھ کر اس رشتے میں جڑ گئی تھی
کیونکہ وہ لوگ چاہتے تھے انہیں اپنی عزت کی خاطر مجھے اس رشتے
میں جوڑنا تھا اور اوپر گرم دماغ کی میں بھی کر لی انکل سے
شادی روحی درد بھری مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہتی ہے۔
تم انہیں انکل کیوں بول رہی ہو کیا وہ بڑی عمر کے ہیں۔؟؟
آئمہ معصومانہ انداز میں روحی کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔
روحی اس کی معصوم سی شکل دیکھ کر مسکرا دیتی ہے۔
نہیں تو۔۔ باسیل تو بہت زیادہ والے ہی ہینڈسم انسان
اور وہ صرف 31 سال کے ہیں وہ ہینڈسم اور اوپر سے میرے
شوہر بھی ہیں اور مجھ سے بڑے بھی اگر میں انہیں ان کے نام سے
بلاؤں گی تو اچھا نہیں لگے گا نا
جتنے وہ ہینڈسم ہیں انہیں میری ہی نظر نا لگ جائے اس لیے میں
انہیں انکل کہتی ہوں۔
مجھے اچھا لگتا ہے اور اب تو انہیں بھی عادت ہو گئی ہے
میرے منہ سے اپنے نام کے بجائے انکل سننے کی
روحی کے چہرے پر مسکراہٹ تھی کبھی ختم نا ہونے والی مسکراہٹ
جس کی وجہ اس کے انکل کا ذکر ہی تھا۔۔

78%

تمہیں تو اچھا شوہر مل گیا وہی جو تم پر غصہ نہیں کرتے
تمہاری نادانیوں پر تمہیں سمجھاتے ہیں تم پر غصہ نہیں کرتے ہیں بلکہ
تمہارا غصہ کم کرنے کی کوششیں کرتے ہیں۔
پر مجھے اچھا شوہر نہیں ملا جس کے بارے میں کبھی سوچا
نہیں جسے ایک دوبارہ سرسری سی نظر سے دیکھا تھا وہ آج میرے
شوہر ہیں جن کے بارے میں کچھ جانتی تک نہیں ان سے اب میرا
رشتہ جڑ چکا ہے۔
آئمہ کی آنکھوں میں ایک بار پھر سے آنسوؤں نے جگہ لے لی تھی
بدر کو ہمیشہ تمہارے ساتھ میں نے یونیورسٹی میں دیکھا تھا
تمہاری ہر نادانی بیوقوفی میں وہ تمہارے ساتھ ہوتے تھے
لیکن ان سے کبھی میری شادی ہو گی یہ میں نے انہیں دیکھ کر
کبھی بھی نہیں سوچا تھا۔
غلطی میرے بابا اور بھائی کی تھی اور اب سزا مجھے ملے
گی میں کبھی اپنے گھر والوں کو معاف نہیں کروں گی
اگر میری ضرورت نہیں تھی مجھے کبھی انہیں محبت نہیں تھی
ایک دن اگر انہوں نے مجھے اپنے کسی خون کی نظر کرنا تھا تو
مجھے پیدا ہی کیوں کیا انہوں نے ایک حویلی میں پیدا ہوئی تھی میں
پر ہمیشہ کال کوٹھری میں قید بندوں کی طرح میں نے اپنی زندگی
گزاری تھی پر کبھی یہ نہیں سوچا تھا

78%

کہ ایک حویلی میں پیدا ہونے کی اتنی بڑی قیمت ادا کرنی پڑے گی

مجھے میں اچھا ہی اولاد تو تھی ہی اب ایک اچھا ہی

بیوی بھی بن گئی ہوں۔

آئمہ کی باتیں اس کے آنسوؤں روحی کا دل چھلنی کر رہی تھیں۔

میں اتنی بڑی آزمائش کا سامنا کیسے کروں گی میں یہ سب

برداشت نہیں کر سکتی ہوں میں اپنے بابا کی کس کس

غلطی کا ازالہ کروں گی میں نہیں کر سکتی ہوں مجھ سے نہیں ہو گا یہ سب

آئمہ کہتے ہوئے ایک بار پھر سے اپنا سر اپنے گھٹنوں میں چھپائے

ہوئے زور زور سے رونے لگ جاتی ہے۔۔

روحی کی آنکھیں نم ہو چکی تھی وہ بھی اس کی باتیں

سن کر رونے لگ جاتی ہے پر جلد ہی خود کو کمپوز بھی کر لیتی ہے۔

آئمہ۔۔۔؟؟ میری طرف دیکھو مت روؤ

روحی اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اس کے آنسوؤں

صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم اکیلی نہیں ہو میں ہوں تمہارے ساتھ میں تمہارے اس مشکل

وقت میں تمہاری مدد کروں گی میں وعدہ کرتی ہوں

تمہاری ساتھ اب کوئی زیادتی نہیں ہونے دوں گی چاہے اس کی مجھے

خود مشکلات کا سامنا کرنا پڑے میں کروں گی پر ہر حال میں تمہارا

ساتھ دوں گی ہمیشہ۔۔۔"

77%

Dastane Rooh E Basil ♥

Episode No 25

By Saleha Iqbal ..."

اچھا چلو جلدی سے تم اب رونا بند کرو اٹھ کر فریش ہو

جاؤ کل رات سے رو رو کر حال کیا ہوا ہے تم نے

حی آئمہ کے چہرے سے اس کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

میرے پاس کپڑے نہیں ہیں۔۔ آئمہ روتے ہوئے کہتی ہے

آہ میرے پاس تو ہیں نا کپڑے تم برقع اتارو منہ ہاتھ دھو

لو میں کپڑے لے کر آتی ہوں تمہارے لیے

روحی اسے کہہ کر

خود جلدی سے اپنے کمرے میں چلی

جاتی ہے اور اپنے کپڑوں میں سے ایک نیا سوٹ نکلا کر

آئمہ کے لیے ساتھ جوتی بھی لے کر آتی ہے اسے

واش روم میں دیکھ کر وہ کپڑے بیڈ پر رکھ کر واپس اپنے

کمرے میں چلی جاتی ہے

اور جاتے ساتھ ہی اپنے فون سے مہرین کو فون ملانے لگ جاتی ہے

پر مہرین کا فون نہیں لگ رہا تھا۔۔

روحی کمرے میں ٹہلتے ہوئے اسے بار بار فون کرنے کی کوشش

کرتی ہے پر مہرین کا فون بند ہی آرہا تھا۔

روحی بغیر وقت ضایہ کیے ہوئے جلد بازی میں حویلی سے باہر نکلتی ہے۔

77%

اور ڈرائیور کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر مہرین کے گھر چلی جاتی ہے۔

روحی جے جاتے ہی باسیل واپس حویلی آجاتا ہے اور روحی کو ہی دیکھتے ہوئے وہ سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھتا ہے پر وہ اسے کہیں بھی نظر نہیں آتی ہے باسیل روحی کو دیکھتے ہوئے واپس سیڑھیوں سے نیچے اتر جاتا ہے۔۔

وہ آخری سیڑھی پر پہنچا ہی تھا کہ شیزا باسیل کو دیکھتے ہوئے اپنے کپڑوں کو ٹھیک کرتے ہوئے اس کے پاس آجاتی ہے۔

باسیل کسی کو ڈھونڈ رہے ہو۔۔؟؟

شیزا باسیل کے پریشان چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

ہم۔۔ میری بیوی کہاں ہے۔؟؟ روحی کو دیکھا ہے تم نے کہیں کمرے میں نہیں ہے وہ۔۔؟؟

باسیل سیڑھیوں سے اتر کر شیزا کے سامنے آکھڑا ہوتا ہے اور تجسس سے پوچھتا ہے۔

ہاں وہ ڈرائیور کے ساتھ باہر گئی ہے بس اِتنا پتا ہے مجھے اور کچھ بھی نہیں پتا ہے۔۔

شیزا اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے کہتی ہے۔

77%

باہر گئی ہے۔۔!!باسیل شیزا کی بات کو دہراتا ہے اور باہر کی

طرف دیکھتا ہے۔۔

شیزا اس کے چہرے پر روحی کے لیے پریشانی دیکھ کر شیزا لمبی

گہری سانس لیتے ہوئے اپنے غصے کو کم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

باسیل۔۔؟؟ شیزا اسے آواز لگاتی ہے۔

ہاں۔!!باسیل دروازے سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے گاؤں دیکھنا ہے میں جب سے یہاں آئی ہوں تب سے اسی

حویلی میں رہ رہی ہوں اب گھٹن ہونے لگی ہے تھوڑی دیر کے لیے مجھے

اپنے ساتھ باہر لے جاؤ گے۔۔؟؟

شیزا تجسس سے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے جواب کا

انتظار کرتی ہے۔

ہمارے گاؤں میں شاید تمہارے حساب سے کچھ نا ہو تمہیں دیکھ

کر مجھے نہیں لگتا ہے کہ تمہارا موڈ فریش ہوگا

باسیل اپنے ہاتھوں کو کمر پر باندھے ہوئے دوبارہ دروازے کی

طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ایسا نہیں ہے مجھے گاؤں بہت پسند ہے اس لیے تو میں سب تک

یہاں ہوں چلو لے چلو نا مجھے باہر ہم دونوں تھوڑی دیر بعد واپس

آجائیں گے تمہارا بھی دماغ فریش ہو جائے گا

اور میرا ایک ساتھ ٹائم اسپینڈ کریں گے تو ٹینشنوں سے کچھ

وقت کی آزادی ہی مل جائے گی۔

77%

مجھے اپنی ٹینشنوں سے چھٹکارا حاصل نہیں کرنا ہے شیزا

میں اس وقت پریشان اپنی بیوی کی گھر میں غیر موجودگی پر ہوں

اور اس کے لیے پریشان ہونے سے میں کبھی چھٹکارا

حاصل نہیں کرنا چاہتا ہوں۔

باسیل دوٹوک لہجے میں شیزا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

شیزا کی باتوں پر اپنا سر جھکا لیتی ہے۔

باسیل شیزا کا مایوس جھکا ہوا سر دیکھ کر اپنی آنکھیں کیے ایک

لمبی گہری سانس لیتا ہے۔۔

چلو آجاؤ گھوما کر آتا ہوں تمہیں اپنا گاؤں تب تک میری

بیوی بھی واپس آجائے گی اس کے بغیر حویلی میں میں کروں

گا بھی کیا۔۔

باسیل مسکراتے ہوئے کہتا ہے اور شیزا کو باہر چلنے کا اشارہ

کرتا ہے۔۔

شیزا کو باسیل کا رویہ اس کا لہجہ سب حیران کر رہا تھا۔

پر وہ اسے کچھ اور نہیں کہنا چاہتی تھی اس لیے وہ بھی مسکراتے

ہوئے باسیل کے پیچھے پیچھے چل پڑتی ہے۔

روحی ڈرائیور کے ساتھ مہرین کے گھر پہنچتی ہے وہ جلدی سے

گاڑی سے نکل کر اندر کی طرف بھاگتے ہوئے جاتی ہے کہ وہاں حال

میں کھڑے ہوئے بدر کو مہرین کے بابا کے سامنے وہ حیران رہ جاتی ہے۔

77%

انکل مجھے ایک بار مہرین سے ملنے دیں میرا اس سے ملنا
ضرور ہے ایک بار مل کر میں واپس چلا جاؤں گا۔۔
بدر انسسٹ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔
کس رشتے سے کس حیثیت سے میں اب تمہیں اپنی بیٹی سے ملنے
دو شادی شدہ ہو چکے ہو تم بدر اب میری بیٹی کا پیچھا
چھوڑ دو اور جا کر گھر میں جو خون بہا میں اپنی بیوی لائے ہو
اس کے ساتھ وقت گزارو
چلو یہاں سے۔۔۔ مہرین کے بابا غصے میں آگ بگولہ ہوتی
ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔
سرین کے گھر میں سب جانتے تھے بدر اور مہرین ہے بارے میں
اس لیے وہ آسانی سے اس سے ملنے اس گھر
پہنچ چکا تھا۔۔
بدر جاؤ یہاں سے۔۔ ایک بھاری آواز میں زور سے دھاڑتے
ہوئے کہتے ہیں۔۔
انکل۔۔۔
بدر خاموش۔۔ بدر کہہ ہی رہا تھا کہ پیچھے سے روحی زور سے
آواز لگا کر اس کو چپ کروا دیتی ہے۔
روحی لمبے لمبے ڈگ بھرتی ہوئی بدر کے پاس آتی ہے اور اسے اپنے
پیچھے کیے ہوئے مہرین ہے بابا کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے۔

77%

انکل میں جانتی ہوں جو ہوا ہے مہرین کے ساتھ وہ اچھا نہیں ہے

لیکن اس کے لیے آپ بدر کی انسلٹ بھی نہیں کر سکتے ہیں

جو ہمارے ساتھ ہوا ہے اس سے بھی آپ اچھی طرح سے واقف ہیں

سٹیویشن کیا تھی وہاں یہ میں یقینا نہیں جانتی ہوں

پر آپ کو ضرور اندازہ ہو گا بابا نے ضرور آپ کو سب کچھ

بتا دیا ہو گا۔۔

اس کے بعد بدر سے اس طرح کا رویہ اختیار کرنا کیا ٹھیک

لگتا ہے آپ کو۔۔؟؟

روحی کی باتیں سامنے والے انسان کو خاموش کروا دیتی ہیں

آج بھی وہی ہوا سامنے عمر میں چھوٹا انسان ہو

یا کوئی بڑی عمر کا آدمی کب بچوں کی طرح ریکٹ کرنا ہے اور

کہاں بڑوں کی طرح باتیں کرنا یہ روحی کو اچھے سے آتا ہے۔۔

ل اس غلطی ہے میں مانتی ہوں ہر آپ اس بدتمیزی نہیں کر سکتے ہیں

بدر سے بدتمیزی کرنے والے لوگوں کو روحی نے نا پہلے کبھی

برداشت کیا ہے نا وہ اب کرے گی میرے بھائی سے بدتمیزی کرنے کا

حق کیسی کے پاس بھی نہیں ہے۔۔

روحی اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے مہرین کے بابا کی آنکھوں

میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اور کہہ کر بدر کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ گھر سے باہر

لے جاتی ہے۔۔

77%

روحی اسے گھر سے باہر روڈ پر جہاں گاڑیاں کھڑی ہوتی ہیں
وہاں کے جاتی ہے اپنے سامنے کیے ایک زوردار تھپڑ بدر کے منہ پر
دے مارتی ہے۔
جب محبت مہرین سے کرتے ہو آئمہ سے شادی کرنے کی کیا
ضرورت پڑ گئی تھی تمہیں۔۔۔؟؟
شادی کرتے ہوئے تمہیں ایک بار بھی مہرین کا خیال نہیں آیا۔۔؟؟
روحی غصے میں بدر کے جھکی ہوئی نظروں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔
گھر کے اندر سے بالکنی میں کھڑی ہوئی مہرین بدر کے منہ پر
پڑنے والے تھپڑ کو با آسانی سے دیکھ رہی تھی اور دیکھ دیکھ کر
اپنا حال مزید خراب کر رہی تھی۔۔
اب بولو گے کچھ یا یونہی اپنی نظریں جھکائے ہوئے کھڑے رہو گے۔
کیا کہو میں۔۔؟؟ میں نے زندگی برباد کی ہے کسی کی یا میری خود
کی ہو گئی ہے۔۔؟؟؟
بدر سوالیہ نظروں سے نم آنکھوں سے روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
تجھے کیا لگتا ہے روحی مجھے کوئی شوق چڑھا تھا ایک انجان
لڑکی جس کو کبھی دیکھا نہیں جس کا کبھی میں نے نام نہیں
سنا اس لڑکی سے شادی کرنے کا
جبکہ میں پہلے ہی کسی سے شدت سے محبت کرتا ہوں۔۔
گھوم کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک لمبی گہری سانس لیتا ہے۔

77%

تو میں بھی وہی کہہ رہی ہوں بدر کیوں اس انچاہے رشتے میں
بندھ گیا ہے تو کیوں کیوہے خود کو بردبار اور اپنے ساتھ ساتھ
دوا اور زندگیوں کی ایسی کون سی موت پڑ رہی تھی
تجھے شادی کرنے کی کس کے لیے کی ہے یہ شادی۔۔؟؟
روحی غصے میں بدر کی پیٹھ کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔
تیرے لیے تیری وجہ سے کی ہے میں نے اس سے شادی
بدر پلٹ کر غصے میں روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔
کیاا۔۔؟؟؟روحی اس کی بات پر حیرانگی سے ادھر ادھر
بوکھلاتے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔
ں اگر میں اس لڑکی سے شادی نہیں کرتا تو اس وقت حویلی میں
وہ میری بیوی کی حیثیت سے نہیں باسیل سکندر کی بیوی کی
حیثیت سے موجود ہوتی۔
روحی اس بات کی بلکل بھی توقع نہیں کر رہی تھی بدر کی بات
نے اسے مزید کچھ بولنے سے روک دیا تھا۔۔
۔۔کیا بکواس کر رہا ہے تو مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا ہے اس
سب سے میرا کیا تعلق ہے۔۔
تیرا تعلق نہیں ہے پر بھائی کا تعلق ضرور ہے اور اب تو بھائی سے
جڑ چکی ہے۔۔

77%

پنچائیت کا فیصلہ جانتی ہے کیا ہوا تھا۔۔؟؟

بھائی نے ان کی بیٹی نہیں ملک زمان کو مانگا تھا سزا کے طور پر

پر ملک شہباز کے گاؤں کے لوگوں نے ملک زمان کی جگہ ملک شہباز

کی بیٹی کا سودا کر دیا تھا۔

انہوں نے بھائی ہو کہا تھا کہ وہ خون بہا میں اپنی بیٹی کو

دینے کے لیے تیار ہیں چاہے تو اس سے شادی کر لیں یا پھر۔۔

بدر کہتے کہتے رک جاتا ہے۔۔

پھر کیا۔۔؟؟ روحی بدر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولی

یا پھر وہ چاہیں تو بنا شادی کے بھی اسے اپنے پاس رکھ سکتے ہیں

ہمارے بابا کی موت کے بدلے وہ ہمیں ایک لڑکی دے کر

ہمارا منہ بند کروا رہے تھے۔

بدر ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

سب نے یہ فیصلہ کیا کہ گولی انجانے میں غصے میں چل گئی تھی

اور ملک شہباز کی اس بات پر اب لوگوں نے یقین

کر لیا تھا کسی نے بھی انہیں سزا دینے کے حق میں کچھ کہا ہی

نہیں اور جو کہا وہ سن کر ہمیں ہی حیران کر دیا تھا۔

تو کیا انکل مان گئے تھے اس لڑکی کو رکھنے کے لیے۔۔؟؟

روحی ڈرتے ہوئے ہچکچاتے ہوئے بدر سے پوچھتی ہے۔۔

بدر روحی کی بات کا کوئی جواب نہیں دیتا ہے وہ خاموش رہتا ہے۔

77%

مطلب مان گئے تھے۔۔!!!روحی بدر کی خاموشی کو سمجھ چکی تھی۔۔

تم۔مردوں کے لیے واقع کی عزت کوئی معنی ہی نہیں رکھتی ہے

غیر مردوں کو تب ہی کچھ کہوں گی جب اپنے گھر کے

ٹھیک ہونگے۔۔

پھر انکل کو پسند نہیں کیا وہ جو انہوں نے تمہاری شادی اس سے

کروادی ہے۔۔

ایک کو پسند آئی تو شاید دوسری کو آجائے۔۔

روحی۔۔بدر غصے میں کہتا ہے۔۔

ملک زمان میں اور اس وقت تم دونوں بھائیوں میں کوئی فرق

نہیں نظر آرہا ہے مجھے قسم سے یار ایک کو لڑکی رکھیل بنانے کے لیے

آفر ہوئی تھی پر اس کی جگہ کسی اور نے اس سے شادی کرلی

اور اب دونوں بھائی اس کی زندگی کے فیصلے کرتے پھیر رہے ہیں۔۔

ایک بات میری کھول کر سن لو بدر تم میرے کزن ہو اور بہترین

دوست بھی لیکن یہ مت بھولو کہ روحی کس قسم کی لڑکی ہے۔

انکار کر سکتے تھے نا دونوں کہ نہیں کرنی ہے شادی اور نا ہی اس

لڑکی کی زندگی برباد کرنی ہے پھر کیوں خاموش رہے اب یہاں آکر

اپنی محبت کے دید سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے نا۔۔؟؟

روحی مایوسی سے سر جھکاتے ہوئے کہتی ہے۔

77%

میں نے اس سے اس لیے شادی نہیں کی ہے روحی کہ مجھے
یا بھائی کو وہ رکھنے کے لیے چاہیئے اگر میں شادی نا کرتا تو وہ
دونوں باپ بیٹے اس کا کہیں اور سودا کر دیتے پھر
بھائی نے بدلے کی نظر اس لڑکی سے میری شادی نہیں کروائی ہے
اس لڑکی کی عزت کی حفاظت کی خاطر انہوں نے مجھے اس سے
شادی کرنے کو کہا۔۔
کیا۔۔۔؟؟؟ روحی حیرانگی سے بدر کی باتیں سنتے ہوئے کہتی ہے۔
مہرین سے میں محبت کرتا ہوں اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اب
جو میں نے کیا ہے اس کے بعد وہ مجھے معاف نہیں کرے گی
میں یہاں اس سے صرف معافی مانگنے آیا تھا۔
بدر اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے بالوں کو پکڑے ہوئے ادھر ادھر
ٹہلتے ہوئے کہتا ہے اور پھر نظریں اٹھا کر مہرین کے کمرے
کی طرف
خوش نصیب ہوتے ہیں وہ لوگ جنہیں ان کا محبوب مل جاتا ہے
پیسے ہونے سے امیر ہونے سے کچھ نہیں ہوتا ہے
اگر محبوب ہو تو انسان کنگال ہو کر امیر ہوتا ہے۔۔
بدر کی نظریں مسلسل مہرین کے کمرے کی بالکنی میں تھی
جہاں سے مہرین واپس کمرے میں جا چکی تھی۔
وہ مجھے معاف نہیں کرے گی میں جانتا ہوں اور اس سزا کی
معافی ملنی بھی نہیں چاہیے میں نے وعدہ کیا تھا اس سے اور میں
خود ہی وہ وعدہ توڑ دیا ہے۔

77%

بدر جھکا کر نم آنکھوں سے کہتا ہے۔

بدر سنبھال خود کو یار جو نصیب میں پر والا لکھ دیتے ہیں وہی ہوتا

ہے یار تیری میری سوچ سے اگر یہ دنیا چلنے لگ جاتی ہو قسم

سے کوئی بھی انسان اپنی خواہشات کا گلہ کبھی نہیں گھونٹتا

اکثر لو سٹوریاں کامیاب نہیں ہوتی ہیں چاہیے ہزاروں کوششیں

کرلوں جو نصیب میں ہے ہی نہیں وہ کیسے ملے گا۔

روحی بدر کو بازوؤں سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے

کہتی ہے۔۔۔

لیکن بدر اس میں اس لڑکی کی تو کوئی بھی غلطی نہیں

ہے نا تو اس کے ساتھ بد سلوکی کیوں کر رہا ہے۔؟

روحی بدر کے جھکے ہوئے سر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے

کیونکہ وہ ملک زمان کی بہن اور ملک شہباز کی بیٹی ہے

اس کی شکل دیکھ کر اس کے باپ کی شکل میری آنکھوں کے سامنے

جاتی ہے جب اور جیسے وہ میرے سامنے میرے باپ کو مار کر

ہنس رہا تھا سب دیکھ رہے تھے وہ ہنس رہا تھا پھر بھی سب نے سب بڑوں

نے انہیں بے گناہ قرار دے دیا اور میرے باپ کی موت کو زائیہ کر دیا ہے۔

چاہیے گہری سانس لیتے ہوئے اپنے آنسوؤں کو کنٹرول

کرتے ہوئے کہتا ہے۔

جب جب اس کا چہرہ سامنے آئے گا تب تب میں اسے تکلیف دے

کر اپنے سکون کی تلاش کروں گا۔

77%

ملک زمان اور شہباز کو ان کی بیٹی کی صورت میں سزا ملے
گی اور ہر حال میں ملے گی۔۔
میں جانتا ہوں بھائی خود سب دیکھ لیں گے لیکن میں اپنے آپ کی
موت کا منظر نہیں بھول پا رہا ہوں
ان کے وہ ہنستے ہوئے چہرے بار بار آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں۔
مہرین سے مل کر اس سے اپنے وعدہ کی معافی مانگنا چاہتا تھا
کیونکہ اب ایک نئی زندگی کی شروعات کرنے جا رہا ہوں
اپنے دشمنوں کی بیٹی کے ساتھ مہرین کو اپنی وجہ سے سزا نہیں
دینا چاہتا ہوں
اور آئمہ کو اب چھوڑنا نہیں چاہتا ہوں بدر کا ہنستا ہوا
چہرہ تو دیکھا ہے سب نے اب ایک اور نیا چہرہ دیکھیں گے یہ
سب لوگ میں اپنے ماضی کی غلطیاں سب بھلا کر
اپنا بچپنا چھوڑ کر ایک نئی زندگی کی شروعات کروں گا
بدر مہرین کے گھر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔
مہرین اور بدر کی محبت کی کہانی اب ختم ہوئی اب بدر اور آئمہ
کی نفرت کی کہانی شروع ہو گی۔
ایسی نفرت جس کا حساب سود سمیت اس کے گھر والوں کو
دینا پڑے گا ہم سکندر ہیں اپنے دشمنوں کو اپنی ہار ہرگز نہیں دے سکتے ہیں۔

77%

جو جیسا کرے گا اب وہ ویسا بھرے گا چاہیے معصوم ہو یا بے

گناہ روحی ملکوں سے جڑا ہر شخص سزا بھگتے گا

میں کبھی بھائی جیسا سخت پتھر دل شخص نہیں بننا چاہتا تھا

پر دنیا واقع میں ہی معصوم اور شریف لوگوں کی نہیں ہوتی ہے۔

تو پھر ٹھیک ہے جیسی دنیا اب ویسے ہم

ر گہری سانس لیتے ہوئے روحی کی طرف دیکھتا ہے اور اس کے

کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے۔

سوری پارٹنر شاید ہماری دوستی کی ایکسپائری ڈیٹ آ گئی ہے

کیونکہ جو میں اب کروں گا وہ تجھے پسند نہیں آئے گا

پر اب وہ ہی کروں گا جو مجھے ٹھیک لگے گا۔۔

بدر روحی کی کندھوں سے ہاتھ ہٹا کر اپنی گاڑی میں سوار ہو کر

واپس حویلی کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

روحی وہی اسی طرح ساکت کھڑی رہ جاتی ہے اور سر اٹھا کر

مہرین کے گھر کی اس کے کمرے کی بالکنی کی طرف دیکھتی ہے۔

جہاں وہ دونوں کھڑی ہو کر ایک ساتھ آسمان کو دیکھ کر نا جانے

کیا کیا باتیں کرتی تھیں۔۔

ہر چیز تھی ہو جا رہی ہے میری زندگی کچھ بھی پہلے جیسا نہیں

رہا ہے سب چھوٹ رہا ہے۔

77%

بدر تیری میری دوستی کی ایکسپائری ڈیٹ کیسے آسکتی ہے۔؟؟

روحی کہتے ہوئے رو پڑتی ہے۔

میں مہرین کے پاس کیسے جاؤ تیرے ساتھ ساتھ میں

بھی اس کی نظر

میں گنہگار بن گئی ہونگی میں کیسے اسے سمجھاؤں گی

روحی کہتے ہوئے زمین پر لیٹ جاتی ہے اور اپنا سر اپنے

ہاتھوں میں پکڑے ہوئے رونے لگ جاتی ہے۔۔

یااللہ جو اچھا ہو سب کے لیے بہتر ہو اب بس وہی ہو میرے مالک

روحی کھڑی ہوتی ہوئی آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور

کہہ کر اپنی گاڑی میں جا بیٹھتی ہے۔۔

شام سے رات ہوتی جا رہی تھی روحی کو واپسی لوٹتے ہوئے

بدر حویلی آرہا تھا لیکن وہ حویلی واپس نہیں لوٹتا ہے وہی سے کہیں

اور چلا جاتا ہے۔۔

روحی اپنی گاڑی سے نکل کر سیدھا حویلی میں داخل ہوتی ہے تو

شیزہ کی نظر حال میں داخل ہوتی ہوئی روحی پر پڑتی ہے تو وہ فوراً

سے اپنا ہاتھ باسیل کے ہاتھ پر رکھ دیتی ہے۔

باسیل اس کی حرکت پر حیران ہوتا ہے اور شیزا کے ہاتھ سے نظر

اٹھا کر جیسے ہی اوپر دیکھتا ہے تو سامنے سے آتی ہوئی روحی کو

دیکھ کر وہ شیزا کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے ہٹا دیتا ہے۔۔

77%

روحی نظریں جھکا کر حویلی میں داخل ہو رہی تھی کہ اس کی نظر سامنے حال میں بیٹھے ہوئے باسیل اور شیز اپر پڑتی ہے جو ایک ہی صوفے پر دور دور بیٹھے ہوئے تھے روحی کی نظر ان کے ہاتھوں پر پڑ چکی تھی روحی بنا کچھ بولے چپ چاپ سیدھا اوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگتی ہے کہ پیچھے سے ہیرا بیغم کی آواز ہر وہ فوراً سے پکڑ کر اس پیچھے کی طرف دیکھتی ہے۔۔

اسلام وعلیکم تائی امی سوری مجھے آنے میں دیر ہو گئی

روحی دو سیڑھیاں ہی چڑھی تھی کہ واپس نیچے آکر ہیرا بیغم کے گلے سے لگ کر کہتی ہے۔۔

گڑیا ٹھیک ہو۔۔؟؟ ہیرا بیغم روحی کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔

ٹھیک ہوں میں تائی امی۔۔ روحی مسکراتے ہوئے ان کے چہرہ کے سامنے اپنا چہرہ لائے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

اچھا چلو کھانا مجھے یاد پڑتا ہے کہ تم نے کل سے کچھ بھی نہیں کھایا ہے

باسیل بیٹھا ہوا صوفے پر شہزاد کے ساتھ لیپ ٹاپ کی اسکرین پر کام کر رہے تھے شیز ابر ابر بولی جا رہی تھی لیکن باسیل کے کانوں میں پھر بھی روحی کی آواز آ رہی تھی۔۔

باسیل سن بھی رہے ہو مجھے۔۔؟؟ شیز ا ایک بار پھر سے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

سن رہا ہوں میں۔۔!!! باسیل کہتا ہوا شیز ا کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے ایک بار پھر سے ہٹاتا ہے۔

77% •

تائی امی مجھے بھوک نہیں ہے جب لگے گی تب کھالوں گی

میں جاؤ۔۔؟؟؟روحی تائی امی کے ہاتھوں کو پکڑے ہوئے پیار سے

پوچھتی ہے۔

م۔۔جاؤں۔۔۔ہیر ابیغم روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی فوراً سے دوبارہ بنا باسیل کی طرف دیکھے ہوئے سیڑھیوں سے

اوپر بھاگ جاتی ہے اور سیدھا اپنے کمرے میں

چلی جاتی ہے اپنا دوپٹہ اتار کر صوفے پر پھینکتی ہے اور پیر

مسین کو لٹکائے ہوئے وہ چھت کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

روحی کی نظریں مسلسل چھت کی طرف تھی اور اس کے دماغ

میں مسلسل باتیں گونج رہی تھیں۔

تم نے کتنی آسانی سے ہماری دوستی ختم کر دی جس کو سنبھال

کر رکھنے کے لیے میں نے تجھے شادی سے بھگا دینے سے پہلے

بار نہیں سوچا تو اس دوستی ختم کرے گا اس سے پہلے میں

تجھے ہی نا ختم کر دوں

وحی اٹھ کر بیٹھتی ہی ہے کہ سامنے سے اچانک باسیل آجاتا ہے

انکل ڈرا دیا مجھے۔۔روحی اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر

دھڑکتے ہوئے دل سے کہتی ہے۔

77%

تم اور ڈر گئی چڑیلیں بھی کبھی ڈرتی ہیں انسانوں سے

حیرانگی کی بات ہے۔۔

باسیل اپنے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

رات ہو گئی ہے تمہارے پاس دوپٹہ بھی نہیں ہے ہم دونوں کمرے

میں اکیلے بھی ہیں تو کیا میں یہ تمہارا اشارہ سمجھوں۔۔؟؟

کہتے ہوئے باسیل کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی۔

ہم سمجھ لیں آج رات اپنی آخری رات کا اشارہ سمجھ لیں آپ

اس دنیا میں۔۔

روحی اپنا دوپٹہ اوڑھتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔۔

آپ کی ایکسپائری ڈیٹ ویسے بھی نزدیک ہے اگر میرے ہاتھوں

سے مر بھی جائیں گے تو کیا فرق پڑے گا آپ کو

دنیا سے بوجھ ہی کم ہو گا۔۔روحی گندا سا منہ بنا کر گہری سانس

لیتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر دروازے کی طرف اپنا ایک

قدم ہی بڑھاتی ہے کہ باسیل کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے

روحی کے سامنے آ کھڑا ہوتا ہے۔۔

رات کو کمرے سے باہر جانا بند ہے تمہارا بھول گئی کیا۔؟؟

سیل روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پر سکون لہجے میں کہتی ہے۔

کیوں بند ہے۔؟؟روحی غصے میں پوچھتی ہے۔

کیونکہ میں نہیں چاہتا ہوں کہ تم باہر جاؤں۔۔باسیل کندھے اچکاتے

ہوئے کہتا ہے۔

77%

اور میں آپ کی بات کیوں مانو اور کیوں رہوں ایک کمرے میں
آپ کے ساتھ نہیں رہنا میں نے ساتھ آپ جائیں اور جا
کر شیز اباجی
کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر ان سے باتیں کریں میرے منہ مت لگیں آپ
روحی غصے میں کہتی ہے
کیونکہ بیوی تم ہو میری اس لیے تم میرے ساتھ ہی میرے
کمرے میں رہو گی باہر نہیں جاؤں گی تم
باسیل پر سکون سا روحی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولا
میں اس وقت نا تو آپ کی شکل دیکھنا چاہتی ہوں اور نا ہی
کچھ بھی سننا چاہتی ہوں سکون چاہیے مجھے جو آپ کے ساتھ
ایک کمرے میں مجھے نہیں ملے گا اس لیے باہر جانا پڑے گا۔۔
روحی باسیل کو کراس کرتے ہوئے کہتی ہے وہ اس سے
دور ایک قدم ہی ہوئی تھی کہ باسیل روحی کو دوپٹہ سے کھینچ کر اپنی
باہوں میں اٹھائے بیڈ کی طرف بڑھتا ہے۔۔
یہ۔۔ یہ۔ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔؟؟ روحی باسیل کی اس اچانک سی
حرکت پر بوکھلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔
تمہیں سکون دینے کی ایک کوشش۔۔ باسیل روحی کو بیڈ پر
لیٹاتے ہوئے روحی کا سر اپنی بازوؤں پر رکھ کر
اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

76%

Rooh E Basil ♥

Episode No 27

By Saleha Iqbal ... 🦋

آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔۔؟؟ روحی اپنے آپ کو باسیل کی

باہوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

وہی جو میں ہر بار کرنے کے چکروں میں ہوتا ہوں پر تم میرے

سارے ارمانوں پر پانی پھیر دیتی ہو ہمیشہ۔۔!!

باسیل بیڈ پر روحی کو لیٹاتے ہوئے اس کا سر اپنی بازوؤں پر رکھتے

ہوئے کہتا ہے۔

اچھا۔۔؟؟ تو پھر ٹھیک ہے نا اس بار بھی میں آپ کے ارادوں کو

ناکام کرنے والی ہوں اس لیے بہتر ہے آپ خود ہی جلدی سے مجھ سے

دور ہو جائیں اور مجھے اس وقت باہر جانے دیں

تاکہ میں گھر جا کر پڑھائی کر سکوں۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سیریس ہو کر کہتی ہے۔

ھائی میں سکون نہیں ملتا ہے میری جان سکون چاہیے تھا

تمہیں تو وہ میں تمہیں دوں گا اور اس وقت

دوں گا تاکہ یہ جو تمہارا گرم دماغ ہے وہ درست ہو جائے اور

تم پھر سے پہلی والی میری گڑیا بن جاؤ۔

76% •

باسیل روحی کے گلے سے اس کا دوپٹہ اتارتے ہوئے اس کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اگر آپ چاہتے تھے کہ میں ہمیشہ پہلی جیسی ہی رہوں تو نہیں

لانی چاہیے تھی نا مشکلات میری زندگی میں

مجھے بھی یوں ٹینشنوں میں رہنا پسند نہیں ہے پر آپ کے آنے کے

بعد ہر دن ایک نئی ٹینشن مل جاتی ہے مجھے

باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے بو

اور باسیل کے سینے پر ہاتھ رکھ کر

اسے خود سے دور کر کے اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔

مشکلات تو زندگی کا حصہ ہے اور جو ان کا سامنا کر سکے

انسان تو وہی ہے نا۔۔؟؟

روحی کی جھکی ہوئی پلکوں کو دیکھتے ہوئے اس کے سر پر

ہاتھ رکھ کر پیار سے کہتا ہے۔۔

تو ان مشکلات کا سامنا کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے جو رشتے جو

دوستیاں چھوٹ رہی ہے وہ چھوڑ دوں میں۔

ایک طرف بدر اور دوسری طرف مہرین جس سے میں

کوئی بھی بات کرنے سے

پہلے کبھی نہیں سوچتی تھی آج اس کے سامنے جانے سے

پہلے مجھے ہزار دفعہ سوچنا پڑ رہا ہے۔۔

76% •

صرف آپ کی وجہ سے۔۔روحی باسیل کا ہاتھ اپنے سر سے جھٹک کر غصہ میں اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولتی ہے اور کہتے ہوئے بیڈ سے دوپٹہ ہاتھ میں پکڑے ہوئے کھڑی ہو جاتی ہے۔

روحی بیڈ سے دوسری طرف سے اتری تھی وہ کمرے سے باہر جانے کے لیے غصے میں باسیل ہو کراس کرتی ہی ہے کہ وہ ایک بار پھر سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے سینے سے لگا کر اپنی باہوں میں قید کر چکا تھا۔۔

باسیل اس وقت مجھے کچھ مت کہیں میرا دماغ پہلے ہی بہت خراب ہو چکا ہے میں مزید نہیں کرنا چاہتی ہوں پلز چھوڑیں مجھے۔

روحی کہہ کر خود کو باسیل کی باہوں سے آزاد کروانے کی کوششیں کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ناراض ہو تم مجھ سے۔۔؟؟

باسیل روحی کی تلخ باتوں کو سنتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں ہوں میں ناراض آپ سے آپ چھوڑیں مجھے تاکہ میں گھر جا کر پڑھائی کر سکوں۔۔

روحی باسیل سے دور جانے کا بہانہ بناتے ہوئے کہتی ہے۔

اب میں تمہارے سامنے ہو تو تمہیں اس وقت مجھے پڑھنا چاہیے نا کہ کتابوں کو۔

باسیل روحی کا رخ اپنی طرف موڑتے ہوئے کہتا ہے۔

76% •

میں نے نہیں پڑھنا ہے آپ کو پڑھ لیا ہے اور سمجھ بھی لیا ہے
اچھے طریقے سے اب مزید کچھ اور نہیں پڑھنا ہے۔
باسیل کے ہاتھوں کو اپنی کمر سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔
اچھا تو کیا پڑھا تم نے اب تک مجھ میں۔۔؟؟
باسیل روحی کو اپنی طرف کھینچ کر اس کے کان کے قریب
سرگوشی نما انداز میں کہتا ہے۔
یہی کہ پاا چھے انسان نہیں ہیں مطلبی ہیں اور گندے بھی ہیں
آپ کا بج اچھے انسان ہیں اور نا ہی ایک اچھے شوہر ہیں۔
روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
میں اچھا شوہر نہیں ہوں۔؟؟
باسیل کا دھیان روحی کی صرف اسی بات پر جاتا ہے۔
جی آپ اچھے شوہر نہیں ہیں آپ بیت گندے ہیں میں ناراض
ہوں آپ سے اب آپ سے کبھی بات نہیں کروں گی یہ آخری بار
آپ سے بات کر رہی ہوں اب سب ختم
روحی سیریس فیس میں باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
اب چھوڑیں مجھے ورنہ میں نے سب کو چیج کر بلالینا
ہے اور میں کہوں گی کہ آپ مجھے مار رہے ہیں میں نے بہت ساری
فلمیں دیکھی ہیں مجھے اس سیٹویشن میں کیا کرنا ہے
اچھے سے آتا ہے اس لیے آپ کے لیے بہتر ہو گا آپ مجھے
خود ہی چھوڑ دیں ابھی اور اسی وقت

76% •

روحی باسیل کو دھمکی دیتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کی بات پر باسیل کا قہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے

تم مجھ سے دور نہیں جا سکتی ہو اب روحی

کبھی بھی نہیں ہرگز نہیں اب چاہے میں تمہیں پسند ہوں یا

نہیں ہوں رہنا تمہیں میرے ساتھ ہی پڑے گا اور رہی بات زندگی کی

مشکلات کی وہ تو میں نے تمہاری لیے ابھی تک کھڑی ہی نہیں

کی ہے لیکن اگر ایک اور بار مجھ سے دور جانے کی کوشش بھی کی

تو یاد رکھنا باسیل کو تمہارے لیے دنیا والا باسیل بنے میں

وقت نہیں لگے گا۔

باسیل روحی کی کمر پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے۔۔

روحی اس کے ہاتھوں کو اپنی کمر سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

اور جو تمہاری تلخ باتوں مجھے ہوتا ہے اس کے بارے میں کیا کہنا

ہے تمہارا۔۔؟؟

باسیل اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے

غصے میں کہتا ہے۔

مجھے تلخ باتیں کرنے پر مجبور بھی تو آپ کرتے ہیں آپ چھوڑیں

مجھے درد ہو رہا ہے۔

روحی باسیل کو خود سے دور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

76% •

کہہ دیا نا میں نے دور نہیں جاؤں گی مجھ سے سمجھ نہیں آتا یے

تمہیں۔۔۔؟؟ باسیل روحی کو دیوار کی طرف پیٹ پر

ہاتھ رکھ کر دھکا دیتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل روحی غصے میں کہتی ہے۔

تم مجھ سے ناراض ہو تو اس وقت مجھے تمہیں منانا چاہیے پھر کیسے

مناؤ میں تمہیں کیسے مانو گی تم۔۔؟؟

باسیل روحی کی طرف قدم اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

میں نہیں مانوں گی اب تو میں بلکل بھی نہیں جو مجھے درد دے گا

مجھے اس سے بات کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے

چاہیے وہ میرا شوہر ہی کیوں نا ہو۔۔

روحی کہہ کر باسیل کے خود کے قریب آنے سے پہلے ہی

کمرے سے باہر جانے کے لیے قدم بڑھاتی ہے پر باسیل اس کے

یاک قدم پر ہی اس کے قریب آچکا تھا۔۔

مجھ میں دلچسپی نہیں ہے تمہیں۔۔؟؟ باسیل روحی کے بلکل قریب

آکر اس کا چہرہ اپنے ایک ہاتھوں میں پیچھے گردن کی

طرف سے پکڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

ہاں نہیں ہے مجھے آپ میں کوئی بھی دلچسپی شاید آپ بھول گئے ہیں

میں نہیں آپ سے شادی مرضی کی نہیں زبردستی کی ہوئی ہے

76%

اور زبردستیوں کے رشتوں میں محبتیں نہیں ہوتا صرف مجبوریاں
ہوتی ہیں اور میں مجبوریوں کے رشتوں کو نہیں نبھاتی ہوں۔

روحی جے باسیل کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس زور سے
دھکا مارتے ہوئے خود سے دور کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

مجبوری۔۔؟؟ باسیل اس کی بات کو دہراتا ہے۔۔

یہ رشتہ مجبوری ہے تمہاری لیے۔۔؟؟ باسیل غصے میں دیکھتے
ہوئے پوچھتا ہے۔۔

ہاں مجبوری ہی ہے۔۔!! روحی دو ٹوک لہجے میں باسیل کی غصے
میں بھری ہوئی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے

پر یہ میرے لیے مجبوری نہیں ہے روحی میں نے اسے قبول کیا تھا
آپ نے کیا تھا میں نے نہیں رمیں آپ جیسے انا پرست
پرست مرد کو کبھی اپنے لیے تصور بھی نہیں کرتی تھی۔

اگر میرے بس میں ہوتا اگر مجھے میری ماں سے اس وقت
غصہ میں وعدہ نا کرنا پڑتا تو یقین مانیں آپ سے شادی کبھی بھی نہیں
کرتی کیونکہ آپ مجھے نا پہلے پسند تھے اور نا ہی اب ہیں
اس لیے مجھ سے کسی بھی قسم کا رشتہ جوڑنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو

روحی باسیل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے
اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

شتہ جڑ چکا ہے روحی باسیل سکندر میں نے سوچا تھا کہ تمہیں پیار سے
رکھوں گا پر شاید تم نرمی کو میری کمزوری سمجھ رہی ہو۔

76% •

باسیل بے حد سنجیدہ اور سخت لہجے میں کہتا ہے

روحی اس کا چہرہ دیکھ کر ایک لمبی گہری سانس لیتی ہے باسیل

ایک بار پھر سے غصہ میں اس کی طرف قدم بڑھانے لگتا ہے

روحی اس کو غصہ میں دیکھ کر خود پیچھے کی طرف قدم اٹھانے

لگتی ہے۔۔

میں نے تمہیں پیار سے سنبھال کر رکھنے کا سوچا تھا

کیونکہ میرا غصہ میری تلخی تم کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتی ہوں

لیکن تم نے میرے سر چڑھنے کی قسم کھا رکھی ہے تو

پھر ٹھیک ہے مجھے میرے سر چڑھے لوگوں کو سر سے اتارنے

آتا ہے۔۔

باسیل روحی کے سامنے اس کے قریب آکر ایک ہاتھ

دیوار پر رکھ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

آج کے بعد باسیل تمہارے لیے بھی وہی ہوگا جو وہ سب کے لیے

سب کے سامنے ہوتا ہے اب اگر تم نے میرے سامنے

دوبارہ زبان چلانے کی کوشش بھی کی تو یاد رکھنا روحی اس بار

میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں بہت صبر آزما چکی ہو

تم میرا اب اور مزید نہیں اب بدتمیزی کرو گی تو اس کے بعد کے

انجام کی زمہ دار تم خود ہو گی۔۔

باسیل زور سے دیوار پر اپنا ہاتھ کا مکہ بنا کر مارتا ہے۔

76%

باسیل مکہ مار کر زور سے کمرے میں سے غصے میں باہر نکل جاتا ہے۔

روحی باسیل کو جاتا دیکھ کر خود بھی اپنے گلے سے دوپٹہ اتار کر زور سے زمین پر پھینک مارتی ہے اور خود زمین پر بیڈ سے ٹیک لگائے ہوئے وہی بیٹھ جاتی ہے۔

شیزا کچن میں موجود باسیل کو غصے میں کمرے میں سے جاتا دیکھ کر ہنستے ہوئے مزے لیتے ہوئے روحی کے کمرے کی طرف بڑھتی ہے۔۔

آئمہ کمرے میں بھوک سے نڈھال ہوئی پڑی تھی کبھی صوفے پر بیٹھ جاتی تو کبھی اپنے پیٹ کو ہاتھ سے دباتے ہوئے کمرے میں چلنے لگ جاتی ہے۔۔

آئمہ نے کل سے کچھ بھی نہیں کھایا تھا روحی بھی اس سے کھانے کا پوچھنا بھول چکی تھی کیونکہ وہ خود ٹینشن میں کھانا کھانا بھول گئی تھی۔۔

اللہ جی مجھے بھوک لگ رہی ہے بہت زیادہ اب میں کیا کروں کمرے میں سے باہر ایسے کیسے چلی جاؤ

اگر آنٹی مجھے دیکھ کر پھر سے غصے میں آگئی تو پھر کیا کروں گی میں۔۔؟؟ آئمہ کمرے کی کھڑکی میں سے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

76%

اللہ جی پلززز میری مدد کریں۔۔ آئمہ کہتے ہوئے اپنے پیٹ

پر زور دیتے ہوئے صوفے پر بیٹھ جاتی ہے اور اپنا سر اپنے گڈھنوں پر

ٹیکا لیتی ہے۔

آئمہ آنکھیں بند کیے ہوئے ویسے گڈھنوں پر سر ٹیکائے ہوئے

بیٹھی ہوئی تھی کہ بدر دروازے سے آئمہ کی موجودگی سے بے خبر ہو کر

سرے میں جلد بازی میں آرہا تھا کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی

نظر آئمہ پر پڑتی ہے جو اپنی بھی سر گڈھنوں پر ٹیکائے

ہوئے بیٹھی ہوئی تھی۔۔

آئمہ کسی کے آنے کی موجودگی پر جلدی سے اپنا سر اٹھا

کر دروازے کی طرف دیکھتی ہے اور بدر کو دیکھتے ہوئے وہ جلدی

سے کھڑی ہو جاتی ہے۔۔

اسلام و علیکم۔۔ آئمہ بدر کو دیکھتے ہوئے ہچکچاتے ہوئے اپنے

چہرے سے اپنے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

وعلیکم السلام۔۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو اب تک۔۔؟؟

بدر بھی ہچکچاتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے۔

تو میں کہاں جاؤں۔۔؟؟ آئمہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے

دمیرے سے پوچھتی ہے۔

جہنم میں چلی جاؤ یا پھر کسی گاڑی کے نیچے آکر مر جاؤں بس

دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔

بدر کمرے کا دروازہ بنا بند کیے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

76%

آئمہ اس کی تلخ باتوں پر سر جھکا کر ایک لمبی گہری سانس لیتی ہے اور اپنی آنکھوں میں آئے ہوئے آنسوؤں کو باہر نکلنے سے روکنے کی کوشش کرتی ہے۔

بس سے تو آئی ہوں اب میں وہاں واپس کیسے چلی جاؤں وہ لوگ اب مجھے اب واپس نہیں رکھیں گے۔۔

آئمہ اپنے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے نم لہجے میں بدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ر ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں سے ایک نظر آئمہ کو اور اسکے ہاتھوں کو دیکھتا ہے اور اپنی آنکھیں بند کیے غصہ میں زور سے اپنے ہاتھ سے گھڑی نکال کر ٹیبل پر دے مارتا ہے اور آئمہ کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اسس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں منہ بند کرو اور جاؤ یہاں سے ابھی کے ابھی۔۔

بدر سخت اور تلخ لہجے میں کہتا ہے۔

م۔م۔ میں۔۔ آپ کی بیوی ہوں میں کہاں جاؤں گی اتنی رات کو آنٹی مجھے دیکھیں گی تو وہ مجھ پر غصہ کریں گی۔

منہ بند کرو نفرت ہے مجھے تمہاری آواز سے بس دفع ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے

بدر دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

76%

اور کہہ خود بیڈ کی طرف اپنے قدم بڑھاتا ہے بیڈ پر بیٹھ کر اپنے
شوز اتارنے لگتا ہے۔۔

آئمہ ڈرتے ہوئے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے
ر کی طرف قدم بڑھاتی ہے اور اس کے سرہانے جا کھڑی ہوتی ہے

دیکھیں پلززز مجھے یہاں رہنے دیں میرے پاس کوئی بھی
جگہ نہیں ہے کہیں بھی جانے کے لیے۔۔

آئمہ بلکل ہی دھیرے سے نظریں جھکائے ہوئے کہتی ہے۔

بدر اسکا جھکا ہوا سر دیکھ کر ایک لمبی گہری سانس لیتا ہے
اور پھر اپنے شوز کو پیر مارتے ہوئے ننگے پیر ٹھنڈے فرش پر
رکھتے ہوئے آئمہ کے سامنے آ کھڑا ہوتا ہے۔۔

مجھے نہیں پتا ہے کہیں بھی جاؤں بس اپنی شکل گم کرو اپنی
اگر تم یہاں رہو گی تو اپنے انجام کی زمہ دار تم خود ہو گی

میں قسم کھا کر کہتا ہوں اگر تم یہاں رہی تو میں تمہیں زندہ نہیں
چھوڑوں گا۔۔

بدر آئمہ کے سامنے آ کر اس کے جھکے ہوئے چہرے کی طرف دیکھتے
ہوئے کہتا ہے۔۔

جاؤ کمرے سے باہر۔۔ بدر سخت لہجے میں اپنے الفاظوں پر
زور دیتے ہوئے کہتا ہے آئمہ روتے ہوئے ایک نظر اٹھا کر
بدر کی آنکھوں میں اپنی نم آنکھوں سے دیکھتی ہے پر جلد ہی اپنی
نظریں واپس جھکا لیتی ہے۔

76% •

یک ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھے ہوئے دوسرے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچے ہوئے

وہ کمرے سے باہر کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔۔

آئمہ کے کمرے سے باہر قدم رکھتے ہی بدر پیچھے سے زور سے

کمرے کا دروازہ بند کر لیتا ہے۔۔

ئمہ روتے ہوئے سسکیاں لیتے ہوئے کمرے کا بند دروازہ دیکھتی ہے

اور آگے کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔

پوری حویلی میں اندھیرا چھایا ہوا صرف کچھ بلب جل رہے تھے

جن کی ہلکی ہلکی روشنی پوری حویلی میں تھی۔۔

شیزا جو پہلے روحی جے پیچھے اس کے کمرے میں جا رہی تھی

وہاں جاتے جاتے رک جاتی ہے اور پھر حویلی سے باہر

باسیل کے پیچھے چلی جاتی ہے۔۔

ئمہ روتے ہوئے بار بار اپنی آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے سیڑھیوں کی

طرف بڑھ رہی تھی کہ اس کی ٹکر روحی سے ہو جاتی ہے۔

دھیان سے۔۔روحی آئمہ کی ہاتھ پکڑ کر اسے گرنے سے بچاتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

آئمہ روحی کو دیکھ کر روتے ہوئے اس کے گلے سے لپٹ جاتی ہے۔

کیا ہوا آئمہ۔۔؟؟روحی آئمہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر

اسے پیار سے پوچھتی ہے۔

76% •

آئمہ جواب نہیں دیتی ہے بس روتی رہتی ہے۔۔

یا ہوا ہے آئمہ۔۔؟؟ روحی اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

اس کے آنسوؤں سے تر چہرے کو صاف کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔

وہ۔۔وہ بدر نے مجھے کمرے سے باہر نکال دیا ہے۔۔

آئمہ روتے ہوئے اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

یا۔؟؟ اس کی تو میں۔۔۔روحی بدر کو مارے کے لیے اس کے کمرے

کی طرف قدم بڑھاتی ہے پر آئمہ اسے روک دیتی ہے۔

روحی مت جاؤ ان کا غصہ جائز ہے انہیں کچھ مت کہو تم

آئمہ روحی کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکتے ہوئے کہتی ہے۔

اگر تمہیں لگتا ہے اس کا غصہ جائز ہے تو رو کر خود کو ہلکان

کیوں کر رہی ہو۔۔؟؟

روحی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر غصہ میں پوچھتی ہے۔

میں ان کے کمرے سے نکال دینے پر نہیں رو رہی ہوں۔۔

آئمہ روحی جے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

پھر۔؟؟؟ روحی پوچھتی ہے۔

مجھے بھوک لگ رہی ہے میں نے کل سے کچھ نہیں کھایا ہے مجھے

بہت بھوک لگ رہی ہے میں اس سے زیادہ دیر تک

بھوکی نہیں رہ سکتی ہوں۔۔

76%

ہم۔۔خیر ہم لڑکیوں کو صرف بھوک ہی ہے جو اتنا رولا سکتی ہے

اچھا رونا بند کرو میں نے کل سے کچھ بھی نہیں کھایا ہے

چلو آجاؤ ہم دونوں مل دیورانی اور جھٹھانی مل کر نولڈلز

کھا کر اور ایک اچھی سی مووی دیکھ کر اپنا موڈ ٹھیک کرتے ہیں۔۔

ان دونوں بھائیوں کو دیکھتے رہے نا تو ہم مزید کچھ دیکھنے سننے

کے قابلِ نہیں رہیں گے دونوں نے ہی دماغ خراب کرنے کی قسم

کھا رکھی ہے۔

روحی کی غصے میں اپنی آنکھوں کو بند کرتے ہوئے کہتی ہے۔

چلو آجاؤ۔اور رونا بند کرو اگر آئندہ بدر تمہیں کمرے سے باہر

نکال دے تو تم سیدھا میرے گھر میں چلی جانا میں وہاں

تمہیں میرا کمرہ دیکھا دیتی ہوں اول تو کو کرنا نہیں چاہیے

لیکن اگر کیا تو تم میرے کمرے میں چلی جانا ٹھیک ہے۔۔

روحی آئمہ کو اپنے ساتھ باتوں میں لگا کر اس کا دھیان ہٹانے کی کوشش

کرتے ہوئے حویلی سے باہر اپنی طرف کے جاتے ہوئے کہتی ہے۔

پر حویلی سے باہر نکلتے ہی اس کی نظر گاڑی میں بیٹھے ہوئے

باسیل اور شیزا پر پڑتی ہے جو اس کا پارہ مزید ہائے کر چکی تھی۔

روحی آئمہ کا دھیان ہٹانے کی کوشش تو کر رہی تھی پر جو اب

دیکھا تھا اس نے اس کا دماغ خراب کرنے کے لیے کافی تھا۔

روحی آئمہ کا ہاتھ پکڑ کر جلدی سے حویلی میں داخل ہو جاتی ہے۔

76%

ہیرا بینم بھی کچن کی طرف بڑھ رہی تھیں بچوں کے لیے
ناشتہ وہ خود ہمیشہ تیار کرتی تھی لیکن آج کچن میں وہ روحی اور
آئمہ کو دیکھ رک جاتی ہیں۔
ہیرا بینم آئمہ کو دیکھتے ہوئے کچن میں قدم بڑھاتی ہیں آئمہ بھی
ان کی طرف دیکھ کر سانس روکے ہوئے ایک ہی جگہ پر ساکت
رہ جاتی ہے۔
ہیرا بینم کچن میں آکر آئمہ کے سامنے آکھڑی ہوتی ہیں
اور آئمہ کے چہرے کو دیکھنے لگ جاتی ہے۔
روحی فریج کے پاس کھڑی ہوئی فریج سے جیم کی بوتل نکال رہی تھی
ہیرا بینم کو دیکھ کر وہ بھی وہی ساکت کھڑی رہ جاتی ہے۔۔۔
سوری آنٹی۔۔ میں آپ کے سامنے نہیں آنا چاہتی تھی مجھ سے
غلطی ہو گئی ہے۔۔
آئمہ ڈرتے ہوئے نظریں جھکاتے ہوئے کہہ ہی رہی تھی آنکھوں میں ڈر کی
وجہ سے ایک بار پھر سے نمی چھانے لگ گئی تھی۔
ہیرا بینم اس کی نم آنکھوں کو دیکھتے ہوئے آئمہ کو اپنے گلے سے
لگا دیتی ہے۔۔
روحی ان دونوں کو دیکھ کر ایک سکون کی سانس لیتی ہے۔۔
یہ گھر اب تمہارا بھی ہے بیٹا تم میری سامنے بھی آسکتی ہو اور اس
گھر میں بھی پھر سکتی ہو ڈرنے کی کی رونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

76% •

سچ میں آنٹی۔۔؟؟ آئمہ تجسس سے روتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ہاں سچ میں بیٹا مجھے باسیل نے اب بتا دیا ہے اس لیے یہ مت

سوچوں کے میں تم سے ناراض ہونگی یا پھر غصہ کروں گی تم پر

رے گھر میں بیٹیوں پر غصہ نہیں کیا جاتا ہے اس کے لاڈ اٹھائے

جاتے ہیں اور اب تم بھی

ہمارے گھر کی بیٹی ہو میرے بدر کی بیوی ہو اس لیے

یہ ناشتہ بنانے کی ابھی کوئی ضرورت نہیں جب تک تمہاری کمیر

کی رسم ادا نہیں ہو جاتی ہے۔۔

روحی مسکراتے ہوئے ان دونوں کی طرف بڑھتی ہے۔

آہ۔۔ میں تو بھول گئی تھی کہ پہلے ہمیں کمیر کی رسم ادا

کرنی ہے پھر یہ کوئی کام کر سکتی ہے۔۔

اب کیاں کریں تائی امی۔۔؟؟ روحی آئمہ کے ڈرا ہوا چہرہ دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

تو ہم لوگ ابھی اپنی بہو سے کمیر کی رسم کروا لیتے ہیں۔

سلطانہ بیگم پیچھے سے آتے ہوئے کہتی ہے۔

ان کی آواز پر سب لوگ فوراً سے ان کی طرف دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

یہ بات ٹھیک کی ہے۔۔ ایک کام کرو بچوں جلدی سے جاؤ

اور اپنے اپنے شوہروں کو اٹھا کر آؤ

جلدی سے آج کمیر کی رسم ہم لوگ شام کو ہی کریں گے اور بہت

اچھے سے کریں گے۔۔

76%

ابھی اپنے اپنے شوہروں کو ناشتے پر کے کر آؤں اور سب لوگ
مل کر ساتھ ناشتہ کرتے ہیں۔
ہمیر بیغم مسکراتے ہوئے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
ان کی بات پر آئمہ بھی اور روحی بھی جھٹ سے ایک دوسرے کی
شکلوں کو دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔
اور مجبوراً مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے دونوں کچن
سے باہر نکل جاتی ہیں۔
روحی میرا دل نہیں کر رہا ہے بدر کی شکل دیکھنے کو۔
آئمہ دھیرے لہجے میں روحی کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے کہتی ہے۔
دل تو میرا بھی نہیں چاہ رہا ہے اپنے والے جن کی منہ دیکھائی
کرنے کو پر مجبوراً جانا پڑے گا ایک کام کرتے ہیں ایک ایک
بار اٹھائیں گے اٹھے تو ٹھیک نہیں اٹھے تو ہم لوگ واپس آجائیں گے
ٹھیک ہے۔۔
روحی سیڑھیوں کے اوپر چڑھتے ہوئے آئمہ کی طرف دیکھتے ہوئے
اس کو کہتی ہے۔
دونوں سیڑھیوں کے اوپر پہنچ گئی تھی روحی کی بات پر
ہاں میں سر ہلاتے ہوئے دونوں اپنے اپنے کمروں کی طرف
بڑھنے لگتی ہیں اور دونوں ہی دو پل کے لیے کمرے کے دروازوں کے
سامنے جا کھڑی ہوتی ہیں۔۔

Rooh E Basil ♥

Episode No 28

By Saleha Iqbal ...🦋

اللہ جی جو میں نے نہیں کرنا ہوتا ہے آپ ہمیشہ مجھ سے

وہی سب کیوں کرواتے ہیں۔۔

روحی اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر آنکھیں بند کر کے کہتی ہے اور کہہ کر

ایک لمبی گہری سانس لے کر کمرے میں داخل ہو جاتی ہے۔۔

باسیل بنا شرٹ کے مدے منہ بیڈ پر گہری نیند میں سویا پڑا تھا۔

روحی ایک نظر باسیل کو دیکھتی ہے

اور اندر آ کر دروازے کو بند کیے ہوئے وہ باسیل کی طرف اپنے قدم

بڑھاتی ہے اور اس کے سرہانے جا کھڑی ہوتی ہے۔۔

باسیل اٹھ جائیں آپ کو سب ناشتے پر بلا رہے ہیں۔

روحی باسیل کے منہ کی طرف دیکھنے کی کوشش کرتے

ہوئے اسے آواز لگاتی ہے پر روحی کی آواز باسیل تک نہیں

پہنچتی ہے وہ ہلتا تک نہیں ہے۔۔

باسیل اٹھ جائیں ناسب انتظار کر رہے ہیں نیچے آپ کا۔

روحی اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر بیزاری سے کہتی ہے۔

باسیل اب کی بار ہلا تھا اور سیدھا ہو کر بیڈ پر لیٹ جاتا ہے

پر اٹھا نہیں ہے۔

ڈھیٹ تو رج رج کر ہیں نا پھر یہ۔۔روحی غصے میں کہتی ہے

اور کہہ کر ادھر اودھر دیکھنے لگ جاتی ہے۔

یڈ کے سائیڈ ٹیبل پر پانی کا گلاس بھرا ہوا پڑا تھا روحی اسے دیکھتی

ہے پھر باسیل کے سوتے ہوئے چہرے کو

ایسے تو پھر ایسے ہی ٹھیک۔۔۔روحی پانی کا گلاس اٹھاتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

انکل اٹھ جائیں میں آخری بار کہہ رہی ہوں پھر میں یہ

ورنہ پانی کا گلاس آپ پر پھینک دوں گی سارا

روحی باسیل کو وارننگ دیتے ہوئے کہتی ہے پر باسیل پر

کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔۔

روحی اب کی بار غصے میں سچ میں گلاس پانی کا باسیل ہے

منہ پر ڈال دیتی ہے جس سے وہ اسے پل آٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔

روحی باسیل کو اٹھتے ہوئے دیکھ کر پانی کا گلاس آرام سے

واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیتی ہے۔۔

اٹھ گئے نا اب بھی پہلے ہی اٹھ جاتے تو کیا جاتا آپ کا۔۔؟؟

روحی باسیل کے بھیگے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے

آپ اب آجانا نیچے میں جا رہی ہوں۔۔

روحی کہہ کر جیسے ہی پلٹتی ہے باسیل غصے میں اس کی

بازوؤں پکڑ کر زور سے اپنی طرف کھینچتا ہے۔

یہ کیا حرکت تھی۔؟؟ باسیل روحی کی بازوؤں پر گرفت

مضبوط کرتے ہوئے غصے میں کہتا ہے۔

کیا حرکت تھی کا کیا مطلب پچھلے 15 منٹ سے آپ کو

اٹھا رہی تھی۔

آپ اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے اس سے زیادہ صبر نہیں تھا مجھ میں

جو پپ کے سرہانے کھڑی رہ کر آپ کو اٹھاتی جاؤ۔۔

روحی اپنی بازوؤں کو چھڑواتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں نے کل رات تمہیں کچھ کہا تھا میرے صبر کو آزمانے کی

کوششیں بند کر دو سمجھ نہیں آیا تھا تمہیں۔۔

باسیل غصے میں چیختے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں آپ کا صبر نہیں آپ میرا صبر آزما رہے تھے

اور مجھ میں بلکل صبر نہیں ہے یہ بات آپ بھی اچھے سے

جانتے ہیں۔۔

روحی برابر باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اور ویسے بھی مجھے آپ کو اٹھانے کا بھی کوئی شوق نہیں ہے

تائی امی نے کہا تھا اس لیے میں آئی ورنہ میری بلا سے

آپ پورا دن سوتے رہیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔۔

روحی غصے میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر جانے لگتی ہے

پر باسیل روحی کو جانے نہیں دیتا ہے اور اسے اپنے

کندھے پر اٹھائے سیدھا واش روم میں گھس جاتا ہے۔۔

انکل۔۔روحی غصے میں اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہتی ہے۔

صبر تم میں نہیں ہے تو آپ مجھ میں بھی نہیں ہے باسیل

واش روم کا دروازہ بند کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل روحی کو شاور کے نیچے لے جا کر کھڑا کرتا ہے اور غصے میں

اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔

انکل چھوڑیں مجھے۔۔بدتمزی مت کریں میرے ساتھ آپ

روحی باسیل کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ر تمیزی تو اب تک میں نے نہیں کی ہے ہر میں اب کروں گا

ت شوق چڑھا تھا نا مجھے بھیگانے کا آج میں اپنے ساتھ ساتھ

تمہیں بھی بھیگاوں گا

باسیل کہتے ہوئے روحی کی طرف بڑھتا ہے اور روحی

بلکل شاور کے نیچے جا کھڑی ہوتی ہے

اسیل مزید روحی کے قریب آتا ہے اور اس کی کمر کے پیچھے ہاتھ

کیے شاور آن کرنے کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے۔

باسیل۔۔؟؟ روحی اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے

دور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

حی میری جان۔!! باسیل اس کی بڑھتی ہوئی دھڑکنوں کو سنتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

باسیل آپ جو بھی کرنے کا سوچ رہے ہیں وہ مت کریں پلزز

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

جو میں سوچ رہا ہوں وہ میں کروں گا اور آج ہی کروں گا دیکھتا ہوں

آج کیسے روکتی ہو تم مجھے۔۔

باسیل روحی کے سامنے آکر اس کو مکمل طور پر اپنی قید میں لے

چکا تھا۔۔

انکل مت کریں پلزز مجھے باہر جانے دیں سب نیچے انتظار

کر رہے ہونگے میرا باسیل پلززز

میں نہیں میری جان آج نہیں اب جو میں چاہوں گا وہ ہی ہوگا اور

جب چاہوں گا تب ہی ہوگا

باسیل روحی کی بات کو کاٹتے ہوئے خود بیچ میں بول پڑتا ہے۔

ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔۔روحی دو ٹوک لہجے میں کہہ کر باسیل کو

خود کرتے ہوئے واش روم سے نکلنے کے لیے اپنے قدم بڑھاتی ہے

وہ صرف باسیل کو خود سے ہلکا سا دور ہی کر پائی تھی کہ

باسیل نے شاور کھول کر خود بھی اور روحی کو اس میں بھیگانا

شروع کر دیتا ہے۔

باسیل۔۔روحی باسیل کے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے غصے میں کہتی ہے۔

اوو اب تو تم بھیگ گئی ہو اب نیچے جا کر سب کو کیا کہو گی

کہ اوپر کیا کر رہی تھی تم۔۔؟؟

باسیل کی بات پر روحی غصے میں اسے گھورنے لگ جاتی ہے

سندہ مجھ پر اب پانی ڈالنے سے پہلے ہزار دفعہ سوچ لینا اب میں تمہاری

کسی بھی قسم کی بدتمیزی برداشت نہیں کرنے والا ہوں۔

باسیل روحی کے غصے میں بھرے ہوئے چہرے کی طرف دیکھتے

ہوئے کہتا ہے۔

کس قسم کے گھٹیا انسان ہیں چھوڑیں مجھے دور ہو جائیں مجھ سے

آپ کی ہر حرکت مجھے آپ سے اب خود نفرت کرنے پر مجبور

کر رہی ہے باسیل۔

روحی باسیل کو دھکا دیتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر

باہر جانے کے لیے اپنے قدم بڑھاتی ہے پر اسے کمر سے پکڑ کر ایک

بار پھر سے شاور کے نیچے کیے اسے بنا کسی پل کی مہلت دیے

اس کے لبوں پر جھک کر اس کی سانسیں روکنے

کی پوری کوشش کر رہا تھا۔۔

روحی باسیل کے سینے پر تو کبھی کندھوں پر ہاتھ مار کر اسے

خود سے دور کرنے کی کوششیں کرتی ہے پر باسیل

اسے دور نہیں کرتا ہے اور مزید اپنے قریب کیے ہوئے شاور کے بلکل

کھڑا ہو جاتا ہے۔۔

روحی کو سر سے لے کر پاؤں تک وہ بھیگا چکا تھا اس کی دور

جانے کی ہر کوشش کو وہ ناکام رہا تھا۔۔

روحی ہار مار مار کر اسے خود سے دور کرتے ہوئے تھک گئی تھی

باسیل اسے تھکا ہوا دیکھ کر اس سے دور ہوتا ہے اور اسے اپنے گلے سے

لگائے ہوئے وہ اسے اور خود کو دو پل کی سانس لینے کی

مہلت دیتا ہے۔

روحی کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنا بھی اب شروع ہو گئے تھے

باسیل روحی کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اس کی پانی سے بھی

اور آنسوؤں سے بھیگی ہوئی پلکوں پر اپنے لب رکھ دیتا ہے۔

آج سے میں تمہیں اپنے گھٹیا پن کی ہر حد دیکھاؤں گا

آج سے تم مجھ سے حقیقت میں نفرت کرنے لگ جاؤ گی لیکن

یقین مانو مجھے اب اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا

موقع دیا تھا تمہیں تم نے خود اسے ٹھکرایا ہے باسیل سکندر

بار بار کسی کو بھی موقع نہیں دیتا ہے۔

باسیل روحی کا چہرہ اپنے دو دونوں ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اس

کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹیکائے ہوئے بولتا ہے۔

میں بھی اب آپ سے سچ میں نفرت ہی کروں گی باسیل مجھے بھی

اب کوئی فرق نہیں پڑتا ہے جو میں نے ٹھکرایا دیا وہ ٹھکرا دیا ہے

اور ٹھکرائی ہوئی چیزیں مجھے بھی دوبارہ اپنانے کی

کوئی خواہش نہیں ہے۔۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر اب کی بار بیچ میں واش روم میں سے نکل جاتی ہے باسیل بھی اسے نہیں روکتا ہے۔

روحی جے جاتے ہی باسیل ایک بار پھر سے غصہ میں وہی ہاتھ کا مکہ بنا کر دیوار میں دے مارتا ہے جس سے اب خون نکلنا شروع ہو گیا تھا۔۔

روحی واش روم سے نکل کر اپنے آپ کو بنگھا ہوا دیکھ کر غصہ میں ہیر پٹکتے ہوئے الماری کی طرف بڑھتی ہے اور اپنے لیے کپڑے نکال کر باسیل کے واپس کمرے میں آنے سے پہلے ہی وہ چینج کر لیتی ہے

اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھ کر اپنے بالوں کو خشک کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

غصہ میں چہرہ لال سرخ ہوا پڑا تھا روحی کا

روحی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ باسیل کو بھی وہ بدر جیسا پیٹ ڈالے

روحی اپنے بالوں کو ہلکا پھلکا سا سائے کیے ہوئے باسیل کے

آنے سے پہلے ہی کمرے سے باہر جانے لگتی ہے

پر وہ جیسے ہی اٹھتی ہے اس کی نظر اپنی فراک کی کمر کی کھلی ہوئی زپ پڑ پڑتی ہے

جیسے وہ بند تو کر چکی تھی لیکن وہ دوبارہ کھل جاتی ہے۔

روحی جلد بازی کمرے سے باہر جانے کے لیے کر رہی تھی

اتنی ہی اسے دیر ہوتی جا رہی تھی۔

نیچے سب کیا سوچ رہے ہونگے روحی کے دماغ میں بس یہ ہی باتیں

گونج رہی تھی۔۔

نظریں زپ پر تھی پر زپ روحی جے ہاتھ میں آنے کے بجائے مزید

کھلتی جا رہی تھی۔

یوں تنگ کر رہی ہو اب تم شرافت سے بند کیوں نہیں ہو جاتی ہو تم

روحی زپ کو دیکھتے ہوئے مایوسی سے کہتی ہے اور

اپنا ہاتھ کندھے سے بڑھاتے ہوئے اسے بند کرنے کی کوشش کرتی ہے

پر زپ نے روحی کے ہاتھ نا لگنے کی قسم کھائی ہوئی تھی۔

روحی غصے میں اپنا دوپٹہ الماری میں سے نکالنے

کے لیے آگے بڑھتی ہے تو اس کی ٹکر باسیل سے ہو جاتی ہے

باسیل پینٹ پہنتے ہوئے بغیر شرٹ کے روحی کے کمرے میں

ابھی واش روم سے نکل کر آیا تھا۔۔

آپ پاگل ہو گئے ہیں ننگے کیوں باہر آ گئے ہیں۔؟؟

روحی جلدی سے اپنا منہ پھیر کر دھڑکتے ہوئے دل سے کہتی ہے۔

آندھی ہو گئی ہو تم یہ تمہیں میں پینٹ پہنتے ہوئے

نظر نہیں آ رہا ہوں۔؟؟

جی نہیں آندھی نہیں ہوں میں نظر آ رہا ہے پر اوپر بھی کچھ پہننا ہوتا ہے

روحی باسیل کی طرف پلٹ کر غصے میں کہتی ہے

وہ جیسے ہی پلٹتی ہے باسیل کی نظر اس کی زپ پر پڑتی ہے جو کھلتی جا رہی تھی۔

اپنے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا یہ جو تمہاری کمر مجھے نظر آ رہی ہے۔۔؟؟

باسیل جیسے ہی کہتا ہے روحی فوراً سے پلٹ کر اس کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے اور اپنی کمر کو اپنے ہاتھوں سے چھپانے لگ جاتی ہے۔۔

میں نے بند کی تھی یہ خود دوبارہ کھول گئی ہے۔۔

روحی معصوم سی شکل بنا کر باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی

ہم شاید یہ بھی اور تم بھی میرا انتظار کر رہی تھی کہ

میں آؤں گا اور رومینس کرتے ہوئے اس زپ کو بند کروں گا

اگر ایسا چاہتی ہو تو میں رومینس کرنے کے لیے تیار ہوں

اس وقت دن رات سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔

باسیل روحی کے قریب آتے ہوئے کہتا ہے۔۔

زیادہ ہوا میں اڑنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے پاگل کے ساتھ رومینس کرنے کا اور رہی بات اس زپ کی اس مصیبت میں بھی تو آپ کی وجہ سے پڑی ہوں نا مجھے شاور کے نیچے لے کر جاتے اور نا ہی میرے کپڑے خراب ہوتے

روحی تلخ لہجے میں کہتی ہے۔

تو کیا تم بنا کپڑوں کے ساتھ آنا چاہتی تھی میرے ساتھ۔؟

باسیل شراتا لہجے میں کہتا ہے۔

سیل بکواس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو اس وقت

میرے ساتھ۔!!

روحی سخت لہجے میں بولتی ہے۔

بکواس۔۔؟؟ باسیل روحی کے الفاظ دہراتا ہے

مطلب بکواس سنا چاہتی ہو تم اس وقت میرے منہ سے

ج کے بعد جو تم کہو گی نا باسیل اس کا الٹا ہی کرے گا تمہارے ساتھ

باسیل روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہوا کہتا ہے۔

میرے قریب آنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو

روحی اس کے بڑھتے ہوئے قدموں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

مطلب تم چاہتی ہو کہ میں تمہارے قریب آؤں

باسیل روحی کو کمر سے پکڑ کر اس سے قریب بڑھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

نا قریب آؤں میں تمہارے باسیل روحی کو اپنی طرف کھینچتے

ہوئے کہتا ہے روحی باسیل کے سینے سے لگ جاتی ہے مگر وہ

مزید اسے خود کو قریب کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کہتے ہوئے

اس کی گردن پر اپنے لب رکھنے لگ جاتا ہے۔۔

Rooh E Basil ♥

Episode No 29

By Saleha Iqbal ...🦋

آپ ایک بار ہی کر کرا کر جان کیوں نہیں چھوڑ دیتے ہیں میری

روحی اپنی گردن پر باسیل کے لب محسوس

کرتے ہوئے کہتی ہے۔

ایک بار کر کرا کر چھوڑنے والی چیز نہیں ہے نا میری جان اس لیے۔۔

باسیل روحی کی گردن سے اپنا منہ نکالتے ہوئے روحی کی آنکھوں

میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ اتنے بے شرم انسان ہیں۔"

روحی اپنی کمر پر باسیل کی انگلیاں محسوس کرتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہیں تو ابھی بہت کچھ نہیں پتا ہے پر میں تمہیں سب بتاؤں

گا لیکن آہستہ آہستہ ایک ساتھ مزہ نہیں آئے گا نا۔

باسیل روحی کے ہونٹوں کی طرف جھکتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

افف باسیل بس کر دیں گے اب آپ کیوں مجھ سے لڑنا جھگڑنا

چاہتے ہیں آپ۔۔؟؟

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

میں نہیں تم مجھ سے لڑنا جھگڑنا چاہتی ہو

میں وہی کر رہا ہوں جو تم چاہتی ہو۔۔

باسیل روحی کی کمر سے اس کے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

میں آپ سے لڑائی نہیں کرنا چاہتی تھی آپ نے کل

رات مجھ پر غصہ کیا تھا اور کتنا کچھ سنایا بھی تھا مجھے

روحی شکایتی لہجے میں کہتی ہے۔

تو جو تم نے مجھے کہا تھا کیا تم وہ سب بھول گئی ہو۔؟؟

تم نے سب کچھ جھٹلا دیا ہمارا رشتہ تک۔۔!!

باسیل اس کی زپ بند کرتے ہوئے کہتا ہے باسیل کے دونوں ہاتھ

روحی کی کمر پر زپ کرنے میں لگے ہوئے تھے۔

روحی باسیل کے بلکل قریب اس کے سینے سے لگی ہوئی اس کی

باہوں میں قید کھڑی ہوئی تھی۔۔

تو میں غصہ بھی نا کرتی تو اور کیا کرتی آپ واقع میں جب سے

آئیں ہیں تب سے سب کچھ بگڑ گیا ہے میری زندگی میں

اب تو میرے دوست بھی مجھ سے چھوٹ رہے ہیں کس لیے۔؟

جو آپ نے کیا اس کے لیے۔۔۔!!

روحی خود سے خود ہی سوال کرتی ہے اور خود ہی جواب دے دیتی ہے۔

بدر نے بھی کہا کہ اب ہماری دوستی ختم مہرین بھی میرا

فون نہیں اٹھاتی ہے کل سے کتنی بار میں اسے کال کر چکی ہوں۔

اب اتنا سب ہونے کے باوجود بھی میں آپ پر غصہ نا کرو

ان سب کے زمہ دار تو آپ ہی ہیں نا۔۔؟؟؟

روحی سر اٹھا کر باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل اس کی بات سن کر اپنا منہ موڑ کر ایک لمبی گہری سانس

لیتا ہے اور روحی کو خود سے دور کرتا ہے۔۔

مجھ سے خفہ ہونے سے پہلے کیا تم نے جو بھی میں نے کیا اس کی

وجہ جاننے کی کوشش بھی کی ہے۔۔؟؟

باسیل الماری کی طرف بڑھتے ہوئے اپنے لیے اپنا سرمئی رنگ کا

کاڑٹن کا سوٹ نکالتے ہوئے کہتا ہے۔

وجہ نہیں پوچھی کیونکہ میں سب جانتی ہوں پر افسوس کی بات

ہے میں غصہ کیوں ہوئی اور اب بھی کیوں ہوں یہ بات آپ

اب تک نہیں سمجھ سکے

روحی کا کہتے ہوئے لہجہ نم پڑ گیا تھا آنکھوں کے سامنے کل رات

ان دونوں کے ایک ساتھ گاڑی میں اتنی دیر رات کو اکیلے بیٹھے ہوئے

منظر گھومنے لگ جاتے ہیں۔۔

خیر کوئی بات نہیں آپ کو جو کرنا ہے آپ وہ کریں جس کے ساتھ

تعلق رکھنا ہے رکھیں آپ کو کچھ نہیں کہوں گی

اور ہاں اگر میری زبان سے پرو بلم کوشش کروں گی آئندہ آپ کے

سامنے میں کچھ بھی نا بولو۔۔۔

روحی کہہ کر اپنا دوپٹہ لیے کمرے سے باہر نکل جاتی ہے

پیچھے ہاتھوں میں کپڑے پکڑے ہوئے کھڑا باسیل اس کی بات کا

مطلب سوچنے لگ جاتا ہے۔

آئمہ کمرے میں دبے پیر داخل ہوتی ہے

اپنے ہاتھوں کو آپس میں ملتے ہوئے وہ بدر کو سوتا ہوا دیکھ

کر اس کے سرہانے جا کھڑی ہوتی ہے۔

آئمہ ڈرنا نہیں ہے آنٹی نے کہا تھا کہ بدر کو اٹھانا ہے اور

روحی نے کہا تھا کہ اگر بدر ایک بار میں نا اٹھے تو دوبارہ نہیں

اٹھانا ہے۔۔

آئمہ اپنے آپ کو کہہ کر بدر کی طرف قدم بڑھاتی ہے

اور اس کے سرہانے بیڈ کے پاس نیچے زمین پر گھٹنوں کے بل

بیٹھتے ہوئے بدر کے سوتے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے

اسے اٹھانے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھاتی ہے۔۔

بدر اٹھ جائیں آنٹی آپ کو بلا رہیں ہیں نیچے۔۔!!!!

آئمہ بدر کی بازوؤں پر انگلی مارتے ہوئے اسے اٹھانے کی کوشش کرتی

ہے بدر اٹھتا نہیں ہے وہ اپنا منہ دوسری طرف موڑ لیتا ہے۔

آئمہ بھی اسے دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔

یہ تو نہیں اٹھیں ہیں میں واپس چلی جاؤں کیا۔۔؟؟

آئمہ بدر کی پیٹھ کی طرف دیکھتے ہوئے خود سے کہتی ہے اور اپنے کندھے

اچکاتے ہوئے باہر جانے لگتی ہے پر بدر

اس کا دوپٹہ پکڑ کر آئمہ کو زور سے بیڈ پر کھینچ لیتا ہے

اس کے دونوں بازوؤں کو اسی کی کمر پر پن کیے آئمہ کو اپنے

اوپر اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔۔

بدر۔۔؟؟ آئمہ جیسے ہی اس کا نام لیتی ہے اور خود کو چھوڑوانے

کی کوشش کرتی ہے بدر آئمہ کو بیڈ پر لیٹائے اب خود

اس کے اوپر آکر اپنی نیند سے بھری ہوئی آنکھیں کھول کر آئمہ کی

آنکھوں میں دیکھتا ہے۔

ں رات منع کیا تھا نا میں نے میرے کمرے میں آنے سے۔؟؟

بدر اس کی کلائیوں میں پہنی ہوئی چوڑیوں کو زور سے

دبا کر توڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔

وہ۔۔وہ۔۔۔م۔مجھے۔۔آنٹی نے کہا تھا آپ کو بلانے کے لیے

آئمہ ہچکچاتے ہوئے بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کس نے کہا تھا۔۔؟؟ بدر مزید گرفت اس کی چوڑیوں پر بڑھاتے

ہوئے اس کی چوڑیاں توڑتے ہوئے پوچھتا ہے۔

آنٹی نے۔۔!!! آئمہ اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں کو چھوڑوانے کی

کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

تم میری امی سے مل لی اور انہوں نے تمہیں کچھ نہیں کہا

بدلے میں مجھے اٹھانے کے لیے بھیج دیا۔۔؟؟

بدر آئمہ کے درد میں مبتلا چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

جی آنٹی نے مجھے کچھ بھی نہیں کہا تھا اور انہوں نے مجھے پیار سے گلے

لگا کر آپ کو اٹھانے کے لیے بھیجا تھا۔۔

میرا ہاتھ چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے بدر۔۔

آئمہ روتا ہوا سا منہ بنا کر کہتی ہے۔۔

امی نے تمہیں معاف کر دیا ہے کیا۔۔؟؟ بدر کو حیرانی اور تجسس

دونوں ہو رہے تھے آئمہ کی باتوں پر

بدر مجھے درد ہو رہا ہے چھوڑیں مجھے پلز۔۔۔

آئمہ کی آنکھوں میں نمی سی آگئی تھی۔

تم جھوٹ بول رہی ہو نا میری امی اتنی آسانی سے کیسے

تمہیں معاف کر سکتی ہیں تم میرے باپ کے قاتل کی بیٹی ہو تمہیں

معافی نہیں مل سکتی ہے۔۔

تم معافی کے قابل نہیں ہو۔۔ بدر آئمہ کے چہرے پر اس کی

آنکھوں سے آنسوؤں بہتے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

بات ہمیشہ یاد رکھنا آئمہ ملک چاہے تمہیں اس گھر میں ہر کوئی

معاف کر دے ہر کوئی تمہیں اپنا لے لیکن بدر سکندر تمہیں

کبھی معاف نہیں کرے گا اور نا ہی کبھی اپنائے گا۔

تم میری بیوی ضرور رہوں گی لیکن تمہیں کبھی بھی میری بیوی

ہونے کا حق نہیں ملے گا۔

بدر اس کی کلائی پر مزید گرفت مضبوط کرتے ہوئے اسے مزید درد

دیتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر غصے میں آئمہ کے اوپر سے اٹھ کر

لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا واش روم میں گھس جاتا ہے۔۔

ر کے جاتے ہی آئمہ بھی سیدھی ہو کر بیٹھتی ہے اور اپنے ہاتھوں سے

نکلتا ہوا خون دیکھ کر رونے لگ جاتی ہے۔۔

روتے ہوئے سسکیاں لیتے ہوئے وہ بیڈ پر ٹوٹ کر بکھری ہوئی

اپنی چوڑیاں سمیٹتی ہے انہیں بدر کے آنے سے پہلے ہی وہاں

سے جانے کے لیے جلد بازی میں کرتی ہے پر جتنی جلدی وہ کر رہی

تھی اس سے اس کا کام بن نہیں رہا تھا مزید بگڑتا جا رہا تھا۔۔

آئمہ کے دونوں ہاتھوں کی کلائیوں سے خون بہنا شروع ہو گیا تھا

جو رک نہیں رہا تھا بہتا جا رہا تھا۔۔

روحی غصے میں اپنے کندھے پر دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے

سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی کہ سامنے حال میں صوفے پر بیٹھی ہوئی

ایک عورت اور ایک لڑکی جس کے پاس 6 مہینے کا ایک چھوٹا

سا بچہ تھا روحی بچے کو دیکھ کر مسکراتی ہوئی

سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی۔۔

السلام وعلیکم۔۔!!!روحی سیڑھیوں سے اتر کر ان دونوں

عورتوں کے سامنے کھڑی ہو کر انہیں سلام کرتی ہے۔

وعلیکم السلام۔۔ کیسی ہو روحی۔۔؟؟ ہمیں تمہارے تائے ابو کا سن

کر بہت افسوس ہوا اللہ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے

آمین۔۔

بڑی عمر کی عورت کے کہنے پر سب لوگ ایک ساتھ آمین کہتے ہیں۔

ہیرا بیگم کا فوراً منہ افسردہ سا ہو گیا تھا۔۔

شادی کی بھی بہت بہت مبارک باد ہو تمہیں روحی کہاں ہیں

تمہارے شوہر۔۔؟؟

میں یہاں ہوں۔۔روحی کے کہنے سے پہلے ہی باسیل پیچھے

سے روحی کے پیچھے آ کھڑا ہوتا ہے۔۔

السلام علیکم۔باسیل انہیں سلام کرتا ہے۔۔

روحی سرسری سی نظر باسیل کو دیکھتی ہے اور پھر جا کر

اس لڑکی کے پاس بیٹھ کر اس کے ہاتھ سے بچہ کو لے کر اس کے ساتھ

کھیلنے لگ جاتی ہے۔۔

کیسے ہو باسیل بیٹا۔۔؟؟بڑی عمر کی عورت مسکراتی ہوئی

نظروں سے باسیل کو دیکھتے ہوئے بولی

الحمدللہ ٹھیک۔۔۔۔باسیل مختصر سا جواب دیتا ہے اس کی نظریں

روحی اور اس کی گود میں کھیلتے ہوئے بچے پر ہوتی ہے۔

عورت بھی روحی کی گود میں بچے کو دیکھ کر اور پھر

باسیل کی مسکراتی ہوئی نظروں سے روحی کو دیکھنا محسوس کرتے ہوئے

وہ روحی سے پوچھتی ہے۔۔

تو پھر بچوں کوئی خوش خبری ہے۔۔؟؟

ان کی بات پر روحی اور باسیل اور دونوں ان کی طرف دیکھنے

لگ جاتے ہیں۔

سلطانہ بیگم بھی کیچن سے ان کے لیے چائے لے کر آتی ہے

اور ان کی بات پر دونوں کی طرف مسکراتی ہوئی نظروں سے

دیکھنے لگ جاتی ہیں اور دیکھتے ہوئے ہیرا بیگم ہے پاس صوفے

پر بیٹھ جاتی ہیں۔۔

باسیل بھی روحی کی شکل دیکھتے ہوئے بامشکل اپنی ہنسی کو

ضبط کرتا ہے اور اسے پر سکون سا ہو کر دیکھتے ہوئے وہ

بھی صوفے پر بیٹھ جاتا ہے۔۔

روحی ان کی باتوں پر غصہ میں باسیل کو دیکھ رہی تھی جو اسے

دیکھ دیکھ کر ہنستا جا رہا تھا۔۔

روحی بیٹا بتاؤں کب ہم تمہاری گود میں بھی تمہارا اپنا ایک

ایسا ہی کیوٹ سا بچہ دیکھنے والے ہیں تمہاری شادی کو 3 مہینے تو

گزر چکے ہیں اب اور کتنا انتظار کروانا ہے ہم سب کو۔۔۔؟؟

بڑی عمر کی عورت کی باتوں پر روحی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں

بھینچے ہوئے پہلے اپنی گود میں بیٹھے ہوئے بچے کو دیکھتی ہے پھر نظریں اٹھا کر

باسیل کی طرف وہ صوفے سے پشت ٹیکائے ہوئے

مسکراتے ہوئے روحی کو دیکھے جا رہا تھا۔۔

آنٹی آجائے گا بے بی جب آنا ہو گا میں کیسے بتا سکتی ہوں آپ کو

کچھ بھی۔۔

روحی اپنے دانتوں کو بھینچتے ہوئے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش

کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ارے تمہیں نہیں پتا ہو گا تو پھر کیسے پتا ہو گا بیٹا ماں تو تم نے

ہی بننا ہے آخر کار اگر تمہیں کوئی بیماری وغیرہ ہے تو مجھے

بتا سکتی ہو میری بہو کو بھی بیٹا پورے 4 سال بعد ہوا تھا

بہت علاج کروایا تھا اس نے اور اب آخر کار ایک اچھے حکیم سے

دوا لے تھی تو جا کر بچہ ہوا ہے۔

اگر تم کہو تو میں تمہیں بھی وہی لے کر چلی جاتی ہوں

جلدی بچہ ہو جائے گا تو سب ٹھیک رہے گے آگے اور بچے ہونے میں

سارا وقت نہیں لگے گا پھر۔۔۔

بڑی عمر کی عورت کی باتوں پر روحی کھلے ہوئے منہ کے ساتھ

ان کی باتیں سن رہی تھی جبکہ باسیل کے ساتھ ساتھ سلطانہ بیگم

اور ہیرا بیگم بھی اپنی ہنسی دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔۔

آئمہ کمرے میں روتے ہوئے بیڈ سے چوڑیاں اٹھا ہی رہی تھی کہ

بدر واشں روم سے باہر نکل آتا ہے۔

واشں روم سے نکلتے ہی اس کی نظر آئمہ اور اس کے ہاتھوں

سے نکلتے ہوئے خون پر پڑتی ہے۔۔

بدر اس کے خون سے لال ہوتے ہوئے ہاتھوں کو دیکھ کر

اپنے بالوں میں ہاتھ مارتے ہوئے وہ ایک لمبی گہری سانس لیتے

ہوئے وہ کمرے میں سے باہر نکل جاتا ہے۔۔

آئمہ بدر کی موجودگی کو محسوس کرتی ہے پر نظر اٹھا کر

اس کی طرف دیکھتی نہیں ہے

آئمہ ساری چوڑیاں بیڈ سے اٹھا کر ڈسٹبین میں ڈالتی ہے

پھر اپنے ہاتھوں سے بہتا ہوا خون دیکھ کر وہ واشں روم میں

جا کر روتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو صاف کرتی ہے۔

اور دوبارہ واپس باہر آجاتی ہے بیڈ کی چادر تبدیل لیے وہ سارے

گندے کپڑوں کو اکٹھا کر کے کپڑوں والی ٹوکری میں

جمع کرنے لگ جاتی ہے۔۔

زاپنے موبائل میں نظریں جمائے ہوئے اپنی دھن میں سیڑھیوں سے

نیچے اتر رہا تھا کہ اس کی نظر سامنے بیٹھی ہوئی عورت پر پڑتی ہے

تو فوراً واپس الٹے پیر اوپر جانے لگتا ہے

پر بڑی بڑی عمر کی عورت بدر کو دیکھ کر فوراً سے اسے آواز لگاتی ہے۔۔

روحی بدر کو دیکھ کر اسے بچے ہے پیچھے چھپ کر واپس

جانے کا اشارہ کرتی ہے پر بدر گندا سا منہ بنا کر مجبوراً ان کے

سامنے آکر کھڑا ہو کر انہیں سلام کرتا ہے۔۔

کیسے ہو بدر۔۔؟؟ سنا شادی ہو گئی ہے تمہاری بھی

کیا بات ہے مطلب بچے بڑے ہو گئے ہیں ابھی بات ہے وقت

پر شادی ہو گئی ہے روحی نے تو اب تک کوئی خوشی کی خبر

نہیں سنائی ہے تم کب سنا رہے ہو پھر۔۔؟؟

ہنستے ہوئے مزے لیتے ہوئے کہتی ہیں

ان کی بات سن کر پیچھے سے آتی ہوئی آئمہ الٹے پیر واپس

سیڑھیوں سے اوپر دوڑنے لگتی ہے۔

کیا وہ تمہاری بیوی ہے۔۔؟؟ بدر کے پیچھے سیڑھیوں سے اوپر

واپس جانی والی لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہیں اور کہہ

کر کھڑی ہو جاتی ہیں

اور آئمہ کی طرف قدم بڑھانے لگتی ہیں۔

ہیرا تمہاری دونوں بہویں تو کافی زیادہ خوبصورت ہیں۔

ی عمر کی عورت آئمہ کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

آئمہ ان کے اشارہ پر روحی کی طرف دیکھتے ہوئے سیڑھیوں

سے نیچے آتی ہیں۔۔

آئمہ ایک نظر بدر کی طرف دیکھتی ہے جو اس کی طرف پیٹھ کیے ہوئے کھڑا ہوتا ہے۔

باسیل کی مسلسل نظریں روحی پر اور اس کی گود میں کیوٹ سے بے بی پر ہوتی ہے اور ان دونوں کو دیکھتے ہوئے باسیل کے چہرے پر مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔

تم ہی ہو نا وہ لڑکی جو خون بہا میں اس گھر میں آئی ہو۔۔؟؟

آئمہ کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہیں۔

ان کی بات پر اب کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو جاتی ہے اور نظریں آئمہ کی طرف اٹھتی ہے۔

ان کی بات پر روحی جلدی سے اپنی گود سے بچہ اٹھا کر اس کی ماں کو دیتی ہے اور اپنے دوپٹے کو ٹھیک کرتے ہوئے آئمہ کے پاس جا کھڑی ہوتی ہے۔۔

جی آنٹی یہ وہی ہے جو خون بہا میں آئی ہے اس حویلی میں دیکھیں کتنی پیاری ہے نا۔۔؟؟

بلکل بدر کی آئیڈیل ٹائپ کی لڑکی ہے معصوم سی گڑیا جیسی ہیں نا روحی کہتے ہوئے بدر کو دیکھتی ہے جو بڑی بڑی آنکھیں کیے اس کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔۔

آپ پہلی بار آئی ہیں اس کی اور میری شادی ہے بعد چلیں اب ہماری منہ دیکھائی دے آپ نے شادی میں بھی کوئی تحفہ نہیں دیا تھا بڑی کوئی کنجوس ہو گئی ہیں آنٹی آپ تو۔

روحی کی بات پر بڑی عمر کی عورت اپنے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے
اپنے دوپٹے کو سیٹ کرتے ہوئے واپس صوفے پر جا بیٹھتی ہے۔
روحی ان کے جاتے ہی آئمہ کی طرف دیکھتی ہے اس کے
بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر اسے پر سکون کرتی ہے۔
تم ٹینشن مت لو میں دیکھتی ہوں انہیں آج کے بعد یہ سوالات کی
ٹوکری کے ساتھ دوبارہ اس حویلی میں نہیں آئیں گی۔۔
روحی دھیمے لہجے میں کہتی ہے اور جا کر صوفے پر ان کے برابر
میں بیٹھ جاتی ہیں۔۔
ارے آنٹی کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔؟؟ دیسے تو آپ سوال پر سوال
کیے جا رہی تھیں اب میں نے کچھ پوچھ لیا تو آپ ایک دم خاموش
ہو گئی ہیں۔۔
چلیں نا دے منہ دیکھائی کوئی بات نہیں ایسے
خاموش تو مت ہوئیں۔۔
صحیح کہہ رہی ہے روحی اگر آپ کو ہماری شادیوں کا پتا چل
گیا تھا تو بندہ مٹھائی ہی لے آتا ہے
یہ کیا بات ہوئی ایسے کھالی ہاتھ آنے والی۔۔
بدر بھی روحی کا ساتھ دیتے ہوئے آئمہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے
اپنے ساتھ صوفے پر بیٹھاتا ہے اور خود بھی اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے۔۔
ٹھیک کہہ رہا ہے بدر آپ تو ہم سے اپنے بچوں کی شادیوں پر
فرمائشیں کر کے تحفے لیتی تھی۔

اب اپنی باری میں کتنی کنجوس ہو گئی ہیں آپ آنٹی

روحی ان کے پاس سے اٹھ کر اپنی ماں کے پاس جا بیٹھتی ہے۔

ایسا تو نہیں ہے بچوں میں تحفے لا رہی تھیں تم لوگوں کے لیے پھر

میں نے سوچا کہ تم سب لوگ آج کل کے زمانے کے بچے ہو تو پتا

نہیں تم لوگوں کو پسند آئے گا یا نہیں میرا لایا ہوا تحفہ۔

ارے آنٹی۔۔۔ چلیں کوئی بات نہیں آپ پھر ہمیں اس کے بدلے

نیگ دے دیں تاکہ ہم لوگ خود اچھا سا تحفہ خرید لیں

آپ کی طرف سے۔۔

بڑی عمر کی عورت کی بات مکمل ہوتے ہی بدر بول پڑتا ہے

اور بول کر صوفے سے پشت ٹیکائے ہوئے چوڑا ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔

ں صحیح کہہ رہا ہے یہ ایک کام کریں ہمیں پچاس پچاس ہزار

دے دیں ہم لوگ آپ کی طرف سے شاپنگ کر آتے ہیں۔۔

روحی اور باقی سارے گھر والے اپنی ہنسی ضبط کرنے کی کوشش

کرتے ہیں ان کا چہرہ دیکھ کر

باسیل بھی مجبوراً ناشتہ کے چکر میں ان لوگوں کے درمیان بیٹھ

کر ان کی باتیں سن رہا تھا کل سے کچھ نہیں کھایا تھا اور اب بھوک

سے اس کے سر میں درد ہونے لگ گیا تھا وہ باہر کا کھانا

نہیں کھاتا ہے اس لیے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا۔

ارے بچوں چلو مانتی ہوں میں کہ میں آج کھالی ہاتھ آئی ہوں
لیکن اگلی بار جب تم دونوں مجھے خوش خبری سناؤں گے میں ضرور
تم دونوں کے لیے بھی اور تمہاری بیویوں کے لیے
بھی تحفے لے کر آؤں گی۔
بدر اور باسیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہیں۔
چلو بتاؤں اب خوش خبری کب سناؤ گے تم دونوں؟
ان کی بات سن کر روحی فوراً اٹھا کر وہاں سے جانے لگتی ہے
جلد ہی انشاء اللہ اچھے کی امید رکھیں آپ انشاء اللہ اب
بہتر ہو گا۔۔
باسیل کی بات پر روحی فوراً سے بڑی بڑی آنکھیں کیے اس
کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔
باسیل روحی کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے صوفے سے پشت ٹیکائے
ایک ائیبرو اٹھا کر آنکھ ونک کرتا ہے۔
یہ بات بھی ٹھیک ہے تو پھر اب تم لوگ ہمیں جلدی سے خوش
خبری دینے کی تیاریاں شروع کر دو اور ہم لوگ
تمہارے تحفے تحائف خریدنے کی تیاری کرتے ہیں۔
آنٹی صوفے سے اٹھتے ہوئے کہتی ہیں انہیں کھڑے ہوتا ہوا دیکھ کر
سب لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں سوائے باسیل کے وہ صوفے پر بیٹھے ہوئے
مسلسل روحی کو دیکھے جا رہا تھا۔

آپ کیوں اٹھ گئی ہے ناشتہ تیار ہے بس لگانے لگے ہیں ناشتہ

کر کے جائیں گا۔۔

ہیرا بیگم آگے بڑھ کر کہتی ہیں۔۔

روحی کی نظریں غصے میں برابر باسیل پر ٹیکی ہوئی تھیں اور بدر کی آئمہ

پر دونوں غصے گھورے جا رہے تھے۔۔

باسیل روحی کو دیکھتے ہوئے کھڑا ہو جاتا ہے اور روحی

کی طرف قدم بڑھانے لگتا ہے۔۔

روحی بیٹا۔۔جو میں نے تمہیں کہا ہے اس پر غور کرنا بچے جتنی جلدی ہو

جائیں اتنا اچھا ہوتا ہے ورنہ پھر بعد میں بہت دیر ہو جاتی ہے۔

امی۔۔۔روحی ان کی بار پر اپنی ماں کی طرف

معصومانہ انداز میں دیکھتی ہے جو اس کی شکل دیکھ کر

اپنی ہنسی دبانے کی کوشش کر رہی ہوتی ہیں۔

آنٹی جب مجھے جو ٹھیک لگے گا میں کر لوں آپ ایسی باتیں مت کریں نا پلیز

روحی اب کی بار معصوم سا منہ بنا کر اپنے سامنے کھڑی ہوئی

عورت کے ہاتھوں کو پکڑے ہوئے کہتی ہے۔۔

ایسی باتیں زندگی کا حصہ ہیں روحی اگر کچھ نا بنے تو بتانا میں

تمہیں اسی ڈاکٹر کے پاس۔۔۔۔

وہ کہہ ہی رہی تھیں کہ روحی ان کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ چھوڑوا کر

حال سے سیدھا کچن میں چلی جاتی ہے۔۔

سیں۔۔ نہیں۔ میں یہاں بس تعزیت اور مبارکی دینے کے لیے آئی

تھی وہ ہم لوگ آج پھر سے دوسرے گاؤں

جانے لگے ہیں تھے تو آنے میں واپس وقت لگ جاتا

اس لیے سوچا کہ مل کر جائیں پہلے۔۔

ہیرا بیغم کا ہاتھ پکڑ کر اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

ہیرا بیغم تمہارے بہویں بہت اچھی ہیں انشاء اللہ اگلی بار جب

آؤں گی تو منہ دیکھائی بھی اور گود بھرائی کے بھی تحائف

لے کر آؤں گی ضرور۔۔۔

ہیرا بیغم کے گلے سے لگتے ہوئے کہتی ہیں ان سے مل کر پیر سلطانہ

بیغم سے ملتی ہیں۔۔

بچوں ہمیشہ ہمیشہ خوش رہو اللہ تعالی تم لوگوں کو

ہمیشہ خوش رکھیں اپنی بیویوں کا خیال رکھنا اور جو میں نے

کہا ہے اس پر بھی غور کرنا۔۔

باسیل کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہیں۔

باسیل جواباً کچھ نہیں کہتا ہے اپنا سر آگے بڑھا کر ان سے

پیار لیتا ہے۔۔

بدر شادی ہو گئی ہے بیٹا اب سدھر جاؤں۔۔ بدر کے سر پر ہاتھ رکھ

کر اس کے کان کھینچتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

تھی وہ ہم لوگ آج پھر سے دوسرے گاؤں

جانے لگے ہیں تھے تو آنے میں واپس وقت لگ جاتا

اس لیے سوچا کہ مل کر جائیں پہلے۔۔

ہیرا بیغم کا ہاتھ پکڑ کر اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

ہیرا بیغم تمہارے بہویں بہت اچھی ہیں انشاء اللہ اگلی بار جب

آؤں گی تو منہ دیکھائی بھی اور گود بھرائی کے بھی تحائف

لے کر آؤں گی ضرور۔۔۔

ہیرا بیغم کے گلے سے لگتے ہوئے کہتی ہیں ان سے مل کر پیر سلطان

بیغم سے ملتی ہیں۔۔

بچوں ہمیشہ ہمیشہ خوش رہو اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو

ہمیشہ خوش رکھیں اپنی بیویوں کا خیال رکھنا اور جو میں نے

کہا ہے اس پر بھی غور کرنا۔۔

باسیل کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہیں۔

باسیل جواباً کچھ نہیں کہتا ہے اپنا سر آگے بڑھا کر ان سے

پیار لیتا ہے۔۔

شادی ہو گئی ہے بیٹا اب سدھر جاؤں۔۔بدر کے سر پر ہاتھ ر

اور کہہ اپنی بہو کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر حویلی سے باہر
نکل جاتی ہے آئمہ بھی روحی کے کیچن میں جاتے ہی اس کے
پیچھے کیچن میں چلی جاتی ہے اور دونوں ناشتہ
ڈائنگ ٹیبل پر لگانے لگ جاتی ہیں۔
روحی کے چہرے پر غصہ صاف دیکھائی دے رہا تھا اس کی
خاموشی اس کے بے حد غصہ میں ہونے کا ثبوت دے رہی تھی۔
سب لوگ ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھ کر سکون سے ناشتہ
کر رہے تھے روحی کو جتنی بھوک لگی ہوئی تھی آنٹی کی باتوں پر
اس سے کھانا کھایا نہیں جا رہا تھا۔
فیروز صاحب بھی تھوڑی دیر بعد ناشتہ کے لیے حویلی میں
آجاتے ہیں۔۔
باسیل کو اپنے ساتھ واپس پولیس اسٹیشن لے جانے کے
لیے اس وقت سب لوگ سکون سے
خاموش ہو کر ناشتہ کر رہے تھے لیکن سب باری باری
سے چپکے چپکے سے روحی کی شکل کو دیکھ رہے تھے
اور اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
قفف ہنسنا بند کریں گے آپ سب لوگ۔۔ روحی چمچ پلیٹ میں زور
سے رکھتے ہوئے غصے میں کہتی ہے۔۔

Rooh E Basil ♥

Episode No 30

By Saleha Iqbal ... 🦋

روحی سب لوگوں کی ہنستے ہوئے چہروں کی طرف دیکھتے ہوئے
کہتی ہے اور کہہ کر بنا ناشتہ کیے
سیدھا کمرے کی طرف بھاگ کر جانے لگتی ہے باسیل گردن
موڑ کر روحی کو جاتا ہوا دیکھتا ہے اور پھر سب کو دیکھ کر انہیں
بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہے اور خود بھی اس کے پیچھے پیچھے چل پڑتا ہے۔
روحی کمرے میں جا کر اپنا دوپٹہ اتار کر زور سے
بیڈ پر پھینکتی ہے اور الماری سے اپنا بیگ نکال کر بیڈ پر
ساری کتابیں نکال کر بیڈ پر پھیلا کر بیٹھ جاتی ہے۔۔
باسیل بھی کمرے میں داخل ہو کر پہلے تو اس کا منہ دیکھ
کر ایک گہری سانس لے کر اپنی ہنسی کو ضبط کرنے کی کوشش
کرتا ہے اور پھر سیریس فیس میں
کمرے میں داخل ہوتا ہے اور دروازے کو بند کر لیتا ہے۔
اپنے ہاتھوں کو کمر پر باندھے ہوئے وہ روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہے
روحی باسیل کے قدموں کو دیکھ کر سر اٹھا کر اس کے
چہرے کی طرف غصے میں دیکھتی ہے۔
باسیل خبردار جو کوئی بھی الٹی سیدھی بات کی ہے آپ نے مجھ
سے پہلے ہی ان آنٹی نے میرا دماغ مکمل طور پر خراب کر دیا
ہے اگر آپ نے مزید کچھ کہا نا تو اچھا نہیں ہوگا۔۔

روحی انگلی اٹھا کر غصے میں کہتی ہے۔

انہوں نے کچھ غلط تو نہیں کہا ہے شادی کے بعد سب سے پہلی

پرائیوریٹی تو بے بی ہی ہوتا ہے۔

باسیل کندھے اچکاتے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولا

اچھا ٹھیک ہے مانتی ہوں میں پاکستان میں ایسا ہی ہوتا ہے

لیکن اس کا کیا مطلب ہے کہ سرِ عام سب کے سامنے وہ

کچھ بھی بولیں گی نہیں میں کیسے بیمار ہوں اس بات کا کیا مطلب ہوا۔؟

روحی بیڈ پر اتر کر باسیل کے سامنے کھڑی ہو کر کہتی ہے۔

اگر انہیں اتنے ہی بچے پسند ہیں تو اپنی بہو سے کہیں

نا وہ دو چار اور پیدا کر کے انہیں دے دیں گی مجھ سے کیوں

وہ ایسی باتیں کر رہی تھی۔۔؟؟

روحی کا پارہ اس کے سر چڑھ کر بول رہا تھا۔۔

باسیل آپ بھی وہاں دانت۔۔۔۔

روحی کہہ ہی رہی تھی کہ باسیل اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے

ہوئے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔

باسیل۔۔؟؟ روحی اس کے سینے پر تھپڑ مارتے ہوئے

اس سے دور ہو کر کہتی ہے۔

آپ کو اس کے علاوہ بھی کچھ اور آتا ہے جب دیکھو رومینس

سوجھ رہا ہوتا ہے۔۔

تمہارے غصے کو کنٹرول کرنے کا میرے پاس اس کے علاوہ

اور کوئی طریقہ نہیں ہوتا ہے۔

انہوں نے جو کہا وہ ان کے زمانے میں ہوتا تھا اس لیے انہوں نے

میری جان ایسے کہا انہیں آج کل کے زمانے کی لڑکیوں

کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ہو گی نا۔۔

اب غصہ مت کرو اور چل کر ناشتہ کرو

باسیل روحی ہے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے

کہتا ہے۔

مجھے بھوک نہیں ہے ان کی باتیں ہضم کر لوں بڑی بات ہے

میرے لیے آج کل ویسے بھی کھانا پینا حرام ہو چکا میرا

روحی مایوسی سے واپس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کھانا پینا تم خود حرام کر رہی ہوں خود کا بھی اور میرا بھی

باسیل بیڈ کے پاس آ کر روحی کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے۔

انکل ہر چیز میں میرا قصور ہوتا ہے کیا۔۔؟؟

روحی گڈھنوں کے بل کھڑی ہو کر باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے بولتی ہے۔

میں نے آپ سے کب کہا کہ آپ کھانا مت کھائیں یا آپ چاہتے ہیں

کہ میں اپنے ہاتھوں سے آپ کو کھانا کھلاؤں تو آپ وہ

بھی بتا دیں مجھے۔۔؟؟

روحی کمر پر ہاتھ رکھ کر لمبی لمبی سانسیں لیتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاؤں
لیکن تمہیں مجھ سے لڑائی کرنے کے علاوہ اور کچھ آتا ہی نہیں ہے۔
باسیل روحی کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اس کی
آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
ٹھیک ہے میں بدتمیز ہوں اچھی نہیں ہوں تنگ آگئے ہیں آپ مجھ سے
چھوڑ دیں مجھے پھر کرلیں پھر آپ کی پسند کی اپنے
ٹائپ کی کسی لڑکی سے شادی جو آپ کو اپنے ہاتھوں سے کھانا
کھلائے اور خوب سارا رومینس کرے آپ کے ساتھ
روحی باسیل کے ہاتھ اپنی کمر سے ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔
روحی کی باتوں پر باسیل اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے
اپنا رخ دوسری طرف موڑ کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہے۔
آگر یہ بکواس کرنی ہوتی ہے تم نے مجھ سے تو تمہیں
بھی مجھ سے بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔
باسیل غصہ میں اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہتا ہے
اور کہہ کر باہر جانے لگتا ہے پر روحی اس کا ہاتھ پکڑ کر
اب کی بار باسیل کو روک چکی تھی۔
کون سی بکواس کردی ہے میں نے اب۔؟؟ روحی بیڈ سے نیچے اترتے
ہوئے باسیل کے غصے سے بھری ہوئی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
یہ ہی تمہیں چھوڑنے والی اور کون سی نہیں چھوڑوں گا میں
تمہیں کبھی بھی اس بات کو اپنے ذہن میں اچھے سے بیٹھالو

باسیل روحی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں تو میں کون سا سچ میں چاہتی ہوں آپ مجھے چھوڑ دیں

روحی بھی غصے میں کہتی ہے۔

تو بار بار چھوڑنا کا کیوں کہتی ہے تم۔۔؟؟

باسیل مزید روحی کے قریب آتے ہوئے پوچھتا ہے۔

کیونکہ میں۔۔م۔ میں جب جب اس آنٹی کو آپ کے پاس

آپ کے ساتھ دیکھتی ہوں مجھ سے برداشت نہیں ہوتا ہے۔

یا تو پورے میرے بنے یا پھر مجھ سے ہمیشہ کے لیے دور ہو جائیں

روحی باسیل کے سینے پر ہاتھ رکھ اسے خود سے دور دھکا دیتی ہے۔

کون سی آنٹی۔۔؟؟ باسیل حیرانگی سے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

وہی ایک چڑیل کی شکل کی آنٹی۔۔

روحی باسیل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

کون۔۔۔؟؟ باسیل کہتے کہتے خود ہی سمجھ جاتا ہے اور اپنی آنکھیں

بند کیے ہوئے ایک گہری سانس لے کر روحی کا چہرہ اپنے

ہاتھوں میں پکڑ کر اس کے گال پر اپنے لب رکھ دیتا ہے

افف لڑکی اتنی سی بات پر تم اتنے دن سے میرا جینا حرام کر رہی ہو۔۔؟

تمہیں کس نے کہا کہ میں تمہارے علاوہ کسی اور کا ہوں

شیزا میری دوست ہے اس کے علاوہ وہ اور کچھ بھی نہیں ہے

میری جان۔۔

پ کے لیے وہ دوست ہے پر وہ تو آپ کو اپنا دوست نہیں سمجھتی ہے

اوپر سے جب دیکھو دونوں ایک ساتھ

نظر آتے ہو مجھے تو غصہ ناکروں تو اور کیا کروں میں

روحی باسیل کے ہاتھ اپنے چہرے پر سے ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہے وہ بھی مجھے دوست ہی سمجھتی ہے

شیزا اور میری دوستی پرانی ہے اس لیے وہ فرینک ہو جاتی ہے

کبھی کبھی میرے ساتھ

اس سے زیادہ اور کچھ بھی نہیں ہے جو بھی ہے وہ تم ہی ہو

باسیل روحی کو بازوؤں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

دوست نہیں سمجھتی ہے وہ آپ کو یہ کیسے سمجھاؤں

یہ میں آپ کو۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے خود سے دل ہی دل میں

کہتی ہے۔۔

کیا سوچ رہی ہو اب۔۔؟؟ اتنے دنوں سے مجھ سے ناراض

اس لیے ہی پھیر رہی تھی

یری جان شیزا میری صرف دوست ہے ایک بہترین دوست

ہے اور کچھ بھی نہیں ہے۔

باسیل روحی کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔

تو مطلب آپ کے لیے وہ دوست سے بڑھ کر اور کچھ بھی نہیں ہے۔؟؟

روحی معصوم سی شکل بنا کر باسیل سے بولتی ہے۔

ہاں۔۔ تمہارے علاوہ اور کوئی بھی نہیں ہے میری زندگی میں ایسے ہی کچھ بھی سوچ کر مجھ سے ناراض مت ہو جایا کرو میری جان

باسیل روحی کو گلے سے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ کے لیے وہ کچھ بھی نہیں ہے پر اس کے لیے آپ تو سب کچھ ہیں اب میں کیسے آپ کو بتاؤ کہ وہ آپ سے پیار کرتی ہے۔

روحی باسیل کے کندھے سے سر ٹیکائے ہوئے اس کی کمر کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے خود سے کہتی ہے۔

تو کیا سوچا تم نے۔۔ باسیل روحی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

کس بارے میں۔؟؟ روحی کندھے سے سر ہٹا کر باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

پریگنینٹ ہونے کے بارے میں۔ باسیل ایک ہاتھ اس کی کمر سے ہٹا کر روحی کی گردن پر رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

کیا۔؟؟ پاگل ہو گئے ہیں آپ۔۔؟؟ روحی باسیل سے دور ہوتے ہوئے کہتی ہے۔

ارے نہیں میں کیوں پاگل ہونے لگا سنا نہیں ہے تم نے آنٹی نے کیا کہا تھا۔۔؟؟

یار ہمارے بچوں کی پڑھائی لیٹ ہو رہی ہے ان پر ایسا ظلم تو مت کرو۔

باسیل اپنے ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے شرارت سے

بھرے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔

سنا تھا میں نے اب اس کا کیا مطلب ہے کہ میں پریگنینٹ ہو

جاؤں۔۔؟؟

روحی بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اپنے گود میں کتاب رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں ہو جاؤ میں تمہیں کروں گا پریگنینٹ میں کر سکتا ہوں

باسیل ڈریسنگ ٹیبل کی طرف قدم بڑھاتا ہے اور شیشے کے

سامنے کھڑے ہو کر اپنے بالوں میں برش پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

تو ایک کام کیوں نہیں کرتے ہیں آپ آپ خود ہی پریگنینٹ ہو جائیں

اور بچوں کو اس دنیا میں لا کر ان کی پڑھائی شروع کروا دیں میرا

موڈ نہیں ہے ابھی۔

روحی باسیل کی پیٹھ کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

کیا۔۔؟؟ باسیل کرنٹ کھا کر فوراً پلٹتا ہے۔

پاگل ہو گئی ہو۔۔؟؟ میں کیسے پریگنینٹ ہو سکتا ہو۔۔؟؟

باسیل حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

آپ ٹینشن کیوں لے رہے ہیں وہ کہہ رہی تھیں نا کہ حکیم صاحب کی

دوائی بہت فائدے مند ہے وہ کر دے گی آپ کو بھی پریگنینٹ۔۔

روحی اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پاگل بے واقوف لڑکی زارا شرم نہیں آرہی ہے تمہیں اپنے شوہر سے ایسی

باتیں کرتے ہوئے۔۔

باسیل روحی کی طرف ٹیشو پیپر کا رول پھینکتے ہوئے کہتا ہے

جیسے روحی کیچ کر چکی تھی۔

جب میرے شوہر کو شرم نہیں آرہی تھی جب آپ آنٹی

گندی گندی باتیں کر رہی تھیں تب تو بڑے دانت نکل رہے تھے۔۔

روحی واپس ٹیشو رول باسیل کی طرف پھینکتے ہوئے کہتی ہے۔۔

سدھر جاؤں تک جاؤ ڈی ابھی تو میں جا رہا ہوں لیکن رات

کو تو تم کمرے میں ہی ہوں گی

پھر بتاؤں گا میں تمہیں ہم دونوں میں سے کون ہوتا ہے وہ۔

باسیل کہتا کہتا رک جاتا ہے وہ بھول جاتا ہے کیا بولنے والا ہے

پھر یاد آتا ہے تو انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

ں پریگنینٹ۔۔روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہے اور اس کے چہرے

کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنے

ب رکھتے ہوئے اس کے گال کھینچتے ہوئے کمرے سے باہر نکل جاتا ہے۔

روحی باسیل کا کنفیوز منہ دیکھ کر باسیل کے جاتے ہی

قہقہہ لگا کر ہنس پڑتی ہے پر جلدی ہی دوبارہ افسردہ بھی ہو جاتی ہے۔

بیچاری شیزا میں افسردہ ہوں میں تمہارے لیے یا خوش ہوں

میں اپنے لیے

روحی بیڈ پر لیٹ کر چھت کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل اور فیروز صاحب پولیس اسٹیشن کے نکل جاتے ہیں بدر اپنے

کمرے میں تیار ہو رہا تھا شہر جانے کے لیے وہ بھی

پولیس فورسز جوائن کرنے کے لیے اپنا ٹیسٹ دینے کے لیے

آج شہر جا رہا تھا۔۔

ہیرا بیغم اور سلطانہ بیغم دونوں بھی آج دوسرے گاؤں میں

حمدان صاحب کے دوست کی بیٹی کی شادی میں جانے کی تیاری

کر رہی تھی۔۔

حمدان صاحب نے خود ان کی شادی میں آنے کا وعدہ کیا

پر اب وہ نہیں تھے تو ان کی جگہ باسیل نے انہیں جانے کا کہا تھا

اس لیے ہیرا بیغم اور سلطانہ بیغم دونوں

وہاں جانے کی تیاریاں کر رہی تھیں۔۔

آئمہ کیچن میں موجود ہیرا بیغم کو کمرے میں بھیج کر خود

کیچن کا کام کر رہی تھی

بدر تیار ہو کر سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا اپنی فائل میں

پیپرز دیکھتے ہوئے وہ سیڑھیوں سے نیچے سیدھا دروازے کی طرف

بڑھ رہا تھا کہ اس کی نظر آئمہ پر پڑتی ہے۔

جو ہاتھوں میں چوٹ لگنے کے بعد بھی وہ کیچن میں کام کر رہی تھی۔

بدر کی سرسری سی نظر آئمہ پر پڑتی ہے اور وہ دوبارہ

رجانے لگتا ہے پر جاتے جاتے رک جاتا ہے اور پھر سے پلٹ

کر آئمہ کی طرف غور سے دیکھتا ہے۔

وہ برتن دھو رہی تھی پر ہاتھوں میں صابن لگنے کی وجہ سے

وہ نہیں دھو پا رہی تھی۔

بدر اسے درد میں دیکھ کر زور سے اپنی فائل ٹیبل پر رکھتا ہے

اور کیچن میں آئمہ کی طرف بڑھتا ہے اور زور سے اسے بازوؤں

سے کھینچ کر اسے اپنی طرف رخ موڑتا ہے۔

آئمہ کے صابن سے بھرے ہوئے ہاتھ سیدھا بدر کی وائٹ کلر

کی شرٹ پر جا لگتے ہیں۔۔

اگر تم سے کوئی کام نہیں ہو رہا ہے درد ہو رہا ہے تو چھوڑ

کیوں نہیں دیتی ہو کیوں مہان اور معصوم بننے کے ناٹک کر رہی ہو تم۔؟

بدر اس کی بازوؤں پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہتا ہے۔

آہ۔۔بدر آپ بھی مجھے پھر سے درد دینے لگ گئے ہیں۔۔

آئمہ اپنے بازوؤں کو چھوڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

ر آئمہ کی بات پر اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھتا ہے اور پھر سے آئمہ

کے چہرے کی طرف دیکھتا ہے اور اسے چھوڑ دیتا ہے۔

جاؤ جا کر برقع پہن کر آؤں میں شہر جا ہی رہا ہوں تمہیں بھی

کپڑے دلوا دیتا ہوں۔

بدر کی بات پر آئمہ جھٹ سے حیرانگی سے اس کی چہرے کی طرف

دیکھتی ہے۔۔

آ۔۔ آ۔۔ آپ مجھے کپڑے دلوائیں گے۔۔؟؟

آئمہ حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

مجھے لگتا ہے نہیں لینے ہیں تم نے ٹھیک ہے۔۔

بدر کہہ کر جانے لگتا ہے کہ آئمہ جلدی سے اس کا بازوؤں پکڑ کر

بدر کو روک لیتی ہے۔۔

م۔ میں 2 منٹ میں یہ سب ختم کر لوں پھر برقع پہن کر آتی ہوں

آئمہ مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

2 منٹ میں برقع پہن کر آؤں ورنہ میں جا رہا ہوں۔۔

بدر اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے تلخ لہجے میں کہتا ہے۔۔

پر یہ کون کرے گا پھر۔۔؟؟

میں کر لوں گی۔۔ آئمہ کی بات پر روحی سیڑھیوں سے نیچے

اترتے ہوئے بلند آواز میں ہنستے ہوئے جواب دیتی ہے اور جلدی سے کچن

میں آ کر آئمہ اور بدر کے پاس کھڑی ہو جاتی ہے۔۔

ئمہ تم جاؤ یہ میں کر لوں گی۔۔ روحی ہنستے ہوئے آئمہ کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

آئمہ بدر کا چہرہ دیکھ کر ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اوپر کمرے کی

طرف بڑھنے لگتی ہے۔۔

بدر اور روحی دونوں آئمہ کو جاتے ہوئے دیکھتے ہوئے اور پھر ایک

سرے کی طرف دیکھنے لگ جاتے ہیں بلکل سیریس فیس میں

اور دونوں ہی اپنا رخ موڑ لیتے ہیں

پر اپنے قدم نہیں بڑھاتے ہیں اور فوراً سے ایک لمبی گہری سانس

لیتے ہوئے پلٹ کر ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔

سوری یار۔۔ اس نے زیادہ بول دیا تھا۔۔

بدر روحی کا ہاتھ پکڑ کر روتلو سا منہ بنا کر کہتا ہے۔

روحی بھی رونے والی شکل بنا کر بدر کے ہاتھوں میں سے اپنا

ہاتھ چھوڑواتی ہے اور ایک زور دار مکہ بدر کے پیٹ میں دے مارتی ہے۔

روحی کے مکہ مارنے پر بدر فوراً سے اپنے پیٹ پر

ہاتھ رکھے زمین کی طرف جھکتے ہوئے جاتا ہے۔۔

زیادہ نہیں کتے تو بہت زیادہ بول گیا تھا اگر اگلی بار تو نے مجھ سے

دوستی توڑنے کی کوئی بھی بکواس کی تو یاد رکھنا

میں میرا [illegible] دوں گی۔۔۔

روحی بدر کے جھکے ہوئے سر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے

اور کہہ کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بدر کو دھکا

دیتے ہوئے وہاں سے باہر جانے لگتی ہے۔

چڑیل کہیں کی۔۔بدر اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے روحی کو جاتے

ہوئے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کہتا وہ ہلکی سی آواز میں ہے پر روحی کے کانوں تک اس کی

آواز پہنچ جاتی ہے۔۔

چڑیل کس کو بولا بے۔۔؟؟؟روحی فوراً سے پلٹ کر غصے میں بدر

کو گھورتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تجھے بولا تیرے علاوہ اس حویلی میں اور کوئی چڑیل ہے۔؟؟

بدر کیچن سے باہر نکل کر اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں چڑیل۔۔؟؟روحی انگلی سے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں تو چڑیل صرف چڑیل ہی نہیں ڈائین سونر موٹی گینڈی

سانڈھی بھی ہے تو۔۔

بدر غصے میں روحی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

تیری ایسی کی تیسی۔۔روحی غصہ میں کہتی ہے اور کہہ کر جا کر

بدر کے بالوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر زور سے کھینچنے

لگ جاتی ہے۔۔

روحی چھوڑ میرے بال۔۔؟؟بدر اس کے ہاتھوں کو پکڑ کر اپنے

بالوں کو چھوڑوانے کی کوشش کرتا ہے۔

پہلی تو مجھ سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ۔۔۔روحی بدر کے بالوں

کو مزید زور سے کھینچتے ہوئے کہتی ہے۔

تجھ سے معافی مانگتی ہے میری جوتی تو چھوڑ میرے بال

ورنہ تیرے ساتھ اچھا نہیں ہوگا چھوڑ چڑیل۔۔

بدر غصے میں روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

بیٹا تیری جوتی سے لے کر تیرے سر کا ایک ایک بال مجھ سے

معافی نا مانگے تو کہنا تیری ایک ایک بکواس کی سزا آج تیرے سر

پر ایک بھی بال نا چھوڑ کر میں تجھے دوں گی۔۔

روحی کہتی ہے اور کہہ کر دوسرے ہاتھ سے بھی بدر کے بالوں کو پکڑ کر

زور سے کھینچنے لگ جاتی ہے۔

ایسی بات ہے تو پھر ایسا ہی ٹھیک۔۔

بدر کہہ کر روحی کے بالوں کو بھی اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیتا ہے

بدر چھوڑ میرے بال۔۔روحی اس کے بالوں کو کھینچتے ہوئے کہتی ہے۔

پہلے تو میرے بالوں کو چھوڑ۔۔

بدر اور روحی دونوں ایک دوسرے کو کھلے سانڈ کہ طرح

گھورتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

پہلے تو مجھ سے معافی مانگ میں پھر تجھے چھوڑ دوں گی

روحی بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں معافی نہیں مانگوں گا۔۔بدر اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ٹھیک ہے نا مانگ معافی تو پھر روحی ہاتھوں سے اس کے بالوں کو

کھینچتی ہے۔

اور پیروں سے ایک زور دار لات بدر کی

ٹانگ پر مارتی ہے جس سے وہ اسی پل روحی کے بالوں کو

چھوڑ کر زمین پر مدے منہ گر جاتا ہے۔۔

روحی زمین پر گڈھنوں کے بل زمین پر بیٹھتی ہے اور ایک گڈھنا بدر

کی کمر میں چھباتے ہوئے اس کی کمر کر مکو کی برسات کر دیتی ہے۔

اور پیچھے سے اس کے بالوں کو دوبارہ کھینچنے لگ جاتی ہے۔

کتے کی شکل کے منحوس انسان اگر آئندہ تو نے ہماری بچپن کی

دوستی ختم کرنے کے بارے میں کہا تو یاد رکھنا

میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گی۔۔

روحی اسے مارتے ہوئے کہتی ہے اور سرسری سی نظر اٹھا کر

سیڑھیوں سے اوپر دیکھتی ہے جہاں آئمہ کمرے میں سے باہر

نکل رہی تھی۔۔

روحی جلدی سے بدر کے اوپر سے ہٹ جاتی ہے اور اسے اٹھانے کی

کوشش کرتی ہے۔

اوئے اٹھ تیری بیوی آرہی ہے۔۔

روحی در کو بازوؤں سے پکڑ کر کھڑا کرنے کی کوشش کرتے

ہوئے کہتی ہے روحی اسے جیسے ہی کھڑا کرتی ہے تو اس کی نظر

بدر کے چہرے کر پڑتی ہے جس کا نقشہ آج ایک بار پھر سے

بدل چکا تھا۔۔

روحی بدر کی شکل دیکھتی ہی اور اس کا قہقہہ ہوا میں بلند آواز

میں لگتا ہے۔۔

بندر تیرا منہ تو آج بلکل بندر کے بم جیسا لال سرخ ہو گیا ہے۔

بدر گہری سانس لیتے ہوئے روحی کو غصہ میں گھور کر دیکھتا ہے۔

میں آج تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔

بدر غصے میں کہتا ہے پر روحی کے چہرے سے اس کی شکل دیکھ کر

ہنسی غائب ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔

اووو۔۔بیٹا پہلے کو مپلین پی لو پھر مجھ سے پنگا لینا تیری بیوی

آ گئی ہے ایسا منہ دیکھائے گا اسے۔۔؟؟

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

میں گاڑی میں جا رہا ہوں اسے بھی وہی بھیج دینا لیکن دو منٹ

بعد ابھی نہیں۔۔

بدر غصے میں کاٹ کھانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

او کے۔۔۔روحی ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

بدر ہلکی سی گردن موڑ کر آئمہ کو دیکھتا ہے اور ٹیبل سے اپنی فائلز

اٹھ آکر جلدی سے حویلی سے باہر نکل جاتا ہے۔۔

آئمہ بدر کو جاتا دیکھ کر مایوسی سے سر جھکا لیتی ہے

اسے لگتا ہے کہ وہ شاید اب اسے نہیں کے جانا چاہتا ہے۔

اوئے تم نے کیوں اپنا منہ لٹکا لیا ہے۔۔؟؟روحی آئمہ کے پاس

آکر اس کے سامنے کھڑی ہو کر پوچھتی ہے۔

بدر نے کہا تھا کہ وہ مجھے کپڑے دلوائیں گے لیکن اب شاید وہ مجھے

ساتھ نہیں کے لے کر جانا چاہتے ہیں۔۔

آئمہ افسردگی سے کہتی ہے۔

ایسا تو بلکل بھی نہیں ہے وہ باہر گاڑی میں تمہارا ہی انتظار

کر رہا ہے۔۔

روحی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو وہ مجھے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں۔۔؟؟ آئمہ مسکراتی ہوئی نظروں

سے دیکھتے ہوئے روحی سے پوچھتی ہے۔۔

ہاں بلکل۔۔!!روحی آئمہ کی ٹھوڑی پکڑ کر اسے پیار سے جواب دیتی ہے۔

تو میں جاؤں۔۔؟؟ آئمہ روحی سے پوچھتی ہے۔۔

ہاں ہاں۔۔ جاؤ۔۔ روحی اسے ہنستے ہوئے جانے کا کہتی ہے تو آئمہ جلدی سے

حویلی میں باہر نکل جاتی ہے اور جا کر ہچکچاتے ہوئے

بدر کی گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے۔

بدر اپنا حولیہ درست کر کے گاڑی میں بیٹھے ہوئے بلکل کولڈ فیس میں

اپنے موبائل میں لگا ہوا تھا آئمہ کو ایک نظر گاڑی میں بیٹھا

دیکھ کر وہ فون اپنے کوٹ کی جیب میں ڈالتا ہے اور گاڑی اسٹارٹ کیے

حویلی سے باہر کی جانب بڑھنے لگتا ہے۔۔

Rooh E Basil ♥

Episode No 31

By Saleha Iqbal ... 🦋

بدر اور آئمہ سے جاتے ہی روحی کچن جا کر سمیٹتی ہے اور دوبارہ واپس اپنے کمرے میں جا کر پڑھائی کرنے لگ جاتی ہے۔۔

روحی کبھی لیٹ کر تو کبھی بیٹھ کر سارا دن اپنی پڑھائی میں گزار دیتی ہے۔

....

شام ہو چکی تھی باسیل کے آنے کا وقت ہو رہا تھا روحی کمرے میں پورا دن پڑھائی میں ہی گزار دیتی ہے۔

بدر اور آئمہ دونوں اب تک شہر میں شاپنگ مال میں جانے سے پہلے بدر پہلے اپنے ٹیسٹ کے لیے جاتا ہے۔

اور آئمہ گاڑی میں اس کا انتظار کر رہی ہوتی ہے بدر اپنا ٹیسٹ دیے اور پیپرز جمع کروائے واپس گاڑی کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے نظریں فائل میں بچے ہوئے باقی کے اس کے کاغذات پر ٹیکی ہوئی ہوتی ہے

قدم گاڑی کی طرف بڑھ رہے تھے لیکن نظریں فائل پر تھی

بدر سرسری سی نظر اٹھا کر گاڑی میں بیٹھی ہوئی آئمہ جو سیٹ سے پشت ٹیکائے اپنے ہاتھ کی مٹھی بنائے ہوئے گاڑی کی کھڑکی میں بازو ٹیکا کر اس مٹھی پر اپنا سر ٹیکائے ہوئے پر سکون سی ہو کر سو رہی تھی۔

گاڑی کی طرف جلد بازی میں بڑھتے ہوئے قدموں کی رفتار

پر سکون سی معصوم سی حجاب میں ملبوس جس میں سے صرف

اس کی آنکھیں دیکھائی دے رہی تھیں انہیں دیکھ کر

قدم اب آہستہ آہستہ گاڑی کی طرف بڑھنے لگے تھے۔۔

بدر پارکنگ ایریا میں پارک کی ہوئی اپنی گاڑی کی طرف بڑھتا ہے

اور آہستہ سے گاڑی میں بیٹھ کر اس کا دروازہ بند کرتا ہے۔

گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے بدر کے ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر

رکھے ہوئے وہ کچھ پلوں کے لیے وہی رک جاتے ہیں۔

بدر آئمہ کی طرف دیکھنے سے پہلے ہینڈل سے نظر اٹھا کر

کھڑکی سے باہر دیکھتا ہے اور ایک

لمبی گہری سانس لیتے ہوئے وہ بنا آئمہ کی طرف دیکھے

اپنی سیٹ بیلٹ لگاتا ہے اور گاڑی کو اسٹارٹ کر دیتا ہے۔

ی کے اسٹارٹ ہوتے ہی اس کی آواز پر آئمہ جھٹ سے ڈرتے ہوئے اپنی

آنکھیں کھول لیتی ہے اور فوراً سے گردن موڑ کر

ڈرائیونگ سیٹ کی طرف دیکھتی ہے۔۔

آئمہ بدر کی طرف دیکھتے ہوئے ایک اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر

ایک لمبی گہری سانس لیتی ہے اور خود کے دھڑکتے ہوئے دل کو

نارمل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

ر آپ نے مجھے ڈرادیا ہے۔!!! آئمہ اپنے چہرے سے حجاب اتارتے ہوئے

ڈرے ہوئے لہجے میں بدر کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔

بدر آئمہ کی بات سن کر گردن موڑ کر اس کی طرف

دیکھتا ہے اور اس کے انڈے جیسی گوری رنگت کو کالے رنگ میں

چھپا ہوا دیکھ کر وہ دوپل کے لیے خاموش ہو کر

اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگ جاتا ہے پر جلد ہی خود کو کمپوز

کیے وہ سامنے کے شیشے میں دیکھتے ہوئے آئمہ سے نظریں ہٹاتے

ہوئے تلخ اور سخت لہجے میں کہتا ہے۔

انسان کو گھر سے باہر کبھی اس طرح تنہا گہری نیند میں سونا نہیں

چاہیے ورنہ اپنے نقصان کا ذمہ دار وہ خود ہوتا ہے۔۔

بدر کی نظریں سامنے روڈ پر ٹیکی ہوئی تھی وہ پولیس اکیڈمی سے گاڑی

نکالتے ہوئے روڈ پر نظریں جمائے ہوئے کہتا ہے۔۔

م۔ می۔ میں گھر سے باہر نہیں سوتی ہوں وہ آپ کا انتظار کرتے ہوئے

مجھے نیند آگئی تھی۔۔

آئمہ نظریں جھکائے ہوئے اپنے ہاتھوں کو آپس میں ملتے ہوئے

دھیمے لہجے میں کہتی ہے۔

میرا انتظار کرنے کو نہیں کہا تھا میں نے تم سے فون چلا کر

ٹائم پاس کر سکتی تھی تم۔۔

بدر روڈ سے نظریں ہٹا کر آئمہ کی طرف سرسری سی نظر ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔۔

م۔ میرے پاس فون نہیں ہے۔۔ آئمہ ابھی بھی مسلسل اپنے ہاتھوں کو آپس میں ملے جا رہی تھی۔۔

بدر اکیڈمی سے دور کچھ فاصلے پر جا کر گاڑی کو روک دیتا ہے اور غصے میں اپنی سیٹ بیلٹ کھولتے ہوئے آئمہ کی طرف منہ کیے ہوئے بیٹھ جاتا ہے۔

کس دنیا سے آئی ہو تم۔۔؟؟ بدر گاڑی کو روکتے ہوئے غصے میں آئمہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

نا تمہارے پاس فون ہے اور نا ہی کپڑے۔۔!!!

بدر کا لہجہ کافی حد تک سخت تھا۔

تم سے ہزار گنا بہتر تو روحی ہے لڑکی نہیں بم ہے وہ دوسروں کے لیے اچھا سوچتی ہے لیکن اپنے لیے بھی وہ ہمیشہ سوچتی ہے گاؤں کی ہے حویلی میں رہنے والی تمہاری ہی طرح کی ایک عام سی لڑکی لیکن کمزور نہیں بہادر

بدر غصے میں اپنے ہاتھ اسٹیرنگ کو دباتے ہوئے کہتا ہے

جو لڑکی خود کے لیے کبھی اسٹینڈ نہیں لے سکتی ہے وہ زندگی میں کبھی کیا ہی کر لے گی۔۔

بدر زور سے ہاتھ اسٹرینگ پر مارتے ہوئے کہتا ہے۔

کی سخت باتوں پر آئمہ کی آنکھوں سے آنسوؤں تیزی سے بہنا شروع ہو گئے تھے۔۔

بلکل یہ وہ واحد کام ہے جو تم کر سکتی ہو

رونے کے علاوہ بھی اور کچھ آتا ہے تمہیں۔۔۔؟؟ بدر آئمہ کی آنکھوں سے

نکلتے ہوئے آنسوؤں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اور بھائی نے مجھے کبھی دوست بنانے نہیں دیے آپ کو کیا لگتا ہے

کہ وہ مجھے کبھی موبائل استعمال کرنے دیتے۔۔؟؟

مجھے حویلی میں بات کرنے کی کیا کسی کو کبھی نظر اٹھا کر

دیکھنے کی اجازت نہیں تھی ایسے ماحول میں کوئی بھی لڑکی

کیسے بہادر بن سکتی ہے۔۔

آئمہ اپنے ہاتھوں سے اپنی نم آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی مجھ سے بہتر ہے میں مانتی ہوں اور ان چند دنوں میں بہت اچھے

سے جان گئی ہوں کہ میں روحی جیسی لڑکی نہیں ہوں

کیونکہ مجھے بچپن سے حویلی میں بیٹی بنا کر نہیں ایک قیدی

بنا کر رکھا گیا تھا۔۔

آئمہ اپنی نم آنکھوں سے بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اگر وہ مجھے بھی بیٹی بنا کر رکھتے بیٹیوں والی تھوڑی سی عزت

دیتے تو یقیناً میں آج کسی کی زبردستی کہ بیوی اور خاص طور پر

خون بہا میں لائی ہوئی بیوی نا ہوتی

ئمہ کے منہ سے نکلا ہوا ایک ایک الفاظ بدر کو لاجواب کر گیا تھا۔

آپ مجھے پسند نہیں کرتے ہیں میں جانتی ہوں نفرت کرتے ہیں
آپ مجھ سے میرے بابا اور بھائی کی وجہ سے انہیں سزا دینے کے
لیے آپ مجھے اس رشتے میں بندھیں ہیں۔
آئمہ سسکیاں لیتے ہوئے اپنی نظریں بدر سے ہٹا لیتی ہے لیکن
کہتے ہوئے ایک بار پھر سے بدر کی آنکھوں میں دیکھنے لگ جاتی ہے۔
آپ میرے ساتھ جو مرضی سلوک کر لیں میرے بابا اور
بھائی پر اس کا کوئی اثر نہیں ہونے والا ہے وہ لوگ مجھے پسند نہیں کرتے ہیں
بابا اور بھائی کے لیے میں صرف ان کی کبھی کسی بڑی
غلطی کا ازالہ کرنے کے لیے کسی چیز کی طرح ہوں جنہیں وقت آنے پر
استعمال کر کے وہ کس طرح پھینکنا ہے وہ اچھے سے جانتے ہیں۔۔
آئمہ کی آنکھیں تیزی سے بابا بار نم ہو رہی جتنا وہ انہیں صاف
کر رہی تھی اتنی جلدی ہی وہ دوبارہ بھیگ رہی تھی۔۔
بدر کی نظریں مسلسل آئمہ کے چہرے پر اور اس کی نم آنکھوں پر
ٹیکی ہوئی تھی۔
وہ خاموشی سے اسے سن رہا تھا کیونکہ آج وہ پہلی بار اسے واقع
میں سن رہا تھا۔۔
انسان ہوتا ہے استعمال ہونے کے لیے اور کرنے کے لیے ہے
یہ خود اس انسان پر ڈیپینڈ کرتا ہے کہ وہ خود کو کن انسانوں میں
شمار کرنا چاہتا ہے۔۔

بدر کی بات پر آئمہ سسکی لیتے ہوئے حیرانگی سے نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔

یہ دنیا ہے آئمہ یہاں کمزور دیکھنے والے انسان کو یہ دنیا اب معصوم نہیں بیوقوف کہتی ہے۔

اور یہ بیوقوفی کا لقب وہ خود اپنے لیے چنتے ہیں۔

اگر کمزور ہو تو وہ خود تک رکھو اپنی کمزوری دوسروں کو محسوس کروانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس سے تمہیں بہادر بنانے میں تمہاری مدد کوئی بھی نہیں کرے گا بلکہ لوگ تمہاری اسی کمزوری کا فائدہ اٹھا کر تم میں سے اپنے اپنے فائدے نکالیں گے۔۔۔

رکتے ہوئے ایک گہری سانس لیتا ہے اور سیدھا ہو کر اپنی سیٹ پر بیٹھ جاتا ہے۔

تم اس زبردستی کے رشتے میں کسی اور کی وجہ سے نہیں بلکہ خود کی بیوقوفی کی وجہ سے بندھی ہو۔۔

بدر گردن موڑ کر آئمہ کی نم آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیونکہ تم نے اپنے لیے آواز نہیں اٹھائی اگر وقت پر

اس زبان کا استعمال کر لیتی تو آج نا تو تم اور نا ہی میں اس انچاہے رشتے میں بندھ کر ایک دوسرے سے بات کر رہے ہوتے۔۔

بدر کی باتوں پر آئمہ اپنا سر واپس سے جھکا لیتی ہے۔۔

تم جانتی ہو آئمہ اکثر روحی کو دیکھ کر میں یہی سوچتا تھا

کہ اگر وہ معصوم سی ڈرپوک سی لڑکیوں کی طرح ہوتی تو وہ کیسی دیکھتی ہے۔

اسے معصوم لڑکیوں کی طرح رہنا کھاتے پیتے ہوئے دیکھنا تقریباً میرا

سپنہ بن گیا تھا۔

کیونکہ اس کی ہر وقت کی گنڈاگردی مجھے پاگل کرنے کے لیے کافی تھی۔

بدر اپنا سر سیٹ سے ٹیکائے گاڑی کے سامنے والے شیشے میں سے

باہر زمین کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

لیکن میں اب خوش ہوں کہ شکر ہے میرے مالک کا

میری بہن تم جیسی لڑکی نہیں ہے۔

وہ اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کے لیے آواز اٹھانا جانتی ہے کوئی غیر مرد

اسے آنکھ اٹھا کر دیکھ لے تو وہ اس کی آنکھوں کو نوچنا بھی

اچھے سے جانتی ہے۔

شکر ہے کہ روحی عام لڑکیوں جیسی نہیں ہے کیونکہ شاید اگر وہ

بھی تمہارے جیسی ہوتی تو شاید ہماری حویلی میں کوئی تمہارے بابا یا پھر

بھائی جیسا ہوتا جو اپنے گناہوں کی سزا خود بھگتنے کے بجائے

اپنی بہن کے سپرد کر رہا ہوتا

بدر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے گاڑی کا شیشہ نیچے کرتا ہے

ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے ایک سرسری سی نظر آئمہ پر

ڈالتا ہے۔

جب تک تم خود کے لیے کچھ بھی نہیں بولو گی اور کروں گی

ب تک تمہاری زندگی میں موجود ہر مرد ہر انسان تمہاری ہر ایک کمزوری

کا فائدہ اٹھانے سے خود کو نہیں روکے گا۔

چاہے وہ میں ہوں یا پھر تمہارا باپ اور بھائی ہم مردوں کو خود سے

کمزور لوگ اور خاص طور پر عورتیں بہت پسند آتی ہے۔۔

بدر کہتے ہوئے گردن موڑ کر کھڑکی سے باہر ہوا سے ہلتے ہوئے درختوں کو

دیکھتے ہوئے ٹیڑھی سمائل کرتے ہوئے کہتا ہے۔

اب یہ تم پر ڈیپینڈ کرتا ہے کہ ہمیشہ کمزور بن کر ظلم سہنا ہے

اپنی کمزوری کا دوسروں کو فائدہ اٹھانے دینا ہے یا پھر اپنی

کمزوری چھپا کر لوگوں کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنی بات کہنی ہے۔

بدر آئمہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک ایبرو اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

آئمہ بدر کی باتوں پر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

اس کی باتوں کو سنتے ہوئے خود رونا بھول چکی تھی۔۔

فیصلہ تمہارا ہے جو بھی کرو سوچ سمجھ کر کرنا خود کے لیے۔۔"

بدر کہہ کر بامشکل اس کی آنکھوں سے نظریں ہٹا کر سامنے کی

طرف دیکھتے ہوئے گاڑی کو ایک بار پھر سے اسٹارٹ کر دیتا ہے۔۔

گاڑی کے چلتے ہی آئمہ بھی گاڑی کا شیشہ نیچے کر دیتی ہے اور اپنا

ہاتھ شیشے سے باہر نکل کر گاڑی کی وجہ سے

تیزی سے چلنے والی ہواؤں کو اپنے ہاتھوں پر اور اپنے چہرے پر

محسوس کرنے لگ جاتی ہے۔

آج کھلی ہوا میں پہلی بار سانس لیتے

ہوئے اسے اپنے انسان ہونے کا احساس ہو رہا تھا۔۔

کیونکہ آج اسے کسی نے اسے گاڑی کا شیشہ بند رکھنے کا نہیں

اسے کھول کر وہاں سے آنے والی ٹھنڈی ہوا کو محسوس کرنے کا کہا تھا۔

اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے کو چھپا کر رکھنے کا نہیں

بلکہ کھلی ہوا میں سانس لینے کا کہا تھا۔۔

آئمہ کی آنکھوں میں اب آنسوؤں کی جگہ چمک تھی پہلی بار کسی

نے اسے ڈر کر نظریں جھکا کر رہنے کے بجائے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر

رہنے کا کہا ہے۔۔

اس انچاہے رشتے سے ملنے والی پہلی خوبصورت بات جو اس رشتے

کو قبول کرنے کے لئے اس کی طرف بڑھانے کا پہلا قدم تھی۔

بدر اور آئمہ دونوں شاپنگ مال کی طرف بڑھ رہے تھے۔

آئمہ کے چہرے پر مسکراہٹ تھی کبھی نا ختم ہونے والی ایک پرسکون

سی مسکراہٹ۔ جیسے بدر اچھے سے اس کے چہرے پر دیکھ بھی رہا تھا

اور محسوس بھی کر رہا تھا۔۔

دونوں پورا دن شہر میں الگ الگ شاپنگ مالز میں گزار دیتے ہیں

رات کو واپس آتے ہوئے وہ ایک اچھے سے ڈھابے پر اپنا

پیٹ بھر کر۔ کھانا کھا کر واپس حویلی کی طرف بڑھ رہے تھے۔

آئمہ واپس آتے ہوئے گاڑی میں ہی سو جاتی ہے۔

بدر اور آئمہ کے آنے سے پہلے ہی باسیل واپس حویلی آجاتا ہے

آج کا پورا دن اس کا پولیس اسٹیشن میں ملک شہباز اور ملک زمان پر

ہوئے اب تک کے سارے کیسز کی معلومات اکٹھی

کرنے پر تھا۔۔

وہ بھی تھکاوٹ سے چور اپنا ڈارک گرے کلر کا کوٹ ہاتھ میں

پکڑے ہوئے اور دوسرے ہاتھ سے فون پر نظریں جمائے ہوئے وہ سیڑھیوں

سے اوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔

باسیل اپنے فون میں نظریں جمائے ہوئے اپنی ای میلز پر سرسری سی

نظر ڈالتے ہوئے وہ کمرے کے اندر داخل ہوتا ہے۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی باسیل فون سے نظریں ہٹا کر

نظریں اٹھائے اوپر کی طرف دیکھتا ہے تو صوفے پر آنکھوں پر

چشمہ لگائے ہوئے ہاتھ میں گود میں رکھی ہوئی کھلی ہوئی

کتاب اور ٹیبل پر آن پڑا ہوا لیپ ٹاپ دیکھ کر باسیل کے چہرے پر فوراً سے

مسکراہٹ چھا جاتی ہے۔۔

باسیل کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کمرے کا دروازہ بند کیے

ہوئے صوفے پر لیٹی ہوئی روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہے

اپنا کوٹ صوفے پر پھینکتا ہے اور فون ٹیبل پر رکھے ہوئے ایک

منٹ کے لیے مسکراتی ہوئی نظروں سے روحی کو دیکھتا ہے اور پھر

خود پہلے الماری سے اپنے لیے ٹراؤزر شرٹ نکال کر خود فریش

ہونے چلا جاتا ہے۔

شاور لیے اپنا نارمل ٹراوزر شرٹ پہنے ہوئے اپنے گیلے بالوں میں ہاتھ
پھیرتے ہوئے واپس کمرے میں داخل ہوتا ہے تو
باسیل کی نظر کمرے میں چاروں طرف گھومتی ہے
اور تک بیڈ پر جاتی ہے۔۔
جہاں کتابیں بکھری پڑی تھیں لیکن انہیں پڑھنے والی خود صوفے
پر موجود تھیں۔۔
باسیل روحی کی طرف دیکھتے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھتا ہے
اور وہاں سے ساری کتابیں اٹھا کر واپس روحی کے بیگ میں ڈال
دیتا ہے۔
آخری کتاب بیڈ سے اٹھاتے ہوئے وہ سوتی ہوئی روحی کو دیکھتا
اور بیگ میں کتاب ڈالتے ہوئے وہ روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہے
اور لیپ ٹاپ کو بند کر کے تھوڑا سا سائیڈ پر کیے
باسیل روحی کے سامنے ٹیبل پر ہی بیٹھ جاتا ہے اور مسکراتے
ہوئے اس کے چہرے کو دیکھنے لگ جاتا ہے۔
روحی کی گود سے آرام سے اس کے ہاتھوں میں سے کتاب
نکل کر بیگ میں ڈال کر بیگ کو سائیڈ صوفے پر رکھتا ہے۔۔
اور خود کھڑا ہو کر روحی کی طرف جھکتا ہے اور اس کی آنکھوں
سے چشمہ اتارنے لگ جاتا ہے۔۔

باسیل چشمہ اتار ہی رہا تھا کہ روحی کی آنکھیں کھولنے لگ جاتی ہے

ندے بھری ہوئی آنکھیں سیدھا باسیل کی آنکھوں سے جا ٹکراتی ہے

اور اسی پل باسیل کے گیلے بالوں سے پانی کے چند قطرے

روحی کے چہرے پر گر جاتی ہے۔

جنہیں محسوس کرتے ہوئے وہ اسے پل اپنی آنکھیں ایک بار پھر سے

بند کر جاتی ہے۔

باسیل مسکراتے ہوئے روحی کی آنکھوں سے چشمہ اتار کر

ٹیبل پر رکھتا ہے اور اپنے ہاتھوں سے اس کے چہرے پر گرے ہوئے

پانی کے قطروں کو صاف کرتا ہے۔۔

روحی۔۔؟؟ باسیل پیار سے اس کا نام پکارتا ہے جس پر وہ

اسی پل اپنی آنکھیں کھول کر باسیل کے چہرے کی طرف دیکھنے

لگ جاتی ہے۔۔

میری جان ایسے ہی سو گئی کپڑے بھی نہیں چینج کیے تم نے۔۔؟؟

باسیل روحی کے پاس صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی بامشکل اپنی آنکھیں کھول کر باسیل کے چہرے کی طرف

دیکھتی ہے اور جواب دینے سے پہلے ہی باسیل کی طرف جھک

کر اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ دیتی ہے۔

باسیل کی بازوؤں کو مضبوطی سے پر ہلکی سی گرفت کے ساتھ اپنی

بازوؤں میں قید کیے وہ اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ چکی تھی۔

وہ خود اس وقت تھکاوٹ سے چور ہوا پڑا تھا لیکن روحی کا

سر اپنے کندھے سے ہٹانے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔

باسیل اس کے پر سکون نیند میں سوتے ہوئے چہرے کی طرف

دیکھتا ہے اور آہستہ آہستہ سے

روحی کی بازوؤں سے اپنی بازوؤں نکال کر اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں

میں پکڑے ہوئے پیار سے اس کا سر اپنی گود میں رکھ دیتا ہے اور

پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے

مزید نیند کی گہرائیوں میں اتارنے لگ گیا تھا۔

باسیل خود بھی صوفے سے اپنی پشت ٹیکائے ہوئے کچھ پل تو اپنی آنکھیں

بند کیے ہوئے سونے کی کوشش کرتا ہے۔

پر صوفے پر بیٹھے ہوئے اس کی کمر میں درد کرنے لگ گئی تھی۔

آج رات دن کھڑے رہنے کا اور بیٹھنے کا کام ہی تو کیا تھا اس نے

پولیس اسٹیشن میں باسیل سے اب مزید بیٹھا نہیں

جا رہا تھا۔۔

باسیل روحی کو باہوں میں اٹھا کر اسے بیڈ پر جا لیٹاتا ہے

اور آرام سے اس کے گلے میں سے اس کا دوپٹہ اتار کر۔ بیڈ پر اس کے

پیروں میں رکھ دیتا ہے۔

روحی کو اچھے سے کمفرٹر اوڑھا کر خود باسیل کمرے میں سے

باہر نکل کر سیدھا کچن کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

باسیل کیچن کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کہ بدر اور آئمہ دونوں شاپنگ

کیے ٹھنڈ میں تھکاوٹ سے چور ہو کر

حویلی میں داخل ہو رہے تھے۔

باسیل ان دونوں کو ساتھ آتا دیکھ کر مسکراتے ہوئے بنا کچھ بولے

کیچن کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

بدر ہاتھ میں بس ایک شاپر پکڑے ہوئے جس میں پیزا برگر اور

کولڈ ڈرنک ہوتی ہے آئمہ حنالہ ہاتھ اور بدر کے ہاتھ میں

شاپر پکڑا ہوا وہ دونوں ایک ساتھ حویلی میں داخل ہو رہے تھے۔

شاپنگ بیگز گاڑی میں ہی پڑے ہوئے تھے جنہیں بدر کل اٹھانے کا

کہتا ہے۔

بدر ڈرائیونگ کرنے کی وجہ سے بلکل تھکا ہوا تھا۔

آئمہ بار بار بدر کے چہرے کو دیکھتے ہوئے حویلی میں داخل ہو رہی تھی۔

اندر آتے ہی دونوں کی نظر ایک ساتھ باسیل پر پڑتی ہے

جو کیچن میں موجود فریج کے پاس کھڑا ہوتا ہے۔۔

تم جاؤ میں آتا ہوں۔۔بدر آئمہ کو کہتا ہے تو اس کی بات پر آئمہ

ہاں میں سر ہلاتے ہوئے سیڑھیوں سے اوپر چلی جاتی ہے

اور بدر خود کیچن میں باسیل کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

بھائی۔۔؟؟بدر اوپن کیچن میں شیلف کے پاس کھڑا ہوا شلف پر

شاپر رکھتے ہوئے فریج کے پاس کھڑے ہوئے باسیل کو آواز لگاتا ہے۔

باسیل بدر کی آواز پر فوراً پلٹ کر اس کی طرف دیکھتا ہے اور

فریج کا دروازہ بند کیے ہوئے وہ بدر کی طرف اپنے قدم بڑھاتا ہے۔

ہو گیا ٹیسٹ۔۔؟؟ باسیل ہاتھ میں پانی کی بوتل پکڑے ہوئے

بدر کی طرف بڑھتا ہے۔

جی بھائی ہو گیا ہے کچھ دنوں میں ریزلٹ آجائے گا ریلزٹ

آنے کے بعد پھر ٹریننگ کے لیے جانا پڑے گا۔۔

بدر گہری سانس لیتے ہوئے باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

اسے بتاتا ہے۔۔

اور شاپنگ ہو گئی ہے ٹھیک ہے۔۔؟؟ باسیل سیڑھیوں سے

اوپر نظر اٹھا کر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

جی بھائی ہو گئی ہے آپ کے کہنے پر میں نے اسے صرف شاپنگ

کروائی ہے اور اسے شہر لے کر گیا تھا ورنہ میرا کوئی ارادہ نہیں تھا اس

کے ساتھ کہیں بھی جانے کا۔۔

بدر اپنے پینٹ کی جیب سے اپنا والٹ نکالتے ہوئے اس میں سے

کریڈٹ کارڈ نکال کر باسیل کو واپس دیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بیوی ہے وہ تمہاری بدر تمیز سے رہو اس کے ساتھ۔۔

باسیل سخت لہجے میں کہتا ہے۔۔

جانتا ہوں میں کہ اب وہ میری بیوی ہے پر آپ بھی یہ جانتے ہیں

کہ وہ میری بیوی صرف آپ کے کہنے پر مجبوری سے بنی ہے ورنہ ملک

شہباز کی بیٹی سے شادی ہرگز میں کبھی نا کرتا۔

مجبوری سے ہی بنی ہو لیکن اب وہ تمہاری بیوی بن چکی ہے

اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا

باسیل کیچن سے باہر نکلتے ہوئے بدر کے پاس آکر اس کے کندھے پر

ہاتھ رکھ کر اس کا رخ اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا بدر تمہاری نفرت جائز ہے لیکن آئمہ سے

نہیں اس سے تمہاری شادی کیوں ہوئی ہے یہ تم جانتے ہو

اس کی عزت کا محافظ بنایا ہے تمہیں

یہ بات کبھی مت بھولنا تم۔۔

باسیل بدر کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہتا ہے۔

جی بھائی آپ فکر مت کریں آپ کو مایوس نہیں کروں گا میں

کبھی بھی۔۔

بدر ہلکی سی جھوٹی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہتا ہے۔

یہی امید ہے مجھے تم سے۔۔

بدر کے کندھے سے ہاتھ ہٹا کر اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے

مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

کھانا کھایا ہے تم لوگوں نے۔۔؟؟ بدر کے سر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے

شلف پر پڑی ہوئی پانی کی بوتل اٹھا کر دوبارہ لبوں سے

لگاتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

جی بھائی ہم نے کھا لیا ہے یہ روحی کے لیے پزا لایا تھا اسے رات کو

پیزا کھانا بہت پسند ہے تو اس لیے۔۔

بدر مسکراتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہوئے باسیل کی آنکھوں میں

دیکھتا ہے جہاں روحی کا نام سننے پر غصہ صاف دیکھائی دے رہا تھا۔

مطلب میری بھابھی کے لیے بھائی ایسا بھی مت کریں وہ

آپ کی بیوی بننے سے پہلے میری دوست ہے میری بہن ہے اب آپ اس

کے شوہر بن گئے ہیں تو اس کا کیا مطلب ہے

کہ آپ ہمارا رشتہ ختم کریں گے۔۔؟؟؟

بدر غصے والے منہ انداز میں منہ پھلائے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل بدر کی شکل دیکھ کر ہنس پڑتا ہے اور ہنستے ہوئے

دیکھ کر بدر بھی ہنس پڑتا ہے۔۔

چلو جاؤ اب میں بھی تھک گیا ہوں اب آرام کرنا

چاہتا ہوں۔۔

باسیل سیڑھیوں کی طرف آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

جی بھائی یہ لیں آپ کا کریڈٹ کارڈ۔۔۔بدر کہہ کر

باسیل کی طرف کارڈ بڑھاتا ہے۔۔

ایسے تم ہی رکھو جب تک خود کے پیروں پر کھڑے نہیں ہو جاتے

ہو تب تک بھائی کا پیسہ اڑاؤ

باسیل مسکراتے ہوئے کریڈٹ کارڈ بدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

ٹھیک ہے بھائی میں آپ کا دل نہیں توڑوں گا

رکھ لیتا ہوں میں اس کو کیا یاد رکھیں گے آپ۔۔۔

بدر مسکراتے ہوئے کہتا ہے اور کریڈٹ کارڈ واپس اپنے والٹ میں

ڈالنے لگ جاتا ہے۔۔

والٹ جیب میں ڈالتے ہوئے اپنی الٹے ہاتھ کی دو انگلیوں سے
بائے بائے کا اشارہ کرتے ہوئے بدر سیڑھیوں سے اوپر لمبے لمبے ڈگ بھرتا
ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگتا ہے پر دروازے پر جا کر
رکتا ہے اپنی آنکھوں کو بند کیے وہ ایک لمبی گہری سانس
لیتا ہے اور کمرے کی دروازے کھول کر اندر کی طرف
دیکھتے ہوئے وہ اندر داخل ہوتا ہے۔۔
باسیل بھی کیچن میں کچھ کھانے کے لیے لینے آتا ہے پر ہیرا بینم
کی کچھ پلوں کی غیر موجودگی اس حویلی کو
وارث سا کر گئی ہے سب کے لئے کھانا ہمیشہ ہیرا بینم اور سلطانہ بیگم
دونوں مل کر بناتی تھیں جا دونوں ہیں نہیں تو حویلی میں
کھانا بنا ہی نہیں ہیرا بینم اور سلطانہ بیگم کی آج رات کی نہیں
کل کی واپسی تھی وہ لوگ کل واپس آنے والی ہیں صرف ایک
دن کے لیے ہی وہ حویلی سے دور رہ سکتی ہیں۔۔
فیروز صاحب بھی آگ تک پولیس اسٹیشن
سے واپس نہیں لوٹے تھے باسیل کو کچھ اور تو ملتا نہیں ہے وہ
پیزا اور کولڈ ڈرنک والا شاپر لیے ہی اپنے کمرے کی طرف بڑھنے
لگتا ہے اندر داخل ہوتے ہی اس کی نظر گہری نیند میں سوئی
ہوئی روحی پر پڑتی ہے جیسے دیکھتے ہی باسیل کے چہرے پر مسکراہٹ
سج جاتی ہے کبھی نا ختم ہونے والی مسکراہٹ۔۔۔"

Rooh E Basil ♥

Episode No 32

By Saleha Iqbal ...🦋

باسیل پیزا کا شاپر لے جا کر ٹیبل پر رکھتا ہے اور روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہے اس کے سرہانے جا کھڑا ہوتا ہے۔۔

باسیل کے چہرے پر روحی کا دیکھ کر مسکراہٹ چھا جاتی ہے اور بھی بھی وہ باسیل کے چہرے پر سجی ہوئی تھی۔۔

روحی۔۔؟؟ باسیل روحی کے پاس بیڈ پر بیٹھ کر روحی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے پیار سے آواز لگا کر اٹھاتا ہے۔

روحی کو اٹھا رہا تھا لیکن باسیل کے ہاتھوں کو اپنے بالوں میں محسوس کرتے ہوئے روحی کی نیند مزید گہری ہوتی جا رہی تھی۔۔

روح اٹھ جاؤ میری جان تم نے صبح سے کچھ بھی نہیں کھایا ہے کھانا کھا لو۔۔

باسیل کے روحی کی گردن پر بکھیرے ہوئے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

انکل سونے دیں نا میں کل کھانا کھا لو گی روحی تکیے میں اپنا منہ چھپاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

انکل کی جان اٹھ جاؤ نا کچھ کھالوں ورنہ ایسے مجھے بھی

پوری رات ٹینشن رہے گی تمہارے کچھ بھی نا کھانے کی وجہ سے

باسیل روحی کے چہرے پر انگلی رکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

انکل کل کھاؤں گی۔۔روحی کہتے ہوئے کروٹ لے کر

لیٹ جاتی ہے۔۔

کل تک تو پیزا ٹھنڈا ہو جائے گا ابھی کھالوں کولڈ ڈرنک بھی ہے

ساتھ۔۔!!!

باسیل شاپر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

پیزا۔۔؟؟روحی پیزا کے نام پر جھٹ سے مڑ کر بنا مڑے ہوئے

پیزا کا نام لیتی ہے۔۔

اور دھیرے دھیرے سے اپنی آنکھوں کو ملتے ہوئے

اپنی آنکھیں کھولتی ہے۔

باسیل حیرانگی سے روحی کو دیکھتے ہوئے اپنی آنکھیں بڑی بڑی

کیے ہوئے اس کے چہرے کو مزید غور سے دیکھتا ہے۔۔

آپ نے میرے لیے پیزا منگوایا ہے۔۔؟؟روحی اپنی آنکھیں ملتے

ہوئے پوچھتی ہے۔۔

میں نے آپ کے لیے پیزا منگوایا تھا لیکن یہ کیا بات ہوئی

میں تمہیں کب سے اٹھا رہا تھا۔

میرے اٹھانے پر تو تم اٹھی کہ نہیں لیکن پیزا کے نام پر جھٹ سے
تمہاری آنکھیں کھل گئیں ہیں۔۔
باسیل منہ پھلائے ہوئے شکایتی لہجے میں کہتا ہے۔۔
روحی باسیل کی بات پر اپنی آنکھیں کو مکمل طور پر کھول کر
باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتی ہے۔
اس ٹھیک ہے پھر تم کھاؤں پیزا وہ رہا۔۔باسیل کہہ کر غصے میں
بیڈ سے اٹھ کر جانے لگتا ہے
پر روحی باسیل کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پاس واپس بیڈ پر
بیٹھا لیتی ہے اور کچھ بھی کہنے سے پہلے ہی روحی باسیل کی
گردن کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے
باسیل کے چہرے سے اپنا چہرے لگائے ہوئے اس کے گلے سے
لگ جاتی ہے۔۔
آپ مجھے نیند سے اٹھاتے تھوڑی ہیں آپ کا چیخ کر نا میری
نیند خراب نہیں کرتا ہے بلکہ مجھے سکون دیتا ہے۔۔
روحی پیار سے دھیرے لہجے میں باسیل کے سینے سے لگی
ہوئی اسے مزید اپنی باہوں میں قید کرتی ہے۔
روحی کی اس حرکت نے باسیل کے دل کی دھڑکنوں کو تیزی
دھا دیا تھا روحی کا باسیل کی طرف اٹھا ہوا آج یہ پہلا قدم تھا

جو اچانک سا ناقابل یقین ہو رہا تھا باسیل کے لیے

باسیل روحی کی قربت ہی پر اپنے دل کی دھڑکنوں کو نارمل کرنے کی کوشش کرتا ہے پر وہ اس وقت صرف بڑھنے کا اور مزید بڑھنے کا کام کر رہی تھی۔۔

باسیل کیا ہوا آپ کو۔۔؟؟

روحی باسیل کے کندھے سے دور ہوری ہے لیکن اس کے ہاتھ ابھی بھی باسیل کی گردن پر رکھے ہوئے تھے۔۔

باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھنے کی کوشش کرتا ہے

پر اس وقت اس سے وہ بھی نہیں ہو پا رہا تھا باسیل اپنا سر جھکائے ہوئے اپنی بڑھتی ہوئی ڈھڑکنوں کو نارمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

انکل۔۔؟؟ روحی باسیل کا جھکا ہوا سر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اس کی بات پر باسیل دھڑکتے ہوئے دل سے روحی کہ آنکھوں میں دیکھتا ہے۔

آپ شرما رہے ہیں۔۔؟؟ روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے

نہیں تو۔۔ میں کیوں بھلا شرماؤں گا۔۔!!! باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے خود کو پر سکون کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

جھوٹ بول رہے ہیں آپ آپ کے دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھتی ہوئی مجھے سنائی دے رہی ہے۔۔

روحی باسیل کے دل پر ہاتھ رکھ کر انگلی رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی باسیل کے دل پر جیسے ہی ہاتھ رکھتی ہے باسیل اس کی انگلی پر اپنا پورا ہاتھ رکھ دیتا ہے۔۔

آج تم کچھ زیادہ ہی ٹھرکیوں والی حرکتیں نہیں کر رہی ہو۔۔؟؟

باسیل کہ کہنے پر روحی جلدی سے اپنی انگلی باسیل کے ہاتھ سے چھوڑواتی ہے اور بیڈ سے اٹھ کر صوفے کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔۔۔

روحی خاموش ہو کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے صوفے پر جا بیٹھتی ہے اور خاموشی سے کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی

وہ پیزا کے ڈبے میں سے پیزا نکال کر ایک سلائس نکال کر صوفے سے پشت ٹیکائے ہوئے کھانے لگ جاتی ہے۔

کیا ہو گیا ہے تمہیں اب اتنی خاموش کیوں ہو گئی ہو۔۔؟؟

باسیل روحی کے گم سم چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے اس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

میں ایک بات پوچھوں آپ سے۔۔؟؟روحی باسیل کو اپنے پاس دیکھتے ہوئے کہتی ہے بنا پلکیں جھپکائیں مسلسل دیکھتے ہوئے اجازت لی۔

ہاں پوچھو۔!!باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ کو کبھی پتا چل جائے کہ کوئی آپ سے بے پناہ محبت کرتا

تو آپ کیا کریں گے۔۔؟؟

روحی کی بات پر باسیل حیران کن نظروں سے

اس کی طرف دیکھتا ہے۔۔

اپنی بات کر رہی ہو تمہیں مجھ سے محبت ہو گئی ہے۔۔؟؟ باسیل کے دل

کی دھڑکنیں ایک بار پھر سے تیزی سے بڑھنے لگ گئی تھی۔۔

نہیں۔۔ میں اپنی بات نہیں کر رہی ہوں کسی اور کے بارے میں

پوچھ رہی ہوں۔۔

روحی پیزا سلائس کا آخری پیس منہ میں ڈالتے ہوئے کہتی ہے۔

اچھا۔۔ تمہیں نہیں ہوئی ہے مجھ سے محبت۔۔!!

باسیل روحی سے نظریں چراتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہتا ہے۔

سیل آپ بتائیں نا جو میں آپ سے پوچھ رہی ہو آپ کیا کریں گے

تب۔۔؟؟

روحی گڈھنوں کے بل صوفے پر پر باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

روحی بے صبری سے اس کے جواب کی منتظر تھی

س کی محبت قبول کریں گے یا نہیں۔۔؟؟ روحی باسیل کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے بڑھتی ہوئی ڈھڑکنوں کو کنٹرول کرتے ہوئے بولی"

سیل روحی کا پریشان چہرہ دیکھتے ہوئے اسے بازوؤں سے پکڑ کر اپنی طرف

کھینچتا ہے روحی کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے وہ اس کی

کمر کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے اپنے الٹے ہاتھ سے روحی

کے بالوں میں پیار سے ہاتھ چلاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تم کروں گی محبت تو مجھے قبول ہے تمہارے علاوہ کوئی اور

کرے گا تو قبول نا کرنے کے لیے وجہ تم کافی ہو میرے لیے۔

باسیل کی بات پر روحی کے چہرے پر مسکراہٹ چھا جاتی ہے

پر سکون سی مسکراہٹ جیسے وہ اسی جواب کے منتظر تھی باسیل سے

اب تم بتاؤ کیا تم مجھ سے محبت نہیں کرتی ہو۔۔؟؟

باسیل روحی کی گردن پر ہاتھ رکھ کر اس کا چہرہ اوپر کیے روحی

کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

روحی باسیل کی بات کا کوئی جواب نہیں دیتی ہے وہ خاموشی

سے اس کی آنکھوں کو تو کبھی اس کے ماتھے پر بکھرے ہوئے

بالوں میں سے ہلکا ہلکا سا اس کے نشان کو دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

میں جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب تو دو۔۔؟؟

باسیل روحی کے گال پر کس کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیا جواب دوں میں اس بات کا۔۔؟؟ روحی ٹمٹماتی ہوئی نظروں سے

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

وہی جو تمہارا دل اس وقت کہنا چاہتا ہے وہی کہو اور جواب

دو مجھے میری بات کا

باسیل کے ہاتھ مسلسل روحی کے بالوں میں چل رہے تھے۔۔

اگر میرا جواب آپ کو پسند نا آیا تو کیا کریں گے آپ۔۔؟؟ روحی سوال

پر سوال کیے جا رہی تھی لیکن باسیل کے مطلب کا کچھ نہیں

کہہ رہی تھی۔۔

روحی باسیل سے دور ہوتے ہوئے پیزا کا سلائس اٹھا کر اسی صوفے پر

دوسری سائیڈ سے پشت ٹیکاتے کہہ کر باسیل کو دیکھنے لگ جاتی ہے۔

تو پھر میں اور صبر اور انتظار کر لوں گا جب تک مجھے میرے

مطلب کا جواب نہیں مل جاتا ہے۔۔

باسیل روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تو پھر آپ انتظار کریں اور دعا بھی شاید آپ کی دعا قبول

ہو جائے۔۔

روحی کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اچھا۔۔!!! ٹھیک ہے انتظار کر لیتا ہوں تمہارے اظہارِ محبت کا

لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ میں بدلے میں تمہارے ساتھ

تب تک کچھ بھی نہیں کروں گا۔۔

باسیل کہتے ہوئے کھڑا ہو جاتا ہے اور روحی کو اپنی باہوں میں

اٹھا کر بیڈ کی طرف قدم بڑھانے لگتا ہے۔۔

باسیل۔۔؟؟؟روحی باسیل کی باہوں میں مچلتے ہوئے کہتی ہے

جی میری جان۔۔!!!باسیل روحی کو بیڈ پر لیٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ تھکے ہوئے ہیں نا۔۔؟؟ تو کچھ کھا پی کر آرام سے آکر سو جائیں

کیوں آپ الٹی سیدھی حرکتیں کر رہے ہیں۔۔؟؟

روحی باسیل کی باہوں سے آزاد ہو کر بیڈ پر لیٹنے کے بجائے اٹھ

کر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں تھکا ہوا ہوں یقیناً میری جان لیکن میری تھکاوٹ کیسے

دور ہو گی یہ بات بھی تم اچھے سے جانتی ہو نا۔۔

مجھے اس وقت بھوک بھی کافی زیادہ لگ رہی ہے اور میری پیاس کا

تو تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی ہو۔۔

باسیل روحی کی ٹھوڑی پکڑ کر اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر روحی کا

چہرہ چھوڑتے ہوئے اپنی شرٹ کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے اسے

اتارنے کے لئے

اس سے پہلے وہ اسے اتار پاتا روحی گھٹنوں کے بل بیڈ پر

کھڑی ہو کر باسیل کی شرٹ کو پکڑ کر اسے اتارنے سے روک دیتی ہے۔

انکل ٹھنڈ ہو رہی ہے نا رات کو کپڑے نہیں اتارتے ہیں

گندی بات ہوتی ہے ٹھنڈ لگ جائے گی آپ کو۔۔

روحی معصوم سی شکل بنا کر باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل روحی کا چہرہ دیکھ کر بامشکل اپنی ہنسی کو ضبط

کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن پیچھے ہٹنے کے موڈ میں وہ بھی نہیں

تھا آج اگر مجھے ٹھنڈ سے بچنے کے لیے کپڑوں کی ضرورت پڑے گی تو تم

کس کام آؤ گی میرے پھر تم سے شادی کرنے کا کیا فائدہ ہو گا میری

باسیل روحی کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے خود کی طرف

کھینچتا ہے۔

باسیل دیکھیں ایسں۔۔۔

روحی کہہ ہی رہی تھی کہ باسیل اس کے لبوں پر جھک کر اس کے

باقی الفاظوں کو اس کے منہ ہی روک دیتا ہے

روحی پہلے پہل تو باسیل کی حرکت پر اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے

پر پھر جلدی سے اپنی آنکھیں کھول کر خود کو باسیل سے

دور کرتی ہے۔

ہر وقت اتنا بے شرم ہونا ضروری ہوتا ہے کیا آپ کے لیے۔؟

روحی بڑی بڑی آنکھیں کیے ہوئے باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔

ایسے بے شرم ہونا نہیں رومینٹک ہونا کہتے ہیں اور تمہارا شوہر بہت

زیادہ رومینٹک ہے۔۔

جی پتا چل رہا ہے مجھے کہ میرا شوہر کتنا بے شرم اور کتنا رومینٹک

انسان ہے۔

روحی غصے میں باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اتنی جلدی کیسے اندازہ لگا سکتی ہو میرے رومینٹک ہونے کا

ابھی تک تو تم نے مجھے کچھ کرنے ہی نہیں دیا اپنے ساتھ میرے ہاتھوں

میں آنے سے پہلے ہی تم میرے ہاتھوں سے نکل جاتی ہو۔۔

باسیل روحی کی گردن سے اس کے بکھرے ہوئے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

بس جتنا جان گئی ہوں میں اتنا کافی ہے میرے لیے

اب چلیں چھوڑیں مجھے۔۔

روحی باسیل کے ہاتھوں کو اپنی کمر سے ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

آج نہیں۔۔!!باسیل روحی کی کمر پر مزید

گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہتا ہے۔

آج نہیں کا کیا مطلب ہے۔۔؟؟روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے

یہ ہی کہ آج تم مجھ سے دور نہیں جانے والی ہوں کیونکہ میں آج رات

تمہیں خود سے دور جانے ہی نہیں دوں گا۔

باسیل کی باتیں روحی کے دل کی دھڑکنوں کو تیزی سے بڑھانے

لگ جاتی ہیں۔۔

انکل نہیں کچھ بھی نہیں کریں گے آپ میرے ساتھ دیکھیں کل میں

نے ٹیسٹ کے لیے بھی جانا ہے تو آپ اب مجھے چھوڑیں

Rooh E Basil ♥

Episode No 33

By Saleha Iqbal ... 🦋

بدر کمرے میں جیسے ہی داخل ہوتا ہے تو صوفے پر اسی کے
انتظار میں بیٹھی ہوئی آئمہ بیٹھے بیٹھے ہوئے ہی سو جاتی ہے وہ
کبھی اپنی حویلی سے یونیورسٹی جانے کے علاوہ
اور کہیں بھی نہیں گئی تھی اور آج وہ سارا دن بدر کے ساتھ شہر میں
تھی۔ سارا دن اس کے ساتھ مل کر شاپنگ کرتی رہی
تو اسے اب بہت زیادہ تھکاوٹ ہو چکی تھی۔
بدر کمرے کا دروازہ آہستہ سے کھولتا ہے آئمہ کو سوتا ہوا دیکھ کر
وہ دروازے کو بند بھی آہستہ سے کرتا ہے لیکن پھر بھی ہلکی سی
آواز پر بھی آئمہ کی آنکھ کھل جاتی ہے۔
آپ آ گئے۔۔؟؟ آئمہ اپنی آنکھیں کھولتے ہی بدر کو دیکھتے ہوئے
پوچھتی ہے۔۔
نہیں راستے میں ہوں ابھی صرف میرا بھوت راؤنڈ لگانے کے لیے
کمرے میں آیا ہے۔۔
بدر آئمہ کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کی
طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ آئمہ سر جھکاتے ہوئے کہتی ہے۔

بدر ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں سے آئمہ کا جھکا ہوا سر دیکھ کر

شرمندگی سے اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔۔

وہ اپنی بات پر شرمندہ تو تھا لیکن وہ آئمہ کے ساتھ کسی بھی

قسم کی نرمی سے پیش نہیں آنا چاہتا تھا۔۔

میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا مجھ سے اپنے مطلب جوڑنے کی

کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اپنا کوٹ اتار کر بیڈ پر پھینکتے ہوئے آئمہ کی طرف قدم بڑھاتا ہے

وہ اسے مزید سخت لہجے میں بات کہنے والا تھا لیکن آئمہ کا

جھکا ہوا چہرہ دیکھ کر بدر اسے مزید کچھ تلخ کہنے سے رک جاتا ہے۔

کیا ساری رات یہی بت بنے ہوئے کھڑے رہنے کا ارادہ ہے جاؤ

سو جاؤ جا کر۔۔

بدر آئمہ کو صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

اور خود بھی الماری کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

سنیں۔۔ آئمہ سر اٹھا کر بدر کو الماری کی طرف جاتے ہوئے

دیکھتے ہوئے

پیار سے معصومانہ انداز میں کہتی ہے۔

کہیں۔۔!!! بدر الماری کا دروازہ کھولتے ہوئے بولا

وہ میں چائے بنا دوں آپ کے لیے۔۔؟؟

آئمہ ہچکچاتے ہوئے بدر کی پیٹھ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

کیوں۔۔؟؟ کس خوشی میں۔۔؟؟

بدر آئمہ کی اس اچانک سی بات پر حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

وہ آپ نے مجھے کپڑے دلوائیں ہیں نا تو شکریہ کے طور پر آپ کے لیے چائے بنا دوں میں۔۔؟؟

آئمہ بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی میں اس بات کو جھٹلا نہیں سکتا ہوں کہ تم اب میری بیوی ہو تمہاری ضروریات پوری کرنا فرض ہے مجھ پر

اور بدر سکندر اپنے فرض سے کبھی نہیں بھاگتا ہے

لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ تم اپنی کسی بھی قسم کی کوئی بھی امید مجھ سے جوڑ لو۔۔

بدر الماری میں سے اپنے لیے ٹراؤزر شرٹ نکال کر دروازے کا پینڈل ہاتھ میں پکڑے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں نے نا پہلے آپ سے کوئی امید جوڑی تھی اور نا اب ہے آپ فکر مت کریں۔۔

آئمہ بدر کی طرف مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھے نہیں پتا ہے آپ نے کیا سوچ کر مجھے کپڑے دلوائیں ہیں لیکن جو بھی سوچا آپ نے اس میں میرے لیے بہتری تھی

تو آپ کو شکریہ کہنا تو بنتا ہے میرا۔۔

تو بنا دوں میں چائے آپ کے لیے۔؟؟

آئمہ ایک بار پھر سے مسکراتے ہوئے بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

پوچھتی ہے۔۔

بدر خاموش سا ہو کر آئمہ کے خوبصورت سے چہرے کو دیکھے

جا رہا تھا وہ اس کی باتیں سن ضرور رہا تھا لیکن آئمہ کا چہرہ اور

اس چہرے پر سجی ہوئی مسکراہٹ دیکھ کر وہ کہیں کھو گیا تھا۔۔

بدر بتائیں۔۔؟؟ آئمہ بدر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

م۔۔بدر آئمہ کے چہرے سے اپنی نظریں ہٹا کر اس سے نظریں چرا۔

ہوئے واپس الماری کے اندر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بنا دو چائے میرے لیے۔۔

بدر کا منہ الماری کی طرف تھا اس لیے اس کی اس چھوٹی سی

بات پر آئمہ کے چہرے پر سجی ہوئی مسکراہٹ وہ نہیں دیکھ

پایا تھا اگر وہ دیکھ لیتا تو یقیناً وہ اس کے بعد کچھ اور دیکھنے

کی تمنا ہرگز نہیں کرتا۔۔

بدر کی اجازت ملنے پر آئمہ ہنستے مسکراتے ہوئے فوراً کمرے

سے باہر نکل جاتی ہے اور سیدھا کچن کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔۔

باسیل کی قریبی روحی کے دل کی دھڑکنوں رمزید تیزی سے بڑھائے

جا رہی تھی۔۔

انکل۔۔روحی باسیل کے لب اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے

باسیل کے ہاتھوں میں سے اپنے ہاتھوں کو چھوڑوانے کی

کوششیں کرتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل روحی کی گردن سے اپنا منہ ہٹاتے ہوئے ایک نظر

روحی کی آنکھوں میں دیکھتا ہے

انکل روک جائیں نامت کریں پلزز۔۔۔سے

روحی اپنے ہاتھوں کو چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہر بار تمہارے کہنے پر چھوڑ دیتا ہوں میں تمہیں پر آج نہیں میری

جان آج میں پیچھے ہٹنے والا نہیں ہوں آج رات نا تم کہی

جاؤ گی اور نا ہی میں تم سے کہیں بھی دور جانے والا

کہتے ہوئے باسیل کی نظریں روحی کی کبھی آنکھوں میں تو

کبھی اس کے ہونٹوں پر ہوتی ہے اس کے ہونٹوں کو دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے وہ روحی

کا ایک ہاتھ چھوڑ کر اس کے چہرے کو اپنے ہاتھ میں

پکڑے ہوئے روحی کے ہونٹوں پر جھک جاتا ہے اور اس کی بچی کچی

سانسوں کو بھی روکنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔

روحی کا اب سانس لینا مشکل ہو رہا تھا وہ اپنے آزاد ہاتھ سے باسیل

کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرنے کے لیے

اس کے سینے پر ہاتھ مارتی ہے۔۔

باسیل روحی کی اکھڑتی سانسوں کو سنتے ہوئے روحی کو آزاد کرتا ہے

اور اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔

بس اتنی سی شدت نہیں برداشت کر پا رہی ہوں تم تو۔۔۔

باسیل کہتے ہوئے خود ہی خاموش ہو جاتا ہے اور روحی کے اوپر سے

ہٹ جاتا ہے۔۔

باسیل کے دور ہوتے ہی روحی جلدی سے اٹھ کھڑی ہوتی ہے

پہلے کمرے میں نظریں دوڑا کر پانی دیکھتی ہے جب اسے نظر نہیں

آتا ہے تو کمرے میں سے باہر جانے کے لیے اپنے قدم بڑھاتی ہے۔

باسیل بیڈ پر بیٹھا ہوا اس کی ہڑبڑاہٹ کو دیکھتے ہوئے

مسکرا رہا تھا روحی جیسے ہی باہر جانے کے لیے اپنے قدم بڑھاتی ہے

باسیل روحی کا ہاتھ پکڑ کر خود کھڑے ہوتے ہوئے اسے

زور سے اپنی طرف کھینچتا ہے روحی ایک بار پھر سے باسیل کی

باہوں میں قید ہو چکی تھی۔۔

روحی باسیل کے سینے سے لگتے ہی باسیل روحی کی گردن

میں اپنا منہ چھپاتے ہوئے اس کی گردن پر اپنے لب رکھنے

لگ جاتا ہے۔

کہاں جا رہی ہو تم۔؟؟ باسیل روحی کے کندھے پر اپنا سر رکھ کر

روحی کے سر کے سر جوڑ کر روحی کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں

پکڑے ہوئے۔

اسس کی چھوٹے چھوٹے نرم ملائم ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔۔

باہر جا رہی تھی جو کہ اب آپ نے جانا میرا ناکام کر دیا ہے

روحی باسیل کے ہاتھوں میں اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

جانتی ہو پورا دن کام کرنے کے بعد میرے پاس صرف رات ہی بچتی

ہے تمہارے ساتھ ٹائم اسپینڈ کرنے کے لیے اسس میں بھی تم مجھ

سے دور بھاگتی رہتی ہو یہ تو غلط بات ہے نا۔۔؟؟؟

باسیل روحی کے سر سے اپنا سر دور کرتے ہوئے اسس کا رخ

اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے ناراضگی میں کہتا ہے۔۔

جی میں جانتی ہوں اور مجھے بھی آپ کے ساتھ ٹائم اسپینڈ کرنا

بہت اچھا لگتا ہے پر آپ بات بات پر رومینٹک ہو جاتے ہیں

اسس کا میں کیا کروں یہ مجھے آپ سے دور جانے کی وجہ دیتی ہیں۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مسکراتے ہوئے

کہتی ہے روحی کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر باسیل بھی دوبارہ

ہنس پڑتا ہے اور ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

تو یہ تو ہماری زندگی کا حصہ ہے نا تم میری بیوی ہو تمہارے ساتھ

رومینس نہیں کروں تو کس کے ساتھ کروں گا۔۔؟؟

باسیل روحی کا رخ واپس موڑتے ہوئے دوبارہ روحی کے ہاتھوں کو

اس کی پیٹ کے گرد باندھ کر روحی کے کندھے پر سر

رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل آپ نے تو کہا تھا کہ آپ میرے اظہارِ محبت کرنے کا

انتظار کریں گے۔۔؟؟

روحی گردن موڑ کر باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں میں نے کہا تھا۔۔

باسیل روحی کا منہ واپس موڑتے ہوئے بولا

تو پھر آپ کو انتظار کرنا چاہیے تھا نا میرے اظہارِ محبت کرنے کا

یہ سب کیوں کر رہے ہیں آپ۔۔

روحی باسیل کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے

ہاتھ سے ناپتے ہوئے نظریں جھکائے ہوئے دھیمے لہجے میں کہتی ہے۔

کیونکہ اظہارِ محبت تم نے کرنا ہے میں تو کر چکا ہوں

باسیل روحی کے ہاتھ کی انگلیوں کی خالی جگہ میں اپنے انگلیاں

ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کب کیا آپ نے میں نے تو سنا ہی نہیں۔۔؟؟

روحی جلدی سے باسیل کی طرف منہ موڑ کر حیران کن نظروں سے

باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

تو تم نے نہیں سنا نہیں ہے چلو آج پھر سے کر دیتا ہوں اپنی محبت سے

اپنی محبت کا اظہار

باسیل ایک ہاتھ روحی کی کمر پر رکھتا ہے اور دوسرے ہاتھ سے

روحی کے چہرے سے اس کے بالوں کو ہٹانے لگتا ہے۔

روحی ٹکٹکی باندھ کر دھڑکتے دل سے باسیل کے اظہار سننے کے لیے

بے صبری سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔

جی ہاں کریں میں سننا چاہتی ہوں۔روحی کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے

تھے آنکھوں میں چمک لیے وہ باسیل کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے

اس کے کچھ کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

میرے اظہارِ محبت کا مختصر سا خلاصہ ہے

"تم میری زندگی کی سب سے بڑی مصیبت ہو۔۔۔

باسیل روحی کے چہرے کو اپنے سیدھے ہاتھ سے پکڑے ہوئے

مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں مصیبت ہوں۔۔؟؟روحی باسیل کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتے

ہوئے بولی۔

ہاں ایک ایسی مصیبت جیسے میں بار بار ہنس ہنس کر اپنے گلے سے

لگانا چاہتا ہوں۔۔

باسیل کہتے ہی روحی کو اپنے گلے سے لگا دیتا ہے۔۔۔

باسیل کی اظہارِ پر روحی بھی مسکرا پڑتی ہے۔

صدقے جاؤں میں آپ کے اس اظہار محبت پر۔۔

روحی باسیل کے گلے سے لگے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے اور

کہہ کر اس سے دور ہو جاتی ہے۔۔

اب تمہاری باری۔۔!!باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

اب اس کے اقرار کا انتظار کر رہا تھا۔۔

میری اظہارِ محبت کا مختصر سا خلاصہ ہے

روحی باسیل سے دور ہوتے ہوئے پیچھے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل اپنی کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے روحی کو مسکراتی ہوئی

نظروں سے دیکھتا ہے۔۔

ہم۔۔بولو۔۔۔!!!

باسیل اس کے جواب کا منتظر تھا۔

خلاصے مجھے جلدی یاد نہیں ہوتے ہیں پہلے میں اسے یاد کر لوں

پھر تفصیل کے ساتھ آپ کو سناؤں گی بھی اور۔۔۔

روحی کہتے کہتے خاموش ہو جاتی ہے لیکن اس کی آنکھیں اس وقت

بہت کچھ بول رہی تھی۔۔

پر باسیل کا اس کی بات پر قہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے۔

لڑکی تم کچھ تو یاد کر سکتی ہو نا محبت کا خلاصہ بھی نا یاد کر سکی

تم تو اب تک۔۔۔

باسیل کہتے ہوئے پھر سے ہنس پڑتا ہے۔۔

ہم۔۔وہ کیا ہے میاں جی میں تھوڑی ٹیڑھی قسم کی لڑکی ہوں

آسانی سے آپ کے ہاتھ آگئی تو میرے ٹیڑھے ہونے کا کیا فائدہ۔۔؟

تم واقعی میں ہی کافی زیادہ ٹیڑھی ہو۔۔

باسیل روحی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ ہی کی ہڈی سے بنی ہوں۔۔

روحی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

پر مجھے تمہیں سیدھا کرنا آتا ہے۔۔باسیل کے تیز قدم کو اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھ کر روحی ایک قدم پیچھے ہی ہوئی تھی کہ باسیل روحی کو بازوؤں سے پکڑ کر اسے اپنے طرف کھینچ لیتا ہے۔۔

باسیل دیکھیں کافی رات ہو گئی ہے آپ کو سو جانا چاہیے پلز سو جائیں نا آپ پھر سے شروع ہو گئے ہیں۔۔

روحی کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھتی ہی جا رہی ہے وہ جتنا انہیں کنٹرول کرنے کی کوشش کرتی ہے باسیل کی قربت ہی اتنا زیادہ ہی اس کے دل کی دھڑکنوں کو مزید تیز کرتی جا رہی تھی۔

ابھی کہاں شروع ہوا ہوں میں تم مجھے شروع ہونے کا موقع ہی نہیں دیتی ہو پہلے ہی بریک لگاتی ہو۔۔

باسیل کہتے ہوئے روحی کے ہونٹوں کی طرف ایک بار پھر سے جھکنے

لگا تھا کہ دروازے پر ہوئی دستک

دونوں کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔۔

انکل کوئی آیا ہے دروازے پر آپ چھوڑیں مجھے۔۔۔

روحی دور ہونے کی کوشش کرتی ہے پر باسیل کی نظریں اس کے ہونٹوں

سے ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔

روحی جلدی سے خود کو باسیل سے دور کرتی ہے اور اپنے بالوں کو ٹھیک

کرتے ہوئے وہ باسیل کو آنکھ دیکھاتے ہوئے پہلے دروازے کی طرف بڑھتی

ہے پر اپنے گلے میں دوپٹہ نا دیکھ کر وہ جلدی سے بیڈ کی

طرف بڑھتی ہے اپنا دوپٹہ اٹھا کر

اپنے دونوں کندھوں پر کھول کر ڈالتی ہے اور دروازے کو

جا کر کھولتی ہے۔۔

دروازے پر کھڑی ہوئی آئمہ کو دیکھتی ہے جو دروازہ بجا کر

دروازے سے دور دوسری طرف رخ موڑ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

روحی آئمہ کی پیٹھ کی طرف دیکھتے ہوئے خود بھی کمرے

میں سے باہر نکل جاتی ہے۔

کیا ہوا۔۔؟؟ روحی آئمہ کا کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کا رخ اپنی

طرف متوجہ کرتی ہے۔

باسیل روحی اور آئمہ کو دیکھتے ہوئے خود صوفے پر جا بیٹھتا ہے

اور روحی جا بچا ہوا باقی کا پیزا کھانے لگ جاتا ہے۔۔

روحی وہ مجھے چائے کی پتی نہیں مل رہی ہے میں نے ہر طرف دیکھ لیا

ہے پر کہیں بھی نہیں نظر آ رہی ہے۔۔۔

آئمہ ہچکچاتے ہوئے اندر بیٹھے ہوئے باسیل کی طرف دیکھتے کہتی ہے

ہاں وہ۔۔روحی پہلے اسے بتانے لگتی ہے پر پھر رک جاتی ہے

یک کام کرتے ہیں میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں تمہیں چائے کی پتی

خود ڈھونڈ کر دیتی ہوں۔۔

روحی تھوڑا زور سے کہتی ہے تو باسیل صوفے سے اٹھ کھڑا

ہوتا ہے۔۔

تم کہیں نہیں جاؤں گی۔۔باسیل دروازے کی طرف قدم

بڑھاتے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے آئمہ کے سامنے کہہ دیتا ہے۔

کیوں میں جاؤ گی میں نے بھی چائے پینی ہے

روحی مسکراتے ہوئی نظروں سے شرارتا لہجے میں کہتی ہے

ہاں اور وہ تم کہہ رہے تھے کہ میڈیسن ٹیسٹ سے پہلے تم مجھے کچھ

نوٹس کی تیاری کروادوں گی تو ہم دونوں ابھی وہ بھی کر لیتے ہیں

صبح ٹائم سے جانا ہے نا۔۔

روحی۔۔۔؟؟ باسیل اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے اس کے نام

پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

جی باسیل آپ کے لیے بھی چائے بنا دوں گی میں آپ ٹینشن مت لیں

روحی اپنی ہنسی کو ضبط کرتے ہوئے کہتی ہے اور کمرے میں

داخل ہوتی ہے جلدی سے اپنا بیگ اٹھا وہ واپس کمرے سے باہر کی

جانب بڑھنے لگتی ہے۔۔

آپ میٹھا کم لیں گے یا پھر زیادہ۔۔؟؟

روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے اپنی دونوں ائیبرو اٹھا کر پوچھتی ہے

روحی کے چہرے سے باسیل کو دیکھتے ہوئے ہنسی اور باسیل کے

چہرے پر روحی کی اس شرارتا ہنسی کو دیکھتے ہوئے

غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔۔

وہ تو تمہیں پہلے ہی اچھے سے پتا ہے۔۔باسیل اپنے دانت بھینچتے ہوئے

کہتا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے میں میٹھا زیادہ ہی رکھو گی اس وقت آپ کافی کڑوے

ہوتے ہوئے دیکھائی دے رہے ہیں مجھے۔۔

روحی باسیل کے چہرے پر غصہ دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر

جلدی سے آئمہ کے ساتھ ساتھ سیڑھیوں سے نیچے اتر کر اپنا بیگ

حال میں رکھتے ہوئے دونوں کیچن کی طرف بڑھتی ہے۔۔

سیل ان کے جانے کے بعد کمرے میں سے باہر نکلتے ہے ریلنگ پر ہاتھ رکھ کر

وہ نیچے حال میں دیکھتا ہے اور ایک گہری سانس لے کر

اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ واپس کمرے میں جا کر بیڈ پر

سر پر ہاتھ رکھ کر لیٹ جاتا ہے۔۔

میرے سارے ارمانوں پر پتی پھیر دی روحی کی بچی نے

سیل اپنی آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر کہتا ہے اور ایک نظر دروازے کو دیکھتے

ہوئے کروٹ لے کر اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔۔

روحی میں نے تمہیں تنگ تو نہیں کیا۔۔؟؟ آئمہ روحی کے پیچھے پیچھے

چلتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

ارے نہیں تم بلکل صحیح وقت پر آئی تھی اگر تم نا آتی تو آج

یقیناً کچھ نا کچھ ضرور ہو جاتا۔۔

روحی اوپر والے کیبینٹس میں سے پتی کے پیکٹس میں سے

ایک پیکٹ نکالتے ہوئے کہتی ہے۔۔

یہ لو۔۔!!روحی آئمہ کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے اسے پتی

کا پیکٹ تھماتی ہے۔۔

شکریہ۔۔ تم چائے پیو گی۔۔؟؟ آئمہ مسکراتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ہاں ضرور۔ روحی کیچن سے نکلتے ہوئے

حال میں صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اور باسیل بھائی۔۔؟؟ آئمہ پوچھتی ہے۔۔

نہیں وہ ابھی نہیں پئے گے ابھی وہ صرف اپنا غصہ پئے گے۔۔

روحی صوفے پر بیٹھتے ہوئے اپنے بیگ سے کتابیں نکالتے ہوئے

ہنستے ہوئے بولی۔۔

تھوڑی دیر بعد آئمہ چائے بنا کر ایک کپ روحی کو دیے ہوئے دوسرا

کپ ٹرے میں رکھے ہوئے

اوپر کمرے میں بدر کے لیے لے کر جاتی ہے۔۔

آئمہ دروازے پر کھڑی ہوئی دروازے کو دستک دیتی ہے۔۔

اندر اے بدر کی آواز پر آئمہ اندر کمرے میں داخل ہوتی ہے

چپ چاپ جا کر بدر کے پاس بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر چائے کا کپ

رکھ کر کمرے سے باہر جانے کے لیے قدم بڑھاتی ہے۔۔

کہاں جا رہی ہو۔۔؟؟ بدر آئمہ کو دروازے کے

پاس پہنچتے ہوئے دیکھتے ہوئے بولا

وہ نیچے روحی جے پاس جا رہی ہوں کل اس کا انٹرسس ایگزیم

ہے تو میں نے اس کی ہیلپ کرنے کا کہا تھا

تو بس وہی جا رہی ہوں۔۔

آئمہ ایک ہی سانس میں بدر کو سب کچھ بتا دیتی ہے۔

آپ کو کچھ چاہیئے۔۔؟؟ آئمہ بدر کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

پوچھتی ہے۔۔

نہیں۔۔ تم جاؤ۔۔ بدر کولڈ فیس سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

تو آئمہ ہاں میں سر ہلاتے ہوئے سیدھا واپس کچن میں جاتی ہے

اپنے لیے چائے کا کپ لیے وروحی جے پاس صوفے پر

آ بیٹھتی ہے۔۔

آئمہ کے جاتے ہی بدر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے لیپ ٹاپ پر

پولیس فورسز کی پڑھائی کے حساب سے معلومات

اکٹھی کر رہا تھا۔۔

آئمہ کی بنائی ہوئی چائے کی شکل بنا دیکھے ہوئے وہ چائے

کو ڈاریکٹ اپنے لبوں سے لگاتا ہے اور پہلے ہی گھونٹ میں اس کی

آنکھیں بڑی بڑی ہو جاتی ہیں۔۔

واؤ۔۔بدر کے منہ سے بے ساختہ مسکراتے ہوئے نکلتا ہے۔۔

بدر چائے کے کپ میں چائے کا رنگ دیکھتے ہوئے کہ کو دوبارہ

اپنے لبوں سے لگائے ہوئے چائے کو چسکیوں میں پیتے ہوئے مزے

لیتا ہے۔۔

روحی ایک بات تو بتاؤں۔۔؟؟

آئمہ چائے کا کپ روحی کو پکڑاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں بولو۔۔!!!روحی کپ پکڑتے ہوئے آئمہ کے چہرے کی طرف دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔

تم ڈاکٹر کیوں بننا چاہتی ہو کیونکہ جتنا میں نے تمہیں سمجھا ہے

تم ابھی لائف میں کبھی سیریس نہیں ہوئی ہو لیکن اس بار

سیریس کے رہی ہو اس کی کوئی خاص وجہ۔۔؟؟

آئمہ روحی کی طرف مکمل اپنا رخ کیے ہوئے اس کے چہرے کی

طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

Rooh E Basil ♥

Episode No 34

By Saleha Iqbal ... 🦋

سیریس ہونا چاہتی ہوں اس لیے تو محنت کر رہی ہوں اتنی

روحی اپنی گود سے کتابیں اٹھا کر سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

کیا مطلب ہے اس کا۔۔؟؟ آئمہ تجسس سے پوچھتی ہے

چلو آجاؤ باہر چل کر تمہیں اپنے مطلب بتاتی ہوں۔۔۔

روحی کہتے ہوئے کھڑی ہو جاتی ہے اور اسے کھڑا ہوتے ہوئے دیکھ کر آئمہ

بھی کھڑی ہو جاتی ہے اور دونوں حویلی سے باہر اپنے ہاتھوں میں

چائے کے کپ پکڑے ہوئے حویلی کے پیچھے گارڈن میں چلی جاتی ہیں۔

چلو بتاؤ اب۔۔!!

آئمہ روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

آئمہ کی بات پر روحی سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھتی ہے اور اپنے

ہاتھ میں پکڑے ہوئے چائے کا کپ گارڈن ایریا میں موجود ٹیبل پر رکھتے

ہوئے ایک لمبی گہری سانس لیتی ہے۔۔

آئمہ تمہیں پتا ہے میں نے اپنی آج تک کی زندگی میں جو چاہا وہ

سب پا لیا ہے کبھی ترسنا نہیں پڑتا تھا ہاں تھوڑی ضد کرنی پڑتی تھی

پر سب مل جاتا تھا۔۔۔!!

روحی کرسی سے پشت ٹیکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آئمہ تجسس سے روحی کے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

میری زندگی ایک دم پہلے بھی پرفیکٹ تھی اور اب بھی ہے کوئی کمی نہیں ہے اب تو میں یہ بھی کہہ سکتی ہوں کہ پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گئی ہے۔

روحی کہتے ہوئے دو پل کے لیے رکتی ہے اور مسکرا کر آسمان پر چمکتے ہوئے ستاروں کو دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

پر اب میں اپنی کسی بھی قسم کی خواہش کو پورا کرنے کے لیے کسی اور چاہے وہ کوئی بھی کیوں نا ہو میں ڈیپینڈ نہیں رہنا چاہتی ہوں۔

چاہیے وہ میرے بابا ہو یا پھر میرا شوہر مجھے کسی پر ڈیپینڈ نہیں رہنا ہے شاید بڑھتی عمر انسان کو اسی طرح میچیورٹی کی طرف لے کر جاتی ہے میں بھی بدلنا چاہتی ہوں کچھ تبدیلی تو باسیل کی وجہ آ گئی ہے اب کچھ اور خود کی وجہ سے بدلنا چاہتی ہوں۔

باسیل کے لیے میں کبھی پوزیسیو ہونگی انہیں شیزا کے ساتھ دیکھ کر مجھے برا لگے گا یہ سب میں نے آج تک کبھی تصور نہیں کیا تھا۔

میں کسی مرد کے لیے مایوس رہوں گی افسردہ ہونگی مجھے یہ سب سوچتے ہوئے عجیب سا لگ رہا ہے۔

حیرانگی ہے پر یہ سب کچھ ہو چکا ہے۔۔

روحی آسمان سے نظریں ہٹا کر آئنہ کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ور تمہیں پتا ہے میں نے کبھی ایسا نہیں سوچا تھا جیسا میرے ساتھ
ہو گیا ہے۔۔

آئمہ اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑا ہوا چائے کا کپ
ٹیبل پر رکھتے ہوئے سر جھکا کر کہتی ہے۔۔

انسان کی زندگی اس کی خواہشات کے مطابق نہیں چلتی ہے
اسے جو اپنے لیے نہیں چاہیے ہوتا ہے اکثر اس کے ساتھ ہوتا وہی ہے

روحی آئمہ کی طرف جھک کر اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں
پکڑ کر مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں یہ تو ہے مجھے لگا تھا کہ بدر اور باسیل بھائی ہیرا آنٹی
اور سلطانہ آنٹی فیروز صاحب سب کے سب گھر والے بھی
شاید میرے گھر والوں کی طرح ہی ہونگے
شاید آنٹی اور بدر مجھے کبھی اس گھر کو فرد نہیں سمجھیں گے
پر جیسے انہوں نے میرے ساتھ پیار سے بات کی
مجھے گلے سے لگایا آنٹی نے قسم سے میرے دل کو ایک الگ سا سکون۔ ملا۔۔

آئمہ کی آنکھیں نم ہونا شروع ہو گئی تھی۔۔

ہیرا آنٹی نے ایک بار ہی سہی جیسے مجھ سے بات کی جیسے مجھے
گلے سے لگایا میں ترس گئی تھی اپنی ماں کے گلے سے
ایسے گلے سے لگنے کے لیے۔

آئمہ اپنا سر جھکا کر روتے ہوئے کہتی ہے روحی اسے روتا ہوا دیکھ
کر اپنی کرسی سے اٹھ کر آئمہ کے پاس آجاتی ہے۔

اور آئمہ کا سر اپنے کندھے سے لگا کر اسے چپ کروانے لگتی ہے۔

آئمہ رو کر خود کو کمزور کیوں محسوس کر رہی ہو میری جان

روحی آئمہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

اس کے چہرہ سے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

یہ میری حقیقت ہے روحی میں اپنی اس حقیقت کو ہر دن ہر رات

سوچ سوچ کر کتنا روتی تھی

یہ صرف میں اور میرا اللہ جانتا ہے میں کتنا روتی تھی

ہر رات میری ماں سب جانتی تھی پر وہ کبھی بھی میرے آنسوؤں

صاف کرنے کے لیے نہیں آئی تھی۔۔

ہمیشہ مجھے سسکتا چھوڑ کر چلی جاتی تھیں۔۔

آئمہ کہتے ہوئے مزید زور سے رونے لگ جاتی ہے۔۔

آئمہ۔۔ایسے نہیں روتے ہیں نا دیکھو مجھے۔۔

روحی اس کا چہرہ اوپر کیے کرسی آئمہ کی طرف کھینچتے ہوئے

اس کے پاس بیٹھ کر اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں

پکڑے ہوئے مسکراتے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آئمہ میرے پاس بڑوں جتنا تجربہ نہیں ہے شاید میں تمہاری

اس سیٹویشن میں اس طرح سے نا۔ سمجھا پاؤں پر میں اتنا

ضرور کہوں گی۔۔

اس حویلی میں سب تمہاری فکر اتنی ہی کرتے ہیں جتنی وہ اس گھر

کے فرد کی کرتے ہیں۔۔

تم اس گھر کا حصہ بن چکی ہو ایک نئی زندگی کی شروعات کر چکی ہو اپنا ماضی تم یقیناً نہیں بھول سکتی ہو

پر ایک کوشش کر کے دیکھو اپنی تلخ اور بری یادیوں کو بھلا دو اس ہنستے مسکراتے ہوئے ایک خوبصورت زندگی کا آغاز کرو۔۔

بدر اب شوہر ہے تمہارا میں اسے دوست کی بھائی کی حیثیت سے جانتی ہو وہ بہت اچھا ہے وہ اس وقت تم پر غصہ کرتا ہو گا پر آہستہ آہستہ وہ غصہ کم ہوتا جائے گا پر اسے کم کرنے کی کوشش تمہیں کرنی پڑے گی۔۔

بدر تم اور ہم سب جانتے ہیں تم نے کوئی غلطی نہیں کی ہے جس کی تمہیں کوئی سزا دی جائے۔

شادی کر کے اس گھر میں آئی ہو پورے حق سے یہاں رہو تھوڑا وقت لگے گا پر سب ایڈجسٹ ہو جائے اور میں ہوں نا تمہاری مدد کرنے کے لیے۔۔

آئمہ غور سے روحی کی باتوں کو سن رہی تھی اور آخر میں مسکرا کر وہ روحی کو بھی تسلی دے دیتی ہے اپنے کہنے پر کہ جو اس نے کہا اس سے آئمہ کو تھوڑا سکون ملا۔

تم فکر مت کرو آئمہ اب میں نے لوگوں کی مدد کے بدلے پیسے لینا چھوڑ دیا ہے۔۔

ہیں جب جب میری مدد کی ضرورت پڑے گی تم مجھے کہہ سکتی

ہو جتنا ہو پایا اتنا کروں گی میں تمہارے لیے۔۔

روحی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم نے پہلے ہی میری بہت مدد کر دی ہے روحی مجھے اس رشتے سے

سب سے اچھا جو ملا ہے وہ تم ہو۔۔

آئمہ کہتے ہوئے ایک بار پھر سے رونے والی ہو گئی تھی۔۔

تمہاری موجودگی مجھے بہت اچھی لگتی ہے تم واحد لڑکی ہو میری

زندگی میں میری دوست

جو مجھے سنتی ہے اور سمجھتی ہے۔۔

دوست ہوتے ہی ایک دوسرے کو سننے کے لیے ہیں۔۔

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہوئے ایک دم خاموش ہو جاتی ہے۔

حی کے آنکھوں کے سامنے اچانک سے مہرین کا چہرہ آجاتا ہے

جو اس کی آنکھوں کو نم کرنے کے لیے کافی تھا۔

پر روحی خود کو خود ہی جلد کمپوز کر لیتی ہے۔۔

ستی ہی وہ واحد ہے اس دنیا میں جو دور ہونے کے بعد آپ سے

دور نہیں ہوتی ہے۔۔

ناراض ہو جائے گی روٹھ جائی گی لیکن اگر دوست سچی ہے تو

کبھی بھی کسی بھی وجہ سے ٹوٹے گی نہیں۔

روحی دیکھ آئمہ کو رہی تھی لیکن وہ کہہ خود سے رہی تھی۔

ارے رونا بند کرو چائے ٹھنڈی ہو گئی ہے۔۔

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے اور آئمہ کے ہاتھوں کو چھوڑ کر

اس کو چائے کا کپ پکڑاتی ہے اور دونوں ہنستے ہوئے ایک دوسرے سے

باتیں کرنے لگ جاتی ہیں۔۔۔

تمہارا کام ہو جائے گا زمان۔۔ حویلی کے گیسٹ روم کی

کھڑکی میں ٹراوزر شرٹ ہاف سلیوز والی پہنی ہوئی

کانوں میں بلوتھوتھ لگائے ہوئے حویلی کے پیچھے والے گارڈن میں

بیٹھی ہوئی روحی اور آئمہ کو ہنستے ہوئے دونوں کو

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کام ہو جانا چاہیے کیونکہ میرے کام کے بعد ہی تمہارا کام میں

کروں گا۔۔

شیزا۔۔۔

چھت پر کھڑا ہو کر بلیک کلر کی بنیان پہنے ہوئے ایک ہاتھ سے فون

پکڑے ہوئے اپنے کان سے لگائے ہوئے دوسرے ہاتھ سے

سگریٹ منہ کو لگاتے ہوئے ٹیڑھی سمائل کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

سکندر حویلی میں بہت زیادہ خوشیاں چھا گئی ہے اب انہیں ماتم

میں بدلنے کا وقت آ گیا ہے۔۔

یقیناً۔۔بہت خوشیاں چھا گئی ہیں اس حویلی میں اب ماتم چھائے
گا اس حویلی کے برباد ہونے کا وقت آگیا ہے۔۔
شیزانم آنکھوں سے غصے میں گہری سانسیں لیتے ہوئے کہتی ہے۔
میں نے بہت صبر کی سوچا کبھی تو منزل خود چل کر
میرے پاس آئے گی پر اس روحی نے میری ہر منزل کا رخ اپنی طرف
موڑ لیا ہے اور مجھے کھالی ہاتھ کا کھالی ہاتھ
اکیلے سنسان راستے پر کھڑا رہنا پڑا۔۔۔
شیزا اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے تو اس کی
آنکھوں سے آنسوؤں نکل کر اس کے ہاتھ میں آگرتا ہے۔۔
اور باسیل سکندر نے میرا ہاتھ کھالی کر دیے ہیں اس کے باپ
مر گیا نا تو سب ختم کرے کیوں وہ مجھے اور میرے باپ کو بردبار
کر رہا ہے اپنی بہن سے دی ہے نا میں اسے
خون بہا میں اب حساب برابر۔۔
ملک زمان اپنی حویلی کی چھت سے نیچے گارڈن میں دیکھتے ہوئے
اپنی سخت نظریں اپنے گارڈن میں اکیلے بیٹھے ہوئے
باپ کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی سیگریٹ
غصہ میں چھت سے نیچے پھینکتا ہے۔۔
میرے باپ کو برباد کرنے کا حق میں کسی کو نہیں دوں گا باسیل
سکندر کو بھی نہیں بہت خوشیاں منالی اب سب ختم ہونے کا
وقت آگیا ہے۔۔

روحی باسیل کی کہانی ختم ہونے کا برباد ہونے کا وقت آگیا ہے

شیزا دوبارہ سے تلخ نظروں سے روحی کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

جو مجھے برباد کرے گا میں بھی اس سے اس کی ہر خوشی چھین لوں

بی روحی کو برد بار کیے بغیر میں سکون کی سانس نہیں لوں گی۔۔

شیزا گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اور میں باسیل کو برباد کیے بغیر۔۔۔ ملک زمان اپنے ٹراوزر کی

یب میں ہاتھ ڈال کر ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

سکندر حویلی کی بربادی کل سے شروع کرتے ہیں اس سے زیادہ میں

انتظار نہیں کر سکتا ہوں۔۔۔

زمان کہتے ہوئے پلٹتا ہے اور جا کر ٹیبل پر رکھے ہوئے باکسنگ

گلوز اٹھا کر پہننے لگ جاتا ہے۔

نتظار تو میں نہیں کر سکتی ہوں تو ٹھیک ہے کل سے شروع کرتے ہیں

پہلے میں تمہارے لیے اس حویلی میں آنے کے راستے

ولوں گی پھر تم میرے راستے سے پتھروں کو ہٹانے میں میری

مدد کرو گے۔۔

شیزا گہری سانس لیتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے اور جا کر

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو کر خود کو شیشے میں دیکھنے

لگ جاتی ہے۔۔

جو حکم آپ کا۔!!!زمان ہنستے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر زور سے

پنچ باکسنگ بیگ میں مارتا ہے۔

میں تمہیں کل صبح کی سیٹویشن کے بارے میں بتادوں گی

پھر تم باقی کا دیکھ لینا۔

شیزا اپنے کان میں موجود بلوتھوتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ٹھیک ہے میں انتظار کروں گا۔۔زمان باکسنگ بیگ کو ایک ہاتھ سے

پکڑے ہوئے کہتا ہے۔

ٹھیک ہے میں فون رکھتی ہوں۔۔بائے۔۔شیزا کہہ کر کانوں میں سے

بلوتھوتھ کو نکال کر بیڈ پر پھینکتی ہے اور دوبارہ کھڑکی

میں کھڑی ہو کر روحی کے مسکراتے ہوئے چہرے کو غور سے دیکھنے

لگ جاتی ہے۔۔

دیکھتی ہوں میں کب تک تم یہ مسکراہٹ اپنے چہرے پر برقرار

رکھ سکتی ہو۔

تمہیں میں نے جب سب کچھ بتادیا تھا تو خود راستے سے ہٹ

جانا چاہیئے تھا اب اپنے انجام کی زمہ دار تم خود ہی ہو گی

تم نے اپنے لیے یہ ہی منزل بنی ہے میرا کوئی قصور نہیں ہو گا تمہاری

بربادی میں۔۔۔۔

شیزا روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے

میں خود سے کہتی ہے۔

یار چلو تھوڑی سی اب پڑھائی بھی کر لیتے ہیں صبح کا سوچ

سوچ کر مجھے ٹینشن ہوتی جا رہی ہے۔۔

روحی کہتی ہے اور دونوں اٹھ کر واپس حویلی کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔

شیزا کی مسلسل نظریں ان پر ٹیکی ہوئی تھی ان دونوں کے نظروں

سے اوجھل ہونے تک شیزا انہیں دیکھے جا رہی تھی۔۔

روحی اور آئمہ دونوں صبح فجر کی اذان تک پڑھائی ہی کرتی رہتی ہے۔

آئمہ اچھے سے روحی کو تیاری کروا رہی تھی۔۔

دونوں فجر کی اذان سننے کے بعد اپنے اپنے کمروں میں جا کر

پہلے نماز پڑھتی ہے ایک صوفے پر بدر کو دیکھتے ہوئے

تو دوسری باسیل کے سینے پر سر رکھ کر جیسے ہی اپنی اپنی آنکھیں

بند کرتی ہیں دونوں گہری نیند میں سو جاتی ہیں۔

روحی 8 بجے کا الارم لاگ کر سوئی تھی پہلے الارم بجنے پر ہی وہ

اٹھ جاتی ہے۔۔ا

آج پہلی بار وہ ایک بار الارم بجنے پر اٹھ جاتی ہے۔

روحی اٹھتے ہی باسیل کو دیکھتی ہے جو گہری نیند میں پر سکون

سا سویا پڑا تھا۔۔

روحی باسیل کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے ایک

نظر بھر کر باسیل کی طرف دیکھتی ہے

اور خود بیڈ سے اتر کر الماری سے اپنے لیے بلیک کلر کی لونگ شیفون کی فراک لیے وہ واشروم میں شاور لینے چلی جاتی ہے۔۔

شاور کے کر واپس بھی آجاتی ہے لیکن باسیل اب تک بھی سویا ہی پڑا تھا روحی باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے تیار ہونے لگ جاتی ہے۔۔

لائٹ سوفٹ کا گولڈن کلر کا نا دیکھنے کے برابر پر چہرے کے حسن کو خوبصورتی سے ظاہر کرنے والا میک آپ کیے ہوئے پیروں میں بلیک کلر کی نارمل سے سول والی سمپل سی جوتی پہنے ہوئے وہ ڈریسنگ کے شیشے میں خود کو دیکھ رہی تھی۔۔

گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے ابھی اس کے ایگزیم میں کافی ٹائم تھا روحی بنا باسیل کو اٹھائے اپنا دوپٹہ لیے کمرے میں سے باہر نکل جاتی ہے۔۔

یہاں سے روحی اپنے کمرے میں سے باہر نکلتی ہے سامنے سے آئمہ بے بی بنک کلر کا گولڈن کلر کی کڑھائی والا سوٹ پہن کر کا سا سوفٹ سا میک آپ کیے ہوئے پیروں میں خسہ پہن کر وہ میرے سے کمرے کا دروازہ بند کر کے کمرے سے باہر نکل رہی تھی۔۔

دونوں ایک دوسرے کو وقت پر اٹھے ہوئے دیکھ کر ہنس پڑتی ہے۔

دونوں ہنستے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھتی ہے اور سیڑھیوں سے

نیچے اترنے لگ جاتی ہے۔۔

تیاری مکمل ہے۔۔؟؟ آئمہ کیچن میں داخل ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ہاں جب گرو آپ جیسا ہو ایگزیم کی تیاری کیسے

مکمل نہیں ہو سکتی ہے۔۔

روحی کی بات پر دونوں کا قہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے۔

یہ بات تو ہے میں ہوں ہی کمال کی۔۔ آئمہ

کندھے سے اپنے بال اڑاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی آئمہ کی حرکت دیکھ کر ایک بار پھر سے کھل کر

ہنس پڑتی ہے۔۔

چلو بتاؤں ناشتے میں کیا کھاؤ گی۔۔؟؟ آئمہ روحی سے پوچھتی ہے

یار مجھے بلکل بھوک نہیں لگ رہی ہے۔۔

روحی کیچن میں فریج کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔

ایسے نہیں ہوتا ہے کھالی پیٹ کوئی کام اچھے سے نہیں ہوتا ہے

ناشتہ کرنا پڑے گا تمہیں۔۔۔

آئمہ کی باتوں پر روحی حیرانگی سے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا

جوس کا ڈبہ کیچن میں موجود بیچ کی بڑی سی شلف پر رکھتی ہے

اور جلدی سے آئمہ کے پاس آکر اسے بازوؤں سے پکڑ کر

اس کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگ جاتی ہے۔

کیا ہو گیا۔۔؟؟ آئمہ حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

تمہاری ساس کی روح آ گئی ہے کیا تم میں تائی امی بھی بلکل ایسے ہی کہتی ہیں۔۔

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

سچ میں۔۔؟؟ آئمہ تجسس سے پوچھتی ہے۔۔

ہاں سچ میں۔۔!!! روحی بڑی بڑی آنکھیں کیے ہوئے کہتی ہے۔۔

آئمہ اس کی بات پر ہنس پڑتی ہے۔

س کرو روحی مجھے شرم آ رہی ہے۔۔ آئمہ اپنا رخ موڑتے ہوئے کہتی ہے۔

ناشتہ کیا بنانا ہے وہ بتاؤ۔۔!! آئمہ جلدی سے واپس روحی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

پراٹھے بنا لیتے ہیں۔۔!! روحی سوچتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ٹھیک ہے بنا لیتے ہیں۔۔

م پراٹھے بنا لو میں باقی چائے وغیرہ بنا کر ٹیبل سیٹ کر دیتی ہوں

روحی آئمہ کو دیکھتے ہوئے بولی

اور خود چائے چولہے پر چڑھانے لگ جاتی ہے۔۔

اور آئمہ پراٹھے بنانے کے جاتی ہے۔۔

کچھ ہی دیر میں دونوں پورا ناشتہ تیار کر چکی تھی اور ڈائنگ ٹیبل پر ساتھ مل کر ہی لگاتی ہیں۔

اپنے اپنے شوہروں کو اٹھانے کے لیے

وہ جانے لگتی ہیں کہ پیچھے سے باسیل اور بدر دونوں ایک ساتھ

ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے اتر رہے تھے۔

آئمہ اور روحی کے چہروں پر مسکراہٹ چھا جاتی ہے

روحی جیسے سرسری سی نظر ہٹا کر اپنی بائیں طرف دیکھتی ہے

جہاں شیزا روحی کی طرح کی وائٹ کلر کی شیفون کی لونگ فراک

پہنے ہوئے اپنے کمرے میں سے باہر اپنے کندھوں پر

دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے باہر نکلتی ہے۔۔

باسیل کی نظر روحی پر پڑنے سے پہلے شیزا پر پڑتی ہے جیسے

سفید رنگ کی فراک پہنے ہوئے دیکھ کر باسیل مسکرا دیتا ہے

اور شیزا بھی سیڑھیوں سے اترتے ہوئے باسیل کو دیکھتے ہوئے

باسیل کی طرف قدم بڑھاتی ہے اور باسیل کی گھڑی

اس کی طرف بڑھاتی ہے۔۔

یہ تمہارے پاس کیا کر رہی ہے۔؟؟ باسیل حیرانگی سے پوچھتا

ہے۔۔

دیکھ لو تمہاری ہر چیز میں نے کتنی سنبھال رکھی ہے

چاہیے وہ سالوں پرانی ہو یا پھر چند دنوں پہلے میری پاس تمہاری ہر

قیمتی چیز ہمیشہ محفوظ رہے گی۔

شیزا مسکراتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر مڑ کر روحی کی طرف دیکھتی ہے جو ان سے نظریں پھیر کر ڈائنگ ٹیبل کو دیکھ رہی تھی پر سن ان کی باتیں ہی رہی تھی۔۔

کیسی لگ رہی ہو تمہارے لیے ہی تیار ہوئی ہوں۔۔

شیزا تھوڑا بلند آواز میں کہتی ہے شیزا کی بات وہاں موجود ہر شخص کے کانوں میں با آسانی پہنچ رہی تھی۔۔

آئمہ اور بدر کی نظریں شیزا کی بات پر روحی پر ٹکتی ہے۔

کیا۔۔؟؟ باسیل حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں تم ہی تو کہتے تھے کہ تمہیں ایسی سادہ اور مکمل لباس والی لڑکیاں بہت پسند ہیں تم نے ہی تو مجھے امریکہ میں کتنی بار کہا تھا کہ شیزا تم ایسے کپڑے پہنو میں تمہیں ان کپڑوں میں دیکھنا چاہتا ہوں بھول گئے تم۔۔؟؟

شیزا ناراضگی سے کہتی ہے۔۔

روحی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے شیزا کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔ اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی جو اس وقت کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا ہے۔

باسیل شیزا کی بات پر روحی کی طرف دیکھتا ہے جو اس کی طرف پیٹھ کیے ہوئے کھڑی ہوئی تھی۔۔

باسیل بتایا نہیں تم نے کہ میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔؟؟

شیزا باسیل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے مسکراتے ہوئے پوچھتی ہے

آپ یقیناً اچھی لگتی شیزا اگر اپنا کچھ کرتی

کسی کو کاپی کر کے انسان خوبصورت نہیں بلکہ ڈوبلیکیٹ لگتا ہے

اب آپ سمجھ ہی جائیں کہ آپ اس وقت کیسا لگ رہی ہیں۔۔

روحی شیزا اور باسیل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے

باسیل کے پاس پہنچ کر روحی باسیل کے ہاتھوں سے گھڑی پکڑ کر

اس گھڑی کو دیکھتے ہوئے شیزا کی طرف قدم

بڑھاتی ہے۔۔

اس گھڑی کو آپ اپنے پاس ہی رکھیں پرانی چیزوں کی

ضرورت نہیں ہے میرے شوہر کو پیچھے چھوٹ گیا وہ

چھوٹ گیا وہ ایسی اور اس سے کہیں گنا زیادہ بہتر گھڑیاں

خرید سکتے ہیں۔۔

روحی شیزا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں

غصہ کو مٹھیوں سے کنٹرول کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پرانی چیزیں چھوڑنے کی عادت نہیں ہے باسیل اگر ہوتی تو یقیناً

وہ اس وقت اس حویلی میں نا ہوتا۔۔

شیزا ابھی کولڈ نظروں سے روحی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے

اور کہہ کر ٹیڑھی سمائل کرتی ہے۔۔۔

سیل آج تمہارے پاس وقت ہے تو کیا ہم لوگ آج کیس کے سلسلے میں ڈسکس کر سکتے ہیں مجھے کیس سبمٹ کرنا ہے یار۔۔

شیزا باسیل کی طرف بڑھتے ہوئے اس کی بازوؤں میں ہاتھ ڈال کر اسے مضبوطی سے پکڑے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی پہلے ہی شیزا کی بات پر اب اس کی حرکتیں مزید روحی کے غصے کو ہوا دے رہی تھی۔۔

ٹھیک ہے ہم کر لیں گے بات کیس کے سلسلے میں۔

باسیل شیزا کے ہاتھوں میں سے اپنا بازوؤں چھوڑواتے ہوئے کہتا ہے۔

میں پہلے روحی کو یونیورسٹی ایگزیم کے لیے چھوڑ کر آتا ہوں پھر آ کر بات کریں گے ہم۔۔

باسیل روحی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

تو روحی ڈرائیور کے ساتھ چلی جائے گی نا تمہارا اس وقت میرے ساتھ ہونا ضروری ہے نا کہ اس کے ساتھ۔

شیزا روحی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی خاموش سی کھڑی ہوئی شیزا اور باسیل کی طرف دیکھ رہی تھی غصے میں پاگل ہو رہی تھی لیکن پھر بھی وہ اس وقت شیزا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔۔

جب ایک عدد شوہر ہیں میرے پاس تو پھر میں ڈرائیور کے ساتھ
کیوں جاؤں۔

روحی مسکراتے ہوئے شیزا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

شیزا کو لگا تھا کہ روحی غصے میں خود ہی باسیل کو چھوڑ کر چلی
جائے گی لیکن روحی اپنے غصے کو کنٹرول کر چکی تھی اور شیزا
کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آپ آجائیں ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے پھر چلتے ہیں۔۔

روحی مسکراتے ہوئے باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی
ہے باسیل بھی روحی کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر اسے مسکراتے
ہوئے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیتا ہے اور روحی کے ساتھ
ڈائنگ ٹیبل کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

شیزا اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے اپنے دانتوں کو
بھینچتے ہوئے ایک لمبی گہری سانس لے کر خود بھی ڈائنگ کی طرف
بڑھتی ہے اور باسیل کے ساتھ والی کرسی پر جا بیٹھتی ہے
جہاں روحی بیٹھتی ہے اس کی جگہ پر

روحی کا دل اس کا سر کا سر پھاڑنے کا کر رہا تھا لیکن وہ صبح صبح
لڑائی کر کے اپنا دن برباد نہیں کرنا چاہتی تھی اس
لیے وہ خود ہی خاموشی سے باسیل سے دور والی کرسی پر جا
بیٹھتی ہے۔۔

Rooh E Basil ♥

Episode No 35

By Saleha Iqbal ... 🦋

آج میں نے تمہاری کرسی لی ہے اسی طرح ایک دن تمہاری جگہ بھی چھین لوں گی کھالی ہاتھ کر دوں گی میں تمہیں بس انتظار کروں کچھ دن ہی لگے ہیں اس میں

شیزا اپنے لیے پلیٹ میں بریڈ رکھ کر اس پر جیم لگاتے ہوئے خود سے کہتی ہے۔۔

بدر اور آئمہ ایک دوسرے کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے دونوں روحی کے چہرے کو دیکھ رہے تھے جہاں غصے کے تاثرات صاف دیکھائی دے رہے تھے لیکن وہ اس وقت روحی کو کچھ کہہ کر اس کے غصے کو ہوا نہیں دینا چاہتے تھے۔

کچھ دیر بعد سب ناشتہ کر کے اپنے اپنے کام پر لگ چکے تھے آئمہ کیچن سمیٹ رہی تھی بدر اپنے کمرے میں چلے جاتا ہے۔

روحی بھی کمرے میں سے بیگ لینے کے لیے جاتی ہے باسیل بار بار فون پر فیروز صاحب کا نمبر ٹرائے کر رہا تھا کل رات سے وہ بھی حویلی واپس نہیں آئے تھے۔

روحی پڑھائی کے چکر میں اپنے بابا کو دیکھنا بھول جاتی ہے۔۔

حی اپنے کمرے میں موجود اپنے بالوں میں ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے

بیٹھے ہوئے چٹیاں بنا کر بالوں کو باندھ

رہی تھی اس کے ذہن میں شیزا کی وہ سمائل گھوم رہی تھی۔

روحی اپنے دھیان میں گم سم ہوئی پڑی تھی اتنے میں

دروازے پر بنا دستک دیے شیزا کمرے میں داخل ہوتی ہے۔۔

روحی کو ابھی بھی اس کی موجودگی کا احساس نہیں ہوا تھا

شیزا جب روحی کے بلکل پیچھے آ کھڑی ہوئی اپنے ہاتھوں کو کمر

پر باندھے ہوئے تب روحی نظر اٹھا کر آئینہ میں شیزا کو دیکھتی ہے۔۔

آ۔۔۔ آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔؟؟

روحی کرسی سے اس کھڑی ہو کر پلٹ کر دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

روحی کے بال جھٹکے سے پلٹنے پر نیچے سے کھلنے لگ جاتے ہیں۔

شیزا روحی کو جواب دینے سے پہلے اس کے پاس آتی ہے روحی کے

کندھوں پر ہاتھ رکھ کر وہ اسے واپس

کرسی پر بیٹھا دیتی ہے۔

ریلیکس ہو جاؤ روحی اور جو میں کہنے آئی ہوں اسے غور سے

سنو۔۔!!

شیزا روحی کو کرسی بیٹھاتے ہوئے جھک کر روحی کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کی نا جانے کیوں آج ڈر کے مارے اس کے دل کی دھڑکنیں

تیزی سے

بڑھ رہی تھی اسے شیزا کے چہرے پر سجی ہوئی دیکھ

کر اہٹ دیکھ کر اس کے دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھ رہی تھیں۔۔

کمرہ تو اچھا ہے پر میرے حساب سے نہیں ہے۔۔

شیزا کہتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے ہوئے کمرے میں گھومنے

لگ جاتی ہے۔۔

چلتے چلتے اس کے قدم کھڑکی کے پاس پڑے ہوئے گلدان کے

پاس رک جاتے ہیں گلدان میں سے ایک لال رنگ کا گلاب اپنے ہاتھوں

میں پکڑے ہوئے وہ پہلے سونگھتی ہے اور دوبارہ سے چھوٹے چھوٹے قدم

اٹھاتے ہوئے روحی کے سامنے ٹہلنے لگ جاتی ہے اور پھول کی

پتیوں کو ایک ایک کر کے توڑنے لگتی ہے۔۔

باسیل کو چھوڑ دو اور چلی جاؤ اس کی زندگی سے دور

شیزا کی نظریں مسلسل پھول پر ہوتی ہے اور ہاتھ اس پھول کی

پتیوں کو توڑ رہی ہوتے ہیں۔۔

کیا۔۔۔؟؟؟؟ کیا بکواس کر رہی ہیں آپ۔۔؟؟

روحی غصے میں کہتے ہوئے کرسی سے اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔۔

بکواس نہیں کر رہی ہوں میں اپنا ارادہ بنا چکی ہوں میں کیوں

اپنی محبت کو تم جیسی لڑکی کے لیے چھوڑ دوں

شیزا پھول کی آخری پتی کے ساتھ زور سے زمین پر دے کر مارتی ہے

شیزا آپ بار بار کیوں بھول جاتی ہیں

میں باسیل کی بیوی ہوں آپ نہیں ہیں اور پایا انہیں جاتا ہے جو

آپ کا ہو۔۔

باسیل آپ سے پیار نہیں کرتے ہیں وہ آپ کو صرف ایک بہترین

دوست سمجھتے ہیں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں

روحی شیزا کے سامنے جا کر اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں

میں پکڑے ہوئے آرام سے اسے کہتی ہے۔۔

میں نے تو کیا ہے نا۔۔

میں نے تو اس سے پیار کیا ہے نا میں کیسے چھوڑ دوں اسے

میں نے 10 سال انتظار کیا ہے اس کا میں نے اس کے رنگ میں

خود کی کتنی بار رنگا ہے لیکن اس نے کبھی مجھ پر غور ہی نہیں کیا

اس کے لیے میں اپنا سب کچھ چھوڑ کر

یہاں آ گئی ہوں صرف اسے پانے کے لیے میں کیسے یہ بات مان لو

کہ وہ میرا نہیں ہے اور میں اسے پا بھی نہیں سکتی ہوں۔۔

شیزا کی آنکھوں سے آنسوؤں تیزی سے بہنے لگ جاتے ہیں۔۔

تم نے سب برباد کیا ہے میرا۔۔

شیزا روتے ہوئے غصے میں روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

زور سے اپنے ہاتھوں کو جھٹکتے ہوئے روحی کے ہاتھوں سے چھوڑا لیتی ہے۔

روحی دھڑکتے ہوئے دل سے حیرانگی سے شیزا کی طرف
دیکھتی ہے۔۔

شیزا آپ میری بات سنیں میں جانتی ہوں یہ آپ کے لیے آسان
نہیں ہے پر اب یہ میرے لیے بھی آسان نہیں ہے۔۔
میں بھی باسیل سے بہت بہت زیادہ پیار کرتی ہوں میں ان سے
کچھ پل دور نہیں رہ پاتی ہوں آپ کے کہنے پر میں
انہیں کیسے چھوڑ سکتی ہوں۔۔

روحی کی آنکھوں سے بھی آنسوؤں بہنے لگ جاتے ہیں۔

روحی کی بات پر شیزا کا قہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے۔
اور وہ روحی سے دور جا کر کھڑی ہو جاتی ہے اور اس کی آنکھوں
میں دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ شدت سے کہتی ہے۔۔

تم چند دنوں میں اس کے لیے پاگل ہو گئی ہے تو میرے بارے میں
سوچو میں نے 10 سال سے اس کی محبت پانے کا انتظار کیا ہے
میں اس کے ساتھ وہاں رہتی تھی وہاں میں نے اسے کبھی اپنی
محبت کے بارے میں نہیں بتایا جانتی ہو کیوں۔۔؟؟

شیزا دوبارہ روحی کے پاس آ کر اب روحی کو اس کی بازوؤں سے
پکڑ کر زور سے جھنجھوڑتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کیونکہ امریکہ میں مجھے یقین تھا کہ باسیل صرف اور صرف
میرا ہے وہ میرے علاوہ کسی اور کا ہو ہی نہیں سکتا ہے۔

میں نے محبت میں انتظار کیا سہی وقت آنے کا انتظار کیا لیکن

میرے ہاتھ سہی وقت نہیں انتظار ہی آیا اب بھی۔

شیزا کہتے ہی روحی کے ہاتھوں کو زور سے چھوڑ دیتی ہے۔۔

باسیل کو ہر حال میں اب پا کر رہوں گی وہ مجھ سے محبت

کرے یا نا کرے مجھے فرق نہیں پڑتا ہے

پر وہ اب ہر حال میں میرا ہو گا وہ میرا انتظار اب ختم کرے گا

روحی وہ مجھے بھی اپنی دلہن بنائے گا۔

میں بھی شیزا باسیل سکندر بنو گی اور تم دیکھو گی میں اب

اپنا انتظار کیسے ختم کروں گی۔۔

شیزا روتے ہوئے گہری سانسیں لیتے ہوئے کہتی ہے اور زمین پر

بیٹھی ہوئی جاتی ہے۔۔

روحی اس کی حالت دیکھ کر خود بھی رو پڑتی ہے۔

میں باسیل کو نہیں چھوڑوں گی آپ کی محبت کو انتظار کو

میں سمجھ سکتی ہوں پر میں کسی کے کہنے پر مجبور ہو کر اپنے

شوہر سے دور نہیں ہو سکتی ہوں

مجھے معاف کرنا شیزا میں نہیں کر سکتی آپ کے لیے کچھ بھی

روحی اپنے چہرے سے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے صوفے سے

اپنا بیگ اٹھا کر جلد بازی میں کمرے سے باہر جانے کے لیے

قدم بڑھاتی ہے۔

روکو۔۔۔ شیزا کی گرجدار آواز پر روحی کے قدم رک جاتے ہیں

شیزا زمین سے اپنے ہاتھ کے سہارے اٹھ کھڑی ہوتی ہے

اور دو قدم آگے کی طرف بڑھا کر روحی کی پشت کی طرف دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

اسے نہیں چھوڑوں گی تم تو میں تم دونوں کو ایک دوسرے سے

دور خود کر دوں گی بعد میں جو بھی ہو گا اس کی زمہ دار میں نہیں

ہو گی روحی اس کی زمہ دار ہر چیز کی زمہ دار اچھا ہو گا

یا برا سب کی زمہ دار تم خود ہو گی

میرا صبر آزمایا ہے تم نے اب میں تمہارا ہر صبر آزماؤں گی

تمہاری زندگی کو تم پر تنگ نا کر دیا تو میرا نام بھی شیزا نہیں

شیزا کی باتیں روحی کا کلیجہ چھلنی کر رہی تھی۔

روحی مزید نہیں سننا چاہتی تھی وہ جانے کے لیے قدم بڑھاتی

کہ شیزا کے الفاظ اس کے قدموں کو ایک بار پھر سے روک دیتے ہیں۔

اگر مجھے میری محبت نہیں ملے گی روحی تو بد عا ہے میری

تمہیں بھی تمہاری محبت کبھی بھی نہیں ملے گی

شیزا کی باتوں پر روحی حیرانگی سے اس کی طرف دیکھنے لگ

جاتی ہے۔۔

مجھے یقین ہے اگر میری دعائیں قبول نہیں ہوئی تو کیا ہوا میری

بد دعا ضرور قبول ہو گی تم برباد ہو گی جس طرح میں ہوئی ہوں تم بھی ہو گی۔

شیزا۔۔۔روحی غصے میں اس کا نام پکارتی ہے۔

کیوں کیا ہوا برا لگ رہا ہے یا ڈر لگ رہا ہے کہ کہیں تمہیں بد دعا

نا لگ جائے۔۔

شیزا روحی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

شیزا آپ کو خدا کا واسطہ ایسا مت کریں مجھے بد دعائیں کیوں دے رہی

ہیں میرے اختیار میں نہیں تھا کہ باسیل کو اپنی زندگی میں

شامل کرنا یا نا کرنا یہ میرا فیصلہ نہیں تھا۔۔

روحی کے ہاتھوں سے اس کا بیگ چھوٹ گیا تھا وہ شیزا کی

طرف قدم بڑھا کر روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اسے چھوڑنا تو اختیار میں ہے نا تو چھوڑ دوں اسے میں اپنی بد دعا

واپس کے لوں گی۔۔

شیزا روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے

اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

کیا ہوا انہیں چھوڑ سکتی ہو۔؟؟ شیزا روحی کا بازوؤں پکڑ کر

اس پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

شیزا باسیل بھی مجھ سے پیار کرتے ہیں وہ نہیں رہ پائے گے

آپ کے ساتھ۔۔

روحی روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

رہ لے گا تو کیا ہوا وہ آج تم سے محبت کرتا ہے آج تم سے کرتا ہے

کل مجھ سے بھی کرنے لگ جائے گا۔

وہ مرد ہے وہ ایک عورت پر اس کی یاد میں اپنی زندگی برباد نہیں

کرتا آج تم ہو کل تمہاری جگہ میں ہونگی تو دیکھنا وہ سب

کچھ بھول جائے گا وہ تمہیں بھولا دے گا۔

روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کی ڈر کو مزید بڑھاتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

میں نہیں چھوڑ سکتی ہوں انہیں میں نہیں چھوڑوں گی انہیں

آپ کو جو کرنا ہے کرلیں میں نہیں چھوڑوں گی انہیں

انکل میرے تھے اور وہ ہمیشہ میرے ہی رہیں گے آپ نہیں چھین سکتی

انہیں مجھ سے۔۔

روحی شیزا کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے

کہہ کر زمین پر گرا ہوا اپنا بیگ اٹھا کر کمرے سے باہر جانے لگتی ہے

تو پھر انشاء اللہ تمہیں میری بد دعا ضرور لگے گی تم اور باسیل

کبھی بھی ایک نہیں ہو پاؤ گے جتنے دن گزرنے تھے گزر چکے

ہیں اب اور مزید نہیں

میں تمہیں ایک دوسرے کے قریب آنے ہی نہیں دوں گی تم سے

سب چھین لوں گی سب کچھ۔۔۔

شیزا روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

روحی خاموش سی شیز اکا پاگل پن دیکھ رہی تھی آنکھوں سے

آنسوؤں بہہ کر اس کے گالوں کو بھگوتے جا رہے تھے۔۔

شیز ا روحی کو روتے ہوئے دیکھ کر خود ہنستے ہوئے اپنے چہرے سے

آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کمرے میں سے باہر نکل جاتی ہے۔۔

پیچھے روحی نڈھال بے جان سی ہو کر دیوار کا سہارا لیتے ہوئے

بامشکل کھڑی ہوتی ہے۔۔

روحی گہری لمبی لمبی سانسیں لیتے ہوئے خود کو کمپوز کرنے کی

کوشش کرتی ہے۔

اپنا چہرہ صاف کیے ہوئے وہ

اپنا بیگ اٹھا کر کمرے میں سے باہر نکل جاتی ہے۔۔

اپنی نظریں جھکائے ہوئے وہ یک دم خاموش سی ہو کر سیڑھیوں سے

نیچے اتر کر سیدھا حویلی سے باہر کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔۔

روحی سر اٹھا کر جیسے ہی حویلی سے باہر گاڑی کی طرف دیکھتی ہے

تو گاڑی کے پاس سفید رنگ کے کارٹن کے شلوار قمیض پہنے ہوئے

باسیل کو فون پر بات کرتے ہوئے دیکھ کر روحی جلدی سے اس کے

پاس جاتی ہے اور زور سے باسیل کے سینے سے لگ جاتی ہے۔

باسیل اپنے فون پر بات کر رہا تھا کہ روحی کی اس اچانک سی

حرکت پر دھڑکتے ہوئے دل سے جلدی سے کال کاٹ دیتا ہے۔

اور فون ہاتھ میں پکڑے ہوئے ایک ہاتھ روحی کی کمر پر

اور دوسرا ہاتھ روحی کے سر پر رکھے ہوئے وہ اس کی ڈھرکنوں کی

آوازیں سن رہا تھا۔۔

روحی کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہوئی پڑی تھی وہ چاہ کر بھی

اپنے آنسوؤں کو چھپا نہیں پا رہی تھی۔

دل درد سے اور بد دعا کے لگ جانے سے پھٹنے والا ہو اپڑا تھا۔۔

ی۔۔باسیل روحی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پیار سے کہتا ہے۔

روحی باسیل کی بات پر جلدی سے اس سے دور ہو جاتی ہے۔

باسیل روحی کے آنسوؤں سے بھیگے ہوئے چہرے کو دیکھ کر

فوراً ٹینشن میں آگیا تھا۔۔

کیا ہوا۔۔؟؟روکیوں رہی ہو۔۔؟باسیل روحی کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں

پکڑے ہوئے پیار سے کہتا ہے۔۔

روحی باسیل کے چہرے کی طرف اپنے لیے پریشانی دیکھ کر مشکل سے

اپنے آنسوؤں کو ضبط کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

روحی ایک گہری سانس لیتی ہے اور اٹکتے اٹکتے ہوئے کہتی ہے۔۔

وہ۔۔روحی کی سانسیں پھولنے لگ گئی تھی وہ بول بھی نہیں پا رہی تھی

وہ کیا میری جان کیا ہوا ہے تمہیں کیوں مجھے ڈرا رہی ہو

بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے۔؟؟

باسیل روحی کے چہرے پر سے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے فکر مندی

سے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

انکل میں پاس تو ہو جاؤں گی نا مجھے لگ رہا ہے

کہ میں پھر سے کہیں فیل نا ہو جاؤں۔۔

روحی باسیل کو اپنی آنسوؤں کی اصل وجہ نہیں بتانا چاہتی تھی۔

مار کھاؤ گی مجھ سے ڈرا دیا تھا تم نے مجھے۔

باسیل غصے میں روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

آپ اتنی سی بات پر ڈر گئے ہیں اور مجھے جو اس کی بد دعا

لگ جانے کا ڈر لگ رہا ہے اس کا کیا۔؟؟

اس کے بعد میں کیا کروں گی میں نے کھو دیا آپ کو آگر۔۔؟؟

روحی باسیل کے چہرے پر اپنی لیے فکر دیکھتے ہوئے سوچتی ہے۔

آگر پاس نا بھی ہوئی تو بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے میری جان بس

جتنا یاد کیا ہے اتنا لکھ دینا ٹینشن لینے کی اور خاص طور پر

رونے کی کوئی بھی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔۔

سمجھ گئی۔۔؟؟ باسیل کہتے ہی روحی کے ماتھے پر اپنے

لب رکھ دیتا ہے۔۔

روحی سسکی لیتے ہوئے چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ سجائے ہوئے

وہ باسیل کو مسکراتے ہوئے دیکھتی ہے۔۔

چلو آجاؤ لیٹ ہو جائیں گے ہم لوگ۔۔باسیل روحی کے لیے گاڑی کا

دروازہ کھولتے ہوئے روحی کے سر پر ہاتھ رکھ کر

اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہے۔

میرا بیگ۔۔!!روحی زمین پر گرا ہوا اپنے کی طرف اشارہ

کرتی ہے۔۔

میں اٹھا لیتا ہوں تم بیٹھ جاؤ اندر۔۔باسیل روحی جے چہرے

پر ہاتھ رکھ کر پیار سے کہتا ہے۔

روحی مسکراتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے پر اندر بیٹھتے

ہی اس کی نظر حویلی میں حال میں صوفے کے پاس کھڑی ہوئی

شیز اپر پڑتی ہے جیسے دیکھ کر روحی کے چہرے سے ساری

ہنسی غائب ہو جاتی ہے۔۔

میں کمزور نہیں ہوں شیز اتمہاری بد دعا مجھے نہیں لگے گی

سیل کو میرے لیے اور مجھے ان کے لیے میرے اللہ نے خود چنا ہے

وہ میرے لیے کبھی کبھی نہیں کریں گے پورے یقین ہے مجھے میرے

اللہ پر وہ مجھے اور باسیل کو ایک دوسرے سے دور نہیں کریں گے۔

روحی کی مسلسل نظریں شیز اپر ہی ٹیکی ہوئی تھی

باسیل کے بیٹھتے ہی روحی جلدی سے اپنی نظریں شیز اسے ہٹا کر

باسیل کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

اور دونوں حویلی سے باہر نکل جاتے ہیں۔۔

شیزا ابھی غصے میں اپنے پیر پٹختے ہوئے سیدھا اپنے کمرے میں

جاتی ہے اور ڈریسنگ ٹیبل سے اپنا فون اٹھا کر زمان کو

فون لگاتی ہے۔۔

ہیلو۔۔!!!زمان کچھ اچھا سننے کے لیے ایکسائٹمنٹ سے کہتا ہے

روحی تو باسیل کے ساتھ ہے البتہ تمہاری بہن کچھ دیر میں اس حویلی

میں اکیلی ہو گی بدر باہر چلا جائے گا۔۔

آگے کا تم خود دیکھ لو۔۔ شیزا کہتے ہی فون بند کرنے لگتی ہے پر

زمان اسے بند نہیں کرنے دیتا ہے۔۔

روحی کو مارنے کا پلین تو مطلب مجھے اب کینسل کرنا پڑے گا۔؟

یا پھر ایک ساتھ ہی ہم دونوں کے دشمنوں کو راستے سے ہٹا دوں

زمان گاڑی کے بونٹ پر بیٹھے ہوئے سڑک کے سائیڈ پر گاڑی پارک کیے

ہوئے وہ شیشے سے ٹیک لگائے ہوئے آنکھوں پر گوگل لگائے

ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

خبردار جو تم نے میرے باسیل کو کچھ بھی کیا

میں تمہاری جان خود لے لوں گی۔

شیزا حلق کے بل دھاڑتے ہوئے کہتی ہے۔

ریلیکس بے بی ریلیکس میں کون سا سچ میں اسے مارنے لگا ہوں

زمان میرا دماغ خراب مت کرو فلحال ابھی بہن کا گھر برباد

کر کے اس گھر کا سکون برباد کرو

روحی کو پھر دیکھتے ہیں۔۔

شیزا گہری گہری سانسیں لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

یہ بھی ٹھیک ہے سکندر حویلی کا سکون برباد کرنے کی بات ہوئی تھی

وہ باسیل سے ہو یا بدر سے اس سے ہمیں کیا فرق پڑتا ہے

ہمیں تو صرف سکندروں کی بربادی چاہیئے جو ہم حاصل کر کے رہیں گے۔

میں آرہا ہوں۔۔۔زمان کہہ کر فون کاٹ دیتا ہے۔

زمان کے فون کاٹتے ہی شیزا ابھی اپنے گلے سے دوپٹہ اتار کر صوفے

پر پھینکتی ہے اور واش روم میں چلی جاتی ہے

ٹھنڈے پانی سے منہ دھو کر اپنا غصہ کم کرنے کے لیے

آئمہ کیچن صاف کر کے اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے اوپر کمرے

میں جاتی ہے

دروازے جو جیسے ہی کھول کر اندر داخل ہوتی ہے بدر کو دیکھنے

کے لیے اپنی نظریں دوڑاتی ہے پر اسے بدر کہیں بھی نظر نہیں آتا ہے

تو الماری کی طرف بڑھتی ہے اور الماری میں سے اپنے اور بدر

کے کپڑے اٹھا کر انہیں پریس کرنے کے لیے وہ جیسے ہی مڑتی ہے

تو آئمہ کی ٹکر بدر سے ہو جاتی ہے اور سارے کپڑے زمین پر

بکھر جاتے ہیں۔۔

بدررر۔۔۔؟؟؟ آئمہ غصے میں بدر کو دیکھتے ہوئے زمین پر

بیٹھ کر کپڑوں کو سمیٹنے لگ جاتی ہے۔۔

مجھ پر غصہ کیوں کر رہی ہو دیکھ کر تمہیں چلنا چاہیے تھا نا کہ مجھے

بدر آئمہ کو کراس کرتے ہوئے صوفے پر جا بیٹھتا ہے اور آئمہ کی

طرف دیکھتا ہے اعراس کے دیکھنے پر اپنی نظریں پھیر لیتا ہے۔

کچھ کہنا چاہتے ہیں آپ۔۔؟؟ آئمہ کپڑوں کو اکٹھا کیا اپنے ہاتھوں میں

پکڑے ہوئے بدر سے پوچھتی ہے۔

ہاں۔وہ۔۔وہ۔بدر ہچکچا رہا تھا کہتے ہوئے

وہ وہ کیا کر رہے ہیں کہہ دیں جو کہنا ہے میں آپ کو ڈانٹوں گی

تھوڑی نا۔۔

آئمہ بدر کی طرف مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ مجھے چائے پینی ہے۔۔بدر مختصر سی بات کرتا ہے۔

ٹھیک ہے میں زرینہ آنٹی سے کہہ دیتی ہوں وہ بنا دیں گی آپ کے

لیے وہ آگئی ہیں کام کرنے کے لیے۔۔

ئمہ کہہ کر کمرے میں سے جانے کے لیے قدم بڑھاتی ہے اسے

جاتے ہوئے دیکھ کر بدر اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔۔

میں ان کے ہاتھ کی نہیں تمہارے ہاتھ کی چائے چاہیے کل رات کی طرح

بدر آئمہ سے نظریں چراتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ کو پسند آئی تھی میرے ہاتھ کی چائے۔؟؟

آئمہ تجسس سے پوچھتی ہے۔۔

میں نے ایسا تو کچھ بھی نہیں کہا۔۔بدر کہتا ہوا بیڈ کے پاس

چلا جاتا ہے اور سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہوا اپنا فون اٹھا کر اس میں دیکھنے

لگ جاتا ہے۔۔

نے نہیں بنا کر دینی ہے تو وہ بات کرو۔۔بدر پلٹ کر تلخ لہجے میں کہتا ہے۔۔

نہیں نہیں میں بنا دیتی ہوں آپ کے چائے۔

ویسے انسان کو اتنا بھی کنجوس نہیں ہونا چاہیے۔۔

آئمہ گندا سا منہ بنا کر کہتی ہے۔۔

میں نے کہاں کنجوسی دیکھائی ہے بھلا۔۔ضروری تو نہیں ہے کہ ہر

اچھی چیز کی تعریف کی جائے تو پتا چلے کہ

وہ اچھی ہے یا نہیں۔

بدر واپس اپنا رخ موڑ کر اپنے موبائل میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

آئمہ بدر کی طرف دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے سارے کپڑے

صوفے پر رکھتی ہے اور ہنستے ہوئے بدر کے لیے چائے بنانے کے لیے

واہ نیچے چلی جاتی ہے۔۔

آئمہ کے چہرے پر مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی وہ مسکراتے ہوئے

سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی۔کہ سامنے سے حویلی میں

داخل ہوتے ہوئے ملک زمان کو دیکھ کر آئمہ کے قدم وہی سیڑھیوں

پر ہی رک جاتے ہیں۔۔

Rooh E Basil ♥

Episode No 36

By Saleha Iqbal ... 🦋

اسلام وعلیکم۔۔!!!زمان حویلی میں داخل ہوتے ہوئے سیڑھیوں پر

کھڑی ہوئی آئمہ کو دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے اپنی آنکھوں سے چشمہ اتارتے ہوئے

ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

آئمہ زمان کو دیکھتے ہوئے واپس سیڑھیوں سے اوپر

بھاگنے لگتی ہے پر زمان خود جلدی سے بھاگتے ہوئے آتا ہے اور آئمہ

کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک دیتا ہے۔۔

بھائی نہیں۔۔ بھائی۔۔ آئمہ ڈرتے ہوئے روتے ہوئے اپنے ہاتھ

چھوڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

خاموش۔۔!!!ملک زمان گرجدار آواز میں دھاڑتے ہوئے کہتا ہے

اس کی آواز پر آئمہ اپنی سانسیں روک دیتی ہے۔۔

کمرے میں اپنے اپنے موبائلوں پر لگے ہوئے بدر اور شیزا کسی کے

دھاڑنے کی آواز پر فوراً اپنے اپنے کمروں میں سے

باہر آنے کے لئے اپنے قدموں کو بڑھاتے ہیں شیزا ننگے پیر باہر نکل

کر آتی ہے۔۔۔

شیزا زمان کو اپنے سامنے کھڑا ہوا دیکھ کر بوکھلا جاتی ہے

اور اپنے قدموں کو وہی پر ہی روک لیتی ہے۔

بدر آواز سنتے ہوئے اپنا فون بیڈ پر پھینک کر کمرے سے باہر اپنی

بازوؤں کہنیوں تک فولڈ کرتے ہوئے باہر نکل کر

سیڑھیوں کی طرف اپنے قدم بڑھاتا ہے۔۔

بدر جیسے ہی سیڑھیوں پر پہنچتا ہے ملک زمان کو سیڑھیوں کے

نیچے آئمہ کا ہاتھ پکڑ کر اس پر اس گرفت مضبوط کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔

زمان۔۔؟؟ بدر غصے میں دھاڑتے ہوئے کہتا ہے

اور غصے میں سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا۔

اوو۔۔ تو ہمارے جمائی جی آ گئے ہیں۔۔!! زمان دیکھ بدر کو رہا تھا

لیکن وہ پھر بھی آئمہ کے ہاتھوں پر اس کی گرفت مضبوط کرتا

جا رہا تھا۔۔

آئمہ کے ہاتھ پیر ڈر کے مارے پھولے جا رہے تھے

وہ اپنا ہاتھ چھوڑوانے کی کوشش بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔

زمان ہاتھ چھوڑو آئمہ کا۔۔!! بدر آخری سیڑھی سے اوپر والی سیڑھی

پر کھڑا ہو کر زمان کو غصہ میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اوو۔۔۔ جی جا جی کو برا لگ رہا ہے میری بہن کو کسی اور کے ٹچ

کرنے پر۔۔؟؟

فکر مت کریں یہ میری بہن ہے میں اس کا ہاتھ پکڑ سکتا ہوں

زمان آئمہ کی کلائی پر مزید گرفت بڑھاتے ہوئے آئمہ کو غصہ میں

گھور کر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مان ہاتھ چھوڑو یہ تمہاری بہن تھی اب یہ تمہاری کچھ بھی نہیں لگتی ہے

ابھی حد میں رہو تم۔۔

بدر زمان کے ہاتھ کو پکڑ کر اس کا ہاتھوں میں سے آئمہ کے

ہاتھ کو چھوڑواتے ہوئے غصے میں اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

بدر اس کے ہاتھ سے جیسے ہی آئمہ کا ہاتھ چھوڑواتا ہے

بدر آئمہ کو اپنے پیچھے کیے خود اس کے سامنے آ کھڑا ہوتا ہے۔

کیا بات ہے بڑی فکر بڑا پیار دیکھائی دے رہا ہے میاں بیوی کے

درمیان۔"

زمان اپنے ہاتھ کو مسلتے ہوئے صوفے پر ٹانگ ٹیبل پر رکھے ہوئے

جا بیٹھتا ہے۔

کافی زیادہ اسٹورنگ ہو گئے ہو تم شادی کے بعد۔۔

زمان اپنی بازوؤں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

تمہیں یہاں بیٹھنے کو کس نے کہا ہے۔۔؟؟ وہ رہا دروازے

جن گھٹیا پیروں

سے اس حویلی میں قدم رکھے تھے واپس ان پر باہر جانا

چاہتے ہو تو بھائی کے آنے سے پہلے دفع ہو جاؤ یہاں سے

بدر زمان کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے سخت لہجے میں غصے سے

بھری ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تمہارا بھائی حویلی میں نہیں ہے کیا۔۔

زمان ٹیبل پر سے اپنی ٹانگیں نیچے زمین پر رکھ کر اپنے گھٹنوں

پر اپنے ہاتھوں کو رکھ کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہتا ہے

زمان ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ اس کی نظر شیزا پر پڑتی ہے جو اپنے

ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے غصے میں

زمان کو دیکھ رہی تھی۔۔

واؤ۔۔۔ زمان شیزا کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور اسکی

طرف جلدی سے بڑھنے لگتا ہے۔۔

مجھے نہیں پتا تھا کہ تم اتنی خوبصورت ہو تمہاری قاتلانہ

آواز سے اندازہ تو ہو گیا تھا مجھے

پر تصور نہیں کیا تھا تمہاری خوبصورتی کو

زمان شیزا کے بلکل سامنے کھڑے ہو کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے ٹیڑھی سمائل جلا دینے والی ہنسی ہنستے ہوئے

کہتا ہے۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔۔ شیزا اپنے الفاظوں پر زور

دیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اففف قیامت اصل میں آواز تو اور زیادہ خوبصورت ہے تمہاری

آج رات کو مجھے نیند کیسے آئے گی تمہارے دیدار کے بعد

زمان جنگلیوں کی طرح اپنے گلے پر ہاتھ چلاتے ہوئے کہتا ہے۔

شیزا اپنی ہاتھوں کی مٹھیوں کو مزید زور سے بند کر کے اپنے غصہ

کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

ں تو کیا یہاں رواج وغیرہ نہیں ہے گھر کی بہو کے بھائی کی خاطر

داری کرنے کا۔۔؟؟

زمان اپنے ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے دوبارہ بدر کی طرف

اپنے قدم بڑھاتا ہے۔۔

آئمہ زمان کو اپنی طرف آتا دیکھ کر جلدی سے اپنا پورا

وجود بدر کے پیچھے چھپا لیتی ہے۔۔

بلکل رواج ہے خونیوں کی خاطر داری کرنے کا رواج ہے ہماری حویلی

کروں میں خاطر داری

بدر زمان کی طرف قدم بڑھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

سخت لہجے میں کہتا ہے۔۔

ف۔۔ تم بلکل باسیل کہ پرچھائی لگ رہے ہو اس وقت اب لگ

رہے ہو نا اس کے بھائی۔۔

زمان بدر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ویسے شرمندگی کی بات نہیں ہے یہ انسان کو خود سے اپنی پہچان
بنانی چاہیے نا کہ کسی اور کے دم پر اپنا نام بہادروں میں شامل کرنا
چاہیے تھا۔
میں بدر سکندر ہوں باسیل سکندر کا بھائی تو اس جیسا ہونا میرے
لیے فخر کی بات ہے شرمندگی کی نہیں۔۔۔
بدر زمان کے بازوؤں پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے اس کا بازوؤں
مروڑتے ہوئے اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔
بدر کی گرفت اتنی سخت تھی کہ زمان نے درد کے مارے اپنے دانت
بھینچ لیے تھے لیکن منہ سے ایک لفظ نہیں کہا
اور نا ہی درد کے چہرے پر کسی بھی قسم کے ایکسپریشن لایا تھا۔
ساہر تمہارے لیے یہ ایک بے حد شرمندگی کی بات نہیں ہے
کہ تم ایک حویلی کے اکلوتے بیٹے ہوتے ہوئے بھی اپنے گاؤں پر
حکمرانی کرتے ہوئے بھی تمہارا چرچہ گاؤں کے ان گھٹیا موالی
لوگوں میں ہوتا ہے جنہیں لوگ پیروں کے نیچے مسلنے کے لیے تڑپ
رہے ہیں۔۔
بدر زمان کا ہاتھ جھٹک کر اپنے دو دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے
زمان کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے فاتحانہ مسکراہٹ
چہرے پر سجائے ہوئے کہتا ہے۔۔

بدر کی بات پر زمان کی رگیں تن گئی وہ غصہ سے بھری

نظروں سے بدر کو دیکھتے ہوئے فوراً سے پلٹ کر دو صوفوں کے درمیان

اہوا ایک چھوٹا سا شیشے کا سائیڈ پر جس پر لال اور سفید رنگ کے

آرٹیفشل گلدان سجائے ہوئے تھے۔

زمان غصے میں زور سے اپنی لات اس ٹیبل پر دے کر مارتا ہے

زمان کے لات مارتے ہی ٹیبل زور سے زمین پر گرتے ہی

کرچھیوں میں بدل گیا۔

سارے پھول گلادان سے نکل کر زمین پر بکھر گئے تھے۔۔

بدر۔۔۔؟؟؟ زمان گرجدار آواز میں دھاڑتے ہوئے کہتا ہے

اس کی دھاڑ کی گونج پوری حویلی میں سنائی دے رہی تھی۔

آئمہ اس کی آواز پر سہم کر بدر کی شرٹ کو اس کی کمر سے پکڑ کر

خود ایک قدم بڑھا کر اس کے پیچھے اپنی موجودگی کو مزید

چھپانے لگتی ہے۔۔

آئمہ کے ہاتھ ڈر کے مارے کانپ رہے تھے بدر ان ہاتھوں کی کپکپاہٹ

باآسانی محسوس کر رہا تھا۔

بدر آئمہ سے دور ہونے کے بجائے اپنے قدموں کو ہلکا سا پیچھے لیے

آئمہ کا وجود خود کے وجود سے چھپانے لگ گیا تھا۔

زمان کی نظریں مسلسل بدر پر جمی ہوئی تھی وہ اسی پل بدر کو

مارنے کے لئے مچل رہا تھا۔۔

پر سامنے کھڑے ہوئے بدر پر اس کی آگ برسا دینے والی نظروں

کا زرا سا بھی اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔

بدر کے چہرے پر ابھی بھی ہلکی سی مسکراہٹ تھی جو زمان کا

غصہ مزید بڑھا رہی تھی۔۔

تم خود کو سمجھتے کیا ہو اوقات کیا ہے تمہاری۔؟؟؟

زمان بدر کہ طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تم جانتے ہو میں کون ہو۔۔؟؟

زمان بدر کے بلکل سامنے آ کھڑا ہوتا ہے اور بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

گلی میں ہر زور بہت سے کتے بھونکتے ہیں تم بھی ان میں سے ایک

لگ رہے ہو۔۔

بدر اپنے چہرے پر جان لیوا ہنسی سجاتے ہوئے کہتا ہے۔

زمان بدر کی بات پر ہنستے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے

اپنا رخ دوسری طرف موڑتا ہے اور لمبی لمبی سانسیں لیتے ہوئے

اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتا ہے۔۔

ویسے کتوں کو کھانا کھلانے کی عادت ہے ہماری لیکن۔۔۔۔

بدر اپنے ہاتھوں سے آئمہ کے ہاتھ اپنی شرٹ سے ہٹا کر زمان کی طرف

قدم بڑھاتا ہے زمان کو کالر سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے

وہ حویلی کے دروازے کی طرف لے جاتا ہے۔۔

لیکن گھر سے باہر جنگلی کتوں کی جگہ حویلی کے اندر اس کی دھلیز

کی بار ہوتی ہے۔۔

ر۔۔؟؟؟ زمان غصے میں مارنے کے لیے اس کی طرف قدم بڑھاتا ہے

کہ اتنے میں دروازے پر کھڑے ہوئے گارڈز جلدی سے آکر

زمان کو پکڑ کر اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں۔۔

تم نے اچھا نہیں کیا ہے بدر میں تمہیں تمہاری بد تمیزی کی تمہاری

اس حرکت کی سزا دوں گا اور بہت بھیانک دوں گا۔

زمان اپنے آپ کو آدمیوں سے چھوڑواتے ہوئے کہتا ہے۔۔

دیکھتے ہیں آج کل کے کتے صرف بھونکنے کے لیے رہ گئے ہیں یا کچھ

کر بھی سکتے ہیں۔۔

دفع ہو۔۔۔بدر اپنے ہاتھوں کو کمر پر باندھے ہوئے زمان کے غصے

سے بھرے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے اسے فلائنگ کس کرتے ہوئے

مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بدر کہہ کر جیسے ہی پلٹتا ہے چہرہ یک دم کولڈ فیس میں تبدیل

ہو جاتا ہے نا ہی کوئی ہنسی نا ہی کوئی ایکسپریشن

کچھ پر کسی بھی قسم کے کوئی تاثرات نہیں دیکھائی دے رہے تھے۔

بدر جیسے ہی پلٹتا ہے اس کی نظریں آئمہ کو تلاش کرتی ہیں جو اسے
اس وقت کہیں بھی نظر نہیں آرہی تھی۔
بدر کے پلٹتے ہی حویلی کے گارڈز دروازے کو بند کر دیتے ہیں اور
زمان کو گھسیٹتے ہوئے حویلی سے باہر لے جاتے ہیں۔۔
آئمہ کہاں گئی۔۔؟؟ بدر کولڈ نظروں سے شیزا کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے
شیزا بدر کا یہ کولڈ روپ دیکھ کر ایک سانس ہو گئی
تھی ہنسی مذاق کرنے والا لڑکا اس قدر سیریس بھی ہو سکتا ہے
شیزا نے اس بات کا کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔
شیزا بدر کو کوئی جواب نہیں دیتی ہے بس اوپر اس کے کمرے کی
طرف اشارہ کر دیتی ہے۔۔
بدر اس کا اشارہ دیکھتے ہوئے سیڑھیوں سے اوپر جانے لگتا ہے
پر رک جاتا ہے اور رک کر شیزا کی طرف دیکھتا ہے
جو اس وقت بوکھلائی ہوئی سی دروازے بند دروازے کو دیکھ رہی تھی۔۔
شیزا۔۔؟؟ بدر اسے آواز لگاتا ہے
ہاں۔۔ شیزا اپنی بوکھلاہٹ کو کم کرتے ہوئے فوراً سے بدر کو دیکھتے ہوئے بولی
مجھے نہیں پتا ہے کہ اس بوکھلاہٹ کی وجہ کیا ہے
پر ایک بات میری
یاد رکھنا بھائی کے ساتھ تم نے 10 سال گزارے ہیں میں نے نہیں

مجھے ان کے ساتھ رہتے ہوئے صرف کچھ مہینے ہی ہوئے ہیں

اپنے تجربے سے بتا رہا ہوں بھائی کی معافی کی گنجائش نہیں رہتی ہے۔

اس لیے جو تم کر رہی وہ چھوڑ دو اور سکون سے رہنا ہے رہو

نہ چلی جاؤں یہاں سے اگر کوئی الٹی سیدھی حرکت کی میرے بھائی

اور روحی کے درمیان آنے کی کوشش کی انہیں نقصان پہنچایا

تو زمان کے ساتھ میں نے زبان استعمال کی ہے تمہارے ساتھ نا جانے

کیا کر دوں دور رہو روحی سے سمجھی۔۔۔۔؟؟؟

بدر کی ایک ایک بات پر دھمکی صاف محسوس ہو رہی تھی۔

تم دھمکی دے رہے ہو مجھے۔۔؟؟ شیزا اپنی بوکھلاہٹ کو

ختم کرتے ہوئے سخت لہجے میں بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

نہیں۔۔ صرف بتا رہا ہوں بھائی کی سوفٹ سائیڈ جتنی اچھی

ہے نا ان کی ڈارک سائیڈ اتنی ہی بری ہے۔

مجھے ہی دیکھ لو میں کیا تھا اور بھائی نے مجھے کیا بنا دیا ہے۔

بھائی نے اپنی محبت کو ترجیح دینے کے لئے آئمہ سے میری شادی

کروا دی اس لیے نہیں کہ وہ ملک زمان کی بیٹی کا نام خود سے جوڑنا

پسند نہیں کرتے ہیں۔

بلکہ اس لیے کہ وہ روحی کو نا اداس دیکھنا چاہتے ہیں اور نا ہی

اب اسے خود سے دور کرنا چاہتے ہیں۔۔

بدر ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے ایک نظر سیڑھیوں سے اوپر

اپنے کمرے کی طرف دیکھتا ہے۔

ہماری قسمت ہم چاروں نے جیسی سوچی تھی ویسے بلکل بھی

نہیں نکلی

بدر اپنے کمرے کی طرف دیکھتے ہوئے مایوسی سے کہتا ہے۔۔

لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ کوئی ہماری قسمتوں کے ساتھ

کھیلے میری بہن سے دور رہو اول تو اسے کسی کے سہارے کی ضرورت نہیں

ہے تم جیسی ہزاروں کو پل میں عرش سے فرش پر گرا سکتی ہے

پر اس کا بھائی ہونے کے ناتے میں تمہیں پہلی اور آخری بار

وارن کر رہا ہوں۔

آگر تم نے میری بہن کی زندگی برباد کی تو یاد رکھنا بدر سکندر کا

ایک روپ دیکھ کر تم اپنے بوکھلاہٹ کو روک نہیں پائی اس کا دوسرا

اور اس سے کہیں گنا زیادہ برا روپ دیکھ کر تم اپنی بوکھلاہٹ

کو روک نہیں پاؤ گی۔

بدر دو ٹوک لہجے میں کہتا ہے۔

بدر تم نے کہا نا کہ میں باسیل کو 10 سال سے جانتی ہو تم سے پہلے

سے تم سے بہتر

شیزا کہتے ہوئے بدر کی طرف اپنے قدم اٹھاتی ہے اور اس سے کچھ

فاصلے پر جا رکتی ہے۔

مجھے مت بتاؤ مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں میرے حال سے واقف

ہو تم میں اپنا انجام تمہاری طرح ہونے دوں گی"

تم نے تو اپنے پیار کو چھوڑ کر اپنی ایک نئی زندگی کا آغاز
کر لیا پر میرا ارادہ اور پیار دونوں تمہاری طرح کمزور نہیں ہے
"بدر سکندر"
شیز ابدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے بولی
میں اپنی ہر ممکن کوشش کروں گی تمہاری دھمکیوں سے مجھے
گھنٹہ فرق نہیں پڑتا ہے۔۔
شیز اکی باتوں پر بدر حیرانگی سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا
جہاں کچھ بھی کر جانے کے چہرے پر تاثرات صاف دیکھائی
دے رہے تھے۔۔
شوق سے کرو جو کرنا ہے پر ایک بات یاد رکھنا میری
تو میں کمزور تھا اور نا ہی میری محبت مہرین سے بے حد محبت
کی تھی پر اب وہ میری زندگی میں تھی ہی ہو چکی ہے
اس لیے نہیں کہ میری محبت کمزور تھی جو میں اسے پا نا سکا بلکہ
اس لیے کہ اب میں ایک حلال رشتے میں بندھ چکا ہوں
ر حلال رشتے میں بندھنے کے بعد مجھے نہیں لگتا ہے کہ اب مجھے
کسی حرام رشتے کے پیچھے بھاگنا چاہیے۔
ر شیز اکی طرف اپنا ایک قدم بڑھاتے ہوئے اس کی آنکھوں
میں آنکھیں ڈال کر کہتا ہے۔

اللہ نے مجھے اور مہرین کو ایک نہیں کیا اس میں انہوں نے ہمارے

لیے مصلیحت ہی سوچی ہو گی۔

اور مجھے کبھی بھی ان کے کیے ہوئے فیصلوں پر نا ہی کبھی اعتراض

رہا ہے اور نا ہی افسوس

بدر مسکراتے ہوئے کہتا ہے اس کی باتوں پر شیزا کو شرمندگی محسوس

ہو رہی تھی پلکیں خود بخود جھکتی جا رہی تھی۔۔

مشورہ ہے تمہارے لیے میری طرح ہو سکے تو خود کو بھی حرام

رشتوں سے دور رکھو صبر کرنا مشکل ہوتا ہے اس پر پر ایک بار ہو جائے

تو زندگی بھر سکون رہتا ہے۔۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کبھی کسی کے ساتھ برا نہیں کرتے ہیں۔۔

بدر کی باتوں پر شیزا سر جھکائے ہوئے کھڑی تھی نا اس کی طرف

دیکھ رہی تھی اور نا ہی کچھ کہہ رہی تھی۔۔

بدر کہہ کر اوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھ جاتا ہے۔

پیچھے کھڑی شیز ابدر کے جاتے ہی کانچ کے ٹکڑوں پر اپنے پیر رکھتے ہوئے

روتے ہوئے دوڑ کر اپنے کمرے کی طرف بھاگ کر جاتی ہے۔

اندر جاتے ہی دروازے کو بند کیے دروازے سے ٹیک لگائے وہ رونے

لگ جاتی ہے پیروں سے خون تیزی سے نکل رہا تھا۔

آنکھوں سے آنسوؤں اس سے بھی تیزی سے بہہ رہے تھے

شیزا کے سفید رنگ کی فراک لال رنگ میں رنگنے لگ گئی تھی۔۔

میں نے کب کہا تھا اللہ کہ مجھے کسی کے ساتھ حرام رشتے میں

آنا ہے۔۔۔

شیزا اپنے بالوں کو اپنے ہاتھوں میں جکڑے ہوئے زور زور سے

روتے ہوئے حلق کے بل چلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں نے کتنی دعائیں مانگی تھی اس شخص کو پانے کے لیے میں کتنا

روئی تھی اس کے لیے آپ نے اسے مجھ سے دور کیا ہے

آپ نے مجھ میں اسے پانے کی طلب کو اتنا بڑھا دیا ہے کہ میں

حرام حلال سب کچھ بھول گئی ہوں

اللہ تعالیٰ میری اس حالت کے زمہ دار آپ ہیں

شیزا حلق کے بل چلاتے ہوئے کھڑی ہوتے ہوئے کہتی ہے پر اس سے

دو پل بھی کھڑا نہیں رہا جاتا ہے۔۔

اللہ جی مجھے نہیں پتا ہے کیا صحی ہے اور کیا غلط ہے بس

مجھے اتنا پتا ہے کہ میں ایک بار اسے کھو چکی ہوں اب ایک اور بار

نہیں کھونا چاہتی مجھے نہیں پتا ہے کہ کیا کروں گی

اور کیا نہیں پر میں با سیل چاہیے

شیزا کہتے ہوئے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا ہوا سارا سامان سب کا

سب زمین پر پھینک چکی تھی۔۔

صرف وہ ہی نہیں کمرے میں موجود ہر چیز وہ توڑ چکی تھی۔

توڑ کر وہ ایک بار پھر سے زمین پر لمبی گہری سانسیں لیتے ہوئے
وہ بیٹھ گئی تھی۔۔
آگر مجھے باسیل نہیں مل سکتا ہے تو میں نے زندہ نہیں رہنا
چاہتی ہوں میں نے اپنے آپ کو ہمیشہ اس کی دلہن کے طور پر
کیا تھا اب اس کی دلہن کوئی اور ہے میں نہیں میں ہر معاملے میں
ہر رشتے میں کھالی ہاتھ کیسے رہ سکتی ہوں اللہ جی
شیزا اپنے کھالی ہاتھوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے ایک آنسوؤں
آنکھ سے نکل کر سیدھا شیزا کے ہاتھ پر جا گرتا ہے
ان آنسوؤں کے سواء میرے ہاتھوں میں کچھ بھی نہیں آیا میرے
ہاتھ کھالی اور روحی کے ہاتھوں میں باسیل کے ہاتھ تھے
ایسا کیسے اللہ جی
اس نے تو کبھی اسے پانے کی خواہش بھی نہیں کی تھی پھر وہ اسے
کیسے مل سکتا ہے اور میں نے کتنی دعائیں مانگی تھی اس
کے لیے پھر بھی میرے ہاتھوں میں اس کا ہاتھ نہیں
شیزا کی آنکھوں میں سے آنسوؤں بہنا رک گئے تھے اور اب نظریں
سامنے ڈریسنگ ٹیبل سے گر کر ٹوٹے ہوئے کانچ کے پرفیوم کی
بوتل کے ٹکڑے پر نظر ٹیکی ہوئی تھی۔
آگر وہ مجھے نہیں مل سکتا ہے تو مجھے اس دنیا میں رہنا بھی
نہیں رہے ہے مجھے وہ نہیں تو مجھے کچھ اور بھی نہیں چاہیے۔

شیزا اپنے ہاتھوں میں فراک کو پکڑ کر اٹھتی ہے اور ڈریسنگ ٹیبل کے

پاس جا کر گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتے ہوئے

کانچ کا ٹکڑا اٹھاتی ہے اور اٹھا کر اسے بیڈ کے پاس لڑکھڑاتے ہوئے

جاتی ہے بیڈ سے اپنا فون اٹھا کر اس کے

وال پیپر پر باسیل کی جج کی کرسی پر بیٹھے ہوئے بلیک کلر

کے تھیری پیس سوٹ میں ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہوئے مسکراتے ہوئے

تصویر کو دیکھتے ہوئے شیزا کی آنکھوں سے آنسوؤں ایک

بار پھر سے بہنا شروع ہو جاتی ہے۔۔

تمہارے بغیر رہنا مجھے عذاب لگ رہا ہے خود پر باسیل

جتنا سوچوں اتنی بڑی مصیبت لگ رہی ہے۔

کیا کروں میں مر جاؤ چھوڑ دو تمہیں پانے کی خواہش۔؟؟

شیزا زمین پر بیڈ کے پاس بیٹھتے ہوئے اپنے ہاتھ میں موبائل پکڑے

ہوئے بیڈ سے سر ٹکائے ہوئے باسیل کی تصویر کو اپنی آنکھوں

کے سامنے کیے ہوئے اس سے نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے سوال

کرتی ہے۔۔

یا پھر روحی کو تمہاری زندگی سے نکال کر تمہیں اپنا بنا لوں

کیا کرو گے تم مجھ سے بھی اس جیسی محبت۔۔؟؟

کیا بنو گے تم میرے۔۔؟؟ کیا جگہ دو گے تم اپنے دل میں مجھے۔۔؟؟

بولو باسیل کیا میری خاطر میری محبت کی خاطر تم اسے چھوڑ دو گے۔؟؟

کیا میرا انتظار صبر ختم کروں گے۔۔؟؟؟

شیزا دھیمے سے لہجے میں باسیل کی تصویر پر نظریں جمائے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم بنو گے میرے میں اپنا بناؤ گی تمہیں تم میرے ہی تھے ہمیشہ سے بس کچھ وقت کی دوری اور بڑھ گئی تھی ہمارے درمیان پر اب سب ختم ہو جائے گا۔۔

تم اور میں پھر سے ایک ہو جائیں گے۔۔

تم میرے اور میری تمہاری ہو جاؤ گی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تھوڑی سی تکلیف ہو گی پر یقین ہے مجھے کہ پھر سب۔۔

سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔

شیزا فون سے نظریں ہٹا کر اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کانچ کے ٹکڑے کی طرف دیکھتی ہے۔۔

میں نے سوچا نہیں ہو جاتا کہ میں تمہیں پانے کے لیے اس حد سے گزر جاؤں گی پر اس کے علاوہ میرے پاس اور کوئی راستہ بھی نہیں ہے اللہ کو میری یہ قربانی چاہیے تو میں یہ دے کے لیے تیار ہوں تمہارے لیے کچھ بھی۔۔۔

شیزا اپنی محبت کو حاصل کرنے کے لیے کچھ بھی کرے گی۔

جی آپ کو پتا ہے جو جو میں نے یاد کیا تھا پیپر میں وہی سب آیا

ہے آئمہ بہت اچھی ٹیچر ہے بہت اچھے سے

اس نے مجھے پڑھایا تھا۔۔

روحی کے چہرے پر مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی باسیل روحی کو ہنستے

ہوئے دیکھ کر باسیل بھی پر سکون سانس لیتا ہے۔

اللہ تمہیں کامیاب کریں میری گڑیا کی زندگی میں ہر خوشی لکھ

دے اور مجھ سے بڑھ کر تمہیں ترقی دیں۔

"آمین۔۔"

باسیل روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھ کر اسے سراہتا ہے۔

روحی کے چہرے پر مزید مسکراہٹیں بکھیر جاتی ہیں۔۔

شکریہ انکل۔۔ گھر چلیں اب امی والے بھی آنے والی ہونگے ابو بھی

مجھے کل سے کہیں بھی نہیں نظر آئیں ہیں۔۔

روحی کے چہرے پر اپنے بابا کے ذکر پر مایوسی سی چھا گئی تھی۔

انکل بابا ٹھیک ہیں نا۔۔؟؟؟ میں نے کل سے انہیں دیکھا ہے

روحی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے روتلو سا منہ بنا کر

کہتی ہے۔۔

جی جی وہ ٹھیک ہے میرا بچہ چاچو کو کل زیادہ کام تھا اس لیے

وہ رات کو گھر واپس نہیں لوٹے آج آ گئے ہونگے ابتک تو وہ گھر پر

Rooh E Basil ♥

Episode No 37

By Saleha Iqbal ...🦋

باسیل گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگائے ہوئے روحی کے یونیورسٹی سے

باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا باسیل کی مسلسل نظریں

اپنے فون پر ٹیکی ہوئی تھی۔

انکل۔۔روحی یونیورسٹی کے اندر سیڑھیوں پر کھڑی ہوئی ایک ہاتھ میں

اپنا بیگ لٹکائے ہوئے باسیل کو مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے بلند

آواز میں پکارتی ہے۔۔

روحی کی آواز پر ادھر ادھر کھڑی ہوئی لڑکیاں لڑکے

سب کی نظریں پہلے روحی پھر پھر باسیل پر پڑتی ہے۔۔

باسیل فون سے نظر اٹھا کر روحی کو دیکھتا ہے

اور جلدی سے اپنا فون اپنے کوٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے

روحی کی طرف اپنا ایک قدم بڑھاتا ہے۔۔

روحی جلدی سے سیڑھیوں سے بھاگتے رہتے اتر کر سیدھا باسیل

کے پاس آ کھڑی ہوتی ہے۔۔

لگتا ہے پیپر بہت اچھا گیا ہے تب ہی اتنا کھل گئی ہو تم

باسیل روحی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے

کہتا ہے۔

باسیل روحی کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے پر سکون کرتے ہوئے کہتا ہے

ہم آ گئے ہونگے وہ اب تک تو۔۔

روحی باسیل کی بات دہراتی ہے اور پھر باسیل کے ہاتھ سے اپنا سر

چھوڑوا کر گاڑی میں جا بیٹھتی ہے۔۔

میں بہت ایکسائٹڈ ہوں انکل امی اور ابو کو بتانے کے لیے کہ پہلی بار مجھے

پیپر پورا یاد تھا انشاء اللہ اب میں پاس ہو کر اپنے

ڈاکٹر بننے کے کیریئر کا آغاز کروں گی۔۔

روحی گاڑی میں بیٹھے ہوئے باسیل کو بیٹھتے ہوئے دیکھتے ہوئے

اپنی سیٹ بیلٹ کو ساتھ ہی ساتھ باندھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"انشاء اللہ ضرور"

باسیل مسکراتے ہوئے روحی کے گال کھینچتے ہوئے کہتا ہے اور اپنی

سیٹ بیلٹ لگا کر گاڑی کو اسٹارٹ کرتا ہے۔۔

دونوں یونیورسٹی سے باہر نکل جاتے ہیں۔

روحی کے چہرے پر مسکراہٹ تھی پر دماغ میں وہی صبح ہونے والی

باتیں گونج رہی تھی۔

وہ شیزا کو اور اس کی باتوں کو دماغ پر حاوی نہیں کرنا چاہتی تھی

اس لیے اپنا دھیان ادھر اودھر کی باتوں میں لگا رہی تھی۔۔

حی گاڑی میں میوزک چلائے ہوئے کچھ دیر کے لیے خاموش ہو کر کھڑکی

سے باہر دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔۔

چہرے پر مسکراہٹ کی جگہ اداسی اور ڈر نے ایک بار پھر سے لے لی

تھی وہ جتنا خود کو ان باتوں سے دور رکھنے کی کوشش

رررہی تھی اتنی ہی تیزی سے وہ باتیں اس کے دماغ میں گونجتی جارہی تھی۔

روحی کے چہرے پر ہنسی کی جگہ اداسی اور سنجیدگی دیکھ کر

باسیل بھی پریشانی سے دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔

روحی۔۔؟؟ باسیل پیار سے آواز لگاتا ہے۔

جی۔۔!! روحی جھٹ سے پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تم ٹھیک ہو۔۔؟؟ باسیل کبھی روحی کو تو کبھی سڑک کو دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔۔

جی جی میں ٹھیک ہوں۔۔ روحی مسکراتے ہوئے جواب دیتی ہے۔

وہ تو اپنی طرف سے باسیل کو پوری تسلی سے دیتی ہے

پر باسیل کو پھر بھی تسلی نہیں ہوتی ہے۔۔

باسیل کی گاڑی گاؤں میں داخل ہو چکی تھی

باسیل زمینوں کے قریب کچی پکی سڑک پر گاڑی کو ایک

سائیڈ پر روک کر اپنی سیٹ بیلٹ کھول کر

گاڑی سے باہر نکلتا ہے اور روحی کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

روحی باسیل کو اپنی طرف کے دروازے پر دیکھ کر حیرانگی سے

آنکھوں سے کیا ہوا کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

ہوا اتنی تیز تھی کہ باسیل کے سارے بالوں کو کے کپڑوں کو

اپنی جگہ سے ہلا کر تہس نہس کر چکی تھی۔۔

بارش والا موسم چھانے لگ گیا تھا۔۔

ٹھنڈ بھی بڑھتی جا رہی تھی اور ہوا کی وجہ سے تو وہ اور

بڑھ رہی تھی۔۔

باسیل۔ گاڑی کا دروازہ اپنے الٹے ہاتھ میں پکڑے ہوئے سیدھے ہاتھ سے

اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے بالوں کو آنکھوں میں جانے

سے روکتے ہوئے بامشکل روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

باہر آؤ۔۔ باسیل دھیرے لہجے میں کہتا ہے۔

روحی اپنی سیٹ بیلٹ کھول کر گاڑی سے باہر نکلتی ہے روحی جیسے ہی باہر آتی ہے

باسیل اسے گاڑی سے ہی پن کر دیتا ہے۔۔

کیا ہو گیا ہے میری جان کو کیوں منہ پھولایا ہوا ہے۔۔؟؟

روحی کے بھی بال سارے ہوا سے بکھیرنے لگ گئے تھے۔۔

کچھ بھی نہیں ہوا ہے میرا منہ ہی ایسا ہے۔۔ روحی اپنے چہرے سے

بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

نہیں تو۔۔ میری گڑیا کا منہ تو بہت اچھا ہے پر اس وقت اس اچھے

سے چہرے پر اداسی کی وجہ سمجھ نہیں آ رہی ہے۔۔

باسیل روحی کے کندھوں سے ہوا کی وجہ سے اترتا ہوا دوپٹہ ٹھیک

کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں بچی نہیں ہوں مجھے گڑیا مت بولیں۔۔

روحی باسیل کے ہاتھوں سے اپنا دوپٹہ لے کر خود سے ٹھیک کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میرے لیے تم گڑیا ہی ہو اور میں یہی بولوں گا چاہیے تمہیں پسند ہو یا نہیں۔۔

باسیل روحی کے ساتھ گاڑی سے ٹیک لگا کر زمینوں میں لگی ہوئی ہریالی جو ہوا کی وجہ سے لہرا رہی تھی اسے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ سب لوگوں نے مجھے ایسی باتیں کر کے بچہ بنا رکھا ہے جب میں کچھ کہتی ہوں یا کرتی ہوں تو آپ سب پھر مجھ پر غصہ کرتے ہیں

روحی باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی غصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کس نے کر دیا ہے غصہ۔۔؟؟

بتاؤ مجھے میں سب کو ابھی لائن پر لاتا ہوں۔۔

باسیل گاڑی سے پشت ہٹائے روحی کے چہرے پر آئے ہوئے غصہ کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل اتنا ناز کہ نا بنائیں مجھے کہ آپ کے جانے پر میں زندہ ہی نا رہ پاؤں۔۔

روحی سر جھکا کر اپنی آنسوؤں کو ضبط کرتے ہوئے بولی

کیا مطلب ہے اس بات کا کہاں جا رہی ہو تم۔۔؟؟

باسیل حیرانگی سے روحی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

نہیں پتا میں بھی نہیں جانا چاہتی ہوں پر مجھے عجیب سا ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں سوچتی ہے

بچہ کچھ ہوا ہے تو بتاؤ مجھے کیوں خود میں پریشان رہ رہی ہو۔؟؟

باسیل روحی کے چہرے سے اس کے بکھرے ہوئے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ایک بات پوچھوں میں آپ سے۔؟؟ روحی نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

جو پوچھنا ہے پوچھ لیا کرو اجازت کی پابند نہیں ہو تم مجھ سے

باسیل روحی کے گالوں پر کس کرتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ سچ میں مجھ سے پیار کرتے ہیں۔؟؟

روحی کو جواب معلوم تھا لیکن اسے بار بار باسیل کے منہ سے اس کی محبت کا اقرار سننا اچھا لگتا ہے۔۔

ابھی بھی کوئی شک ہے تمہیں۔؟؟ باسیل ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں شک نہیں ہے مجھے وہ۔۔۔ بس۔۔۔۔

روحی نظریں چراتے ہوئے کہتی ہے۔

شک نہیں ہے تو اچھی بات ہے لیکن اگر ہے تو دل سے نکال دو باسیل

سکندر اس

پوری دنیا میں صرف اور صرف اپنی روح سے پیار کرتا ہے۔

اور یقین۔۔؟؟

روحی نے جھٹ سے نظریں اٹھا کر باسیل کی بات مکمل ہوتے ہی

پوچھ لیا اس سے

یقین کرتے ہیں آپ مجھ پر بنا یقین کے محبت ہو یا دوستی

کوئی معنی نہیں رکھتے ہیں تو بتائیں یقین کرتے ہیں آپ مجھ پر۔۔؟؟

یقین کیا ہے تو ہی محبت کی ہے بنا یقین کے اس دنیا میں سوائے اپنے

ماں باپ کے میں کسی سے رشتہ نہیں جوڑتا ہوں۔

اور اگر کبھی مجھ پر یقین ڈگمگا گیا تو کیا کریں گے آپ۔۔؟؟

چھوڑ دیں گے آپ مجھے۔۔؟؟

روحی کی باتیں باسیل کو حیران کرتی جا رہی تھی آج سے پہلے

اس کے چہرے پر اس نے کبھی ایسی سنجیدگی نہیں دیکھی

ہے اور نا ہی کبھی اسکے منہ سے اس نے کبھی بھی ایسی باتیں سنی ہیں۔

نا ہی میں یقین کمزوروں پر کرتا ہوں اور نا ہی محبت

تم سے دونوں کی ہے میں نے اس کے بعد تمہیں خود سے دور کرنے کا

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔۔

روحی کے دل کو مکمل طور پر یقین اور سکون مل گیا تھا باسیل کی باتوں پر

باسیل کی بات سنتے ہی روحی باسیل کے سینے سے

لگ جاتی ہے اس کے سینے میں اپنا منہ چھپائے ہوئے روحی کی

آنکھوں میں نمی چھا گئی تھی۔۔

باسیل روحی کے آنکھوں کی نمی اپنے سینے پر محسوس کر رہا تھا

اور وہ اسے کچھ نہیں کہتا ہے بس پیار سے اس کے سر ہاتھ رکھ کر اسے

چپ کرواتا ہے۔۔

روحی۔۔؟؟ باسیل پیار سے اسے پکارتا ہے

پر روحی کی اس وقت اسے جواب دینے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی

میری جان مجھے نہیں پتا کیا سوچ سوچ کر اپنے آپ کو ہلکان

کر رہی ہو تم پر اتنا کبھی مت بھولنا کہ میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں

جب تمہارا دل کرے مجھے بتانے کا تب تم مجھے بتا دینا

کوئی زبردستی نہیں ہے۔۔

باسیل روحی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پیار سے کہتا ہے۔۔

انکل مجھے چھوڑ کر جانا بھی مت ورنہ اس بار بول نہیں رہی ہوں

میں سچ میں آپ کی ہڈی کا بھرتا بنا دوں گی

روحی اپنے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے باسیل سے دور ہوتی ہوئے

کہتی ہے روحی کی بات پر باسیل کا قہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے

تم مجھے مار لیا کرو۔۔ باسیل روحی کے گال پر کس کرتے ہوئے کہتا ہے۔

پلو گاڑی میں بیٹھ جاؤ ٹھنڈ ہو رہی ہے اس سے پہلے بیمار ہو جاؤ

ڈاکٹر بننے سے پہلے مریض بنی پڑی ہو گی۔۔

باسیل روحی کو گاڑی میں بیٹھاتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

روحی اپنے ہاتھوں سے اپنے چہرے کو صاف کرتے ہوئے ہنس پڑتی ہے۔۔

باسیل بھی گاڑی میں آبیٹھتا ہے اور حویلی کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

شیزا اپنے کمرے میں زمین پر بیڈ کے پاس اپنی بازوؤں

پر سر رکھے ہوئے اپنے موبائل میں نظریں جمائے ہوئے باسیل کی

تصویر کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔

اس کے ہاتھ میں ابھی بھی کانچ کا ٹکڑا موجود تھا جیسے وہ اپنے

سیدھے ہاتھ کی انگلیوں میں گھما رہی تھی

بار بار موبائل سے نظریں ہٹا کر اس کانچ کے ٹکڑے کو دیکھتی ہے

آگر میں مر جاؤں گی تو میں تمہیں دیکھوں گی کیسے۔؟؟

شیزا موبائل اسکرین پر اپنی انگلیاں چلاتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولی

باسیل کی گاڑی حویلی کے دروازے پر پہنچ چکی تھی اس کے

ہارن کی آواز پر شیزا جلدی سے اٹھ کر اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر

حویلی کے باہر دروازے سے باہر دیکھنے کی کوشش کرتی ہے۔

باسیل کی گاڑی حویلی کے اندر دروازے کے بلکل سامنے آ کھڑی ہوتی ہے۔

باسیل اور روحی دونوں ہنستے ہوئے حویلی میں ایک ساتھ داخل

ہوتے ہیں شیزا ان دونوں کو ساتھ آتا دیکھ کر بے جان سی ہو کر دروازے

کا سہارا لیتے ہوئے واپس اندر کی طرف اپنے قدم بڑھاتی ہے۔

روحی حویلی میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر شیزا کے کمرے کے

دروازے پر پڑتی ہے جو اس وقت کھلا ہوا تھا۔۔

باسیل اور روحی دونوں سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہے تھے

باسیل آپ چلیں میں کچھ کھانے کے لیے لے کر آتی ہوں۔۔

روحی باسیل کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکتے ہوئے کہتی ہے باسیل ہاں

میں سر ہلاتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

روحی باسیل کے اوپر جاتے ہی کیچن میں جانے کے بجائے سیدھا

شیزا کے کمرے کی طرف بڑھتی ہے۔۔

شیزا پیروں میں لگی ہوئی چوٹ کی وجہ سے وہ لڑکھڑاتے ہوئے

دروازے کو ایسے ہی بند کیے اسے لاک کیے بغیر ہی بیڈ کے پاس

دوبارہ زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتی ہے۔۔

روحی زور سے دروازے کو کھولتی ہوئی شیزا کے کمرے میں داخل

ہوتی ہے اندر آتے ہی وہ کمرے کا حشر دیکھ کر

حیران ہو کر ایک لمبی گہری سانس لیتی ہے اور پھر اپنا چہرہ

چھپائے ہوئے شیزا کو اسے دیکھتے ہوئے روحی کمرے کا

دروازہ بند کر دیتی ہے۔۔

کافی غصہ آیا ہوا تھا تمہیں۔۔۔؟؟ روحی ڈریسنگ ٹیبل کے پاس

پڑی ہوئی کرسی کو کھینچتے ہوئے شیزا کے سامنے

تی ہے اور اس پر بیٹھ کر وہ زمین پر منہ چھپائے ہوئے شیزا کو دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

چلی جاؤ یہاں سے۔۔!! شیزا منہ چھپائے ہوئے کہتی ہے

میں نہیں تم جاؤ گی یہاں سے۔۔

تمہاری آج صبح کی بکواس نے میرا پورا دن میرا دماغ

ب خراب کر دیا تھا لیکن جانتی ہو آج کے دن میں بھی میرے

ساتھ کیا اچھا ہوا۔۔۔؟؟

روحی کی بات پر شیزا نم آنکھوں سے روحی کی طرف

دیکھتی ہے۔۔

باسیل ان کی موجودگی ان کی میری خوشی میں خوش ہونا مجھے

اداس دیکھ کر خود بے چین ہو جانا ان کا

جانتی ان ساری باتوں کو محسوس کرتے ہوئے مجھے خود پر اور

خود کی محبت کو پختہ یقین ہو گیا ہے کہ تمہاری بد دعا میرا

کچھ نہیں بگاڑ سکتی ہے۔۔۔

البتہ تم اپنے لیے مصیبت خود کھڑی کر رہی ہو مجھے انکل سے دور کر کے

وہ تمہارا قتل کر دیں اگر تم نے ہمیں دور بھی کیا

روحی کہتے ہوئے کرسی سے اپنی پشت ٹیکائے ہوئے فاتحانہ مسکراہٹ کبھی ناختم ہونے والی مسکراہٹ چہرے پر سجائے ہوئے کہتی ہے۔

بکواس۔۔۔؟؟؟شیزا غصے میں کہتی ہے

بکواس نہیں ہے میری جان ٹریلیر دیکھاؤں۔۔۔؟؟

روحی جھک کر شیزا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

شیزا روحی کی آنکھوں میں دیکھ رہے جہاں ڈر اور کوئی گھبراہٹ نہیں تھی۔۔

صبح جو روحی کے چہرے پر ڈر تھا اب وہ کہیں غائب ہو گیا تھا

کیا دیکھ رہی ہو۔۔؟؟روحی کرسی سے کھڑی ہو کر

شیزا کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

یہ ہی سوچ رہی ہو نا کہ میں صبح کچھ اور تھی اور اب کچھ اور بن گئی ہوں۔

روحی کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے شیزا کے کمرے میں ٹہلتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پیار نا مجھے پہلے قسم سے بے حد فضول لگتا تھا لیکن اب یقین ہو گیا ہے کہ پیار سے بڑھ کر اس دنیا میں اور کچھ

اچھا نہیں ہوتا ہے چاہے وہ پیار ماں باپ سے کیا جائے یا پھر بھائی بہن سے یا پھر اپنے شوہر سے پیار پیار جس سے بھی ہو وہ جب بھی ہوتا ہے کمال کا ہوتا ہے۔۔

روحی فخریہ انداز میں کھڑکی سے باہر ہوا سے ہلتے ہوئے درختوں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں سچ میں پیار سے اچھا اور کچھ بھی نہیں ہوتا ہے اس دنیا میں اور اس لیے میں تم سے آج ایک بار اور گزارش کرتی ہوں روحی مجھے میرا پیار لوٹا دو۔۔۔

شیزا لڑکھڑاتے ہوئے روحی کے پاس آتی ہے اس کے ہاتھوں کو پکڑ کر روتے ہوئے کہتی ہے۔

جو تمہارا ہے ہی نہیں اسے میں کیسے تمہیں دے دوں۔۔؟؟

اور اپنی چیزیں میں کسی سے بانٹنے کی عادی نہیں ہوں

اور تم تو میری سب سے زیادہ قیمتی شے مانگ رہی ہو۔۔

روحی اپنے ہاتھوں کو شیزا کے ہاتھوں سے چھوڑوا کر دوبارہ اپنی کمر پر باندھے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی تو میں کیا کروں کیا کروں میں۔۔؟؟

شیزا اپنے بالوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اسے کھینچتے ہوئے غصے میں پاگل ہوتے ہوئے کہتی ہے۔

شیزا میں قسم سے اس سیٹویشن سے نکلنے کے لیے تمہاری مدد کرنا چاہتی تھی پر اب نہیں دوسروں کو دی گئی بد دعائیں کبھی کبھی الٹی بھی پڑ جاتی ہے اور تمہارے ساتھ یہی ہو رہا ہے

تمہاری دعاؤں کا تو مجھے نہیں پتا پر بددعا میں یقیناً اثر ہے

پر اس کا اثر الٹا ہو گیا ہے یہاں پر

اب رہو اس اذیت میں مبتلا پوری زندگی میں کچھ نہیں کر سکتی ہے

ہاں ایک مشورہ دیتی ہوں جتنا جلدی ہو سکے اس حویلی سے

باہر صرف حویلی سے ہی نہیں اس حویلی کے لوگوں کی زندگیوں

سے بھی بہت دور چلی جاؤ اب تمہارے لیے یہاں کچھ نہیں ہے۔

اور یقیناً مجھے لگتا ہے کہ تم یہ ساری باتیں

باسیل کے منہ سے نہیں سننا چاہو گی۔۔؟؟ ہے نا اس لیے میری

جان اپنا سامان باندھو اور اس حویلی سے چلتی بنو

روحی ایک ہاتھ سے شیزا کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔

کیونکہ ہر بار ممکن نہیں ہے کہ میں تم سے اتنی ہی تمیز سے

اور سکون سے بات کروں۔۔

روحی شیزا کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

حی میں بہت تکلیف میں ہوں میں باسیل کے بغیر نہیں رہ سکتی ہوں

شیزا نم آنکھوں سے روحی کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تم رہو گی باسیل کے بغیر تمہیں رہنا پڑے گا اور رہی بات تمہاری

تکلیف کی وہ تو میں تمہارے لیے اب بڑھاؤ گی

تمہیں مجھے بددعا نہیں دینی چاہیے تھی میں نے جب تمہارے ساتھ

غلط نہیں کیا تھا تو مجھے بددعا نہیں دینی چاہیے تھی تمہیں۔۔۔

روحی اپنے ہاتھوں کو اپنے کپڑوں سے صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

شیزا کو اپنا آپ اس وقت بہت برا اور بہت گرا ہوا محسوس ہو رہا تھا

روحی مجھے معاف کر دوں مجھے تمہیں کچھ غلط نہیں کہنا

چاہیے تھا وہ سب غصہ میں میں نے کہہ دیا تھا۔۔

شیزا روحی کا ہاتھ پکڑ کر بیچارگی سے کہتی ہے۔

روحی حیران ہو جاتی ہے شیزا کے اس رویے پر صبح کچھ تھی

اب وہ کچھ اور بن گئی تھی پل میں۔۔

میرے سامنے ناٹک کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں

روحی اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے۔

م۔م۔ میں۔۔ناٹک نہیں کر رہی ہوں روحی میں بس اس وقت

پاگل ہو گئی تھی غصے میں پلز مجھے معاف کر دوں

پلز مجھے ایک موقع دو اپنی غلطی سدھارنے کا پلززز روحی پلز

شیزا بار بار اپنے چہرے سے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی حیران ہو کر اس کے چہرے کو ہی دیکھے جا رہی تھی۔

ناٹک مت کرو شیزا۔روحی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے

شیزا سے کہتی ہے۔۔

میں ناٹک نہیں کر رہی ہوں روحی میں سچ میں معذرت خواہ ہوں

بہت۔۔

جلدی ہی سمجھ نہیں آگیا ہے تمہیں۔۔؟؟روحی کو اس کی باتیں

کچھ ہضم نہیں ہو رہیں تھیں۔۔

ہاں جلدی سمجھ گئی ہوں میں جان گئی ہوں مجھے وہ نہیں مل سکتا ہے

اس لیے اب اس کے لیے لڑائی کرنا فضول ہے میرا

شیزا سر جھکا کر کہتی ہے۔

آگر سمجھ گئی ہو تو اچھی بات ہے لیکن اگر ناٹک کر رہی ہو تو اس کا

انجام برا بھی ہو سکتا ہے۔۔

روحی دو ٹوک لہجے میں کہتی ہے۔

م۔۔ شیزا کہہ ہی رہی تھی کہ روحی بیچ میں بول پڑتی ہے۔۔

بس خاموش نہیں سنی آپ کی کوئی بھی فضول بات میں نے اب

مجھے نہیں پتا ناٹک ہے یا پھر سچ بس اب جتنا ہو سکے

باسیل سے دور رہنا کیونکہ میں ناٹک نہیں کروں گی میں سچ میں

آپ کا حشر کر دوں گی۔۔۔

روحی غصے میں شیزا کو گھورتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر

اس کے کمرے میں سے باہر نکل جاتی ہے۔۔

روحی شیزا کے کمرے سے باہر نکلتی ہی ہے کہ سیڑھیوں سے جلد

بازی میں باسیل کو اترتے ہوئے دیکھ کر انہیں آواز لگا کر روکتی ہے۔

باسیل۔۔؟؟ روحی اس کا نام لیتے ہی جلدی سے باسیل کے پاس آ کھڑی

ہوتی ہے۔۔

ہاں جا رہے ہیں اتنی جلدی میں آپ۔۔؟؟ روحی باسیل کے سامنے کھڑی

ہوئی فکر مندی سے پوچھتی ہے۔۔

ب خیریت ہے۔؟؟روحی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے

دھیرے سے پوچھتی ہے۔۔

ہاں ہاں بچہ سب ٹھیک ہے میں آجاؤ گا جلد ہی واپس

اور امی اور چاچی بس پہنچنے والی ہیں ان کے لیے کھانا دیکھ لو

تیار ہوا ہے یا نہیں۔

اور بابا۔۔؟؟روحی باسیل کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی بول پڑتی ہے۔

بابا کہاں ہیں وہ نہیں آئے کیا ابھی تک گھر واپس۔۔؟؟

آپ کی بات ہوئی بابا سے۔۔؟؟روحی کے سوالات پر اس وقت

باسیل کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔۔

وہ دو پل کے لیے باسیل خاموش سا کھڑا ہو کر روحی کے چہرے

کو دیکھتا رہتا ہے۔

انکل بولیں نا۔۔روحی باسیل کا کوٹ کا کونہ پکڑ کر اسے پیار سے

کھینچتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں ہو گئی میری بات ان سے وہ ٹھیک ہے میں انہیں ہی لینے کے

لیے جا رہا ہوں چاچو کی گاڑی خراب ہو گئی ہے راستے میں

اس لیے وہ خود نہیں آپا رہے ہیں میں انہیں لے کر آتا ہوں۔۔

باسیل روحی کے ہاتھوں کو کوٹ سے پکڑ کر اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

نرم لہجے میں کہتا ہے۔

تو آپ خود کیوں جا رہے ہیں آپ ڈرائیور سے کہہ دیں نا آپ بھی تو

تھکے ہوئے ہیں وہ بابا کو لے آئیں گے۔۔

روحی کے چہرے پر اس کے لفظوں میں اپنے لیے پریشانی دیکھ کر

باسیل کا سینہ خوشی سے چوڑا ہو رہا تھا۔

آپ ہنستے رہیں گے یا مجھے جواب بھی دیں گے۔۔

روحی باسیل کے سینے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میری گڑیا میرا بچہ تمہارے بابا میرے چاچو ہونے کے ساتھ

ساتھ میرے سسر بھی ہیں ان کا خیال تو مجھے رکھنا پڑے

گا آخر کار انہوں نے مجھے اپنا اتنی قیمتی ہیرا جو دیا ہے

روحی کے چہرے کو پیالہ کی مانند اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

پیار سے ناک چڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

یہ تو ہے قدر کرنی چاہیے آپ کو۔۔ روحی کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مجھے بہت قدر ہے اور بے حد محبت بھی اس نایاب قیمتی

ہیرے سے باسیل روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اب میں جاؤں آپ کی اجازت ہو تو۔؟؟ باسیل روحی سے مسکراتے

ہوئے اجازت لیتا ہے۔

فی امان اللہ۔۔ میاں جی جلدی جائیں اور جلدی سے واپس

آجائیں۔۔

روحی بھی مسکراتے ہوئے پیار سے کہتی ہے۔۔

Rooh E Basil ♥

Episode No 38

By Saleha Iqbal ... 🦋

اللہ۔۔۔ایسے مت دیکھو میں کیا جاؤں گا پھر۔۔؟؟

روحی کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر خوشی سے بھرپور لہجے میں ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

اللہ۔۔۔اب آپ جائیں گے نہیں

اور میرا بھی دل خراب کریں گے۔۔

روحی باسیل سے نظریں چراتے ہوئے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے

دھیمے لہجے میں کہتی ہے۔

میرا رس گلہ ادھر میری طرف دیکھو۔

روحی کا رخ دوبارہ اپنی طرف موڑتے ہوئے اس کے چہرے پر نظریں

جمائے ہوئے اپنی ہنسی کو ضبط کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں جا چو کو لے کر جلدی ہی واپس آجاؤں گا امی والے آنے والے

ہیں تو میری جان تھوڑا سا کام کر لینا ان کے لیے کھانا

بنا لینا زرینہ آنٹی کے ساتھ مل کر۔۔

باسیل پیار سے ایک ہاتھ روحی کے سر پر رکھ کر اس کے چہرے

کے بالکل سامنے اپنا چہرہ کیے ہوئے اسے پیار سے سمجھاتا ہے۔

آج تھوڑا سا کام کر لینا اور میری ناک بچا لینا۔۔

باسیل روحی کی ناک کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

جو حکم آپ کا فکر مت کریں میں آپ کی ناک کو نہیں کٹواؤں

اور اب آپ جائیں اور واپسی میں میرے لیے آئسکریم لے کر آیئے گا

روحی کی فرمائش پر باسیل اس کے سر سے ہاتھ ہٹا کر

اپنی کمر پر رکھ لیتا ہے۔۔

جی نہیں بیگم ٹھنڈ دیکھی ہے کتنی ہو رہی ہے کوئی آئسکریم نہیں

ملے گی آپ کو۔۔

باسیل اپنے ہاتھ کمر سے چھوڑتے ہوئے خود باہر کی طرف قدم بڑھاتا ہے

ارے نہیں نہیں میاں جی

روحی باسیل کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکتے ہوئے اس کے سامنے آ کھڑا

آ کھڑی ہوتی ہے۔۔

میاں جی۔۔

ہاں جی۔۔روحی کے کہنے سے پہلے ہی باسیل بول پڑتا ہے۔۔

دیکھیں سردی کا مزہ تو آئسکریم کھا کر ہی آتا ہے۔۔

چائے تو سب ہی پی لیتے ہیں سردی میں آئسکریم تو کوئی کوئی

کھاتا ہے نا دیکھیں آئسکریم والے بھائی صاحب کا نقصان ہو رہا ہے

اور ایک پاکستانی ہونے کے ناطے ہمیں ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے

اس لیے آپ آئسکریم خرید کر ان کی مدد کرے گا اور میرے پیٹ کی

تھوڑی تھوڑی مدد کر دیں۔۔

روحی مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل روحی کی معصوم سی شکل دیکھ کر قہقہہ لگاتے ہوئے ایک بار پھر سے

اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیتا ہے۔۔

لے آؤں گا لے آؤں گا نا فنکی۔

باسیل ہنستے ہوئے کہتے ہوئے حویلی سے باہر کی طرف نکل جاتا ہے

اس کے فون پر بار بار کالز آ رہی تھی جو اس کی پریشانی میں اضافہ کر رہی تھی۔

باسیل کو جاتے دیکھ کر روحی بھی ہنستے ہوئے سیدھا

کچن کی طرف بڑھ جاتی ہے۔۔

وہاں زرینہ آنٹی اور ان کے ساتھ ایک اور لڑکی شام کا کھانا بنا رہی تھی۔

اسلام و علیکم زرینہ آنٹی۔۔روحی کچن میں داخل ہوتے ہوئے

سلام کرتی ہے۔۔

وعلیکم السلام روحی بیٹا۔۔زرینہ آنٹی دیگچی میں چمچ روک

کر روحی کی طرف مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کے

سلام کا جواب دیتی ہیں۔۔

میں مدد کرواؤ آپ کی۔۔؟؟روحی اپنی کمر پر اپنا دوپٹہ

باندھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

نہیں بیٹا ہم دونوں ہیں نا ہم کر لیں گے۔۔

زرینہ آنٹی اپنے پیچھے کھڑی ہوئی لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

جی میں جانتی ہوں پر وہ کیا ہے میرے میاں جی کا حکم ہے آپ
لوگوں کی مدد کرنے کا تو مجھے بھی کچھ کرنے دیں۔
روحی کے لہجے میں خوشی اور محبت کی چمک دونوں دکھائی
دے رہی تھی۔
امم ایسی بات ہے تو پھر ٹھیک ہے وہ رہی پلیٹ اور وہ رہی
سلاد کے لیے ٹرے تو شروع ہو جاؤ پھر۔۔
زرینہ آنٹی مسکراتے ہوئے روحی کی بات کا جواب دیتی ہے
ہے پھر۔۔روحی کہتے ہی جا کر سلاد کی ٹرے اور پلیٹ اٹھائے
باہر ڈائنگ ٹیبل پر لے جا کر بیٹھ جاتی ہے
اور سلاد کاٹنے لگتی ہے۔۔۔
بدر اپنے کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھے ہوئے اپنے سر کو
اپنے ہاتھ کی مٹھیاں بنائے ہوئے اس پر سر ٹیکا کر
سامنے بیڈ کے پاس زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئے روتی ہوئی
آئمہ پر نظریں ٹکائے ہوئے لمبی لمبی گہری سانسیں لیتا ہے۔۔
رونا تو بند کر دیا چلا گیا ہے وہ اب۔۔
بدر بیزاری سے کہتا ہے۔۔
آپ نے انہیں مارا کیوں نہیں۔۔؟؟ آئمہ اپنا سر گھٹنوں سے اٹھاتے
ہوئے آنسوؤں سے تر چہرے سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تم چاہتی تھی کہ میں اسے ماروں۔۔؟؟

بدر حیرانگی سے اپنا سر سیدھا کیے ہوئے آئمہ کو دیکھتے ہوئے بولا

ہاں میں چاہتی تھی کہ آپ انہیں مارتے جیسے فلموں اور ناولز

میں ہیرو زمارتے ہیں۔۔

آئمہ اپنے چہرے سے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے

اپنے گھٹنوں کو سیدھا کیے گودی بناتے ہوئے بدر کے چہرے کی

طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

لڑکی بھائی ہے وہ تمہارا میں نے اس لیے اسے نہیں مارا کہ تم

سیٹی ہو کر میرے سامنے نا کھڑی ہو جاؤ

بدر صوفے سے اٹھ کر کھڑا ہو کر نظریں جھکا کر آئمہ کو دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

جھوٹ تو مت بولیں آپ۔۔!! آپ کو مارنا نہیں آتا تھا اس لیے آپ نے کچھ

بھی نہیں کیا ہے۔۔

آئمہ بھی بیڈ کا سہارا لیتے ہوئے اٹھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں لڑکی

بدر آئمہ کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف ایک قدم آگے بڑھا

کر اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

جھوٹ ہی بول رہے ہیں آپ۔ آپ کے یہ ڈولے ووٹے سب فضول ہیں

کسی کام کے نہیں ہیں یہ۔۔

اوووو۔ یہ میں نے اتنی محنت سے بنائیں ہیں اور یہ بہت کام

کے ہیں کچھ بھی مت بولو۔

بدر سخت لہجے میں کہتا ہے۔

ٹھیک ہے میں کچھ نہیں بولتی ہوں آپ کو اب میں سیدھا

باسیل بھائی سے ہی آپ کی شکایت کروں گی۔

آئمہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر بڑھنے کے لیے قدم بڑھاتی ہے کہ

بدر جلدی سے آئمہ کی کلائی پکڑ کر اسے زور سے اپنی

طرف کھینچتا ہے۔

آئمہ جیسے ہی جھٹکے سے پلٹتی ہے بدر اور آئمہ کا سر آپس میں

زور سے ٹکرا جاتا ہے۔

آئمہ اور بدر دونوں قد میں ایک برابر ہی ہے۔

سر ٹکراتے ہی دونوں اپنے اپنے سروں پر ہاتھ رکھ کر اسے ملنے

لے جاتے ہیں۔

خبردار جو تم نے بھائی کا کچھ بھی بولا اچھا نہیں ہوگا تمہارے ساتھ

بدر کا ہاتھ اپنے سر پر تھا اور نظریں آئمہ کے ماتھے پر

ہاں بس مجھے ہی ڈراتے رہا کریں جیسے ڈرانا چاہیے تھا وہاں تو آپ کے

منہ سے کوئی بھی آواز نہیں نکلی تھی۔

آئمہ اپنے آپ کو بدر سے دور کرتے ہوئے کہتی ہے اور ایک بار پھر سے اپنے

قدموں کو دروازے کی طرف اٹھاتی ہے۔

آئمہ اپنے دوپٹے کو سیٹ کرتے ہوئے دروازے تک پہنچی ہی تھی کہ آئمہ کا ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر پہنچنے ہی والا تھا کہ بدر آئمہ کا ہاتھ پکڑ کر آئمہ کو پل میں اسی دروازے سے پن کر دیتا ہے۔

آئمہ کے پلٹنے پر اس کے سارے بال و آئمہ کے پورے چہرے پر بکھرے ہوئے تھے۔

آئمہ بدر کو اپنے قریب دیکھتے ہوئے اپنی سانسوں کو روکے ہوئے بدر سے اپنی نظریں چراتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو چھوڑوانے کی کوشش کرتی ہے۔۔۔

کچھ کہہ رہی تھی تم اب کیوں سانسیں خشک ہو گئی ہیں تمہاری بدر آئمہ کی جھکی ہوئی پلکوں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

آ۔ آپ۔۔ دور ہو جائیں مجھ سے ورنہ میرا دل پھٹ جائے گا آئمہ لگاتار اپنے ہاتھوں کو چھوڑوانے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔۔

کیوں بھئی۔۔؟؟ میں نے تو نا کچھ کہا ہے اور نا ہی کچھ کیا ہے پھر کیوں تمہارا دل پھٹ جائے گا۔۔

بدر آئمہ کے تیزی سے دھڑکتے ہوئے دل کی آوازیں سنتے ہوئے شرارت سے بھرے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔

آپ دور ہو کر بھی ہو تو مجھ سے بات کر سکتے ہیں نا میں جواب دے دوں گی آپ کو۔۔۔

آئمہ بامشکل نظریں اٹھا کر بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

کہتی ہے پر کہتے ہی جھٹ سے دوبارہ نظریں جھکا لیتی ہے۔

بدر آئمہ کی جھکی ہوئی پلکوں کو دیکھ کر اپنا منہ موڑ کر اپنی ہنسی کو

ضبط کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

تم ایسے ہی جواب دو مجھے میں سن رہا ہوں تمہیں

بدر کی مسلسل نظریں آئمہ کی جھکی ہوئی پلکوں پر ٹیکی ہوئی تھی وہ اس

کی بے چینی کو محسوس کرتے ہوئے کہتا ہے۔

پلز آپ دور ہو جائیں نا میں کہیں بھاگو گی تھوڑی نا پلز دور ہو جائیں

آئمہ ایک بار پھر سے اپنی نظریں اٹھا کر بدر کی شرارت سے بھری

ہوئی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اگر بھاگ گئی تو۔۔۔

بدر گردن موڑ کر کھڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے

جہاں شام رات میں ڈھلنے لگی تھی۔۔

دیکھیں پلز آپ اچھے انسان ہیں نا پلز مجھ سے دور ہو جائیں

کیوں میرے قریب آ رہے ہیں اور کیوں آپ مجھے ایسی نظروں سے

دیکھ رہے ہیں۔

آئمہ اپنا ہاتھ بدر کے ہاتھ سے چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے۔

ایسی کیسی نظروں سے دیکھ رہا ہوں میں تمہیں جو تم اتنا ڈر رہی ہو۔۔

بدر آئمہ کا ہاتھ چھوڑ کر آئمہ کے مزید قریب آ کر اپنا ہاتھ دروازے پر

رکھ کر آئمہ کے مزید قریب آ کر اس کے چہرے پر

جھکتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آئمہ بدر کی قربت پر اس کی سانسوں کو اپنے چہرے پر

محسوس کرتے ہوئے اپنا رخ دوسری طرف موڑ لیتی ہے اپنے ہاتھوں

کی مٹھیاں بھینچے ہوئے اور اپنے

دھڑکتے ہوئے دل کو جو بس باہر آنے کے لئے مکمل تیار تھا

تھے نارمل کرتے ہوئے ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے بدر کے سینے پر

ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرتی ہے۔۔

یہ۔۔ یہ جو مسیں پ کو گھور گھور کر دیکھ رہے ہیں

مجھے اچھا نہیں لگ رہا ہے۔

آئمہ بدر کو خود سے کرتے ہوئے جلدی سے اس کی قید سے

نکل کر اس سے چند قدم دور کھڑی ہو کر

اپنی اگلی پچھلی دھڑکنوں کو نارمل کرتے ہوئے کہتی ہے۔

ہم۔۔ بدر اپنی کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے آئمہ کی طرف قدم بڑھانے

لگتا ہے۔

آئمہ بدر کے قدموں کو دیکھتے ہوئے خود پیچھے کی طرف قدم

اٹھاتی ہے اور ایک بار پھر سے دیوار سے جا ٹکراتی ہے۔۔

بدر کیا ہو گیا ہے آپ کو ایسے تو نہیں تھے پھر کیوں۔۔؟؟

آئمہ کہہ ہی رہی تھی کہ بدر جلدی سے آئمہ کی گردن پر ہاتھ رکھ کر
اس کے مزید الفاظوں کو اس کے منہ میں ہی روک دیتا ہے۔
بدر آئمہ کے لبوں کی طرف جھکتا ضرور ہے پر اس کے لبوں پر اپنے لب
نہیں رکھتا ہے وہ بس آئمہ کے الفاظوں کو روکنے کے لیے
اس کے دل کی دھڑکنوں سے ساتھ کھیل رہا تھا۔
بدر آئمہ کی سانسیں ایک دم پھر سے خشک کر چکا تھا
کیا ہوا ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں۔۔؟؟
بدر کا ایک ہاتھ آئمہ کی گردن پر ہوتا اور دوسرا اس کی کمر پر
چہرے پر ہنسی اور آنکھوں میں شرارت لیے وہ آئمہ
کے ہونٹوں اڑی ہوئی شکل کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔
بدر اسی وقت دور ہو جائیں مجھ سے۔۔
آئمہ بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
سچ میں ہو جاؤں برا تو نہیں لگے گا تمہیں۔۔؟؟
بدر کی لہجے میں شرارت اور کچھ کرنے کی خواہش صاف دیکھائی دے
رہی تھی۔
جی نہیں لگے گا برا مجھے آپ ہو جائیں اب دور مجھ سے۔
آئمہ بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
پر مجھے بہت برا لگے گا اس وقت اگر میں تم سے دور ہو گیا
وہ بھی بنا کچھ کیے۔۔۔

بدر ایک بار پھر سے آئمہ کے لبوں کی طرف جھکنے ہی لگا تھا کہ

آئمہ جلدی سے بدر کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرتی ہے

اور خود دروازے کے پاس جا کھڑی ہوتی ہے۔۔

آ۔۔آپ بہت گندے ہیں اور بہت بے شرم ہیں

آئمہ اپنے دل کی وجہ سے لمبی لمبی سانسیں لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اچھا۔۔؟؟ پر ابھی تو میں نے تمہیں کوئی بے شرمی دکھائی ہی نہیں ہے

پھر کیسے کہہ سکتی ہو تم۔۔؟؟

بدر آئمہ کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

بس آپ ہیں مجھے پتا ہے آپ ہیں۔۔۔

آئمہ کہتے ہی جلدی سے کمرے سے باہر نکل جاتی ہے

آئمہ کے جاتے ہی بدر دروازے پر ہاتھ مارتے ہوئے آئمہ کو دیکھتے ہوئے

زور سے بلند آواز میں قہقہہ لگاتے ہوئے ہنستا ہے

اور کافی دیر ایسے ہی ہنستے ہوئے وہ بیڈ پر جا لیٹتا ہے اور ہنستے ہوئے

اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر وہ چھت کو دیکھتے ہوئے خاموش

ہو جاتا ہے۔۔

بدر کی ہنسی چھت کو دیکھتے ہوئے پل بھر میں اس کے چہرے سے

غائب ہونے لگ گئی تھی۔

اچانک سے ہی اس کے دل میں درد اور آنکھوں میں نمی چھانے

لگ گئی تھی۔۔

مجھے معاف کرنا مہرین میں نے بیچ سفر میں تمہارا ہاتھ چھوڑ دیا

مجھے معاف کر دینا یار میں اپنے وعدے نبھا نہیں پایا

ور رکھتے ہوئے بیڈ سے اٹھ جاتا ہے اور کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوتا ہے۔

ہلکی ہلکی سی شام کو دیکھتے ہوئے وہ آج ایک بار پھر سے

اپنی ماضی کی یادوں میں کھونے لگ گیا تھا۔

میں تمہیں کبھی بھلا نہیں سکتا ہوں پر میں کوشش ضرور کروں گا

آئمہ تمہاری جگہ میرے دل ویسی والی کبھی بھی نہیں

لے سکتی ہے۔

پر شاید وہ اپنا مقام بنا رہی ہے اب۔۔۔

میں نے اسے تکلیف دی اس سے بدتمیزی کی لیکن اس نے جواباً

کچھ بھی نہیں کہا مجھے

نے آپ میں ڈوب مرنے کا مقام ہے یہ میرے لیے نا میں تمہیں

بھلا پا رہا ہوں اور نا میں اسے اپنی زندگی میں شامل کر پا رہا

ہوں میں کیا کروں کیا نہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے۔

بدر اپنی بازوؤں میں اپنا سر چھپاتے ہوئے تھکے ہارے ہوئے لہجے میں

کہتا ہے۔۔

اسے موقع دے کر دیکھو یقیناً وہ تمہاری لیے ایک بہترین

انتخاب ثابت ہو گی۔

دروازے پر کھڑی ہوئی روحی اپنے ہاتھوں میں اسٹینگ کی

بوتل پکڑے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی کی بات پر جیسے ہی اسے پلٹ کر دیکھتا ہے بدر کی آنکھوں میں نمی بھر گئی تھی۔۔

روحی دروازے کو بنا بند کیے ہوئے دونوں بوتلیں ہاتھوں میں لٹکائے ہوئے بدر کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔۔

یہ۔لو۔۔روحی بدر کی طرف بوتل بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہیں کیسے پتا چلا کہ آج مجھے اس کی ضرورت ہے۔۔

بدر کی آنکھوں میں نمی تھی لیکن وہ اسے چھپاتا نہیں ہے اور مسکراتے ہوئے روحی کو دیکھ کر کہتا ہے۔۔

کیونکہ تمہیں تم سے بہتر مجھے لگتا ہے کہ میں جانتی ہوں شاید اس لیے مجھے آج بھی پتا چل گیا کہ میرے بھائی کو اور میرے دوست کو آج اپنی اس ضرورت ہے۔۔

روحی کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اس بات پر کوئی شک ہے کہ تم مجھے بہت اچھے سے جانتی ہو میری ہر مشکل کا حل نکالنے والی اس پوری دنیا میں صرف تم ہو۔۔

بدر کا لہجہ کافی حد نرم ٹوٹا ہوا تھا۔۔

اور آج بھی میں تمہاری مشکل کا حل لے کر آئی ہوں تمہاری زندگی کے ایک اہم فیصلے میں ایک چھوٹا سا مشورہ دینے کے لیے۔

تو پھر دو مشورہ۔۔ بدر اسٹینگ کی بوتل کو منہ سے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

بھول جاؤ اسے۔۔

روحی کی بات پر بدر کو کھانسی آنا شروع ہو گئی تھی۔

ایسے کیسے بھول جاؤں پیار کیا تھا میں نے اور میں نے اسے چھوڑ دیا

راہ پر سے محبت کا کفارہ بھی ادا نہیں کیا۔۔

بدر بوتل کو کھڑکی سے باہر ہوا میں لٹکاتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی کا دل بدر کی حالت دیکھ دیکھ کر پھٹنے والا ہو گیا تھا آج سس بدر کو

اتنا ٹوٹا بکھرا ہوا اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

بدر ایک بات بولو۔۔؟؟

روحی بے حد نرم لہجے میں پوچھتی ہے۔۔

تم کب سے اجازت لینے لگ گئی کسی بھی بات کی۔؟؟

بدر حیرانگی سے کہتا ہے۔۔

تمہیں مجھ میں کوئی بدلاؤ نظر آرہا ہے۔۔؟؟

روحی جواب دینے کے بجائے بدر سے سوال کرتی ہے۔

کم۔لگ رہا ہے چہرے سے ہنسی غائب ہے آنکھوں میں سے وہ پہلے

والی چمک بھی غائب ہو گئی ہے۔۔

لہجے سے وہ لڑکپن بھی کھو گیا ہے۔۔

بدر روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے مایوسی سے کہتا ہے۔۔

وجہ جانتے ہو ایسا کیوں ہے۔۔؟؟

روحی مسکراتے ہوئے بدر کے چہرے پر عجیب سے تاثرات کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

نہیں۔۔!!! بدر نا میں سر ہلا دیتا ہے

تم۔۔ہاسیل۔۔۔ امی بابا۔۔ تائی امی۔۔۔

تم سب ہو اس کی وجہ اور اب ایک اور انسان کا بھی اضافہ ہو گیا ہے۔۔

کس کا۔۔؟؟ بدر بوتل کھڑکی کے پاس رکھے ہوئے ٹیبل پر رکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

میرے شوہر کی دیوانی کا۔۔ روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

تم جانتے ہو بدر میں کبھی نہیں بدلنا چاہتی تھی ہمیشہ کے لیے میں نے وہ بد تمیز والی بن کر رہنا سوچا تھا

پر اب اچانک سے سب بدل گیا۔۔

روحی کی آنکھوں میں نمی چھانے لگ گئی تھی نظریں کھڑکی سے باہر تیز ہوا سے ہلتے ہوئے درختوں پر پھولوں پر تھی۔۔

جو دور گاؤں کے کھڑکی سے باسانی سے نظر آرہے تھے۔

وہ جو میں پہلے تھی نا وہ اب میں نہیں رہی وہ جو بنا بات کے خوش رہنا ہر وقت ہنستے رہنا پڑھائی سے دور رہنا بچوں کے کرکٹ کھیلنا سڑک پر گنڈا گردی کرنا

روحی کی آنکھوں میں آنسوؤں بھر چکے تھے بس کسی بھی پل

آنکھوں سے نکلنے کے تیار تھے۔۔

لہجہ کہتے ہوئے کانپ رہا تھا جیسے وہ سنبھالنے کی پوری کوشش

رہی تھی پر وہ اپنے درد سے بھرے ہوئے درد کو کنٹرول نہیں کر پا رہی تھی۔

بدر کا کلیجہ خود پہلے سے ہی پھٹنے والا ہوا پڑا تھا

روحی کی باتیں اسے مزید درد دے رہی تھی۔۔

میرے اندر کا آہستہ آہستہ سب کچھ بدل گیا ہے میری پہلے کی طرح

ہنسی غائب ہو چکی ہے۔

میں بدلنا نہیں چاہتی تھی بدر پر اب ایک شخص نے مکمل

طور پر بدل دیا ہے۔۔

روحی کہتے ہوئے ہنس پڑتی ہے۔۔

میں فیری ٹیل کی پرنسس نہیں ہوں پر نا ہی کسی کہانی کی ہیروئن

میں ایک چھوٹے سے گاؤں کی ایک عام سی لڑکی ہوں

جو بس اپنی مرضی کے مطابق جینا چاہتی تھی

دنیا دیکھنا چاہتی تھی امریکہ کا کر کسی گورے سے شادی کرنا

چاہتی تھی۔۔

پر میرے سپنے تو سپنے بن کر رہ گئے ہیں میں پڑھائی سے دور

رہنے والا ایک دن پڑھائی کر رہا ہے۔

کچن میں کام بھی کرنے لگ گئی ہے تھوڑا تھوڑا ہی سہی پر اپنی

مرضی سے

روحی بدر کی طرف دیکھتے ہوئے نم آنکھوں سے کہتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

بدر بھی روحی کی باتوں پر ہنستے ہوئے اس کی طرف

دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔

میں اب اچھی نہیں لگتی نا ایسے۔۔؟؟روحی بدر کی طرف دیکھتے

ہوئے روتے ہوئے پوچھ پڑتی ہے۔۔

نہیں تو۔۔ تم جتنی اچھی پہلے لگتی تھی آج بھی میری بہن اتنی

ہی اچھی لگتی ہے۔۔

بدر روحی کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے کہتا ہے۔

سب لوگ کہتے تھے روحی کی شادی کر دوں اس کا شوہر ہی

ایسے سدھارے گا وہی اسے لگام لگائے گا

لگ گئی مجھے لگام سدھر گئی میں اب کیا میں سب کو اچھی

لگوں گی ہر طرح سے پرفیکٹ۔۔؟؟؟

روحی کے اندر کے سوالات کو سنتے ہوئے بدر لمبی لمبی سانسیں لینے

لگ جاتا ہے۔۔

کیوں ایسی باتیں کر رہی ہے تو۔۔؟بدر روحی کا رخ اپنی

طرف موڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مجھے نہیں پتا ہے بدر پر جہاں میرے اندر پہلے خوشی ہوتی ہے

اب پتا نہیں کس چیز کا ڈر ہے۔۔؟؟

م۔م۔ میں خود بھی خود کو نہیں سمجھ پا رہی ہوں اب نا میں کہہ

پا رہی ہوں اور نا ہی سہہ پا رہی ہوں

مجھے اس کی بد دعا لگ جانے کا اب بھی ڈر لگ رہا ہے۔۔

کس کی بد دعا۔۔؟؟ بدر پل میں تیش میں آجاتا ہے

اور روحی کے کہتے ہی فوراً سے اس سے دوبارہ پوچھتا ہے۔۔

کس نے دی ہے تجھے بد دعا۔۔؟؟ بتا مجھے۔۔؟؟

بدر روحی کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بے حد فکر مندی سے پوچھتا ہے۔

بدر ہر بات کو اس وقت بھول گیا تھا بس اس کی ذہن میں اس

وقت روحی کی بات سنائی دے رہی تھی۔

روحی کہنا نہیں چاہتی تھی پر اپنے اچانک سے کہہ دینے سے وہ

اپنی آنکھیں بند کیے ہوئے ایک لمبی گہری سانس لے کر خود کو کمپوز

کرتی ہے۔۔

مجھے کچھ کہنے کی ہمت ہے کسی میں۔۔؟؟ روحی بدر کے

ہاتھوں کو اپنے کندھوں سے ہٹاتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

کہتی ہے۔۔

مذاق کر رہی ہوں میں بدر۔ ایسا کچھ نہیں ہے وہ بس فلو فلو میں

میرے منہ سے نکل گیا تھا اور کچھ بھی نہیں ہے۔

روحی مسکراتے ہوئے کہتی ہے پر سامنے کھڑے ہوئے بدر کو وہ کہیں سے بھی

مذاق نہیں لگ رہا تھا۔

روحی کیا چھپا رہی ہے۔؟؟ بدر کو اس کی بات بلکل بھی مذاق نہیں

لگ رہی تھی۔

ارے یار اگر مجھے کوئی کچھ کہے گا تو میں کیا اسے چھوڑوں گی

کچھ بھی نہیں ہے اور جو میں نے بکواس کی ہے نا میں نے وہ بھول

جا وہ بکواس ہی تھی۔

یر چھوڑ جو بھی ہے ایک بات بولنی ہے میں نے تجھے کل میرے ساتھ

شہر چلے گا مجھے پاسپورٹ تیار کروانا ہے اپنا۔

روحی بدر کا دھیان مکمل طور پر اپنی باتوں سے ہٹانے کی پوری

کوشش کرتی ہے۔

پاسپورٹ کس لیے۔؟؟ بدر حیرانگی سے پوچھتا ہے

کیوں اتنے سوال کرتے ہو مجھ سے اگر نہیں جانا ہے تو وہ بتا دے

روحی دوبارہ بوتل کو اپنے منہ سے لگاتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں لے جاؤں گا پر بھائی سے پوچھ لینا پہلے۔۔ بدر بھی اپنی بوتل منہ

سے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

ارے انہیں تو ہی نہیں بتانا ہے نا۔ روحی اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے بولی

Rooh E Basil ♥

Episode No 39

By Saleha Iqbal ... 🦋

پاسپورٹ کس لیے چاہیے تجھے۔؟؟؟

روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

بس چاہیے۔۔!!روحی پلٹتے ہوئے اپنا رُخ موڑ کر

بدر کو دیکھنے والے انداز میں سرسری سی بات کہتی ہے۔

کیا کرنا چاہتی ہو تم۔۔؟؟

بدر روحی کے پیچھے چلتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے

ہوئے اس کی طرف پوچھتا ہے۔۔

کچھ بھی نہیں۔۔!!!روحی ہر بات کا جواب اسے مختصر سا دیتی ہے۔

اور اپنے ہاتھوں کو کمر پر باندھے ہوئے وہ مست ہو کر

اس کے کمرے میں چکر لگاتی ہے۔۔

کچھ بھی نہیں ہے تو کچھ کرنا بھی نہیں بھائی تجھ سے بہت محبت

کرتے ہیں وہ برداشت نہیں کریں گے۔

بدر اپنے قدموں کو روحی سے چند فاصلے پر روکتے ہوئے دوٹوک لہجے

میں کہتا ہے۔

قت پر اب یہ ہی کہتے ہیں وقت آنے پر سب ٹھیک ہو جاتا ہے

بدر کی باتوں پر روحی کے قدم پر اپنی جگہ تھم جاتے ہیں روحی ویسے

ی اپنی جگہ پر کھڑی ہوئی پلٹ کر بدر کے چہرے کی طرف دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

مجھے تیرے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے ہیں

پلز زجو کرنا ہے سوچ سمجھ کر کرنا ہے ہر بہادر دیکھنے والا شخص

اتنا بی بہادر نہیں ہوتا ہے۔

بدر باسیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے۔

بدر روحی کی طرف بڑھتے ہوئے بول رہا تھا کہ روحی اپنے ہاتھ سے اسے

اپنی ہی جگہ پر رکنے کا اشارہ کر دیتی ہے۔

روحی کا ہاتھ دیکھتے ہوئے بدر کے قدم بھی اپنی جگہ تھم جاتے ہیں

تم فکر مت کرو میں کسی کو بھی اس کے صبر سے بڑھ کر آزمائش

میں نہیں ڈالوں گی

نا ہی کروں گی جتنا سب کے ساتھ ساتھ میں بھی برداشت کر سکوں۔

روحی اپنے کندھے اچکاتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

تیرے چہرے پر یہ ہنسی مجھے کچھ اچھا نا ہونے کا احساس کیوں

دلا رہی ہے۔۔؟؟

بدر اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر حیران وہ پریشان انداز میں بولتا ہے۔۔

اسے روحی کا لہجہ اور رویہ دونوں کھٹک رہے تھے۔

یار اتنا کیسی بدل گئی ہے پہلے خاموش نہیں ہوتی تھی اب

اچانک سے ایسے کیسے۔؟

بدر کو اپنی بات مکمل کرنے کے لیے الفاظ نہیں

مل رہے تھے۔۔

"بدل دیا ہے مجھے میرے چاہنے والوں نے ہی

ورنہ مجھ جیسے شخص میں اتنی خاموشی کہاں تھی"

"ہائے.. کیا کہا ہے میں واہ واہ"

روحی اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر دوبارہ دروازے کی طرف پلٹتے ہوئے کہتی ہے

اور کہتے کہتے کمرے سے باہر نکل جاتی ہے۔۔

بدر خاموش سا ہو کر روحی کو جاتے ہوئے دیکھتا ہے اور اس کے

جاتے ہی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے خود بھی صوفے پر

بیٹھ کر اپنا سر صوفے کی پشت پر ٹیکائے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔

روحی جیسے ہی کمرے سے باہر نکلتی ہے

سیڑھیوں سے اترتے ہوئے وہ اپنے دوپٹے کے ساتھ کھیلتے ہوئے

آتی ہے اور سیڑھیوں پر پہنچتے ہی اس کی نظر دروازے سے چند قدم

آگے کی طرف کھڑی ہوئی ہیرا بیگم اور سلطانہ بیگم پر پڑتی ہے

روحی جلدی سے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے آتی ہے اور آکر اپنی

ماں سے لپٹ جاتی ہے۔

ی آپ لوگ کہاں رہ گئے تھے صبح سے سن رہی تھی میں کہ آرہے

آرہے ہیں اور اب رات کو پہنچیں ہیں آپ لوگ

روحی اپنی ماں کے ہاتھوں کو پکڑے ہوئے اس سے اپنی ناراضگی

ظاہر کرتے ہوئے کہتی ہے۔

میری گڑیا۔۔ ہم لوگ تو صبح کو ہی نکل گئے تھے پر راستے میں گاڑی

خراب ہو گئی تھی اور ہمیں بس میں سفر کر کے

آنا پڑا اور تم جانتی تو ہو یہاں کہ بسیں چلتی کیسے ہیں۔۔

روحی اپنی ماں سے سوال کرتی ہے پر اس کا جواب ہیرا بیگم

روحی کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھ کر دیتی ہے۔

ہیرا بیگم کی بات سنتے ہوئے روحی ان سے جا لپٹتی ہے۔

ہماری دوسری بہو کہاں ہے۔۔؟؟

سلطانہ بیگم روحی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہیں۔

وہ یہی پر ہی تھی۔۔ روحی کہتے ہوئے ادھر اودھر دیکھنے لگتی ہے

کہ اس کی نظر کیچن میں دور کھڑی ہوئی آئمہ پر پڑتی ہے

حی اسے اشارہ کر کے اپنی طرف بلاتی ہے آئمہ بھی روحی کی بات مانتے

ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے ہوئے ہیرا بیگم اور سلطانہ بیگم

کے سامنے آتی ہے اور ہچکچاتے ہوئے ان سے ملتی ہے۔

اسلام و علیکم آنٹی۔۔ آئمہ روحی کو دیکھتے ہوئے انہیں سلام کرتی ہے۔

وعلیکم السلام بیٹے۔۔ایسے ڈرتے تھوڑی ہیں ادھر آؤ میرے پاس

ہیرا بیگم روحی کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتی ہیں

آئمہ جلدی سے ہی ان کا ہاتھ تھام کر ان کے پاس آ کھڑی ہوتی ہے۔۔

کیسی ہو بیٹا بدر نگ تنگ تو نہیں کیا ہے تمہیں۔۔؟؟

ہیرا بیگم آئمہ کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے پیار سے پوچھتی ہیں۔

نہیں تو بدر نے تو میری مدد کی تھی انہوں نے مجھے بھائی۔۔۔

آئمہ کہتے کہتے رک جاتی ہے۔۔

وہ بھول جاتی ہے کہ ہیرا بیگم کے سامنے ان کا ذکر نہیں کرنا ہے

وہاں کھڑے ہر شخص نے با آسانی اس کی بات سن بھی لی تھی

اور اس کا مطلب بھی سمجھ گئے تھے۔

پر کوئی بھی آئمہ کو کچھ نہیں کہتا ہے وہ اس کے شرم سے جھکے ہوئے

چہرے کو دیکھتے ہوئے چپ رہتے ہیں۔۔

باسیل کہاں ہے اور بدر کہاں ہے۔۔۔؟؟

ہیرا بیگم روحی سے پوچھتی ہے۔۔

میں یہاں ہوں امی۔۔!!بدر سیڑھیوں سے اترتے ہوئے بلند آواز میں

جواب دیتا ہے۔

اور باسیل بابا کو لینے گئے ہوئے ہیں تھوڑی ہی دیر میں وہ لوگ

واپس آ جائیں گے۔۔

روحی اپنی ماں کی بازوؤں کو پکڑتے ہوئے مسکراتے ہوئے جواب دیتی ہے۔

تمہارے بابا ابھی تک لوٹے نہیں ہیں وہ تو شام کو 6 بجے

تک ہمیشہ واپس آجاتے ہیں تو پھر۔۔

سلطانہ بیغم فکر مندی سے روحی کو دیکھتے ہوئے کہتی ہیں۔

جی جی بابا وقت پر آجاتے ہیں آج ان کی گاڑی خراب ہو گئی تھی تو بس

باسیل انہیں لینے کے لیے گئے ہیں۔۔

روحی اپنی ماں کا پریشان چہرہ دیکھتے ہوئے ان کے چہرے

کو پیار سے اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے مسکراتے ہوئے کہہ کر

ان کی فکر کو دور کرتی ہے۔

چلیں امی تائی امی بیٹھ جائیں نا تھک گئے ہونگے آپ لوگ

کھانا بھی تیار ہے آپ لوگ تھوڑا آرام کر لیں پھر کھانا کھاتے ہیں۔

روحی اپنی ماں کو اور ہیرا بیغم کو صوفے کی طرف لے جاتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

آئمہ جلدی سجھا کر بدر سے نظریں چراتے ہوئے ان کے لیے

پانی لے کر آتی ہے۔

بدر آئمہ کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی ہنسی دباتے ہوئے خود بھی ان کے

پاس صوفے پر جا بیٹھتا ہے اور صوفے سے پشت ٹیکائے ہوئے

وہ آئمہ کو آج دل بھر کے دیکھ رہا تھا۔

باسیل کہاں رہ گئے ہو اب تک پہنچے نہیں۔۔۔!!

فیروز صاحب پولیس اسٹیشن میں اپنے کمرے میں ٹہلتے ہوئے

باسیل کو کال لگاتے ہوئے خود سے کہتے ہیں۔۔

سر باسیل آ گئے ہیں۔۔۔!!! فیروز صاحب اپنے فون پر غصے میں نظریں

گاڑے ہوئے غصے میں دیکھ رہے تھے کہ اتنے میں ایک کانسٹیبل

جلدی سے اندر آ کر فیروز صاحب کو

باسیل کی موجودگی کا بتاتا ہے۔۔

فیروز صاحب سنتے ہوئے ہی فوراً اپنے کمرے میں سے باہر نکل

جاتے ہیں اور سیدھا باہر حال کہ طرف

بڑھنے لگتے ہیں۔

جہاں پر ملک زمان کے ساتھ ساتھ 4 اور لڑکے کرسیوں پر

ادھ مرا حالت میں کرسیوں پر باندھ کر بیٹھائے ہوئے تھے اور ان کے

سامنے باسیل دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے

ہاتھ میں گن پکڑے ہوئے ملک زمان اور ان چاروں لڑکوں کی طرف

غور سے دیکھتا ہے۔۔۔

زمان کی آنکھیں بند پڑی تھی۔۔۔۔

وہ جیسے ہی تھوڑی سی آنکھیں کھولتا ہے تو اپنے سامنے کھڑے

ہوئے باسیل کو دیکھ کر اس کا قہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے۔

اوو تو تم ہو اس سب کے پیچھے۔۔؟؟؟

زمان اپنی آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے پر ہنستے ہوئے

ہتا ہے اور کہہ کر اپنے منہ میں جمع ہوا خون تھوک کی شکل میں

پھینکتا ہے۔۔

باسیل زمان کی بات پر اتفاق کرتے ہوئے ایک کانسٹیبل کو کرسی

لانے کا اشارہ کرتا ہے کانسٹیبل کے کرسی لاتے ہی باسیل زمان کے بلکل

سامنے کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے ہوئے کسی سلطنت کے بادشاہ کی

طرح چوڑا ہو کر کہتا ہے۔۔۔

فیروز صاحب بھی باسیل کو پر سکون دیکھتے ہوئے وہی

ی حال میں موجود ٹیبل سے ٹیک لگائے ہوئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

ہاں اس سب کے پیچھے میں ہی ہوں بات پنچائیت تک چل

رہی تھی نا پنچائیت تک ہی اپنے قدموں کو محدود رکھتے میری

حویلی میں قدم نہیں رکھنا چاہیے تھا تمہیں۔۔۔

باسیل کاٹ کھانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے بھاری آواز میں

دھیمے لہجے میں کہتا ہے۔۔

تو تمہیں بھی میری حویلی میں قدم نہیں رکھنا چاہیے تھا

پہل تم نے کی تھی۔۔۔!!!

زمان سے اپنا سر اُٹھایا نہیں جا رہا تھا وہ بار بار باسیل کے سامنے

درد کے مارے جھکتا جا رہا تھا۔۔

میں کیوں آیا تھا تب اکی وجہ کیا تھی تم اور میں دونوں اچھے
سے جانتے ہیں پر تم کیوں آئے اس کی وجہ میں نہیں
سمجھ پا رہا ہوں۔۔
تمہیں میرے حویلی میں نا ہونے کا کس نے بتایا۔۔؟؟؟
سیل اپنی ٹانگ پر سے ٹانگ ہٹاتے ہوئے زمان کی طرف جھکتے ہوئے
اپنی گن اپنے گڈھنوں سے لگائے ہوئے وہ سخت لہجے میں
پوچھتا ہے۔۔۔
تمہاری بیوی نے۔۔۔!!!زمان کی بات پر باسیل جھٹ سے پیچھے
ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔۔
کمال ہے جھوٹ بھی کتنی ڈھٹائی سے بولتے ہو تم یار۔۔۔
میری بیوی پورا دن میرے ساتھ تھی اس نے فون کو ہاتھ رک نہیں
لگایا تھا رتم اس کا نام لے رہے ہو۔۔۔
ملک زمان میری بیٹی کو اپنے کالے کرتوتوں میں گھسیٹنے کی
کوئی ضرورت نہیں ہے۔
فیروز صاحب ٹیبل سے دور ہو کر زمان کی طرف بڑھتے ہوئے
گرجدار آواز میں کہتا ہے۔۔۔
پ رکیں میں ہوں نا۔۔باسیل کرسی سے کھڑا ہو کر فیروز صاحب کی
طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے اور اپنی گن ان کے ہاتھ میں تھما دیتا ہے

اور اپنا کوٹ اتار کر اپنے کرتے کی بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کرنے

لگ جاتا ہے۔۔

ہاتھ کھولو اس کے۔۔۔باسیل حکمانہ انداز میں کہتا ہے۔

باسیل کے کہنے پر جلدی سے اس کے پاس کھڑا ہوا کانسٹیبل زمان کے

ہاتھوں کو کھول دیتا ہے اور اسی کرسی سے اٹھ کھڑا

کرتا ہے اور کرسیوں کو اس سے دور کر دیتا ہے ساتھ ہی ساتھ زمان کے

ساتھ اس کے دوستوں کو بھی جو اس کے ساتھ کرسی

پر باندھے ہوئے تھے انہیں میں بیچ حال میں سے دور لے جاتے ہیں۔

کچھ کہہ رہے تھے تم۔۔باسیل زمان کی طرف قدم اُٹھاتے ہوئے

پوچھتا ہے۔۔

تم ماروں گے مجھے۔؟؟زمان ہنستے ہوئے نڈھال سا کھڑا ہو کر

پوچھتا ہے۔۔

تمہیں کوئی شک ہے۔۔؟؟باسیل زمان کے بلکل سامنے آ کھڑا ہوتا ہے

میں تمہیں جج کی کرسی سے ہٹانے کی طاقت رکھتا ہوں

باسیل سکندر۔۔

اگر میرے بابا کو پتا چل گیا نا وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے

زمان اس حالت میں بھی باسیل کو دھمکی دیتا ہے۔

باپ کو گھر سے گھسیٹتے ہوئے لے کر آؤ۔۔۔باسیل زمان کے چہرے پر

اپنی سخت نگاہ گاڑھے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل کے کہنے پر پولیس والے جلدی سے دوڑتے ہوئے اپنی گاڑیوں
میں سوار ملک حویلی کی طرف بڑھنے لگتے ہیں۔۔
اب بتاؤ میری بیوی کے بارے میں کیا بکواس کر رہے تھے تم۔۔؟؟
باسیل اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے پوچھتا ہے
اسے اپنی گھر کے کسی بھی عورت کا نام گھر سے باہر لینا نہیں پسند
تھا لیکن آج وہ سب کے سامنے اسکا نام لے رہا تھا۔۔
یہ ہی کہ تمہاری بیوی اور ان کی بیٹی روحی فیروز خان تمہیں پسند نہیں
کرتی ہے وہ تم سے اپنا پیچھا چھوڑانے کے لیے
اپنی ہر ممکن کوششیں کر رہی ہے تاکہ تم اسے خود چھوڑ دو اور
اس پر کوئی بات بھی نہیں آئی
اسے نے مجھے تمہارے گھر میں نا ہونا کا بتایا تھا۔۔
زمان ہنستے ہوئے کہتا پر باسیل اس کی بات پر اس سے اور زیادہ بلند
آواز میں ہنستے ہوئے زمان کی ہر بات کا
ہر نئے الفاظوں کا جو وہ اور کہنے والا تھا ڈکا منہ بند کر دیتا ہے۔
زمان حیرانگی سے باسیل کو دیکھتا ہے۔۔
باسیل ہنستے ہوئے ایک زور دار ہاتھ کا مکہ بنائے ہوئے ہوا میں اٹھا
کر زمان کو مارنے کے لیے اس کے منہ کی طرف بڑھاتا ہے پر
اس کے چہرے کے پاس آکر رک جاتا ہے۔۔
نا۔۔۔ تم جیسے گھٹیا انسان کو مار کر اپنے ہاتھوں کو گندا نہیں کروں گا۔

میری بیوی۔۔؟؟؟ واقع میں تمہیں لگتا ہے کہ تم ایسی فضولیات کہہ

کر ہمارے درمیان تلخیاں پیدا کر سکتے ہو۔۔؟؟؟

سچ میں ایسا لگتا ہے تمہیں۔۔۔؟؟؟

باسیل ہنستے ہوئے اود دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں نے سوچا تھا کہ تھوڑا ہلکا ہاتھ رکھوں گا پر افسوس تم مجھے اس گاؤں کے

سربراہ سے اس ملک کا جج بن کر تمہارے لیے فیصلہ کرنے پر مجبور کر چکے ہو۔

اور میری بیوی کا نام لے کر اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی تم

کر چکے ہو ملک زمان۔۔

تمہارے ساتھ ان سب میں کون شامل ہے یہ میں پتا کر لوں گا

تمہارا باپ آئے تو تمہاری سزا سناتے ہیں۔۔۔

ک۔۔ کیسی۔۔۔ سزا۔۔۔ زمان ہچکچاتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

صبر کرو سب پتا چل جائے گا جلد ہی تمہیں۔۔۔

باسیل ہر سکون سں ہو کر کہتا ہے۔۔

اتنے میں اس کے پیچھے سے ملک شہباز جیسے پولیس والے کھینچتے ہوئے

اندر لا رہے تھے باسیل کی نظر ان پر پڑتی ہے۔۔

یہاں نہیں وہاں کر جاؤ دونوں باپ بیٹے کو۔۔۔

باسیل کہتے ہوئے کھڑا ہو جاتا ہے۔۔

پولیس والے ملک شہباز اور ملک زمان کے ساتھ ساتھ اس کے دوستوں کو

بھی پولیس اسٹیشن سے بار گھسیٹتے ہوئے کھینچتے ہوئے

لے کر جاتے ہیں۔

ایک کھلے اور بہت بڑے سے گراؤنڈ میں جہاں

لوگوں کا مجموعہ لگا ہوا تھا ان کی طرف لے کر جاتے ہیں

مان اور اس کا باپ اپنے اپنے چہرے چھپانے کی ناکام کوششیں کرنے لگ

جاتے ہیں کیونکہ سامنے لوگوں کا مجموعہ اور کوئی بھی نہیں

رپورٹرز تھے۔۔

بابا نہیں میں برباد ہو جاؤں گا پلز بابا کچھ کریں۔۔

زمان ان لوگوں کی طرف بڑھتے ہوئے اپنے باپ سے التجائے لہجے

میں کہتا ہے۔۔

ملک شہباز کے پاس بدر کی اس بات کا کوئی بھی جواب نہیں تھا۔

ان دونوں کو آتا دیکھ کر سب رپورٹرز جلدی سے ان کی

تصویریں لینے لگ جاتے ہیں۔

زمان اور شہباز صاحب اپنی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں اپنا چہرہ

چھپانے کی پر وہ نہیں چھپا پاتے ہیں۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد سفید رنگ کے کارٹن کے سوٹ میں ملبوس اوپر

ڈارک نیوی بلیو کلر کا کوٹ پہنے ہوئے فیروز صاحب کے ساتھ

گراؤنڈ میں اپنے قدم بڑھاتے ہیں۔۔

باسیل کے پیچھے آتے ہوئے پولیس والوں میں سے ایک کے

ہاتھ میں فائل اور باسیل کا موبائل دیکھ کر ملک زمان اور اس کے باپ

کے چہرے سے باقی کی ہوائیاں بھی اڑ چکی تھیں۔۔

سب رپورٹرز کی نظریں ملک زمان اور شہباز صاحب سے ہٹ کر
مکمل طور پر باسیل پر تھی کیونکہ یہ اس کی پہلی
پریس کانفرنس تھی ایک جج کی حیثیت سے پاکستان میں وہ جب سے
لوٹا تھا صرف گاؤں کی حد تک محدود ہو گیا تھا لیکن اب وہ
اپنے گاؤں کے فرائض کو ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے ملک کے فرائض کو بھی
ادا کرنے کے لئے خود کو مکمل طور پر تیار کر چکا تھا۔۔

اسلام و علیکم ایوری ون۔۔۔

باسیل سب رپورٹرز کے سامنے آ کھڑا ہو کر اپنے دونوں ہاتھ کمر
پر باندھے ہوئے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔
میرے اتنے کم وقت پر بلانے پر آپ لوگ آ گئے اس کے لیے آپ
لوگوں کا بہت بہت شکریہ۔۔

یقیناً آپ لوگ مجھے جانتے ہونگے۔۔؟؟

باسیل کی نظر وہاں موجود ہر ایک رپوٹر پر گھوم رہی تھی۔
سب لوگ باسیل کی بات کا جواب ہاں میں سر ہلاتے ہوئے
دیتے ہوئے اور ان کی تصویریں لینے لگ جاتے ہیں۔۔
آج اس ملک کا پہلا کیس اپنے ملک کے فرض کو ادا کرنے کی پہل
کر چکا ہوں میں جیسا کہ آپ سب جانتے تھے کہ میں اس گاؤں میں ہی
ان دونوں کو پکڑنے کے لیے آیا تھا۔
بات کو لمبا نہیں کروں گا۔

مختصر سی بات ہے یہاں کی گورنمنٹ

نے ملک زمان اور اس کے باپ ملک شہباز کا کیس جس وقت مجھے

بتایا تھا میں اس وقت تک سے ان کی معلومات اکٹھی کر رہا تھا

اور اس فائل میں ان کے کارنامے موجود ہیں

باسیل کی بات پر ملک زمان اور شہباز صاحب کے ساتھ ساتھ فیروز

صاحب بھی کافی حیران ہو رہے تھے۔۔

ملک شہباز اور اس گاؤں کے آس پاس کے گاؤں کے سربراہ

آج ابھی اور اسی وقت سے ان سب کو اپنی اپنی کرسیوں سے گاؤں کی

سربراہی سے اور جو جو الیکشن لڑنے کی تیاریوں میں تھے اور جو

الیکشن میں شامل ہو چکے تھے سب کو ان کی جگہ سے خارج

کیا جاتا ہے۔۔۔

اور ان کی اولادوں کو۔۔۔

باسیل زمان کی طرف انگلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے

ب کے سب کو جو جو اپنے باپوں کے ساتھ ان کے برے کاموں میں ملوث ہیں

ان سب کو ابھی اور اسی وقت گرفتاری کا حکم سنایا جاتا ہے۔۔۔

آج سے ان لوگوں کا ہر طرح سے نام و نشان ہر چیز سے ہٹایا جاتا ہے

باقی رہی ان کی خودداری اور نیک عملوں کے کارنامے اس

موبائل میں اس ویڈیو میں موجود ہیں۔۔

صرف ملک زمان ہی نہیں باقیوں کے بچے بھی جو گھٹیا کام کرتے تھے

ان سب کی ویڈیوز بھی ان میں موجود ہیں۔۔

باسیل اپنا فون ہوا میں لہراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ملک شہباز اور ان کے لاڈ صاحب زادے ملک زمان دونوں باپ بیٹے ایک جیسے فحاش مرد ہیں جنہوں نے اپنے گھر میں کام کرنے والوں عورتوں تک کی عزت کو پامال کر رکھا ہے۔۔

باسیل ملک زمان اور شہباز صاحب کے پاس آ کر ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اس کے کندھوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ن کی سزا یہاں نہیں سنائی جائے گی وہ اگلے ہفتے میرے کورٹ میں سنائی جائے گی۔

ج آپ لوگوں کو یہاں بلانے کا مقصد صرف اتنا سا تھا کہ آپ لوگ کو اور ان لوگوں کو تسلی ہو سکے کہ باسیل سکندر وعدوں کو نہیں توڑتا۔۔

میں یہاں جس مقصد کے لیے آیا تھا وہ میں کافی حد تک پورا کر چکا صرف یہ ہی نہیں اپنے باپ کی موت کی بعد اس گاؤں میں ان کے فرائض کو بھی انجام دے چکا ہوں

باسیل اپنے ہاتھوں کو ان کے کندھوں سے ہٹائے ہوئے پریس کے سامنے آ کھڑا ہو جاتا ہے اور اپنے ہاتھوں کو دوبارہ سے اپنی کمر پر باندھ لیتا ہے اور نظریں فیروز صاحب کے حیران چہرہ پر جمائے ہوئے وہ سب کی توجہ اب ان کی طرف کر رہا تھا۔۔

اس لیے آج آپ سب کے سامنے میں باسیل سکندر حمدان سکندر کا

بیٹا اپنے باپ کی طرح خود کو اس گاؤں سے

اور اس گاؤں کی باقیات زمہ داریوں سے آزاد کر چکا ہے۔۔

آج سے یہ گاؤں ملک شہباز کا گاؤں اور اس پاس کے جتنے بھی

گاؤں ہیں آج سے فیروز خان صاحب سنبھالیں گے

اور میرا بھائی بدر سکندر اس گاؤں اور باقیات گاؤں کی زمہ داری

آج سے ان سب کی ہوئی۔۔

کیونکہ باسیل سکندر نے اپنی یہاں کی زمہ داریوں کو انجام دے دیا

ہے اب وہ اپنے ملک کے فرض کو انجام دینے کے لیے

مکمل طور پر تیار ہے۔۔

باسیل اپنی سینے سے بھاری بھر کم بوجھ اتارتے ہوئے کہتا ہے۔

سر ایک بات پوچھوں۔۔؟؟؟

ایک رپورٹر لڑکی ہوا میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

جی پوچھیں۔۔باسیل اطمینان سے جواب دیتا ہے۔۔

سر ان کے کیس کے بارے میں ہم رپورٹرز پہلے سے جانتے ہیں اور ہم

یہ بھی جانتے تھے کہ آپ پاکستان آئے اپنی فیملی سے ملاقات کرنے

کے لیے تھے آپ یہاں رہنا نہیں چاہتے تھے تو اب ایسا کیا ہے یہاں

جس نے آپ کو واپس جانے سے روک دیا تھا۔۔

اور آپ نے اب دوبارہ جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔۔؟؟؟

رپورٹر کی بات پر باسیل کے چہرے پر مسکراہٹ چھا جاتی ہے

پر جو پل میں وہ غائب بھی کر لیتا ہے۔۔

میں واپس امریکہ نہیں جا رہا ہوں مجھے اسلام آباد کے ہائے کورٹ

کے لیے اپوئنٹ کر لیا گیا ہے۔

میرا اور اس گاؤں کا ایک ساتھ وقت ختم ہو گیا ہے

اس ملک سے نہیں میں ایک پاکستانی ہوں اور مجھے اسی کی مٹی

میں دفن ہونا ہے ہاں رہی بات اس وجہ کی

باسیل کہتے ہوئے سر جھکا کر ہلکا سا مسکرا کر کہتا ہے۔۔

وجہ تو ہے میرے پاس رکنے کی اور اب میرے جینے کی بھی

باسیل ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

ہم تو آج کا وقت ختم ہوا کل مجھے ان کے کارناموں کے چرچے

پورے پاکستان میں چاہیے۔۔۔

امید ہے آپ لوگ مجھے مایوس نہیں کریں گے۔۔؟؟ باسیل سب رپورٹرز

کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر فیروز صاحب کے

حیران کن نظروں کو دیکھتے ہوئے ان کی طرف بڑھتا ہے۔۔

اگلی ملاقات ہائے کورٹ میں کرتے ہیں اب سب کے ساتھ ساتھ میں

بھی بے تابی سے ان کی سزائے جانے کا منتظر ہوں۔۔

باسیل سخت نظروں سے دونوں باپ بیٹے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے

اور کہہ کر پلٹ کر سب رپورٹرز کو ایک نظر دوبارہ دیکھتا ہے

خدا حافظ۔۔

باسیل کہہ کر فیروز صاحب کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر گراؤنڈ سے

باہر جانے کے لیے اپنے قدموں کو بڑھاتا ہے۔۔

باسیل تم نے اچھا نہیں کیا ہے ہمارے ساتھ ہمیں کہیں منہ دیکھانے

کے قابل نہیں چھوڑا ہے تم نے۔۔۔

زمان باسیل کو جاتے ہوئے دیکھتے ہوئے جلدی سے پلٹ کر اپنے پیچھے

کھڑے ہوئے پولیس والے کی جیب سے گن نکال کر

بنا کچھ وقت کی مہلت کے وہ باسیل پر گولی چلا دیتا ہے۔۔

سب رپورٹرز زمان اور باسیل کو حیرانی سے دیکھتے ہوئے

ان کی ریکارڈنگ کرنے کے جاتے ہیں۔۔

گولی سیدھا باسیل کی کندھے پر آ لگتی ہے جو اسے اسی پر

زمین پر جھکنے پر مجبور کر دیتی ہے۔۔

زمان کے گولی چلانے کے بعد فیروز صاحب اپنی گن سے جو اسے

باسیل نے ہی پکڑائی تھی اسی موقع پر زمان کے سینے پر

دے مارتا ہے وہ بھی ایک نہیں ایک ساتھ

تین گولیاں زمان کے سینے میں اتار دیتا ہے جس سے زمان اسی پل

اپنے باپ کی باہوں میں زمین پر گرتا ہوا جاتا ہے۔۔

فیروز صاحب پلٹ کر جلدی سے باسیل کو دیکھتے ہیں

جس کا بازوؤں خون سے تر ہو کر زمین پر پانی کے قطروں کی طرح

پھیلتا ہوا جاتا ہے۔۔۔

سیل تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟ فیروز صاحب کہہ ہی رہے تھے کہ باسیل نظر

اٹھا کر دیکھتا ہے انہیں پر انہیں وہ دیکھ نہیں پاتا اور اسی پل وہ

زمین بوس ہو جاتا ہے"

Rooh E Basil ♥

Episode No 40

By Saleha Iqbal ... 🦋

سب لوگ کھانا کھا چکے تھے سوائے روحی کے وہ باسیل کے

انتظار میں کھانا ہی نہیں کھاتی ہے۔۔

سلطانہ بیغم بھی اپنے گھر میں اپنے کمرے میں موجود فیروز صاحب

کے لیے پریشانی میں ناٹھیک سے کھانا کھا رہی ہے اور نا ہی سکون سے

آرام کر رہی تھی۔۔

دوسری جانب روحی کی بھی یہ ہی حالت ہو رہی تھی باسیل کے

انتظار میں وہ بار بار گھڑی میں ٹائم اور موبائل پر اس کے

آنے یا نا آنے کی خبر کا انتظار کر رہی تھی۔۔

دونوں ماں بیٹی کی اس وقت ایک جیسی کیفیت ہو رہی تھی

دونوں کو ہی سکون نہیں مل رہا تھا اپنے اپنے شوہروں کو دیکھے

بغیر۔۔۔

روحی صوفے پر سمیٹ کر بیٹھے ہوئے اپنی گود میں میڈیکل یونیورسٹی

کی بک رکھے ہوئے اسے دھیان لگا کر پڑھنے کی کوشش

کر رہی تھی پر باسیل کی اور اپنے بابا کی فکر میں اسکا دل ڈوبا

جا رہا تھا کیونکہ اس وقت رات کے 2:48 منٹ ہو رہے

تھے سب سو چکے تھے سوائے روحی اور سلطانہ بیغم کے

روحی اپنی کتاب پر نظریں جمائے ہوئے صوفے سے پشت ٹیکائے دو پل کے لیے اپنی آنکھیں بند کرتی ہے تو اس کی آنکھ ہی لے جاتی ہے کسی کے اس کی گود میں سے کتاب کھینچنے پر اس کی آنکھ کھل جاتی ہے۔۔

روحی دھڑکتے دل سے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھتی ہے تو اپنی آنکھوں کے سامنے کھڑے ہوئے مسکراتے ہوئے باسیل کو دیکھ کر روحی کو سکون کی سانس آتی ہے۔۔

روحی جلدی سے اٹھ کر باسیل کے سینے سے لگ جاتی ہے۔۔

کل آپ کہاں رہ گئے تھے میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی۔۔

روحی مضبوطی سے اپنی بازوؤں کا حصار بنائے ہوئے اپنے آپ کو باسیل کے قریب کرتی ہے۔۔

خیر ہو گئی ہے آج کل میری بیوی میری زیادہ ہی دیوانی نہیں ہو گئی ہے۔۔؟؟

باسیل ایک ہاتھ روحی کی کمر پر اور دوسرا اس کے بالوں پر رکھتے ہوئے اس کے سر پر رکھ کر پوچھتا ہے۔۔

تو ہو گئی ہے آپ کو اب اس بات پر بلکل بھی شک نہیں ہونا چاہیے

روحی اپنا سر باسیل کی سینے پر ٹیکاتے ہوئے کہتی ہے۔

"میری جان مجھے تو ویسے بھی کوئی شک نہیں تھا میں جانتا تھا

یہ جنگلی بلی میرے ہاتھوں میں لازمی آئے گی

سیل روحی کے سر سے ہاتھ ہٹا کر اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں

پکڑے ہوئے اس کے لبوں پر جھک کر ہلکی سی چھوٹی سی

پیاری سے جس کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی کے پیٹ میں تتلیاں اڑتے ہوئے اسے محسوس ہو رہی تھی۔

روحی ہنستے ہوئے سر سری سی نظر باسیل کے چہرے سے ہٹاتی ہے

تو اس کی نظر کوٹ کے اندر سے اسکی شرٹ پر پڑتی ہے

جو لال سرخ خون سے تر ہوئی پڑی تھی۔۔

اووو۔۔۔ یہ آپ کو کیا ہوا ہے چوٹ لگی ہے دیکھائیں مجھے۔۔

روحی باسیل کے کوٹ کی طرف اپنے ہاتھوں کو بڑھاتے ہوئے کہتی ہے

ٹھیک ہو گڑیا معمولی سی چوٹ لگی ہے بس

باسیل روحی کا سر دوبارہ اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ کی کمیز کی بازوؤں خون سے تر ہوئی پڑی ہے آپ کہہ

رہے ہیں معمولی سی چوٹ ہے۔

ی باسیل کے سینے سے سر اٹھاتے ہوئے باسیل کے کوٹ میں سے

جھانکتے ہوئے کہتی ہے۔

میں ٹھیک ہوں میری جان ٹینشن نا لو میری۔۔۔

باسیل روحی سے دور ہوتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ دیکھا دیں نا مجھے میں فیوچر ڈاکٹر ہوں ایسی چوٹیں دیکھنا

تو مجھے آنا چاہیے نا آپ دیکھائیں مجھے اتاریں اپنی کمیز

روحی باسیل کا رخ اپنی طرف موڑتے ہوئے کہتی ہے۔

میری جان میں ایسی گندی باتیں نہیں کرتے ہیں اگر ہم یہاں

بزی ہو گئے تو سب کو شک ہو جائے گا۔

باسیل شرارتا لہجے میں کہتے ہیں۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا آپ ہر بات دوسرے راستے پر لے جاتے

ہیں اور ویسے بھی سب سوچکے ہیں آپ اور میں

آلو بنے ہوئے ہیں۔۔

روحی کی بات پر باسیل ہنستے ہوئے درد میں کراہتے ہوئے

اپنے دانت بھینچتے ہوئے اپنا کوٹ اتارتا ہے۔۔

کیا کروں میں عادت سے مجبور ہوں اتنی خوبصورت سی

بیوی کو دیکھ کر ہی میرے ذہن میں یہ ساری باتیں آتی ہیں۔۔

کمیز نہیں اتاروں گا میں مجھے شرم آتی ہے۔۔

باسیل شرارت سے ہنستے ضبط کرتے ہوئے کہتا ہے باسیل کی بات پر

روحی اس کے سینے پر تھپڑ مار دیتی ہے۔۔

آہہہہ۔۔۔۔باسیل فوراً درد میں مبتلا ہو کر صوفوں کے سامنے

پڑے ہوئے صوفے پر بیٹھ جاتا ہے۔۔

آہ۔۔۔ سوری سوری باسیل غلطی سے مار دیا تھا میں نے

روحی باسیل کے سامنے گڈھنوں کے بل زمین پر بیٹھے ہوئے اس کے چہرے

پر درد کے تاثرات کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے جلدی سے اٹھ کر کھینچی لینے

کے لیے جاتی ہے ڈریسنگ ٹیبل کے ڈرار میں سے کینچی نکال کر وہ

باسیل کے سامنے آ کھڑی ہوتی ہے۔۔۔

باسیل روحی کے ہاتھ میں کینچی دیکھتے ہوئے اپنی آنکھیں

بڑی بڑی کر لیتا ہے۔۔

یہ کیا ہے۔۔؟؟ باسیل حیران و پریشاں ہو کر پوچھتا ہے

آپ کا اوپریشن کروں گی اس سے میں

روحی اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

رہنے دو آئے تم بڑی ڈاکٹر چیر پھاڑ کر رکھ دوں گی تم نے مجھے

یقین نہیں ہے تمہیں مجھ پر۔۔!!!

باسیل ٹیبل سے اٹھ کر الماری کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے

یہ کیا بات ہوئی بھلا اگر میرے شوہر کو ہی مجھ پر بھروسہ نہیں

کریں گے تو میں باقی لوگوں کے ساتھ اوپریشن اوپریشن

کیسے کھیلوں گی۔۔؟؟

روحی باسیل کے چہرے ڈر کے ریکشن کو دیکھتے ہوئے بڑی

مشکل سے خود کو ہنسنے سے روکتی ہے۔

کیاااا۔۔؟؟؟ تم نے اوپریشن اوپریشن کھیلنا ہے باقی مریضوں کے

ساتھ رہن دو بی بی میں جج ہوں اس کا یہ

ہرگز مطلب نہیں ہے کہ میں اپنی خود کی بیوی کو جیل سے نکالنے کے

اور جیل میں ڈالنے کے کھیل کھیلتا رہوں گا۔۔۔

باسیل الماری میں سے اپنے لیے ٹراؤزر شرٹ نکال کر اسے

کچھ قدم کی دوری پر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اور اپنے ہاتھ سے گھڑی نکالنے لگتا ہے۔۔

روحی کینچی لے کر باسیل کے پیچھے پیچھے ہی پھر رہی تھی۔۔

یہ کیا بات ہوئی تو کسی فائدہ ہوا مجھے ایک بڈھے انکل کی شکل والے

آدمی سے شادی کرنے کا میں نے تو سوچا تھا کہ

اگر میں اگر گنڈاگردی کروں گی رب بھی اور اگر ڈاکٹر بن کر

کوئی کیس ویس کبھی خراب ہو گیا

تو آپ مجھے بچا لیں ھے لیکن آپ تو پہلے ہی پلا جھاڑ رہے ہیں اپنا۔۔

روحی اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر باسیل کو ڈریسنگ ٹیبل

کے شیشے میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اب اس بکواس کا کیا مطلب ہے۔۔؟؟ باسیل ڈریسنگ ٹیبل کے

ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

اس بکواس کا مطلب اتنا سا ہے بس آپ مجھے اپنا اوپریشن کرنے

دیں مجھے نہیں پتا ہے میں نے کرنا ہے۔

روحی انسسٹ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

نہیں پہلے تو تم صرف باتیں کرتی تھی آج تم مجھے سچ میں مارنے پر

تلی ہوئی ہو زارا شرم نہیں آتی ہے تمہیں۔۔

ی تو میں باپ بھی نہیں بنا میں مر گیا تو میرے جائیداد پر

عیاشی کون کرے گا۔۔؟؟؟

باسیل روحی کے پاس آکر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں ہوں نا میں کروں گی عیاشی اور کون کرے گا۔۔۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے دونوں ہاتھوں سے اپنی طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

بڑی ہی کوئی تم وہ ہو۔۔۔!!!باسیل گندا سا منہ بنا کر کہتا ہے

اور واش روم کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

ارے کہاں جا رہے ہیں آپ۔۔؟؟ابھی تو خود ہی کہہ رہے تھے کہ

کمیز اتاری نہیں جا رہی ہے پھر اب کیسے اتاریں گے۔۔؟؟

روحی ہنستے ہوئے ایک ائیبرو اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ں یہ تو ہے۔۔۔!!باسیل اپنے کپڑوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ادھر آئیں۔۔!!روحی باسیل کا ہاتھ پکڑ کر کہتی ہے۔۔

میں نے اوپریشن نہیں کروانا ہے۔۔۔باسیل روحی کا ہاتھ اپنی طرف

کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اچھا بابا نہیں کرتی میں آپ کا اوپریشن آجائیں اب۔۔۔

روحی باسیل کو ہنستے ہوئے کہتی ہے اور باسیل کو بیڈ کی طرف

لے کر آتی ہے باسیل کو بیڈ پر بیٹھا کر خود اس کے سامنے کھڑی ہو کر

حتیاط کے ساتھ باسیل کے کندھے پر اس کی کمیز کاٹنے لگ جاتی ہے۔

اگر چوٹ پر مجھ سے لگ جائے تو بتا دینا۔۔۔!!

روحی باسیل کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر پیار سے کہتی ہے۔۔

باسیل ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اسے جواب دیتا ہے۔

حی باسیل کے چہرے سے نظریں ہٹاتے ہوئے دوبارہ اس کی شرٹ

کو کاٹنے لگ جاتی ہے۔۔

یہ سب کہاں سے سیکھا تم نے۔۔؟؟

باسیل کی نظریں ہٹانا مشکل ہو رہا تھا روحی کے چہرے سے

اور اس کے چہرے پر بکھری ہوئی اس کی زلفوں سے

موبائل سے۔۔!!روحی مختصر سا جواب دیتی ہے اور دے کر کینچی پہلے

بیڈ پر پھینک دیتی ہے پھر باسیل کو دیکھتے ہوئے

وہ اسے لگ نا جائے دوبارہ سے کینچی اٹھا کر بیڈ کے سائیڈ ٹیبل

پر رکھتی ہے۔۔

اور جلدی سے جا کر باسیل کے کپڑے ڈریسنگ ٹیبل سے

اٹھا کر اس کے پاس لاتی ہے۔۔

آپ اب آرام سے اسے اتار لیں گے آپ یہی پر چینج کر لیں میں آپ کے

لیے کھانا لے آتی ہوں پھر آپ دوائی بھی کھا لینا۔۔

روحی باسیل کے چہرے کی طرف نظریں جھکا کر دیکھتی ہے۔

روحی کہہ کر جانے لگتی ہے پر باسیل اسے جانے دینے سے پہلے ہی اس کا

ہاتھ پکڑ کر روحی کو اپنی گود میں بیٹھا کر

اس کے پیٹ کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے اسے

اپنی قید میں ڈال اس کے کندھے پر اپنا

سر ٹیکا لیتا ہے۔۔

تم بڑی ہو گئی ہو۔۔؟؟؟ باسیل روحی کے چہرے سے اپنا چہرہ

لگائے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیوں مجھے نہیں ہونا چاہیے تھا۔؟؟ روحی سوال کے جواب کے بدلے

خود بھی سوال کر بیٹھتی ہے۔۔

نہیں ہونا چاہئے تھا مجھے وہ پاگل والی لڑاکا لڑکی پسند ہے

یہ سیریس والی پروٹیکٹ کرنے والی سیدھی سادھی لڑکی نہیں

باسیل روحی کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تو میں تو آپ کے لیے ہمیشہ ویسی ہی رہوں گی جیسی میں پہلے تھی

پر اب میں باقی دنیا کو بھی آپ کی طرح جوتی کی نوک پر رکھوں گی۔

روحی باسیل کی طرف اپنا رخ کیے ہوئے اس کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے بولی۔۔

پہلی بیوی دیکھی ہے جو اپنے شوہر کی طرح بنے کے کوشش کر رہی ہے۔۔؟؟؟

باسیل کا سینہ فخر اور خوشی سے اس مزید چوڑا ہوتا

جا رہا تھا۔۔

ہاں تو جب شوہر ہر طرح سے پرفیکٹ ہے ایک اچھا بیٹا ہے ایک اچھا

شوہر ہے ایک اچھا جج ہے ایک اچھا گاؤں کا سربراہ ہے تو

بیوی بھی اس کے قابل کی اس کے ٹکر کی ہونی چاہیے نا پھر۔

روحی باسیل کی گود سے اٹھتے ہوئے باسیل کے چہرے کو

اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے باسیل کے ماتھے پر اپنے لب

رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

نت کرو روحی اس وقت مجھے مت چھیڑو میں پہلے ہی بہت

مشکل سے خود کو کنٹرول کیے ہوئے ہوں ایسا نا ہو کہ میں

اپنی چوٹ کا لحاظ بھی نا کرو اور کچھ کر بیٹھو۔۔۔

باسیل روحی کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

شدت سے ایک ایک لفظ کہتا ہے۔۔۔

جی نہیں میاں جی اس وقت کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو

آپ صرف اپنا تھوڑا تھوڑا سا دھیان رکھیں باقی کا میں

رکھ لوں گی آپ کا۔۔

روحی گڈھنوں کے بل زمین پر بیٹھ کر باسیل کے ہاتھوں کو مضبوطی سے

اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اس پر اپنے لب رکھ کر کہتی ہے۔

آپ چینج کر لیں میں آپ کے لیے کھانا لے کر آتی ہوں۔

روحی کہہ کر باسیل کے ہاتھوں کو چھوڑ کر ہنستے مسکراتے ہوئے کمرے

میں سے باہر نکل جاتی ہے۔۔

باسیل کو جیسے بت ہی بن گیا تھا روحی کی باتوں پر اس کی

ایک حرکت پر اس کے وجود سس کے ساتھ ساتھ اس کا

دل بھی ٹھہر گیا تھا۔۔

باسیل اسی حالت میں بیٹھے بیٹھے ہوئے ہی بیڈ پر گر جاتا ہے

لیٹے ہی باسیل سے منہ سے درد کے مارے آہ نکلتا ہے

اپنی نظریں چھت پر ٹیکائے ہوئے وہ لمبی لمبی گہری سانسیں

لے کر خود کو ہوش میں لاتا ہے۔۔

پیار ہو گیا ہے اسے بھی مجھ سے۔۔۔باسیل ہنستے ہوئے کہتا ہے

اور کہتے ہوئے پھر بیڈ کا سہارا لیتے ہوئے اٹھنے کی کوشش

کرتا ہے۔۔

پر کنجوس ہے محبت ہو گئی ہے پر کہیں گی نہیں۔۔۔

باسیل اپنی کٹی پھٹی ہوئی باقی کی کمیز کو اتارتے ہوئے کہتا ہے

اپنی محبت میں بھی تم نے مجھے ایسے ہی آدھے سلامت اور

آدھا پاگل کر دیا ہے روح۔۔

باسیل بیڈ سے کھڑے ہوتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

ہائے رے یہ عشق محبت پیار عام انسان کے کرنے والے کام نہیں ہیں

اس کو تو صرف جگر والا بندہ ہی کر سکتا ہے۔۔

باسیل اپنی کمیز اتار کر صوفے پر پھینکتا ہے راپنے کپڑے لیے

وہ واش روم میں گھس جاتا ہے۔۔

باسیل جب تک فریش ہو کر آتا ہے روحی بھی کھانا لے کر آجاتی ہے۔

باسیل اور روحی مل کر کھانا کھاتے ہیں

کھانے کے بعد روحی باسیل کو دوائیں دے کر اسے احتیاط سے

بیڈ پر لیٹا دیتی ہے اور خود برتن واپس کیچن میں اپنی اپنی

جگہ دھو کر رکھ کر آتی ہے۔۔۔

جب تک وہ لوٹتی ہے باسیل سو چکا تھا روحی اسے سکون کی

نیند کی گولی بھی دے دیتی ہے۔

کیونکہ اسے باسیل شکل سے کافی تھکا ہوا تھکاوٹ سے چور

لگ رہا تھا۔۔

خود بھی اپنے کپڑے چینج کیے ہوئے وہ باسیل کے پاس پر

تھوڑے فاصلے سے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر وہ بھی سو جاتی ہے۔

.....

سو ہو چکی تھی گھر کی سب خواتین نیچے حال میں موجود

تھیں ایک بار پھر سے پوری حویلی میں ہنسنے کی آوازیں آرہی تھی۔

آئمہ اور روحی کی بے فضول سی باتوں پر سلطانہ بیغم اور ہیرا بیغم کا

قہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگ رہا تھا۔۔

قہقہے کی آوازوں پر بدر بھی بلیک کلر کے کرتے میں ملبوس

ی شرٹ کی بازوؤں کہنیوں تک فولڈ کرتے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا۔

تھے تو وہاں سب لیکن بدر کی نظر صرف ان سب لوگوں میں

موجود ایک شخص پر جا ٹکتی ہے جس کی ہنسی

پر بدر اس واری واری جا رہا تھا۔۔

ر کو دیکھتے ہی آئمہ کی نظر بھی بدر پر پڑتی ہے آئمہ سے نظریں ملانے سے پہلے

ہی بدر اپنی نظریں جھکا لیتا ہے۔۔

آئمہ بدر کی اس معصوم سی حرکت پر ایک بار پھر

مسکرا دیتی ہے۔۔

روحی بدر اور آئمہ کے چہرے پر سجی ہوئی مسکراہٹ سے

اچھی طرح واقف تھی۔۔۔

روحی باسیل کہاں ہے بیٹا۔۔۔؟؟ ہیرا بیگم روحی کو دیکھتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

تائی امی وہ سو رہے ہیں۔۔ روحی مسکراتے ہوئے جواب دے رہی تھی

کہ اتنے میں سامنے گیسٹ روم سے آتی ہوئی شیزا کو دیکھ کر

روحی کے چہرے کی ہر ہنسی غائب ہو چکی تھی۔۔

روحی کے اچانک سے مایوس چہرے کو دیکھتے ہوئے بدر کی نظر

سیدھا شیزا کی طرف اٹھتی ہے۔۔

اسلام وعلیکم آنٹی سوری وہ کل رات میں ملنے نہیں آپائی

وہ میری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی مجھے اس لیے۔۔۔

اس وقت سب خوش تھے کسی کو اندازہ نہیں تھا کیا ہو گیا ہے اور

کیا ہونے والا ہے۔۔

روحی کے چہرے کی اڑتی ہوئی رنگت دیکھ کر بدر جلدی سے روحی

کے پاس آ کھڑا ہوتا ہے اور اس کے موڈ ٹھیک کرنے لگتا ہے۔

بدر کی شکل دیکھ کر روحی کا قہقہہ ہوا ایک بار پھر سے لگتا ہے۔۔

روحی کو ہنسا کر بدر آئمہ کے پاس والی کرسی پر جا بیٹھتا ہے

جس کے سرہانے وہ کھڑی ہوئی تھی۔۔

سنو۔۔۔؟؟ بدر دھیمے لہجے میں پکارتا ہے۔۔

جی۔۔!!! آئمہ بدر کے لیے کپ میں چائے ڈالتے ہوئے اس کے پاس

کرسی پر بیٹھ جاتی ہے۔۔

اچھی لگ رہی ہو۔۔!! بدر چائے کا کپ اپنی طرف

کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تعریف کر رہے ہیں یا احسان۔۔؟؟ آئمہ ایک ائیبرو اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔

تعریف ہی کر رہا ہوں۔۔ بدر منہ بناتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تو اگر آپ مسکرا کر دیں گے تو کچھ ہو جائے گا آپ کو۔۔؟؟

آئمہ بدر کے آگے سے چائے کا کپ واپس اپنی طرف کھینچتے ہوئے

کہتی ہے۔

آج کل کچھ زیادہ ہی ڈیمانڈنگ نہیں ہوتی جا رہی ہو۔؟؟

بدر کپ واپس اپنی طرف لانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

سیں تو۔۔!!!میری تعریف کرتے وقت اگر آپ تھوڑا سا مسکرا دیں

گے تو آپ کو کچھ نہیں ہو گا میں یہ کہہ رہی ہو۔۔

آئمہ بدر کو چائے کا کپ نا دیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میری ہنسی غائب ہو چکی ہے اب میں نہیں ہنستا وجہ نہیں ہے

میرے پاس ہنسنے کی۔۔۔

بدر اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آئمہ بدر کا لٹکا ہوا منہ دیکھ کر کپ خود ہی بدر کے آگے بڑھا دیتی ہے

کوشش کریں گے لانے کی تو ہزاروں وجہ مل جائے گی آپ کو

آئمہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

سیں ہنسنا نہیں چاہتا ہوں ہنس کر اپنا مذاق خود نہیں اڑانا چاہتا ہوں

بدر آئمہ کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آئمہ بھی بدر کی بات پر خاموش ہو جاتی ہے کیا کہو آگے کچھ

بھی سمجھ نہیں آتا ہے اسے۔۔

روحی باسیل کو اٹھا لاؤ بیٹا وہ بھی سب کے ساتھ ناشتہ

کر لے گا۔۔

سلطانہ بیگم کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہیں۔

ی وہ نہیں اٹھیں گے اس وقت وہ میں نے انہیں دو نیند کی گولیاں

دی ہیں وہ دوپہر کو ہی اٹھیں گے اب۔۔

روحی اپنی ناشتہ کی پلیٹ کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے

اور اس کی بات پر سب کی نظریں اس کی طرف اٹھ جاتی ہے

اور سب ایک آواز میں کہتے ہیں۔۔

کیاااااا۔۔۔؟؟؟؟؟

سب لوگ حیران کن نظروں سے روحی کو دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

جی وہ انہیں چوٹ لگی ہے نا تو اس لیے میں نے سوچا کہ وہ تھوڑا

آرام کر لیں۔۔

روحی کہتے کہتے اپنا سر جھکا کر اپنا چہرہ اپنے بالوں میں

چھپا لیتی ہے۔۔

ایک بار پھر سے روحی کی شکل کو دیکھتے ہوئے سب کا قہقہہ ہوا میں

بلند آواز میں لگتا ہے پر شیزا کا چہرہ ہر طرح کے ایکسپریشن سے

دور دور تھا اس وقت۔۔

یہ نہیں سدھرے گی یا باسیل کو ہی پاگل کر دے گی پر خود

سدھرے گی نہیں۔۔۔

سلطانہ بیگم روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کیا ہوا باسیل کو۔۔؟؟ ہیرا بیگم پوچھتی ہے تو سب

کی نظریں سے روحی کی طرف اپنی نظریں ایک بار پھر سے اٹھاتے ہیں۔

جی وہ تائی امی۔۔۔ مجھے بھی نہیں پتا ہے وہ کل رات دیر سے

آئے تھے اور چوٹ لگی ہوئی تھی۔۔

ہاں تمہارے بابا بھی دیر سے آئے تھے اور وہ بھی پریشان سے تھے کچھ۔۔۔

سلطانہ بیگم روحی کو دیکھتے ہوئے بولی

تا نہیں کچھ ہوا ہو گا پولیس اسٹیشن میں یا پھر آتے ہوئے وہ اٹھیں گے

تو ان سے پوچھ لیں گے۔۔۔

ہیرا بیگم سب لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تھوڑی دیر بعد سب لوگ ناشتہ کر لیتے ہیں روحی اور بدر شہر کے لیے

نکل چکے تھے باسیل اپنے کمرے میں موجود ابھی تک سویا

ہوا تھا سب لوگ اپنے اپنے کاموں پر لگ چکے تھے۔۔۔

آئمہ سلطانہ بیگم اور ہیرا بیگم کے ساتھ بیٹھے ہوئے ان کی کمرے

میں ان کی شادیوں کے قصے سن رہی ہوتی ہے۔۔

آئمہ اب پوری طرح سے نارمل ہو چکی تھی اس گھر کے

فرداوں کے ساتھ ہو طرح کی ہچکچاہٹ اب ختم ہو رہی تھی۔۔

شیزا اکیلے اپنے کمرے کی کھڑکی میں بیٹھی ہوئی کھڑکی سے باہر

دیکھے جا رہی تھی۔۔۔

بدر اور روحی بھی واپس آ گئے تھے۔۔

شکر ہے خدا کا کہ کوئی اور وجہ نہیں تھی میرا سوچ سوچ کر دماغ

خراب ہو گیا تھا کل سے کہ تو پاسپورٹ کیوں بنوا رہی ہے۔۔

بدر گاڑی سے اترتے ہوئے روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اب تو پتا چل گیا نا کہ میں کیوں نہیں بتا رہی تھی۔۔

روحی بدر کو دیکھ کو مسکراتے ہوئے بولی

ہاں شکر ہے۔۔۔!!بدر شکر کا کلمہ ادا کرتے ہوئے کہتی ہے۔

لیکن ابھی تو کسی کو بتانا مت ایسا نا ہو کہ وہ لوگ مجھے ٹیسٹ میں فیل

کر دیں اور میری عزت کا جنازہ نکل جائے

روحی بدر کی بازوؤں پکڑ کر روتلوسی شکل بنا کر کہتی ہے۔۔

تو جائے گی لندن۔۔؟؟؟ چچچ۔۔

بدر ہنستے ہوئے اپنا ہاتھ روحی سے چھوڑواتے ہوئے کہتا ہے۔

بندر کے بچے روحی اسے جاتے ہوئے دیکھ کر زور سے اپنے پیر سے

خسہ نکال کر بدر کی پیٹھ پر ڈے مارتی ہے۔۔

بدر فوراً سے پکڑ کر روحی کو غصہ میں دیکھتا ہے۔۔

سوری۔۔ میں بھول گئی تھی کہ اب ہم شریف ہو گئے ہیں سوری

بھائی۔۔

روحی بدر کی آنکھوں میں غصہ دیکھتے ہوئے کہتی ہے

اور کہہ کر بدر کے اپنی طرف دبے دبے بڑھتے ہوئے قدموں کو

دیکھ کر وہ فوراً سے چیخ مارتے ہوئے حویلی کے پیچھے والے

گارڈن ایریا میں دوڑ کر جاتی ہے۔۔

روحی کی چیخ پر سب لوگ پریشان سے ہو جاتے ہیں اور جلدی سے

اپنے اپنے کمرے کی کھڑکیوں کی طرف بڑھنے لگتے ہیں۔۔

باسیل بھی اٹھ کر ابھی بس شاور لے کر کمرے میں آیا ہی تھا کہ

پیچھے گارڈن ایریا سے لگاتار چیخنے کی اور ہنسنے کی

آواز پر وہ بھی بالوں میں ٹاول مارتے ہوئے کھڑکی پر جا کھڑا ہوتا ہے۔

آئمہ بھی حیران پریشان سی بدر اور روحی کو دیکھ رہی تھی۔

پریشان مت ہو آج پہلی مرتبہ یہ دیکھ رہی ہو عادت ہو جائے

گی تمہیں بھی۔۔۔

ہیرا بیغم آئمہ کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پر یہ مار کیوں رہے ہیں ایک دوسرے کو۔۔؟؟

آئمہ حیرانگی سے پوچھتی ہے۔۔

یہ ان دونوں کا چلتا رہتا ہے بس تم دیکھتی جاؤ۔۔

سلطانہ بیغم آئمہ کو جواب دیتے ہوئے دوبارہ ہنستے ہوئے

کھڑکی سے باہر دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

آئمہ بھی ان دونوں کو دیکھتے ہوئے خود کو ہنسنے سے نہیں روک

پاتی ہے۔۔۔

شیزا روحی کو خوش دیکھ کر اور مزید مایوس ہو جاتی ہے۔۔

پاگل لڑکی روحی بی بی کا سدھر جانا ناممکن سی بات ہے

باسیل ہنستے ہوئے روحی کو دیکھ کر خود دوبارہ ڈریسنگ ٹیبل کے

سامنے آ کھڑا ہوتا ہے۔۔۔

87% •

Rooh E Basil ♥

Episode No 41

By Saleha Iqbal ...🦋

روحی بدر دونوں لڑ جھگڑ واپس ہنستے ہوئے حویلی میں داخل ہوتے ہیں

ہیر ا بیغم والے بھی سب اب حال میں آکر بیٹھ جاتے ہیں

ر آئمہ سب کے لیے چائے بنا کر لے کر ہی آرہی تھی کہ راستے میں

ہی بدر اس کے ہاتھ سے ٹرے پکڑ کر سب کے سامنے

ٹیبل پر جا رکھتا ہے۔۔

روحی اپنی ماں کے کندھے پر سر ٹیکائے ہوئے ہنستے ہوئے بدر اور

آئمہ کو دیکھ رہی تھی صرف وہ ہی نہیں سلطانہ بیغم اور ہیر ا بیغم

بھی بدر کی حرکت پر مسکرا اٹھتی ہیں۔

می ابو کہاں ہیں۔۔؟؟روحی اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

وہ دوبارہ کام پر چلے گئے ہیں۔۔

سلطانہ بیغم لمبی آہیں بھرتے ہوئے جواب دیتی ہے۔

ایسا بھی کیا کام آگیا ہے بابا کام سے لوٹے ہی نہیں رہے ہیں

ہمارے ساتھ تو ٹائم اسپینڈ ہی نہیں کر پا رہے ہیں

اور باسیل بھی چوٹ لگوا کر واپس آتے ہیں۔۔

87%

روحی دوبارہ سر کاندھے پر رکھتے ہوئے مایوسی سے کہتی ہے

وہ کیا ہے نا بینم ہمارا کام ہی کچھ ایسا ہے یا تو ہم خود مرتے ہیں یا پھر ہمارے

ہاتھوں سے کوئی مرتا ہے۔۔

باسیل اسی ٹراوزر شرٹ میں سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا۔۔

روحی کے چہرے پر فوراً مسکراہٹ بکھیر جاری ہے باسیل کو دیکھتے ہوئے

پیچھے سے شیزا بھی اپنے کمرے سے

لائٹ پنک کلر کی گم گھیر والی فراک پہنے ہوئے پیروں میں خہ

پہن کر وہ بھی اپنے کمرے سے باہر نکل رہی تھی۔

شیزا نے صبح اپنے پہلے والے کپڑے پہنے ہوئے تھے اب وہ دوبارہ

سے فراک میں ملبوس سب کے ساتھ

حال میں صوفے پر آ بیٹھتی ہے باسیل اور بدر کے ساتھ والے

صوفے پر

روحی کی فوراً سے نظر شیزا پر پڑتی ہے اور ایک ہی نظر میں وہ

سر سے پیر تک اس کو دیکھ لیتی ہے۔۔

تائی امی بدر اور آئمہ کا ولیمہ کریں۔۔؟؟روحی اچانک سے آئمہ کا

ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پاس بیٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی کی بات پر آئمہ اور بدر دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگ

جاتے ہیں۔۔

87% •

اس کی کیا ضرورت ہے..؟؟ آئمہ روحی کی بازوؤں پکڑ کر

اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہتی ہے۔

ضرورت ہے تو ہی تو کہہ رہی ہوں۔۔ تم دونوں کا نکاح تو ہو گیا تھا

لیکن اس میں ہم سے کوئی بھی شامل نہیں تھا اب ولیمہ میں

تو ہمیں شامل ہونے دو۔۔

روحی آئمہ کی طرف دیکھتے انسٹ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی کہہ تو ٹھیک رہی ہے کافی عرصہ گزر چکا ہے

اس حویلی میں کوئی خوشیاں نہیں آئی ہیں بدر اور آئمہ کا ولیمہ

کرتے ہیں۔۔

ہیرا بیگم روحی کی بات پر اتفاق کرتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

یہ ہوئی نا بات میری پیاری سی ساسو ماں آپ بہت اچھی ہیں۔

روحی جلدی سے اٹھ کر ہیرا بیگم کے پاس جا بیٹھتی ہے۔۔

لیکن امی آپ کی بہو بلکل بھی اچھی نہیں ہے آپ کے بیٹے کا بلکل

بھی خیال نہیں رکھتی ہے۔۔۔۔

باسیل صوفے سے پشت ٹیکائے ہوئے ٹیڑھے ہو کر روحی کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اللہ اللہ ایسے کیوں کہہ رہے ہیں آپ۔۔؟؟ روحی فوراً سے غصے

والے انداز میں کہتی ہے۔۔

87%

واور کیا کہوں میں امی آپ کی بہو نے آج تک مجھے ایک کپ چائے

کا بھی بنا کر نہیں پلایا ہے گندی بہو۔

سیل ٹیبل پر رکھی ہوئی چائے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ نے کبھی مجھے کہا ہی نہیں تو میں کیسے بنا کر

دیتی چائے آپ کو۔۔

روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں تو میں نے نہیں کہا لیکن تمہیں یہ خود کرنا چاہیے تھا

باسیل اپنی ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہوئے چوڑا

ہو۔کر بیٹھتے ہوئے بولا۔

بہت ہی ناشکرے ہیں آپ تو۔۔۔

روحی چڑ کر کہتی ہے۔۔

روحی باسیل کی کیوٹ سی لڑائی پر سب اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر

اپنی ہنسی کو ضبط کرتے ہوئے کبھی ان کو کبھی

ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔۔

امی دیکھیں آپ کی بہو کیسے زبان چلا رہی ہے آپ سب کے

سامنے بلکل بھی تمیز نہیں ہے اس میں تو۔۔۔

کیا!!!۔۔؟؟؟روحی حیرانگی اور غصہ کے ملے جلے تاثرات سے

دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

87%

امی آپ ہی میرے لیے ایک کپ چائے کا بنا دیں اچھی سی آپ کی بہو کے ہاتھ کی چائے تو شاید میرے نصیب میں ہی نہیں ہے۔

باسیل افسردہ سا منہ بنا کر کہتا ہے۔۔

آپ زیادہ نہیں بول رہے ہیں۔۔؟؟

روحی اپنے دانت بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔۔

نہیں تو زیادہ بولنے کا ڈیپارٹمنٹ تمہارا ہے میرا نہیں۔۔

باسیل صوفے سے اپنی پشت ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

پر اس وقت تو آپ کی زبان ماشاءاللہ کینچی کی طرح چل رہی ہے۔۔

روحی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر صوفے پر مارتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ سب کے سامنے باسیل کے بال نوچ ڈالے

جی جی آپ تو بہت معصوم ہیں میں ہی تو ہوں چلاک لومڑی

روحی اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

کی ہاں بلکل اب کی ہے نا تم نے حق پر بات تم ہی ہو چلاک لومڑی

میں تو ایک معصوم سا اپنی امی کا بیٹا ہوں

باسیل اپنے کاندھے اچکاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

87%

انکل بس رہنے دیں اگر اس وقت میرے منہ سے کچھ سننا

نہیں چاہتے ہیں

تو آپ خاموش ہو جائیں۔۔

روحی اپنے ہاتھ کو صوفے پر مارتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم اس وقت مجھے کچھ کہہ بھی نہیں سکتی ہو یہاں چاروں طرف

میرے ہی سپوٹرز بیٹھے ہوئے ہیں۔۔

باسیل دوبارہ صوفے سس ٹیک لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

اچھا ایسی بات ہے تو پھر آپ بھول جائیں کہ میرے ہاتھوں کی

چائے اب آپ کو کبھی بھی نصیب ہو گی۔۔

روحی کہہ کر غصے میں باسیل کو دیکھتے ہوئے اپنا منہ موڑ لیتی ہے

اس سے۔۔

روحی کی شکل دیکھتے ہوئے باسیل کے ساتھ سب کا قہقہہ ہوا

میں بلند آواز میں لگتا ہے۔۔

چلو پھر یہ ستہ رہا کہ ہم 2 دن بعد بدر اور آئمہ کا ولیمہ کریں گے

ہیرا بیغم روحی کے چہرے پر ہاتھ پھیر کر اس کے

غصہ کو ٹھنڈا کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہیرا بیغم کی بات پر بدر اور آئمہ کی نظر آپس میں ٹکراتی ہیں

جو پل میں ہی جھک کر اور پلٹ جاتی ہیں۔۔

مجھے بھی کچھ کہنا ہے۔۔ شیزا سب کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی بھی اپنا سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔

87%

میری بھی دو دن بعد کی فلائیٹ بک ہو گئی ہے واپس امریکہ کی۔۔

شیزا کی بات پر روحی سکون کا سانس لیتی ہے۔

بہت اچھا فیصلہ ہے تمہارا شیزا شادی کی مبارکباد دینے کے لیے

آئی تھی تم پر اب مجھے لگنے لگا تھا کہ شادی کر کے

جانا کا ارادہ ہے تمہارا۔۔

روحی کہہ ہی رہی تھی کہ ہیر اینم روحی کو واپس کھینچ کر اپنے

کندھے سے لگا دیتی ہے۔

ٹھیک کہہ رہی ہو تم شادی کی مبارکباد دینے کے لیے آئی تھی میں

پر اتنے دن یہاں سب کے ساتھ کیسے گزر گئے مجھے پتا ہی نہیں چلا

شاید اکیلی رہتی ہوں نا میں تو فیملی کا ساتھ کیا ہوتا ہے یہ محسوس کرتے

کرتے مجھے اتنا وقت لگ گیا یہاں۔۔

شیزا ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پر میں دو دن بعد چلی جاؤ گی

شیزا روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

پر تمہیں برباد کر کے۔۔ شیزا روحی کو دیکھتے ہوئے خود سے

کہتی ہے۔۔

مجھے لگتا ہے کہ یہ تمہارا آج تک کا سب سے بہترین فیصلہ رہے گا۔۔

روحی شیزا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے تلخ لہجے میں کہتی ہے۔

.....

بدر اور آئمہ کی شادی کی تیاریوں میں پورا دن گزر جاتا ہے روحی

صبح جلدی اٹھتی ہے اور سارا دن اس کا کام میں گزر جاتا ہے۔۔

سیل بھی گھر میں سب کو جانے کا بتانے سے پہلے اپنے ادھورے کاموں کو

مکمل کر رہا تھا گاؤں میں۔۔

گاؤں میں جو بلڈنگیں شروع کروائیں تھیں وہ مکمل تیار ہو چکی تھی

آج وہاں پر لوگوں نے کام کرنا شروع کرنا تھا

جس کے لیے باسیل بھی آج صبح اٹھ جاتا ہے گاؤں میں جانے کے لیے

سب لوگ ناشتہ کر چکے تھے ولیمہ کی تیاریوں میں

دوبارہ لگ چکے تھے۔۔

سب نیچے حال میں بیٹھے ہوئے کھانے میں کیا بنوانا ہے وہ

طے کر رہے تھے۔۔

روح کمرے میں آنا زارا۔۔۔باسیل بھی صوفے پر بیٹھے ہوئے

جی کو مسلسل دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر کمرے میں داخل ہو جاتا ہے

جی آئی۔!!روحی بھی کہہ کر جلدی سے اس کے پیچھے

کمرے میں چلی جاتی ہے۔۔

اتنی دیر لگادی میں کب سے انتظار کر رہا تھا تمہارا وقت کی بلکل

قدر نہیں ہے تمہیں۔۔

روحی کمرے میں داخل ہو رہی تھی کہ باسیل اسے دیکھتے ہی بول پڑتا ہے۔

کیا وہ گیا ہے آپ کو کیوں ہر وقت گھوڑے پر سوار رہتے ہیں آپ

کیوں بلایا تھا مجھے۔۔؟؟

روحی دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ مجھے پیاس لگی ہے۔۔!!باسیل روحی کو اپنی طرف کھینچتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

ہاں تو وہ رکھا ہوا ہے ناپانی آپ پی لیتے اب پانی بھی میں

دوں آپ کو۔۔؟؟

حی باسیل کی باہوں میں قید اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

پانی نہیں چاہیے کچھ اور چاہیے مجھے

باسیل روحی کے ہونٹوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اچھا۔۔کیا چاہیے آپ کو۔۔؟؟روحی آنکھوں سے

اشارہ کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

ایک کس۔ہونٹوں کی طرف جھکتے ہوئے کہتا ہے۔

اچھا کس۔۔کیاا۔۔؟؟روحی پہلے اس کی بات دہراتی ہے

اور پھر حیران ہو جاتی ہے۔۔

ہاں کس چاہیے مجھے جلدی سے دے دو مجھے تاکہ میں پھر اپنے

کام پر جا سکوں

باسیل روحی کے ہونٹوں پر تقریبا جھک ہی گیا تھا کہ روحی باسیل

کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کا چہرہ اپنے چہرے سے

دور کرتی ہے۔۔

کام پر جانے کے لیے کس کو کس چاہیے ہوتی ہے۔۔؟؟

باسیل کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھے ہوئے وہ چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے

ہوئے پوچھتی ہے۔۔

مجھے چاہیے ہوتا ہے اچھے سے میٹھے کی شروعات کرنی چاہیے

تب ہی تو سارا دن اچھے سے ہنستے مسکراتے ہوئے گزرتا ہے۔۔

روحی کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے ہٹا کر اسی کی کمر پر باندھے ہوئے کہتا ہے۔

چلو جلدی سے دو مجھے پھر میں جاؤں۔۔

باسیل کہتا ہے تو روحی ایک گہری سانس لیتے ہوئے باسیل کے

لبوں پر اپنے لب رکھ دیتی ہے۔۔

پر جھٹ سے ہٹا بھی لیتی ہے۔

اب جائیں آپ مجھے بھی بہت سارے کام کرنے ہیں۔۔

روحی فوراً سے اپنے آپ کو باسیل سے دور کرتے ہوئے کہتی ہے۔

یہ کیا بات ہوئی تم آج کل مجھ پر بلکل بھی توجہ نہیں دیتی ہو

دور بھی رہتی ہو تم مجھ سے کس بھی نہیں کرتی ہو مجھے

اب تم جا رہا ہوں میں ناراض ہو گیا ہوں میں اب تم سے۔۔

باسیل روحی کے ناراضگی میں کہتے ہوئے کمرے میں سے باہر نکل جاتا ہے۔

پیچھے کھڑی ہوئی روحی باسیل کی بات پر قہقہہ لگاتے ہوئے

خود بھی کمرے میں سے باہر نکل جاتی ہے۔۔۔

شیزا ابھی دو دن سے حویلی میں کبھی آ رہی ہے تو کبھی بار بار

باہر چلی جاتی ہے۔۔

آئمہ کو اور باقی گھر والوں کو بھی زمان اور اس کے باپ کا حشر معلوم ہو گیا تھا

آئمہ نے کوئی ریکشن نہیں دیا تھا زمان کی موت پر گھر والوں نے اسے جنازہ میں شرکت کرنے کی اجازت بھی دی تھی پر وہ نہیں گئی تھی۔

وہ بھی اپنے آپ کو اب اسی خاندان کا فرد سمجھ چکی تھی

اس لیے خود کو ان کے رنگ میں رنگ لیا تھا خود کو اس نے

ولیمہ کے لیے آئمہ بھی بہت ایکسائیڈ ہو رہی تھی۔۔

بدر کا رویہ بھی دو دن میں بھی کافی حد تک نرم ہو گیا تھا بدر کو بھی اب آئمہ کا ساتھ اس کی موجودگی اپنی زندگی میں بہت اچھی لگنے لگی تھی۔۔

بدر کا پولیس فورسز کے ٹیسٹ کا ریلزٹ آچکا تھا اور وہ بہت اچھے نمبروں سے پاس ہو گیا تھا۔۔

اس کی جوائنگ ڈیٹ بھی اگلے ہفتے کی ہی تھی۔۔

اور اس ہفتے کو مکمل ہونے میں بس دو دن ہی رہ گئے اگلے ہفتے میں روحی کی سالگرہ بھی آرہی تھی اور اس کا ریلزٹ بھی انہی دنوں میں آنے والا ہی تھا۔۔

...

آدھی رات ہو گئی تھی باسیل سب کے ساتھ رات کا کھانا کھا کر اپنے کمرے میں کبھی ٹہلنے لگ جاتا ہے تو کبھی صوفے پر بیٹھ جاتا تو کبھی بیڈ پر لیٹ کر روحی کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔

گھڑی میں بار بار ٹائم دیکھ کر وہ اپنا وقت بڑی مشکلوں سے گزار رہا تھا

باسیل کی نظر گھڑی پر ٹیکی ہوئی تھی کہ اتنے میں روحی

کمرے میں داخل ہوتی ہے اور سیدھا الماری کی طرف بڑھتی ہے۔

روحی کو دیکھ کر باسیل فوراً سے اٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

روح بات سنو۔؟؟؟

باسیل بیڈ کے پاس کھڑے ہوئے روحی کو آواز لگاتا ہے۔

ہاں جی کہیں۔۔!!روحی الماری میں سے اپنا ولیمہ پر پہنے ہوئے سوٹ

کا ہینگر سمیت باہر نکل رہی ہوتی ہے بنا باسیل کی طرف

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہارا کام ختم ہو گیا ہے۔۔؟؟باسیل سے ابھی بھی کام

کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا پھر بھی پوچھ بیٹھا۔۔

آپ کو کچھ چاہیئے مجھ سے۔؟؟روحی اپنا سوٹ ہاتھ میں پکڑے ہوئے

باسیل کے پاس آتی ہے کپڑے بیڈ پر پھینک کر

باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں چاہیے اور شدت سے چاہیے۔۔باسیل روحی کے چہرے

کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بولیں کیا چاہیے آپ کو۔۔؟؟روحی کی نظر ابھی بھی اپنے

کپڑوں پر ہی ٹیکی ہوئی تھی۔

تم۔۔!!باسیل روحی کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے قریب کرتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

"میں تو پہلے سے ہی آپ کے پاس ہوں آپ کو جو چاہیے وہ بولیں

روحی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھے تم ہی چاہیے ہو میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں پر تم تو

مجھے بھول ہی گئی

آپ کہتے ہوئے ناراضگی میں روحی سے دور ہو کر واپسی

بیڈ پر بیٹھ جاتا ہے۔۔

پر تم سب کے ساتھ باتوں میں بھول ہی گئی تھی کہ تمہارا ایک عدد

ہینڈسم نوجوان شوہر بھی ہے جو تمہارا کمرے میں انتظار

کر رہا ہے۔۔۔

باسیل غصہ والا منہ بنا کر چھوٹی چھوٹی سی آنکھیں کیے

ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے

اچھا سورج نا اب نہیں بھولوں گی آپ بولیں جو بول رہے تھے

روحی باسیل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

پیارے کیوٹ سا منہ بنا کر کہتی ہے۔

اب کیا فائدہ اب تو میں ناراض ہو گیا ہوں چلو مناؤ پہلے

تم مجھے پھر بتاؤں گا میں کیوں بلا رہا تھا۔

کیسے مناؤں میں آپ کو اور آپ آج کل کچھ زیادہ ہی مجھ سے ناراض

نہیں ہونے لگ گئے ہیں۔۔

روحی اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تو کیا ہو گیا ہے شوہر ہوں میں تمہارا ناراض ہو سکتا ہوں میں تم سے

باسیل روحی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اچھا بتائیں نا مناؤ کیسے پھر میں نے کام۔۔۔۔

روحی کہہ ہی رہی تھی کہ باسیل اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے زور سے کھینچ کر اپنے

اوپر گرا لیتا ہے۔۔

تم رومینس کر کے مجھے منا سکتی ہو۔۔۔

باسیل روحی کو اب بیڈ پر کیے خود اس کے اوپر جھکتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ بہت گندے ہوتے جا رہے ہیں باسیل۔۔

روحی کہہ ہی رہی تھی کہ باسیل اس کی گردن پر جھک چکا تھا

وہ ایک ایک کر کے پہلے روحی جے چہرے پر اپنے لب رکھتا ہے

اور پھر اس کی گردن پر ایک شدت سے بھرا ہوا کس کر کے

روحی کے وجود میں بے چینی پیدا کر دیتا ہے۔

باسیل۔۔ سب میرا انتظار کر رہے ہیں نیچے۔۔۔ روحی باسیل کی کندھے

پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرتی ہے۔۔

کرنے دو میں نے بھی تو اس لمحے کا کتنا انتظار کیا ہے۔۔

باسیل روحی کی گردن سے ہٹ کر اس کے ہونٹوں کی طرف بڑھنے

لگتا ہے کہ روحی باسیل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اسے

روک دیتی ہے۔۔

انکل آج نہیں پلزز مجھے نیچے جانا ہے۔۔

امی تائی امی والی میرا انتظار کر رہی ہیں روحی باسیل کے چہرے کو

اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آج نہیں تو کب۔۔؟؟؟

باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے

روحی کے پاس کوئی جواب نہیں تھا باسیل کو دینے کے لیے اس

وقت

ابھی جانے دیں مجھے پلزز۔۔۔روحی اس کی بات کا جواب

نا دیتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کہ بات پر باسیل منہ بناتے ہوئے اس سے دور ہو جاتا ہے

روحی باسیل کا پریشان چہرہ دیکھتے ہوئے خود سے

خود مایوس ہو جاتی ہے۔

کل میری جان اتنی سی بات پر منہ کیوں لٹکا لیا ہے اب آپ نے

روحی باسیل کے سامنے کھڑی ہو کر اسکا چہرہ

اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے کہتی ہے آپ کے ہی بھائی کا

ولیمہ ہے تیاریاں تو کرنی پڑے گی نا

کل نہیں پرسوں ولیمہ ہے اس کا اس کی دلہن کے کپڑے وغیرہ

خریدنے میں کی پورا دن شہر میں لگ گیا تھا۔

اب اسے یہ ٹرائے کروانا ہے درزی پر اس کا سوٹ دینا جو ہے سیٹ

کرنے کے لیے۔

اب تائی امی اور امی تو یہ سب نہیں کریں گی نا۔

روحی باسیل کو منانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ٹھیک ہے جاؤ پر جلدی واپس آجانا۔۔۔

باسیل کا بلکل دل نہیں چاہ رہا تھا مجبوراً اس نے کہا ہے۔

روحی جو ابا ہاں میں سر ہلاتے ہوئے بیڈ سے پکڑے اٹھائے کمرے میں

سے باہر چلی جاتی ہے۔۔

روحی اپنے کپڑے ہیر ابیم کے کمرے میں لے جا کر آئمہ کو

دیتی ہے ٹرائے کرنے کے لیے دیتی ہے اور جلدی سے

واپس اپنے کمرے میں دوڑتے ہوئے ہوا کی رفتار سے

آتی ہے اندر آکر دیکھتی ہے تو چہرے سے ساری ہنسی غائب ہو جاتی ہے۔

باسیل بیڈ پر روحی کی سائیڈ پر کروٹ لے کر سویا پڑا تھا۔

روحی آہستہ سے دروازے کو بند کیے ہوئے

سیل کی طرف دبے دبے قدم اٹھاتی ہے اور باسیل کی طرف جا کر

اس کے ماتھے پر باسیل کے بکھرے ہوئے بالوں

کو ہٹا کر اس کے ماتھے پر بنے ہوئے چوٹ کے نشان پر اپنے لب

رکھ دیتی ہے۔۔

اور پھر ہنستے ہوئے اپنے رات والے کپڑے لیے الماری سے لیے

وہ جلدی سے چینج کر کے فریش ہو کر آتی ہے

اور اپنے آپ کو باسیل کی باہوں میں خود ڈالے ہوئے اس کے

سینے سے سر لگائے ہوئے خود بھی سو جاتی ہے۔

باسیل بھی کسی کو اپنے پاس محسوس کرتے ہوئے اپنی ایک نظر آنکھ کھول

کر دیکھتا ہے اور روحی کو اپنی باہوں میں دیکھ کر

وہ بھی اس کی کمر کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے

مسکراتے ہوئے وہ بھی سو جاتا ہے۔۔۔

آئمہ سوٹ ٹرائے کر کے فلحال روحی کا سوٹ اپنے کمرے میں رکھنے

کے لیے اندر آتی ہے کمرے میں آتے ہی اس کی نظریں

بدر کو ڈھونڈنے کے لیے ادھر ادھر اٹھنے لگتی ہے۔۔

آئمہ بدر کو کمرے میں نا پاتے ہوئے مایوسی کا منہ بناتے

ہوئے الماری کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔۔

اور الماری کو بند کیے وہ جیسے ہی پلٹتی ہے اپنے پیچھے بدر کو

کھڑا دیکھ کر آئمہ سیدھا الماری سے اپنی سانسیں روکے

ہوئے کھڑی ہو جاتی ہے۔۔۔

اتنا ڈر کیوں جاتی ہو مجھ سے میں انسان ہی ہوں جانور تو

نہیں کھا تو نہیں جاؤں گا تمہیں۔۔

بدر آئمہ کے قریب آتے ہوئے اپنا ایک ہاتھ الماری پر رکھ کر آئمہ کی

روکی ہوئی سانسوں کو محسوس کرتے ہوئے کہتا ہے۔

وہ۔۔وہ مجھے نیچے جانا ہے۔۔۔

آئمہ بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دھڑکتے ہوئے دل سے کہتی ہے۔

وہ کیوں۔۔۔؟؟ بدر آئمہ کی دھڑکنوں کی آوازیں

سنتے ہوئے شرارت سے بھرے لہجے میں کہتا ہے۔

آنٹی نے کہا تھا کہ جلدی واپس آجاؤں۔۔ آئمہ خود کو اس سے

دور کرنے کے لیے بہانے بناتے ہوئے کہتی ہے۔

وجہ۔۔؟؟ بدر تھوڑا اور آئمہ کی طرف جھکتے ہوئے پوچھتا ہے۔

وہ مجھے نہیں پتا انہوں نے بس کہا تھا کہ جلدی آنا تو۔۔۔۔

آئمہ بدر کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود

سے دور کرتے ہوئے نظریں جھکاتے ہوئے کہتی ہے۔

ٹھیک ہے چلی جانا لیکن۔۔

بدر کہتے کہتے رک جاتا ہے۔

لیکن کیا!!!۔۔؟؟ آئمہ فوراً سے نظریں اٹھا کر بدر کی

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اپنے شوہر کو گڈ نائٹ وشز اور کسز سے کر جاؤ تاکہ وہ پر سکون

ہو کر سو سکے تمہارا انتظار کیے بغیر۔۔

بدر کے لہجے میں شرارت صاف جھلک رہی تھی۔

جو آئمہ کو شرم سے لال کرتی جا رہی تھی۔

یا اا۔۔؟؟ ایسے تھوڑی نا ہوتا ہے آپ بڑے ہو گئے ہیں گڈ نائٹ وشز ا

کسز چھوٹے بچوں کے لیے ہوتی ہے۔

آئمہ کے چہرے پر بھی بدر کی باتوں پر مسکراہٹ چھانے لگی تھی

ٹھیک ہے بچوں کو بھی دے دینا جب وہ آئیں گے لیکن ابھی فلحال

ان کے پاپا کو دے دو۔۔۔

بدر اپنی ہنسی کو ضبط کرتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ یقیناً پاگل ہو گئے ہیں۔۔۔!!! آئمہ بدر کے سینے پر ہاتھ رکھ

کر اسے خود سے دور کرتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

آئمہ اسے دور کر پاتی سے پہلے بدر آئمہ کی کمر پر ہاتھ رکھ کر

اسے اپنے سینے سے لگائے ہوئے دوبارہ الماری پر پن کر دیتا ہے۔۔

دھیرے دھیرے کرنے والی بھی تو تم ہی ہو جتنا تم سے دور

رہنے کی کوشش کرتا ہوں اتنا ہی ہنس ہنس کر تم مجھے اپنے قریب

کر لیتی ہوں۔

تو بتاؤں غلطی کس کی ہوئی اس میں تمہاری یا میری۔۔؟؟

بدر آئمہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

آپ کی۔۔!! آئمہ بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

ہنستے ہوئے ہی جواب دیتی ہے۔

میری کیسے۔۔؟؟بدر حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

پ کو خود پر کنٹرول کرنا چاہیے ایسے آوارہ لڑکوں والی حرکتیں کریں

گے تو کوئی بھی لڑکی امپریس نہیں ہوگی آپ سے۔۔

آئمہ اور بدر دونوں مسلسل مسکراتی ہوئی نظروں سے

ایک دوسرے کو ہی دیکھے جا رہے تھے۔

پر وہ تو مجھے پہلے ہی لگ رہا ہے کہ امپریس ہو چکی ہے۔۔

بدر آئمہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ کر ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

چلو جاؤ۔۔!!بدر آئمہ سے دور ہوتے ہوئے کہتا ہے۔

کہاں۔۔؟؟ آئمہ حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

امی بلا رہی تھیں نا تمہیں۔۔؟؟بدر اسے یاد کرواتا ہے۔۔

وہ نہیں بلا نہیں رہی تھی۔۔!! آئمہ ہنستے ہوئے شرمندگی سے اپنا

سر جھکاتے ہوئے کہتی ہے۔

آہا۔۔ تو تم جھوٹ بھی بول لیتی ہو اور وہ بھی اتنی صفائی

سے ماشاءاللہ۔۔۔۔

ر آئمہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے مسکراتے ہوئے

کہتا ہے۔۔۔

Rooh E Basil ♥

Episode No 42

By Saleha Iqbal ...🦋

ولیمہ کی تقریب کی ساری تیاریاں مکمل ہو چکی تھی

روحی اور بدر اس وقت گھر میں پیچھے والے گارڈن میں موجود

ساری تیاریوں کو ایک آخری بار دیکھنے کے لیے آئے ہوئے تھے۔

آئمہ اور روحی کی پارلر میں بکنگ تھی پھر ان دونوں نے وہاں

جانا اور جانا بھی شہر تھا اسلیے وہ جانے سے پہلے اپنا ہر کام مکمل

ہو گیا ہے یا نہیں اسے دیکھ رہی تھی۔۔

روحی کی خواہش تھی کہ وہ بدر کے ولیمے کی تقریب کی ساری تیاریاں

خود کروائے اس وہ ہر چیز کو بے حد خوبصورتی سے سجوا چکی

تھی صرف باہر جا ایریا ہی نہیں حویلی کے اندر کا منظر اس

وقت بے حد خوبصورت بے حد پیارا لگ رہا تھا۔۔

روحی اور بدر کو ایک ساتھ گارڈن میں دیکھتے ہوئے شیز افوراً سے اپنے

کمرے سے نکل کر سیدھا باسیل کے کمرے کے دروازے پر جا پہنچتی ہے

اور بنا نوک کیے ہوئے شیز ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے

دروازے کھول کر اندر داخل ہو جاتی ہے۔۔

باسیل ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہوا اپنی کمیز پہننے کی کوشش

کر رہا تھا

سر پر وہ کمیز اپنی چڑھا چکا تھا اپنی بائیں کندھے سے

اسے نیچے اتارنا مشکل ہو رہا تھا اس کے لیے

گولی کندھے پر لگی میں لگی نہیں تھی بھر کر گئی تھی جس کی

وجہ سے اس کے کندھے سمیت پوری بازوؤں میں

اکڑاؤ ہوا پڑا تھا۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر باسیل بنا دیکھے ہوئے بول پڑتا ہے۔

روحی اسے ٹھیک کرو میں تھک گیا ہوں اور کندھے میں درد ہو

رہا ہے پھر سے۔۔

باسیل اپنا رخ دروازے کی طرف موڑتے ہوئے کہتا ہے۔

شیزا باسیل کی طرف نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کمرے کے دروازے

کو بند کیے وہ اس کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔

اور اس کے بلکل سامنے آ کھڑی ہوتی ہے اور بس خاموشی سے

اس کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

شیزا کی آنکھوں سے آنسوؤں بہہ جا رہے تھے وہ ایک طرف خود

کو کنٹرول کرنے کی مضبوط کرنے کی کوشش کر رہی تھی

اور دوسری طرف اپنی محبت کی ناکامی پر اس کا دل پھٹنے پر آ گیا

تھا وہ چاہ کر بھی اپنے آنسوؤں کو اور روک نہیں پا رہی تھی۔

روحی ٹھیک کر دو اسی یار۔۔۔

باسیل شیزا کا ہاتھ پکڑ کر اسے پیار سے ضد کرتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل کو وہ روحی لگ رہی تھی باسیل کی نظر شیزا کے پیروں پر تھی

اس نے بھی روحی کی طرح کے ہی خسے پہنے ہوئے تھے

اس لیے اسے سمجھنے میں کنفیوژن ہو گئی تھی۔۔

کاش باسیل تم میرا نام بھی اتنے پیار سے لیتے تو آج میں اکیلی اس

آزمائش سے نا گزر رہی ہوتی۔۔

شیزا اپنے ہاتھ پر باسیل کا دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھ کو ہوا میں

اٹھاتے ہوئے اپنی آنکھوں کے سامنے کیے ہوئے روتے ہوئے اسے

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

شیزا۔۔۔؟؟؟ باسیل شیزا کی آواز پہچانتے ہوئے جھٹ سے اس کا

ہاتھ چھوڑ دیتا ہے۔۔

اور اسی ہاتھ اسے اپنی کمیز اوپر سے پکڑ کر زور سے

کھینچ کر اتار دیتا ہے۔۔

یہاں کیا کر رہی ہو تم۔۔؟؟ باسیل بند دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتا ہے اور اسے کھولنے کے لیے آگے بڑھا ہے پر شیزا اس کا

ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیتی ہے۔۔

رک جاؤ تھوڑی دیر۔۔!! شیزا روتے ہوئے کہتی ہے باسیل اس کی

نم آنکھوں کو دیکھتے ہوئے دھیرے سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے

چھوڑا لیتا ہے۔

باسیل آج جو میں کہنے آئی ہوں اس کے بعد تمہارا ردعمل کیا ہوگا یہ میں جانتی ہوں ر میں اب نا کہہ تو میں کبھی بھی نہیں کہہ پاؤں گی۔۔

شیزا نظریں جھکائے ہوئے اپنے ہاتھوں کو ملتے ہوئے ایک ہاتھ سے اپنے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل۔۔م۔ میں۔۔ت۔۔ تم سے۔۔پ۔۔پیارر ر۔۔ میں جانتا ہوں تم مجھ سے پیار کرتی ہو۔۔

شیزا کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی باسیل بول پڑتا ہے۔

باسیل کی بات پر شیزا جھٹکے سے اپنی نظریں اٹھائے باسیل کی طرف دیکھتی ہے۔۔

ت۔۔ تم۔۔ جانتے تھے۔۔؟؟ شیزا حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

ہاں جانتا ہوں اس لیے ہی تمہیں خود سے دور رکھتا ہوں شیزا پہلے کی بات اور تھی اب میری شادی ہو گئی ہے اور میں اپنی بیوی سے بہت مخلص ہوں میں صرف اور صرف اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور سے پیار نہیں کرتا ہوں۔۔

باسیل شیزا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پر سکون لہجے میں کہتا ہے۔۔

اور کیا وہ کرتی ہے۔۔؟؟ شیزا اپنی نظریں جھکا کر ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

اس بات کا مطلب کل زمان بھی یہی کہہ رہا تھا

آخر کار کہنے کا کیا چاہتے ہو تم دونوں۔۔؟؟

باسیل اب کی بار شیزا سے سخت لہجے میں کہتا ہے۔۔۔

م۔ میں یہ کہنا چاہتی ہو باسیل روحی تم سے پیار نہیں کرتی ہے۔

اس نے تم سے شادی اس لیے نہیں کی تھی کہ وہ اپنے ماں باپ کے فیصلے کو

مان گئی تھی اس نے تم سے شادی اس لیے کی تھی کہ

وہ اپنے سپنے اور خواہشات کو مکمل کرنے کے لیے تمہیں اپنی سیڑھی

بنا سکے اس اور وقت آنے پر وہ تمہیں چھوڑ دے۔۔

شیزا پورے یقین کے ساتھ باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔۔۔

باسیل حیران کن نظروں سے شیزا کو دیکھنے لگ جاتا ہے۔

شیزا کچھ بھی مت بولو اور تمہیں کیسے پتا ہے یہ سب

پاگل سمجھا ہوا ہے مجھے۔۔۔؟؟؟

باسیل غصہ میں اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے کہتا ہے۔۔

کس نے بتایا ہے تمہیں یہ سب آخر کار جو اتنے یقین سے

کہہ رہی ہو۔۔۔؟؟؟

مہرین نے۔۔۔!! شیزا مختصر سا کہہ کر سامنے والے کو لاجواب

کر جاتی ہے۔

مہرین نے۔۔؟؟ باسیل ہچکچاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میری باتوں پر نا سہی اس کی بات پر یقین تو ہو گا نا تمہیں

اور ایک بات۔۔۔

شیزا کہہ کر ادھر اودھر دیکھنے لگ جاتی ہے وہ روحی کے بیگ کو

تلاش کرنے لگ جاتی ہے۔۔

ہاں یہ رہا۔۔!! شیزا کہتے ہی روحی کے بیگ کی طرف بڑھتی ہے

اور اس کا بیگ جھٹ سے کھول کر اس میں سے روحی کے کاغذات

اور اس کے پاسپورٹ کے پیپیرز کو اٹھا کر

اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے ہلکی سی سمائل کرتے ہوئے وہ بنا

پلٹ کر باسیل کی طرف دیکھنے سے پہلے ہی اپنے چہرے سے ساری

مسکراہٹ واپس سمیٹ لیتی ہے۔

یہ دیکھو

شاید اب یقین آجائے تمہیں۔۔۔

یہ روحی کے پاسپورٹ کے پیپیرز ہیں جو ایک دو دن تک اسے مل جائے

گا اور وہ یہاں سے کہیں دور تمہیں چھوڑ کر چلی

جائے گی۔۔۔

شیزا کاغذات باسیل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل کے ہاتھ سے اس کی کمیز پھسل کر گر چکی تھی وہ بے

جان سا ہوتا شیزا کو تو کبھی کاغذات کو

دیکھتے ہوئے اس کے ہاتھ سے لے لیتا ہے۔

تمہیں کیسے پتا ہے کہ وہ مجھے چھوڑ کر جانے کی تیاری کر رہی

ہے۔۔؟؟؟

باسیل اپنے ہاتھ میں کاغذات کو پکڑے ہوئے حیرانگی سے شیزا سے

پوچھتی ہے۔۔۔

باسیل میں بھی ایک جج ہوں یہاں کی ناسہی پر ہوں تو میں ایک

جج ہی نا لوگوں کی معلومات اکٹھی کرنا میرے لیے کوئی

بڑی بات نہیں ہے۔۔۔

شیزا پورے یقین سے غرور سے کہتی ہے۔۔

پر۔۔۔ یہ جھوٹ سے تم غلط فہمیاں پیدا مت کرو ہمارے درمیان

روحی مجھے کبھی چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتی ہے

وہ پیار کرتی ہے مجھ سے۔۔

باسیل کاغذات کو بیڈ پر پھینکتے ہوئے سخت لہجے میں

شیزا کو غصے میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل کی بات پر شیزا ہنس پڑتی ہے۔۔۔

باسیل حیران پریشان اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگ

جاتا ہے۔۔

باسیل تمہیں تو میں سمجھدار سمجھتی تھی پر تم کسی لڑکی کے

معاملہ میں اتنے بیوقوف ہو سکتے ہو اندازہ نہیں تھا مجھے اس

بات کا۔۔ شیزا باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کہنا کیا چاہتی ہو۔؟؟ باسیل اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر

شیزا کو گھورتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

میں کل چلی جاؤں گی یہاں سے باسیل سوچا جانے سے پہلے اپنے اس

دوست کو واقع میں اس کی شادی کا ایک اچھا سا تحفہ دیتی ہوئی

جاؤں۔۔

شیزا کہتی ہے اور دوبارہ سے روحی کے کاغذات کو

اٹھا کر باسیل کے سامنے آ کھڑی ہوتی ہے۔۔۔

یہ دیکھو۔۔۔ شیزا کاغذات میں موجود ایک تصویر کو باسیل

کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

یہ کیا ہے۔۔؟؟ باسیل تصویر کو پکڑتے ہوئے کہتا ہے۔

تمہاری بیوی کا اصل چہرہ اس کے خوبصورت چہرہ کے پیچھے

چھپا ہوا اصل چہرہ۔۔۔

شیزا کی باتیں سنتے ہوئے باسیل جیسے ہی تصویر کی طرف دیکھتا

ہے وہ دیکھتا ہی رہ جاتا ہے۔۔

روحی ملک زمان سے تمہارے بابا کی موت سے پہلے ملنے کے

لیے گئی تھی انہیں تمہاری جگہ پنچائیت میں بھیجنے والی روحی تھی۔

روحی تمہیں اپنے ساتھ شہر لے گئی تھی اور تمہاری جگہ

حمدان انکل کو جانا پڑا پنچائیت۔۔

باسیل کی نظر مسلسل روحی اور زمان کی ایک ساتھ تصویر پر تھی۔

حمدان صاحب کی موت کی وجہ روحی ہے وہ اپنے بابا کو

اس گاؤں کا سردار بنانا چاہتی تھی اس لیے وہ مکہ زمان سے مل کر

انہیں اپنے راستے سے ہٹانے کا منصوبہ بناتی ہے۔۔

باسیل کے پیروں تلے جیسے زمین کی نکل گئی ہو وہ بلکل

ساکت بے جان ہو چکا تھا۔۔

باسیل کے چہرے پر شک کے تاثرات کو دیکھتے ہوئے شیزا ایک لمبی

گہری سانس لیتی ہے اور ہلکی سی مسکراہٹ

چہرے پر سجاتی ہے۔۔

تم جھوٹ بول رہی ہو۔۔ روحی ایسی لڑکی نہیں ہے وہ پیسوں کے

لیے کسی کی جان کا سودا نہیں کر سکتی ہے۔۔

باسیل شیزا کی طرف قدم اُٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ک پیار میں کیسے پاگل ہو جاتے ہیں یہ صرف سنا تھا پر آج تمہیں

دیکھ کر یقین ہو گیا ہے۔۔

شیزا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

روحی پیسوں سے کتنی محبت کرتی ہے بھول گئے ہو کیا تم باسیل۔۔؟؟

شیزا باسیل کے دونوں بازوؤں کو پکڑے ہوئے غصے میں

کہتی ہے۔۔۔

اس کی ماں نے تم سے شادی کا کہا اس نے کر لی اور کچھ کہا

بھی نہیں جبکہ وہ تمہیں پسند بھی نہیں کرتی تھی۔

شیزا باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل کچھ بول ہی نہیں رہا تھا وہ بس سنے جا رہا تھا اسے اس پل میں کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔

باسیل آج کل کوئی کسی کو بھی خوش دیکھ کر راضی نہیں ہوتا ہے کسی سے کسی کی بھی خوشی برداشت نہیں ہوتی ہے اور ترقی تو بلکل بھی نہیں۔۔۔

شیزا باسیل کو دیکھتے ہوئے اس کے بازوؤں سے ہاتھ ہٹا کر اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیتی ہے۔

باسیل میں نے تم سے کتنی محبت کی تھی اگر تم اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے ہو تم۔۔

باسیل کے چہرے سے اپنے ہاتھوں کو ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل روحی کا مقصد اور اس کے ماں باپ کا مقصد صاف تھا تمہارے بابا کی جگہ حمدان صاحب اور ہیرا بیغم کی جگہ سلطانہ بیغم کو دلوا کر وہ اپنا سپنہ پورے کرنے کے لیے اس ملک کو چھوڑ کر تمہیں چھوڑ کر سب کچھ چھوڑ کر چلی جائے گی جس کی تیاریاں تو وہ پہلے دن سے کر رہی تھی بس تم ہی دیکھنے سے اور سمجھنے سے قاصر ہوئے بیٹھے تھے۔۔

شیزا باسیل پر ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہوش میں آؤں باسیل روحی کا تمہاری زندگی میں آنا تمہاری محبت کی داستان بننے کی وجہ نہیں تھی۔

وہ تم سے تمہاری وہ رخوشی صرف تمہاری ہی نہیں تمہارے ماں باپ کی خوشیاں چھیننے کے لیے آئی تھی اور وہ اپنا کام بہت اچھے سے تقریباً مکمل کر چکی ہے۔۔

بس کچھ دنوں کا انتظار اور بس پھر وہ تم سے راہ فرار اپنی پڑھائی اپنے کریئر کے نام پر لے لیتی۔

شیز اخاموش ہو جاؤ بس خاموش ہو جاؤ۔

سیل اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے لمبی گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تمہارے کہے ہوئے ایک بھی لفظ پر یقین نہیں ہے مجھے

میری روح مجھ سے محبت کرتی ہے وہ مجھے دھوکا نہیں دے سکتی ہے وہ میری خوشیوں کی دشمن نہیں ہے وہ ہی میری خوشی ہے تم کچھ بھی بکواس کر کے اس کے میرے اور درمیان دوری نہیں پیدا کر سکتی ہے۔۔۔

باسیل انگلی اٹھا کر اپنے ایک ایک الفاظ پر زور دیتے ہوئے غصے میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں دوری تو تب پیدا کرتی نا باسیل جب مجھے تم دونوں ایک لگتے تمہاری محبت سچی ہے یا کہ ہے اور اس کی دھوکا چھلاوا ہے۔

تم نے اپنے لیے اسے نہیں چنا تھا وہ تمہارے ماں باپ کا فیصلہ تھا

تم نے ان کے فیصلے کی قدر کر کے ان کی بات کا

مان رکھا اور روحی نے اپنے ماں باپ کی خواہش کا مان رکھ کر تم سے

شادی کی کیا اسے اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ اس کی شادی کس

سے ہونے جا رہی ہے۔۔؟؟

شیزا اپنی ہر ممکن کوشش کر کے باسیل کو شک میں مبتلا کر رہی تھی۔

اسے سب پتا تھا اسے پتا تھا کہ اس کی شادی کس سے ہو رہی ہے

پہلے وہ لوگ بدر سے اس کی شادی کروانے کے

لیے مان گئے تھے پھر اچانک سے اس کی جگہ وہ لوگ تم سے

اس کی شادی کروانا چاہتے تھے۔۔؟؟

کیوں۔۔؟؟؟ کیونکہ تمہارے پاس بدر سے زیادہ پاور ہے تم سے شادی کر کے

روحی آسانی سے اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتی ہے

اور وہ ہو بھی گئی تمہاری پریس کانفرنس سنی تھی میں نے تم نے

یہ گاؤں اور آس پاس کے سارے گاؤں کی زمہ داری فیروز صاحب کو

دے دی بدر کا تو صرف نام ہو گا حقیقت میں یہ سب کچھ

سنبھالنے والے تو فیروز صاحب ہی ہونگے نا۔۔؟؟؟

شیزا ایک بار پھر سے باسیل کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

اسے اپنی باتوں پر یقین دلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل میرا مقصد تمہیں سچ کا آئینہ دیکھنا تھا باقی فیصلہ تمہارا ہو گا

اگر تمہیں پھر بھی میری باتوں پر یقین نہیں ہے تو تم خود

روحی سے ان کاغذات کے بارے میں اس تصویر کے بارے میں پوچھ کر

دیکھ لو۔۔

لیکن پلز زاس کے سامنے مہرین کا ذکر مت کرنا وہ بہت مشکلوں سے

روحی کی سچائی میرے سامنے لائی تھی۔

تم روحی کے غصہ کو بھی جانتے ہو اگر اسے پتا چل گیا کہ

اس کی دوست نے جو اس کا ہر راز جانتی ہے وہ اس کی سچائی ہمیں

بتا چکی ہے تو وہ ایک جھوٹ کو چھپانے کے لیے ہزاروں جھوٹ کا

ہاتھ تھام لے گی۔۔

لیکن اگر تمہیں مہرین سے پوچھنا ہے تم اس سے پوچھ سکتے ہو۔۔

پر فون پر کیونکہ وہ بھی گاؤں سے جا چکی ہے۔۔

میری بھی فون پر بات ہوئی تھی اس سے اور جو بات ہوئی تھی اس

کی ریکارڈنگ میں تمہیں بھجوا دوں گی۔۔

شیزا کہتی ہے اور کہتے ہی پانے فون سے ریکارڈنگ باسیل کے

نمبر پر بھیج دیتی ہے۔۔

اپنی زندگی کا ایک اہم اور بہت بڑا فیصلہ تو تم غلط کر چکے ہو

اب اسے ٹھیک کرنے کا وقت آئے گا اور یہ ہی ٹھیک وقت ہے

جو کرنا ہے کر لو اس کے پاسپورٹ آنے سے پہلے

اس سے پہلے وہ تمہیں چھوڑ کر جائے تم اسے چھوڑ دو ختم کر اس رشتے کو۔

شیزا بے زاری سے دوٹوک لہجے میں کہتی ہے اور اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں بھینچ کر اپنے غصے کو کنٹرول کرتی ہے۔۔

میں جا رہی ہوں باسیل اب اور کچھ بھی نہیں کہوں گی میں نے جو کہنا تھا جو دیکھنا تھا وہ سب میں کر چکی ہوں اب تمہیں میرے سچ پر یقین کرنا ہے یا روحی کے جھوٹ پر یہ تمہارا فیصلہ ہے میں کچھ بھی نہیں کہوں گی۔۔۔

شیزا باسیل کے پریشان چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی بے کو پورے یقین سے کہتی ہے اور کہہ کر ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے باسیل کے کمرے میں سے نکل جاتی ہے۔۔

روحی بدر کے ساتھ ہنستے ہوئے واپس حویلی میں داخل ہو رہی ہوتی ہے سیڑھیوں سے پر سکون اور ہنستے ہوئے

شیزا کو دیکھ کر روحی کے چہرے سے ہنسی غائب ہو جاتی ہے۔

شیزا روحی کو دیکھ کر جلدی سے اس کے گلے سے آ لگتی ہے۔

اور اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی میری دعا قبول ہونے والی ہے شیزا کہتے ہی روحی کے ماتھے پر کس کر دیتی ہے۔

چھوڑو مجھے یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔روحی اپنے چہرے سے شیزا کے ہاتھوں کو جھٹک کر دور کرتی ہے۔

یہ کس دعا کے قبول ہونے کی اتنی خوشی ہو رہی ہے تمہیں۔۔؟؟

روحی اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر شیزا سے پوچھتی ہے۔۔

ابھی ہوئی نہیں ہے بس ہونے والی ہے یقین ہے مجھے اس بات کا۔۔

شیزا روحی سے سامنے ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

بدر بھی حیران کن نظروں سے شیزا کو دیکھتے ہوئے بیزاری میں

سر ہلاتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھانے لگتا ہے۔

روحی تم ٹھیک کہہ رہی تھی کہ باسیل میرا کبھی نہیں ہو سکتا ہے

پر اب سچ کہوں نا تو میں نے اسے پانے کی خواہش بھی چھوڑ دی ہے

باسیل تم سے محبت کرتا ہے اور مجھے اس بات پر یقین

آگیا ہے۔۔

شیزا روحی کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے

ہوئے نظریں جھکائے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں کل چلی جاؤں گی روحی باسیل کو چھوڑ کر اس حویلی کو

چھوڑ کر امید ہے مجھے کہ تم میری محبت کا اچھے سے خیال

رکھو گی۔۔۔

شیزا روحی کے ہاتھوں پر اپنی نظریں جمائے ہوئے کہتی ہے۔۔

اچانک سے کیا ہو گیا ہے تمہیں شیزا۔۔؟؟؟

کل تک تو تم مجھ سے انہیں چھیننے کی کوشش کر رہی تھی اور اب

تم خود ہی انہیں چھوڑ رہی ہو۔۔؟؟؟

ں کل تک اسے پانے کی خواہش مند تھی پر اب نہیں ہوں اب میں نے

سب میرے اللہ پر چھوڑ دیا ہے وہ جو فیصلہ کریں' گے

مجھے وہ قبول ہے۔۔۔

شیزا کی بات پر روحی کو تسلی تو نہیں ہو رہی تھی لیکن پھر بھی وہ

بڑا دل کر کے اور کوئی بھی الٹی سیدھی سوچ

دل اور دماغ میں لائے بغیر ہی شیزا کی بات پر متفق ہو کر ہاں میں سر

ہلا دیتی ہے۔۔

اللہ سے بہتر اور کوئی ہمارے لیے بہترین فیصلہ نہیں کر سکتا ہے

یر دیر سے ہی سہی پر آپ کو عقل آ گئی ہے بیت اچھا فیصلہ کیا ہے آپ

نے شیزا اس بات پر آپ کو میں آپ کی عزت جو میں بدتمیزی

میں کنورٹ کر لی تھی وہ اب واپس دیتی ہوں۔۔

روحی اب شیزا کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

پیار سے کہتی ہے۔

اللہ آپ کو بہت ساری خوشیاں دیں اور جو آپ کے لیے بہتر ہو

وہ جلد سے جلد آپ کے نصیب میں لکھ دیں۔۔

روحی ہنستے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آمین۔۔۔ شیزا سر جھکا کر کہتی ہے۔۔

آمین۔۔۔ روحی بھی شیزا کا جھکا ہوا سر دیکھ کر کہتی ہے۔

میں چلتی ہوں انکل کو صبح سے نہیں دیکھا زندہ رہنے کے لیے

مجھے اپنے شوہر کا دیدار تو کرنا ہو گا نا۔۔۔؟؟

روحی کہتی ہے اور کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بھاگ جاتی ہے۔۔

باسیل روحی کے کاغذات کو واپس اس کے بیگ میں ڈال دیتا ہے اور خود ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے درد کو آگنور کرتے ہوئے وہ اپنی کمیز پہن رہا ہوتا ہے۔۔

انکل۔۔۔؟؟ روحی ہنستے ہوئے کمرے میں داخل ہوتی ہے۔

باسیل پلٹ کر اس کی طرف دیکھتا بھی نہیں دیکھا وہ اپنے دماغ کے خیالات سے باہر نکلتا تو ہی تو کچھ اور سنتا۔۔۔

روحی باسیل کا کوئی ریکشن نا دیکھتے ہوئے دروازے کو بند کیے باسیل کے پاس جا کھڑی ہوتی ہے

پھر بھی اس کی توجہ خود پر نا دیکھتے ہوئے روحی باسیل کے سامنے آ کھڑی ہوتی ہے۔۔

آپ کہاں کھوئے ہوئے ہیں مجھے سن بھی نہیں رہے ہیں۔۔؟؟

روحی باسیل کے ہاتھ اس کی کمیز سے ہٹا کر خود اس کی کمیز کو ٹھیک کرتے ہوئے اس کی شرٹ کے بٹن بند کرنے لگ جاتی ہے۔۔

سیل کی نظریں روحی کے چہرے پر اس کے چہرے کے ایک ایک نقوشِ پر ٹیکی ہوئی تھی۔۔

باسیل روحی کے چہرے کو دیکھے جا رہا تھا اور ذہین میں شیزا کی باتوں کو ہٹانے کی کوششیں کرتا جا رہا تھا۔

انکل۔۔؟؟روحی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے

کیا ہوا ہے آپ کو۔۔؟؟طبیعت ٹھیک نہیں ہے کیا آپ کی۔۔؟؟

روحی فکر مندی سے پوچھتی ہے پر نا جانے کیوں باسیل کو اب اس کا

فکر کرنا صرف ناٹک کرنا لگ رہا تھا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔!!.

باسیل مختصر سا جواب دیتے ہوئے روحی سے دور کے

ہو کر الماری کی طرف اپنے قدم بڑھاتا ہے۔۔

روحی باسیل کے لہجے میں بے رخی کو محسوس کرتے ہوئے اس کی

طرف رخ موڑ کر اسے دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

باسیل آپ ناراض ہیں کیا مجھ سے۔۔؟؟روحی باسیل کا رخ اپنی

طرف متوجہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

نہیں میں کس بات پر ناراض ہوں گا تم سے۔۔؟؟ناراض ہونے کے

لیے وجہ کا ہونا ضروری ہوتا ہے

اور ابھی وہ مجھے ملی نہیں ہے۔۔۔

سیل کوٹ پہنتے ہوئے روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

تو پھر آپ ایسے کیوں مجھ سے بات کر رہے ہیں۔۔؟؟

روحی باسیل کی طرف اپنا ایک قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے تو

باسیل جلدی سے واپس ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھ جاتا ہے۔۔

روحی کو باسیل کا رویہ اس کا لہجہ بدلہ ہوا لگ رہا تھا پر اس سے پوچھنے کی ہمت نہیں ہو پا رہی تھی۔۔

باسیل اگر آپ ناراض ہیں تو مجھے وجہ تو بتائیں

ایسے منہ تو نا موڑیں آپ مجھ سے۔۔

روحی باسیل کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں نے کہہ دیا ہے نا میں ناراض نہیں ہوں اور مجھے اس کی کوئی ٹھوس وجہ ملی نہیں ہے اب تک

جب مل جائے گی اور یقین بھی ہو جائے گا تو پھر دیکھو گی تم میری ناراضگی۔۔

باسیل ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

اور کہہ کر جلدی سے پلٹ کر روحی کے مایوس چہرہ کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیتا ہے مجھے کچھ کام ہے میں مکمل کر کے ولیمے سے پہلے آجاؤں گا۔۔

باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی جواباً ہاں میں سر ہلا دیتی ہے۔

اور باسیل ڈریسنگ ٹیبل سے اپنا فون اٹھا کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا کمرے میں سے باہر نکل جاتا ہے۔۔۔

انہیں کچھ تو ہوا ہے بتا کیوں نہیں رہے ہیں مجھے۔۔ روحی دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

Rooh E Basil ♥

Episode No 43

By Saleha Iqbal ...🦋

_____:

ئمہ اور روحی ولیمے کے لیے پارلر جا رہی تھی پارلر کی تقریب رات کی

تھی اور وہ دونوں دوپہر سے ہی بدر کے

ساتھ پارلر جا رہی تھیں۔۔۔

ئمہ بدر کے ساتھ آگے والے سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی اور روحی آئمہ

کے پیچھے ٹیڑھی ہو کر شیشے سے ٹیک لگائے ہوئے وہ باسیل کے بدلے

رویہ کو سمجھنے کی کوششوں میں لگی ہوئی تھی۔۔

وحی کا اداس چہرہ بار بار بدر شیشے میں سے دیکھ رہا تھا صبح تک وہ

ہنستی مسکراتی ہوئی نظر آ رہی تھی پر اب اچانک سے

اس کے چہرے سے ہر خوشی غائب ہو چکی تھی۔

وحی۔۔؟؟ بدر اسے آواز لگاتا ہے پر وہ اپنے خیالوں میں گہرائی میں

ڈوب چکی تھی اسے کچھ سنائی دے کر بھی سنائی نہیں

دے رہا تھا۔۔

روحی۔۔۔ بدر اس بار تھوڑا بلند آواز میں کہتا ہے

بدر کی آواز پر روحی جھٹ سے جھٹکا کھا کر بدر کی طرف دیکھتی ہے پر اس کا سر ابھی بھی کھڑکی سے ٹیکا ہوا تھا۔۔

روحی اشاروں سے بدر سے کیا ہوا پوچھتی ہے۔۔

نا وہ سر ہلاتی ہے اور نا ہی کوئی چہرے پر ایکسپریشن دیے وہ بدر کو دیکھتی ہے۔۔

ٹھیک ہو۔۔؟؟؟ بدر گاڑی روک کر روحی کی طرف پلٹ کر دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

بدر کو دیکھتے ہوئے آئمہ بھی روحی کو دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔۔

روحی آئمہ کی معصوم سی شکل دیکھ کر مسکراتے ہوئے سیدھی ہو کر بیٹھ جاتی ہے۔۔

بدر ایک بات پوچھوں۔۔؟؟ روحی سیدھی ہو کر بیٹھتی ہے اور اپنے کندھوں پر دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے بدر اور آئمہ کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

پوچھو۔۔!!!

بدر اطمینان پر سکون لہجے میں کہتا ہے۔

اگر۔۔۔ روحی کہتے کہتے رک جاتی ہے اور خود ہی شیشے سے باہر دیکھتے ہوئے اپنے آنسوؤں کو ضبط کر کے دوبارہ مسکراتے ہوئے بدر کو دیکھتے ہوئے نا میں سر ہلا دیتی ہے۔۔

کچھ نہیں۔۔۔روحی ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

آئمہ اور بدر روحی کی اس الجھنوں کو اچھے سے

محسوس کر رہے تھے بدر اور آئمہ ایک دوسرے کو دیکھ کر اس سے

کچھ بھی کہنے سے روک دیتے ہیں۔

بدر اپنی سیٹ پر سیدھا ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور دوبارہ گاڑی کو

اسٹارٹ کر دیتا ہے۔۔۔

روحی بھی دوبارہ سیٹ سے پشت ٹیکائے ہوئے اپنی آنکھیں بند

کر لیتی ہے۔۔

کچھ ہی دیر بعد وہ لوگ شہر کے سب سے بڑے اور سب سے خوبصورت

پارلر کی پارکنگ ایریا میں پہنچ چکے تھے۔۔۔

بدر گاڑی سے نکل کر پارلر کے دروازے پر اندر کھڑے ہوئے لڑکوں

کو اشارہ کر کے بلاتا ہے اور

انہیں گاڑی کی ڈگی میں سے روحی اور آئمہ کے لہنگے وغیرہ

نکال کر انہیں دیتا ہے اور آئمہ اور روحی کو باہر آنے کے لیے

آواز لگاتا ہے بدر کی آواز پر دونوں گاڑی سے باہر نکل جاتی ہے۔۔

روحی بار بار اپنے فون کی طرف دیکھے جا رہی تھی وہ باسیل کی کال

کی منتظر تھی پر اس نے ایک بار بھی کال اسے اب تک کال نہیں کی تھی۔

روحی باسیل کو خود بھی کال نہیں کرتی ہے اور اپنا فون گاڑی میں

ہی پھینک کر وہ آئمہ کے ساتھ پارلر کے اندر چلی جاتی ہے۔

بدر بھی انہیں اندر جاتا ہوا دیکھ کر خود بھی گاڑی میں سوار ہو کر

واپس حویلی میں لا جاتا ہے۔

روحی کا فون بھی بدر کی گاڑی میں ہی رہ جاتا ہے اور آئمہ اپنے پاس

فون رکھتی ہی نہیں ہے۔

....

شام سے رات ہو چکی تھی حویلی میں لوگوں کے آنے کی شروعات ہو

چکی تھی ہو طرف لوگوں کو مجموعہ اور شور ہی شور

سنائی دے رہا تھا۔۔

بدر بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس اپنے کمرے میں

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہوئے

اپنی ٹائی باندھنے کی کوشش کر رہا تھا جو اس سے پچھلے

10 منٹ سے بندھ ہی نہیں رہی تھی الٹا اسے بیزار کرتی جا رہی تھی۔

آئمہ اور روحی کو لینے جانے کا ٹائم ہوا پڑا ہے اس کے دل کی

دھڑکنیں تیزی سے بڑھتی جا رہی تھی اور اوپر سے اس کا سر بھی غصے میں

ٹائی کی وجہ سے گرم ہوتا جا رہا تھا۔۔

شرافت سے بندھ جاؤ تم ٹائی ورنہ تمہارے بغیر بھی

میرا ولیمہ پھر بھی ہو جائے گا۔۔

بدر اپنے ہاتھ میں ٹائی پکڑ کر غصے میں کہتا ہے۔

میں آخری بار تمہیں باندھ رہا ہوں اگر تم اب نہیں بندھی نا تو میں تمہیں

اسی کھڑکی سے پھینک کر مار دوں گا۔۔۔

بدر غصے میں کہتے ہوئے ایک بار پھر سے ٹائی باندھنے لگتا ہے

جو اس بار بھی اس سے نہیں بندھتی ہے بدر زور سے

ٹائی کو فرش پر پھینک کر کمرے سے باہر جانے کے لیے اپنے قدم

آگے کی طرف بڑھاتا ہے تو دروازے پر اسی وقت باسیل

دستک دینے ہی والا ہوتا ہے۔۔

بھائی۔۔؟؟ بدر اچانک سے اسے دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے

تیار ہو گئے تم۔۔؟؟ باسیل دروازے پر کھڑے ہوئے ہی پوچھتا

ہے وہ بدر کے پھولوں سے سجے ہوئے کمرے میں

اپنی سرسری سی نظر ڈال کر واپس بدر کی طرف دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔۔

جی بھائی باقی ٹائی نہیں بندھ رہی ہے تنگ کر دیا ہے اس نے

بدر زمین پر کالے رنگ کی ٹائی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

گندا سا منہ بنا کر کہتا ہے۔۔

لے آؤ اسے اٹھا کر میں باندھ دیتا ہوں اور آجاؤ باہر مجھے کچھ بات

بھی کرنی ہے تم سے۔۔

باسیل کہتے ہی اپنے قدموں کو مذید اس کے کمرے سے پیچھے

کرتا ہے۔

بھائی آپ اندر آجائیں ہم یہاں بات کر لیتے ہیں۔۔!!

بدر اندر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں تم ٹائی اٹھالاؤ ہم چھت پر چل کر بات کریں گے۔۔

باسیل کہتے ہی اپنا رخ موڑ لیتا ہے۔۔

جی بھائی۔۔بدر باسیل کی پیٹھ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے

اور جلدی سے اپنی ٹائی اٹھا کر باسیل کے پیچھے پیچھے چل پڑتا ہے۔

دونوں بھائی قدم سے قدم ملا کر چلتے تھے باسیل اپنے قدموں کے ساتھ

ساتھ اٹھتے ہوئے بدر کے قدموں کو دیکھ کر وہ خوش ہو رہا تھا۔۔

دونوں جلدی ہی چھت پر پہنچ جاتے ہیں

آج وہ دوسری بار ایک ساتھ اپنے ہی حویلی کی چھت پر آئے تھے

بدر اور باسیل دونوں کی نظریں اس وقت

گھر کے پیچھے والے گارڈن کی جگمگاتی ہوئی روشنیوں پر

اور ان روشنیوں کے درمیان موجود گھر کے افرادوں پر اور گاؤں

کے لوگوں پر ٹیکی ہوئی۔

کاش آج بابا ہمارے ساتھ ہوتے بھائی تو آج یہ روشنیاں یہ

خوشیاں بابا کے چہرے پر مسکراہٹ ضرور بکھیر دیتی۔۔

انہیں گھر میں ایسے انتظامات کروانا کتنا پسند تھا۔

بدر ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

ان کا بس نہیں چلتا کہ وہ بنا بات کہ پورے گاؤں کو ایسے ہی سجا

کر رکھتے۔۔

باسیل بھی مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بابا کے بعد آپ ہی ہیں جو یہ سب کر سکتے ہیں بھائی

ان کی خواہشات کو پورا کرنا آپ تقریباً کر چکے ہیں اس گاؤں میں

بلڈنگیں بنوا کر اب باقی ان کی کوئی خواہش رہ بھی گئی ہے

مجھے نہیں لگتا ہے۔۔۔

بدر مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

لگتا تو مجھے بھی ہے کہ ان کی جتنی ہو سکتی تھی اتنی زمیداریوں

کو مکمل کر چکا ہوں اب جو رہ گئے ہیں وہ تمہاری اور چاچو کی زمیداری

ہے کیونکہ میرے واپس جانے کا وقت قریب آچکا ہے۔۔

باسیل بدر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کے چہرے کی طرف

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

کیا مطلب ہے آپ کا بھائی۔۔؟؟ بدر حیرانگی سے پوچھتا ہے

مطلب صاف سیدھا سمپل سا ہے میرے بھائی

میں اس گاؤں کا سربراہ نہیں تھا میں نے اپنے بابا کی ادھوری

چیزوں کو مکمل کرنے کے لیے یہاں رکنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔

جتنا مجھ سے ہو سکتا تھا اتنا میں کر چکا ہوں اب میں ان ذمہ داریوں

تمہارے اور چاچو کے سپرد کر کے اپنی دوسری ذمہ داریوں کی طرف

بڑھنا چاہتا ہوں۔۔

کون سی دوسری زمہ داریاں آپ روحی کی بات کر رہے ہیں۔؟؟

بدر شرارتا لہجے میں کہتا ہے۔

باسیل جواباً ہلکا سا مسکرا کر بدر کے کندھے سے اپنا ہاتھ

ہٹا لیتا ہے۔۔

بھائی پوچھنا بنتا نہیں ہے لیکن کیا آپ کے روحی کے درمیان

کچھ نہیں ٹھیک نہیں ہے کیا۔۔؟؟

بدر کی بات پر باسیل بڑی بڑی آنکھیں کیے اس کی طرف دیکھنے

لگ جاتا ہے۔۔

بھائی ایسے تو مت دیکھیں مجھے میں جانتا ہوں کہ وہ آپ کی بیوی

ہے آپ کو وہ ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے اور عزیز ہونے بھی

چاہیے روحی ہے ہی اتنی پیاری اتنی حساس

بتائے گی نہیں لیکن اپنی ہر مشکلات کا حل خود تلاش کرنے کی

اس سٹیویشن سے خود کو نکالنے کی ہر ممکن کوشش خود سے

ہی کرتی رہتی ہے۔۔

بدر کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی تھی روحی کی باتوں پر

آپ کو پتا ہے بھائی روحی نے بچپن سے ہی جتنے بھی

لوگوں سے پیسے نکلوائیں ہیں ان سب کا اس نے کیا کیا ہے۔۔؟؟

بدر مسکراتی ہوئی نظروں سے باسیل کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے

کیا کیا ہے۔۔؟؟ باسیل پوچھتا ہے۔

اس نے ان میں سے ایک روپے بھی خود بھی حرام کر دیا تھا۔

کرکٹ کے نام پر وہ چھوٹے بچوں کو گیم میں جیتوا کر وہ سارے

پیسے ہمیشہ ان غریب بچوں کو دے دیتی تھی

تاکہ انہیں احسان بھی جا لگے اور جیتنے کی خوشی سے ان کے گھر والے

بھی کسی کا احسان مانے بغیر سکون سے کھانا کھا کر

اپنا پیٹ بھریں۔۔

بدر کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی روحی کی بارے میں

کہتے ہوئے۔۔۔

بھائی مجھے کہنا نہیں چاہیے پر کسی تیسرے کی وجہ سے روحی

کا دل مت توڑنا آپ وہ دیکھنے میں اسٹورنگ اور بڑبڑانے

والی لڑکی ہے پر میری بہن اصل میں بہت احساس ہو گئی ہے۔

آپ کو لے کر تو وہ بہت زیادہ ہی ہو گئی ہے اب۔۔۔

پورا دن اس کے زبان پر اب آپ کا نام رہتا ہے اور آپ کا نام لینے سے

جو مسکراہٹ آتی ہے وہ بلکل ویسی ہوتی ہے جیسی وہ

گجروں کو دیکھ کر کھل جاتی ہے۔۔

ایک طرف اس کے گجرے اور دوسری طرف اب آپ یہ دو

واحد ہیں جو اس کے چہرے پر سجی ہوئی مسکراہٹ کی وجہ ہیں

اور ان کے نا ملنے پر مایوسی کی بھی۔۔۔

بدر اشاروں اشاروں میں ہی شیزا کا ذکر کر رہا تھا

وہ کھل کر کہہ نہیں پا رہا تھا کیونکہ وہ باسیل کی دوست بھی

ہے۔

جانتا ہوں میں اپنی بیوی کو تم فکر مت کرو اپنی ٹریننگ کو
مکمل کرو اور چاچو کے ساتھ گاؤں کی زمہ داری کو بانٹوں ان پر
مکمل بوجھ ڈالنا بہتر نہیں ہو گا۔
چاچو بھی اس فیلڈ میں نئے ہیں اور تم بھی ایک نئی جینریشن
اور ایک پورانی جینریشن مل کر اس گاؤں کے ساتھ ساتھ ہمارے اب
نئے گاؤں کو بھی ترقی پر پہنچانے میں
یقیناً اپنا اہم کردار ادا کریں گے اور مجھے اور بابا کو مایوس
نہیں کریں گے۔۔۔
باسیل بدر کا رخ اپنی طرف متوجہ کر کے اس کے ہاتھ سے
ٹائی پکڑ کر اسے باندھتے ہوئے کہتا ہے۔۔
اور باندھ کر بدر کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اس کی
آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔
مجھے آئمہ کی طرف سے بھی تمہاری کسی بھی قسم کی کوئی
شکایت نہیں ملنے چاہیے بدر
وہ بیوی ہے تمہاری جو بھی ہے اب وہ ہی ہے اس کے علاوہ نا تو
تمہاری زبان پر کسی کا ذکر ہونا چاہیے اور نا ہی یہ نظریں کسی
اور کی طرف اٹھنی چاہیے۔۔۔
باسیل دو ٹوک لہجے میں بدر کے کندھوں کو تھپتھپاتے ہوئے
کہتا ہے۔۔

فکر مت کریں آپ بھائی شکایت کا موقع نہیں ملے گا آپ کو۔۔

بدر ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مجھے اپنی ٹریننگ تک کی مہلت چاہئے پھر میں چاچو کی

جگہ پولیس اسٹیشن کو اس گاؤں کے ساتھ باقی گاؤں کو بھی دیکھ

وں گا لیکن یہ پنچائیت وغیرہ یہ سب آپ چاچو سے ہی کہیں

کہ وہ ہی دیکھیں وہ ایک دو بار بابا کے ساتھ گئے ہیں

پنچائیت میں۔۔

ویسے سچ کہوں بھائی چاچو کو بھی ایسے لمبے لمبے پنچائیت کے

فیصلوں میں پڑنا پسند نہیں ہے۔۔

اس لیے تو وہ پولیس میں گئے تھے اور انہیں دیکھ دیکھ کر

مجھے پولیس میں جانے کا شوق چڑھا تھا۔۔۔

بدر اپنے گلے میں ٹائی کو ٹھیک کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

شوق کا کوئی مول نہیں ہوتا ہے جب زمہ داریاں کندھوں پر پڑتی ہیں

شوق کو پورا کرو لیکن امی داریوں کے آگے اسے

اولین ترجیح دینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

باسیل سخت لہجے میں کہتا ہے اور سامنے کھڑے ہوئے بدر کو

چند الفاظوں میں ہی اپنی بات کا مکمل مطلب سمجھا دیتا ہے۔

جاؤ اپنی اور میری بیوی کو لے آؤ غصہ میں تپی پڑی ہو نگی

دونوں وہاں پر۔۔

باسیل کہتا ہے اور کہہ کر اپنے دونوں ہاتھ ریلنگ پر رکھ کر دوبارہ

نیچے کی طرف دیکھنے لگ جاتا ہے۔

بھائی آپ نہیں جائیں گے۔۔؟؟ بدر باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔۔

نہیں تم جاؤ لے آؤ انہیں مجھے کچھ کام ہے۔۔

باسیل گردن موڑ کر بدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

بدر ہاں میں سر ہلاتے ہوئے وہاں سے چلا جاتا ہے۔

بدر کے جاتے ہی باسیل کا فون بج پڑتا ہے جیسے بنا دیکھے ہی باسیل

فون کان سے لگاتا ہے۔۔

ٹھیک ہے آجاؤ۔۔۔باسیل کہتے ہی فون کاٹ دیتا ہے

اور خود بھی اپنے کمرے میں تیار ہونے کے لیے چلا جاتا ہے۔۔

باسیل بھی اپنا نیوی بلیو کلر کا تھری پیس سوٹ پہن کر ڈریسنگ

ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو کر اپنے ہاتھ میں گھڑی پہن کر

وہ اپنے فون پر نظریں جمائے ہوئے کسی کی کال کا منتظر تھا۔

فون پر کال ابھی آئی ہی تھی کہ بیل کے بجنے سے پہلے ہی فون

اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے وہ ہینگر سے کھینچتے ہوئے کمرے سے

باہر نکل جاتا ہے۔

بدر کافی دیر بعد پارلر پہنچ گیا تھا بنا کوٹ پہننے ہوئے
وہ اپنی گاڑی سے باہر نکل کر دروازے پر کھڑے ہوئے گارڈز کو اندر
سے لڑکیوں کو بلوانے کا کہتا ہے۔
بدر کے کہنے پر گارڈ فوراً سے اندر جاتا ہے اور آئمہ اور روحی کو جو صوفے پر
تھکاوٹ سے چور تیار ہو کر پچھلے دو گھنٹوں سے بیزار بیٹھی ہوئی تھیں۔
آئمہ نے ڈارک مہرون کل کر گولڈن کلر کے کام سے بھرا ہوا
لہنگا پہننا ہوا تھا جس کی چو کی چھوٹی تھی جس میں سے ہلکا ہلکا
سا اس کا پیٹ دیکھائی دے رہا تھا۔۔
پر دوپٹہ سے اسے اس طرح سیٹ کیا ہوا تھا کہ پیٹ زیادہ واضح
نہیں ہو رہا تھا۔۔
گولڈن کلر کی برائیڈل جیولری پہنے ہوئے پیروں میں گولڈن کلر کی
ہیلز پہنے کر وہ صوفے سے پشت ٹیکائے ہوئے اسٹرا کی مدد سے
کولڈ ڈرنک پی پی کر دونوں اپنا ٹائم پاس کر رہی تھیں۔
دونوں ایک دوسرے سے باتیں کر کر کے بھی تھک چکی تھی اب کچھ کہنے
کو یا پھر بتانے کو بچا ہی نہیں تھا ایک دوسرے کے پاس
روحی نے بھی لہنگا پہننا ہوا تھا پر وہ آئمہ کے لہنگے جتنا بھاری بھرکم
نہیں تھا لیکن پھر بھی کافی بھاری تھا روحی نے بلیک گولڈن کلر کا
لہنگا پہننا ہوا تھا جس کی چولی آئمہ کی چولی جیسی ہی
چھوٹی تھی پر لٹکن کی وجہ سے وہ کھالی جگہ خود ہی فل ہو جاتی ہے

اور روحی کے پیٹ کو اچھے سے چھپا دیتی ہے۔۔

گولڈن کلر کا نارمل سا پارٹی میک آپ کیے ہوئے بالوں میں ہلکے ہلکے

سے کرلز کروائے ہوئے ماتھے پر ماتھا ٹیکا سجائے ہوئے وہ

بھی کسی دلہن سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔

دونوں اس وقت بے حد خوبصورت بے حد پیاری لگ رہی تھیں

پر دونوں کے چہروں پر تھکاوٹ سے چور اسوقت 12 بجے ہوئے تھے۔

بس میں تھک گئی ہوں میں تو جا رہی ہوں کپڑے بدلنے

کوئی آ ہی نہیں رہا ہے ہمیں لینے کے لیے میں کپڑے چینج کر لوں پھر

ٹیکسی ڈھونڈ کر لاتی ہوں تمہارے لیے۔۔۔

روحی کہہ کر اٹھ ہی رہی تھی کہ گارڈز لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا

اندر آتا ہے اور روحی اور آئمہ کو انہیں لینے کے لیے آئیں ہیں ان کا

بتا کر فوراً اس باہر واپس چل جاتا ہے۔۔

بدر اس کچھ وقت کے لیے دروازے سے دور بھیج دیتا ہے جب تک آئمہ

اور روحی گاڑی میں ناسوار ہو جائیں۔۔

گارڈ کے بتانے پر دونوں جلدی سے اپنے اپنے لہنگوں کو ہاتھ میں پکڑے

ہوئے باہر کی جانب بڑھنے لگتی ہے۔۔

روحی کو لگا تھا کہ شاید باسیل بھی آیا ہے وہ ایک نظر خود کو

آئینہ میں دیکھتے ہوئے اپنے سر پر دوپٹہ کو ٹھیک کر کے

ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے باہر کی جانب اپنے قدم

بڑھاتی ہے۔۔

پر شیشے میں سے وہ صرف بدر کو کھڑا دیکھ کر واپس

پارلر میں صوفے پر جا بیٹھتی ہے۔۔

آئمہ اپنے ہاتھوں میں ڈارک مہرون کلر کے لہنگے کو پکڑے ہوئے

بالوں میں جوڑا بنائے ہوئے برائیڈل میک آپ کروائے ہوئے وہ بدر کے پورے

ہوش وحواس کو اڑانے میں کامیاب ہو چکی تھی۔۔

بدر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے گاڑی سے پشت ٹیکائے ہوئے وہ

ان دونوں کے آنے کا انتظار کر رہا تھا ادھر ادھر دیکھتے ہوئے وہ سرسری

سی نظر اٹھا کر پارلر کے شیشے کے دروازے میں سے اندر کی طرف

دیکھتا ہے

بدر آئمہ کو اندر سے آتا ہوا دیکھتا ہے اور بس دیکھتا ہی رہ جاتا ہے

وہ اس کے لیے دروازہ کھولنے والا تھا پر وہ بھول جاتا ہے

بدر نے آج پہلی بار آئمہ کو تیار دیکھا تو چاہ کر بھی اپنی نظریں اس

پر کڑا ہی نہیں پا رہا تھا آنکھوں میں جیسے آئمہ کے خوبصورت سے

چہرے کو اسی پل بسا لینا چاہتا ہے۔۔

آئمہ اپنے دونوں ہاتھوں سے لہنگے کو پکڑ کر بدر کی آنکھوں کے سامنے

آ کھڑی ہوتی ہے

اور لہنگے کو چھوڑ کر وہ بدر کو مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے

ہوئے اس کے دروازے کو کھولنے کا انتظار کرنے لگتی ہے۔۔

میاں جی دروازے کو کھول دیں گے میں باہر آ جاؤں پھر اچھے سے مجھے

تاڑ لینا۔۔

آئمہ شرارت سے بھرے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔۔

بدر آئمہ کی بات پر سر جھکا کر ہنس پڑتا ہے اور اس کے لیے آگے بڑھ کر دروازے کو کھول کر آئمہ کے لیے دروازے کو کھول کر آئمہ کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگ جاتا ہے پر نظریں مسلسل اس کے چہرے پر ٹیکی ہوئی تھی۔

آئمہ بھی بدر کی طرف دیکھتے ہوئے اپنا ایک ایک قدم اس کی طرف بڑھانے لگتی ہے۔

اور آکر بلکل اس کے سامنے آکھڑی ہوتی ہے

بدر کی آنکھوں کے بلکل سامنے کھڑی ہو کر آئمہ مسکراتے ہوئے بدر کو سر سے پیر تک دیکھنے لگتی ہے۔۔

ماشاءاللہ۔۔بہت پیارے لگ رہے ہیں آپ تو۔۔۔

آئمہ دھڑکتے ہوئے دل سے بدر کی تعریف کرتی ہے۔

اب آپ بھی کچھ بولیں۔۔آئمہ بدر کے دل پر انگلی رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

آئمہ کے انگلی رکھتے ہی بدر کے دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھنے لگ گئی تھی

جیسے ہی بدر اپنے دل پر آئمہ کی انگلی دیکھتا ہے آئمہ جھٹ سے اپنا ہاتھ ہٹا لیتی ہے۔۔

کیا بولوں میں۔۔؟؟بدر بوکھلاتے ہوئے دوبارہ آئمہ کے خوبصورت سے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

آئمہ بدر کی بات پر ہنس پڑتی ہے اور نا میں سر ہلاتے ہوئے

بدر کو کچھ بھی کہنے سے روک دیتی ہے۔۔

کچھ بھی مت کہیں کہہ کر تعریف کروانی ہے تو کیا ہی

فائدہ اس تعریف کا۔۔۔

آئمہ شیشے سے اندر کی طرف روحی کو ڈھونڈنے کی

کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کیا ہوا۔۔؟؟ بدر آئمہ کے حیران کن چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔

روحی بھی تیار تھی وہ آ رہی تھی میرے ساتھ پھر پتا نہیں

کیوں نہیں آئی اندر سے روکیں میں دیکھ کر

آتی ہوں اسے۔۔

آئمہ کہتے ہی اندر جانے کے لیے اپنے قدم بڑھاتی ہے تو بدر جلدی سے

اسکا بازوؤں پکڑ کر اسے اپنے طرف کھینچ لیتا ہے۔۔

آئمہ کے مہرون اور گولڈن چوڑیوں سے بھرے ہوئے دونوں ہاتھ سیدھا

بدر کے سینے پر جا لگتے ہیں۔۔

آئمہ کا پورا وزن اس وقت بدر پر تھا وہ سیڑھیوں پر

بلکل کونے پر کھڑی ہوئی تھی اگر بدر ہلکا سا بھی اس وقت ہلتا تو

آئمہ سیدھا زمین پر گر جاتی۔

بدر آئمہ کو پیٹ سے پکڑ کر اسے سیدھا کھڑے ہونے میں

مدد کرتا ہے۔۔

تم رو کو میں دیکھتا ہوں اسے۔۔بدر کہہ کر آئمہ کو سیدھا کھڑا
کر اس کے لہنگے کو ٹھیک کرتے ہوئے اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھول کر
اسے پیچھے والی سیٹ پر احتیاط سے اندر بیٹھا دیتا ہے۔۔
میں بس ابھی آرہا ہوں گاڑی لوک کر لو اندر سے۔۔
بدر دروازے کو بند کرنے سے پہلے آئمہ کو دیکھتے ہوئے فکر مندی سے
کہتا ہے۔۔
آئمہ ہنستے ہوئے ہاں میں سر ہلا دیتی ہے۔۔
ہنس کیوں رہی ہوں۔۔؟؟بدر آئمہ کی ٹھوڑی پکڑ کر مسکراتے ہوئے
پوچھتا ہے۔۔
آپ مجھے بچوں کی طرح ٹریٹ کر رہے ہیں اس لیے
آئمہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔
تو تم مجھے بڑے بڑے ہونے کا ثبوت دے دو بڑوں والا ٹریٹمنٹ بھی
دے دوں گا میں تمہیں۔۔۔
بدر آئمہ کی شرارت سے ناک کھینچتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر
گاڑی کا دروازہ بند کر کے گارڈ کو اشارہ کر کے آئمہ کے گاڑی کے پاس
آکر کھڑے ہونے کو کہتا ہے۔۔
میں آرہا ہوں۔۔بدر کہتا ہے اور کہہ کر گاڑی کو خود بھی باہر سے
لاک کیے وہ پارلر کے اندر چلا جاتا ہے۔۔

منہ کیوں لٹکایا ہوا ہے میری گڑیا نے۔۔بدر روحی کے سامنے آ کھڑا ہو کر مسکراتے ہوئے کمر پر ہاتھ رکھ کر پوچھتا ہے۔۔

باسیل نہیں آئے۔۔؟؟روحی نم آنکھوں سے بدر کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

بھائی کو کام تھا اس لیے انہوں نے مجھے بھیج دیا تھا۔۔

بدر زمین پر گڈھنوں کے بل بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بدر ایک بات مانو گے۔۔؟؟روحی کی آنکھوں میں آنسوؤں بھر گئے تھے وہ سب نکلنے کے لیے تیار تھے۔۔

ہم بولو۔۔بدر روحی کے گڈھنوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر پیار سے کہتا ہے۔

آئمہ کو لے کر چلے جاؤ میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤ گی روحی۔۔؟؟بدر اس کی بات کاٹ کر کہتا ہے۔

بدر پلزز نا یار مجھے بھی اب تھوڑا اپنی محبت کو آزمانے دو یا پھر آزمائش سے گزرنا ہی ہے میری قسمت میں۔۔

روحی کہتی ہے اور ایک آنسوؤں نکل کر سیدھا بدر کے ہاتھ پر جا گرتا ہے۔۔

روحی روتے تھوڑے ہیں تمہارا شوہر نا سہی تمہارا بھائی تو تمہیں لینے کے لیے آیا ہے نا پلزز میرے ساتھ چلو شاباش رات گہری ہوتی جا رہی ہے۔۔

بدر روحی کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے فکر مندی سے کہتا ہے۔

"Dastane Rooh E Basil ♥

Episode No 45

By Saleha Iqbal ... 🦋

باسیل روحی کی طرف بڑھنے لگتا ہے پر روحی دوبارہ اسے ہاتھ سے

روکنے کا کہہ دیتی ہے۔۔

وہی رک جائیں میری طرف بڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔

کاش کے جو ابھی آپ نے کہا ہے نا میں اس بات پر یقین کر کے

مسکرا دیتی کاش۔۔۔

باسیل مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ مجھے سچ میں طلاق چاہیے

میں یوں پل پل کسی کے لیے تڑپ کر بار بار آزمائش سے

اس تکلیف سے نہیں گزرنا چاہتی ہوں۔۔

میں اتنی بھی بہادر نہیں ہوں کہ جس سے پیار کرتی ہوں

اس کی بے وجہ کی بے رخی پر مجھے آگنور پر میرا دل نا پھٹے

مجھ سے نہیں ہوتا ہے یہ۔۔۔

روحی کی آنکھوں سے تیزی سے آنسوؤں بہنے لگ جاتے ہیں

روحی مشکل سے گہری گہری سانسیں لینے لگتی ہے۔۔

میں اکیلی رہ لوں گی پر میں یہ نہیں برداشت کر سکتی ہوں

مجھے طلاق دے کر ہماری کہانی کو یہی پر ختم کریں پلز۔۔۔

روحی روتے ہوئے باسیل کو چہرہ پر آتے جاتے رنگ دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ایسا کبھی نہیں ہوگا روحی تم مجھے دور نہیں جا سکتی ہوں

میں نہیں جانے دوں گا۔۔

اور کتنا دور جانا باقی ہے۔۔؟؟

روحی باسیل کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی بول پڑتی ہے۔

بتائیں۔۔؟؟ باسیل کی طرف ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

آج پورا دن میں نے کتنا انتظار کیا آپ کا

آنا تو دور فون تک کرنے کا وقت نہیں تھا آپ کے پاس میرے لیے

اب اس سے اور کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔۔؟؟

روحی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر غصہ میں کہتی ہے۔۔

ی کے کندھے سے اس کا دوپٹہ سرک کر اس کے ہاتھ میں آگیا تھا

سیل کی نظر اس کے چہرے سے ہٹ کر اس کے دوپٹہ پر جا ٹکتی ہے۔

باسیل مجھے اپنی اوقات آپ کی زندگی میں پتا چل گئی ہے

اس لیے چیزیں مزید خراب ہو جائیں

اپنے اپنے راستوں کو الگ کر لیتے ہیں سب ختم کریں۔۔

کچھ ختم نہیں ہوگا کچھ بھی نہیں۔۔۔

باسیل سخت لہجے میں کہتا ہے۔

کیوں نہیں ہوگا کیا چاہتے ہیں کہ میں ہمیشہ انتظار کرتی رہو

باسیل نہیں رہنا آپ کے ساتھ اب نہیں رہنا میں نے

آپ کے صرف دو بول کی بات ہے بول دیں اور بس ختم کریں اس رشتے

کو میرے اندر کا صبر جواب دے گیا ہے باسیل

اب آپ کی بے رخی نہیں برداشت کر سکتی ہوں میں آپ کو

اپنی زندگی اپنے کام بہت عزیز ہیں پر مجھے اب صرف آپ عزیز تھے

پر اب کوئی فائدہ نہیں ہے کسی بھی چیز کا سب ختم
ہو گیا ہے دو بول کہہ کر اس کو مکمل طور پر ختم کریں۔۔
روحی باسیل دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھے
جا رہے تھے۔
روحی خاموش ہو جاؤ بس اب خاموش ہو جاؤ۔۔۔
باسیل روحی کو غصے میں دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہتا ہے
اس کی باتیں باسیل کا دل بھی چھلنی کر رہی تھی۔
ایک کی آنکھوں میں غصہ اور دوسرے کی آنکھوں میں غصہ
اور نمی صاف دیکھائی دے رہی تھی۔۔
باسیل روحی کی باتوں پر اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے
غصہ میں روحی کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھتا ہے۔۔
روحی بھی اپنی جگہ پر کھڑی ہوئی باسیل کو اپنی طرف آتا ہوا
دیکھ رہی تھی۔
نا نظریں جھک رہی تھی اور نا ہی قدم پیچھے ہٹ رہے تھے۔
پاگل ہو گئی ہو ایسے کیسے رشتہ ختم کر سکتی ہوں بات بھی کیسے کی
تم نے۔۔؟؟
باسیل روحی کی بازوؤں کو پکڑے ہوئے اس پر اپنی گرفت بڑھاتے
ہوئے کہتا ہے پر گرفت اتنی سخت بھی نا تھی کہ اسے تکلیف ہوتی
یوں آپ کے ذہن میں یہ خیال نہیں آیا تھا جب شیزا نے آپ کو
میرے بارے میں نا جانے کیا کیا کہا تھا۔؟؟

باسیل روحی کی بات پر سوچ میں پڑ جاتا ہے۔۔

باسیل کو سوچ میں گم دیکھ کر روحی کو اپنی بات پر یقین ہو گیا تھا۔ روحی جھٹ سے اپنی بازوؤں کو باسیل کی ہاتھوں سے چھوڑا لیتی ہے۔۔

تمہیں کیسے پتا اس نے مجھے کچھ کہا ہے۔۔۔؟؟

باسیل حیرانگی سے پوچھتا ہے۔۔

تو اس نے سچ میں کچھ کہا تھا اور آپ نے یقین بھی کر لیا تھا اس پر اس نے مجھ سے نا جانے کتنی مرتبہ آپ سے پیار کرتی ہے اس بات کو کہا میں نے تو آپ پر ایک بار بھی سوال نہیں اٹھایا نا ہی کچھ کہا تھا میں نے اور آپ نے اس کی بات پر یقین کر کے مجھ اکیلا چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

روحی کی نظریں مسلسل باسیل کے چہرے پر ٹیکی ہوئی تھی آنکھوں سے آنسوؤں اور تیزی سے بڑھنے لگ جاتے ہیں۔۔

ایسا نہیں ہے میری جان میں سچ میں تھوڑا سا مصروف ہو گیا تھا کام میں بس۔۔

باسیل روحی کو دوبارہ اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاتھ مت لگائیں مجھے دور رہیں مجھ سے۔۔

روحی حلق کے بل چلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

کام کام کام۔۔۔ کام ضروری ہے نا آپ کے لیے تو آپ اپنے کام کو ہی اہمیت دیں مجھے چھوڑ دیں۔۔

روحی گہری سانسیں لیتے ہوئے کہتی ہے

اس سے بولنا نہیں جا رہا تھا وہ اپنے دل پر مکہ مار کر اپنی دل کی

دھڑکنوں کو نارمل کرتی ہے۔

روحی تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے میری جان

ریلیکس ہو جاؤ ایسے نہیں روتے ہیں طبیعت خراب ہو رہی ہے تمہاری

باسیل روحی کو اس بار بازوؤں سے پکڑ کر اپنی طرف

متوجہ کرتے ہوئے فکر مندی سے کہتا ہے۔۔

آپ کیوں فکر کرنے کا ناٹک کر رہے ہیں باسیل اور اب بھی آنے کی

کیا ضرورت تھی آپ کو۔۔؟؟

روحی اپنے آپ کو اس سے دور کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی کے لہجے میں ناراضگی تلخی تھی جیسے باسیل کو اپنے کیے

پر شرمندہ کرنے کے لئے کافی تھا۔۔

روحی کا دوپٹہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر چکا تھا

باسیل کی نظریں اس کے زمین پر پڑے ہوئے دوپٹہ پر ٹیکی ہوئی

تھی وہ اپنے کیے پر پشیمان ہو گیا تھا۔۔

ایسا نہیں ہے روحی کیوں ایسی باتیں کر رہی ہو تم۔۔؟؟

کیوں مجھے تکلیف دے رہی ہو تم۔۔؟؟

باسیل روحی کی طرف بڑھتے ہوئے اس کی نم آنکھوں میں

آنسوؤں سے تر چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

دھڑکتے دل سے کہتا ہے۔۔

میں تکلیف دے رہی ہوں آپ کا کیا جو آپ کرتے ہیں وہ سب ٹھیک ہے

اور میرا کچھ کہنا آپ کو تکلیف دینا ہے بولیں۔۔؟؟

مجھے اس بات سے تکلیف ہوئی تھی کہ آپ نہیں آئے مجھے اس بات

کی تکلیف ہو رہی ہے مجھے اس بات سے تکلیف ہو رہی ہے

کہ آپ نے مجھ پر نہیں اس پر یقین کیا اس کی بات پر یقین کر کے

آپ مجھے چھوڑ کر چلے گئے آپ کی آنکھوں میں اپنے لیے غصہ نظر

آرہا تھا مجھے

روحی باسیل کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دھکا دیتے ہوئے

چیختے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

اب کیوں خاموش ہو گئے ہیں اب بھی کوئی جواب نہیں ہے

آپ کے پاس باسیل۔۔

روحی کی آنکھوں میں نمی تھی پر چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

چھوڑ دیا تھا نا اکیلا تو چھوڑ کر چلے جاتے یوں واپس لوٹ کر مجھ

ہر احسان کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

اس نے جو بھی کہا تھا یقین کر لیتے نا۔۔

روحی کہتے کہتے رک جاتی ہے۔۔۔

آپ نے تو یقین کر لیا تھا۔۔۔؟؟ روحی اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر لمبی گہری

سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو سچ میں اس پر یقین رکھتے ہیں آپ مجھ پر نہیں۔۔؟؟

روحی کی ہر بات باسیل کو لاجواب کر چکی تھی۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے آج خاموش کھڑا تھا جب کہ

ہر سوال کا جواب موجود تھا اس کے پاس۔۔

حی خاموش ہو جاؤ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے بس

خاموش ہو جاؤ۔۔

باسیل روحی کے پاس آکر اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے

ہوئے سخت لہجے میں کہتا ہے۔۔

ں آپ یہ جھوٹی فکر دیکھا رہے ہیں باسیل جب حقیقت میں فکر

نہیں ہے تو ناٹک مت کریں نا۔۔۔

روحی روتے ہوئے ٹوٹے ہوئے لہجے میں باسیل کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہیں کیوں لگتا ہے میری جان کہ میں ناٹک کر رہا ہوں۔۔

میں اپنی بیوی پر یقین نہیں کروں گا اور شیز اپر یقین کروں گا ایسا

کیوں سوچ رہی ہوں میری جان۔

باسیل روحی کے چہرے پر اس کی آنکھوں سے بار بار نکلتے ہوئے

آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیونکہ آپ مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے آپ آئیں بھی نہیں مجھے

ن بھی نہیں کیا میں کہاں ہوں آپ کو کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔

تو میں کیسے نا سوچتی باسیل کہ آپ کو مجھ سے زیادہ اس پر یقین ہے۔۔۔

روحی کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنا رک ہی نہیں رہے تھے

اس کا دل سچ میں بہت زیادہ دکھا ہوا تھا جس کا ثبوت اس کا

لہجہ اور اس کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسوؤں تھے۔۔

مت روؤنا ایسے کیوں مجھے جیتے جی مار رہی ہو میری جان

تھوڑا سا ترس کھا لو مجھ رحم کرو میرے دل پر۔۔

روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہ بھی محبت سے چور

لہجے میں کہتا ہے۔۔

میری لیے میری بیوی سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہے یہ بات جانتی ہو

نا میری شہزادی۔

پھر کیسے سوچ لیا کہ کبھی کوئی تم سے زیادہ اہم ہو سکتا ہے میرے لیے

باسیل بار بار روحی کے چہرے کو اس کے آنسوؤں کو صاف کرتا

ہے پر چہرہ پھر آنسوؤں سے تر ہو جاتا ہے۔۔

وہ۔۔وہ۔ کہتی تھی کہ آپ مجھے چھوڑ دیں گے آپ کو وہ چھین

لے گی مجھے لگا کہ اس کی بد دعا لگ گئی ہے مجھے

روحی روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اس نے تمہیں بد دعا دی تھی۔۔؟؟ باسیل پل میں غصے میں

آجاتا ہے پر ویسے پل میں روحی کو روتا دیکھ کر وہ اپنے غصے کو کنٹرول کر لیتا ہے۔

تو میری جان میری گڑیا مجھے تب بتانا چاہیے تھا نا

جب اس نے تمہیں یہ سب کہا تھا کیوں تم اس کی وجہ سے

اتنی پریشان رہی ہو۔۔

مجھ پر یقین کر لیتی نا۔۔۔ باسیل روحی کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے

اسے اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مجھے یقین تھا کہ آپ میرے ہیں اور میرے ہی رہیں گے

اس لیے میں نے آپ کو کچھ نہیں بتایا تھا پر آپ نے بھی تو اس کی

باتوں پر یقین کر لیا تھا۔۔

ی باسیل کے سینے سے سر ہٹاتے ہوئے اس کے چہرے کی طرف

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں صرف تم پر یقین کرتا ہوں اور ہر حد سے زیادہ کرتا

ہوں تم پر سے میرا یقین اور محبت کوئی ڈگمگا نہیں سکتا ہے۔

باسیل جتنا پیار اپنی اور یقین اپنی بیوی پر کرتا ہے نا

اتنا اس نے شاید کبھی خود پر بھی کیا ہوگا۔۔۔

سیل روحی کے چہرے کو پیالہ نما انداز میں اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

ایک ایک لفظ شدت سے کہتا ہے۔۔۔

شیزا کی باتوں پر یقین کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔۔

وہ کوئی نہیں ہے اس کی اہمیت نہیں ہے وہ جو تمہاری ہے

میری جان تم میری ہو تمہیں میں نہیں جانوں گا تو کسی جانوں گا

سب سے بہتر۔۔؟؟

باسیل کی باتیں روحی کو مزید رلا رہی تھیں۔۔۔

آپ نہیں کرتے یقین اس کی بات پر۔۔؟؟روحی نم آنکھوں سے

دھڑکتے دل سے ٹھنڈے کپکپاتے ہوئے ہاتھوں سے

باسیل کی آنکھوں میں پوچھتی ہے۔

نہیں کرتا ہوں۔۔!!باسیل روحی کی کپکپاہٹ کو محسوس کرتے ہوئے

اسے دوبارہ اپنے سینے سے لگائے ہوئے اپنی باہوں میں

قید کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ت رو میری جان بس کر جاؤ۔۔۔باسیل روحی کی پیٹھ سہلاتے ہوئے

اسے چپ کروانے کی کوشش کرتا ہے۔۔

شیزا روحی کو کچھ نہیں کہنا چاہیے تھا تمہیں۔۔۔

میں تمہیں تمہارے جھوٹ کی سزا دینے کا فیصلہ کر چکا تھا پر

میری بیوی تک نہیں پہنچانا چاہیے تھا تمہیں۔۔

باسیل کو مزید اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے سنسان سڑک پر

گہرے اندھیرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی کی سسکیاں اس کا دل حد سے دکھا رہی تھی وہ اس وقت

وہ اس کا دل دماغ سن کرتی جا رہی تھی باسیل کو کچھ اور سننے کا

سوچنے کا موقع ہی نہیں دے رہی تھی۔۔

روحی میری جان میری طرف دیکھو۔۔باسیل روحی کو خود سے

دور کیے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

سے نہیں روتے ہیں میری جان اپنی طبیعت پہلے ہی اتنی خراب کر چکی

ہوں اور ہو جائے گی۔۔۔

س چپ ہو جاؤ۔۔۔باسیل انگوٹھے سے اس کے آنسوؤں کو صاف کرتے

ہوئے روحی کی آنکھوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں بھی تھک کر روؤ کر پر یہ نہیں رک رہے ہیں۔۔

روحی روتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر پھر زور سے روتے ہوئے باسیل کے

سینے سے لگ جاتی ہے۔

باسیل روحی کی بات پر ہنس پڑتا ہے۔۔

میرا بچہ تو اتنا کمزور نہیں ہے جو اتنا روئے چھوٹی چھوٹی باتوں پر

باسیل روحی کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں کمزور تو نہیں ہوں اور نا ہی یہ چھوٹی بات تھی آپ آئے نہیں تھے

اور میں نے صبح سے کچھ کھایا بھی نہیں تھا

تو ڈبل غصہ آرہا تھا مجھے۔۔۔

روحی باسیل سے دور ہو کر پہلے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر

پھر اپنی نظریں جھکا کر معصومانہ انداز میں بلکل دھیرے سے

کہتی ہے۔۔

اور کھانا کیوں نہیں کھایا تھا تم نے۔۔؟؟باسیل روحی کا

چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اوپر کیے ہوئے پوچھتا ہے

غصہ تھی نا میں تو غصے میں کھانا نہیں کھاتی ہوں میں۔۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے

اور پھر ادھر ادھر دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

کہاں ہیں۔۔؟؟روحی باسیل کے قریب ایک قدم بڑھاتے ہوئے

اپنے پیچھے گھپ اندھیرا دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

تمہیں پتا ہونا چاہیے تھا نا تم اکیلی جا رہی تھی وہاں۔۔

سیل روحی کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اندھیرے راستے کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

مجھے تو نہیں پتا ہے میں تو بس روتے ہوئے غصے میں

چل رہی تھی۔۔۔

روحی ابھی بھی اسے اندھیرے راستے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

وحی مار کھاؤ گی تم مجھ سے اب۔۔؟؟باسیل اس کا منہ اپنی طرف

موڑ کر غصے میں کہتا ہے۔۔

وہ کیوں۔۔؟؟روحی باسیل کی آنکھوں میں

اپنی بڑی بڑی گرین آنکھوں سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

آئندہ غصہ مجھ پر ہو تو مجھ سے لڑنا جھگڑنا ایسے اکیلی کہیں بھی مت نکل

جانا اور نا ہی کھانا چھوڑنا سمجھ آئی ہے۔۔؟؟؟

سیل روحی کے چہرے کو زور سے اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے کہتا ہے۔۔

مطلب آپ نے آگے بھی یہ کرنا ہے۔۔؟؟

روحی غصے میں پوچھتی

ہے اور اپنے چہرے کو اس کے ہاتھوں سے آزاد کرواتی ہے۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔!! باسیل بوکھلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں ہاں۔۔۔ میں مان گئی ہوں نا اس لیے اب کیا فرق پڑتا ہے

آپ کو اب آپ ایک بار کریں یا بار بار کریں

پتا تو چلے گیا ہے کہ میں ناراض نہیں رہ سکتی ہوں سے

ور نہیں جا سکتی ہوں حد سے زیادہ پیار جو کرنے لگ گئی ہوں میں

آپ سے تو اب تو آپ نے نخرے تو دیکھانے ہیں مجھے۔۔

روحی پیچھے کی طرف اپنے قدم بڑھاتی ہوئی باسیل کے

چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ایک سیکنڈ کسی تم مجھ سے محبت کا اظہار کر رہی ہو۔۔؟؟

سیل بڑی بڑی آنکھیں کیے ہوئے اپنی کمر پر ہاتھ باندھ کر روحی کی طرف

اپنے قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں تو میں تو نہیں کرتی محبت آپ سے

میں اس شخص سے کبھی محبت نہیں کرتی ہوں جو مجھے رولاتا

ہے ستاتا ہے مجھے انتظار کرواتا ہے

روحی باسیل کی گاڑی کی طرف اپنا رخ موڑ کر اپنے ایک ایک لفظوں

پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

اور آپ کو پتا ہے۔۔۔۔۔روحی کہنے کے لیے پلٹتی ہی ہے کہ باسیل روحی کے باقی الفاظوں کو اسی کے منہ میں ہی روک دیتا ہے اسے اپنی بات مکمل کرنے کی مہلت ہی نہیں دیتا ہے۔۔

باسیل کے ہاتھ میں روحی کا دوپٹہ جو وہ زمین سے اٹھا کر اس کی طرف بڑھاتا ہے۔

دوپٹہ کو اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے وہی ہاتھ روحی کی کمر پر رکھ کر اسے اپنے سینے سے لگائے ہوئے دوسرا ہاتھ روحی کی گردن پر رکھ کر اس کے لبوں پر جھک جاتا ہے۔

اور دور ہونے کے بجائے روحی کو مزید خود میں قید کرتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنی شدت کو بڑھانے لگتا ہے۔۔۔

روحی کی سانسیں پہلے ہی پھولی ہوئی تھی باقی باسیل اس کی سانسیں روکنے کی پوری کوشش میں تھا۔۔۔

روحی باسیل کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے اسے روکنے کا کہتی ہے۔۔۔

انکل۔۔؟؟روحی باسیل سے دور ہو کر کہتی ہے۔

کیا ہو گیا ہے میری جان بس تھک گئی اتنے میں ہی

باسیل روحی کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ل بد تمیزی مت کریں ہم لوگ سڑک پر کھڑے ہوئے ہیں بھول گئے ہیں کیا۔۔؟؟

روحی باسیل کے سینے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو کیا ہو گیا ہے ہم میاں بیوی ہیں ہم رومینس کر سکتے ہیں

سیل دوبارہ روحی کے قریب آتے ہوئے اس کے لبوں کی طرف بڑھتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

ہاں پر ہم راستے میں ہیں یہ سب مت کریں یہاں اور دوپٹہ

دیں میرا۔۔

روحی باسیل کے ہاتھ سے اپنا دوپٹہ لیتے ہوئے کہتی ہے۔

میرے دل پر رحم نہیں آتا ہے تم کو کتنی ظالم بیوی ہو تم

باسیل دوپٹہ چھوڑنے کے بجائے اسے دوپٹہ کو روحی کی کمر پر ڈال

کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیوں بھئی اب کیا بگاڑ دیا ہے میں نے آپ کے دل کا۔۔؟؟

باسیل سے سینے سے لگی ہوئی نظریں اٹھا کر باسیل کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

اب تک میرا سب کچھ بگاڑا ہی ہے سدھارا کیا ہے مجھ میں۔۔

باسیل بھی سر جھکا کر روحی کی آنکھوں میں روحی

کے ماتھے پر سجے ہوئے ماتھا ٹیکے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

جیسا کہ۔۔؟؟ روحی ہنستے ہوئے پوچھتی ہے۔

میرا دل اور دماغ جس میں تم ہر وقت بسی رہتی ہو

روحی کے چہرے پر بکھری ہوئی چند لٹیں اپنی انگلی سے ہٹاتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

یہ تو مجھے آپ کو لگی ہوئی کوئی بیماری لگتی ہے آپ اپنے دل کو

قابو میں رکھیں سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔

روحی مسکراتے ہوئے باسیل کے چہرے کی طرف مسکراتی ہوئی

نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اچھا جی۔۔بیماری تو ہے مریضوں کی بیماری تو ایک ڈاکٹر ہی

ٹھیک کر سکتی ہے اور میری ڈاکٹر تو تم ہی ہو ٹھیک کر دو مجھے

روحی کے گال پر کس طرح پیار سے کہتا ہے۔

میں ابھی ڈاکٹر نہیں بنی ہو لیکن جس دن بن گئی ناسب سے پہلے

علاج آپ کا ہی کروں گی کیونکہ ضرورت ہے آپ کو۔

روحی باسیل کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس سے دور ہوتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

میری ضرورت تو تم ہو جس دن مل جاؤ گی اس دن میں

بلکل ٹھیک ہو جاؤں گا۔۔

سیل شرارتا لہجے میں روحی کو فلائنگ کس کرتے ہوئے کہتا ہے۔

دور کیوں ہو رہی ہو تمہیں پتا ہے نا تمہیں دیکھے بغیر مجھے سانس

نہیں آتی ہے مت دور جایا کرو مجھ سے

باسیل روحی کی کمر پر ہاتھ رکھنے ہی والا تھا کہ روحی اس کے

ہاتھ پر تھپڑ مار کر باسیل کا ہاتھ خود سے دور کرتی ہے۔

اووا ہو۔ ایسی رہتی نی میں آکسیجن

یہ آپ پیدائشی اتنے ٹھرکی تھے یا اب حبا کر ہوئے ہیں۔۔؟؟

روحی اپنی بازوؤں میں دوپٹہ لٹکائے ہوئے دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر

ایک ابرو اٹھاتے ہوئے بولتی ہے۔۔

تمہیں دیکھ دیکھ کر میں ٹھرکی ہوا ہوں تم ہی ہو مجھے بگاڑنے والی

ورنہ میں تو اپنی ماں کا بہت اچھا اور معصوم سا بیٹا تھا

تم نے بگاڑا ہے مجھے گندی بیوی۔۔۔

باسیل افسردگی میں نا میں سر ہلاتے ہوئے کہتا ہے۔

مار کھانی ہے سڑک پر۔۔۔؟؟

نہیں رومینس کرنا ہے کر لو۔۔۔

سیل شرارت سے بھرے ہوئے لہجے میں کہتا ہے کہ روحی کا قہقہہ

ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے۔۔

باسیل روحی کو ہنستے ہوئے دیکھ کر ایک پرسکون سی دل کو

سکون دینے والی گہری سانس لیتا ہے۔۔۔

اس طرح ہمیشہ خوش رہے کر میرا دل کو پرسکون رکھ سکتی

ہو نا پھر کیوں رو کر اس کو تڑپاتی ہو تم۔۔؟؟؟

روحی کے چہرے کو ایک بار پھر سے اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولتا ہے۔

آپ مجھے رولاتے ہیں آپ زمہ دار ہیں آنسوؤں کے

روحی سارا الزام باسیل پر لگاتے ہوئے اپنے کندھے اچکا دیتی ہے۔

میں تو تمہیں ہمیشہ خوش رکھنا چاہتا ہوں

تم ہی چھوٹی چھوٹی باتوں پر رو پڑتی ہو۔

باسیل اپنا پلڑا صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

جی جی میں تو پاگل ہوں بے واقوف ہوں جو بنا کسی بھی بات کے رو پڑتی ہے۔۔

باسیل کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹائے اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے کہتی ہے۔۔

جی آپ ہیں آپ پاگل بھی ہیں اور بیواقوف بھی ہیں

جو کسی کی بھی باتوں کا سن کر اپنا سکون برباد کر لیتی ہیں

باسیل روحی کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے اپنے گلے سے لگا دیتا ہے۔۔

آئندہ کوئی کچھ بھی کہے کبھی بھی کہے سیدھا میرے پاس آؤں گی۔

چاہیے چھوٹی سے چھوٹی بات کیوں نا ہو آئندہ ایسے پریشان

رہنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں سمجھ آئی۔۔

روحی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ہلکا سا تھپڑ مارتے ہوئے

کہتا ہے۔

وہ تو میں سمجھ گئی لیکن ایسے تو میں وہ بن جاؤں گی نا۔

روحی باسیل کے کندھے سے سر ٹیکائے ہوئے

کہتی ہے ہے اور کہتے کہتے بھول جاتی ہے۔۔

وہ کیا۔۔۔؟؟؟ باسیل تجسس سے پوچھتا ہے۔

وہ۔۔۔ وہ جو شکایت لگانے پر لڑکیاں بن جاتی ہیں۔۔؟؟

کیا بن جاتی ہے لاڈو۔۔؟؟ باسیل روحی کو اپنے سامنے کیے

ہوئے پوچھتا ہے۔۔

م۔ میں بھول گئی اسے کیا کہتے ہیں امی مجھے ہمیشہ کہتی رہتی ہیں

جب میں ان کی شکایت بابا سے کرتی ہوں۔۔

روحی اپنے دماغ پر زور دیتے ہوئے سوچتی ہے پر اسے کچھ

یاد نہیں آرہا تھا۔۔

چاچی کو بھی کہتی ہیں میں وہ نہیں کہوں گا لیکن اگر تم نے اب

سے کچھ بھی چھپایا تو یاد رکھنا میں تمہارے ساتھ اچھا نہیں کروں گا۔۔

سمجھ گئی میری جان۔۔؟؟؟"

"Dastane Rooh E Basil ♥

Episode No 46

By Saleha Iqbal ... 🦋

گھر چلیں گڑیا آج رات یہی رہنا میری ساتھ۔۔؟؟

ی کی مسکراتی ہوئی نظروں میں اپنے پیار کی چمک دیکھتے ہوئے مسکراتے

ہوئے پوچھتا ہے۔۔۔

ب کیا فائدہ گھر میں شفٹنگ تو ختم ہو گیا ہو گا اب گھر جا کر

کیا کریں گے۔۔!

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر اسے

کراس کر کے اپنی کندھوں پر پیچھے کی طرف سے

دوپٹہ رکھتے ہوئے وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے سڑک پر چلنے

لگ جاتی ہے۔۔

تو پھر کیا کرنا چاہتی ہو۔۔؟؟؟ باسیل گاڑی کے بونٹ سے

پر بیٹھتے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

ہم۔۔ روحی سوچتے ہوئے بایے کی طرف پلٹتی ہے اور ایک نظر

س کی طرف پھر دوبارہ اس سڑک کی طرف چلتی ہے

جہاں اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔۔

جائیں ہم یہاں چلتے ہیں۔۔ روحی اندھیرے راستے کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اندھیرا ہے وہاں تو۔۔۔باسیل گاڑی سے اتر کر روحی کی طرف بڑھتے

ہوئے کہتا ہے۔

تو کیا ہو گیا ہے اندھیرا ہے تو دور سے گھبرائے لگ

رہا ہے اس میں جائیں گے تو سب دیکھنے لگ جائے گا منزل بھی

نظر آجائے گی۔۔

روحی اندھیرے کی طرف مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

تمہیں اندھیرا پسند ہے۔۔؟؟باسیل روحی کے پاس آکھڑا ہوا

کر اندھیرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

ہم۔۔۔بہت۔۔۔!!روحی باسیل کی طرف سر اٹھا کر دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

لوگوں کو اصل منزل تو اندھیرے کی بعد ہی ملتی ہے

جب ہر طرف اندھیرا ہو گا کچھ نا دیکھائی دے گا تب روشنی کی

چھوٹی سی کرن جو دل میں خوشی کی لہر پیدا کرتی ہے وہ میری

فیورٹ ہے۔۔

روحی باسیل کہ بازوؤں میں اپنے ہاتھ ڈالے ہوئے اس کی بازوؤں

سے سر ٹیکا کر کہتی ہے۔۔۔

آپ کو اندھیرا نہیں پسند۔۔؟؟روحی سر اٹھا کر باسیل کے چہرے

کی طرف دیکھتے ہوئے تجسس سے پوچھتی ہے۔

مجھے روشنی پسند ہے۔۔!!باسیل اپنے پیچھے کھمبے میں

لگے ہوئے اس ایک سفید رنگ کے بلب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

کہتا ہے۔

وجہ۔۔؟روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے۔۔

کیونکہ یہ ایک ساتھ بہت لوگوں کی زندگی میں انہیں اس کی

منزل تک پہنچانے میں مدد کرتی ہے۔۔

روشنی ہوگی تو ہی تو ہر کوئی اپنی منزل طے کر پائے گا۔۔

باسیل بلب کی طرف اور اس کی روشنی جس کے نیچے وہ خود کھڑے

ہوئے تھے اور اس ایک بلب جس نے ان کے اپاس کے

کافی ساری جگہ کو روشن کیا ہوا تھا۔۔۔

آپ کو پتا ہے کہ میں کبھی کبھی سوچتی ہوں آپ اور میں ایک

دوسرے سے اتنے مختلف ہیں پھر ہم ایک کیسے ہو سکتے ہیں۔؟

روحی باسیل کے بلکل سامنے کھڑی ہو کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

جبکہ میں نے اپنے لیے آپ جیسا شخص کبھی تصور ہی نہیں کیا تھا

پھر آپ کا اور میرا ملنا کیسے ممکن تھا۔۔؟؟

روحی ایک گہری سانس لیتے ہوئے مسکراتے ہوئے پوچھتی ہے۔

باسیل جواب دینے سے پہلے سے روحی کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتا

ہے جسے روحی اسی پل تھام لیتی ہے۔

کیونکہ ہمارا ایک ہونا لکھا تھا شاید اس لیے۔۔

باسیل اپنے ہاتھ میں روحی کا ہاتھ دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ہماری قسمت کبھی بھی ہماری مرضی کے مطابق نہیں چلتی ہے ہوتا وہی ہے

جو ہمارا خدا چاہتا ہے۔۔

جس طرح روح باسیل کا ایک دوسرے کا ناپسند کرنا اور پھر بھی

ایک رشتے میں بندھ جانا

پھر لڑتے لڑتے اچانک سے محبت ہو جانا پھر ایک دوسرے کی

حد سے زیادہ والی گندی عادت ہو جانا اتنی گندی کے

اس کے بغیر رہنے کا تصور ہی نا ہو پائے۔۔

باسیل روحی کے دوسرے ہاتھ کو بھی اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے

ہنستے ہوئے کہتا ہے اور کہتے کہتے رک جاتا ہے

اور نظر اٹھا کر روحی کی آنکھوں میں دیکھتا ہے پر کہتا کچھ بھی

نہیں ہے۔۔

روحی بھی خاموشی سے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگ جاتی ہے۔

ہاتھوں میں ہاتھ پکڑے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہوئے

وہ دونوں ہی خاموش ہو گئے تھے زبان کچھ کہہ

نہیں رہی تھی لیکن آنکھیں بہت کچھ بول رہی تھیں اس وقت

روحی کی آنکھوں میں نمی چھانے لگ گئی تھی۔۔

تمہارے بغیر میں کیسے رہوں گا 4 سال۔۔۔

باسیل کے لہجے میں کافی درد محسوس ہو رہا تھا۔

4 سال۔۔؟ آپ کہیں جا رہے ہیں۔۔؟؟

روحی دھڑکتے ہوئے دل سے باسیل کے قریب آکر اس کی آنکھوں

میں اپنی نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

میں نہیں تم جا رہی ہو۔۔ باسیل روحی کے ہاتھوں کو چھوڑ کر اس کے چہرے

کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیتا ہے۔۔

میں کہاں جا رہی ہو۔۔؟؟ روحی کے دل کی دھڑکنیں ابھی

بھی تیزی سے بڑھ رہی تھی۔۔

لندن۔۔!! باسیل کی بات پر روحی بنا پلک جھپکائیں حیران

کن نظروں سے اسے دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

میری جان ہوش میں آؤں۔۔ باسیل روحی کو کندھے سے

ہلاتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

م۔م۔ میں لندن کیوں جاؤں گی۔۔۔؟؟ روحی لڑکھڑاتے ہوئے

لہجے میں پوچھتی ہے۔۔

کیونکہ تم پاس ہو گئی ہو وہاں کی میڈیکل یونیورسٹی میں

انٹری ٹیسٹ میں یقین تو مجھے بھی نہیں آرہا تھا پر تم

پاس ہو گئی ہو اور وہ بھی کافی اچھے نمبروں سے۔۔۔

باسیل فخریہ انداز میں کہتا ہے۔۔

جھوٹ بول رہے ہیں آپ میں کبھی پاکستان میں اچھے نمبروں سے

پاس نہیں ہوئی ہوں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ میں لندن یونیورسٹی

میں واپس ہو گئی ہوں اور وہ بھی اچھے نمبروں سے

روحی باسیل سے دور ہوتے ہوئے حیرانگی سے ادھر ادھر دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

میں سچ میں پاس ہو گئی ہوں کیا۔۔۔؟؟روحی واپس پلٹ کر

باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

باسیل ہنستے ہوئے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے روحی کو یقین

دلاتا ہے۔۔۔

روحی خوش ہونے کے بجائے رو دی پڑتی ہے۔۔

اووو۔۔ میرا بچہ پھر رونے لگ گئی ہو تم۔۔ باسیل روحی ہے پاس

آکر روحی کو اپنے گلے سے لگا کر اسے ہنستے ہوئے

چپ کرواتا ہے۔۔۔

میں اب ڈاکٹر بن سکتی ہوں۔۔۔؟؟ڈاکٹر روحی روتے ہوئے

پوچھتی ہے۔۔۔

ہاں میری جان اب تم وہ بن سکتی ہو جو تم چاہتی ہو تمہارے

اندھیرے راستے کو روشنی کی اک چھوٹی سی کرن مل

گئی ہے باقی کے پورے راستے کو روشن کر کے اپنی منزل تک کیسے

پہنچنا ہے وہ تم طے کرو گی۔۔

باسیل کہتے ہوئے روحی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
اس کے چہرے سے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے اس کے ماتھے پر
اپنے لب رکھ دیتا ہے۔۔۔
آپ غصہ نہیں ہیں کہ میں آپ کو چھوڑ کر چلی جاؤں گی اتنی
دور۔۔
باسیل کی فوراً سے پلکیں جھک جاتی ہیں روحی کی بات پر
وہ اس وقت وہ ایک بار پھر سے خاموش ہو جاتا ہے۔۔
باسیل آپ چاہتے ہیں میں نا جاؤ تو میں نہیں جاؤں گی میں
نہیں جاؤں گی میں کوئی ضد نہیں کروں گی اب آپ
ایسے خاموش تو ہوئے نا۔۔۔
روحی اپنے ننھے ننھے نازک ہاتھوں سے باسیل کا چہرہ
اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اوپر کیے ہوئے اس کی آنکھوں میں
دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔
میں چاہتا ہوں کہ تم نہیں جاؤں روحی تم ہمیشہ میرے ساتھ میرے
پاس ہی رہو پر میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ تم اپنا نام اپنی
پہچان خود بناؤ تم میری بیوی ہو پر تم مجھ سے پہلے اپنے
نام سے جانی جاؤ میں یہ چاہتا ہوں۔۔
باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے اب کی بار
اس کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھنے لگ گئی تھی۔۔

واہ کیا بات ہے اس دنیا کے پہلے شوہر ہو گے آپ جو اپنی بیوی

کو اس کی پہچان بنانے کا مشورہ دے رہے ہیں۔

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

پہلا ہوں یا نہیں یہ میں نہیں جانتا بس اتنا جانتا ہوں

جب مردوں کو اپنا نام بنانے کا اے اونچائیوں پر پہنچانے

کا حق حاصل ہے اور عورتوں کو بھی اتنا ہی حق حاصل ہے

اپنے کیے کچھ کرنے کا

آج کل کے زمانے میں مردوں سے عورت کی پہچان نہیں ہوتی ہے

جبکہ مجھے لگتا ہے کہ عورتوں کا در جہ پر حال میں

ہر شے پر مردوں سے بڑھ کر ہونا چاہیئے

ہم مردوں کو اس دنیا میں لانے والی آخر کار تم عورتیں ہی

تو ہوتی ہو تم ہمارے برابر کا نہیں ہم سے چار قدم نہیں چار نہیں

بلکہ دس کا آگے ہی حقدار ہوں

اور میں اپنی بیوی کو ہر حال اپنے سے آگے پہنچاؤں گا اسے

وہ بننے میں مدد کروں گا جس کی وہ حقدار ہے۔۔

باسیل کی باتیں روحی کے ہر خوشی لہریں پیدا کرتی جا رہی تھیں

جو اس کے چہرے پر صاف دیکھائی دے رہی تھی۔

روح باسیل کی کہانی میں روحی کا باسیل ہمیشہ اس کے ساتھ تھا

ساتھ ہے اور ہمیشہ اس کے ساتھ رہے گا

کچھ دنوں کی یا سالوں کی

دوری ہمیں اور ہمارے رشتوں کو کمزور نہیں بلکہ اور مضبوط

کر دے گی پورا یقین ہے مجھے۔۔

باسیل ایک لمبی گہری سانس لے کر روحی کے بلکل سامنے کھڑا ہو

کر اس کی بڑی بڑی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کے

اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیارے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں تمہاری زندگی کا شروع ہونے والا نیا سفر مبارک ہو میری جان

اس سفر میں تمہیں ساتھ ہوں پر ساتھوں ہونے کا مطلب

یہ نہیں ہے کہ میں تمہاری مدد کروں گا اپنا نام تم اپنے دم پر بناؤ

گی اپنی محنت سے بناؤ گی

تم پرسوں لندن واپس جاؤں گی اور میں اسلام آباد ان چار سالوں

میں نا تم مجھ سے ملو گی اور نا ہی میں جب تک تم ایک کامیاب

ڈاکٹر نہیں بن جاتی ہو تب تک تم واپس پاکستان نہیں آؤ گی۔

باسیل کی باتیں روحی کو خوشی دینے کے بجائے پریشان کر رہی تھی

کیا مطلب آپ کا نا میں آپ کو دیکھ سکوں گی نا بات کر سکوں گی

اور نا ہی ملوں۔۔۔

روحی باسیل کے سینے پر انگلی رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آپ مجھے اپنا کثیر بنانے کے لئے نصیحت دے رہے ہیں

یا یہ آپ مجھے سزا دے رہے ہیں

روحی حیران پریشان ہو کر پوچھتی ہے۔۔

سزا تو یہ مجھے اپنے لیے لگ رہی ہے پر گزار لوں گا تمہارے بغیر

یہ چند سال

باسیل اپنے دانت بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ٹھیک ہے آپ میرے بغیر اب یہ چند سال گزاریں گے

میں جاؤں گی لندن اور کچھ بن کر ہی وہاں سے لوٹوں گی

اور آپ میرے ہی رہے گے تب تک ادھر ادھر منہ مارنے کی

ضرورت نہیں ہے سمجھ آئی ورنہ انشاء اللہ پاکستان واپس آکر

سب سے پہلے آپریشن میں آپ کا ہی کروں گی

اس میں کامیاب ہوئی یا پھر ناکام مجھے نہیں پتا۔۔۔

روحی اپنے کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم کچھ بنو یا نہ بنو خدا کی بندی انسان بن کر واپس آنا

باسیل روحی کے گال پر کس کرتے کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اب گھر چلتے ہیں ایسا نا ہو کہ گھر والوں کو لگے ایک شوہر اپنی ہی

بیوی کو بھگا کر لے گیا ہے۔۔۔

باسیل کی بات پر دونوں کے قہقہے ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے

اور دونوں جا کر گاڑی میں اپنی اپنی سیٹ

پر بیٹھ جاتے ہیں اور حویلی کی طرف بڑھنے لگتے ہیں۔۔

روحی کچھ کھاتا ہے۔۔؟؟باسیل گاڑی کو ریورس میں کرتے ہوئے

پوچھتا ہے۔۔

ہاں پیزا۔۔!!روحی فوراً سے جواب دیتی ہے۔۔

پیزا کھا کھا کر پہلے ہی اتنی موٹی ہو گئی ہو اب پیزا نہیں ملے گا تمہیں۔۔

موٹے ہو گے آپ آپ کا خاندان میں کیوں موڑی ہونے لگی

پیزا کھاؤں گی زنگر برگر بھی اور اسٹنگ بھی پیوں گی۔۔

روحی میں نے ایک چیز پوچھی تھی۔۔

روحی کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی باسیل بول پڑتا ہے۔

پر میں یہ سب کھاؤ گی اور وہ بھی۔۔

وہ کیا۔۔۔؟؟باسیل گردن موڑ کر روحی کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے

پاستہ۔روحی بڑی بڑی آنکھیں کیے ہوئے کہتی ہے۔

ہاہاہا۔۔ایک مزے کی بات بتاؤ میں تمہیں۔۔؟؟

باسیل ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیا۔۔۔؟؟روحی تجسس و جستجو سے پوچھتی ہے۔

اس وقت پورا شہر بند ہے تمہیں کچھ بھی کھانے کو نہیں ملے گا

گھر چلو ولیے کا بچہ ہوا کھاتا کھاؤ شرافت سے

باسیل بلند آواز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اس کی بات پر روحی منہ پھلا کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگ

جاتی ہے۔۔

بڑھے گھسٹ نا ہو تو پوچھا کیوں جب کھلانا نہیں تھا۔۔

سنائی دے رہا ہے مجھے۔۔ باسیل اپنا منہ موڑ کر روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

سنانے کے لیے ہی کہا تھا میں نے۔۔

روحی گندا سا منہ بنا کر کہتی ہے اور دوبارہ منہ موڑ لیتی ہے اپنا

حویلی میں فنکشن ختم ہو گیا تھا سب مہمان جا رہے تھے

کچھ جا چکے تھے اور کچھ جا رہے تھے

آئمہ کی بیٹھ بیٹھ کر حالت بری ہو چکی تھی

وہ بھی اب ہیر اینم سے اجازت لے کر واپس حویلی کے اندر جا رہی

تھی ہیر اینم والے مہمانوں کو رخصت کر رہے تھے اس

لیے آئمہ اکیلی ہی واپس حویلی میں اندر جانے کے لیے

بڑھ رہی تھی کہ لہنگا کو پکڑ کر وہ ہیلز پہنے ہوئے بامشکل چل

رہی تھی لہنگے میں اس کی پائل اٹکی ہوئی تھی جس کی وجہ سے

وہ اسے ٹھیک سے اٹھا نہیں پا رہی تھی

آئمہ لہنگے کو جیسے ہی زور سے کھینچتی ہے پائل اس کی کمل کر وہی زمین

پر گر جاتی ہے۔۔۔

اوہ ہو۔۔ تمہیں بھی ابھی نکلنا تھا میں اب تمہیں اٹھاؤں یا

پھر اسے سنبھالوں۔۔۔

آئمہ زمین پر پڑی ہوئی اپنی پائل کی طرف دیکھتے ہوئے بے زاری سے

کہتی ہے۔۔

ائمہ زمین سے پائل کو اٹھانے کے لئے آگے کی طرف بڑھتی ہے کہ
ون پر بات کرتے ہوئے بدر پر اسکی نظر پڑتی ہے جو دروازے کی طرف بڑھ
رہا تھا۔۔۔

سنیں۔؟؟؟ آئمہ بدر کو آواز لگاتی ہے۔۔

آئمہ کی آواز پر بدر فوراً سے پلٹ کر اس کی طرف دیکھتا ہے
اور فون کان سے ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کہیں۔۔!!! فون ہاتھ میں لٹکائے ہوئے وہ آئمہ کی طرف بڑھ رہا تھا۔

وہ میری پائل کمسل کر وہاں گر گئی ہے آپ اٹھا کر مجھے پہنا
دیں گے۔۔

ئمہ اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر زمین پر گرے ہوئے پائل کی طرف
اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کیا۔۔۔؟؟ میں پہناؤ تمہیں پائیل۔۔؟؟

ئمہ کی طرف بڑھتے ہوئے قدموں کو روک کر حیرانگی سے کہتا ہے

جی آپ ہی تو میرے شوہر ہیں تو آپ ہی مجھے پائیل پہنائیں گے
میں یہاں اور کسی کو نہیں جانتی ہو۔۔

آئمہ کا اشارہ دروازے سے جاتے ہوئے لوگوں کی طرف تھا۔

میں نے تمہیں یہ نہیں کہا تھا کہ تم کسی اور کو کہو تمہیں پائیل
پہنانے کے لئے۔۔

بدر زمین سے آئمہ کی پائیل اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

تو پھر۔۔؟؟ آئمہ اسے زمین پر جھکتے ہوئے دیکھ کر پوچھتی ہے

تم سچ میں اتنی معصوم ہو یا پھر میرے سامنے بنتی ہو۔۔؟؟

بدر پائیل اٹھائے آئمہ کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

یہ تو آپ کا نظریہ ہوا جو میں آپ کو معصوم لگی میں سچ میں

معصوم نہیں ہوں۔۔۔

آئمہ ہنستے ہوئے شرارتی لہجے میں کہتی تھی۔

جانتا ہوں تم معصوم نہیں ہو تب ہی تو دھیرے دھیرے مجھ پر

اپنا اثر چھوڑتی جا رہی ہو۔۔

آئمہ کی پائل کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے سامنے گھٹنوں کے

بل بیٹھ جاتا ہے۔۔

بس اللہ جی یہ ہی دن رہ گئے تھے اب لڑکیوں کو پائل پہناتا پھیروں

بس یہ ہی دیکھنا اور کرنا باقی رہ گیا تھا۔۔

اس کا پیر اپنے گھٹنوں پر رکھ کر اس کے پیر میں پائل پہناتے ہوئے

کہتا ہے۔۔۔

پہنا دی پائل بینم اب اور کچھ۔۔؟؟ بدر اس کا پیر

واپس زمین پر رکھتے ہوئے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھتے

ہوئے کہتا ہے۔

نہیں شکریہ آپ کا۔۔؟؟۔ آئمہ مسکراتے ہوئے جواب دیتی ہے۔۔

آئمہ بیٹا ابھی تک اندر نہیں گئی۔۔؟؟ سلطانہ بیگم پیچھے سے آتے ہوئے

آئمہ کو باہر ہی کھڑا دیکھ کر پوچھتی ہے۔

چاچی جان جبار ہی تھی میری پائل کھل گئی تھی بدر بس وہی

پہنا رہے تھے۔۔

آئمہ جھٹ سے پیچھے سلطانہ بیگم کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے

اچھا چلو آجاؤ بیٹا اندر لے چلتی ہوں میں تمہیں تھک گئی ہو گی

سلطانہ بیگم حویلی کے دروازے پر کھڑی ہوئی

آئمہ کو بلند آواز میں بلاتی ہیں۔۔

آئی میں۔۔!! آئمہ ایک نظر بدر کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے

سلطانہ بیگم کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔

آئمہ اور سلطانہ بیگم کو جاتے دیکھ بدر دوبارہ روحی کے فون

پر فون ملانے لگتا ہے ایک بار ملاتا ہے

کال جارہی ہے پر کوئی اٹھاتا نہیں ہے دوبارہ کال لگاتے ہوئے وہ اپنی

گاڑی کی طرف قدم بڑھاتا ہے تو روحی کے فون کی آواز

گاڑی کے پاس سنتے ہوئے وہ ادھر ادھر اودھر دیکھنے لگ جاتا ہے

اتنے میں اس کی نظر گاڑی میں پچھلی سیٹ پر پڑے ہوئے روحی کے

فون پر پڑتی ہے بدر فون دیکھتے ہی جلدی سے گاڑی کا

دروازہ کھول کر اس کے فون کو اٹھاتا ہے۔

روحی کا فون تو یہ رہا گاڑی میں ہی رہ گیا تھا اف روحی تم خود

کہاں ہو۔۔

بدر پریشانی کے عالم میں اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے زور سے

ٹائیر پر لات مارتا ہی ہے کہ اتنے میں اس کے فون پر باسیل کے نمبر

سے وائس میج آجاتا ہے۔۔

روحی کی آواز سن کر بدر سکون کی سانس لیتا ہے اور کچھ پلوں

کے لیے وہی زمین پر بیٹھ جاتا ہے۔۔

شکر ہے خدا کا شکر ہے دونوں ساتھ ہے ورنہ میری تو حالت

ہی بری ہو گئی تھی سوچ سوچ کر۔۔۔

بدر زمین سے اٹھتے ہوئے ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے کہتا

ہے اور خود بھی حویلی میں اپنے کمرے کی طرف بڑھتا ہے۔۔

سلطان بیگم آئمہ کو اس کے کمرے میں بٹھا کر خود واپس

چلی گئی تھیں ہیر بیگم کے پاس

بدر کمرے کا دروازہ کھول کر اپنے دھیان میں اندر کی طرف بڑھ

رہا تھا کہ بیڈ پر لمبی چوڑا گھونگھٹ لیے ہوئے

آئمہ کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر وہ حیران ہو کر دو پل کے لیے دروازے

میں ہی کھڑا ہو جاتا ہے۔۔

آدھی رات کو اتنا بڑا گھونگھٹ کیوں لیا ہوا ہے تم نے

سانس لیے آرہی ہے۔

بدر صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

وہ تو مت ہی پوچھیں کے کیسے آرہی ہے چلیں جلدی سے میری

منہ دیکھائی دیں تاکہ میں اتاروں اسے

آئمہ اپنے دونوں ہاتھوں میں گھونگھٹ کو پکڑے ہوئے بے زار

لہجے میں کہتی ہے۔۔

کس چیز کی منہ دیکھائی بی بی سوے زائد دفعہ میں یہ منہ دیکھ

چکا ہوں میں آج۔۔

کس چیز کی منہ دیکھائی دی جائے تمہیں میں کوئی نہیں

لایا منہ دیکھائی ہٹا لو اسے

بدر اپنے شوز اور جرابے اتارتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیاااا۔۔؟؟؟ میری منہ دیکھائی نہیں لائے تم میں۔۔؟؟

آئمہ خود ہی اپنے چہرے سے گھونگھٹ ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں نہیں لایا میں مجھے نہیں لگا تھا کہ تمہیں منہ دیکھائی دینے کی

ضرورت ہے مجھے۔

بدر شوز سائیڈ پر رکھ کر کھڑے ہو کر ڈریسنگ ٹیبل کی طرف

قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بات سنیں اپنا یہ سڑا ہوا منہ اٹھائیں اور نکلے میرے

کمرے سے باہر۔۔۔

آئمہ بیڈ پر کھڑی ہو کر غصہ میں ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں

بدر کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کیا۔۔۔؟؟بی بی یہ میرا کمرہ ہے۔۔۔!!!

بدر آئمہ کی طرف پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تا۔۔اب یہ کمرہ بھی میرا ہے اور اس کمرے میں رہنے والا بندہ

بھی جیسے میں منہ دیکھائی تلانے پر کمرے سے باہر نکل سکتی

ہوں۔۔

آئمہ بیڈ سے نیچے اترتے ہوئے کہتی ہے۔۔

چلیں شاباش ابھی کے ابھی اپنی یہ شکل غائب کریں منہ دیکھائی

نہیں تو میرے کمرے میں انٹری نہیں۔۔

آئمہ بدر کو بازوؤں سے پکڑ کر دروازے کی طرف کرتی ہے۔۔

بدر حیرانگی سے آئمہ کے چہرے کی طرف دیکھتا ہے جس پر اس

وقت غصہ کے تاثرات صاف دیکھائی دے رہے تھے۔

میں پاگل ہوں کو صبح سے آپ کے لیے تیار ہو کر بیٹھی ہوئی

ہوں اور آپ لاڈ صاحب میری منہ دیکھائی لائے ہی نہیں

آئمہ بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے غصے میں کہتی ہے۔۔

اگر منہ دیکھائی نہیں لائے آپ تو مجھے بھی یہ منہ دیکھانے کی کوئی

ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔۔

آئمہ بدر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اے کمرے سے باہر کھڑا

کیے ہوئے غصے میں کہتی ہے۔

بدر آئمہ کا یہ روپ دیکھ کر حیران پریشان ہو جاتا ہے

آئمہ غصے میں بدر کو دیکھتے ہوئے اس کے منہ پر زور سے دروازے کو

بند کر دیتی ہے۔۔

بدر دروازے کے بند ہونے پر جھٹکا کھا کر ایک قدم پیچھے

ہو کر کھڑا ہو جاتا ہے۔۔۔

یہ کیا ہوا ہے ابھی میرے ساتھ۔۔؟؟ بدر بند دروازے کی طرف

دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔۔

مجھے میرے ہی کمرے سے باہر نکال دیا گیا ہے کیا۔۔؟؟

بدر ٹھٹھاتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آئمہ دروازے کھولو۔۔ ایسا نہیں کرتے ہیں میں شوہر ہوں تمہارا

دروازہ کھول دو پلز۔۔۔

بدر دروازے کو بجاتے ہوئے معصومانہ انداز میں کہتا ہے۔۔

آئمہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوئی اپنی جیولری کو

اتار رہی ہوتی ہے۔۔

وہ سن سب رہی تھی پر بدر کی بات کا کوئی جواب نہیں دے رہی تھی۔

آئمہ یار پلز دروازے کو کھول تم کیوں میری عزت کا جنازہ نکلوانے

کے چکروں میں ہو پلزز کھول دو دروازے کو۔۔۔

"Dastane Rooh E Basil ❤

Episode No 47

By Saleha Iqbal ... 🦋

آئمہ دروازے کو کھول دو میں کھڑا کھڑا تھک گیا ہوں۔۔

بدر دروازے سے سر ٹیکائے ہوئے اپنے ہاتھ کا مکہ بنائے ہوئے وہ ہلکا

ہلکا سا مسلسل اسے بجاتے جا رہا تھا۔۔

آئمہ کپڑے چینج کیے واش روم سے باہر نکل کر ڈریسنگ ٹیبل

کی طرف بڑھتی ہے بدر کی ہلکی ہلکی سی آواز پر

آئمہ دو پل کے لیے روکتی ہے اور دروازے کو غصہ میں گھورتے

ہوئے دیکھتی ہے۔۔

دروازے کو بجانا بند کریں گے میں نے سونا بھی ہے۔۔

آئمہ کہتے ہی اپنا رخ موڑ کر ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں خود

کو دیکھنے لگ جاتی ہے۔

یار مجھے اندر آنے دو باہر بہت ٹھنڈ ہو رہی ہے۔۔

بدر آئمہ کی آواز سن کر فوراً بول پڑتا ہے

میں کل تمہاری منہ دیکھائی لے آؤں گا نا اندر آنے دو میرے پیر

ٹھنڈ سے برف بن گئے ہیں۔۔

میں نہیں کھولنے والی ہوں منہ دیکھائی نہیں تو کمرے میں

انٹری نہیں۔۔

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہوئے ہو کر اپنے ہاتھوں میں

لوشن کی بوتل پکڑ کر وہ ٹیڑھی گردن سے دروازے کو دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

آئمہ کہتے ہی شعر سے لوشن کی بوتل واپس ٹیبل پر رکھتی ہے۔

میری جان تم تو اچھی بیوی تھی یہ اچانک سے چڑیلوں والی روح

کہاں سے آگئی ہے تم میں۔۔؟؟

بدر دروازے سے تھوڑا سا دور ہو کر دروازے کو گھورتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ جیسے شوہروں کی وجہ سے ہی ہم بیویوں کو چڑیلوں والا

روپ لینا پڑتا ہے شرافت سے ہماری خواہشات پوری کر کے ہمیں

خوش کیوں نہیں رکھتے ہیں۔۔

آئمہ غصے میں کہتی ہوئی دروازے کے سامنے آ کھڑی ہوتی ہے

کیوں ہمیں انسان سے چڑیل بننے پر مجبور کرتے ہیں۔۔؟؟

آئمہ اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر غصہ میں کہتی ہے۔۔

چھانا میری جان ایسے نہیں کرتے ہیں کیوں تم آدھی رات کو میری

عزت کا جنازہ نکال رہی ہو۔۔۔؟؟

مجھے ایسے دروازے سے چپکا ہوا کسی نے دیکھ لیا نا تو کیا سوچیں

گے میرے بارے۔۔

بدر اپنے اس پاس پھر سیڑھیوں سے نیچے کی طرف

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں کوئی جنازہ نہیں نکال رہی ہوں آپ کی عزت کا اور ویسے بھی

آئمہ کہتے ہی دوپل کے لیے روکتی ہے اور بیڈ پر جا کر

پیر زمین سے لٹکائے ہوئے چھت کو دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

آپ کو ایسے دیکھنے والوں کے لیے نصیحت ہے کہ اگر وہ بھی

اپنی بیوی کو منہ دیکھائی نہیں دیں گے تو ان کے ساتھ بھی یہی

ہوگا آدھی رات کو ننگے پیر ٹھنڈے فرش پر سو کر اپنی غلطی کا ازالہ

کرنا پڑے گا۔۔

آئمہ ہنستے ہوئے کہہ کر رہی تھی اس کے لہجے میں خوشی

بدر محسوس کر رہا تھا جو اس کا صرف پارہ چڑھانے میں مدد

کر رہی تھی۔۔

یہ غلط بھائی ہے بھئی میری پہلی شادی ہے مجھے نہیں پتا تھا

کہ منہ دیکھائی اتنی ضروری ہوتی ہے ورنہ میں لے آتا

اب زمین پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے وہ اب کھڑا کھڑا تھک گیا تھا

کیاااا۔۔؟؟؟ آئمہ بدر کی بات پر حیران ہو کر بیڈ سے اترتی ہے

اور لمبے لمبے ڈگ بھرتی ہوئی آکر جلدی سے دروازے کو

کھلوتی ہے۔۔

ہاں تو کیا مطلب ہے اس کا کہ آپ کی پہلی شادی ہے

میں کیا جب سے پیدا ہوئی ہوں شادی ہی کرتی جا رہی ہوں۔۔۔؟؟

آئمہ غصے میں زمین پر بیٹھے ہوئے بدر کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

شکریہ تم نے چوپا دروازہ کھولا۔۔

بدر زمین سے اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیا مطلب ہے آپ کی بات کا۔۔؟؟ آئمہ دوبارہ اپنی بات دہراتی ہے

بتاتا ہوں میں تمہیں۔۔ بدر دروازے میں کھڑا ہو کر آئمہ

کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی طرف کھینچتا ہے اور اپنے سینے

سے لگائے ہوئے دوسرے ہاتھ سے دروازے کو بند کیے آئمہ کو اسی

دروازے سے پن کر دیتا ہے۔۔

آئمہ ابھی بھی غصے میں تھی اور بدر اس کے چہرے پر

غصہ کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔؟؟ بدر جھٹ سے سیریس ہو کر کہتا ہے

کس بدتمیزی کی بات کر رہے ہیں آپ کیا کیا ہے میں نے۔۔؟؟

آئمہ ڈھٹائی سے بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

آدھی رات کو اپنے شوہر کمرے سے باہر وہ بھی ننگے پیر اور پوچھ

رہی ہو کیا کیا ہے میں نے۔۔؟؟

بدر آئمہ کی کمر پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہتا ہے

جس سے آئمہ درد میں کراہ کر بدر کے سینے پر تھپڑ مارتی ہے۔۔

تو شوہر کو بھی ایسی حرکتیں نہیں کرنی چاہیے کہ بیوی آدھی رات کو شوہر کو کمرے سے باہر نکال دے۔۔

آئمہ ایک اور تھپڑ بدر کے سینے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے۔

واہ بیٹا جی زیادہ زبان نہیں چلنے لگ گئی ہے آپ کی تو اس کو مجھے لگام لگانے کی ضرورت ہے مجھے۔

بدر شرارتا لہجے میں اپنی ہنسی کو ضبط کرتے ہوئے کہتا ہے۔

ن۔ن۔ نہیں میں نے تو کچھ بولا ہی نہیں ہے جو آپ میری زبان کو لگام لگائیں گے۔۔۔

آئمہ بوکھلاتے ہوئے کہتی ہے جیسے وہ سچ میں اس کے ساتھ کچھ کر گزرے گا اس وقت

تو اکیا ابھی میرے فرشتے تھے وہ جو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مجھے کمرے سے نکالنے کی دھمکیاں دے رہے تھے۔۔؟؟

بدر کی بات پر آئمہ جھٹ سے اپنی نظریں جھکا لیتی ہے۔۔

آپ انہی سے پوچھ لیں میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا ہے وہ تو میں تو معصوم سی لڑکی ہوں نا۔۔

آئمہ نظریں جھکائے ہوئے بدر کی شرٹ کے بٹن پر انگلی گھوماتے ہوئے دھیرے سے کہتی ہے۔۔

مجھے پتا چل گیا ہے آپ کتنی معصوم ہیں بیگم صاحبہ یہ جو کینچی کی طرح آپ کی زبان چلنے لگ گئی ہے نا اس کو کنٹرول کر لیں

کیونکہ اگر اس پر میں نے لگام لگائی تو شاید آپ کو میرا

طریقہ پسند نہیں آئے گا۔۔۔

بدر آئمہ کی جھکی ہوئی پلکوں کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

کی دھمکی دینے والے انداز پر آئمہ گندا سا منہ بنا کر بدر کے چہرے

کی طرف دیکھتی ہے بدر کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر

آئمہ چڑ کر کہتی ہے۔۔

آپ ہنس کیوں رہے ہیں۔۔؟؟ آئمہ بدر کے سینے پر تھپڑ

مارتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم اچھی لگ رہی ہو۔ آئمہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرا

کر کہتا ہے تو آئمہ جھٹ سے اپنی پلکیں جھکا لیتی ہے

آئمہ کی جھکی ہوئی پلکوں کو دیکھ کر بدر مسکرا کر اس کے ماتھے

پر اپنے لب رکھ دیتا ہے۔۔

آپ ہنس کر میرا غصہ کم نہیں کر سکتے ہیں مت ہنسنے

غصے میں چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

میں کیوں بھلا تمہارا غصہ کم کرنے کی کوشش کروں گا

میرا کیا جائے گا تمہارے غصہ سے تم غصہ میں دو روٹیاں زیادہ

کھا لینا اور کیا کر سکتی ہو میرا کون سا واٹر بند کروا سکتی ہو تم

بدر کے لہجے میں ابھی بھی شرارت تھی جو آئمہ کو غصہ چڑھنے

میں اہم کردار ادا کر رہی تھی۔

بدر مت کریں میں ناراض ہوں آپ سے ایسا تھوڑانا

ہوتا ہے۔۔

آئمہ بدر کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس سے دور جاتے ہوئے کہتی ہے

آئمہ بدر کو کراس کیے دو قدم ہی آگے بڑھی تھی کہ بدر اسے کمر سے

پکڑ کر آئمہ کی پشت کو ایک بار پھر سے اپنے سینے سے لگالیتا ہے۔۔

آئمہ بدر کی حرکت پر جلدی سے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر اس کی

تیزی سے بڑھنے والی دھڑکنیں اپنی آنکھیں بند کر کنٹرول کرنے کی

کی کوشش تھی۔۔۔

بدر ہلکا سا سر جھکا کر آئمہ کی بند آنکھوں کو دیکھ کر مسکراتے

ہوئے اپنی پینٹ کی جیب سے ایک خوبصورت سا

پینڈنٹ جس پر خوبصورت سا چھوٹے چھوٹے الفاظوں میں مسز

آئمہ لکھا ہوا تھا بدر آرام سے آئمہ کی گلے میں پہناتا ہے

پہلے تو آئمہ کو احساس نہیں ہوتا ہے جب بدر کی گردن سے اس

کے بالوں کو ہٹاتا ہے تو آئمہ جھٹ سے اپنی آنکھیں کھول کر

فوراً سے بدر کی طرف پلٹ جاتی ہے اور بدر کی آنکھوں میں آنکھیں

ڈال کر ایک سانس ہوئی دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

بدر دو پل کے لیے آئمہ کو اتنی قریب سے دیکھ کر اس کے

ہاتھ پیر بھی سن ہو گئے تھے وہ بھی بنا پلک جھپکائیں ہوئے مسلسل

آئمہ کی آنکھوں میں دیکھنے لگ جاتا ہے۔

گاڑی کے ہارن پر دونوں ایک دوسرے سے نظریں ہٹا کر اپنا اپنا

منہ دوسری طرف موڑ کر دونوں گہری سانس لیتے

ہوئے آئمہ بدر سے

دور جانے لگتی ہے پر بدر کے ہاتھ اپنی گردن پر

محسوس کرتے ہوئے وہ دوبارہ سے رک جاتی ہے۔۔

ر بھی گہری سانس لیتے ہوئے آئمہ سے دور ہونے کے بجائے اس

کے قریب جاتا تھا

آئمہ اپنے ہاتھوں میں اپنی شرٹ مضبوطی سے پکڑے ہوئے

زور سے اپنی آنکھیں بھینچ لیتی ہے۔۔

بدر اس کی بند آنکھوں کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر آئمہ کے

ں نزدیک جاتا ہے اس کے کندھے سے اس کی گردن کی طرف

دیکھتے ہوئے اس کے لوکٹ کو بند کرتا ہے۔۔

آئمہ لوکٹ کو اب اپنے گلے میں محسوس کرتے ہوئے

پنی آنکھیں کھول کر اپنے گلے میں ہاتھ مارتی ہے گلے میں لوکٹ جس

پر نظر تک نہیں گئی ہے اس کو ٹچ کرتے ہی وہ ہنس پڑتی

ہے اور فوراً سے بدر کے چہرے کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

آپ تحفہ لائے تھے میرے لیے۔۔؟؟

آئمہ مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

جی لایا تھا دینے والا تھا پر آپ نے مجھے کمرے سے ہی باہر نکال

دیا تھا۔۔

بدر معصوم سی شکل بنا کر کہتا ہے۔۔

سوری۔۔۔ آئمہ بھی معصوم سا منہ بنا کر کہتی ہے اور کہہ کر

اپنے ہونٹ بھینچ لیتی ہے۔۔

آئمہ کا ہاتھ مسلسل اس لوکٹ پر پھیر رہا تھا۔۔

کی بات۔ نہیں آئندہ کے لیے میرا تجربہ ہو گیا ہے جو بھی لاؤں گا

شرافت سے دے دوں گا ورنہ تمہارا دوسرا روپ میں

برداشت نہیں کر سکتا ہوں۔۔

بدر کی بات پر آئمہ کا قہقہہ بلند آواز میں لگتا ہے۔۔

یہ ہی ٹھیک رہے گا۔۔!! آئمہ ہنستے ہوئے بدر کی ٹھوڑی کو

پکڑ کر کہتی ہے پر بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہی وہ اس کی ٹھوڑی

کو چھوڑ کر بدر سے دور ہو جاتی ہے۔۔

آپ فریش ہو جائیں میں سو جاتی ہوں۔۔

آئمہ ہنستے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر صوفے کی طرف بڑھنے لگتی ہے

بیڈ پر سو جاؤ۔۔ بدر اپنی شرٹ کی بازوؤں کے بٹنوں کو

کھولتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تو آپ کہاں سوئیں گے پھر۔۔؟؟ آئمہ صوفے کے پاس پہنچی ہی تھی

کہ پلٹ کر پوچھتی ہے۔

میں بھی بیڈ پر ہی سوؤں گا۔۔!! بدر اپنے کندھے اچکاتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

ہم دونوں ایک ساتھ سوئیں گے کیا۔۔۔؟؟ آئمہ حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

کوئی مسئلہ ہے میرے ساتھ سونے میں تمہیں۔۔؟؟

بدر اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر اپنی ایک آئیبرو اٹھاتے ہوئے پوچھتا

ہے۔۔

آہ۔۔۔ تو نہیں ہونا چاہیے کیا۔۔۔؟؟ آئمہ سوال ہے بدلے

اس سے لگاتار سوال ہی کیے جا رہی تھی۔۔

ہاں نہیں ہونا چاہیے میں شوہر ہوں تمہارا میرے ساتھ

سو سکتی ہو تم سمجھی۔۔۔

بدر آئمہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر الماری کی

طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

م۔ میں آپ کے ساتھ نہیں سوؤں گی آپ پھر صوفے پر

سو جائیں میں بیڈ پر سو جاؤں گی۔۔۔

آئمہ اپنے فیصلے پر سکون سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم آج سے میرے ساتھ سوؤ گی بیڈ پر بات ختم۔۔۔

بدر آئمہ کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے اٹل لہجے میں کہتے ہوئے

الماری سے اپنے کپڑے لیے واش روم میں گھس جاتا ہے۔

روحی اٹھو گھر آ گئے ہیں۔۔۔!!!باسیل گاڑی حویلی کے دروازے پر

کے سامنے روکتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی گاڑی کی کھڑکی کی طرف منہ کیے ہوئے سر سائیڈ پر

جھکائے ہوئے اپنے بالوں میں اپنا چہرہ چھپا کر وہ گہری نیند میں سوئی

پڑی تھی باسیل کی آواز پر بھی روحی ہلتی تک

نہیں ہے۔۔۔

گڑیا۔۔۔باسیل اپنی سیٹ بیلٹ کھولتے ہوئے کہتا ہے

اور روحی کی طرف دیکھتا ہے جس کے کانوں میں اس کی آواز

پہنچ تک نہیں رہی تھی۔۔

سو گئی۔۔۔باسیل روحی کے بالوں میں اس کے چہرے سے

ہٹاتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہتا ہے۔۔

بنا کھانا کھائیں کیسے سو سکتی ہو میری جان

باسیل اپنی طرف سے گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے کہتا ہے موبائل فون

اپنی پینٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے وہ روحی کی طرف بڑھتا ہے

اور اس کا دروازہ کھول کر پہلے دو پل اس کے سوتے ہوئے

خوبصورت سے چہرے کی طرف دیکھنے لگ جاتا ہے۔

افففف یار 4 سال میں کیسے رہوں گا تم سے دور۔۔۔

باسیل روحی کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

روحی میری گڑیا اٹھ جاؤ اندر جا کر سو جاؤ یہاں ٹھنڈ ہو رہی

ہے۔۔۔

باسیل بے حد محبت سے نرم لہجے میں روحی کی سیٹ

بیلٹ کھولتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہم گھر پہنچ گئے۔۔؟؟ روحی اپنی آنکھیں ہلکی سی کھول کر

باسیل کی بازوؤں کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

ہاں کب کے پہنچ گئے ہیں تمہیں کب سے تو اٹھا رہا ہوں پر تم اٹھنے کا

نام ہی نہیں لے رہی ہو۔۔

باسیل گاڑی سے باہر اپنا سر نکالتے ہوئے کہتا ہے۔۔

وہ میں سو گئی تھی۔۔!! روحی اپنی آنکھوں کو ملتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں تم سو گئی تھی اب اٹھا جاؤ کچھ کھا لینا پہلے پھر

چینج کر کے پھر سونا چلو آجاؤ باہر اوپر چلتے ہیں۔۔

باسیل اپنا ہاتھ روحی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی پل میں اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ رکھے ہوئے گاڑی سے باہر

نکلنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

روحی نیند میں چور ہوئی پڑی تھی وہ گاڑی سے نکلتے

ہی لڑکھڑا کر گرنے لگتی ہے آپ اس سے پہلے کے زمین بوس ہوتی

باسیل روحی کی کمر پر ہاتھ رکھ کر

اسے گرنے سے بچا لیتا ہے۔۔

دھیان سے میری گڑیا آنکھیں کھول لو ورنہ دوبارہ گر جاؤ گی

باسیل روحی کو اپنے سامنے کھڑا کیے ہوئے کہتا ہے۔۔

انکل مجھے نیند آرہی ہے میں کیا کروں۔۔روحی باسیل کے سینے سے

لگے ہوئے اپنی آنکھیں بند کیے کہتی ہے۔

باسیل روحی کا لہنگا گاڑی میں سے نکالے ہوئے گاڑی کے دروازے

کو بند کرتا ہے اور روحی کو اپنی باہوں میں اٹھائے حویلی کے اندر

داخل ہوتے ہوتا ہے۔۔

انکل یہ کیا کر رہے ہیں آپ کوئی دیکھ لے گا تو اچھا تو نہیں

لگے گا پھر۔۔

روحی باسیل کی گردن میں اپنی بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے

اس کے چہرے کے قریب آکر ادھر اودھر دیکھتے ہوئے

گھبرائے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔۔

بیغم یہ پاکستان کا ایک گاؤں ہے یہاں کے لوگ راتوں کو

جاگتے نہیں ہے یہاں ڈھلتی ہوئی شام لوگوں کے لیے رات ہی ہو جاتی ہے

اور اس وقت اپنی حویلی میں بھی سس لوگ سو چکے ہیں

کوئی بھی نہیں جاگ رہا ہے دیکھو اندھیرا ہو گیا ہے

ہر طرف۔۔۔

باسیل حویلی کے بلکل بیچوں بیچ کھڑا ہو کر ادھر اودھر دیکھتے

ہوئے اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہاں ہے تو کوئی بھی نہیں۔۔

روحی بھی اپنی نظریں حویلی میں دوڑاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل کہہ کر دوبارہ آگے بڑھنے لگتا ہے اور سیڑھیوں پر پہنچا ہی

تھا کہ روحی پھر سے بول پڑتی ہے۔۔

انکل آپ اتار دیں مجھے نیچے میں خود چلی جاؤں گی

ایسے ہی آپ کی کوئی ہڈی وغیرہ ادھر ادھر ہو گئی تو لینے

کے دینے پڑ جائیں گے مجھے۔۔

روحی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پریشانی سے

کہتی ہے اور کہہ کر ہنس پڑتی ہے۔۔

سدھروں گی نہیں تم۔۔؟؟ باسیل سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے

ہوئے کہتا ہے۔۔۔

الحمدللہ میں تو پہلے ہی کافی سدھری ہوئی ہوں اب اور کتنا

سدھروں میں۔۔۔۔

روحی باسیل کے بالوں گالوں کو کھینچتے ہوئے کہتی ہے۔۔

یہ بھی ٹھیک ہے پہلے سے کافی سدھر تو گئی ہو تم اب اور مزید

تم میں تبدیلیاں میرے لیے ہی مشکلات پیدا کریں گی۔۔

باسیل اپنے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے کہتا ہے اور دو قدم گے

بڑھا کر روحی کو اپنی گود سے نیچے اتار دیتا ہے۔

افففف لڑکی کتنی بھاری ہو یار تم۔

باسیل اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر لمبی لمبی سانسیں لیتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں تو میں نے کب کہا تھا کہ میں ہلکی ہوں

بڑھاپے میں آپ کو ہی شوق چڑھا مجھے باہوں میں

اٹھا کر سیڑھیاں

چڑھنے کا۔۔ تو چڑھیں پھر میں کیوں روکو۔۔۔۔

روحی اپنے کندھوں سے دوپٹہ اتار کر صوفے پر پھینکتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

باسیل بھی روحی کی بات سنتے ہوئے کمرے کا دروازہ

بند کر دیتا ہے اور روحی کی بات سنتے ہی ہاتھ میں دروازے کا لوک

پکڑے ہوئے فوراً سے پلٹ کر روحی کو دیکھنے

لگ جاتا ہے۔۔

باسیل کی پہلے نظر اس کے دوپٹہ صوفے پر پڑے ہوئے

دوپٹہ پر جاتی ہے

جیسے دیکھ کر وہ روحی کو دیکھنے سے پہلے ہی اپنی نظر

کھڑکی کی طرف گھوما کر ایک لمبی گہری سانس لیتا ہے

اور پھر دھیرے دھیرے سے روحی کی طرف اپنی گردن گھوماتا ہے

روحی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوئی ایک ایک کر کے

اپنے کانوں میں پہنے ہوئے جھمکوں کو اتار رہی ہوتی ہے۔

سیل کی نظریں روحی پر ہی ٹک جاتی ہے وہ اپنے آپ کو کنٹرول کرنے
کی کوشش کر رہا تھا پر روحی کی ایک ایک ادا سیدھا اس کے دل پر
لگ رہی تھی۔۔

باسیل ہاتھ میں لوک کو گھوماتے ہوئے اپنے پیر کو بار بار
مین سے اٹھاتا ہے اور واپس رکھتا ہے جیسے وہ کسی گہری سوچ میں
گم ہو گیا ہے نظروں کے سامنے روحی تھی پر دماغ کچھ اور
چل رہا تھا۔۔

روحی اپنے گلے سے نیک لیس اتار کر اپنے ہاتھوں میں پہنی
ہوئی انگوٹھیوں کو اتار کر اپنے ہاتھوں میں لہنگے کو پکڑے ہوئے
وہ ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے سے نظریں ہٹا کر جیسے ہی پلٹتی ہے
باسیل دروازے کو لوک کیے لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا روحی کے پاس
آجاتا ہے اور اسے سکون کا سانس لینے کی
مہلت دینے سے پہلے ہی اس کی سانسوں کو روک چکا تھا
روحی بڑی بڑی آنکھیں کیے ہوئے باسیل کے اس اچانک سے رد عمل
کو سمجھنے کی کوشش کر ہی رہی تھی کہ
باسیل روحی کو ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ والی دیوار پر ہی پن کر کے
اسے کمر سے پکڑے ہوئے اپنے سینے سے لگائے
اپنی باہوں میں مکمل طور پر قید کر چکا تھا۔

ایک ہاتھ سے اس کے چہرے اور گردن کو گرفت میں لیے ہوئے

دوسرے ہاتھ سے اس کی کمر پر گرفت مضبوط کیے

ہوئے وہ ہر طرف سے

اسے اپنے آپ میں بسانے کی تیاری کر چکا تھا۔۔

باسیل کے سینے پر ہاتھ مار کر روحی اسے روکنے کا اشارہ

کرتی ہے پر وہ اس کے ہر اشارہ کو نظر انداز کیے ہوئے شدت سے اس

کے لبوں پر جھک کر اپنے ہر انتظار کی

بھرپائی کر رہا تھا۔۔

روحی کی سانسیں اکھڑنے لگی تھی وہ اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں

بنائے ہوئے اپنے آپ کو نارمل رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہے

پر اس سے مزید باسیل کی شدت برداشت نہیں ہو رہی

ہے روحی باسیل کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے ایک بار پھر سے

روکنے کا کہتی ہے روحی کی اکھڑتی ہوئی سانسوں کو سنتے ہوئے

باسیل اس کے لبوں کو آزاد کیے اس کی کمر سے اپنا ہاتھ ہٹا کر

دونوں ہاتھوں سے روحی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں

میں قید کیے ہوئے اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹیکا لیتا ہے۔۔

روحی کی گہری سانسوں کو بڑھتی ہوئی دھڑکنوں کو سنتے ہوئے

باسیل سر اپنی آنکھیں بند کیے اس کی سانسوں

کو اتھل پتھل ہوتی ہوئی دھڑکنوں کو سننے لگتا ہے۔۔

مر جاؤ گی میرے بغیر۔۔۔روحی کے ماتھے سے سر ٹیکائے اپنی بند

آنکھوں سے

اس کی دھڑکنوں کو سنتے ہوئے کہتا ہے۔۔

نہیں رہ لوں گی آپ کے بغیر۔۔

وحی اپنی آنکھیں کھول کر باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کی بات بھی اپنی آنکھیں کھول کر روحی کی آنکھوں

میں دیکھنے لگ جاتا ہے پہلے پہل تو وہ خاموش رہتا ہے

پر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ شدت سے بھرے ہوئے لہجے

میں اپنی محبت سے چور ہوئے وہ روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

پر میں شاید نا رہ پاؤں۔۔۔

باسیل کہتے ہی روحی کی گردن پر جھک کر اس کی گردن پر

اپنے لب رکھتی ہوئے دوسرے ہاتھ سے اسکی گردن کو

پیچھے سے پکڑے ہوئے روحی کو مدہوش کر کے سرگوشی نما انداز

میں کہتا ہے۔۔

یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔روحی باسیل کی شرٹ کو اپنے ایک ہاتھ میں

مضبوطی سے اپنی مٹھیوں میں پکڑے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اس کے

سینے پر ہاتھ رکھ کر خود سے دور کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔

وہی جو کرنے کے لیے میں نا جانے اس پل کا کب سے انتظار کر رہا تھا

باسیل اس کی گردن پر ایک ایک کر کے اپنے لب رکھتے ہوئے

روحی کے چہرے کے سامنے اپنا چہرہ کیے ہوئے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھتا ہے

اور دوبارہ اس کی گردن پر جھکنے والا ہوتا ہے کہ روحی اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود کے قریب آنے سے روک دیتی ہے۔۔

انکل۔۔۔باسیل کی سانسوں کی تپش اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے وہ تلملا کر کہتی ہے۔

انکل کی جان آج نہیں پلز آج نہیں میں نے بہت انتظار کیا ہے اب ختم کر دو اس انتظار کو۔۔

باسیل روحی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک ایک شدت سے چور ہو کر کہتا ہے۔۔

باسیل آپ تھک گئے ہیں نا تو سو جائیں نا کریں نا آپ پلززز

روحی باسیل سے دور ہوتے ہوئے کہتی ہے۔

تھک تو میں گیا ہوں پر کام سے نہیں اس انتظار سے اب ختم کر دوں اسے پلزز۔۔۔

باسیل روحی کو خود سے دور جاتے دیکھ کر فوراً سے پلٹ کر روحی کو کمر سے پکڑ کر اپنی دونوں بازوؤں سے اس کی کمر کے گرد بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے اس کی گردن میں اپنا منہ چھپائے ہوئے بے بسی سے کہتا ہے۔

میں کیسے کر سکتی ہوں۔۔

روحی اپنی گردن پر باسیل کے لبوں کو اس کی سانسوں کی تپش کو اس کی تیزی سے بڑھتی ہوئی دھڑکنوں کو سنتے ہوئے خود بھی دھڑکتے ہوئے دل سے باسیل کی طرف پلٹ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولتی ہے۔

تم ہی تو کر سکتی ہو اب بس بہت ہو گیا ہے اب نا تو میں دور جاؤں گا اور نا ہی آج رات میں تمہیں دور جانے دوں گا۔

روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسے مزید اپنے قریب کیے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں تو ویسے بھی آپ کے پاس ہی ہوں دور کہاں رہ سکتی ہوں میں بھی آپ سے۔۔

روحی بھی باسیل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

دور رہ بھی نہیں سکتی ہو اور مجھے اپنا آپ دیتی بھی نہیں ہو محبت میں ناانصافی کرتی ہو تم میرے ساتھ

باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے

پر بہت ہو گئی ہے یہ ناانصافی اب اور نہیں میں خود کو قابو میں رکھ سکتا ہوں۔۔

"Dastane Rooh E Basil ❤

Episode No 48

By Saleha Iqbal ... 🦋

"باسیل۔۔؟؟؟روحی باسیل کی نظریں مسلسل اپنے لبوں پر ٹیکی ہوئی دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

جی میری جان۔۔باسیل روحی کو اپنی باہوں میں اٹھائے بیڈ کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل نہیں نا میں آج تھک گئی ہوں۔۔روحی بچنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو آج میں اپنی جان کی ساری تھکان کو اتارنے کی پوری کوشش کروں گا نا

روحی کو بیڈ پر لیٹاتے ہوئے اس کے دائیں گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

انکل پلززز۔۔باسیل کے سلگتے ہوئے لبوں کو اپنے گال پر محسوس کرتے ہوئے ڈرے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔

مگر باسیل تو آج روحی کو کوئی رعایت دینے کے موڈ میں تھا ہی نہیں وہ روحی کے چہرے پر ایک ایک کر کے اپنی محبت سے بھرے شدت سے چور لب رکھتے ہوئے روحی کو اپنی طلب کی اپنی شدت کی ہر حد دیکھانے کا مکمل ارادہ کر چکا تھا۔۔

روحی باسیل کی بڑھتی ہوئی قربت پر اپنے ہاتھوں میں بیڈ کی

چادر کو مضبوطی سے جکڑے ہوئے باسیل کی محبت کی شدت کو

محسوس کر رہی تھی۔۔

روحی اپنی آنکھوں کو زور سے میچے ہوئے تھی باسیل روحی کی

بند آنکھوں کو دیکھتے ہوئے اس کے آنکھوں پر اپنے لب رکھتے روحی کا چہرہ

اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے وہ پیار سے چور ہو کر

اس کے لبوں کو فوکس میں لیے ہوئے کہتا ہے۔

آنکھیں کھولو اپنی۔۔۔باسیل کے کہنے کی دیر تھی روحی جھٹ سے

اپنی آنکھیں کھول کر سیدھا اس کی آنکھوں میں دیکھنے

لگ جاتی ہے۔۔

ڈر کیوں رہی ہو۔؟؟باسیل روحی کے چہرے سے ہاتھ ہٹائیں

اپنے دونوں ہاتھ اس کے چہرے کے قریب بیڈ پر رکھے ہوئے روحی

کی اٹھتی ہوئی اور فوراً سے جھکتی ہوئی

پلکوں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی کچھ نہیں کہتی ہے بس نظریں جھکائے ہوئے ایک ہاتھ

سے باسیل کی شرٹ سے کھیلنے لگ جاتی ہے۔۔

گڑیا۔۔؟؟باسیل بے حد پیارے طریقے سے اسے پکارتا ہے تو روحی

جھٹ سے اپنی آنکھیں اس کی آنکھوں سے ٹکراتی ہے۔

جب پیار کرتے ہیں تو کسی کی قریب آنے پر ڈرتے نہیں ہیں

اسے محبت سے اجازت دیتے ہیں اپنی محبت اور اس کی محبت کی حد

کو دیکھنے کی خواہش مند ہوتے ہیں۔۔

باسیل اپنا ہاتھ سے بیڈ سے ہٹائے روحی کی گردن پر انگلی پھیرتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

اور میں تو تم سے نا جانے کب سے عشق کر بیٹھا ہوں

تمہیں میری طلب اور تڑپ کی ہر حد سے واقف ہو پھر ڈر

کیوں رہی ہو۔۔؟؟

ڈر نہیں رہی ہوں وہ بس۔۔۔

روحی کہتے کہتے رک جاتی ہے اور دوبارہ نظریں جھکا کر

مسکرا دیتی ہے۔۔

باسیل اس کے چہرے پر مسکراہٹ سجی دیکھ کر وہ بھی مسکراتے ہوئے

اس کی گردن پر ایک بار پھر سے جھک کر روحی کی

دھڑکنوں کو تیز کرنے لگ جاتا ہے۔۔

باسیل کے لب اس کی لبوں کی شدت روحی کے اندر ایک

عجیب سا احساس پیدا کرتی جا رہی تھی۔

باسیل اس کی گردن کو آزاد کیے اس سے دو پل کے لیے دور ہوتا

ہے اپنے گھٹنوں کے بل بیڈ پر بیٹھتے ہوئے وہ

روحی کو دیکھتے ہوئے اپنی شرٹ کے ایک ایک بٹنوں کا کھولنے لگتا ہے۔

روحی باسیل کے کو شرٹ اتارتے دیکھ کر خود بھی دھڑکتے ہوئے

دل سے اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔

زارازارا بہکتا ہے مہکتا ہے آج تو میرا

تن بدن میں پیاسا ہوں مجھے بھر لے اپنی باہوں میں

روحی کو اٹھتے دیکھ کر باسیل اپنی شرٹ بیڈ سے نیچے پھینکتے ہوئے

روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

باسیل کو گنگناتے ہوئے دیکھ کر روحی جھٹ سے اس سے نظریں

چراتے ہوئے ادھر ادھر نظریں گھوماتے ہوئے کھڑکی سے باہر

دیکھنے لگ جاتی ہے

اس کی سیدھا نظر آدھی رات کو آسمان پر چمکتے ہوئے ستاروں

کے درمیان چاند پر جا ٹکتی ہے۔

باسیل روحی کی نظر کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے

گانا گنگناتے ہوئے روحی پر ایک بار جھک جاتا ہے روحی کے گردن پر اس کے

بکھرے ہوئے بالوں کو ہٹاتے ہوئے وہ ایک بار پھر سے

گانا گنگنانے لگ جاتا ہے۔

"کھلی کھلی تیری زلفوں کو سنوار لوں"

"ہاں پیار دوں"

روحی کی گردن پر ہاتھ رکھے ہوئے اس کے قریب آکر ایک ہاتھ اس

کی کمر پر رکھتے ہوئے اس کو مکمل خود میں قید کرتے ہوئے اسے مدہوش

کرنے لگتا ہے۔۔

روحی باسیل کے ایک ایک لمس پر تلملاتے ہوئے اپنی آنکھوں کو بند کیے

ہوئے باسیل کی گردن میں اپنا منہ چھپانے لگتی ہے۔۔

باسیل روحی کی کمر پر ہاتھ گھوماتے ہوئے اس کے چوکی میں لگی

ہوئی زپ پر اس کے ہاتھ جا ٹکتی ہے۔

لبوں کی قید میں اور اپنے آپ وہ مکمل طور پر روحی کو چھپائے

ہوئے دھیرے دھیرے سے اس کی چولی کی زپ کھولتے ہوئے روحی

کی دل کی دھڑکنیں مزید تیزی سے بڑھانے لگتا ہے۔۔

روحی اپنی ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے باسیل کے کرتی جسم

میں اپنا آپ چھپانے لگتی ہے۔۔

آہستہ آہستہ وہ اس کی کمر پر بکھرے ہوئے بالوں کو بنا ہٹائے

اس کی چوکی کی زپ کو کھول رہا تھا۔

جیسے جیسے زپ کھولتی جا رہی تھی روحی کا دل بھی ڈوبا جا رہا تھا

باسیل مکمل سپ نہیں کھولتا ہے وہ اس کی زپ سے ہاتھ ہٹائے

روحی کی گردن کو آزاد کیے اس کے کندھے سے اسکی چولی کو

ہٹاتے ہوئے اس کے کندھے پر اپنے لبوں کو رکھتے ہوئے روحی کو

ایک بار پھر سے بیڈ پر لیٹا چکا تھا۔

روحی کا سر تکیہ پر رکھتے ہی باسیل اس کے کندھوں کو آزاد

کیے ہوئے ایک بار روحی کے چہرے پر دیکھتے ہوئے وہ اس کے لبوں کو

فوکس میں لیے ہوئے

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے

لبوں پر جھک کر اپنی محبت کی شدت کو مٹانے لگتا ہے۔

روحی کے ہاتھ باسیل کی کمر پر تھے آنکھیں اس کی محبت کی شدت کو

محسوس کرتے ہوئے بند ہو گئیں تھیں۔۔

روحی کے دل کی دھڑکنیں اتنی تیز ہوئی پڑی تھی کہ باسیل ان

کی آوازوں کو سنتے ہوئے مزید اپنی شدتوں میں

اضافہ کرتا جا رہا تھا۔۔

.....

ابھی تک یہاں کیا کر رہی ہو چلو بیڈ پر۔

بدر اپنے گیلے بالوں میں ٹاول مارتے ہوئے واش کا دروازہ

بند کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں آپ کے ساتھ نہیں سوؤں گی بیڈ پر آپ سو

جائیں وہاں۔۔

آئمہ اپنے آپ کو صوفے پر ایڈجسٹ کرتے ہوئے بدر کی طرف

سرسری سی نظر ڈال کر کہتی ہے۔۔

میں نے بھی کہہ دیا نا کہ آج رات تم میرے ساتھ ہی بیڈ پر سوؤں

گی اتنا بڑا بیڈ ہے ہم دونوں آجائیں گے پورے اس پر

بدر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر گیلے ٹاول کو کرسی کی

بیک سیٹ پر ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔۔

نہیں میں نے نہیں سونا ہے آپ کے ساتھ۔۔

آئمہ اپنے منہ تک کمبل کو اوڑھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

دیکھو اب تم مجھے زبردستی کرنے پر مجبور کر رہی ہو۔۔؟؟

بدر آئمہ کے منہ سے کمبل ہٹاتے ہوئے اس کے سر پر کھڑے

ہو کر کہتا ہے۔۔۔

جو کرنا ہے کر لیں میں نہیں جاؤں گی۔۔

آئمہ اٹل لہجے میں کہتی ہوئی دوبارہ کمبل اوڑھنے کے لیے صوفے

سے تھوڑی اوپر ہو کر بیٹھنے ہی لگی تھی وہ ابھی

مکمل طور پر بیٹھی بھی نہیں تھی کہ بدر کہتے ہوئے اسے

اپنی باہوں میں اٹھا کر اپنا رخ بیڈ کی طرف موڑتا ہے۔

ٹھیک ہے پھر یہ کرنے پر مجبور تم نے مجھے کیا ہے۔

بدر آئمہ کو اپنی باہوں میں اٹھائے اس کے چہرے کی طرف

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔؟؟ آئمہ حیرانگی سے بدر

کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تمہیں آج رات اپنی باہوں میں بھر کر سکون کی نیند سونے کی

تیاری کر رہا ہوں۔۔

خاموش کچھ مت بولنا ابھی تمہیں آپ ہی باہوں میں اٹھایا ہے ایسا

نا ہو کہ ارادہ بدل جائے اور میں کچھ کا کچھ کر دوں

کے لہجے میں اور اس کی آنکھوں میں شرارت صاف جھلک

رہی تھی وہ اور اس کی باہوں میں موجود آئمہ کی

آنکھوں میں اس کے چہرے کی شرارت کو دیکھتے ہوئے کچھ کر

نا دینے کا عجیب سا خوف اس کے دل میں بیٹھا ہوا تھا۔

یا ہو گیا ہے آپ کو نہیں سونا ہے میں نے آپ کے ساتھ چھوڑیں

مجھے نیچے اتاریں ابھی۔۔

آئمہ خود اس کی باہوں سے نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے

کہتی ہے پر بدر اسے مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھا وہ اسے ہلنے تک

نہیں دے رہا تھا۔۔

سوری بیوی انکار کی گنجائش نہیں ہے اب کوئی بھی میں نے

ارادہ بنا لیا ہے۔۔

ئمہ کو اپنے چہرے کے قریب کیے ہوئے ایک ائیبرو اٹھاتے ہوئے

تا ہے اور کہہ کر اپنا ایک قدم آگے بڑھانے ہی لگا تھا کہ آئمہ

بات پر اس کے قدم ایک بار پھر سس وہی رک جاتے ہیں۔

آہ کے ارادوں کی ایسی کی تیسی اب ابھی اور اس وقت چھوڑیں

مجھے۔

آئمہ بدر کے سینے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اگر میں نے ابھی تمہیں جوڑ دیا تو تمہیں چوٹ لگ جائے گی۔

ہاں کوئی بات نہیں چوٹ لگوالوں گی لیکن آپ کے ساتھ نہیں سوؤں گی۔

آئمہ بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں چوٹ لگوانا منظور ہے تمہیں لیکن اپنے معصوم سے شوہر کا

بھلا کرتے ہوئے موت پڑتی ہے تم کو۔۔۔

بدر لمبے ڈگ بھرتا ہوا بیڈ کے پاس جاتا ہے اور زور سے

آئمہ کو بیڈ پر پھینکتے ہوئے کہتا ہے۔۔

معصوم اور آپ۔۔؟؟ آئمہ ہاتھوں کے بل بیڈ پر اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

الحمدللہ اپنے خاندان کا سب سے شریف اور معصوم لڑکا

ہوں میں کیا سمجھ رہی ہو تم مجھے۔۔؟؟

بدر اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے لڑاکا لہجے میں کہتا ہے۔

شریفوں والا کوئی ثبوت تو نہیں دے رہے ہیں آپ مجھے

اسوقت۔۔۔

آئمہ اپنی طرف دیکھ کر پھر بدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے

کیونکہ اس وقت میں ایک شوہر ہوں اور میاں بیوی

جب ساتھ ہوتے ہیں سب ان کے درمیان شرافت کا کوئی کام

نہیں ہوتا ہے چلو کھسکو ادھر۔۔

بدر آئمہ کو بیڈ کے درمیان میں کرتے ہوئے خود بیڈ پر لیٹتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

چلو آجاؤ۔۔بدر ٹھیک سے بیڈ پر لیٹتے ہوئے اپنی دونوں باہیں

پھیلائے ہوئے آئمہ کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کرتا ہے۔۔

کہاں آجاؤں۔۔؟؟ آئمہ بدر کی کھلی ہوئی باہوں کو دیکھتے ہوئے حیرانگی

سے کہتی ہے۔۔

میرے باہوں میں میری پناہوں میں۔۔!!

بدر کہتے کہتے گنگا دیتا ہے۔۔

مجھے کوئی شوق نہیں ہے آپ کی باہوں میں آنے کا آپ کو آپ کی

باہیں اور پناہیں مبارک کو

آئمہ کہتے ہی بیڈ سے اترنے کے لیے تھوڑا سا ہاتھوں کے سہارے

آگے بڑھتی ہی ہے کہ بدر آئمہ کا دوپٹہ پکڑ کر زور سے

اپنی طرف کھینچتا ہے۔۔

آئمہ کا سر سیدھا بدر کے سینے سے زور سے آلگتا ہے

بدر آئمہ کے گرتے ہی اپنی آنکھیں میچ لیتا ہے۔۔

یہ سب کیوں کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ سو جائیں نا چپ کر کے

آئمہ اپنا سر اس کے سینے سے ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

میں کسی کر رہا ہوں بس تھوڑا سا رومینس کرنا چاہتا ہوں اپنی

بیوی کے ساتھ ایک پر سکون سی نیند سونا چاہتا ہوں

اپنے دل کو ٹھنڈک دینا چاہتا ہوں میں بس اور کیا

چاہتا ہوں میں

بدر آئمہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر دوبارہ اپنے سینے سے

لگاتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

بدر میں آپ کے ساتھ۔۔۔

ناچاہتی ہوں میں جانتا ہوں میری جان اب تم میرے ساتھ

ہی اپنی زندگی کا ہر پل ہر لمحہ گزارنا چاہتی ہو

چلو کوئی بات نہیں لے لیتا ہوں میں تمہیں اپنی باہوں میں

سوالوں گا تمہیں اپنے سینے سے لگا کر کیا یاد رکھو گی تم۔۔۔

بدر آئمہ کی بات کو مکمل ہونے دینے سے پہلے ہی اس کی بات کاٹ

کر خود ہنستے ہوئے بول پڑتا ہے۔۔

اور آئمہ کو اچھے سے اپنی باہوں میں قید کیے وہ اپنی آنکھیں

میچ لیتا ہے۔۔

بدر آپ بہت خراب انسان ہیں۔۔۔ آئمہ ایک اور بار بدر کو

مارتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آج آئمہ نا جانے کتنی بار در کو تھپڑ مار چکی تھی لیکن اس کے

رنے پر مترادف کھڑے ہوئے شخص کو غصہ نہیں بلکل اس پر بہت

پیار آرہا تھا۔۔

ہم۔۔۔ میں واقع میں بہت خراب ہو آئمہ اب تم بھی تھوڑی

سی خراب ہو جاؤ پر صرف میرے لیے۔۔

بدر کہتے کہتے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھول کر کہتا ہے۔

آئمہ بدر کی بات پر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرا دیتی

ہے آئمہ کو مسکراتا دیکھ کر بدر بھی مسکراتے ہوئے اس کو

تھے سے اپنی باہوں میں لیے ہوئے آئمہ کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے

اپنی آنکھیں بھی بند کر لیتا ہے اور آئمہ کو بھی نیند کی گہرائیوں میں

اتارنے لگتا ہے۔۔

.....

صبح ہو چکی تھی دونوں جوڑوں کی زندگی کی ایک خوبصورت اور

بے حد خوبصورت سی نئی شروعات روحی باسیل کی شرٹ پہنے

ہوئے کھڑکی کی طرف منہ کیے ہوئے وہ گہری نیند میں

سوئی پڑی تھی۔۔

باسیل بھی روحی کے پیچھے اس کا رخ بھی کھڑکی کی طرف

تھا کھڑکی سے آنے والی۔ سورج کی روشنی سیدھا روحی سے ٹکرا رہی

تھی لیکن وہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھے ہوئے گہری نیند میں سوئی پڑی

تھی پر باسیل کے چہرے پر وہ روشنی سیدھا

لگ رہی تھی جو اس کی نیند کو خراب کرنے کی پوری کوشش

کر رہی تھی۔۔

اور بھی بہت اچھے سے اپنی کوششوں میں کامیاب بھی

ہو گئی تھی۔۔

باسیل دونوں تین بار ہل ڈھل کر روشنی کو اپنے تک پہنچنے سے

پہلے روکنے کی کوشش کرتا ہے پر وہ پھر بھی اس کے چہرے کے

ساتھ ساتھ اس کے جسم پر بھی لگ رہی تھی۔

روشنی کی کرنوں کی تپش باسیل کی نیند کی دشمن بنے ہوئے

اس کو نیند سے آخر کار اٹھانے میں کامیاب ہو ہی گئی تھی۔

باسیل اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے

ہوئے وہ اپنی نیند میں بھری ہوئی آنکھوں کو کھولنے کی کوشش کرتا ہے۔۔

وہ جیسے ہی اپنی آنکھیں کھولتا ہے باسیل کی نظر سیدھا اس

کھڑکی کی طرف جاتی ہے جیسے وہ گندا سا منہ بنا کر اپنا منہ

موڑتا ہے تو اس کی نظر روحی کی طرف پڑتی ہے۔

جو باسیل کی شرٹ پہنے ہوئے اپنے چہرے کو اپنی بازوؤں سے

چھپائے ہوئے نیند کی گہرائیوں میں کھوئی ہوئی تھی۔۔

باسیل روحی کو خود سے تھوڑا سا دور دیکھ کر روحی کو پیٹ سے

پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف موڑتا ہے۔۔

روحی سیدھا باسیل کے سینے سے جا لگتی ہے باسیل روحی کو اپنے

قریب کیے اپنے ہاتھ سے اس کی طرف بڑھتی ہوئی روشنی کو

روکنے کی کوشش کرتا ہے۔۔

باسیل مسکراتی ہوئی نظروں سے روحی کے چہرے کو دیکھنے

لگ جاتا ہے۔۔

باسیل روحی کے چہرے سے اس کے منہ میں جاتے ہوئے بالوں کو

اپنی انگلی سے ہٹاتا ہی ہے کہ روحی نیند میں بند آنکھوں

سے باسیل کے انگلی کو اپنے دانتوں تلے دبائے ہوئے اسے چبانے لگتی ہے۔

آہ ہ۔۔۔روحی۔۔۔میری انگلی۔۔۔!!!!

باسیل اس کے منہ سے انگلی نکالنے کی کوشش کرتا ہے پر روحی اور

زور سے اس کی انگلی کو منہ سے چھوڑتے ہوئے نیند میں ہی انگڑائی

لیتے ہوئے اپنا سر باسیل کے سینے سے ہٹا کر

اپنی بازوؤں پر رکھ لیتی ہے۔۔

جنگلی بلی بھوک لگی ہے تو اٹھا جاؤنا ایسے سوتے سوتے مجھے

کیوں کھا رہی ہو۔۔۔

باسیل روحی کا رخ دوسری طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

افف اللہ جی یہ مجھ سے پہلے کیوں اٹھ گئے ہیں۔۔؟؟

روحی اپنی بازوؤں پر سر ٹیکائے ہوئے کھڑکی سے باہر آسمان کی

طرف دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ی۔۔؟؟اٹھ جاؤ گڑیا۔۔باسیل روحی کی طرف اپنا آپ موڑ کر کہتا ہے۔

میں نہیں اٹھ رہی آپ جائیں نا۔۔۔روحی بند آنکھوں سے خود سے

کہتی ہے۔۔

میں جانتا ہوں تم اٹھ گئی ہو اب اٹھ جاؤ۔۔۔باسیل روحی کی کمر

پر انگلی مارتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی اٹھنا ہی پڑے گا تمہیں اب میں اور کچھ بھی نہیں کر سکتی ہو

روحی اٹھنے کے بجائے کروٹ لے کر سیدھی ہو کر لیٹتی ہے

اور اپنے منہ تک کمفرٹر اوڑھے ہوئے وہ اپنی شرمندگی کو کم کرنے

کی کوشش کرتی ہے۔۔

اٹھ جاؤ گڑیا۔۔!!!باسیل روحی کے چہرے سے کمفرٹر اتارتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی مضبوطی سے اسے اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھی وہ اسے

چھوڑ ہی نہیں رہی تھی۔۔

ٹاؤ اسے۔۔باسیل روحی کی طرف اپنا رخ کیے اس کے چہرے

سے کمفرٹر کو اتارنے کی بار بار کوشش کرتا ہے پر وہ اسے ہٹانے

ہی نہیں دے رہی تھی۔۔

میں نہیں اتار رہی ہوں آپ جائیں پہلے۔۔۔!!!

روحی اپنی مٹھیوں میں مضبوطی سے کمفرٹر کو پکڑے ہوئے کہتی ہے۔

میں ایسے کہیں بھی نہیں جا رہا ہوں میں دیکھاؤ مجھے

اپنا۔۔۔باسیل ضدی لہجے میں کہتا ہے۔۔

باسیل کی بات پر روحی اپنے پیر بیڈ پر مارتے ہوئے اپنی آنکھوں سے

تھوڑا سا کمفرٹر اتارتی ہے ہر جیسے ہی وہ باسیل کے چہرے کی طرف

دیکھتی ہے فوراً سے واپس اوپر تک کر لیتی ہے۔۔

میں نہیں ہٹا رہی ہوں آپ مجھے گندی گندی نظروں سے دیکھ

رہے ہیں۔۔

روحی اپنے منہ پر اپنی بازوؤں کیے اپنے چہرے کو کمفرٹر کے ساتھ ساتھ

اپنی بازوؤں میں چھپاتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

میں نہیں دیکھوں گا گندی نظروں سے تو اور کون دیکھے گا۔۔

باسیل ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

اچھا نا اب بس کرو دو چہرہ دیکھا دو اپنا مجھے۔۔۔

باسیل چادر کو ہلکا ہلکا سا کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی ایک گہری سانس لیتے ہوئے دھیرے دھیرے سے اپنے

چہرے سے کمفرٹر ہٹا کر باسیل کو دیکھتی ہے جو ہنستے ہوئے

اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔۔

دیکھا آپ ہنس رہے ہیں مجھ پر۔۔ روحی اٹھ کر بیٹھتے ہوئے

روتلوسی شکل بنا کر کہتی ہے اور اٹھ کر بیڈ سے اترنے لگتی ہے

پر باسیل اس کا بازوؤں پکڑ کر اس اپنی طرف کھینچ کر اپنی باہوں

میں قید کر لیتا ہے۔۔

کیوں ایسی شکل بنا رہی ہو گڑیا۔۔۔؟؟ باسیل روحی کے چہرے

سے اس کے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ۔۔ آپ مجھے ایسے مت دیکھیں نا پلزز۔۔

روحی باسیل کے ہاتھ کو روکے کو اپنے ہاتھ کو پکڑے ہوئے کہتی ہے۔

اچھا میں نہیں دیکھتا۔۔باسیل روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

انکل ٹائم کیا ہو رہا ہے۔۔؟؟روحی خود گھڑی کی طرف دیکھنے کے

لیے اٹھتے ہوئے پوچھتی ہے پر باسیل اس کی نظریں گھڑی پر جانے سے

پہلے ہی اسے اپنے سینے سے دوبارہ لگا دیتا ہے۔۔

کیا کروں گی گھڑی میں ٹائم دیکھ کر ویسے بھی کل تم مجھ سے دور

ہو جانا ہے ابھی تو میرے پاس ہی رہو۔۔۔

باسیل روحی کو مزید اپنے قریب کیے ہوئے دھیمے لہجے میں کہتا ہے

انکل آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہونگے۔۔؟؟

روحی سر اٹھا کر باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

نہیں تو۔۔باسیل بھی نظریں جھکائے روحی کی بڑی بڑی گرین آنکھوں

میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تو مجھے جانے کی اجازت ہے۔۔؟؟روحی اسی انداز میں پوچھتی ہے۔

جی ہے۔۔باسیل روحی کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

روئیں گے تو نہیں نا۔۔۔روحی شرارت لہجے میں کہتا ہے

تمہیں میں چھوٹا بچہ لگتا ہوں جو بیوی کے دور جانے پر روئے گا۔

روحی کی ناک کو کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں پر آپ تو مجھ سے پیار سے کرتے ہیں نا ایک دن تو دور رہا نہیں جاتا ہے اتنے سال دور رہ لیں گے۔۔

روحی باسیل سے دور ہو کر گڈھنوں کے بل بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

ویسے آپ کبھی کبھی حرکتیں بچوں والی ہی کرتے ہیں۔۔

روحی تم نہیں جانا چاہتی ہو۔۔

باسیل اپنے ہاتھوں کے سہارے سے بیڈ سے اٹھ کر بیٹھتا ہے اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

ہمم۔۔ میرا دل نہیں کر رہا ہے آپ سے دور جانے کو

روحی کہتے ہی باسیل کے پاس جاتی ہے اور اس کے گلے سے جا لگتی ہے۔۔

تو سیدھا سیدھا بول دو گڑیا کہ میں نے نہیں جانا میں یہی آپ کے پاس رہوں گی۔۔

روحی کو اپنی گود میں بیٹھاتے ہوئے اس کی کمر سہلاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں نہیں بول پا رہی نا میں جانا بھی چاہتی ہوں اور میں نہیں بھی مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے۔۔

روحی باسیل کی گردن پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پاگل لڑکی جانے یا نا جانے کا فیصلہ تمہارا ہے اور تمہارے پر فیصلے میں میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔

روحی کی ناک سے اپنی ناک کو ٹچ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

افف۔۔اپ اتنے اچھے شوہر کیوں ہیں آپ وہ کھڑوس والے

بھی تو ہو سکتے تھے نا جیسے بیوی کی پڑھائی کرنے پر مسئلہ ہو

وہ نا چاہے کہ بیوی اس سے آگے بڑھ کر ترقی کرے۔

روحی دوبارہ باسیل کے گلے سے لگتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں اپنی گڑیا کے لیے اپنی بیوی کے لیے وہ شوہر کبھی بھی نہیں بن سکتا

ہوں میں جیسا ہوں میں ویسا ہی رہوں گا۔۔

روحی کو اپنی باہوں میں مضبوطی سے پکڑے ہوئے کہتا ہے اور کہتے کی روحی

کی گردن پر اپنے لب رکھ دیتا ہے۔۔

آپ پھر سے شروع ہو گئے ہیں۔۔روحی باسیل کی سینے پر

تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں نا میری جان میں سوچ رہا ہوں آج کا پورا دن ہم دونوں اس

کمرے میں رومینس ہی کرتے ہیں

ویسے بھی کل تم چلی جاؤ گی تو پھر مجھے تمہاری یاد آ گئی

تمہاری طلب لگی گے جو وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہی جائے گی

تو اس لیے ہمیں کچھ کرنا پڑے گا کہ اتنے سال ہم دونوں ایک دوسرے

سے دور گزار سکے۔۔

باسیل کہتے ہی روحی کو دوبارہ بیڈ پر لیٹا دیتا ہے اور خود اس کے۔اوپر

آئے اس کی راہ فرار کے سارے راستے بند کر دیتا ہے۔۔

"Dastane Rooh E Basil ♥

Episode No 48

By Saleha Iqbal ... 🦋

باسیل آپ پھر سے شروع ہو گئے ہیں ابھی تھکے نہیں گئے۔۔

روحی بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

نہیں میں تو بلکل بھی نہیں تھکا ہوں ابھی بھی مجھ میں بہت

کچھ کرنے کی ہمت ہے۔۔۔

دوبارہ سے اسے بیڈ پر لیٹا کر اس کی شرٹ کی بٹنوں پر

اپنی نظریں ٹیکائے ہوئے کہتا ہے۔

روحی اس کی نظریں اپنی طرف مسلسل دیکھتے ہوئے

ہنس پڑتی ہے۔۔

اٹھ جائیں جانے دیں مجھے امی غصہ کریں گی مجھ پر کل سے میں نے

اپنی ماں کی شکل نہیں دیکھی ہے اور نا ہی انہیں دیکھائی دے

اب ان پر تو ظلم نا کریں جانے دیں مجھے

روحی باسیل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے

معصوم سی شکل بنا کر کہتی ہے۔۔

ظلم میں نہیں تم مجھ پر کرتی ہو سارے جب جب کچھ کرنے کی

ت کرتا ہوں تم کوئی نا کوئی بات کر کے میرا سارا موڈ خراب کر دیتی ہو۔

روحی کے اوپر سے ہٹتے ہوئے افسردگی سے کہتا ہے۔

حی باسیل کو جاتے دیکھ اس کے چہرے پر ناٹنکی دیکھ کر وہ اچھے سے

اس کے ارادوں کو سمجھ رہی تھی

پر وہ بھی اپنے نام کی ایک ہی روحی تھی۔

ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ میں بہت بدتمیز ہوں مجھ جیسے لوگوں

سے نا100 فٹ دور رہنا چاہیے اب آپ بھی مجھ سے دور رہیں گے

روحی بیڈ سے اتر کر باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی

ہے اور کہہ کر الماری کی طرف بڑھنے کی لگتی ہے کہ باسیل

روحی کو اپنی ایک بازوؤں میں اٹھائے ہوئے خود بیڈ پر بیٹھتا ہے

اور روحی کو اپنی گود میں بیٹھا کر اس کے گرد مضبوطی سے

ی بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے وہ اسے اپنے آپ میں قید کر لیتا ہے۔

میں تمہیں خود سے ایک قدم دور نا رہنے دوں تم سوفٹ کی

بات کرتی ہو۔۔۔

روحی کی گردن اور کمر پر بکھرے ہوئے بالوں کو ہٹاتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

انکل۔۔؟؟ روحی باسیل کے ارادوں کو جانتے ہوئے جلدی سے اپنا

خ اس کی طرف موڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

جی میری جان۔۔روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

اس کی شرٹ کے بٹنوں کو کھولتے ہوئے روحی کی گردن میں اپنا منہ

چھپاتے ہوئے سرگوشی سے کہتا ہے۔۔۔

ابھی نہیں نا بس کر دیں نا پہلے ہی کل رات سے آپ کی شدتوں کو

برداشت کر رہی ہوں۔۔

روحی باسیل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے کہتی ہے۔

تو انہیں بڑھانے والی بھی تو تم ہی ہو۔۔

باسیل مختصر سا کہتے ہوئے پھر سے روحی کی گردن پر

اپنے لب رکھنے لگتا ہے۔۔

پھر بھی اب بس میں تھک گئی ہوں اور بھوک بھی لگ رہی ہے

تو بس کریں نا آپ۔۔

باسیل کے لبوں کی شدت کو اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے کہتی ہے۔

تو میں مٹاؤں گا نا اپنی بھوک پہلے مجھے اپنی پیاس

تو بجھا لینے دو

باسیل روحی کی گردن سے کب ہٹائے پر چہرہ چھپائے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ چھوڑیں نا مجھے۔۔۔

باسیل کے لبوں کی تپش اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے

تلملاتے ہوئے کہتی ہے۔

ی نہیں نا ابھی میرا من نہیں کر رہا ہے تمہارے دور ہونے کی اجازت

دینے کو کچھ پل ٹھہر جاؤ میرے پاس

روحی کی کمر کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار اور مضبوط

کیے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں آپ کے پاس ہی ہوں کہاں جاؤں گی میں آپ سے

دور ہو کر مرنا نہیں ہے میں نے آپ سے دور ہو کر

روحی ایک بار پھر باسیل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پر تم مجھے مجھ سے دور ہو کر پل پل تڑپا کر مارتی ہو اور مجھ

پر رحم بھی آتا ہے تمہیں اب میں نے سوچ لیا ہے جب تک

دل اجازتِ نہیں دے گا تب تک میں تمہیں خود سے دور نہیں

جانے دوں گا۔۔

باسیل کہتے ہی روحی کے لبوں پر جھکنے لگتا ہے کہ روحی

باسیل کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے روک دیتی ہے۔۔

چھوڑیں گے مجھے۔۔۔؟؟؟ باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

نہیں ابھی نہیں ابھی میں نے تھوڑی دیر اور رومینس کرنا ہے

اپنے ہونٹوں پر سے روحی کا ہاتھ ہٹا کر اس کی گال پر کس

کرتے ہوئے کہتا ہے۔

میں یہاں ہوں تمہاری آنکھوں کے سامنے تم کہیں اور جا کر

کیا کروں گی چھوڑوں باقی سب کو ہم رومینس کرتے ہیں۔۔

باسیل روحی کے ہاتھوں کی انگلیوں میں خالی جگہ پر اپنے انگلیوں ڈالتے

کہتا ہے۔۔

میں نے نہیں کرنا ہے رومینس میں تھک گئی کر کے اب مجھے سکون

کا سانس لینے دیں۔۔

باسیل کا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑے ہوئے اس کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں نے کب روکی ہیں تمہاری سانسیں لے لو اچھے سے لے لو

جب لے لو تو مجھے بتا دینا۔۔

باسیل شرارت لہجے میں ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

وہ کیوں۔۔؟؟ روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے۔۔

میں نے انہیں روکنا بھی تو ہے۔۔ باسیل روحی کو فوکس میں

لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

نہیں سدھریں گے آپ یقین ہو گیا ہے مجھے کبھی رومینس کرنے

کے علاوہ بھی کچھ اور سوچ کیا کریں۔۔

روحی باسیل کی ٹھوڑی سے ہاتھ ہٹا کر باسیل کی گردن پر

رکھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

سوچتا تو ہوں میں۔۔ باسیل روحی کا دوسرا ہاتھ بھی اپنی گردن

پر رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اور وہ کیا ہے بتانا پسند کریں گے آپ۔۔؟؟ روحی اپنے دونوں ہاتھوں

کو آپس میں باندھے ہوئے مسکراتے ہوئے باسیل کی آنکھوں میں

بنا پلک جھپکائے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

رومینس کا سوچنے کے بعد میں اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے

میں سوچنے لگ جاتا ہوں۔۔

تمہاری وجہ سے وہ پہلے ہی کتنے لیٹ ہو گئے ہیں اندازہ

ہے تمہیں سب کچھ میں ہی سوچوں تم بھی کچھ سوچ لو۔۔

باسیل۔۔؟؟ روحی باسیل کے سینے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے

اور کہہ کر ہنستے ہوئے اس کے گلے سے لگ جاتی ہے۔۔

باسیل بھی اور مضبوطی سے اسے اپنی باہوں میں قید میں کر لیتا

ہے اور دونوں ہی دو پل کے لیے ہنستے ہوئے خاموش ہو جاتے ہیں۔

باسیل ایک دم خاموش سا ہو جاتا ہے روحی کی گردن

میں اپنا منہ

چھپائے ہوئے وہ کہیں کھو ہی گیا۔۔

روحی باسیل کی خاموشی کو محسوس کر رہی تھی وہ بھی اس

وقت وہی سوچ رہی تھی جو باتیں باسیل کے ذہن میں گونج رہی تھیں۔

"کیا ہوا ہے۔؟؟ باسیل کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

کچھ بھی نہیں۔۔

اپنا چہرہ اس کی گردن سے باہر نکلتے ہوئے کہتا ہے۔

تو پھر ایسے گم سم کیوں ہو گئے ہیں آپ۔۔

روحی گردن پر ہاتھ رکھے ہوئے باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

بس کچھ سوچنے لگ گیا تھا۔۔!! باسیل نظریں جھکا کر کہتا ہے۔۔

یہی کہ میں دور کی جاؤں گی آپ سے۔۔؟؟ روحی باسیل کی

جھکی ہوئی پلکوں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں دور چلی جاؤں گی تم مجھ سے۔۔ باسیل جھٹ سے روحی

کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

پر میں جلدی لوٹ کر بھی تو آجاؤں گی بس کچھ وقت کی

بات ہے۔۔

روحی لمبی گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

پر مجھ سے یہ وقت نہیں کٹے گا تمہارے بغیر تمہارے بغیر رہنا

آسان نہیں ہے میرے لیے۔۔

کہتے ہوئے نظریں دوبارہ جھک جاتی ہیں۔

کٹے گا تو مجھ سے بھی نہیں کراہ نے کہا تھا کہا تھا کہ میں جا سکتی

ہوں۔۔؟؟

پر اب کیا میں تمہیں نا جانے کا کہہ سکتا ہوں۔۔؟؟

روحی کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی بول پڑتا ہے اور کہنے کی

اجازت مانگتا ہے۔۔

آپ بلکل کہہ سکتے ہیں۔۔!!روحی باسیل کے گال پر اپنے لب

رکھتے ہوئے پیار سے کہتی ہے۔۔

تو مت جاؤ تم رک جاؤ میرے پاس تصور بھی نہیں کر پا رہا ہوں

تمہارے بغیر رہنا کیسے رہوں گا۔

باسیل کے لہجے کافی حد تک ڈرا ہوا سا مایوس سا محسوس

ہو رہا تھا۔۔

کیا آپ نہیں چاہتے ہیں کہ میں جاؤں۔؟؟روحی باسیل کے چہرے

پر نظریں جمائے ہوئے پوچھتی ہے۔

ہاں میں نہیں چاہتا ہوں کہ اب تم کہیں بھی جاؤ میں اپنی زندگی

کا ہر لمحہ ہر پل ہر سفر پر تمہارے ساتھ چلنا چاہتا ہوں

رک جاؤ نا۔۔۔

باسیل روحی کو گلے سے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل کی باتیں روحی کو خاموش کر گئی تھیں۔۔

اس نے تھوڑے سے وقت میں ہی اپنی اس اچانک سی ڈاکٹر بننے

کی خواہش کو اپنا سپنہ بنا لیا تھا۔

اب زندگی کے اس مقام پر وہ آ کھڑی تھی جہاں سپنہ چنتی تو

محبت سے دور ہو جاتی اور اگر محبت تو چنتی تو اسکا سپنہ ٹوٹ

جاتا ہے۔۔

باسیل روحی کی خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے مسکرا دیتا ہے

اور روحی کی پیٹھ سہلاتے ہوئے اسے کمپوز کرنے لگتا ہے۔۔

م کیوں اداس ہو رہی ہو میری گڑیا میں جانتا ہوں ڈاکٹر بننا اب

کوئی معمولی سی خواہش نہیں ہے تمہارے لیے جیسے تم جب چاہو

چھوڑ دو۔۔

تم ڈاکٹر بننا چاہتی ہو اور میں اپنی بیوی کو ڈاکٹر ضرور

بناؤں گا۔۔۔

باسیل کی باتوں پر روحی بے یقینی سے اس کے چہرے کو دیکھنے

لگ جاتی ہے۔۔

کیا سچ میں۔۔؟؟ روحی بڑی بڑی گرین آنکھیں باسیل کی کالی

آنکھوں میں ڈالے ہوئے حیرانگی سے پوچھتی ہے۔۔

ہاں سچ میں میری گڑیا کی ہر خواہش کو میں ضرور پورا کروں گا

روحی کے گالوں کو کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

تو پھر آپ اداس ہو کر ایسے میرا دل کیوں دکھا رہے ہیں پھر انکل

میرا دل تو مت دکھائیں۔۔۔

روحی روتلوسی شکل بناتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں اداس نہیں ہوں بس اس وقت تھوڑا فکر مند ہو

باسیل روحی کے بالوں سے کھیلتے ہوئے کہتا ہے۔۔

فکر مند کس کے لیے۔۔؟؟ روحی تجسّس سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

اپنے بچوں کے لیے ان کا آنا کا وقت پھر سے لیٹ ہو گیا ہے

وہ پھر سے پینڈنگ پر چلے گئے ہیں۔۔

استغفراللہ۔۔ سدھر جائیں آپ۔

روحی باسیل کے کندھے پر تھپڑ مارتے ہوئے اس سے دور ہو جاتی ہے

اور اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔۔

تم باتوں میں لگا کر میرا دھیان نہیں ہٹا سکتی ہو اس سے جو

میں کرنے آیا تھا۔۔

باسیل روحی جے پاس کھڑے ہوتے ہوئے کہتا ہے۔

اب میں نے کیا کر دیا ہے۔؟؟ روحی اپنے دونوں ہاتھ کمر پر

رکھتے ہوئے ایک آئیبرو اٹھاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

تم اپنی باتوں میں لگا کر مجھے اپنے قریب آنے سے نہیں روک

سکتی ہو۔

باسیل روحی کی طرف ایک قدم آگے بڑھاتا ہے کہ روحی اس کے

سینے پر انگلی رکھ کر اسے روک دیتی ہے۔

ابھی آپ کا قریب آنا باقی ہے۔؟؟

ہاں بلکل ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں کل رات تو جلدی گزر گئی تھی۔

پر آج رات تو ہم دونوں ہی گھر پر ہیں آج رات تم نہیں بچ

پاؤ گی مجھ سے سمجھی تم اور کوئی بہانہ بھی نہیں چلے گا۔۔

باسیل روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے

ہی اس کے گالوں پر زور سے کس کرتے ہوئے خود واش روم

میں گھس جاتا ہے۔

یہ عجیب زبردستی چل رہی ہے میرے ساتھ۔۔۔

روحی باسیل کو جاتے ہوئے دیکھ کر کہتی ہے اور پھر اپنے کمرے

میں نظریں دوڑائے وہ شرماتے ہوئے اپنا کمرہ ٹھیک کرنے لگتی ہے

جب تک باسیل واش روم سے باہر آتا ہے روحی پورا کمرہ

ٹھیک کر چکی ہوتی ہے۔

باسیل کے آتے ہی روحی خود بھی جلدی سے شاور لینے چلی جاتی ہے

باسیل بھی تیار ہو کر آج پھر سفید رنگ کا کارٹن کا سوٹ

پہن کر وہ روحی کے آنے سے پہلے ہی نیچے حال میں چل جاتا ہے۔

فیروز صاحب اور بدر کے ساتھ حال میں بیٹھ کر وہ چائے کے

مزے لے رہا ہوتا ہے اور ساتھ ساتھ گاؤں کی باتیں بھی

ان سے ڈسکس کر رہا ہوتا ہے۔۔

صبح کی ناشتے کی ساری تیاری ہو گئی تھی سب کچھ آئمہ

سب کے آنے سے پہلے ہی تیار کر چکی تھی۔۔

سلطانہ بیگم اور ہیر ا بیگم دونوں گھر کی کام والی سے حویلی کو

اچھے سے صاف کرنے کا حکم دے رہیں تھیں۔

کل ولیمہ کے فنکشن سے حویلی میں اور باہر کافی کر کل سی انہیں

محسوس ہو رہی تھی وہ سب کچھ پھر سے صاف شفاف کروانا چاہتی تھیں۔

ٹھیک ہے جاؤ اور اچھے سے ساری حویلی کی صفائی شروع کرو

ہیرا بیگم حکمانہ لہجے میں کہتی ہیں۔۔

اور آکر مالی سے بھی کہہ دو کہ وہ پیچھے گارڈن کو جا کر صاف کریں

ہر چیز صاف ستھری ہونی چاہیے۔۔

سلطانہ بیگم بھی حکمانہ لہجے میں کہتی ہوئی فیروز صاحب والوں

کی طرف بڑھتی ہے۔۔

باسیل بیٹا روحی کہاں ہے کل سے اسے نہیں دیکھا ہے تم دونوں

رات کو فنکشن میں بھی نہیں تھے۔۔؟؟

سلطانہ بیگم فیروز صاحب کے پاس بیٹھتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

سیل سوچ میں پڑ جاتا ہے کہ کیا جواب دوں میں ان کی بات کا

چاچی بتایا تو تھا کہ آدھی رات کو روحی کو پیزا کھانا تھا بھائی

پیزا کو ڈھونڈنے کے چکروں میں دیر ہو گئی تھی

ورا شہر بند ہو گیا تھا پر روحی کی ضد تھی کہ اس نے پیزا کھانا

ہے تو وہ بس اس لیے انہیں دیر ہو گئی تھی۔۔

بدر کہتے ہی صوفے پر چوڑا ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور باسیل کو

آنکھ مارتا ہے۔۔

جس پر باسیل بامشکل اپنی ہنسی دباتے ہوئے اپنی دونوں آئیبرو اٹھاتے

ہوئے خود بھی پرسکون سا صوفے سے اپنی پشت ٹیکاتا ہے۔۔

آئے یہ زارا روحی بتاتی ہوں میں اسے ابھی بھی نہیں سدھری ہے

ابھی بھی بچپنہ نہیں گیا ہے اس کا۔۔

سلطانہ بیغم تھوڑا غصہ والا لہجے میں کہتی ہے۔

ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ چاچی بہت تنگ کرتی ہے مجھے میری بلکل بھی

بات نہیں مانتی ہے جو بولوں اس کا الٹا ہی کرتی ہے ہمیشہ۔۔

باسیل سلطانہ بیغم کی طرف دیکھتے ہوئے شکایتی انداز میں

اس کی شکایت لگاتا ہے۔

کچھ کہہ رہے ہیں آپ۔۔؟؟روحی باسیل کے پیچھے ایک ہاتھ صوفے

پر رکھے ہوئے اور دوسرا ہاتھ اپنی کمر پر رکھ کر

باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

آہ۔۔ تم کب آئی۔۔؟؟باسیل اپنا رُخ موڑ کر اپنے پیچھے سرہانے

کھڑی ہوئی روحی کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

تب ہی جب میری شکایتیں لگائی جا رہی تھیں۔۔!!روحی صوفے سے ہاتھ

ہٹا کر باسیل کے پاس صوفے پر آ بیٹھتی ہے۔۔

میں شکایت تو نہیں لگا رہا تھا۔۔باسیل بوکھلاتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ مجھے کمرے میں ملیں یا اکیلے میں پھر بتاؤں گی میں آپ کو

میں تنگ کرتی ہوں یا آپ مجھے۔۔

روحی اپنے دانت بھینچ کر غصہ میں باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ابھی چلیں کمرے میں۔۔؟؟باسیل کہتا ہے تو روحی غصہ میں

بڑی بڑی آنکھیں کیے اس کو ایک نظر گھور کر دیکھتی ہے۔

منہ موڑ کر باسیل سے دور صوفے کے دوسرے کونے پر جا بیٹھتی ہے۔

باسیل روحی کو دیکھتے ہوئے اپنا رخ دوسری طرف موڑ کر

اپنی ہنسی کو ضبط کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

پر دوسری طرف دیکھتے ہی اس کے چہرے سے سارے ہنسی

شیزا کو اسکے کمرے سے آتا دیکھ کر پل میں غائب ہو جاتی ہے۔۔

شیزا کے چہرے پر ٹینشن تھی وہ اپنے ہاتھوں کو

مسلتے ہوئے سب لوگوں کی طرف اپنے قدم بڑھا رہی تھی۔۔

باسیل اڈے آتا دیکھ کر خود غصہ میں لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا اس

کے پاس جاتا ہے شیزا کو بازوؤں سے پکڑ کر وہ

اپنے ساتھ حویلی کے پیچھے والے گارڈن میں لے جاتا ہے۔۔

سب لوگ حیرانگی سے ان کی طرف دیکھنے لگ جاتے ہیں روحی کے

چہرے پر نا ہی کوئی حیرانگی تھی اور نا ہی کوئی ٹینشن وہ سب

میں پر سکون سی بیٹھی ہوئی تھی۔۔

سب جاؤ یہاں سے۔۔۔باسیل وہاں کام کرنے والے لوگوں کو

حکمانہ لہجے میں کہتا ہے باسیل کی ایک آواز پر سب لوگ

وہاں سے چلے جاتے ہیں۔

ان کے جاتے ہی باسیل جھٹ سے شیزا کو بازوؤں سے کھینچ کر

اپنے سامنے کھڑا کرتا ہے۔۔

کیا چاہتی ہو۔۔؟؟ باسیل دو ٹوک لہجے میں کہتا ہے۔

تمہیں چاہتی ہوں۔!! شیزا دھیرے سے سر جھکا کر کہتی ہے۔۔

اور میں اپنی بیوی کو اس دنیا میں ہر چیز سے ہر شخص سے زیادہ

میں صرف اور اسے چاہتا ہوں میں اپنی بیوی کے ساتھ مخلص ہوں

باسیل شیزا کے جھکے ہوئے سر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

جان گئی ہوں میں باسیل میرا ہونا یا نا ہونا کسی کے لیے اہمیت نہیں

رکھتا ہے۔

میں نے سوچا تھا غلط فہمیاں پیدا کر کے تم دونوں کو ایک

دوسرے سے

دور کر دوں گی پر تم دونوں تو اور قریب آ گئے۔۔

شیزا ٹوٹی ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔

غلط فہمیاں وہاں پیدا ہوتی ہیں جہاں یقین نہیں ہوتا ہے

اور میں بہت یقین کرتا ہوں اپنی بیوی پر

تمہارے پیدا کی ہوئی کوئی بھی غلط فہمی معنیٰ نہیں رکھتی ہے

باسیل شیزا کا لٹکا ہوا شرمندگی سے جھکا ہوا سر دیکھ کر وہ اس

سے آرام سے کہتا ہے۔۔

شیزا میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے پیار کرتی ہو میں جانتا ہوں

کہ تم مجھے اپنی زندگی میں شامل کرنے کے لیے یہ سب کر رہی تھی۔

پر یقین کرو میں نے تمہیں کبھی بھی دوست سے بڑھ کر تمہارے

بارے میں نہیں سوچا میں نے

اس دنیا میں صرف ایک ہی لڑکی سے

پیار کرتا ہوں اور وہ صرف اور صرف میری محرم میری روحی ہے

میں نے نا تمہیں اور نا ہی کبھی کسی اور لڑکی کو کبھی ان نظروں سے

دیکھا ہے روحی سے محرم بن کر محبت کی ہے میں نے اور جب محبت

محرم بن کر ملتی ہے نا اس نے کسی اور کی محبت کی یا پھر کسی اور

کی موجودگی کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔

باسیل گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔

شیزا جب سے تم یہاں آئی ہو میں تمہیں ہر پل نوٹس کرتا

ہوں۔۔

باسیل کی بات پر شیزا جلدی سے اپنا سر اٹھا کر اس کے چہرے

کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

تم میرے لیے میری زندگی کی پہلی اور بہترین دوست ہو

میں دوست بنانے والے انسانوں میں سے نہیں تھا لیکن تم سے دوستی

کی اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں تھا کہ تم سے محبت بھی کرتا

دوستی ختم نہیں کرنا چاہتی ہو تو اس کو اس کی حدود میں

رہنے دو ورنہ تم مجھے بھی جانتی ہو اگر میں کسی سے رشتہ ایک

بار ختم کر دوں تو اس کا مرنا جینا سب بے مول ہو جاتا ہے

میرے لیے۔

باسیل شیزا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں نے غلط کیا ہے باسیل مجھے معاف کر دوں۔۔

شیزا نم آنکھوں سے باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

پر یہ بھی سچ ہے کہ میں نے تمہیں دوست سے بڑھ کر ہمیشہ سے دیکھا ہے تم سے دوستی کرنا میرے لیے میری محبت کی طرف اپنا پہلا قدم تھا جو کتنی مشکلوں سے میں نے پار کیا تھا وہ میں جانتی ہوں۔۔

شیزا کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنے لگ جاتے ہیں پر چہرے پر درد سے بھری ہوئی مسکراہٹ سجائے ہوئے کہتی ہے۔۔

میرے لیے بہت مشکل ہے یہ جس سے پیار کرتی ہوں اس کے ساتھ محبت کے رشتے کے علاوہ کسی اور رشتے میں بندھ کر رہنا۔۔

شیزا اپنے ہاتھوں سے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ہماری دوستی کو ختم کرتے ہیں باسیل اور اپنی اپنی منزل کی طرف بڑھتے ہیں میں اب اس سے زیادہ اذیت میں مبتلا نہیں رہ سکتی ہوں

تمہارے لیے میں دوست ہوں پر میرے لیے تم میری پہلی محبت

میں نے سنا تھا کہ پہلی محبت بہت خوبصورت ہوتی ہے کیونکہ وہ نامکمل ہوتی ہے سنا تھا آج ایکسپیرینس بھی کر لیا

شیزا ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے مسکرا کر خود کو کمپوز کرتے

ہوئے باسیل کے چہرے پر اپنی نظریں ٹیکاتی ہے۔

تمہاری اور میری دوستی کی ایکسپائری ڈیٹ آ گئی ہے

میری لو دوستوری کی موئے موئے ہو گئی ہے۔۔

شیزا کہہ کر ہنس پڑتی ہے اور اپنا سر جھکا کر اپنے آنسوؤں کو ضبط

کرتے ہوئے وہ اپنا ہاتھ باسیل کی طرف بڑھاتی ہے۔۔

میں نے بہت غلط کیا ہے اور بہت کچھ غلط کہا بھی ہے روحی کو

میں اس سے معافی مانگ لوں گی پر اس سے پہلے تم مجھے معاف کر دو

اپنی دس سال کی دوستی کو مدد دے نظر رکھتے ہوئے

مجھے معاف کر دو باسیل

شیزا اپنے ہاتھ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے جو ہوا میں

اٹھا ہوا تھا وہ باسیل کا ہاتھ نا اٹھتے ہوئے دیکھ کر جھکانے ہی والی تھی

کہ روحی شیزا کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ ملائے ہوئے مسکراتے ہوئے

اس کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔

شیزا اور باسیل دونوں اچانک سے روحی کو دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں

پر پل میں ٹھیک بھی ہو جاتے ہیں۔۔

دوستوں کی ایکسپائیری ڈیٹ نہیں ہوتی ہے وہ ازل سے ابد تک

قائم رکھنے کے لیے بنائی جاتی ہے۔۔

روحی باسیل کے آگے کھڑی ہو کر شیزا کی نم آنکھوں کی طرف

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

کچھ دوستیاں ازل سے ابد تک کے لیے نہیں ہوتی ہے

ان کا ساتھ ہمارے دوستی جتنا ہوتا ہے۔

شیزا باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے جس کی نظریں روحی پر

ہی ٹیکی ہوئی تھی۔۔

ایسا نہیں ہے غلطیاں تو ہر رشتے میں ہوتی ہیں اگر ایک ایک کو گننے

بیٹھ جائیں اور ان پر غور کرتے ہوئے رشتوں کو توڑنے کے جائیں

تو اس دنیا میں کوئی کسی سے بھی کبھی کوئی رشتہ نہیں جوڑ پائے گا

چاہے وہ دوستی کا ہو یا پھر محبت کا۔۔

روحی باسیل کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھ کر کہتی ہے۔

تم کہہ سکتی ہو بنا مانگے تمہیں بہت کچھ جو مل گیا ہے۔۔

شیزا اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اگر تمہیں ایسا لگتا ہے تو کچھ وقت تم بھی انتظار کر کے دیکھ لو

شاید تمہارے مقدر میں ایسا ہی لکھا گیا ہو

یہ مت سوچوں کے تمہارا نقصان ہوا ہے یہ بھی سوچ سکتی ہو تم کہ

شاید کچھ اچھا اور بہت اچھا تمہارے قسمت میں پہلے ہی لکھ دیا گیا ہے

جس کی وجہ سے تمہاری دعائیں قبول نہیں ہو رہی ہیں

آخر کار ہوتا تو وہی ہے نا جو اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں۔۔

یہ انکل میرے نصیب میں تھے اس لیے نا چاہتے ہوئے بھی یہ

مجھے مل گئے اور میں نا چاہتے ہوئے بھی میں ان سے محبت کر بیٹھی

"Dastane Rooh E Basil ♥

Episode No 50

By Saleha Iqbal ...

شاید تمہاری لو سٹوری کی موئے موئے ابھی نہیں ہوئی ہے کوئی

تو ہو گا جو تمہیں دعاؤں میں مانگ رہا ہو گا اس لیے

تو تم اب سنگل ہو شاید تمہاری اصل دعائیں جو تم شدت سے مانگ

رہی ہو وہ تمہیں ملنے والا ہے

برا سوچ کر کسی کے ساتھ بنائے ہوئے اتنی محنت اور محبت

سے رشتوں کو ختم نہیں کرتے ہیں۔

انکل اور تم دوست تھے شیزا اور ہمیشہ دوست رہو گے

ساری دوستی کے درمیان میں نہیں آؤں گی لیکن میرے بندے تک

کسی اور ارادے سے آئی تو چھوڑ دوں گی بھی نہیں تمہیں

روحی شیزا کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے کہتی ہے۔۔

واہ دوستی نا توڑنے کا کہہ رہی ہو اور ساتھ ساتھ وارننگ بھی

دے رہی ہو کمال ہو تم قسم سے۔

شیزا ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو پھر دوستی نہیں ختم نا۔۔؟؟ روحی شیزا اور باسیل کی

طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

باسیل تو جواباً کندھے اچکا دیتا ہے اور شیزا ہنستے ہوئے ہاں

میں سر ہلا دیتی ہے۔۔

میں ختم اب شیز ااور باسیل صرف اور صرف دوست ہیں شیز اکے

لیے باسیل سس کے دوست سے بڑھ کر اور کچھ بھی نہیں رہا۔۔

یہ ہی بہتر رہے گا۔۔"روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

سوری شیز اباجی میں ہاتھ ملانے کو نہیں کہہ سکتی ہو

آپ کو ایسے ہی دور دور کی دوستی رکھنی پڑے گی۔۔۔

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

جانتی ہوں میری ماں نہیں بچ کر رہی ہوں میں تمہارے بندے

کو ٹینشن نالو تم۔۔

شیز اروحی کی بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہے

اور کہہ کر واپس حویلی میں جانے کے لیے گارڈن ایریا سے

چلی جاتی ہے۔۔

ہم۔۔ تو میری گڑیا بڑی بڑی باتیں کب سے کرنے لگ گئی ہے۔؟

باسیل روحی کو بازو سے پکڑ کر اپنی

طرف کھینچ کر اپنے سینے سے لگائے سس کی کمر پر اپنے ہاتھ رکھ

کر اس کے چہرے کی مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔۔

جب سے اسکی زندگی میں ایک عدد ہینڈسم نوجوان شوہر کی

انٹری ہوئی ہے تب سے وہ خود بخود سمجھدار بھی ہو گئی ہے

اور بڑی بڑی باتیں بھی کرنے لگ گئی ہے۔۔

باسیل کے سینے سے سر ٹیکائے ہوئے اس کو اپنی چھوٹی چھوٹی سی بازوؤں سے باسیل کو اپنی باہوں میں بھرنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

انکل اتنے بڑے اور چوڑے کیوں ہیں میرے اتنی لمبی لمبی بازوؤں میں بھی آپ پورے نہیں آرہے ہیں۔۔

روحی باسیل کے سینے سے سر ہٹائے ہوئے سر اٹھا کر روحی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتی ہے۔۔

باسیل اس کا منہ دیکھ کر بلند آواز میں قہقہہ لگا کر ہنس پڑتا ہے۔

تو تم میری باہوں میں آجاؤ میں بھر لوں گا تمہاری قید میں اور اچھے سے چھپا بھی لوں گا۔۔

باسیل روحی کو اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے روحی کے سر پر اپنے لب رکھتا ہے۔۔

مجھے لگا تھا کہ تم شیزا پر غصہ کروں گی پر تم نے تو اسے بنا معافی مانگے ہی معاف کر دیا۔۔

باسیل روحی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

کیونکہ وہ مجھے کبھی غلط لگی ہی نہیں وہ اس کو معاف نا کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔۔

روحی باسیل کے سینے پر اپنی تھوڑی ٹیکائے ہوئے باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

وہ کیوں۔۔؟؟ روحی کے چہرے سے اس کے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

کیونکہ جب مجھے آپ سے پیار ہوا تھا اور جب مجھے سمجھ آیا

کہ پیار سے دور ہونے والی فیلنگ کیسی ہوتی ہے تو پھر مجھے شیزا کبھی

غلط لگی ہی نہیں۔۔

روحی باسیل سے دور ہوتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

ہمم۔۔اور کب ہوئی تھی تمہیں مجھ سے محبت۔۔؟؟

باسیل اپنی کمر پر ہاتھ باندھتے ہوئے روحی کی طرف اپنے قدم بڑھاتے

ہوئے پوچھتا ہے۔۔

جب میں نے آپ کو کالے کپڑوں میں دیکھا تھا اور آپ کے ماتھے

پر قریب سے آپ کی چوٹ کا نشان دیکھا تھا۔۔

روحی بھی اپنا رخ موڑ کر گارڈن ایریا میں ابھی بھی موجود لال

گلاب کے پھولوں کی پتیوں کو دیکھتے ہوئے انہیں اپنے ہاتھوں میں

اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

تمہاری مہندی والی رات۔۔؟؟ کتنی ٹھرکی لڑکی تھی تم شادی کسی اور

سے کر رہی تھی اور پسند میں آگیا تھا تمہیں۔۔۔؟؟

باسیل روحی کو زمین سے پھولوں

والی پنکھڑیوں کو اٹھاتے ہوئے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

وہ تو اس لیے پسند آگئے تھے کیونکہ وہ شادی اصل نہیں تھی خود بخود

آپ پسند آگئے تھے آپ کے اس نشان کی وجہ سے

یہ مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔۔۔

روحی باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

میرے نشان میں ایسا کیا ہے مجھے تو یہ کبھی اچھا نہیں لگا اور

یہ اس پر ہی فلیٹ ہو گئی ہے۔۔

باسیل اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دل ہی دل میں سوچتا ہے۔

انکل آپ کو پتا ہے آپ مجھے شروع میں بلکل بھی پسند نہیں تھے

ایک دم گندے سڑے ہوئے انڈے جیسے لگتے تھے آپ مجھے

پھر جب آپ سے شادی ہوئی آہستہ آہستہ خود ہی اچھے لگنے لگ

گئے پہلی بار آپ اس رات کو اچھے لگے تھے سیدھا دل پر ٹاہ کر کے

بجے تھے آپ میرے۔۔

روحی دوبارہ زمین پر بیٹھ کر پھولوں کی پتیوں کو اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔

ور دوسری بار جب آپ نے مجھے غصے میں زبردستی گجرے پہنائے تھے

گاؤں میں شادی والی رات یاد ہے یا بھول گئے۔۔؟؟ روحی اپنی

کمر پر دونوں ہاتھ رکھ کر دونوں ائیبرو اٹھاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

د ہے وہ رات پیسے نکلوائے تھے تم نے مجھ سے کرکٹ کھیلنے کی بیٹنگ کے لیے۔۔

باسیل قہقہ لگا کر ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں تو اپنے نام کا لوکٹ دے کر میں نے بھرپائی کر تو دی تھی

آپ کے پیسوں کی۔

روحی اپنے ہاتھ کمر سے ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

ہم کر تو دی تھی تم نے بھرپائی باسیل روحی کی بات سن کر وہ

خوبصورت سے پل یاد کرنے لگ جاتا ہے۔۔

اچھا آپ نے تو بتایا ہی نہیں آپ کو میں کب پسند آئی تھی۔۔؟؟

روحی باسیل سے وہی دور کھڑی ہو کر پوچھتی ہے۔۔

باسیل روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے دو پل کے لیے ٹھہر جاتا ہے۔۔

تمہیں پسند کرنے کے مجھے کوئی خاص موقع تو یاد نہیں بس اِتنا یاد ہے تم واحد ہو جیسے میں نے نہیں میرے دل نے پسند کیا ہے

باسیل مسکراتے ہوئے اپنے کندھوں کو اچکاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ویسے انکل آپ سچ میں کتنے کنجوس ہیں۔۔روحی منہ بناتے ہوئے باسیل کے پاس آجاتی ہے۔۔

کیوں بھئی۔۔؟؟ باسیل اپنی کمر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے روحی کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آہ نے مجھے آج تک کوئی تحفہ نہیں دیا ہماری شادی کو کتنا وقت ہو گیا ہے اور اب کل میں کی جاؤں گی لیکن آپ نے اب تک مجھے کوئی تحفہ نہیں دیا۔۔

روحی سر جھکا کر اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پھولوں کی پتیوں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میری گڑیا کو تحفہ چاہیے۔۔؟؟ باسیل روحی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے کہتا ہے۔۔۔

جی چاہیے۔۔!! روحی جھٹ سے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

کیا چاہیے۔۔؟؟اسی انداز میں محبت سے بھری ہوئی نگاہوں سے

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

وہی لوکٹ پر اس بار تھوڑا سا چینج۔۔روحی اپنے ہاتھوں سے پھول کی

پتیوں کو باسیل کے اوپر پھینکتے ہوئے کہتی ہے اور باسیل کی بازوؤں سے خود کو

نکال کر دوبارہ زمین سے پتیاں اکھٹی کرنے لگ جاتی ہے۔۔

کیسی چینجنگ۔۔؟؟باسیل روحی کو زمین پر بیٹھے ہیں آپ دیکھ کر پوچھتا

ہے بچوں والے کام چھوڑو اور مجھے بتاؤ کیا چاہیے

ی کافی ساری پتیاں اکھٹی کیے کھڑی ہوتی ہے اور کھڑی ہوتی ہی وہ کہتی ہے۔

"روح باسیل"

اور کہ کر اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑی ہوئی پتیوں کو اپنے

اور باسیل کے اوپر برسا دیتی ہے۔۔

دونوں ایک ساتھ ہوا میں اڑتی ہوئی پتیوں کو پل کے لیے دیکھنے

لگ جاتے ہیں۔۔۔

روح باسیل تو پہلے ہی تمہارے پاس ہے۔۔!!

باسیل روحی کی طرف دیکھتا ہے اور روحی زمین پر گرے ہوئے

پتیوں کو دوبارہ دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

مجھے باسیل اپنے دل کے قریب چاہیے ہر پل ہر لمحہ

روحی باسیل کے سینے سے لگتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مجھے روح کے لوکٹ میں روح کے ساتھ اب باسیل بھی چاہیئے

روحی اپنی بازوؤں کو پکڑے ہوئے باسیل کو اپنی باہوں میں

بھرنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

ر مجھے کیا ملے گا۔۔؟؟ باسیل روحی کے چہرے کو اس کے بالوں میں

ہاتھ رکھے ہوئے اپنی آنکھوں کے سامنے کرتا ہے۔۔

میں ملوں گی نا آپ کو آپ کو مجھ سے بڑھ کر بھی کوئی چاہیے۔؟؟

روحی باسیل کے لبوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

نہیں تم سے بڑھ کر کوئی نہیں کچھ بھی نہیں ہے ناہی کوئی انسان اور

ناہی کوئی چیز تم ہنستی رہو میری جان

مجھے اس سے بڑھ کر اور کچھ بھی نہیں چاہیے۔۔

باسیل بھی اب کی بار مسکراتے ہوئے روحی کے لبوں پر جھک کر

پیار سے اپنے لب اس لب رکھ کر کہتا ہے۔۔

یکن باسیل مجھے یہ تحفہ ابھی نہیں چاہیئے۔۔!! باسیل کے سینے پر

ہاتھ مار کر اسے کہتی ہے۔۔

تو پھر کب چاہیے۔۔؟؟ باسیل تجسس سے پوچھتا ہے۔

جب میں اپنی پڑھائی مکمل کر لوں گی اور ڈگری میرے ہاتھوں میں

گی لندن کی یونیورسٹی میں کالے رنگ کے کپڑوں میں ملبوس

ہاتھ میں ڈگری لیے کھڑی آپ کا انتظار کر رہی ہو نگی۔

تب آپ کالے رنگ کے سوٹ بوٹ میں ملبوس

یہ تحفہ ہمارے دوبارہ ملنے پر دیں گے۔۔

وعدہ کریں مجھ سے میری پڑھائی مکمل ہوتے ہی اس دن میں آپ کا

انتظار کروں گا کچھ بھی نہیں کھاؤں گی اور نا ہی پیو گی

جب تک آپ میرے سامنے نہیں آجائیں گے۔۔

کریں وعدہ اس دن آپ آئیں گے بھی اور مجھے یہ تحفہ بھی دیں گے

روحی اپنا ہاتھ باسیل کے آگے بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل روحی کے ہاتھ کی طرف دیکھتے ہوئے دو پل کے لیے ٹھہر جاتا ہے

اور اگر میں نا آپایا تو۔۔؟؟

باسیل روحی کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

تو پھر آپ مجھے کبھی نہیں دیکھ پائیں گے کبھی بھی نہیں

روحی اپنا ہاتھ نیچے کرتے ہوئے افسردگی سے کہتی ہے

تو پھر ٹھیک ہے میں آؤں گا اور تمہیں تحفہ بھی دوں لیکن اس دن

تو تم مجھے گریجویشن کے کپڑوں میں ملبوس دیکھو گی

لیکن رات کو میرے لیے ساڑھی پہن کر تیار ہو گی

بولو منظور ہے۔۔؟؟ اب کی بار باسیل روحی کے ہاتھ کے پاس اپنا

ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

دونوں کی ہتھیلی آسمان کی طرف تھی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر

وہ ایک مسکراتی ہوئی نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے میں

مصروف ہو گئے تھے۔۔

وعدہ۔۔۔روحی باسیل کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے

میرا بھی وعدہ رہا اب ہم دونوں 4 سال بعد تمہاری گریجویشن کی ڈگری

ملنے کے بعد ہی ایک دوسرے کے سامنے آئیں گے۔۔

باسیل اور روحی دونوں ایک لمبی گہری پر سکون سی سانس لیتے ہیں۔

اب اندر چلتے ہیں ورنہ بولیں گے سب پھر گم ہو گئے ہیں یہ لوگ۔۔

باسیل روحی کا وہی ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ اندر کی طرف

لے کر جاتا ہے۔۔

انکل پھول لینے دیں۔۔!!!روحی زمین پر پھولوں کی پتیوں کو

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تمہارا پھول میں ہوں اور میں تمہارے پاس ہی ہوں

اور کسی پھول کا تم نے کیا کرنا ہے۔۔

باسیل اسے اپنے ساتھ لے جاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ پھول تو ہیں پر گلاب کا پھول نہیں گیندے کا پھول ہیں آپ تو۔۔

روحی باسیل کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے کہتی ہے۔

میں گیندے کا پھول ہوں۔۔؟؟اب ہماری اگلی سہاگ

رات ہر میں تمہارے

کیے گیندے کا پھول ہی ہر طرف بچھاوں گا۔۔

باسیل حویلی کے دروازے سے تھوڑا دور کھڑے ہو کر روحی کو

اپنے سامنے کیے ہوئے کہتا ہے۔۔

کون سی سہاگ رات۔۔؟؟؟ مناتولی آپ نے اب کچھ

نہیں ملے گا آپ کو رہتے نہیں اتنے اچھے۔۔۔

روحی کہتے ہوئے حویلی میں اندر بھاگ کر چلی جاتی ہے پیچھے کھڑا

ہوا باسیل اسے جاتا دیکھ کر حیرانگی سے گندے گندے منہ بنانے

لگ جاتا ہے۔

سہاگ رات تو تمہارا ابا بھی منائے گا۔۔

باسیل فلو فلو میں کہہ دیتا ہے اور آگے کی طرف اپنے قدم بڑھاتا

ہی ہے روک لیتا ہے خود کو۔۔

استغفراللہ استغفراللہ کیس بول رہا ہوں میں اس

لڑکی نے سچ میں میرا دماغ خراب کر دیا ہے کتنی گندی باتیں کرنے

لگ گیا ہوں میں تو۔۔

باسیل اپنے ہونٹوں پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتا ہے اور اپنے آپ کو

نارمل کیے وہ بھی حویلی میں داخل ہوتا ہے۔۔

روحی سب کے ساتھ ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھی ہوئی اپنا ناشتہ کر رہی تھی

شیزا بھی سب کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی

باسیل روحی کو دیکھتے ہوئے اس کے سامنے والی کرسی پر

جا بیٹھتا ہے۔۔

آئمہ چائے دینا۔۔بدر اپنے چائے کا کپ آئمہ کی طرف بڑھاتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

آئمہ صبح سے 5 بار بدر کو چائے دے رہی تھی اب اسکا پارہ

چڑھ رہا تھا۔۔

آئمہ بدر کو غصے میں چائے کا کپ دیتے ہوئے خود کو بھی ناشتہ

کرنے لگ جاتی ہے۔۔

تھوڑی دیر بعد سب ہنستے ہوئے ناشتہ ختم کیے اپنے اپنے کام پر لگ

جاتے ہیں۔۔۔

باسیل اور روحی ناشتہ کی ٹیبل پر ہی روحی کا لندن جانا اور باسیل

کے اسلام آباد جانے کا بتا چکے تھے۔۔

سب ناراض ہوئے تھے پر مان جاتے ہیں سب کیونکہ باسیل نے اجازت

نہیں مانگی تھے روحی کے بارے میں سب کو فیصلہ سنایا

تھا جس پر کسی اور کا سوال کرنا فضول ہی تھا۔۔۔

مجبوراً سب کو باسیل کے فیصلے میں سہمت ہونا پڑا تھا۔۔۔

ناشتہ کیے آئمہ اور روحی روحی کے کمرے میں اس کی پیکنگ میں

کر رہے ہوتی ہیں۔۔۔

دونوں ہنستے ہوئے باتیں کرتے ہوئے پیکنگ کر رہی ہوتی ہیں۔۔

بدر دوبار مزید آئمہ سے چائے بنوا چکا تھا اب کام والی کو دوبارہ

روحی جے کمرے میں بھیج کر وہ

آئمہ کو بلواتا ہے۔۔

رو کو زارا میں ان کو سیدھا کر کے آتی ہوں۔۔۔

آئمہ کام والی کو دیکھتی ہوئے غصے میں ہیر ہیر پنکھتے ہوئے

روحی کے کمرے سے نکل کر سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھتی ہے۔

کیا ہے کیوں تنگ کر رہے ہیں آپ مجھے۔؟؟ آئمہ غصے میں

کمرے میں

داخل ہوتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں نے کب تنگ کیا ہے میں نے تو کچھ بولا ہی نہیں ہے۔۔

بدر اپنی ٹانگوں پر لیپ ٹاپ رکھے ہوئے اس پر کام کرتے ہوئے کہتا ہے۔

اچھا تو صبح سے چائے چائے کس نے لگائی ہوئی ہے۔۔؟؟

آئمہ بدر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا۔۔!!بدر اپنے کندھے اچکاتے

ہوئے کہتا ہے۔۔۔

پکی بات ہے۔۔؟؟ آئمہ انگلی اٹھا کر پوچھتی ہے۔

ہاں۔۔ہاں پکی بات ہے میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا ہے۔۔

بدر واپس اپنی نظریں اسکرین پر جماتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تو میں جاؤں سکون سے اپنا کام کرنے کے لیے۔۔؟؟؟ آئمہ بدر کے سامنے

کھڑی ہوئی اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ہاں ہاں جاؤ میں نے کب روکا ہے تمہیں۔۔!!

بدر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

ٹھیک ہے پھر۔۔ آئمہ واپس جانے کے لیے مڑتی ہے پر

کمرے کا الٹا سیدھا

حشر نشر دیکھ کر وہ غصے میں مڑ کر بدر کی طرف دیکھتی ہے

جو جان بوجھ کر اسے تنگ کرنے کے لیے یہ سب کر رہا تھا۔۔

"آئمہ بیڈ کی چادر اور تکیہ ٹھیک کرنے کے لیے بیڈ کی طرف بڑھتی ہے تو بدر لیپ ٹاپ سے نظریں اٹھا کر آئمہ کی طرف دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔

آئمہ کو بدر کی نظریں خود کی مسلسل محسوس ہو رہی تھی۔

جو جیسے ہی پلٹ کر دیکھتی ہے در فور اسے اپنی آنکھیں واپس لیپ ٹاپ کی اسکرین کی طرف کر لیتا ہے۔۔

بولیں۔۔!! آئمہ بدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں نے تو کچھ کہا ہی نہیں ہے ابھی۔۔

بدر بڑی بڑی آنکھیں کیے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہر کچھ کہنے کے چکروں میں ضرور ہیں آپ نظر آرہا ہے مجھے

بولیں میں سن رہی ہوں۔۔۔

آئمہ کہہ کر واپس بیڈ کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور بیڈ پر رکھی ہوئی گدیو کو ٹھیک کرنے لگ جاتی ہے۔

ماشاءاللہ کافی سمجھدار ہو گئی ہس تم تو میرے ساتھ رہ کر نظر نا لگے تمہاری سمجھداری کو کسی کی بھی۔۔

بدر لیپ ٹاپ سائڈ پر رکھ کر مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مسکے مت ماریں کام کی بات کریں۔۔

اچھا وہ ایک کہ چائے تو دو۔۔

بدر بول ہی رہا تھا کہ آئمہ بیڈ سے گدی اٹھا کر سیدھا بدر کی طرف گدی ہوا میں اڑتے ہوئے آتی ہے اور سیدھا بدر کے منہ پر آ لگتی ہے۔

خبردار جو چائے کا نام بھی لیا ہے تو نفرت ہو گئی ہے مجھے چائے سے۔

آئمہ غصے میں لال ہوتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اللہ خیر۔بیغم ایسے غصہ نہیں کرتے ہیں اور اپنے مزاجی خدا کو مارتے بھی نہیں ہیں۔۔

صوفے سے اٹھتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے

مزاجی خدا۔؟؟؟

آئمہ گندا سا منہ بنا کر کہتی ہے۔۔

ہاں تمہارا مزاجی خدا تمہیں حکم دیتا ہوں جاؤ اور میرے کیے ایک کپ چائے کا لے کر آؤ۔۔

بدر واپس چوڑے ہوتے ہوئے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

س میں زہر میں خود ڈال کر لاؤں یا پھر آپ خود ڈالنا پسند کریں گے۔۔؟؟

آئمہ چڑتے ہوئے کہتی ہے۔۔

شرم لڑکی شرم شوہر ہوں تمہارا کھلے عام مجھے مارنے کی دھمکیاں ے رہی ہو تم میں مر گیا تو بیوہ ہو جاؤ گی تم بھول گئی ہو گیا۔۔؟؟

بدر واپس آئمہ کی طرف گدی پھینکتے ہوئے کہتا ہے۔۔

جاؤ چائے لے کر آؤ میرے لیے۔

بدر حکمانہ لہجے میں کہتا ہے اور دوبارہ لیپ ٹاپ اپنی ٹانگوں پر

رکھ کر اس میں نظریں جما لیتا ہے۔۔

ابھی لے کر آتی ہوں۔۔

آئمہ غصے میں کہتی ہوئی گدی بیڈ پر پھینکتی ہے اور خود پیر

پٹختے ہوئے کمرے سے باہر نکل جاتی ہے۔

....

آئمہ کو گئے 20 منٹ ہو گئے تھے بدر کی نظریں مسلسل دروازے پر

ٹیکی ہوئی تھی آئمہ کے انتظار میں پر وہ آ ہی نہیں رہی تھی۔۔

کہاں رہ گئی ہے چائے بنانے گئی ہے یا پھر پائے

ر دروازے سے اپنی نظریں ہٹاتا ہی ہے کہ اسے آئمہ آتی ہوئی نظر آتی ہے

اور دوبارہ سے بدر چوڑا ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔۔

یہ لیں چائے۔۔!! آئمہ بدر کے آگے چائے کا کپ بڑھاتے

ہوئے کہتی ہے۔

اتنی دیر کیوں لگا دی ہے تم نے چائے لانے میں۔۔؟؟ بدر

چائے کا کپ پکڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔

وہ میں چوہے مار زہر ڈھونڈ رہی تھی مل نہیں رہا تھا

آئمہ بدر سے تھوڑے فاصلے پر صوفے پر پر سکون سا بیٹھتے ہوئے

کہتی ہے۔

چوہے مار زہر کس لیے ڈھونڈ رہی تھی۔۔؟؟

بدر گرم و گرم چائے کا سب لیتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

وہ آپ کی چائے میں ملانا تھا نا اس لیے

آئمہ صوفے سے پشت ٹیکاتے ہوئے بدر کو دیکھتے ہوئے کولڈ

فیس میں کہتی ہے۔

کیاا۔۔؟؟؟اس چائے میں زہر تھا تم نے مجھے زہر دے دیا ہے۔؟؟؟

بدر چائے کا کپ صوفے پر رکھتے ہوئے حیران و پریشاں

ہو کر اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔؟؟ میں نے اتنی جلدی بیوہ نہیں ہونا ہے۔

میں نے ڈھونڈا تھا زہر پر وہ مجھے کہیں بھی مل نہیں

رہا تھا تو مجبوراً میں سادگی چائے ہی کے آئی تھی اس میں زہر

نہیں ہے فکر مت کریں آپ ہی لیں اسے

آئمہ ہنستے ہوئے چائے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

نہیں میں نے نہیں پینی تمہارا کیا بھروسہ اگر سب میں مجھے زہر

دے دیا تم نے تو میں تو بھری ہوئی جوانی میں ہی

مر جاؤں گا میں نے نہیں پینی چائے اب تم میرے لیے

چائے نہیں بناؤں گی۔۔

ٹھیک ہے مت پیئں چائے۔۔ آئمہ چائے کا کپ اٹھائے اسے واپس

کے جاتی ہے اور اپنی ہنسی کو ضبط کرنے کی کوشش

کرتی ہے۔۔

ہاں اب نہیں بنوائیں گے چائے جان چھوٹی میری۔۔۔

منہ چائے کا کپ لیے سیڑھیوں کی طرف جاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

....

شام ہو گئی تھی سب کو اپنے کام کرتے ہوئے

باسیل کام سے حویلی سے باہر گیا ہوا تھا

شیزا بھی اپنے جانے کی تیاریاں کر رہی تھی روحی بھی پیکنگ میں

لگی ہوئی تھی۔۔

سلطانہ بیغم روحی کے جانے کا سب کر رو رہی تھیں

ہیر ا بیغم انہیں سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی اور ان کے ساتھ

باہر گارڈن میں بیٹھے ہوئے چائے کی چسکیوں کا مزہ لے تھیں۔

روحی اپنی اور باسیل کی مکمل پیکنگ کر چکی تھی

وہ اپنی کتابیں وغیرہ بیگ میں رکھ کر اپنے سارے پیپرز کو

ایک بار پھر سے چیک کر رہی تھی ہر چیز مکمل کیے وہ انگڑائیاں لیتے

ہوئے گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں سے باہر نکل

جاتی ہے اور اپنی ماں اور سلطانہ بیغم کو

دیکھتے ہوئے وہ حویلی سے باہر کی طرف اپنے قدم بڑھاتی ہی ہے

کہ اس کی نظر شیزا پر پڑتی ہے۔۔

شیزا آجائیں باہر چائے پیتے ہیں ساتھ۔۔

روحی حال میں کھڑی ہوئی بلند آواز میں شیزا کو آواز لگاتی ہے

آرہی ہوں روحی۔۔۔ شیزا ابھی روحی کی آواز پر بلند آواز میں

جواب دیتی ہے اور اپنی چیزیں ادھوری چھوڑ کر اپنے کمرے میں سے

باہر نکل جاتی ہے۔۔

ہو گئی تمہاری ہیکنگ۔۔؟؟ شیزا اپنے کمرے سے نکلتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ہاں ہو گئی میری آپ کی۔؟؟ روحی بھی اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر

پوچھتی ہے۔۔

ہاں ہو گئی ہے بس فائلز چیک کر رہی تھی میں۔۔

چلیں باہر۔۔؟؟ روحی پوچھتی ہے اور دونوں ساتھ حویلی سے باہر نکلنے

لگ جاتی ہیں پر روحی دروازے پر رک جاتی ہے۔۔

خانسے کی رانی آجاؤ کمیری بہو بہت کام کر لیے ہیں تم نے آجاؤ اب

روحی کیچن میں کھڑی ہوئی آئمہ کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے

روحی کی بات پر شیزا ہنس پڑتی ہے اس کے ساتھ ساتھ روحی

بھی ہنس پڑتی ہے۔

آرہی ہوں۔۔!! آئمہ ٹرے میں چائے کے ساتھ ساتھ

چپس اور بسکٹ بھی لے کر آرہی ہوتی ہے۔۔

تمہیں نا چائے کا ڈھابہ کھلوا کر دینا چاہیے پیتی بھی رہنا اور

بیچتی بھی رہنا۔۔

روحی اسے اپنی طرف آتا دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"Dastane Rooh E Basil ❤

Episode No 51

By Saleha Iqbal ... 🦋

حویلی کی ساری خواتین حویلی سے باہر حال میں بیٹھے ہوئے ایک ساتھ ہنستے ہوئے باتیں کرتے ہوئے چائے کے مزے لے رہی تھیں۔

سلطانہ بیگم روحی کو دیکھ دیکھ کر بار بار رو پڑتی ہے روحی کی شادی بھی انہوں نے اسی لیے قریب کروائی تھی کہ وہ روحی کو خود سے دور نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اب اس کے اتنے دور جانے پر ان کا دل بے چین ہو رہا تھا۔

امی کوئی فکر کر رہی ہیں میں بچی نہیں ہوں

جو اکیلے کہیں نہیں جا سکتی ہے۔۔

روحی اپنی کرسی سے اٹھ کر اپنی ماں کے پاس زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر معصوم سی شکل بنا کر کہتی ہے۔۔

میرے لیے تم بچی ہی ہو۔۔

کہتے ہی روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیتی ہیں۔۔

امی ایسے تو نا کریں نا آپ پلز اب میں سچ میں سیریس ہو کر کچھ کرنے جا رہی ہوں تو آپ ایسے رو کر میرا دل خراب کر رہی ہے مجھے لگ رہا ہے جیسے میں نے کوئی غلط فیصلہ لے لیا ہو۔۔۔

روحی اپنی ماں کے گھٹنوں پر سے رکھتے ہوئے نم لہجے میں کہتی ہے۔۔

تم نے کوئی غلط فیصلہ نہیں لیا ہے میری جان بس وہ کبھی تمہیں خود سے دور نہیں کیا ہے میں نے تو بس اچھا نہیں لگ رہا ہے مجھے۔۔۔

سلطانہ بیگم پیار سے روحی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

جواب تک نہیں کیا ہے وہ کبھی نا کریں یہ ممکن تو نہیں ہے۔۔

فیروز صاحب کندھوں پر شال ڈالے ہوئے باسیل کی گاڑی سے اترتے ہوئے بلند آواز میں کہتے ہیں۔۔

روحی اپنے بابا کی آواز پر جلدی سے مسکراتے ہوئے ان کی طرف بھاگنے لگ جاتی ہے پہلے فیروز صاحب پھر اس کی نظر باسیل پر جا ٹکتی ہے جو ابھی گاڑی سے اتر ہی رہا تھا۔۔

باسیل گاڑی سے نکل کر جیسے ہی روحی کی طرف دیکھتا ہے روحی فوراً سے اپنی نظریں گھوما لیتی ہے اور دوبارہ اپنے بابا کو دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

اسلام وعلیکم بابا۔۔روحی اپنے بابا کے سینے سے لگتے ہوئے کہتی ہے۔

وعلیکم السلام بابا کی جان۔۔فیروز صاحب روح کے سر پر کس کرتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

تیاری ہو گئی تمہاری۔۔؟؟فیروز صاحب روحی کے بالوں میں ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھتے ہیں۔۔

جی بابا ہو گئی ہے۔۔روحی فیروز صاحب کے لیے کرسی کھینچتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

بہت اچھے۔۔فیروز صاحب کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہتے ہیں۔

سلطانہ۔بیغم کیوں رو کر خود کو اور میرے دل کو بے جان کر رہی ہیں

یروز صاحب انتہائی پیار سے سلطانہ۔بیغم کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہتے ہیں۔

شرم کریں خان صاحب یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔

سلطانہ۔بیغم فیروز صاحب کے ہاتھ پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہیں۔

وہاں موجود ہر شخص انہیں دیکھ کر مسکراتے ہوئے ایک دوسرے

کو دیکھ رہے تھے۔۔

باسیل بھی روحی کے پاس آ کھڑا ہوتا ہے روحی سر اٹھا کر

باسیل کی طرف دیکھتی ہے اور پھر اپنی نظریں واپس مسکراتے

ہوئے اپنے ماں باپ کی طرف بڑھا لیتی ہے۔۔

اوہو سلطانہ۔بیغم شادی کو اتنے سال ہو گئے ہیں لیکن

ہماری شرم ابھی تک نہیں گئی ہے یہ سب شادی شدہ ہو گئے ہیں

اب ان کے سامنے شرمانے کی کیا ضرورت ہے۔۔

فیروز صاحب منہ بناتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ان کا منہ دیکھ کر سب کا قہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے

امی بابا۔۔منہ کیوں بنا رہے ہیں آپ دونوں

روحی باسیل سے دور ہو کر اپنی ماں اور بابا کی طرف بڑھتی ہے۔

آئمہ کی بار بار نظریں مسلسل دروازے کی آٹھ رہی تھیں وہ

بدر کے آنے کا انتظار کر رہی تھی اس وقت سب تھے لیکن وہ پھر بھی

بدر کی غیر موجودگی کو محسوس کر رہی تھی۔

آئمہ افسردگی سے دروازے سے اپنی نظریں ہٹاتی ہے تو اتنے میں

بدر اپنی گاڑی میں سوار حویلی میں داخل ہوتا ہے

بدر کی گاڑی دیکھتے ہی آئمہ کے چہرے پر مسکراہٹ چھا جاتی ہے

وہ بدر کو اندر آتے ہوئے دیکھ رہی ہوتی ہے جب تک وہ گاڑی سے نیچے اتر

نہیں جاتا ہے۔

بدر کے اترتے ہی آئمہ بھی اپنی نظریں جھکا کر اپنے چہرے سے اپنی

ہنسی غائب کر لیتی ہے۔۔

بدر بھی سب کو دیکھتے ہوئے ان کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

اسلام و علیکم۔۔۔بدر سلام کرتے ہوئے کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔

وعلیکم السلام۔ آئمہ کے ساتھ ساتھ سب اس کے

سلام کا جواب دیتے

ں آئمہ بھی جواب دیتی ہے پر اس کی نظریں اسوقت شیزا پر ہوتی ہے

بدر اس کا چہرہ نہیں دیکھ پا رہا تھا۔

آئمہ۔۔بدر دھیرے سے اس کو آواز لگاتا ہے پر آئمہ شیزا ی

ں سننے میں مصروف ہوئی پڑی تھی وہ بدر کی بات کو نہیں سن پاتی ہے۔

بدر کو اس کی موجودگی میں آئمہ کو اس کو نا دیکھنے پر

غصہ آتا ہے وہ دو پل کے لیے ٹھہرتا ہے اور پھر غصے میں اٹھ کر وہاں سے

چلا جاتا ہے۔۔

روحی پاسپورٹ رکھ لیے ہیں تم نے۔۔؟؟ باسیل کرسی پر بیٹھتے

ہوئے پوچھتا ہے۔۔

جی رکھ لیے ہیں۔۔ روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے جواب دیتی ہے

اور انٹری ٹیسٹ کے اونلائن والے ریزلٹ کی کاپی کرلی ہیں لندن

یونیورسٹی کی۔۔؟؟

سیل کرسی سے پشت ٹیکاتے ہوئے اپنا فون ٹیبل پر رکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

نہیں وہ تو میں نے نہیں کیا ابھی کرتی ہوں جا کر۔۔۔

روحی کہتے ہی حویلی میں اندر کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔۔

سیل ایک نظر روحی کو جاتا دیکھ کر پھر سب کے ساتھ باتوں میں

لگ جاتا ہے۔۔

آئمہ بدر کو اچانک سے جاتے دیکھ کر روحی کے جانے کے بعد

کچھ ہی دیر میں وہ بھی چلی جاتی ہے۔۔

در جاتے ہی وہ سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھتی ہے کمرے کا

دروازے کھولتی ہے کہ اس کی نظر سیدھا صوفے پر بیٹھے ہوئے

غصہ میں بدر کو دیکھتے ہوئے وہ آہستہ آہستہ سے کمرے کا دروازہ

بند کیے وہ بدر کی طرف اپنے قدم بڑھاتی ہے۔

"آپ مجھ سے خفا ہیں۔۔؟؟ آئمہ بدر کے سامنے کھڑی ہو کر ہچکچاتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

مجھے نہیں لگتا ہے کہ ایسا کوئی حق ہے میرے پاس جو میں تم سے خفا ہو سکوں۔۔

بدر بنا آئمہ کو دیکھے ہوئے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں ایسا کیوں کہہ رہے ہیں آپ آپ کو ہر حق حاصل ہے سوائے مجھ سے خفا ہونے کا۔۔۔

آئمہ بدر کے پاس صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی ہے تم سے دور ہٹ کر بیٹھو مجھ سے

در آئمہ کی طرف دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہتا ہے۔

آپ غصہ کیوں کر رہے ہیں مجھ پر میں نے کیا کیا ہے۔۔؟؟

آئمہ بدر کی تلخی پر رونے والی ہو گئی تھی۔

تمہیں نہیں پتا ہے تم نے کیا کیا ہے تم مجھے سب کے سامنے اگنور کر رہی تھی۔۔

در لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے صوفے سے کھڑے ہوتے ہوئے غصے میں کہتا ہے۔

یں۔۔ میں آپ کو اگنور نہیں کر رہی تھی میں بس مصروف تھی اس لیے آپ کی بات نہیں سن سکی۔۔

آئمہ سر جھکا کر اپنے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے کہتی ہے۔

سانے بنانے کی ضرورت نہیں ہے میں جانتا ہوں کہ تمہیں

میرے ساتھ رہنا اچھا نہیں لگتا ہے۔۔

بدر آئمہ کے جھکے ہوئے سر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

سا تو کچھ بھی نہیں ہے وہ میں بس تھوڑا سا مصروف ہو گئی تھی۔۔

سر سری سا سر اٹھا کر بدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے

پر پھر اپنا سر واپس جھکا لیتی ہے۔

جاؤ یہاں سے مجھے اس وقت کوئی بات نہیں کرنی ہے جاؤ

کمرے سے باہر۔۔!!

بدر اپنا رخ بیڈ کی طرف موڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ مجھے کمرے میں سے نکال رہے ہیں۔۔؟؟

آئمہ کھڑی ہو کر روتے ہوئے بدر کی پیٹھ دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

میں تمہیں کمرے میں سے نہیں نکال رہا ہوں بس میں کچھ وقت

اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔

بدر آئمہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں آپ کو چھوڑ کر کہیں بھی نہیں جا رہی ہوں آپ کو لگتا ہے

کہ میری غلطی ہے تو آپ مجھے سزا دیں پر خفا نا ہو مجھ سے۔۔

آئمہ روتے ہوئے بدر کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہتی ہے۔

تم سزا برداشت کر لو گی۔۔؟؟

بدر آئمہ کے آنسوؤں سے تر چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

جی میں کرلوں گی اگر آپ مان جائیں گے ایسے تو مجھے سزا بھی

قبول ہے۔۔

آئمہ بدر کا ہاتھ چھوڑ کر آنسوؤں کا چہرہ اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

آئمہ کی بات پر بدر کے چہرے پر مسکراہٹ آتی ہے

پر وہ پل میں غائب

کیے سیریس ہو کر واپس صوفے کی طرف بڑھتا ہے۔۔

ٹھیک ہے پھر جا کر تیار ہو جاؤ ہم دونوں آج رات باہر جائیں گے

بدر صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کہاں۔۔؟؟ آئمہ بدر کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

مجھ سے کوئی سوال مت پوچھو جا کر تیار ہو جاؤ تمہیں تمہاری

غلطی کی سزا آج ہی ملے گی تاکہ آئندہ مجھے کبھی آگنور

کرنے کی ہمت نا کر سکوں۔۔۔

بدر لیپ ٹاپ کو بند کیے واپس کھڑے ہو کر کہتا ہے اور کہہ کر لمبے

لمبے ڈگ بھرتا ہوا کمرے سے باہر نکل کر سیدھا چھت کی

طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

میں نے تیار نہیں ہونا ہے اتنا ٹائم لگتا ہے اس میں تو۔۔

آئمہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے روتا سا منہ بنا کر کہتی ہے۔۔

اگر میں تیار نہیں ہونگی تو یہ زاگوٹا جن مانے گے نہیں پتا نہیں

یہ شوہر لوگ سمجھتے کیا ہیں خود کو۔۔

آئمہ غصے میں کہتے ہوئے صوفے سے اٹھ کھڑی ہوتی ہے اور الماری

کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔۔

اب کیا پہنوں۔۔۔ الماری کا دروازہ لہراتے ہوئے کہتی ہے

کچھ بھی پہن لو آئمہ اچھی ہی لگو گی تم۔۔

آئمہ اپنی تعریف کرتے ہوئے ہنس پڑتی ہے اور ہنستے ہوئے

الماری سے اپنے کپڑوں میں سے ایک لائٹ پنک کلر کی خوبصورت

سی ہلکی ہلکی کڑھائی والی فراق نکال کر وہ واشروم میں

چلی جاتی ہے۔۔

.....

روحی دوپٹہ ایک صوفے پر پھینکے ہوئے اپنی دونوں ٹانگیں

صوفے پر رکھ کر گود میں لیپ ٹاپ رکھے ہوئے

وہ اپنے سارے ڈاکیومنٹس کو ایک ساتھ سیٹ کر رہی تھی اور ان

کی کاپی بنا کر یو ایس بی میں پیسٹ کر رہی تھی۔۔

روحی اپنے کام میں مصروف ہوئی پڑی تھی کہ باسیل ایک ہاتھ میں

بیگ پکڑتے ہوئے کمرے میں داخل ہوتا ہے۔۔

اندر آتے ہی وہ نظر دوڑاتے ہوئے روحی کو دیکھتا ہے باسیل کے

نظر میں آتے ہی روحی بھی جھٹ سے نظر اٹھا کر باسیل کی طرف

دیکھتی ہے جو دروازے کی کنڈی لگا رہا ہوتا ہے۔۔

کنڈی کیوں لگا رہے ہیں۔۔؟؟روحی اپنی گود سے لیپ ٹاپ

اٹھ آکر صوفے پر رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ت ہو گئی ہے۔۔!!باسیل شاپنگ بیگ دروازے کے ساتھ والے

ٹیبل پر رکھتے ہوئے شرارت لہجے میں کہتا ہے۔۔

ہاں تو۔۔؟؟روحی بوکھلاتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں تو ہی جو میں نے تمہیں کہا تھا آج رات کو لے کر

باسیل اپنی کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے روحی کی طرف قدم بڑھاتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

میں تو کچھ بھی نہیں سنا تھا۔۔روحی باسیل کو آتا

دیکھ کر صوفے سے کھڑی ہوتے ہوئے کہتی ہے۔

سن تو تم نے سب لیا تھا اب زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے

ادھر آؤ میرے پاس میری باہوں میں۔۔

باسیل ایک ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے اپنی ہنسی کو ضبط کرتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

میں تو نہیں آرہی۔۔روحی صوفے کے پیچھے کھڑی ہوتے ہوئے کہتی ہے

یں آؤ گی تم۔۔۔باسیل روحی کی طرف قدم اُٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں میں تو نہیں آرہی کل رات آپ نے جو کرنا تھا کر لیا اب

بس اور کچھ بھی نہیں۔

روحی باسیل کی طرف صوفے سے گدی اٹھا کر پھینکتے ہوئے کہتی ہے

تو ایک بار میرے ہاتھ تو لگو پھر میں تمہیں بتاؤں گا کہ کل رات

جو ہوا وہ زیادہ تھا یا تھوڑا۔

باسیل گدی صوفے پر واپس پھینکتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل۔۔؟؟روحی باسیل کے بڑھتے ہوئے قدموں کو دیکھتے ہوئے

غصہ میں کہتی ہے۔۔

جی میری جان۔۔!!باسیل اپنے قدموں کو وہی پر روک کر پیار سے

کہتا ہے۔۔۔

آپ اتنے بے شرم کیوں ہیں۔۔روحی بڑی بڑی آنکھیں کیے ہوئے کہتی ہے

کیونکہ میں ایک عدد خوبصورت بیوی کو شوہر ہوں

اور اس کو بے شرم ہونا نہیں رومینٹک ہونا کہتے ہیں۔۔

باسیل ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

اچھا نہیں کچھ تمہارے ساتھ ادھر آؤ۔۔

سیل اپنا ہاتھ کمر سے ہٹا کر روحی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتا ہے

آپ کا کیا بھروسہ۔۔!!روحی باسیل کے ہاتھ کی

طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

پاگل لڑکی پتا نہیں کیا کیا سوچتی رہتی ہو۔۔۔

باسیل کہتے ہی واپس دروازے کے پاس رکھے ہوئے بیگ

کی طرف بڑھتا ہے۔

شاپنگ بیگ اٹھائے واپس روحی کی طرف بڑھتا ہے روحی حیرانگی

سے اس کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

یہ لو۔روحی کی طرف شاپنگ بیگ بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی بیگ دیکھتے ہوئے ہچکچاتے ہوئے صوفے سے

ٹ کر آگے کی طرف آتی ہے اور باسیل کے سامنے آ کھڑی ہوتی ہے۔

یہ کیا ہے۔۔؟؟روحی بیگ کو پکڑے ہوئے پوچھتی ہے۔

ہارے لیے ہے جلدی سے تیار ہو جاؤں۔۔باسیل کا ہاتھ بھی ابھی تک

بیگ پر ہی تھا۔۔

تحفہ ہے۔۔؟؟روحی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

پوچھتی ہے۔۔

باسیل جواب نہیں دیتا ہے اور ہاں میں سر ہلا دیتا ہے

یہ باسیل کا دیا ہوا پہلا تحفہ تھا روحی کو روحی نے کبھی مانگا نہیں

تو باسیل نے بھی کبھی اسے کچھ دینا کا سوچا نہیں تھا

روحی تحفہ کو پکڑے ہوئے دھڑکتے ہوئے دل سے باسیل کی طرف

دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

ہم تحفہ ہے تمہارے لیے جلدی سے تیار ہو جاؤں گاڑی کے پاس

انتظار کر رہا ہوں تمہارا ہمیں جانا ہے۔

باسیل کہتے ہی شاپنگ بیگ سے ہاتھ ہٹاتا ہے اور باہر جانے

کے لیے پلٹتا ہے۔

کہاں جانا ہے۔؟؟روحی باسیل کو جاتے دیکھ کر پوچھتی ہے۔

سوال کیوں پوچھتی ہو اتنے تیار ہو جاؤ نا گھر سے بھاگ کر تھوڑی نا

لے جاؤں گا میں تمہیں۔

سیل روحی کے پاس آ کر اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

ناک چڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ بھاگ بھی نہیں سکتے ہیں آپ کی ذاتی بیوی ہی ہوں میں۔۔

روحی ایک ائیبرو اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

جی میری اکلوتی ذاتی بیوی اپنے اس اکلوتے شوہر کی بات مان لیں اور

تیار ہو جائیں۔۔

باسیل پیار سے روحی کے گالوں پر کس کرتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ سچ میں مجھے گھر سے بھگانے کے چکروں میں تو نہیں ہیں نا۔؟؟

روحی ہنستے ہوئے شرارتا لہجے میں کہتی ہے۔۔

جی نہیں میرا بس چلے تو میں ہمیشہ تمہیں خود میں چھپا کر رکھوں

پل کے لیے بھی تمہیں خود سے دور نا ہونے دوں۔۔

باسیل روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے

تیار ہو جاؤ میں انتظار کر رہا ہوں تمہارا۔۔

سیل کہتے ہی کمرے میں سے باہر نکل جاتا ہے اس کے جاتے ہی روحی

فورا سے شاپنگ بیگ کھول کر دیکھتی ہے جس میں بلیک کلر کی

خوبصورت سی لونگ فراک تھی جو بلکل سمپل سی تھی"

پر دیکھنے میں نے حد خوبصورت بے حد دلکش فراک دیکھتے ہی

روحی جے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی تھی

کبھی نا ختم ہونے والی مسکراہٹ روحی جلدی سے فراک

ہاتھوں میں پکڑے

ہوئے واش روم میں گھس جاتی ہے فریش ہو کر

وہ پہن کر جلدی سے خود کو دیکھنے کے لیے واپس کمرے

میں آجاتی ہے۔۔

کمرے میں آکر باسیل کے دیے ہوئے کپڑے پہن کر وہ ڈریسنگ

ٹیبل میں خود کو دیکھتے ہی وہ خوشی سے گھومنے لگ جاتی ہے

آخر کار باسیل کی طرف سے دیا ہوا

اس کا پہلا تحفہ تھا یہ اور تھا بھی اتنا خوبصورت باسیل کی

پسند تھا۔

روحی خوشی سے گھومتے ہوئے خود کو روکتی ہے اور

ہنستے ہوئے لمبی لمبی سانسیں لیتے ہوئے خود کو شیشے میں دیکھتے ہوئے

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کرسی پر بیٹھ کر تیار ہونا

شروع ہوتی ہے۔۔

....

سری طرف آئمہ بھی مکمل تیار ہو گئی تھی بے بی پنک کلر کی سوفٹ

سی فراک پہنے ہوئے ہلکا ہلکا سا سوفٹ گولڈن میک آپ کیے ہوئے

وہ اپنے بالوں میں سائیڈ مانگ سے کچھ بالوں میں فرنچ

بنا کر وہ اپنے آپ کو مکمل طور پر تیار کر رہی تھی۔۔

بالوں میں ہیر سٹائل بنا کر وہ ایک لمبی گہری سانس

لیتے ہوئے کھڑی

ہوتی ہے اور خود کو مکمل تیار دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

اور مسکراتے ہوئے وہ اپنے آپ کو دیکھ رہی تھی کہ اس کی نظر

اپنے بیڈ میں پہنے ہوئے لوکٹ پر جاتی ہے

آئمہ نے اب تک اپنے بیڈ میں پہنے ہوا لوکٹ غور سے نہیں دیکھا

تھا آئمہ کی نظر اب اس لوکٹ پر پڑی تھی اور دے دیکھتے ہی

آئمہ کی آنکھوں میں خوشی سے نمی چھانے لگ گئی تھی۔

آئمہ اس لوکٹ پر مسز بدر کا نام دیکھتے ہوئے وہ خوشی سے ایک بار

پھر سے رونے لگ جاتی ہے۔۔

تیار ہو گئی۔۔۔۔؟؟؟؟

بدر بنا نوک کیے اپنے موبائل میں نظریں ٹیکائے ہوئے

کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے

پوچھ ہی رہا تھا کہ آئمہ کو تیار دیکھ کر وہ وہی دروازے پر رک جاتا ہے۔

آئمہ کا ہاتھ اس کے گلے میں پہنے ہوئے لوکٹ پر تھا پر

نم آنکھوں سے وہ دروازے پر کھڑے ہوئے بدر کو دیکھ رہی تھی۔

بدر گہری سانس لیتے ہوئے کمرے میں داخل ہوتا ہے۔

کمرے کا دروازہ بند کیے وہ بنا پلک جھپکائے وہ آئمہ

کی طرف قدم بڑھا رہا تھا۔۔

آئمہ اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر اپنی نظریں جھکا لیتی ہے

اور ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اپنا دوپٹہ ڈھونڈنے لگ جاتی ہے۔۔

آئمہ کا دوپٹہ الماری میں ہینگر میں لگا ہوا تھا وہ دوپٹہ لینے کے

لیے الماری کی طرف بڑھتی ہے کہ بدر بھی اپنا فون بیڈ پر

پھینک کر آئمہ کی طرف بڑھتا ہے وہ دوپٹہ لے پاتی اس سے

پہلے ہی بدر آئمہ کو کلائی سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف موڑتا ہے

آئمہ کے مڑتے ہی بدر ایک ہاتھ اس کی کمر پر اور دوسرا ہاتھ اس

کی گردن پر رکھ کر اس کے لبوں پر جھک جاتا ہے۔

آئمہ پھٹی ہوئی آنکھوں سے تیزی سے بڑھتی ہوئی دھڑکنوں کو

سنتے ہوئے وہ بدر کی اس حرکت کو

سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

بدر کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے روکنے کی کوشش کرتی ہے

پر بدر اسے چھوڑنے کے بجائے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں

پکڑے ہوئے اسی کی کمر پر باندھے ہوئے آئمہ کو الماری سے

پن کر دیتا ہے۔

آئمہ گہری سانس لیتے ہوئے اپنا ہاتھ چھوڑوا کر دوبارہ بدر کے

سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے روکنے کا کہتی ہے۔۔

سے۔ سے آپ کیا کر رہے ہیں۔۔؟؟ آئمہ گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

اور گہری سانسیں لیتے ہوئے بدر سے دور ہو کر کچھ قدم اپنے آگے بیڈ کی طرف بڑھاتی ہے کہ بدر آئمہ کو اس کی کمر پر لٹک رہی ڈوری سے کھینچ کر اس کے بڑھتے ہوئے قدموں کو روک دیتا ہے۔۔ آئمہ کے بڑھتے قدموں کے ساتھ ساتھ اس کی سانسیں بھی رکنے والی ہو گئی تھی۔۔

وہ بت بنے ہوئے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر بدر کی طرف پیٹھ کیے ہوئے وہی رک جاتی ہے۔۔

تم نے کہا تھا کہ جو سزا دوں گا وہ برداشت کروں گی تو پھر سزا ملنے سے پہلے ہی تم تو دور جانے لگ گئی ہو۔۔

بدر آئمہ کی ڈوری کو پکڑے ہوئے اسے کھینچ کر کھولتے ہوئے اپنے ہاتھ میں فولڈ کرتے ہوئے وہ اس کی طرف اپنے چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتا ہے۔۔

آئمہ اپنی آنکھیں میچے ہوئے اپنی بڑھتی ہوئی دھڑکنوں کو کنٹرول کر ہی رہی تھی کہ بدر کی انگلی کو اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے وہ جھرجھری اپنی کھول کر فوراً سے پلٹ جاتی ہے آئمہ بدر کی آنکھوں میں دیکھتے اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ڈوری کو چھوڑوانے کی کوشش کرتی ہے۔۔

بدر۔۔؟؟ آئمہ اس کی آنکھوں سے آنکھیں چرائے ہوئے اس کے ہاتھ

سے دوڑی نکالنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

ڈر کیوں رہی ہو ابھی تو میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔۔؟؟

بدر دوڑی کو مزید مضبوطی سے اپنے ہاتھوں میں رول کرتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ کے کچھ کرنے کے ارادے تو لگ رہے ہیں مجھے۔۔۔

ئمہ کے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہونے لگ گئے تھے بدر اس کی گھبراہٹ کو

محسوس کرتے ہوئے خوش ہو رہا تھا۔

آئمہ کو کوششیں دیکھتے ہوئے وہ دوڑی کو چھوڑ دیتا ہے

آئمہ بدر کے ہاتھ سے ڈوری کو آزاد دیکھ کر جلدی سے اس سے دور جانے

لگتی ہے وہ پلٹی ہی تھی کہ بدر آئمہ کو کمر سے پکڑ کر اپنے

سینے سے لگا کر اپنی باہوں میں قید کر چکا تھا۔۔

آپ کیا کر رہے ہیں۔۔؟؟ آئمہ فوراً ہی اپنے آپ کو اس کی باہوں میں

قید دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

وہی جو ہر میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہیں

بدر کہتے ہوئے اس کی گردن سے اس کے بالوں کو ہٹاتے ہوئے

سرگوشی نما انداز میں کہتا ہے۔۔

بدر مت کریں پلز۔۔۔ آئمہ اپنے آپ کو اس کی گرفت سے نکلواتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

اگر اب نہیں کروں گا تو پھر میں کب کروں گا۔۔۔بدر کہتے ہی

آئمہ کی گردن پر اپنے لب رکھ دیتا ہے۔۔

آئمہ بدر کے لبوں کو اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے اپنا رخ دوبارہ

بدر کی طرف موڑتی ہے۔۔

ڈرتے نہیں ہیں ایسے میری جان اگر ایسے ڈرو گی تو باقی کا پروسس کیسے

مکمل کر پائیں گے ہم۔۔۔

بدر آئمہ کے لبوں کو فوکس میں رکھتے ہوئے ہنستے ہوئے شرارت سے

بھرے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔۔

بدر گندی باتیں مت کریں آپ میرے پاس چھوڑیں مجھے

آئمہ بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

چھوڑنے کی تھوڑی نا تمہیں اپنی باہوں میں قید کیا ہے اور اب میں نے

چھوڑنا بھی نہیں ہے تمہیں آج رات بہت ہو گئے دور دور رہنے کا کھیل

اب آج رات ساری دوریاں ختم ہو نگی ہماری۔۔۔

بدر کہتے ہی آئمہ کے لبوں پر جھک جاتا ہے ایک ہاتھ سے اسکی کمر

پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگائے

ہوئے دوسرے ہاتھ اسکے

بالوں میں بنا ہوا ہیئر سٹائل کھولنے لگ جاتا ہے۔

بدر آئمہ کے بالوں کو کھولتے ہوئے آئمہ کے لبوں پر شدت کو بڑھاتے

ہوئے اپنے قدموں کو بیڈ کی طرف بڑھاتا ہے۔۔

"Dastane Rooh E Basil ♥

Episode No 52

By Saleha Iqbal ... 🦋

کے بیڈ کی طرف بڑھتے ہوئے قدم آئمہ کے دل کی دھڑکنیں تیز

مزید تیز کرتی جا رہی تھیں۔۔

رکے جائیں پلز۔۔۔ آئمہ بدر کو روکتے ہوئے کہتی ہے۔

کیا ہوا۔۔؟؟ بدر آئمہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

پیار سے پوچھتا ہے۔۔

بدر مت کریں آپ۔۔ آئمہ نظریں چراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کیوں۔۔؟؟ بدر آئمہ کے چہرے کو اوپر اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے اچھا نہیں لگ رہا ہے۔۔!! آئمہ دھیرے سے کہتی ہے۔

میں۔۔؟؟

نہیں آپ تو بہت اچھے ہیں وہ بس۔۔۔

بدر کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی آئمہ بول پڑتی ہے۔۔

میں اچھا ہوں تو جو میں کروں گا وہ بھی تو اچھا ہی ہو گا۔۔

آئمہ کے گال پر اپنے سلگتے ہوئے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بدر۔۔۔ آئمہ بدر کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرتے ہوئے کہتی ہے۔

آئمہ ایسے نہیں کرتے ہیں میں شوہر ہوں تمہارا اور یہ سب حق

ہے میرا تم مجھے میرے حق سے محروم رکھو گی۔؟؟

بدر آئمہ کی جھکی ہوئی پلکوں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

نہیں ایسا نہیں ہے وہ بس م۔۔۔ آئمہ کہتے کہتے رک جاتی ہے۔

اگر ایسا نہیں ہے تو مجھے اجازت دو۔۔!!

ر اس کی شرم سے مزید جھکے ہوئے سر کی طرف دیکھتے ہوئے

مسکراتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

وہ مجھے آنٹی بلا رہی ہیں میں ان کی بات سن کر آتی ہوں

آئمہ بدر کے ہاتھوں سے خود کو نکلواتے ہوئے بہانہ بنا کر بدر کو

کراس کرتے ہوئے جانے کے لئے آگے بڑھتی ہے تو بدر ہنستے ہوئے اسے

کمر سے پکڑ کر اپنے سینے سے لگائے ہوئے

آئمہ کو اپنی باہوں میں قید کر لیتا ہے۔۔

کوئی بات نہیں نہیں میری جان آج اپنی ساسو ماں کو بلانے

دو کچھ دیر بعد وہ خود ہی سمجھ جائیں گی کہ ان کی

بیو کہیں مصروف ہو گئی ہے وہ خود ہی بلانا چھوڑ دیں گی۔۔

بدر آئمہ کے پیٹ پر اپنی بازوؤں کا حصار مضبوطی سے باندھے

ہوئے کہتا ہے۔۔۔

ر آج آپ کو کیا ہوا گیا ہے تھوڑی دیر پہلے تک بنا بات کے مجھ

پر غصہ کر رہے تھے اور اب آپ یہ سب کر رہے ہیں۔۔؟؟

بدر کو اپنی گردن اور کمر پر بکھرے ہوئے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

تو یہ تو میں اپنا غصہ ختم کرنے کے لیے ہی تو کر رہا ہوں

تمہیں سزا دے کر میں اپنا غصہ ختم کروں گا۔۔

آئمہ کے کان کی لو چومتے ہوئے اس کے کان کے پاس سرگوشی نما انداز

میں کہتا ہے۔۔

تو آپ کا غصہ ایسا ختم ہو گا۔۔؟؟؟

آئمہ بدر کی طرف پلٹتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

ہم۔۔ بلکل ایسے ہی ختم ہو گا آئندہ جب بھی غلطی کروں گی خود

کس کر کے معافی مانگو تو آرام سے معاف کر دوں گا لیکن اگر میں نے

تمہیں سزا دی تو یاد رکھنا تم بھول نہیں کر پاؤں گی اسے

بدر آئمہ کے لبوں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے

بدر آپ بہت خراب ہیں۔۔۔۔

آئمہ کہہ ہی رہی تھی کہ بدر اس کے لبوں پر جھک کر اس کے سارے

الفاظوں کا دم اس کے منہ ہی توڑ چکا تھا۔۔

ایک ہاتھ سے اس کی کمر کو پکڑے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اس کی

فراک کی دوڑی کو کھولتے ہوئے بدر آئمہ کو مکمل طور پر اپنی قید میں

ڈالے ہوئے اس کے لبوں پر شدت سے جھک جاتا ہے۔۔

دو پل کے لیے وہ آئمہ کو آزاد کرتا ہے اور اسے اپنی باہوں میں اٹھائے

وہ بیڈ پر لے جاتا ہے۔

بدر آئمہ کو لیٹاتے ہی خود گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اپنی شرٹ اتار

کر وہی بیڈ کے کونے پر پھینک دیتا ہے۔

آئمہ کا چہرہ شرم سے لال سرخ ہوا پڑا تھا وہ بڑھتی ہوئی ڈھرکنوں کے

ساتھ ہچکچاتے ہوئے

کبھی نظریں اٹھا کر تو کبھی جھکا کر بدر کی طرف دیکھتی ہے

جو اسی کو دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔

بدر اپنی شرٹ پھینکتے ہی آئمہ پر جھکنا لگتا ہے آئمہ کے مٹھیوں

میں بھینچے ہوئے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ ڈال کر مضبوطی

سے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنی قید میں ڈالے ہوئے بدر آئمہ کی

گردن کی طرف جھکتا ہے اور اس کی گردن پر اپنے

شدت سے بھرے ہوئے لبوں کو رکھتے ہوئے وہ آج اس کا پور

پور اپنے رنگ میں رنگنے کا ارادہ کر چکا تھا۔۔

آئمہ بدر کی لبوں کو اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے اپنی آنکھیں

زور سے بند کر لیتی ہے۔۔

بدر کے ہاتھوں میں قید اپنے ہاتھوں کو وہ بھی مضبوطی سے پکڑ

لیتی ہے۔۔

بدر اس کی گردن کو آزاد کرتے ہوئے آئمہ کے گلابی رنگ میں رنگنے

ہوئے لبوں کو اپنی قید میں ڈال لیتا ہے۔۔

روحی بلیک کلر کی خوبصورت سی فراک پہنے ہوئے آنکھوں پر کوئی

میک آپ نا کیے ہوئے صرف اپنی گرین گرین بڑی بڑی آنکھوں میں

جل لگائے گالوں کو بلش آن سے پنک کیے ہونٹوں پر میٹ لائٹ سی ریڈ کلر

کی لپس اسٹک لگائے ہوئے وہ سادی سی ہی قیامت لگ رہی تھی۔۔

کتنی پیاری لگ رہی ہوں میں انکل کی قسمت کھل گئی مجھ

جیسی خوبصورت بیوی جو ملی ہے انہیں

روحی کرسی سے اٹھ کر بیگ سے نکالا کر صوفے پر پھینکا ہوا

دوپٹہ اٹھا کر گلے میں ڈالتی ہے اور

الماری کی طرف اپنے قدم بڑھاتی ہے پیروں میں بلیک کلر کا

خسہ پہننے ہوئے کندھوں پر شینیل کی موٹی گرم شال ڈال کر وہ

بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہوا اپنا فون اٹھائے

ہنستے ہوئے اپنے کمرے میں سے باہر نکلتی ہے۔۔

باسیل حویلی کے دروازے کے باہر اپنی سفید کلر کی گاڑی کے پاس

سفید کلر کے کارٹن کے سوٹ میں ملبوس اوپر ڈارک نیوی بلیو کلر

کا کوٹ پہننے ہوئے فون میں نظریں جمائے ہوئے روحی کے آنے کا

انتظار کر رہا ہوتا ہے۔۔

بیویاں انتظار کروانے کے علاوہ کبھی اور کچھ بھی نہیں کرتیں ہیں

باسیل اپنے فون میں نظریں جمائے ہوئے ایک لمبی گہری سانس

لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

سیل لیتے ہوئے فون سے نظریں ہٹا کر سرکاری سی نظر اٹھا کر دروازے

کی طرف دیکھتا ہی ہے کہ روحی کو دیکھ کر وہ سچ میں اپنی

سانسیں لینا بھول جاتا ہے۔

روحی باسیل کو گاڑی کے پاس کھڑا ہوا دیکھ کر ہنستے مسکراتے

ہوئے جلدی سے اس کے پاس آتی ہے اور

آکر بلکل باسیل کے سامنے آ کھڑی ہوتی ہے۔۔

کیسی لگ رہی ہوں۔۔؟؟روحی باسیل کے بلکل سامنے کھڑی ہو

کر ہنستے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

میری لگ رہی ہو۔۔۔!!باسیل روحی کے چہرے سے نظریں ہٹانے

کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہم کہاں جائیں گے۔۔؟؟روحی ہنستے ہوئے ایک بار اور

پوچھتی ہے۔

باسیل اب کی بار ایک اور پرسکون سانس لیتے ہوئے اپنا

فون جیب میں ڈال کر روحی کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولتا ہے۔۔

بہت جلد پتا چل جائے گا۔۔

چلیں پرنسس۔۔؟؟باسیل گاڑی کا دروازہ کھول کر ہنستے ہوئے

کہتا ہے۔۔

Sure prince..

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے اور گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے۔۔

باسیل بھی گاڑی کا دروازہ بند کیے ہوئے گاڑی کی دوسری طرف

آتا ہے اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا ہے اور دونوں رات کے 09 بجے

حویلی سے باہر نکل جاتے ہیں۔۔۔

.....

لگاتار وہ ایک گھنٹہ 18 منٹ سے سفر ہی کر رہے تھے روحی کا صبر

اب جواب دے رہا تھا۔۔

باسیل ہم جا کہاں رہے ہیں ہم کب سے سفر کر رہے ہیں

سفر ختم ہی نہیں ہو رہا ہے۔۔

روحی اب تنگ ہو رہی تھی سفر کرتے ہوئے

ہم جا کہاں رہے ہیں۔۔؟؟۔روحی اپنی سیٹ بیلٹ کھول کر

اپنے دونوں پیر سیٹ پر رکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

کچھ وقت تنہائی میں ایک دوسرے کے ساتھ گزارنے کے لیے

باسیل روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ویسے ایک بات پوچھوں میں آپ سے۔۔؟؟

روحی باسیل کی طرف اپنا رخ کیے ہوئے پوچھتی ہے۔

اجازت کی پابند نہیں ہو گڑیا پوچھو کو ہو چھنا ہے آپ نے

باسیل روحی کی ٹھوڑی پکڑے ہوئے پیار سے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھ سے کتنا پیار کرتے ہیں آپ۔۔؟؟

روحی مسکراتے ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اتنا کہ اگر تمہیں دو پل نا دیکھوں اور نا سنو تو میرے دل کو سکون نہیں ملتا ہے۔۔

سیل سڑک پر نظر رکھے ہوئے کہتا ہے پر وہ پھر بھی بار بار روحی کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے کہ وہ کہیں گر نا جائے جیسے وہ بیٹھی ہوئی ہے۔

تو پھر میرے بغیر کیسے رہیں گے آپ اگر آپ بے چین رہیں گے تو مجھے کیسے سکون ملے گا۔

روحی باسیل کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے فکر مندی سے کہتی ہے۔۔۔

ہمم۔۔۔ پھر تو مسئلہ ہو جائے گا مجھے تو واقعی میں ہی سکون ملے گا تمہارے بغیر۔۔

باسیل روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر دوبارہ سڑک پر نظر جما لیتا ہے۔

تو پھر ایک کام کرتے ہیں نا آپ بھی میرے ساتھ چلیں ہم دونوں چلتے ہیں نا۔۔؟؟

روحی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

اگر میں تمہارے ساتھ گیا تو تم ڈاکٹر بننے سے پہلے ہی اماں بن جاؤ گی اور پھر ڈاکٹر بننا بھول ہی جانا تم

باسیل ہنستے ہوئے شرارتا لہجے میں کہتا ہے۔۔

تو کیا ہو گیا ہے اماں تو بننا ہی ہے نا میں نے آج نہیں تو کل سہی

ہمارے بے بی تو آئیں گے نا۔۔؟؟

روحی بھی باسیل سے کم تھوڑی ہے نا پنگے لینے میں وہ بھی جواباً

ہنستے ہوئے شرارت سے بھرے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔۔

تم بہت بے شرم ہو۔۔باسیل ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہائے کیا کروں اپنے مزاجی خدا سے بے شرمی سیکھ رہی ہوں

آپ کی سنگت نے مجھے بگاڑا ہے ورنہ میں تو کافی شریف تھی

پہلے۔۔۔

روحی اپنے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے اترتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم اور شریف۔۔۔؟؟تمہارے جیسے دو تین اور آ گئے نا سینم

دنیا تباہ ہے پھر تباہ وہ برباد ہے پھر نام۔ونشان مٹ جائے گا

ایسے والی تباہ۔۔۔۔

باسیل سڑک پر دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

ہنے دیں۔۔ویسے مجھے ایک بات تو بتائیں میں ذاتی بیوی ہوں نا آپ کی۔؟

روحی سڑک کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں تو بیوی ہی ہو کوئی شک ہے تمہیں۔۔؟؟

باسیل حیرانگی سے روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں تو یہ آوارہ لڑکوں والی حرکتیں کیوں کر رہے ہیں۔

آپ کو پتا ہے

جب میں نے اور آپ نے کل بھی یہ ہی سب کرنا ہے سارا دن تو

آدھی رات کو یوں مجھے سڑک پر لے کر کیوں گھوم رہے ہیں آپ۔۔؟؟

روحی بڑی بڑی آنکھیں کیے باسیل کو گھورتے ہوئے کہتی ہے۔۔

حد ہو گئی ہے لڑکی اپنے شوہر کے ساتھ لونگ ڈرائیو پر

جاتے ہوئے موت پڑ رہی ہے تمہیں۔۔!!

باسیل بھی بڑی بڑی آنکھیں کیے روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

لونگ ڈرائیو ہے یہ۔۔؟؟ روحی گندا سا منہ بنا شیشے سے

باہر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

واقع میں لونگ ڈرائیو ہی ہے یہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی ہے

روحی تھکے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔

باسیل مجھے بھوک لگنے کے گئی ہے شام کو آپ کے انتظار میں

میں نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا اور اب آپ مجھے بس سڑک پر

گھمائے جا رہے ہیں۔۔

ی سڑک سے نظریں ہٹا کر باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

بکھڑ کھانے کے علاوہ بھی کچھ اور سوچ کیا کرو

تم میں ہی ہوں اس وقت تمہارے پاس مجھے ہی کھا لو تم۔۔

باسیل گاڑی کو روکتے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں کڑوی چیزیں نہیں کھاتی ہوں میں۔۔

مجھے میٹھا پسند ہے۔۔

روحی باسیل کا پارہ چڑھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

جھوٹی کل رات کتنے مزے سے کھا رہی تھی تم مجھے۔۔۔

کل رات۔۔۔باسیل کہہ ہی رہا تھا کہ روحی اس کے منہ پر ہاتھ رکھ

کر باسیل کا منہ بند کروا دیتی ہے۔۔

چپ ہو جائیں آدھی رات کو سڑک پر رہنے کا ارادہ نہیں ہے

آپ کا تو۔۔

روحی بڑی بڑی آنکھیں کیے ہوئے غصے میں کہتی ہے۔

گندی ہاتھ ہٹاؤ ہاتھ کی بجائے منہ سے منہ لگا کر میرا منہ

بند کروا سکتی تھی نا تم

باسیل روحی کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مجھے نہیں لگانا ہے آپ کو منہ لگا لیا جتنا لگانا تھا اب بس

بہت ہو گیا ہے۔۔

روحی کہتے ہی گاڑی سے باہر نکل جاتی ہے۔۔

آوو وٹڈی سی نا ہو تا تو۔۔باسیل روحی کو دیکھتے ہوئے خود بھی گاڑی سے

باہر نکل جاتا ہے۔۔

ادھر آؤ۔۔باسیل روحی کو اشارہ کرتے ہوئے اپنی طرف بلاتا ہے۔۔

کیوں۔۔؟؟روحی گاڑی کی دوسری طرف سے ہی

دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

سڑک پر رومینس کرنا ہے کل رات کی طرح شروع یہاں کرتے ہیں

ختم گھر پر جا کر کریں گے۔۔

باسیل چڑتے ہوئے کہتا ہے۔

کل رات تو لگ لگ گیا تھا آپ کا ہر دن اور رات ایک جیسی

نہیں ہوتی ہے باسیل سکندر عرف میرے میاں جی

روحی باسیل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

زبان چلوالو تم سے کبھی میری بات نا ماننا تم۔۔

روحی کو اپنی طرف آتا دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ٹائم ہو گیا ہے چلو اب۔۔باسیل اپنی گھڑی میں ٹائم دیکھتے

ہوئے روحی کا ہاتھ پکڑ کر کہتا ہے۔۔

کہاں لے کر جا رہے ہیں آپ مجھ معصوم کو کڈنیپ تو نہیں کر رہے ہیں

آپ مجھے۔۔؟؟

روحی باسیل کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کڈنیپ کرنا ہوتا تو کسی حور پری کو تو کرتا میں تم جیسی چڑیل

کو نہیں۔۔۔

باسیل رک کر روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں چڑیل ہوں۔۔؟؟روحی منہ پھولاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

تو اور کیا ہو تم۔۔؟؟باسیل روحی کی طرف اپنا رخ موڑ کر قدم

بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

اس ٹھیک ہے پھر چھوڑیں میرا ہاتھ نہیں جانا میں نے آپ کے

ساتھ کہیں بھی جب چلی جاؤں گی میں آپ سے دور

پھر پتا چلے گا آپ کو میں چڑیل ہوں یا کچھ اور۔۔۔

روحی باسیل کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے رونے والا

منہ بنا کر کہتی ہے اور واپس گاڑی کی طرف پلٹتی ہے۔۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا روحی۔۔

باسیل روحی کو جاتا دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے آپ کے مجھ سے جڑے ہوئے ہر مطلب اچھے سے پتا ہیں

روحی بنا پلٹے کر دیکھے ہوئے آگے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

میرے سارے مطلب تو تم ہی سے ہونگے نا آخر کار تم میری

ہی ہو نا تم سے مطلب نہیں جوڑوں گا تو کس سے جوڑوں گا۔

باسیل اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے کہتا ہے

اس انسان کو ہر طریقے سے فلرٹ کرنے کی لائینیں مارنے

اچھے سے آتی ہیں۔۔

اب میں تو غصہ کرنے والی تھی اب غصہ تو غائب کر دیا ہے

ایک ہی لائن مار کر انہوں نے اب کیا کروں میں

روحی گاڑی کے شیشے میں باسیل کو دیکھتے ہوئے خود سے کہتی ہے۔

ناٹنکی تو میں رج رج کر ہوں ابھی پھر ناٹنک کر لیتی ہوں

آخری رات ہے تنگ کرنا تو بنتا ہے میرے بندے کو ایکشن موڈ

آن روحی باسیل سکندر

روحی اپنے آپ کو کمپوز کرتے ہوئے پلٹ کر باسیل کی طرف دیکھتی

ہے اور غصے میں چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے اسے گھورنے لگ

جاتی ہے۔۔

کچھ بھی کہنے سے پہلے بتا دوں پیزا کھانا ہے تو منہ ٹھیک کر لو اپنا

پیزا۔۔؟؟ روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے۔۔

پیزا میں تو روحی کی جان بسی ہے جتنا مرضی کھلا کو ہیٹ ہی نہیں

بھرتا ہے اس سے۔۔

میں شیر تو یہ سوا شیر ہیں ہر طریقے سے مجھے ہینڈل کرنا ہے

آتا ہے ان کو۔۔

روحی باسیل کی شکل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ویسے تو میں غصہ ہوں آپ سے کیونکہ آپ نے مجھے چڑیل کہا ہے

لیکن میں آپ کو معاف کرتی ہوں وہ کیا ہے بزرگوں سے ناراض

رہنا اچھی بات نہیں ہوتی ہے۔

امی نے سیکھایا ہے مجھے کہ بڑوں سے ناراض نہیں ہوتے ہیں

اس لیے میں آپ کو معاف کرتی ہوں

روحی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے سیریس

فیس کے ساتھ کہتی ہے اور کہہ کر اس کی طرف بڑھتی ہے

باسیل کی آنکھوں کے سامنے آ کھڑی ہوتی ہے۔۔

چلیں۔۔!!روحی باسیل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہتی ہے۔

کہاں۔۔؟؟باسیل ایک ائیبرو اٹھا کر پوچھتا ہے۔۔

پیزا کھانے۔۔!!روحی اسے یاد کرواتی ہے۔

میں نہیں کہلا رہا ہوں چلو واپس گھر۔۔۔باسیل گاڑی کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

کیوں بھائی۔۔

بھائی نہیں ہوں میں تمہارا شوہر ہوں۔۔

باسیل روحی کے منہ سے نکلے الفاظوں کو دہراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہاں ہاں میرا وہی مطلب تھا میں کیوں بھائی بولوں گی بھالا آپ کو

وہ غلطی سے میرے منہ سے نکل گیا تھا۔۔

چلیں نا پیزا کھانے۔۔۔

روحی باسیل کی بازوؤں کو پکڑ کر پیار سے ضد کرتے ہوئے کہتی ہے۔

اب میرا موڈ خراب ہو گیا ہے۔

روحی بیغم تم نے مجھے بڈھا

کہا ہے اب میں نہیں کھلا رہا ہوں تمہیں کوئی پیزا ویزا

باسیل روحی کے ہاتھوں سے اپنا بازوؤں چھوڑواتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ایسے نہیں کہتے ہیں آپ تو میری جان ہیں نا میرے پیارے

سے ہینڈسم سے نوجوان سے شوہر ہیں ناہاں

روحی اپنی پیروں کی انگلیوں پر کھڑی ہونے کی کوشش کرتے ہوئے

باسیل تک پہنچتے ہوئے باسیل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں

میں پکڑے ہوئے پیار سے کہتی ہے۔

روحی کہتے ہی لڑکھڑانے لگتی ہے تو باسیل اس کی کمر میں

ہاتھ ڈال کر اسے گرنے سے بچا لیتا ہے۔۔

مت ناراض ہوئیں نا آپ مجھ سے پلززز۔۔

روحی باسیل کے سینے سے لگی ہوئی معصوم سی شکل بنا کر کہتی ہے۔۔

اب چلیں پیزا کھانے کے لیے۔۔

ساری بات تمہاری کھانے پر آکر رک جاتی ہے بھکڑ

باسیل روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آئندہ اگر تم نے مجھے دوبارہ بڈھا کہا تو میں تمہیں معاف نہیں

کروں گا روحی بی بی۔

باسیل روحی کے گالوں کو کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

سچ ہمیشہ کڑوا ہی ہوتا ہے۔۔

روحی دانت بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔

چلو آجاؤ اپنی جنگلی بلی کو کچھ کھلا دیتا ہوں اس سے پہلے کہ تم مجھے ہی

نوچ کھاؤ۔۔۔

باسیل روحی کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ پارکنگ ایریا سے نکل کر ایک

خوبصورت سے شاندار سے فاسٹ فوڈ پوائنٹ پر لے کر آتا ہے

روحی کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا فوڈ پوائنٹ کے بینر پر لگی ہوئی

کھانے کی چیزیں دیکھتے ہوئے

باسیل روحی کی شکل کو دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے اسے اپنے ساتھ

فوڈ پوائنٹ میں اندر لے جاتا ہے اور ریسیپشن پر

لے جاتا ہے۔۔

چلو لو جو لینا ہے۔۔۔!!باسیل روحی کو مینو پاس کرتے

ہوئے کہتا ہے۔

کچھ بھی لے لوں۔۔؟؟روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے

باسیل ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اسے جواب دیتا ہے

ٹھیک ہے پھر بھائی بات سنیں یہ والے دونوں پیزا دے دیں

یہ والی فرائز اور یہ زنگر دے دیں اور چاکلیٹ کیک اور چاکلیٹ

آئسکریم بھی دے دیں۔۔

روحی مینو کارڈ پر انگلی رکھ کر بتاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

یہ سب آپ کھائیں گی۔۔؟؟ ویٹر حیران ہو کر پوچھتا ہے

ارے نہیں نہیں وہ دیکھیں وہ جو میں اپنی پیاری پیاری اور

خوبصورت سی دوستوں کو لائی ہوں نا وہ کھائیں گی یہ سب۔۔

باسیل روحی کی بات کو سمجھتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ سینے پر

باندھ کر اپنی ہنسی کا ضبط کرنے کی کوشش کرتا ہے۔۔

وہاں تو کوئی بھی نہیں ہے۔ ویٹر حیران ہو کر کہتا ہے۔

کیا بات کر رہے ہیں بھائی وہ اتنی خوبصورت لڑکیاں نہیں دیکھ رہی

ہے آپ کو۔۔

روحی ویٹر کا حیران ہوا منہ دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

آہ وہ سب گوری بہت ہیں نا تو اتنی زیادہ روشنی میں نظر نہیں

آ رہی ہیں وہ آج ہی تازی تازی قبر سے باہر نکلی ہیں تو بس اس لیے

کوئی بات نہیں تھوڑی دیر میں نظر آنے لگ جائیں گی آپ کو بھی

آپ باقی کا آرڈر ان سے لے لینا خود جا کر

روحی ویٹر کے چودہ طبق روشن کر چکی تھی۔۔

وہ حیران پریشان ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔

بھائی صحاب اپنی بہن کو سمجھائیں کیسی الٹی سیدھی باتیں

کر رہی ہیں یہ

ویٹر باسیل کی متوجہ ہوتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ویٹر کی بات پر باسیل کا پارہ چڑھ گیا تھا اور روحی کے چہرے پر ہنسی بکھر گئی تھی۔۔

اوئے بہن نہیں ہے بیوی ہے یہ میری۔۔

باسیل روحی کو اپنے پیچھے کھڑا کیے ہوئے غصے میں کہتا ہے۔

آہ سوری سر وہ کافی چھوٹی لگتی ہیں تو اس لیے میں نے کہا

لڑکا ہچکچاتے ہوئے ڈرتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

بکواس بند۔۔باسیل سخت لہجے میں غصہ میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

وہ کہا ہے وہ کروں اور اپنی نظریں نیچے کر لو اس سے پہلے کہ میں تمہاری آنکھوں کو باہر نکال دوں۔۔۔

باسیل اٹل لہجے میں کہتا ہے۔۔

باسیل کا سخت لہجہ دیکھتے ہوئے روحی بھی اپنے چہرے سے ساری ہنسی غائب کر لیتی ہے۔

جاؤ۔۔۔باسیل ویٹر کو اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ویٹر فوراً سے دوڑتے ہوئے روحی کا آرڈر لینے کے لیے چلا جاتا ہے۔

تم باہر گاڑی میں جاؤ میں یہ سب لا رہا ہوں۔۔

باسیل روحی کی طرف دیکھتے ہوئے غصہ میں کہتا ہے۔

روحی باسیل کو غصہ میں دیکھتے ہوئے سر جھکا کر اندر کھانے کے بجائے باہر نکل جاتی ہے اور گاڑی کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔۔

"Dastane Rooh E Basil ❤

Episode No 53

By Saleha Iqbal ... 🦋

اس میں میری کیا غلطی ہے بھائی تو اس نے بنایا ہے

نا انہیں میں

نے تو کچھ بھی نہیں کہا ہے پھر بھی مجھ پر غصہ کریں گے

روحی اپنی شال کو ایک کونے سے پکڑ کر لہراتے ہوئے گاڑی کی طرف

بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔

گندے میرا اسی کہیں کے۔۔ سارے موڈ کو پل میں برباد کر دیتے ہیں۔

روحی بولتے بولتے گاڑی کے پاس پہنچ جاتی ہے۔۔

میں نے موڈ خراب کیا ہے۔۔؟؟

اچانک سے باسیل کی آواز پر روحی ڈرتے ہوئے فوراً سے پلٹ کر

دیکھتی ہے اسے۔۔

انکل ڈرا دیا آپ نے مجھے۔۔ روحی اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے

تو لاڈو ہوش میں سڑک پر چلو نا اپنے خیالوں میں اتنا

کیوں مگن ہو گئی تھی تم۔۔

باسیل گاڑی کا دروازہ کھول کر کھانے کے شاپر اندر رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

چلو اندر باہر ٹھنڈ ہو رہی ہے۔۔ باسیل اسے گاڑی میں

بیٹھنے کا کہتا ہے۔

چلو بیٹھو گاڑی میں۔۔!!باسیل روحی کو بنا دیکھے ہوئے گاڑی کا

دروازہ پکڑے ہوئے کہتا ہے۔۔

نہیں کسی بس سے کروانے کے لیے مجھے اتنا تیار کروا کر لائیں ہیں۔۔؟؟

روحی غصے میں باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو کیا کرنا چاہتی ہو تم۔۔؟؟باسیل روحی کو پکڑ کر اپنی طرف

کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہر بے تو غلط بات ہے نا میں اتنا تیاری ہوئی تھی مجھے لگ رہا

تھا ہم کسی اچھی سی جگہ پر رومینٹک سا ڈنر کریں گے یہ کیا بات ہوئی

ہم یہاں پر اتنی دور پیزا لینے کے لیے آئے تھے۔۔۔

روحی باسیل کے سینے سے لگی ہوئی منہ بناتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھے پہلے بتا دیتی کہ تم میرے ساتھ کچھ رومینٹک کرنا چاہتی تھی

تو ہم دونوں اتنی دور تھوڑی نا آتے ہم گھر پر ہی کچھ کر لیتے

باسیل روحی کے لبوں کو دیکھتے ہوئے شرارت لہجے میں کہتا ہے۔۔

اب جتنا آپ نے میرا موڈ خراب کیا ہے نا اس کے بعد میں

منہ لگا ہی نا لوں آپ کو۔۔

مت کریں مجھ سے بات ہو گئی اب میں سچ میں ناراض اب نہیں

مانو گی آپ سے میرے سارے ارمانوں کو

توڑ کر رکھ دیتے ہیں آپ ہمیشہ۔۔۔

روحی باسیل سے دور ہو کر گاڑی کی دوسری طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل روحی کی روتلوسی شکل دیکھ کر خود بھی گاڑی میں بیٹھ جاتا ہے

کتنی روتلوسی ہو تم قسم سے روحی یقین نہیں آرہا ہے مجھے۔۔۔

باسیل اپنی سیٹ بیلٹ لگاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی بنا سیٹ بیلٹ لگائے منہ بنا کر کھڑکی سے باہر منہ کیے ہوئے

خاموش ہو کر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔

روحی سیٹ بیلٹ لگالو۔۔۔باسیل مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

یار اتنی سی دیر میں تم مجھ سے کتنی بار ناراض ہو چکی ہو اندازہ

ہے تمہیں اس بات کا۔۔؟؟؟

باسیل روحی کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کرتا ہے پر روحی اسے چادر

میں چھپا لیتی ہے۔۔

ت بات کریں مجھ سے کچھ مت بولیں آپ مجھے بس خاموش ہو جائیں

آپ بھی میں بھی اب خاموش ہو گئی ہوں نا۔۔۔

روحی غصے میں باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو مت رہو نا خاموش باتیں کرو مجھ سے میں سن رہا ہوں بولتی

جاؤ تم۔۔۔

باسیل روحی کے گالوں کو کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں کروں گی میں بات آپ سے نہیں کروں گی کوئی بھی بات آپ سے

اب اب میں چپ رہوں گا۔۔

روحی باسیل کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے اپنے ہاتھ کو آپس میں باندھے ہوئے

غصے میں کھڑکی سے باہر دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

کچھ بات ہے نہیں کرنی ہے بات واپس گھر چلیں۔۔؟؟

باسیل ہنستے ہوئے کہتا ہے تو روحی پلٹ کر اس کو ایک بار دیکھتی ہے

اور بنا کچھ بولے سیٹ سے ٹیک لگائے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے۔

باسیل روحی کو خاموش دیکھ کر مسکراتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کر دیتا ہے

اور کچھ ہی دیر میں روحی نیند کی گہرائیوں میں کھو

جاتی ہے۔۔

باسیل روحی کو سوتا ہوا دیکھ کر گاڑی کی اسپیڈ تیز کیے

ایک خوبصورت سے چھوٹے سے گھر کی طرف اپنی گاڑی گھماتا ہے۔

ایک کمرے پر مشتمل یہ اور ایک چھوٹے سے برآمدے پر ایک سے دو

لوگوں کے رہنے کے لیے یہ جگہ بنائی گئی تھی۔۔۔

باسیل گھر کے سامنے گاڑی روک کر ایک نظر روحی کو سوتا ہوا

دیکھ کر دھیرے سے پہلے خود گاڑی سے نکلتا ہے اور پھر

کھانے کا سامان اٹھائے گاڑی کی ڈگی میں سے ایک بڑا سا بیگ نکال

کر باسیل گھر کے اندر لے جاتا ہے۔۔

دونوں ہاتھوں میں سامان اٹھائے باسیل اندر کی طرف بڑھ رہا تھا

اپنی کہنی سے دروازے کو کھول کر وہ دھیرے سے

اندر جاتا ہے اور اندر جاتے ہی دروازے کو بند کر دیتا ہے۔۔

کچھ دیر بعد دروازے کو کھول کر بنا کوٹ کے کمیز کے دو اوپر کے

بٹنوں کو کھولے ہوئے باسیل بکھری ہوئی حالت میں واپس

گاڑی کی طرف بڑھتا ہے جہاں اب تک روحی پر سکون سی سوئی پڑی تھی

باسیل اس کی طرف کا دروازہ کھول کر روحی کو سوتا

دیکھ کر اسے آرام سے اپنی باہوں میں اٹھائے گاڑی سے باہر نکالتا ہے۔

باسیل کی باہوں میں آتے ہی روحی کی آنکھ کھل جاتی ہے۔۔

باسیل۔۔؟؟؟روحی نیند میں بھری ہوئی آنکھوں کو کھولنے کی کوشش

کرتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہتی ہے۔۔

میری جان۔۔۔باسیل رک کر روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

ہم گھر پہنچ گئے۔۔؟؟روحی باسیل کے سینے سے

سر ٹیکائے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

نہیں ہم گھر نہیں آئیں ہم کہیں اور آئیں ہیں۔۔

باسیل کہتے ہوئے دوبارہ چلتا ہے اور جا کر چھوٹے سے دروازے کے

سامنے جا کھڑا ہوتا ہے۔۔۔

ہم کہاں آئیں ہیں۔۔؟؟روحی اب کی بار پوری آنکھیں کھول کر

ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا

صاف صاف صرف چاند کی روشنی تھی جس کے نیچے روحی باسیل

کھڑے ہوئے تھے ایک دروازے کے سامنے

انکل ہم کہاں آئیں ہیں یہاں اتنا اندھیرا کیوں ہیں۔۔؟

روحی دور دور کر سفا محسوس کرتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ کہہ کر جیسے ہی پلٹتی ہے باسیل اس کے پیچھے نہیں ہوتا ہے۔

انکل۔۔روحی باسیل کو نا دیکھتے ہوئے فوراً سے اسے

پکارتی ہے۔۔۔

باسیل کہاں ہیں آپ یہ مذاق کا وقت نہیں ہے جہاں بھی ہیں باہر

آجائیں۔۔

روحی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہتی ہے وہ کہہ اپنے قدم دروازے کے

جائے پیچھے کی طرف اٹھاتی ہی ہے کہ ہر طرف روشنی ہی روشنی

چھا جاتی ہے۔۔۔

روحی کے قدم وہی رک جاتے ہیں چہرے پر حیرانگی

پر آنکھوں میں خوبصورتی سے سجا ہوا یہ چھوٹا سا گھر دیکھ کر

خوشی کی چمک دمک تھی۔۔

روحی حیرانگی سے ادھر ادھر دیکھنے میں معروف تھی کہ

اچانک سے باسیل اس کے قریب آتا ہے اور روحی کے کمر کے گرد

بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے روحی کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے

مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ وہ چھوٹا سا گھر دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

یہ کیا ہے۔۔؟؟روحی باسیل کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

یہ ہمارا چھوٹا سا گھر جہاں میں تمہارے ساتھ کچھ پل گزارنا چاہتا

تھا۔۔۔

باسیل روحی کے کندھے پر سر ٹیکائے ہوئے گہری سانس لیتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

گزارنا چاہتا تھا کیا مطلب۔۔؟؟

روحی گردن موڑ کر باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

یہ گھر ابھی کا نہیں ہے میرے بچپن کا ہے اس گاؤں میں یہ گھر

میرا اپنا ہے جہاں میری حویلی سے زیادہ بچپن کی خوبصورت

یادیں جڑی ہوئی ہیں۔۔

باسیل روحی کے گالوں پر کس کرتے ہوئے پیار سے اسے

بتاتا ہے جان

بچپن میں بابا اور میں یہاں اکثر آتے تھے بابا نے یہ گھر خود بنایا

تھا یہاں پر پھول وغیرہ یہ سب کچھ بابا نے اپنے ہاتھوں سے

لگائے تھے پر مصروفیات کی وجہ سے وہ یہاں زیادہ نہیں رکتے تھے

آہستہ آہستہ انہوں نے یہاں آنا چھوڑ دیا تھا

جب انہوں نے چھوڑا تب میں نے اس گھر کو اپنا آشیانہ بنا

لیا تھا۔۔

باسیل روحی سے دور ہوتے ہوئے اسے لائٹوں کی روشنی میں

اس جگہ کی خوبصورتی کو دیکھانے لگ جاتا ہے۔

ہم دونوں نا جانے کب دوبارہ یہاں آئے تو سوچا آج رات سے اچھا

موقع مجھے دوبارہ نہیں ملے گا۔

باسیل روحی کو خود کی طرف کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیوں آج کوئی خاص دن ہے کیا۔؟؟روحی تجسس سے پوچھتی ہے۔

میں نہیں پتا ہے آج کیا ہے۔۔؟؟باسیل حیرانگی سے پوچھتا ہے۔۔

نہیں۔۔!!روحی نا میں سر ہلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اندر جاؤ تمہیں پتا چل جائے گا۔۔۔

باسیل اپنے ہاتھ میں پہنی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی کو اس کی ہر ایک بات حیران کر رہی تھی۔۔

اندر۔۔؟؟روحی آہستہ سے ہاتھ سے دروازے کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے پوچھتی ہے۔۔

ہم جاؤ۔۔!!باسیل روحی کو چھوڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی ہچکچاتے ہوئے اپنے قدموں کو دوبارہ دروازے کی طرف موڑتی

ہے اور ایک نظر پلٹ کر باسیل کو دیکھتے ہوئے وہ

دروازے کو دونوں ہاتھوں سے کھولتی ہے۔۔

روحی اندر دیکھنے کے بجائے باسیل کی طرف ہی دیکھے جا رہی تھی

باسیل مسکراتے ہوئے اسے اندر دیکھنے کو کہتا ہے

اور خود بھی اس کے پیچھے آ کھڑا ہوتا ہے۔۔

روحی باسیل سے نظریں ہٹا کر جیسے ہی اندر دیکھتی ہے وہ ایک

بار پھر حیران رہ جاتی ہے۔۔

یہ چھوٹا سا گھر بے حد خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا

میں ٹیبل جا پر لال رنگ گلاب کی پتیوں پتیوں پر موم بتیاں

لگائی ہوئی بے حد خوبصورتی سے سجایا ہوا اور میان

میں ایک بڑا سا چاکلیٹ کیک رکھا ہوا اس پاس روحی کے

پسند کے کھانے کی چیزوں کو سجا کر باسیل نے روحی کو رولانے کی

مکمل تیاری کر دی تھی۔۔

پوری زمین لال گلاب کی پتیوں سے سجی ہوئی تھی جس پر روحی

قدم رکھتے ہوئے آنکھوں میں نمی لیے گھر میں داخل ہوتی ہے۔

باسیل بھی روحی کے پیچھے پیچھے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے ہوئے

چل رہا ہوتا ہے۔۔

موم بتیوں کو دیکھتے ہوئے ٹیبل کے اس کیک کے پاس جاتی ہے

جس پر بے حد خوبصورت طریقے سے

Happy birthday Mrs Basil..

لکھا ہوا تھا روحی اس کیک کو دیکھتے ہوئے روتے ہوئے فوراً سے

پلٹتی ہے تو ہاتھ میں لال گلاب پکڑے ہوئے نظریں جھکائے باسیل

بلکل اس کے پیچھے اس کے پیچھے کھڑا ہوا تھا۔

باسیل کی نظریں ابھی بھی اس کے ہاتھ پر پہنی ہوئی گھڑی پر تھی

جس پر وہ 12 بجنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔

12 بجنے میں کچھ سیکنڈ ہی باقی رہ گئے تھے باسیل گھڑی پر

وہ آخری سیکنڈ کو دیکھ رہا تھا اور روحی نم آنکھوں سے باسیل کے

چہرے کو

12 بج گئے Happy.....

باسیل کہنے ہی والا تھا کہ روحی نم آنکھوں سے اس کے لبوں پر اپنے لب

رکھ کر اس کے اس خوبصورت سے سرپرائز کا

شکریہ ادا کرتی ہے۔۔

باسیل روحی کی اس اچانک سی حرکت پر مسکراتے ہوئے اسے مزید

اپنے نزدیک کیے پھول پکڑے ہوئے ہاتھ کو اس کی کمر پر رکھ کر

دوسرے ہاتھ سے اس کی گردن کو قید میں لیے وہ

اس کے لبوں پر جھک کر مزید اپنی محبتیں نچھاور کر رہا تھا۔۔

روحی باسیل کے لبوں کو آزاد کیے اس سے دور ہوتی ہے اور

اپنے پیروں کے بل کھڑے ہو کر باسیل کے ماتھے پر اپنے لب رکھ

دیتی ہے۔۔

شکریہ باسیل ہر چیز کے لیے شکریہ میں آپ کی اتنی محبت

کے قابل نہیں ہوں

روحی باسیل کے سینے سے لگے ہوئے روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم قابل ہو تو تمہیں یہ سب مل رہا ہے میری جان

باسیل روحی کی کمر کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے

پیار سے کہتا ہے۔

میں نہیں ہوں باسیل میں آپ کو آج تک تنگ ہی کیا کتنا کچھ کہا

ہے آپ نے کبھی مجھ پر غصہ نہیں کیا مجھے نہیں ڈانٹا

ہمیشہ مجھے بچوں کی طرح سمجھایا ہے مجھ سے اتنا پیار کیا ہے مجھ

جیسی بد تمیز لڑکی ان سب کے قابل نہیں ہے۔۔

روحی اپنا منہ باسیل کے سینے میں چھپائے ہوئے کہتی ہے۔

میری گڑیا میری جان ادھر دیکھو میری طرف

ایسے روتے نہیں ہیں شہزادی آج تمہاری سالگرہ ہے ایک نئے سال

کا استقبال ایسے روتے ہوئے نہیں کرتے ہیں۔۔

میرے لیے یہ سال اچھا نہیں ہوگا میں آپ سے دور ہو جاؤں گی

اس میں کیا اچھا ہے۔۔۔؟؟

روحی روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

گڑیا شہزادی کوئی بات نہیں ہے تم کچھ اچھا کرنے

کے لیے جا رہی ہو یہ اچھا ہے اس میں ایسے رونے والی بات نہیں ہے۔

باسیل روحی کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اس میں اچھا نہیں ہے اگر آپ کو کوئی اور پسند آ گئی میرے جانے

کے بعد تو میں کیا کروں گی۔۔۔۔!!!

روحی کہتے ہی اور زور سے رونے لگ جاتی ہے۔

کیا۔۔؟؟ باسیل حیرانگی سے کہتا ہے۔۔

تم اس لیے تو رہی ہو حد ہو گئی ہے روحی تم سے۔۔

باسیل کہتے ہی ہنستے ہوئے اپنے سینے سے لگا لیتا ہے۔

تمہیں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میری جان مجھے بار بار اپنی

جان کو عذاب میں ڈالنے کی عادت نہیں ہے۔۔

باسیل ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

یا۔۔؟؟روحی فوراً سے سر اٹھا کر اپنی بھیگی ہوئی باسیل کی چہرے کی طرف

دیکھتے ہے جہاں چہرے پر نقلی مسکراہٹ سجا کر وہ اپنے آپ کو کپوز

کرنے کی کوشش رہا ہوتا ہے۔۔

روحی رو کر میری جان کو کیوں ہلکان کر دیتی ہو تم

باسیل روحی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے انگوٹھے

سے اس کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔

تمہاری نم آنکھیں بے حد پسند ہیں مجھے پر اس کا مطلب یہ تو نہیں

ہے نا رو کر تم میرا دل دکھاتی رہو

رحم کیوں نہیں کرتی ہو تم مجھ پر اور میرے دل پر۔۔

باسیل روحی کی آنکھوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل میں آپ کے بغیر کیسے رہوں گی وہاں اکیلی

مجھے سوچ کر ہی اچھا نہیں لگ رہا ہے۔۔

روحی سر جھکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

کوشش کروں گی تو رہ لو گی تم جانتی ہو روحی میرا بلکل دل

نہیں تمہیں اس وقت خود سے دور بھیجنے کے لیے

لیکن اس وقت تمہارا مجھ سے دور جانا ہی بہتر ہے۔

سلام آباد میں ابھی جا کر میں نے شروعات کرنی اور شروعات

میں اس فیلڈ میں اچھی چیزوں سے زیادہ بری چیزیں

ہوتی ہیں۔۔

میں تمہاری جان کو خطرہ میں نہیں ڈال سکتا ہوں اور

تمہاری موجودگی میں میں کسی بھی چیز کو اول ترجیح نہیں دے سکتا

ہوں اس لیے جب تک میں اسلام آباد میں اپنی جڑیں مضبوط کروں

گا تب تک تم انشاء اللہ اپنے سپنے کو پورا کرنے کے

لیے کافی آگے بڑھ چکی ہو گی۔۔

خیر سے جاؤ اور خیر سے واپس آؤں تو کر اپنے آپ کو ہلکان

مت کرنا اور ٹینشن بھی مت لینا کہ میں تمہاری جگہ کسی اور کو بھی

بھی دے پاؤں گا۔۔

باسیل روحی کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے اسے پیار سے ہر

بات سمجھاتا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔؟؟ باسیل روحی کی آنکھوں میں مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

ہم ٹھیک ہے۔۔ روحی مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلا دیتی ہے۔

کیک کاٹیں۔۔؟؟ باسیل پیار سے پوچھتا ہے

روحی ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کیک کی طرف بڑھتی ہے اور باسیل

کا ہاتھ پکڑ کر دونوں مل کر کیک کٹ کرتے ہیں۔۔۔

یہ تمہارے لیے۔۔؟؟ باسیل ہنستے ہوئے دیتا ہے۔۔

بس پھول۔۔؟؟روحی گلاب کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اسم۔۔۔کچھ اور چاہیے تھا تمہیں۔۔؟؟باسیل شرماتی ہوئی نظروں سے

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

روحی باسیل کا چہرہ دیکھتے ہوئے ہنس پڑتی ہے اور دوبارہ باسیل

کے سینے سے لپٹ جاتی ہے۔۔۔

I love you Uncle.... I really really love you....

اور مجھے آپ کے علاوہ اس دنیا میں اور کچھ بھی نہیں چاہیے

بس آپ ساتھ صرف اور صرف آپ چاہیے۔۔۔

I love you too Guriya....

مجھے بھی تم چاہیے پر مجبوراً اس وقت ہم دونوں کو ہی ایک دوسرے

سے دور ہونا پڑے گا۔۔۔

باسیل گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کوئی بات نہیں نا ہم ہمیشہ کے لیے تھوڑی نا الگ ہو رہے ہیں

صرف 4 سالوں کی بات ہے اس کے بعد تو ہم دونوں نے عمر بھر

ساتھ ہی رہنا ہے۔۔

روحی باسیل سے دور ہوتے ہوئے کہتی ہے۔

یہ بھی ٹھیک کہا ہے تم نے اب چلو جلدی سے کچھ کھا لو پھر گھر

بھی جانا ہے کل اسلام آباد اور پھر تم نے لندن بھی جانا ہے

بہت سارا سفر کرنا ہے تم نے بیٹھ بھر کر کھانا کھا لو پھر

گھر چلتے ہیں۔

باسیل روحی کے لیے کرسی کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

شکریہ۔۔۔روحی کہتے ہوئے کرسی پر بیٹھ جاتی ہے اور سامنے والی

کرسی پر باسیل دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے کھانا کھاتے ہیں

اور اپنی اس رات کو انجوائے کرتے ہیں۔۔۔

.....

صبح ہو چکی تھی گھڑی میں 8 بج رہے تھے اور پوری حویلی میں بھگدڑ

مچی ہوئی تھی روحی اور باسیل کے جانے کی تیاریوں میں

روحی اور باسیل نے 9 بجے حویلی سے نکلنا تھا وہ لوگ بائے روڈ اسلام آباد

جا رہے تھے۔۔

روحی کی فلائیٹ شام کی تھی ساری بیگز وغیرہ گاڑی میں رکھوا

دیے گئے تھے روحی اور باسیل دونوں تیار سب لوگوں کے ساتھ

ناشتہ کر رہے تھے اور بس ناشتہ کر کے نکلنے کی تیاریوں میں تھے۔۔۔

سلطانہ بیگم رو کر اپنے آنسوؤں کو ضبط کرنے میں لگی ہوئی ہوتی ہیں۔۔

باسیل روحی گھر والوں سے مل کر گاڑی کی طرف بڑھ رہے تھے کہ سلطانہ بیگم

کے رونے کی آواز پر روحی گاڑی کی طرف سے واپس پلٹ کر

آجاتی ہے۔۔

امی ایسے روتے نہیں ہیں کیوں رو رہی ہیں آپ۔۔؟

روحی اپنی ماں کے گلے سے لگتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی اپنا خیال رکھنا میری جان مجھے ہر روز فون کرنا کھانا وقت

پر کھانا اور کسی ماں نامحرم وہاں انسان بن کر رہنا۔۔

"Dastane Rooh E Basil ♥

2nd Last Episode

By Saleha Iqbal ... 🦋

امی میں نہیں مارتی کیسی کو کسی کا سر نہیں پھاڑوں گی کسی کو

بھی کچھ بھی نہیں کہوں گی۔

روحی امی ماں کے گلے سے لگتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کہی کہہ رہی ہیں چاچی ہر کوئی بدر سکندر نہیں ہوتا ہے جو تم سے چڑیل

کو برداشت کرے یہ میرا ظرف تھا

کسی اور کے ساتھ ایسا مت کرنا تو۔۔۔

بدر ہنستے ہوئے روحی کے پاس آکر کہتا ہے۔۔

یہ لے کیا یاد رکھے گی۔۔بدر ایک گفٹ پیپر میں پیک بکس

روحی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

یہ کیا ہے۔؟؟روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

تیری سالگرہ کا تحفہ اور میری جان چھوڑنے کا بھی

بدر ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

ی بدر کی بات پر غصہ والا منہ بنا کر اس کے چہرے کی طرف

دیکھنے لگ جاتی ہے اتنے میں ہیر بینم کی آواز پر کام والی دو

لڑکیاں ہاتھوں میں گفٹس پکڑے ہوئے حویلی کے اندر سے باہر آتی ہیں۔

مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ یہ میری سالگرہ کے طور پر مجھے

تحفے تحائف نہیں دیے جا رہے ہیں مجھ سے جان چھڑانے کی

خوشی میں مجھے یہ سب دیا جا رہا ہے۔۔

روحی ان لڑکیوں کے ہاتھوں میں گفٹس دیکھتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے میری شہزادی یہ سب تمہاری اکیسویں

سالگرہ کی خوشی میں ہے آج تم پوری اکیس سال کی ہو گئی ہو میری جان

سالگرہ مبارک ہو تمہیں بیت بہت

فیروز صاحب روحی کے ماتھے پر اپنے لب

رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل گاڑی سے پشت ٹیکائے ہوئے مسکراتے ہوئے سب کو دیکھ

رہا تھا۔۔۔

ہاں اور یہ بھی تیری سالگرہ کا تحفہ ہی ہے میری تو کسی کو

یاد نہیں تھی چل خیر تو خوش رہے۔۔

بدر مایوسی سے کہتا ہے۔۔

تجھے اتنا بڑا اور اتنا خوبصورت تحفہ تو ملا ہے اور کیا

چاہیے تجھے۔۔؟؟

روحی حویلی سے باہر آتی ہوئی آئمہ کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر

کہتی ہے۔۔

ہم۔۔۔وہ۔تو ہے۔۔۔

بدر بھی آئمہ کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہتا ہے۔۔

ی بیٹا سا لگر وہ بہت بہت مبارک ہو ہمنے نہیں سوچا تھا جس دن تم

اس حویلی میں قدم رکھو گی اسی دن اس حویلی آگے

قدم باہر نکالو گی اور وہ بھی اتنی دور جانے کے لیے۔۔

ہمیرا بینم بھی مایوسی سے کہتی ہے۔۔

تائی امی آپ کیوں مایوس ہو رہی ہیں ایسے منہ تو نا

بنائیں نا آپ لوگ اب جانے بھی دیں رو رو کر سینٹی نا کرے

پلز مجھے۔۔

روحی سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

ٹھیک ہے جاؤ تم لوگ اب دیر ہو جائے گی تمہیں۔۔۔

فیروز صاحب روحی کے آر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

دے میرا تحفہ اس میں سے کچھ اچھا نا نکلا تو چھوڑوں گی نہیں

تجھے۔۔۔

انگلی اٹھا کر بدر کو دھمکی دیتے ہوئے کہتی ہے اور گاڑی کی

طرف بڑھتی ہے۔۔۔

اوئے رک رک۔۔۔روحی گاڑی کے پاس جانے سے پہلے ہی

واپس بدر کی طرف پلٹتی ہے اور اس کی بازوؤں میں ہاتھ ڈال کر

اس کا رخ دوسری طرف موڑتی ہے۔۔

وہ جو کرکٹ والے بچے ہیں نا ان سے میں نے سالگرہ پر ٹریٹ دینے کا

وعدہ کیا تھا۔۔

میں نہیں کچھ کر رہا۔۔ بدر اس کی بات مکمل ہونے سے

پہلے ہی بول پڑتا ہے۔۔

سر پھاڑ دوں گی میں تیرا۔۔۔ روحی بدر کی بازوؤں پر

زور سے چونٹی کاٹتے ہوئے کہتی ہے۔۔

شرافت سے انہیں اپنے پیسوں سے کسی اچھے سے ڈھابے پر

کھانا کھلا دینا۔۔

میں کیوں اپنے پیسوں سے کھلاؤں انہیں

تو واپس پیسے نہیں دیتی ہے مجھے میں نے دے رہا ہے ادھار

تجھے۔۔۔

بدر اپنا بازوؤں چھوڑواتے ہوئے کہتا ہے۔۔

لعنت تیری شکل پر منحوس انسان اگر تھوڑے سے پیسے دے دیگا

تو کیا ہو جائے گا رک جا مر نہیں

میرے پاس بینک ہے۔۔

روحی غصے میں در کے گھورتے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

انکل۔۔۔ باسیل مجھے پیسے دینا۔۔۔

روحی باسیل کے سامنے کھڑی ہو کر ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل حیرانگی سے اس کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے اپنی ائیبرو

اٹھا کر اشارے سے پوچھتا ہے۔۔

ے دینا اب آپ تو میرے شوہر ہیں میری عزت کا سوال ہے

پیسے دیں آپ مجھے۔۔

روحی انسسٹ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تنے۔۔؟؟ باسیل روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے اور

اپنی جیب سے پیسے نکالتا ہے۔۔

بیس ہزار روپے۔۔۔۔روحی پر سکون سا کہتی ہے اور سامنے

والے کو حیران کر جاتی ہے۔۔

کبھی ہلکے پر ہاتھ نا رکھا کرو تم لڑکی۔۔

باسیل گہری سانس لیتے ہوئے روحی کے ہاتھ میں پیسے

رکھتا ہے۔۔

سیہ کو مروت اب ہو جائے گا کام۔۔۔؟؟ روحی جھٹ سے پیسے

بدر کو دیتے ہوئے کہتی ہے۔

م اب بلکل ہو جائے گا۔۔بدر روحی کے ہاتھ سے پیسے لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کنجوس آدمی شادی کے بعد بھی نہیں بدلے ہو تم بدر

للہ کرے تمہاری اولاد تمہاری جیسی نا ہو ورنہ پھر دنیا تباہ ہے

روحی اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔

آمین میری بھی یہ ہی دعا ہے تمہارے لیے۔۔

بدر ہنستے ہوئے کہتا ہے اور روحی کو خاموش کر جاتا ہے۔۔

چلو خدا حافظ بندر۔۔

خدا حافظ گینڈی سانڈھی۔۔۔بدر باسیل کو دیکھتے ہوئے اپنے دانت

بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہاتھ چھوڑ میرا۔۔روحی اپنا چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے اور آئمہ کی

طرف مڑ جاتی ہے۔۔

اپنا خیال رکھنا اور اگر یہ تمہیں تنگ کرنا یا پھر شوہر گیری جھاڑ

کر تم سے زیادہ کام کروائے تو مجھے بتانا

اون لائن مفت میں اس کی عزت کا جنازہ نکالوں گی میں

پھر اب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

روحی بدر کی طرف دیکھتے ہوئے آئمہ سے کہتی ہے۔۔

اوئے میری بیوی کو الٹی پٹیاں نا پڑھا۔۔۔۔

بدر آئمہ کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اوئے۔۔؟؟؟باسیل بدر کے الفاظ دہراتا ہے

جیسے وہاں موجود سب لوگ سنتے ہیں۔۔

باسیل ایک ائیبرو اٹھائے ہوئے بدر کی طرف دیکھتا ہے۔۔

بدر باسیل کی نظر خود پر محسوس کرتے ہوئے ہنس کر اس کی

طرف دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔

س ٹھیک ہے جا رہی ہوں میں نہیں کہتی تیری بیوی کو میں کچھ

بھی۔۔۔روحی باسیل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

سیل چلیں اس سے پہلے یہ سب مجھ سے بیزار ہو جائیں اور

دونوں ہاتھوں سے مجھے باہر نکالیں چلیں آپ۔۔۔

روحی اپنی گاڑی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی کی بات ہوا میں بلند آواز میں قہقہے لگاتے ہیں

روحی ان کی کھلکھلاہٹ سنتے ہوئے خود بھی مسکراتے ہوئے گاڑی میں

بیٹھ جاتی ہے۔۔

سیل بھی دوسری طرف جا کر اپنی سیٹ سنبھالتا ہے۔۔

دا حافظ۔۔۔روحی کھڑکی سے باہر ہوا میں ہاتھ ہلاتے ہوئے کہتی ہے۔

بابا امی کو تنگ مت کرنا۔۔۔روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے تو فیروز

صاحب جھٹ سے حیرانگی سے سلطانہ بیگم کی طرف

دیکھتے ہوئے جو روحی کی بات پر ہر ہنس رہی ہوتی ہیں۔

بدر اور تم بھی میری بھابھی کو تنگ مت کرنا۔۔

روحی آئمہ کو فلائنگ کس کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

اوئے۔۔۔باسیل روحی کو فلائنگ کس کرتے دیکھتے ہوئے کہتا ہے

کیا ہوا۔۔؟؟روحی اپنی سیٹ پر سیدھی ہو کر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

یہ میرا کس ہے کسی کو بھی مت دو۔۔

باسیل روحی کی طرف گردن موڑ کر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

آوہ۔۔لالچی مرد۔۔روحی گندا سا منہ بناتے ہوئے اپنی

سیٹ بیلٹ لگاتے ہی

اور اور ویک گہری سانس لیتے ہوئے اپنے گاؤں کی

خوبصورت اور اس میں بنائی ہوئی خوبصورت یادیوں کو

یاد کرتے ہوئے اپنے دل میں قید کر لیتی ہے۔۔

باسیل گاڑی کی اسپیڈ تیز کیے اپنی منزل کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

.....

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ اسلام آباد پہنچ گئے تھے

روحی پورے راستے باتیں کرتے ہوئے آئی تھی اپنی بچپن کی

ساری فضول چغلیاں سب کچھ وہ باسیل کو سناتے ہوئے آئی تھی

کب سفر طے بھی ہو گیا پتا بھی نہیں چلا دونوں کو

باسیل روحی کی باتوں کا غور سے سنتے ہوئے ہنستے ہوئے ہاں

میں بس سر ہلاتا جا رہا تھا۔

اور روحی باسیل کے چہرے پر سجی ہوئی مسکراہٹ دیکھ کر

اس سے اپنی ہر خوبصورت یاد کی بات بتاتی جا رہی تھی۔۔

اسلام آباد میں داخل ہوئے روحی کی آنکھیں خوشی سے چمک

اٹھی تھی وہ آج پہلی بار اسلام آباد دیکھ رہی تھی

وہاں کی ہریالی قدرت کی خوبصورتی دیکھ کر روحی کی آنکھیں خوشی

سے چمکنے لگی تھی۔۔

باسیل گاڑی کی اسپیڈ ابھی بھی تیز ہی کیے گھر کی طرف بڑھ رہا تھا۔

اسلام آباد میں داخل ہونے کے 35 منٹ کے مزید سفر کے بعد

باسیل اور روحی اپنے گھر پہنچ گئے تھے۔۔۔

سفید رنگ کی یہ ایک خوبصورت سی کوٹھی تھی

جو باہر اور اندر سے سفید رنگ میں رنگی ہوئی تھی گھر میں داخل

ہوتے ہیں پھولوں سے سجا ہوا خوبصورت

سا گارڈن جو گھر کے فرنٹ سائیڈ پر ہی تھا ساتھ میں کار

پارکنگ ایریا بنا تھا۔۔

باسیل کوٹھی کے دروازے پر پہنچ پر ہارن بجا کر گارڈ کو

دروازے کھولنے کا اشارہ دیتا ہے۔

گارڈ باسیل کو دیکھتے ہوئے جلدی سے آکر دروازے کو کھولتے

ہیں اور اس کی گاڑی جب تک اندر نہیں جاتی وہ دروازے کو

پکڑے ہوئے وہی بت بنے ہوئے کھڑے تھے۔

یہ گھر باسیل کا خریدا ہوا نہیں تھا یہ سرکاری کی طرف سے

اسے اسلام آباد کے جن بننے کے صورت میں دیے گا ایک خوبصورت

سا تحفہ تھا۔

باسیل گاڑی پارکنگ ایریا میں پارک کرتا ہی ہے کہ روحی جلدی سے

گاڑی سے باہر نکل جاتی ہے اور گارڈن

میں لگے ہوئے خوبصورت سے جھولے کو دیکھ کر ہنس پڑتی ہے۔۔

انکل یہ سب کتنا پیارا ہے۔۔!!!

روحی گارڈن ایریا کو خوبصورتی سے سجے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے

کیونکہ اس میں زیادہ تر لال گلاب لگے ہوئے روحی جے فیورٹ

پھول ان پر تو وہ ویسے بھی واری واری جاتی ہے۔۔۔

گارڈن دیکھ کر فلیٹ ہو گئی اندر گھر بھی بہت خوبصورت ہے

باسیل روحی کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تو چلیں اندر۔؟

روحی باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

چلو۔!!باسیل اندر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے

روحی جلدی سے باسیل کے پاس جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ

گھر کے اندر قدم بڑھانے لگتی ہے۔۔

دونوں دروازے پر پہنچتے ہی تو ایک ہاتھ سے باسیل اور دوسرے

ہاتھ سے روحی دروازے کو کھول کر

دونوں ایک ساتھ گھر میں قدم رکھتے ہیں۔۔

دونوں کی نظریں گھر کی اندر سفید اور گولڈن روشنیوں کی چمک

پر تھی وہ ان کی آنکھوں کو چمک سے بھرپور کر رہی تھی۔۔

اچھے سے دیکھ لو اور اپنی آنکھوں میں بسالو ہماری محبت کا یہ

آشیانہ ہے ہم کہاں بھی ہو کہیں بھی ہو ہماری کہانی اس گھر پر

ختم ہے کیونکہ یہ روح باسیل کی داستان کو اختتام پذیر کرے گا۔

باسیل روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

مسکراتی ہوئی نظروں سے ایک ایک الفاظ شدت سے محبت

سے چور ہو کر کہتا ہے۔۔۔

یقیناً کرے گا۔۔روحی باسیل کے سینے سے لگتے ہوئے کہتی ہے۔

ویسے ہمارا کمرہ کہاں ہے مجھے نئے گھر اور اس گھر میں

اپنے کمرے دیکھنے کا بڑا شوق ہے۔۔

روحی باسیل کے سینے سے سر ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں لیکن اگر مجھے اچھا نہیں لگے تو اسے بدلا جائے گا

ٹھیک ہے۔۔؟؟

بڑی بڑی آنکھیں کیے باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

جو حکم آپ کا۔۔باسیل روحی کے چہرے کو

اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

کمرے اوپر ہے نیچے لونگ ایریا ہے ماسٹر روم ہے یقیناً

پسند آئے گا تمہیں"

کمرے میں ایک طرف کھڑکی کی سائیڈ پر بیڈ الماری کو

ڈریسنگ ٹیبل کو سیٹ کیا گیا تھا اور اس کے ساتھ کچھ فاصلے پر

دوسری دیوار پر بنی ہوئی کھڑکی کی طرف

صوفوں کو سیٹ کیا گیا تھا۔۔

دونوں کے درمیان میں خوبصورت سے شینیل کے موٹے پردے

لگے ہوئے تھے جو خوبصورتی سے سائیڈ پر کر کے بند کیے ہوئے تھے۔

روحی صوفے کے پاس والی کھڑکی کو دیکھتے ہوئے

جلدی سے اس کے پاس جاتی ہے اور اسے کھول کر اوپر سے گارڈن کا

منظر دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

اللہ اللہ یہ سب کتنا پیارا ہے۔۔۔

روحی آسمان کی طرف ٹھنڈ میں بادلوں کے پیچھے چھپے ہوئے

سورج کی طرف دیکھتے ہوئے اور

نیچے زمین پر گارڈن میں لگے ہوئے پھولوں کو دیکھتے ہوئے

اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل دروازے پر کھڑے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے لمبی لمبی

گہری سانسیں لیتے ہوئے اپنے

دل کو پر سکون کرنے کی کوشش کرتا ہے۔۔

روحی پلٹ کر باسیل کو ادھر ادھر دیکھتے ہوئے دروازے پر اسے کھڑا

دیکھ کر وہ حیران کن نظروں سے اسے دیکھنے لگ جاتی ہے

جواسے ہی مسلسل دیکھے جا رہا تھا۔۔

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ کیوں ایسی گندی گندی نظروں سے مجھے

دیکھ رہے ہیں۔۔

روحی اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میری بیوی ہے میری آنکھیں ہیں میں جیسے مرضی دیکھو

تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔۔

باسیل دونوں ہاتھوں سے دروازے کو بند کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہاں مسئلہ ہے مت دیکھیں آپ مجھے کیونکہ آپ صرف دیکھتے نہیں

ہیں کر بھی دیتے ہیں۔۔

روحی اپنے ہاتھ کمر سے ہٹاتے ہوئے نا میں سر ہلاتے ہوئے

واپس کھڑکی سے باہر دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

ہاں تو اچھی بات ہے نا انسان کو اپنے دل کے ارمانوں کو پورا

کرتے رہنا چاہیے۔۔

باسیل اپنا کوٹ اتارتے ہوئے صوفے پر پھینکتا ہے اور اپنی شرٹ کی

بازوؤں کہنیوں تک فولڈ کرتے ہوئے روحی کی طرف

اپنے قدم بڑھاتا ہے۔۔

بس یہ ارمان پورے کرتے رہا کریں اور امید ہی کسی کر سکتی ہوں

آپ سے میں۔۔۔

روحی کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہتی ہے۔

زارا بتائیں گی آپ مجھے میں نے آپ کی کون سی امیدوں کو

توڑا ہے۔۔۔

باسیل روحی کے پیٹ کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے روحی کو

اپنے سینے سے لگائے خود بھی باہر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

کوئی ایک ہو تو بتاؤں۔۔

حی بنا پلٹے ہوئے اپنا سر باسیل کے کندھے سے ٹیکاتے ہوئے کہتی ہے۔

آپ ایک ہی بتا دیں۔۔۔

باسیل کہتے ہی روحی کی گردن پر اپنے لب رکھتا ہے

اور مزید اپنی باہوں میں قید کرتا ہے۔۔

آپ کو سکون نہیں ہے آپ دوبارہ سے رومینس کرنا شروع

ہو گئے ہیں۔۔۔

روحی اپنی گردن پر باسیل کے لب محسوس کرتے ہوئے

اس کی اپنا رخ موڑ کر کہتی ہے۔۔

ہائے صبر بس ایک یہ ہی کمبخت چیز مجھ سے نہیں ہوتی ہے

اور تمہیں دیکھ کر تو بلکل بھی نہیں

باسیل روحی کو بازوؤں کے نیچے سے اٹھا کر کھڑکی میں بیٹھاتے

ہوئے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

پھر 4 سال آپ کسی کریں گے۔۔؟؟

روحی باسیل کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اس کے چہرے پر اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے رکھ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

تمہیں یاد کر کے اپنی محبت کو اور اس کی شدتوں کو بڑھاؤں گا جو ملنے پر بہت بہت تکلیف دہ ہو جائے گی تمہارے لیے۔۔۔

باسیل ہنستے ہوئے روحی کے لبوں کو فوکس میں لیے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

آپ کہہ رہے ہیں پر مجھے لگ رہا ہے آپ خوش نہیں ہیں۔۔

روحی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے مایوسی سے کہتی ہے۔

کون کمبخت خوش ہوتا ہے اس وقت جب وہ جس سے پیار کرتا ہے اسے خود سے دور خود ہی بھیجتا ہے

ایسی سٹیویشن میں کوئی مرد کبھی خوش ہو ہی نہیں سکتا ہے

باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیتا ہے۔

انشاء اللہ ہمارا یہ وقت جلد گزر جائے گا اور انتظار کو پھل میٹھا ہو گا

روحی باسیل کے گلے سے لگتے ہوئے کہتی ہے۔۔

انشاء اللہ میری جان مجھے بھی امید ہے یہ دوریاں ہمیں کچھ اچھا بھی دے گی بدلے میں۔۔

باسیل ایک ہاتھ روحی جے سر پر اور دوسرا اس کی کمر پر رکھ کر اسے اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

.....

شام ہو گئی تھی روحی کی 8 بجے کی فلائٹ تھی روحی اور باسیل

دونوں گھر سے باہر ایک اچھے سے ریسٹورنٹ میں

کھانا کھا کر اور پھر یہی سے وہ لوگ ائیر پورٹ کی جانب بڑھ رہے تھے۔

دونوں پورے راستے ایک دم خاموش تھے

کوئی بات نہیں کر رہے تھے بس یہ دوسرے کی خاموشی کو محسوس

کر رہے تھے وجہ کیا تھی خاموشی یہ دونوں بہت اچھے سے

جانتے ہیں۔۔

کچھ ہی دیر میں دونوں ائیر پورٹ پر پہنچ چکے تھے

باسیل کی آج جوائننگ بھی تھی لیکن وہ آج کا دن روحی کے ساتھ

اسپینڈ کرنا چاہتا تھا اس لیے

وہ آج نہیں جاتا ہے۔۔

دونوں اس وقت ائیر پورٹ کے باہر کھڑے ہوئے روحی اندر موجود

لوگوں کی افراتفری کا عالم دیکھ رہی تھی۔۔

باسیل گاڑی سے روحی کے بیگز نکال کر اور اس کے لیے کوٹ نکال

کر اس کی طرف بڑھتا ہے۔۔

روحی۔۔؟؟ باسیل آواز دیتا ہے اور روحی فوراً سے پلٹ کر اس کی

طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

یہ لو پہنو ٹھنڈ ہو رہی ہے۔۔ باسیل کوٹ روحی کی طرف

بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی اس کے ہاتھ سے کوٹ نہیں لیتی ہے باسیل کے چہرے کو

دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

باسیل گہری سانس لیتے ہوئے روحی کی طرف بڑھتا ہے اور خود اسے

کوٹ پہنانے لگ جاتا ہے۔۔

تو جانے کا وقت ہو گیا ہے۔۔؟؟

باسیل روحی کو کوٹ پہناتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

جی ہو گیا ہے۔۔روحی اپنے آنسوؤں کو ضبط کرتے ہوئے کہتی ہے۔

اپنا خیال رکھنا۔۔روحی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

پیار سے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

آپ بھی اپنا خیال رکھنا اور مجھے زیادہ یاد مت کرنا۔۔۔

روحی نم آنکھوں سے باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھ سے وہ کہو جو میں کر سکوں یہ مجھ سے نہیں ہو گا

باسیل روحی کی نم آنکھوں پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

پر آپ کو یہ کرنا پڑے گا ورنہ گزارا مشکل ہو جائے گا۔۔

روحی کی آنکھیں پھر سے نم ہو گئیں تھیں۔۔

گزارا تو اب مشکل ہی ہے پر کیا کر سکتے ہیں محبتوں میں جدائیاں تو

سہنی ہی پڑتی ہے۔۔

باسیل اپنے آپ کو کمپوز کرنے کی کوششیں کرتے ہوئے کہتا ہے

اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔

پر وہ روحی کو رولا کر الوداع نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

آپ ایسی باتیں تو مت کریں ورنہ میں نہیں جا پاؤں گی۔۔

روحی نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں کوشش کروں گا ان 4 سالوں کو کاٹنے کی پر تم کوشش مت کرنا

جو کرنے جا رہی ہو اس پر دھیان دینا انتظار میں کر لوں گا۔۔

باسیل روحی کو گلے سے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

چلو وقت ہو گیا ہے جانے کا۔۔

باسیل روحی سے دور ہوتے ہوئے کہتا ہے۔۔

یہ لو پاسپورٹ اور کریڈٹ کارڈ اور فلیٹ کارڈ تم جیسے ہی وہاں ائیر پورٹ

پر پہنچو گی تمہیں لینے کے لیے وہاں پر لوگ آ جائیں گے

سکون سے جاؤ اور دل لگا کر پڑھائی کرو اور اپنے وعدے کو مت

بھولنا۔۔

4 سال بعد گریجویشن والے دم ہم دونوں ملے گے تم نے ساڑھی کا

وعدہ کیا تھا میری حسرت کو ادھورا مت رہنے دینا میں

شدت سے تمہیں اس لباس میں دیکھنا چاہتا ہوں۔

باسیل روحی کی گردن پر ہاتھ رکھ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں آپ کا انتظار کروں گی۔۔ روحی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

میں زیادہ نہیں کرواؤں گا جلد آ جاؤں گا۔۔

خدا حافظ۔۔۔ باسیل روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"Dastane Rooh E Basil ♥

Last Episode Part 01

By Saleha Iqbal ... 🦋

باسیل سر آنے والے ہیں سب جلدی کرو ان کا آفس جا کر صاف
کرو اور کوٹ کو بھی اندر سے بلکل صاف ستھرا کرو
جا کر گندگی نہیں ہونی چاہیے کہیں بھی۔۔
خاکہ وردی میں ملبوس عمران اسلام آباد ہائے کورٹ کی سیڑھیوں
پر کھڑے ہوئے شہادت کی انگلی اٹھائے حکمانہ لہجے میں
اپنے سامنے کھڑے ہوئے جوان لڑکوں کو کہتا ہے۔۔
پورے کورٹ کی صاف صفائی کی زمہ داری ان کی ہوتی ہے جنہیں
یہ باخوبی ادا کرتے ہیں۔۔
چلو جاؤ۔۔۔ سخت لہجے میں کہتے ہیں ان کی ایک آواز پر
سارے لڑکے فوراً سے کوٹ کے اندر بھاگ کر جاتے ہیں۔۔
اب ان رپورٹرز کو کون ہٹائے گا سر کو یہ سب نہیں پسند انہوں
نے منع کیا ہے رپورٹرز کو یہاں کھڑے رہنے سے
لیکن یہ ڈھیٹ ہڈی کسی کی نہیں سنتی ہے۔۔۔
رپورٹرز کو دیکھتے ہوئے گندے سے اور تھکے ہوئے لہجے میں
عمران خود سے کہتا ہے۔۔۔

"Dastane Rooh E Basil ♥

Last Episode Part 01

By Saleha Iqbal ...

باسیل سر آنے والے ہیں سب جلدی کرو ان کا آفس جا کر صاف
کرو اور کوٹ کو بھی اندر سے بلکل صاف ستھرا کرو
جا کر گندگی نہیں ہونی چاہیے کہیں بھی۔۔
خاکہ وردی میں ملبوس عمران اسلام آباد ہائے کورٹ کی سیڑھیوں
پر کھڑے ہوئے شہادت کی انگلی اٹھائے حکمانہ لہجے میں
اپنے سامنے کھڑے ہوئے جوان لڑکوں کو کہتا ہے۔۔
پورے کورٹ کی صاف صفائی کی زمہ داری ان کی ہوتی ہے جنہیں
یہ باخوبی ادا کرتے ہیں۔۔
چلو جاؤ۔۔۔ سخت لہجے میں کہتے ہیں ان کی ایک آواز پر
سارے لڑکے فوراً سے کوٹ کے اندر بھاگ کر جاتے ہیں۔۔
اب ان رپورٹرز کو کون ہٹائے گا سر کو یہ سب نہیں پسند انہوں
نے منع کیا ہے رپورٹرز کو یہاں کھڑے رہنے سے
لیکن یہ ڈھیٹ ہڈی کسی کی نہیں سنتی ہے۔۔۔
رپورٹرز کو دیکھتے ہوئے گندے سے اور تھکے ہوئے لہجے میں
عمران خود سے کہتا ہے۔۔۔

باسیل سر کب آئیں گے ہم کب سے ان کا انتظار کر رہے ہیں۔۔؟

ایک لیڈی رپورٹر عمران کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

سیل سر اپنے وقت پر ہی آئیں گے آپ لوگ جلدی آئیں ہیں تو انتظار کریں۔۔

تلخ لہجے میں کہتے ہوئے واپس اندر کی طرف بڑھنے لگتا ہے

اور سیدھا ہیرنگ کوٹ روم کی طرف اپنے قدم بڑھاتا ہے

اس وقت صبح کے 9 بج رہے تھے پورے کوٹ میں صاف صفائی کا

چل رہا تھا آج اسلام آباد کے کمیشنر کا کیس اس کوٹ میں لڑا جانے

والا تھا جسے باسیل کو سونپا گیا تھا

اسی کیس کے سلسلے میں سارے رپورٹرز صبح سے کوٹ

کے باہر رش لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔۔

جو کہ بڑھتے ہی جا رہے تھے کم ہونے کے بجائے

کہاں رہ گئے ہیں باسیل سر اور کمیشنر ان کو ریکارڈ کرنے کے لیے

صبح سے انتظار کر رہے ہیں۔۔

ایک رپورٹر لڑکا دوسرے لڑکوں کو تمسخر ہوئے لہجے میں

کہتا ہے۔۔

باسیل سر ابھی تک نہیں آئیں اور کمیشنر بھی کہیں باسیل سر

کا منہ بند تو نہیں کروا دیا ہے کمیشنر نے انہیں پیسے دے کر

کہیں بک تو نہیں گئے باسیل سکندر۔۔۔؟؟؟

بولتا ایک ہے اور وہ بھی دھیمے سے لیکن وہاں کھڑے ہر شخص

کو اس کی آواز سنائی دیتی ہے۔۔۔

بکواس مت کرو باسیل سر ایسے نہیں ہیں وہ سچ کی راہ پر چلنے

والے شخص ہے کتنے کم وقت میں انہوں نے کتنا کرپشن کتنا کچھ بدل

کر رکھ دیا ہے پر کتنے کمیشنر کو لائن پر لائیں ہیں وہ

انہیں کے بارے میں بکواس کی تو میں منہ توڑ دوں گی تمہارا یاد

رکھنا۔۔۔

رپورٹر لڑکی فل ٹینشن میں غصہ میں گھورتے ہوئے کہتی ہے۔۔

صحیح کہہ رہی ہے یہ ہمارے آئیڈل کے بارے میں بکواس مت کرو

نہیں کھڑا ہوا جا رہا ہے نکلو یہاں سے جاؤں یہاں سے پھر

دماغ خراب مت کرو دوسروں کا۔۔۔

ایک لڑکا اور غصہ میں دھاڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

باسیل سر آ گئے ہیں۔۔۔۔ گارڈ بلند آواز میں کہتا ہے تو اس کی آواز پر

سب لوگ پلٹ کر باسیل کی کورٹ میں انٹر ہوتے ہوئی بلیک کلر کی

لیمنڈ کروزر کی طرف اپنی اپنی نگاہ اٹھاتے ہیں۔۔

باسیل کی گاڑی کے انٹر ہونے سے سارے رپورٹرز اس کی تصویریں

لینا شروع ہو جاتے ہیں باسیل کے ہر ایک موومنٹ کو

کیپچر کرنے لگ جاتے ہیں۔۔

لڑکیوں کے چہرے پر مسکراہٹ چھا جاتی ہے باسیل کو دیکھنے

کے لیے۔

لیسنڈ کر وزر لوگوں کو دیکھتے ہوئے اپنی رفتار پہلے والی اسپیڈ سے

تھوڑی آہستہ کرتے ہوئے ان لوگوں کو کراس کرتے ہوئے سیدھا

ئے کورٹ کے سیڑھیوں کے سامنے جا رکتی ہے پر اس میں سے ابھی

تک کوئی باہر نہیں نکلتا ہے۔

سب لوگ بے چینی سے باسیل کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہے تھے۔۔

لڑکیاں اسے دیکھنے کے لیے بے تاب ہو رہی تھی

اور باسیل تھا کہ گاڑی سے باہر ہی نہیں نکل رہا تھا۔۔

باسیل کی گاڑی کو دروازے پر دیکھتے ہوئے عمران جلدی سے سیڑھیوں سے

دوڑتے ہوئے اس کی گاڑی کے پاس آتا ہے

اور باسیل کی گاڑی کا دروازہ کھولتا ہے۔۔

سر ایک سیکنڈ رہ گیا ہے آپ جائیں باہر۔۔ عمران مسکراتے ہوئے

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

سب لوگوں کا فوکس عمران اور باسیل کی بات پر تھا کہ

وہ بول کیا رہے ہیں۔۔

باسیل عمران کی بات سنتے ہوئے اپنا دائیاں پیر گاڑی سے باہر نکالتا

ہے بلیک کلر تھری پیس سوٹ پہنے ہوئے جس کی انر شرٹ

بھی بلیک کلر تھی جس کے شروع کے دو بٹن کھلے ہوئے تھے۔

باسیل اپنی بائیں کلائی میں بریسلیٹڈ گھڑی پہنے ہوئے ہاتھ کو دروازے

پر رکھ کر اپنا دائیاں پیر باہر رکھتا ہے۔

اور پھر خود مکمل طور پر گاڑی سے باہر نکلتا ہے

گاڑی کے دروازے سے ہاتھ ہٹائے وہ اپنے کوٹ کو سیٹ کرتے ہوئے

سیڑھیوں کی طرف اپنے قدم بڑھاتا ہے۔۔

باسیل کا سیڑھی پر پہلا قدم ہوتا ہے اور کورٹ میں لگی ہوئی

بڑی سے وال کلاک میں پورے 10 بجتے ہے

جس کی آواز پر سب رپورٹرز کی نظر اس دیوار پر لگی ہوئی

بڑی سی گھڑی کی طرف بڑھتی ہے۔

سر ٹائم کے پابند ہے پورے 10 بجے اپنے وقت پر ہی کورٹ میں قدم

رکھا ہے۔۔۔

لیڈی رپورٹرز باسیل کہ پشت دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل سر۔۔۔باسیل سر۔۔۔

باسیل کے کورٹ کی طرف بڑھتے ہوئے قدموں کو دیکھتے ہوئے

سب رپورٹرز باسیل کو آوازیں لگانے لگتے ہیں اور

اس کی طرف بڑھنے لگتے ہیں جب جلدی سے 15 سے 18 گارڈز

آکر باسیل کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان لوگوں کو باسیل کی

طرف بڑھنے سے روک دیتے ہیں۔۔

سر پلز ایک سوال کا جواب دیں۔ سر پلز پلززز سر۔۔۔۔

رپورٹرز کی آوازیں گونجنے لگ گئی تھی ہوا میں جتنی بلند

آوازوں سے چیختے ہوئے وہ کہہ رہے تھے۔۔

ان کی آوازوں پر باسیل کے قدم بھی رک جاتے ہیں وہ ابھی آدمی سیڑھیاں ہی چڑھا تھا کہ وہی رک کر ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے مسکراتے ہوئے وہ پلٹتا ہے۔۔

سفید گوری رنگت کر پہلے سے کئی گنا زیادہ گوری لگ رہی تھی

بالوں کو جیل سے سیٹ کیے ہوئے آنکھوں پر بلیک کلر کے گوگل لگائے ہوئے

ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے باسیل جیسے ہی پلٹتا ہے

سب رپورٹرز باسیل کو کیمرہ میں قید کرنے لگ جاتے ہیں

لگ ہی اس قدر خوبصورت اور پر کشش رہا تھا کلے رنگ کمانے کو

دوڑ رہا تھا باسیل کو

سفید رنگت پر کالا جوڑا کلین شیو چہرہ جیل سے سیٹ کیے ہوئے بال

جیب سے ہاتھ نکال کر وہ اپنے الٹے ہاتھ سے اپنی آنکھوں سے چشمے

کو ہٹائے ہوئے کالے رات جیسی گہری اور پر کشش آنکھیں جو

جو سورج کی روشنی لگنے کی وجہ سے چمک رہی تھی۔

ہائے یہ لڑکا مارے گا کبھی۔۔۔۔ رپورٹرز لڑکیاں اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر

باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

ساری رپورٹر بننے کی وجہ صرف اور صرف یہ ہینڈسم گبرو جوان

منڈا ہے۔۔۔

الطف کا کی قسمت میں ہے یہ شہزادہ۔۔۔۔

لڑکیوں کا دل ہی نہیں بھر رہا تھا باسیل کو دیکھتے ہوئے لڑکیاں تو لڑکیاں

وہاں کھڑے ہوئے لڑکوں کی کیفیت بھی کچھ ایسی ہی تھی وہ بھی باسیل

کو سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے پھر اپنے آپ کو ایک دوسرے کو

دیکھتے ہوئے ہنس رہے تھے۔۔۔

آپ سب لوگ تھوڑا اور اطمینان رکھیں کچھ ہی وقت میں کیس کی

معلومات آپ لوگوں کے ساتھ شیئر کی جائیں گی۔۔

باسیل سب لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے ہلکا سا مسکراتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

ان سب کے کھانے پینے کا انتظام کریں اور انہیں چھاؤں میں

بٹھائیں

باسیل عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے بہت ہی ادب اور

پر سکون لہجے میں۔۔

میں جانتا ہوں سوال بہت ہیں آپ لوگوں کے پاس ان سب کا جواب

آپ لوگوں کو ملے گا لیکن کیس کی سنوائی کے بعد ابھی

کچھ بھی نہیں بتایا جائے گا کیس پورے 12 بجے شروع ہو جائے گا

سب تک کچھ کھا پی کر اپنے باقی کے سوالات کو بھی اکٹھا لیں

انشاء اللہ پوری کوشش ہو گی آپ کو مایوس کر کے نا بھیجا جائے

باسیل اپنی بھاری بھرکم آواز میں تھوڑا بلند لہجے میں کہتا ہے

تاکہ اس کی آواز وہاں موجود ہر شخص کے کانوں تک با آسانی پہنچ سکے۔

باسیل کہتا ہے اور کہہ کر دوبارہ سیڑھیوں سے اوپر ہی جانب بڑھنے لگتا ہے۔۔۔

باسیل پہلے سے کئی گنا زیادہ مختلف اور کئی گنا زیادہ شاندار ہو گیا تھا۔

.....

روحی اٹھ جا یار تیرا آخری پیپر ہے آج پھر لیٹ ہو جائے گی

روحی کے سرہانے کھڑی ہوئی لائٹ بے بی بی

پنک کلر کے ٹراؤزر اور بیبی پنک کلر کی ہی شرٹ پہنے ہوئے بالوں میں بکھرا ہوا بن بنائے ہوئے شیز الگاتار روحی کو اٹھانے کی کوششیں کر رہی تھی۔۔۔

منہ تک سفید رنگ کا کمفرٹر اوڑھے ہوئے روحی گہری نیند میں سوئی پڑی تھی۔۔

روحی ٹیڈی بھی اٹھ گیا ہے اب اٹھ جا تو بھی۔۔۔

ٹیڈی۔۔۔۔۔؟؟؟؟روحی ٹیڈی کے نام پر جھٹ سے بنا آنکھیں کھولے اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔

روحی اٹھ کر بیٹھتی ہے تو شیز ااس کے چہرے سے کمفرٹر اتار کر اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگتی ہے۔۔

ٹیڈی کہاں ہے اے یہی پر تو سلایا تھا میں نے۔۔!!!

روحی اپنی آنکھیں کھول کر اپنے پاس بیڈ پر ادھر اودھر دیکھنے لگتی ہے۔

وہ ٹھیک ہے اور وہ نیچے ہے 5 منٹ کے اندر تیار ہو کر آجا نیچے

ناشتہ تیار ہے میں بھی تیار ہونے جا رہی ہوں۔۔

شیزا کہتے ہوئے اس کے کمرے سے باہر قدم نکالتی ہے۔۔

شیزا کو لندن آئے ہوئے 1 سال 5 مہینے ہو گئے تھے امریکہ سے اس کا

انسفر لندن میں ہوا تھا اسے اپنا الگ سے حکومت کی طرف سے

خوبصورت

اور عالیشان گھر ملتا ہے پر وہ وہاں نہیں رہتی یہی روحی کے ساتھ

فلیٹ میں رہتی تھی جو اسے باسیل کے خرید کر دیا تھا۔

نیڈی کس کے پاس ہے۔۔۔؟؟

روحی شیزا کو جاتے ہوئے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

اپنی دوسری ماں کے پاس۔۔۔ شیزا کمرے سے دور جاتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی اس کی بات پر ایک لمبی گہری پر سکون سی سانس

لیتے ہوئے واپس بیڈ پر لیٹ جاتی ہے اور اپنا سائیڈ ٹیبل سے ہاتھ مار

کر فون اٹھاتے ہوئے لوک اسکرین پر باسیل کی اور اپنی

تصویر دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے وہ دوبارہ آنکھ کر بیٹھ جاتی ہے۔

بس 1 ہفتہ اور پھر ہم دوبارہ ایک ساتھ ہو گے۔۔۔

روحی اسکرین پر کس کرتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر غور سے ٹائم کو

دیکھتی ہے۔

اوہ 8 بج گئے ہیں۔۔۔ روحی اسکرین پر ٹائم دیکھتے ہوئے فوراً

بیڈ سے اترتی ہے اور الماری سے اپنے کپڑے لیے وہ سیدھا واش روم

میں گھس جاتی ہے۔۔

شیزا تیار ہو کر اوپر والے فلیٹ سے نیچے والے فلیٹ میں مزے سے

ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے ناشتہ کر رہی تھی۔۔

روحی کہاں ہے۔۔؟؟؟ مہرین بریڈ کی ٹوکری ٹیبل پر رکھتے ہوئے

شیزا سے پوچھ رہی تھی۔۔

وہ آ رہی ہے رات کو تھک جو جاتی ہے اور صبح کو لیٹ اٹھنا کوئی

بڑی بات نہیں ہے۔۔

شیزا کافی کا سپ پیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

احمر آجائیں ٹیڈی کو لے کر بھول لگ رہی ہو گی اسے۔۔۔۔

مہرین بلند آواز میں پیار سے مسکراتے ہوئے بلاتی ہے۔

رین کی آواز پر 27 سالہ نوجوان ہاتھوں میں کیوٹ سا 2 سال 8 مہینے

28 دن کا بے بی گول مٹول سا بڑی بڑی گرین آنکھوں والا

بڑی بڑی پلکوں والا ننھے ننھے انڈے جیسے سفید ہاتھوں پیروں والا

روحی کا چھوٹا سا ٹیڈی مہرین سے شوہر احمر کی گود میں

کھیلتے ہوئے

دونوں ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔

کی شادی کے کچھ وقت بعد ہی مہرین کو پاکستان سے لندن اس کے

چاچو کے گھر بھیج دیا گیا تھا احمر اس کا کزن ہے جس سے

اس کی پچھلے سال ہی شادی ہوئی تھی۔۔

روحی کو اکیلے نا رہنا پڑے اس لیے باسیل اس کے لیے مہرین کے

جاچوے اس کا اوپر والا فلیٹ خرید لیتا ہے

مہرین کا لندن میں ہونے کا سن کر باسیل بے فکری سے روحی کو لندن

بھیج دیتا ہے کیونکہ یہاں ایسے لوگ تھے جو اس کا خیال رکھ

سکتے تھے اور مہرین اور روحی کی دوستی کو تو باسیل کو پہلے

سے ہی پتا تھا جب روحی اور مہرین ساتھ ہوتی ہیں تو انہیں کسی

دوسری کی ضرورت نہیں پڑتی ہے۔۔

اور پھر روحی کے بے بی نے ان کی زندگی کی باقی ساری خالی جگہ کو

خوشیاں سے بھر دیا

روحی کی جان اس کا چھوٹا سا ٹیڈی بیئر جس کے نقوش روحی

جیسے بے حد خوبصورت کوئی اس دیکھ لے تو اپنی

نظریں نا پھیر پائے اور ابھی سے انداز باپ والا جو اپنوں کے علاوہ

کسی اور کو نظر اٹھا کر دیکھنا گوارہ نہیں کرتا ہے۔

لو ٹیڈی بھی آگیا ہے ٹیڈی کی ماں کہاں رہ گئی

مہرین احمر کی گود سے عالیان کو لیے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے

احمر ایک بزنس مین ہے جو ایکسپورٹ اور امپورٹ کا کام کرتا ہے

اس کام کے سلسلے میں دوسرے ملک گئے ہوئے تھے احمر کی ماما بھی ان کے

احمر اکلوتی اولاد ہے اپنے ماں باپ کی جب سے مہرین اور احمر کی

شادی ہوئی ہے وہ لوگ دوسرے ملک چلے گئے تھے۔

اپنی کمپنی کی دوسری برانچز کو دیکھنے کے لیے

نیوزی کی ملاقاتیں ہیں۔۔ روحی دروازے کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

نیوی بلیو کلر کا تھری پیس سوٹ پہنے ہوئے جس کی انر شرٹ

وائٹ کلر کی اور اوپر کا کوٹ لونگ جو اس کے

گھٹنوں تک آرہا تھا پوری کمر تک کے بال بال ابھی آدھی کمر تک

اور بلکل اسٹریٹ کروا دیے تھے

آنکھوں میں نظر کے لیے سیم اپنی ریل آنکھوں کے کلر جیسے

سینس لگائے ہوئے کندھے پر شولڈر بیگ لٹکائے ایک ہاتھ میں فون پکڑے

ہوئے اسی پر نظریں جمائے وہ باسیل کی پرنس کانفرنس دیکھ

رہی تھی جو وہ سنوائی کے بعد کرنے والا تھا۔۔

شکریہ محترمہ کہ آپ آئیں مجھے تو کب رہا تھا کہ پیسہ دینا کا

ارادہ نہیں ہے تیرا آج۔۔؟؟

مہرین عالیان کے کال پر کس کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مہرین ہی تھی وہ واحد جو حد سے زیادہ عالیان سے محبت کرتی تھی

اس کا دل ہی نہیں چاہتا تھا کہ روحی کو اس کا بے بی واپس

لوٹا دوں۔۔

ارادہ تو بن رہا ہے میرا لیکن اس وقت کچھ اور کرنے کا

روحی فون میں پرنس کانفرنس دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

فون غصے میں بند کیے وہ زور سے ٹیبل پر پٹختے ہوئے کرسی پر

بیٹھ جاتی ہے۔۔

اور دونوں ہاتھ پھیلا کر عالیان کو اپنے پاس بلاتی ہے۔۔

ب کسی ہو گیا ہے بہن کیوں غصے میں ہے اب بس صرف ا ہفتہ رہتا ہے

شیزا مسکراتے ہوئے ٹوسٹ کھاتے ہوئے کہتی ہے۔

یار وہ بات نہیں ہے بس عجیب سی ٹینشن ہے پر خوشی بھی ہے

باسیل نے اب تک صرف ٹیڈی کو فون پر دیکھا ہے انہوں

نے اب تک وعدے کی وجہ سے ٹیڈی کو رئیل میں دیکھا

بھی نہیں ہے۔۔

روحی عالیان کا رخ اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے اسے اپنے

گلے سے لگاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں تو پھر ابھی بات ہے نا انسان کو وعدہ خلافی نہیں کرنی

چاہیے چاہے وعدہ کسی اپنے سے کیا ہو

یا کسی غیر سے ایک بار کر دیا تو کر دیا۔۔۔

احمر روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے احمر اور روحی

میں بھی کافی اچھی انڈر سٹینڈنگ ہو گئی تھی۔۔

عالیان کو اور مہرین کو دل و جان سے پیار کرتا ہے روحی کے

لیے وہ خاص کیسے نہیں ہو سکتا تھا۔۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں بھائی پہلے اس دن کا انتظار تھا اب جب

یہ دن نزدیک آ رہا ہے تو دل بے چین ہو رہا ہے۔

حی احمر سے نظریں ہٹا کر واپس مسکراتی ہوئی نظروں سے عالیان کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

انتظار یہی ہوتی ہے روحی جب تک وہ چیز یا شخص جس سے بے حد محبت ہوتی ہے وہ دور ہوتی ہے تب تک اس کے پاس جانے کی اسے پانے کی طلب چہرے پر اور دل میں خوشی کی لہر پیدا کرتی ہے۔

لیکن جب وہ وقت قریب آتا ہے تو ہر چیز دل میں خوشی کی جگہ ایک عجیب سا ڈر پیدا کرنے لگ جاتی ہے۔۔

شیز اسر جھکا کر اپنی کھانے کی پلیٹ میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی اس کی بات کا مطلب اچھے سے سمجھ رہی تھی

یقیناً شیز ا ایسا ہی ہوتا ہو گا پر ڈر کی وجہ وہاں نہیں ہوتی جہاں جس شخص کا انتظار ہم کر رہے ہوں وہ ہمارا اپنا ہی ہو

وہاں ڈر کا کام نہیں ہوتا میرا دل بے چین ایلیے نہیں ہے کہ میں ان سے پورے 4 سال بعد ملوں گی

یقیناً شدت سے اس دن اک انتظار کیا ہے میں جس سے پیار اور وہ محرم ہو تو دور رہنا کتنا مشکل ہوتا ہے اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا ہے۔

روحی گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

میر اول اس لیے بے چین ہے یہ ایک وعدے کی پاسداری کی

خاطر انہوں نے اب تک

اپنے بیٹے کو حقیقت میں دیکھا نہیں ہے یہ ان کے لیے کتنا مشکل ہے

میر اول بے چین اس لیے ہے کہ وہ جب عالیان سے ملے گے تو کیسا

محسوس کریں گے میں اس خواہش کو لیے شدت سے اس

دن کے انتظار کر رہی ہوں۔۔

روحی عالیان کو اپنی باہوں میں قید دیے ہوئے پیار سے اس کے

ماتھے پر اپنے لب رکھ دیتی ہے۔۔۔

ماما بابا آرہے ہیں۔۔؟؟

عالیان سر اٹھا کر روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے دھیرے

سے پوچھتا ہے۔۔۔

جی آپ کے بابا آرہے ہیں۔۔۔!!روحی اپنے سامنے سے ٹیبل

پر سے پلیٹ کو اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو وہ کب آرہے ہیں۔۔؟؟عالیان ایک اور سوال کرتا ہے۔

وہ ایک ہفتے بعد آرہے ہیں۔۔!!روحی اسے اپنے سامنے ٹیبل پر بٹھاتے

ہوئے کہتی ہے اور ہاتھ بڑھا کر عالیان کے لیے

سٹرابیری کی ٹوکری میں سے کیلا نکال کر عالیان کو کھلانے لگتی ہے۔

ماما بابا یہی پر رہیں گے۔۔؟؟عالیان معصوم سے چہرے کو اور معصوم

سا بناتے ہوئے پوچھتا ہے۔

کیا آپ نہیں چاہتے ہیں وہ آئیں۔۔؟؟روحی عالیان کو کیلا

کھلاتے ہوئے تعجب سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

نہیں میں چاہتا ہوں بابا آئیں لیکن ماما وہ آئیں گے تو آپ ان کو مجھ

سے زیادہ پیار کریں گی اس لیے مجھے وہ نہیں چاہیے۔۔

عالیان کی باتیں روحی کو حیران کر گئی تھی عالیان اپنے باپ کی طرح

کم بات کرنے والا شخص تھا لیکن وہ جب بھی بولتا ہے تو وہ

ایسا بولتا ہے کہ اپنے سے بڑے کی بولتی بند کروا رکھ دیتا ہے۔۔

آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے ٹیڈی ماما آپ سے کم پیار کریں گی آپ کے

بابا کے آنے کے بعد۔۔؟؟

روحی تجسس سے عالیان کے چہرے کو محبت بھری

نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

کیونکہ وہ ہینڈسم ہیں اور لڑکیوں کو ہینڈسم لڑکے پسند ہوتے ہیں

اور آپ بھی بہت خوبصورت ہیں اس لیے وہ آپ

سے پیار نا کریں یہ ناممکن ہے۔۔

عالیان روحی کے ہاتھ سے کیلا پکڑ کر خود سے کھاتے ہوئے

نظریں جھکا کر کہتا ہے۔

روحی عالیان کی بات پر حیرانگی سے گردن موڑ کر مہرین کو

دیکھنے لگتی ہے کیونکہ روحی کے یونیورسٹی ٹائم پر وہ

مہرین کے ساتھ ہی ہوتا ہے زیادہ تر۔۔

مہرین۔۔؟؟؟روحی اپنے دانت بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ماما مہرین آنٹی نے کچھ نہیں کہا ہے آپ ہو ہی اتنے پیارے کے کوئی

بھی آپ پر فدا ہو سکتا ہے

بابا تو ویسے بھی آپ کے انکل تھے وہ تو بڈھے تھے بڈھوں کو جوان لڑکیاں

پسند ہوتی ہیں۔۔۔۔

کیا۔۔؟؟؟؟عالیان کی باتوں پر روحی کو کھانسی آنا شروع ہو جاتی ہے۔

ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے ہر شخص کا قہقہہ ضبط کرنا اب

مشکل ہو گیا تھا۔۔۔

روحی پانی کے لیے ہاتھ بڑھاتی ہے تو شیزا اپنے دانت بھینچتے ہوئے

اس کے ہاتھ میں گلاس تھما دیتی ہے۔۔

روحی وہاں بیٹھے ہر شخص کے چہرے پر ہنسی دیکھتے ہوئے

غصے میں گلاس میں موجود سارا پانی پی لیتی ہے۔۔

کس نے کہا آپ سے کہ وہ بڈھے ہیں۔۔؟؟روحی گلاس ٹیبل پر پٹختے

ہوئے کہتی ہے۔۔

آپ نے۔۔!!!عالیان کیلے کا آخری پیس کھاتے ہوئے

اطمینان سے کہتا ہے۔۔

آپ ہی تو انہیں انکل کہتی ہیں۔۔۔عالیان ٹیبل سے کھسک کر اپنی

ماں کی گود میں واپس اترتا ہے

اور پھر آہستہ آہستہ اس کی گود سے نیچے فرش پر اترتا ہے۔۔

براؤن کلر کے نیپڈی بیئر والے موٹے کپڑوں میں وہ چھوٹے چھوٹے
سے قدم اٹھائے لیونگ روم کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔
وہ واقعی میں لوگوں کو لاجواب اور حیران کر دینے والے گفتگو
کرنے میں ماہر تھا۔
روحی اسے واپس لیونگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھتی ہے
اور پھر کھلے منہ کے ساتھ وہ ڈائننگ ٹیبل پر موجود باقی سب لوگوں کو
دیکھتے ہوئے حیرانگی سے اس کے پیچھے پیچھے چل پڑتی ہے۔
سب اپنے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی کو ضبط کرنے کی
کوشش کرتے ہیں۔۔
شیر کو سوا شیر واقع میں مل گیا ہے روحِ باسیل کی اولاد ہے
عام انسانوں جیسی تھوڑی نا کو سکتی ہے۔۔
جس کی ماں روحی ہو اس کی اولاد عام انسان ہو ہی نہیں سکتی ہے۔
مہرین روحی کو جاتا دیکھ کر ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔
روحی لیونگ ایریا میں پہنچتی ہے تو عالیان کو صوفے پر بیٹھے
ہوئے ہاتھ میں ویڈیو گیم کا ریموٹ پکڑے ہوئے ایک ٹی وی پر نظریں
جمائے ہوئے اس کے بنا دیکھے ریموٹ پر چلنے والے ہاتھوں کو
دیکھ کر حیرانگی سے اس کی طرف بڑھتی ہے۔
نیپڈی میں نے آپ سے کہا تھا نا آپ یہ گیم نہیں کھیلے گے چھوڑوں اسے
ملما کی بات سنو۔۔
روحی عالیان کے ہاتھ سے ریموٹ لے کر سامنے والے
ٹیبل پر رکھ کر عالیان کو اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔

جی بولیں ماما۔۔!! عالیان سر اٹھا کر کہتا ہے۔۔

ٹیڈی یار آپ بھی 2 سال اور 8 مہینے کے ہو کیوں ابھی سے بڑوں والی باتیں کر رہے ہو۔۔؟؟

روحی عالیان کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

سب کو بچپن سمجھدار ہونا چاہیے نا تب ہی تو وہ بڑے ہو کر اچھے انسان بنیں گے۔۔۔!!

عالیان بلکل پر سکون لہجے میں کہتا ہے اور اپنی نظریں ایل سی ڈی کی طرف گھما لیتا ہے۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا تمہاری ماں بچپن سے ہی بیوقوف تھی تب ہی بڑی ہو کر بھی بیوقوفوں والی حرکتیں کرتی ہے۔۔؟؟

روحی عالیان کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم میری ہی اولاد ہوں جب میں نے اپنے سامنے کسی کو بولنے نہیں دیا تم کیسے بولنے دے سکتے ہو۔۔

روحی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ٹیڈی بات سنو آپ کے بابا بڈھے نہیں ہیں وہ جوان ہیں ہینڈسم ہیں اور وہ آپ کے بابا ہیں ٹھیک ہے آپ ان سے بلکل ماما جیسا پیار کروں گے میں تو۔۔ میں صرف آپ سے پیار کرتا ہوں آپ جتنا پیار میں کیسی سے بھی نہیں کر سکتا ہوں۔۔

"Dastane Rooh E Basil ♥

Last Episode Part 02

By Saleha Iqbal ... 🦋

خیر یہ سب چھوڑو نیڈی میری بات سنو

روحی عالیان کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کے ماتھے پر

بوسہ دیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

نیڈی مجھے آنے میں تھوڑی سی دیر ہو جائے گی آپ مہرین آنٹی

کو تنگ مت کرنا۔۔

ی عالیان کے چہرے کو اپنے ایک ہاتھ سے پکڑے ہوئے پیار سے کہتی ہے۔۔

دیر کیوں ہو گی آپ کو۔؟؟

عالیان چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے پوچھتا ہے۔۔

آپ کے لیے نیو کپڑے لینے جاؤں گی آپ کے بابا آنے والے ہیں

تاہم دونوں نیو کپڑے پہنیں گے۔۔

روحی ہنستے ہوئے مسکراتے ہوئے جواب دیتی ہے۔۔

کیوں بابا کہیں کے پرنس ہیں جو ان کے آنے پر ہم نیو

کپڑے پہنیں گے۔؟؟؟

روحی کو عالیان کا رویہ کافی عجیب لگ رہا تھا وہ اپنے سے بڑے بول

بول رہا تھا۔۔

لیکن روحی اگنور کرتے ہوئے اسے پیار سے دیکھنے لگ جاتی ہے۔

عالیان روحی کی گود سے اتر کر واپس صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ

رکھ کر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ کی ماما کے پرنس ہیں۔۔!!روحی نظریں چراتے ہوئے کہتی ہے۔

تو آپ اپنے پرنس کے لیے خود ہی تیار ہو جانا مجھے

نہیں بنانا بھالو پھر سے۔۔!!!

عالیان کہہ کر صوفے سے پشت ٹیکائے منہ پھولاتے ہوئے اپنا منہ

ہی دوسری طرف موڑ لیتا ہے۔۔

بھالو تو تمہارا ابا بھی بنے گا گندی اولاد اتنے تیز کیوں ہو تم

سنتے کیوں نہیں ہو تم میری۔۔۔

روحی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے صوفے سے اٹھ کھڑی

ہوتی ہے اور اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آپ نے آج تک نانو کی نہیں سنی تو میں آپ کی کیسے سن لو ماما

آپ ہی کی اولاد ہوں میں۔۔۔

عالیان سر اٹھا کر روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے

اور کہہ کر پھر اپنا منہ موڑ لیتا ہے۔۔۔

تمہیں کیسے پتا کہ میں تمہاری نانو کی بات نہیں مانتی ہوں۔؟؟

روحی اپنی کمر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے عالیان کو

تجسس سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

روحی کو عالیان کی باتوں پر غصہ آرہا تھا وہ اپنے غصے کو ضبط کیے ہوئے

اس کی پوچھتی ہے۔

وہ میری زور سے نانو سے بات ہوتی رہتی ہے نا ماما

اور بدر ماما نے بھی بتایا تھا مجھے آپ کے بارے میں۔۔۔!!!!

عالیان کی باتوں پر روحی حیرانگی سے کھلے منہ کے ساتھ اس کی

طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

تو پھر کیا پتا چلا آپ کو۔۔؟؟ روحی عالیان کو اپنے سامنے صوفے پر

کھڑا کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔۔

یہی کہ میری ماں نے پورے گاؤں کی ناک میں دم کر رکھا تھا

نانو کو وہ سکون سے رہنے نہیں دیتی ہے کسی کی بات نہیں سنتی ہے

اپنے شوہر کو انکل بولتے ہے کام کے نام پر موت پڑ جاتی ہے اسے

سب ماما یہ ہی سب پتا چلا ہے مجھے زیادہ کچھ نہیں۔۔۔

عالیان انتہائے دھیمے لہجے میں ٹوٹے پھوٹے الفاظوں میں کہتا ہے

روحی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سب کچھ کہہ دیتا ہے۔

اللہ تعالی سزا دینی تھی مجھے میری حرکتوں کی تو پہلے دے دیتے

یہ اولاد کے روپ میں سزا دینے والا کیا کام ہے

بھئی یہ تو میرا ابھی باپ ہے۔۔

روحی کھڑکی سے باہر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے روتلوسا

منہ بناتے ہوئے دانت بھینچ کر کہتی ہے پر جلد ہی خود کو کمپوز کیے

ہوئے اپنا رخ واپس عالیان کی طرف موڑتی ہے۔۔

روحی چھوٹی سی بلیو اور وائٹ کلر کی گاڑی کی طرف نصے میں

اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

عالیان خاموشی سے صوفے سے اتر کر گاڑی کے پاس جاتا ہے

روحی اسے پیچھے سے پکڑ کر اٹھا کر گاڑی میں بٹھا دیتی ہے۔۔

بات سنو میری جان۔۔

یہ جو آپ باتیں کرتے ہو یہ آپ کے کرنے کی نہیں ہے آپ تمیز ہو سمجھدار

ہو پر یہ سب کے کہنے کی نہیں ہے۔۔

آئندہ کوئی بڑا کچھ بھی کہیں اس پر غور نہیں کرنا آپ نے ابھی

صرف کھیلنا ہے آپ 3 سال کے ہونے والے ہو

ابھی سے بڑے نہیں ہونا ہے۔۔۔

روحی گندمنوں کے بل زمین پر بیٹھتے ہوئے عالیان کے ہاتھوں کو

اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے سمجھاتی ہے۔۔۔

جواب تو دو شہزادے۔۔!!روحی ٹھوڑی سے اس کے چہرے کو پکڑ کر

پوچھتی ہے۔۔

جواباً عالیان کچھ سمجھا یا نا سمجھا ہاں میں سر ہلاتے ہوئے

گاڑی چلا کر کھیلنے لگ جاتا ہے۔۔

یا اللہ میری حفاظت کرنا اور میرے صبر کی بھی اب پتا چلا

میری ماں میرے پیچھے جوتی لے کر کیوں بھاگتی تھی۔۔

جیسی میں ویسی میری اولاد

روحی عالیان کو دیکھتے ہوئے ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے

لیونگ روم سے باہر نکلتی ہے۔۔

شیز اور مہرین ڈائننگ ٹیبل صاف کر رہی ہوتی ہیں پر روحی کے

کھانے کی پلیٹ ابھی بھی ٹیبل پر ہوتی ہے

احمر آفس جانے کے لیے اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے۔۔

روحی ناشتہ کر لو آکر بس نے کر لیا ہے۔۔

مہرین ڈائننگ ٹیبل کے پاس کھڑی ہو کر کہتی ہے۔۔

میں نہیں کر رہی ہوں میرا پیٹ بھر گیا ہے اپنی اولاد کی باتوں کو سن کر۔۔

روحی گردن موڑ کر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تیری اور باسیل بھائی کی اولاد ہے سیدھی کیسے ہو سکتی ہے۔

مہرین ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

چاہے جو بھی ہے یار وہ اپنی عمر سے بڑھ کر باتیں کرنے کے گیا ہے

برائے مہربانی اسے فون سے دور رکھو تنگ کرتا ہے یہ تمہیں

پر مہرین اسے فون سے اور ان گیمز سے دور رکھو پلیز

ب اس کی یہ سب کرنے کی صحیح عمر ہو جائے گی تو پھر میں خود

اسے سب کچھ لا کر دوں گی

ابھی نہیں ابھی 3 سال کا ہونے والا ہے ابھی نہیں پلیززز۔۔۔

روحی مایوسی سے مہرین کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ٹھیک ہے میں نہیں کروں گی فکر مت کرو اب فون سے بھی اور گیمز

سے بھی دور دور رکھوں گی اسے

مہرین کہتے ہوئے روحی کے پاس آ کھڑی ہوتی ہے۔

شکریہ یار۔۔۔روحی مہرین کے گلے سے لگتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں امی سے بات کروں گی وہ اس کے سامنے ایسی باتیں نا کیا

کریں پتا نہیں کہاں سے اتنا باتونی ہو گیا ہے

اس بدر کو بھی میں دیکھتی ہے میری اولاد کو بگاڑنے کے چکروں میں ہے۔۔

روحی فکر مت کرو وہ بچہ جو سنے گا وہی کہے گا اس میں اس کی

غلطی نہیں ہے ہم سب ہی سارا دن اس کے سامنے ایسی باتیں کریں گے

تو وہ تو دہرائے گا نا یہ باتیں ورنہ 3 سال کے بچے میں کہاں عقل

ہوتی ہے وہ خود سے کچھ بولے۔۔۔

مہرین روحی کے چہرے پر فکر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

بس یہ ہی سوچ کر ڈر لگتا ہے 3 سال کا ہے اور باتیں سنو اس کی

روحی گاڑی میں کھیلتے ہوئے حالیان کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

فکر مت کرو آئندہ احمر بھی اور میں بھی ہوتا خیال رکھیں گے

اس بات کا تم ماں ہو اس کی تمہاری فکر کی ہم قدر کرتے ہیں۔۔۔

مہرین روحی کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے

مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

سچ میں دل سے شکریہ تم اور احمر بھائی نہیں ہوتے تو میں

ثمیڈی کا دھیان کبھی سے نہیں رکھ پاتی

میں اس کے ساتھ زیادہ وقت اسپینڈ نہیں کر پاتی ہوں اس لیے مجھے

ڈر لگتا ہے کہ وہ اتنی سی عمر میں کوئی اور باتیں نا اپنے ذہن میں

بٹھا لے بات مان جاتا ہے اس لیے اس کو اچھی باتیں سیکھاؤں

دوسری ماں تم ہی ہو اس کی۔۔

روحی ہنستے ہوئے دوبارہ مہرین کے گلے لگ جاتی ہے۔۔۔

ہر چیز کا دل سے شکریہ۔۔!!روحی مہرین کو نم آنکھوں سے

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

دور کھڑی شیزا ان دونوں کو دیکھتے ہوئے اپنی کمر پر ہاتھ رکھ

لیتی ہے۔۔

اور میں کس کھاتے میں ہوں۔۔؟؟ شیزا بلند آواز میں کہتی ہے

اور دونوں کی توجہ اپنی طرف کھینچتی ہے۔۔

آجاؤ جل ککڑی۔۔روحی اور مہرین دونوں ہاتھ پھیلا کر

شیزا کو اپنی طرف بلاتے ہیں۔۔

شیزا جلدی سے آکر ان کے ساتھ ان کے گلے لگ جاتی ہے۔۔

شیزا کو لندن آئے ایک سال ہو گیا ہے لیکن ایک سال میں اس نے

اپنی دوستی روحی اور مہرین سے اتنی مضبوطی سے بنالی کہ اب تینوں کا ہی

ایک دوسرے کے بغیر گزارا نہیں ہوتا ہے۔۔

اوئے یہ کیا ہو رہا ہے۔۔؟؟احمر کوٹ پہنتے ہوئے اپنے کمرے سے باہر

نکلتے ہوئے کہتا ہے۔۔

لگے رہو لگے رہو۔۔۔احمر کہتے ہوئے ٹیڈی کے پاس جاتا ہے اور

اس کے گال اور ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے گھر سے باہر نکل جاتا ہے۔۔

چلو اپنے اپنے کام پر واپس لگو۔۔

روحی کہتی ہے اور تینوں واپس اپنی جگہ پہنچ جاتی ہیں۔۔

میں جا رہی ہوں واپسی میں تھوڑا لیٹ ہو جائے گا اس کا دھیان

رکھنا۔۔۔

باقی بدر کے بچے کو تو میں دیکھتی ہوں خود کو اول درجے کا بد تمیز

ہے میرے بچے کو بھی بد تمیز کرنے کے چکروں میں ہے۔۔

پر انشاء اللہ یہ اچھا بچہ بنے گا۔۔

پلز اسے موبائل مت دینا ابھی سے ضدی اور بد تمیز ہو گیا تا پاگل کر دے

گا یہ مجھے پھر اور امی سے بات جب یہ کرے تو امی کو بھی

تم بھی منع کر دینا میں بھی کر دوں گی۔۔

روحی عالیان کو کھیلتے ہوئے دیکھ کر مہرین سے معصومانہ

انداز میں کہتی ہے۔۔

تم ٹینشن مت لو آج کے بعد کوئی بھی اس کے سامنے کوئی الٹی سیدھی

بات نہیں کرے گا جیسے سن کر یہ بڑوں والی باتیں کرے

فکر مت کرو اور آرام سے جا کر اپنا میسج دو آج آخری پیپر ہے تمہارا

شیز ٹیبل سے فروٹ کا جگ اٹھاتے ہوئے روحی کی ٹینشن سے

بھرے ہوئے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ٹھیک کہہ رہی ہے شیز انیڈی کی ٹینشن نا لو پیپر کی ٹینشن لو

آرام سے جاؤ تم۔۔

مہرین بھی مسکراتے ہوئے روحی کی ہمت بوسٹ کرتی ہے

روحی مسکراتے ہوئے ان دونوں کی طرف دیکھتی ہے

روحی کرسی سے بیگ اور ڈائننگ ٹیبل سے اپنا فون اٹھاتے

ہوئے کہتی ہے۔

اور اٹھا کر بیگ کندھے پر ڈال کر جلدی سے دوبارہ

عالیان کے پاس جاتی ہے اور اس کے

گال پر کس کرتے ہوئے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

پیار سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں آپ کے لیے اور اچھے اچھے سے نیڈی بیئر والے اور کپڑے لے کر آؤں گی

عالیان روحی کی باتوں کو سن ضرور رہا تھا پر نظریں ادھر ادھر

جمائے ہوئے کبھی گاڑی کو دیکھنے لگ جاتا ہے تو کبھی اسے

چلا کر روحی کی بات ان سنی کرتا ہے۔۔

مجھے پتا ہے میرا گڈا آپ کو الجھن ہوتی ہے اس میں پر سردی

ہے نا میری جان سردیوں میں یہ اچھے ہوتے ہیں

آپ کو گرم رکھیں گے۔۔

ٹھیک ہے خدا حافظ ماما کی نیڈی بائے بائے روحی دوبارہ

شدت سے بھرے محبت سے چور عالیان کے گال پر کس کرتے ہوئے

سب کو بائے کرتے ہوئے وہ گھر سے باہر نکل

جاتی ہے۔۔۔

میں بھی جا رہی ہوں آج ہیر نگ ہے۔۔ شیزا بھی جلدی میں

کہتے ہوئے کرسی سے اپنا کوٹ اٹھا کر دروازے کی طرف قدم بڑھاتی ہے

سن۔۔ مہرین آواز لگاتی ہے۔۔

ڈینیل بھائی کو میرا اسلام کہنا۔۔!! مہرین ہنستے ہوئے کہتی ہے

تو جواباً شیزا اسے فلائنگ کس کرتے ہوئے دروازے سے باہر کی

طرف بڑھ جاتی ہے۔

اگر لڑکیاں تاڑنا ہو گیا ہو تو کچھ نظریں کرم مجھ پر بھی کر لیں

میں بھی آپ ہی کی ہوں۔۔۔

روحی کانوں میں بلوتھ لگائے ہوئے ہاتھ میں فون پکڑے ہوئے جس پر

س کی نظریں جمی ہوئی مسلسل باسیل کی پریس کانفرنس دیکھتے ہوئے

وہ پارکینگ ایریا کی طرف بڑھ رہی تھی جو کمرے تھوڑی دوری پر تھا۔

پیچھے سے شیزا جلد بازی میں دوڑتے ہوئے آتی ہے اور روحی سے

پلے پارکنگ ایریا میں جا کر اپنی گاڑی میں سوار ہو کر اسے اسٹارٹ

کرنے لگ جاتی ہے۔۔

روحی شیزا کو دیکھتے ہوئے ہنس پڑتی ہے۔۔

ف۔۔۔ تم۔ تو میری ہی ہو اور تا قیامت تک میری ہی رہو گی لیکن

غصے میں کیوں ہو۔۔؟؟

سیل پریس کانفرنس کو ختم کیے کیس کے بارے میں سب کو

تفصیل سے سب کچھ بیان کر کے وہ ابھی اپنے آفس کی طرف

قدم بڑھا رہا تھا۔۔

پ لڑکیاں تاڑ رہے تھے۔۔؟؟ کہتے ہوئے روحی کے قدم رک جاتے ہیں

میں تاڑ نہیں رہا ہوں میں صرف انہیں دیکھ رہا ہوں ان کی باتیں

سن رہا ہوں۔۔

باسیل اپنے آفس کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے کہتا ہے۔۔

جھوٹ مت بولیں آپ مجھے دکھائی دیتا ہے آپ کے بتیس دانت

مجھے دکھائی دیتے ہیں۔۔

روحی چیڑ کر کہتے ہوئے دوبارہ چلنے لگتی ہے اور شیزا کی گاڑی کا

جاتے ہوئے دیکھ کر وہ اے بائے بائے کرتے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف بڑھنے

لگتی ہے۔۔

دیکھ کہاں سے رہی ہو تم مجھے مجھ پر گندی نظر رکھی ہوئی

ہے تم نے شرم کرو شوہر ہوں تمہارا۔۔

باسیل اپنا فون اسپیکر پر ڈل کر ٹیبل پر رکھتا ہے اور اپنا کوٹ

اتار کر سائیڈ پر کوٹ اسٹینڈ میں لگاتے ہوئے شرارت سے بھرے ہوئے

لہجے میں کہتا ہے۔۔

ہاں رکھی ہوئی ہے میں نے گندی نظر آپ پر جب شوہر آپ جیسا

ہینڈسم ہو تو گندی نظر رکھنی پڑتی ہے۔۔

روحی کے لہجے میں بھی شرارت صاف محسوس ہو رہی تھی۔۔

ایسی باتیں مت کرو مجھے شرم آرہی ہے۔۔

باسیل کہتے ہی قہقہہ لگا کر ہنس پڑتا ہے۔۔

تو نہیں رہا ہے مجھے اس وقت پورے بے شرم لگ رہے ہیں آپ مجھے۔

روحی اپنی بلیک کلر کی بڑی گاڑی تھور میں پیسنیجر سیٹ

پر اپنا بیگ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میری نیت پر شک کر رہی ہو تم لڑکی دیکھو میں نے ایک ہی

لڑکی پر گندی نظر رکھی ہوئی ہے اور وہ صرف اور صرف میری بیوی ہے۔۔

باسیل کرسی پر بیٹھتے ہوئے فون کان سے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

چلیں ٹھیک ہے پھر کہیں اس دنیا میں میرے علاوہ جتنی بھی

لڑکیاں ہیں وہ سب آپ کی بہن ہیں۔۔

روحی گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں تو بول دوں گا لیکن تمہیں پتا ہے نا مجھ سے کسی کا دل نہیں

توڑا جاتا ہے۔۔

باسیل کرسی سے پشت ٹیکاتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل آپ بہت خراب ہو گئے ہیں ایک طرف آپ کی

اولاد جو آپ سے بھی 4 ہاتھ ہے قسم سے دونوں باپ بیٹے ایک جیسے ہو

روحی ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آخر کار میری اولاد جو ہے آسان ہونی ناجائے۔۔

باسیل فخریہ انداز میں کہتا ہے۔۔

کہاں ہو تم اس وقت۔۔؟؟ باسیل کرسی سے پشت ہٹائے سیدھا

ہو کر بیٹھتا ہے اور اپنے سامنے ٹیبل پر پڑے ہوئے

لیپ ٹاپ کو آن کرتا ہے۔۔

اس وقت تو میں گاڑی میں ہوں اور یونیورسٹی کی طرف بڑھ رہی ہوں

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے دروازے کو بند کرتے ہوئے کہتی ہے۔

اور کیا کرنے جا رہی ہو تم یونیورسٹی۔۔؟؟

باسیل لیپ ٹاپ پر ای میل چیک کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

عابر ہے پڑھائی کرنے جا رہی ہوں شاپنگ مال تو نہیں ہے وہاں پر

کہ شاپنگ کرتی پھیروں گی میں۔۔

روحی فون کو اسپیکر پر کیے فون کو اسٹینڈ میں لگاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں بس زبان اور ہاتھ چلوالو تم سے اس کے علاوہ اور کچھ آتا ہے تمہیں

باسیل کرسی سے اٹھ کر کھڑکی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اب کیا کر دیا ہے میں نے۔۔؟؟

روحی بیزاری سے اپنی سیٹ بیلٹ لگاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تمہاری یونیورسٹی سے کمپلین آرہی ہیں مجھے اپنی بیوی کو سنبھالوں

بچوں کی کمپلین آنے کی عمر میں مجھے بیوی کی کمپلین مل رہی ہیں۔

باسیل گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کس نے کمپلین کی آپ کو میری نام بتائیں ابھی جا کر سیدھا

کرتی ہوں میں اسے۔۔

روحی گاڑی اسٹارٹ کرنے کے ہاتھ بٹن پر رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

گنڈاگردی کرنے نہیں بھیجا تھا تمہیں اتنی دور انسان بننے کے

لیے بھیجا تھا کیوں گنڈی بن گئی ہو وہاں جا کر۔۔

باسیل غصے میں کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

اففوہ دو۔۔۔انکل کیوں غصہ کر رہے ہیں میں نے کیا کیا ہے۔۔؟

روحی اپنے دونوں ہاتھ اسٹیرنگ پر رکھتے ہوئے فون کو گھور

کر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ایک لڑکے کا سر پھاڑ دیا ہے تم نے اور مجھ سے پوچھ رہی ہو

میں نے کیا کیا ہے۔۔؟؟

باسیل کے لہجے میں ابھی بھی غصہ تھا۔۔

میں نے سر تو نہیں پھاڑا میں نے تو بس دھکا دیا تھا سر تو

خود ہی پھٹ گیا تھا۔۔

روحی گاڑی کو اسٹارٹ کرتے ہوئے بولی اور پارکنگ ایریا سے گاڑی

باہر نکالنے لگتی ہے۔۔

کہاں سے دیا تھا دھکا۔۔؟؟ باسیل کھڑکی میں بیٹھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

بس یہ ہی دوسری منزل سے زیادہ اونچائی سے نہیں دیا تھا۔۔

روحی گاڑی پارکنگ ایریا سے باہر نکال کر سڑک کی طرف بڑھتے ہوئے

اتہائے پرسکون لہجے میں کہتی ہے۔۔

ہاں تم۔ تو کچھ بھی نہیں کرتی ہوں مجھے فضول میں تمہاری

شکایتیں مل رہی ہیں سوچا تھا وہاں جا کر مجھ سے دور رہ کر انسان

بن جاؤ گی لیکن نہیں تم نے تو قسم کھا رکھی ہے

"میں نہیں سدھروں گی۔۔۔"

باسیل اپنے آخری الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

انکل آپ کو پتا ہے میں نے اسے دھکا کیوں دیا تھا۔۔؟؟

روحی ڈرائیونگ کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔

کیوں دیا تھا۔۔؟؟ باسیل کھڑکی سے ہٹ کر کافی مشین کی طرف

بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

وہ کہتا تھا کہ میں بنا شادی کے پریگننٹ ہوئی ہوں میرا ہسبینڈ

نہیں ہے اور جس کے ساتھ میرا رشتہ تھا وہ میری پریگننسی کا سن

کر مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔۔

روحی سنجیدگی سے سڑک کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آپ کو مجھے دور ہوئے 4 سال ہو گئے ہیں آپ اور میں اپنے وعدے کی

وجہ سے ایک دوسرے سے مل نہیں سکتے تھے۔۔

پر یہ بات تو آپ اور میں جانتے ہیں۔۔!!!

باسیل دم سادھے ہوئے ایک دم خاموش ہو کر روحی کی بات کو غور

سے سنتا ہے۔۔

میں پریگننسی میں یونیورسٹی جاتی رہی ہوں تب تو میں مجبور

اپنے فیڈی کے لیے رک نہیں لے سکتی تھی اس لیے میں نے تب سب کو

آگنور کیا لیکن اب میں مزید اگنور نہیں کر سکتی تھی۔۔

کوئی میرے شوہر کے بارے میں اور میرے بچے کے بارے میں کچھ بھی

بولے یہ میں برداشت نہیں کر سکتی ہوں۔۔

روحی کے چہرے پر مایوسی تھی وہ وقت اس کی آنکھوں کے

سامنے گھوم رہا تھا۔۔

باسیل کے چہرے پر غصہ اور تپش تھا جو اس کے ہاتھ میں

پکڑے ہوئے کافی کپ پر نکل رہا تھا۔۔۔

تب تو میں خاموش تھی لیکن الحمدللہ اب میرا فیڈی دنیا میں

آگیا ہے اب خاموش رہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے میرے

پاس اور ویسے بھی گاؤں کی گندی میں بدتمیزوں کو سیدھا

کرنا آتا ہے مجھے باسیل اس لیے آپ غصہ مت کریں۔۔

روحی کی بات پر باسیل اپنے ہاتھ اور زور دیتے ہوئے کپ اپنے

ہاتھوں میں توڑ دیتا ہے۔۔

باسیل غصہ نا کریں ناجب مجھے آپ نے سب کچھ خود ہینڈل کرنے
کے لیے اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے لیے کسی پر ڈیپینڈنٹ نا ہونے والا بنانے
کے لیے اتنی دور بھیجا ہے تو مجھے یہ سب بھی خود ہینڈل کرنے دیں۔۔
روحی کو اس کی خاموشی میں چھپا غصہ محسوس ہو رہا تھا
وہ دور جتنے مرضی تھے لیکن ایک دوسرے کی خاموشی کو با آسانی
محسوس کر سکتے ہیں۔۔
بات اور میں نے اسے دوسری منزل سے دھکا نہیں دیا ہے میں نے
صرف اسے ڈرایا تھا وہ اس کا پیر پھسل گیا تھا
اور وہ گارڈن میں گر گیا تھا اس کو زیادہ چوٹ نہیں لگی تھی
سر پر تھوڑی سی لگی تھی بس۔۔
روحی باسیل کو پر سکون کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔
باسیل خاموش کیوں ہو گئے ہیں کچھ تو بولیں نا۔۔
روحی لگاتار فون کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔
ابھی بھی اسے کوئی جواب نہیں ملتا ہے۔۔۔
سنیں۔۔؟؟؟ روحی پیار سے پکارتی ہے تو باسیل ایک لمبی گہری
سانس لیتے ہوئے ان کانچ کے ٹکڑوں پر قدم رکھتے ہوئے
اپنے خون سے تر ہاتھ کو جھٹکتے ہوئے اپنی کرسی کی طرف بڑھتا ہے
اور کرسی پر بیٹھتے ہی سامنے پڑے ٹیشو بکس میں سے
ٹیشو پیپر نکالا کر کرسی سے پشت ٹیکائے ہوئے وہ فون کندھے کی
مدد سے اسی پیار سے محبت سے چور لہجے میں جواب دیتا ہے۔۔

"Dastane Rooh E Basil ♥

Last *Episode* Last Part 05

By Saleha Iqbal ... 🦋

ف۔۔ایسا لگ رہا ہے کہ میں پہاڑ پر چڑھ رہی ہوں اتنی سیڑھیاں

ختم ہونے کا نام ہی نہیں لگ رہی ہیں۔۔۔

روحی ہاتھوں میں ساڑھی پکڑے ہوئے سیڑھیوں سے اوپر کی طرف

قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

اوووو۔۔۔ پہنچ گئی میں۔۔۔۔روحی چھت پر پہنچ کر ایک لمبی

گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

یہاں کس کا آفس ہے یہاں پر تو اندھیرا ہے۔۔۔!!!!

روحی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

سنیں۔۔۔!!! کوئی ہے یہاں پر۔۔؟؟؟

روحی بلند آواز میں نظریں دوڑاتے ہوئے کہتی ہے۔

دیکھیں بھائی صحاب اگر آپ ہیں یہاں اور کوئی کام کر رہے ہیں تو

انسان کے بندے بن کر کوئی لائٹ تو آن کر لیں اب

یا میں آپ کے لکا چھپی کھیلوں تب جا کر آپ مجھے ملیں گے۔۔!!!

روحی چھت پر گھپ اندھیرا میں ایک قدم آگے کی طرف

بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

فون بھی نہیں ہے میرے پاس تو کہاں جاؤں اور کہاں نہیں

دھر دیکھوں میں کسی کو۔۔۔!!!!

روحی اپنے ہاتھوں کو آپس میں ملتے ہوئے کہتی ہے۔

ے لگتا ہے کوئی نہیں ہے اگر ہوتا تو کوئی لائٹ تو آن تو ضرور ہوتی روحی بھاگ

لے ویسے بھی لنڈن ہے لگ بھی اتنی حسین رہی ہوں میں

ایسا نا ہو کہ کسی جن کا دل آجائے مجھ پر اور

لینے کے دینے پڑ جائیں مجھے۔۔۔

روحی کو اندھیرا دیکھتے ہوئے ڈر لگ رہا تھا

بھاگ لے روحی۔۔۔روحی کہتی ہے اور کہتے ہی پلٹ کر دوبارہ

وں کی طرف اپنے قدم بڑھاتی ہے تو ہر طرف اچانک سے رو

چھا جاتی ہے۔۔۔

اپنے اس پاس روشنی دیکھتے ہوئے روحی مزید ڈر جاتی ہے

دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھنے لگتی ہے۔۔

للہ میری حفاظت کرنا میں ایک چھوٹا سا بچہ ہے وہ میرے

بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔۔۔

روحی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے

ڈرے ہوئے لہجے میں زور سے آنکھیں میچتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اور ایک عدد شوہر بھی ہے تمہارے پاس یاد ہو تو وہ بھی تمہارے

بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔۔

چاروں طرف روشنی ہی روشنی ہوتی ہے

جہاں روحی کھڑی ہوتی ہے وہی سے ہر طرف لال گلاب کی پتیاں

زمین پر بچھی ہوئی ہوتی ہے۔۔

لائیٹوں کی مدد سے پوری چھت کو بے خوبصورتی سے سجایا

یا ہے بلیک کلر کے تھیری پیس سوٹ میں ملبوس شرٹ کے اوپر کے

دو بٹن کھولے ہوئے چھوٹے چھوٹے دبے دبے قدم اٹھائے وہ

باسیل چھت پر بنے ہوئے کمرے میں سے

ہاتھ میں لال گلاب پکڑے ہوئے اس کمرے میں سے باہر کی طرف

اپنے قدم بڑھاتا ہے۔۔

روحی سیڑھیوں کی طرف منہ کیے وہ اسی حالت میں کھڑی

ہوئی تھی باسیل کی آواز پر اس کے قدم ہلنے سے قاصر ہو چکے تھے

روحی کے دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھ رہی تھی۔۔

باسیل چند قدم کی دوری پر روحی کے پیچھے آ کھڑا ہوتا ہے اور

اسے ساڑھی میں دیکھتے ہوئے وہ بھی دھڑکتے ہوئے دل سے لمبی گہری

سانسیں لینے لگ جاتا ہے۔۔

گڑیا۔۔۔؟؟؟ باسیل ہاتھ میں گلاب لٹکائے ہوئے پیار سے محبت سے

روحی کو آواز لگاتا ہے پر روحی بڑھتی ہوئی دھڑکنوں کے ساتھ

اس کی طرف دیکھنے کے بجائے سیڑھیوں سے نیچے کی طرف

اپنے قدم بڑھانے لگتی ہے۔۔

رکو جاؤ روحی مجھے دیکھو گی نہیں۔۔؟؟ باسیل کی دھڑکنیں اتنی

تیزی سے بڑھ رہی تھیں کہ دل ابھی پسلیاں توڑ کر باہر نکلنے والا ہو جیسے

باسیل کہتے ہی روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہی ہے کہ

روحی فوراً پلٹ کر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے گہری سانسیں لیتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

ہی رک جائیں میرے پاس امر آئیں گا میں نے آپ کو سچ میں

طلاق دی آپ کا میرا ہر رشتہ ختم۔۔۔

ی باسیل کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے گہری سانسیں لیتے ہوئے

کہتی ہے اور باسیل تو اس کو دیکھتے ہی اپنی سانسیں

بھول گیا تھا۔۔۔

وہ ایک ٹی ہو بھی اسے دیکھے جا رہا تھا نا ہی اس کے قدم

رہے تھے اور نا ہی اس کی سانسیں

باسیل کی نظریں روحی کے چہرے سے ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

اور روحی کی بھی اس وقت یہی کیفیت تھی وہ

بھی چاہ کر ابھی نظریں باسیل سے نہیں ہٹا پا رہی تھی لیکن اس کے

نا آنے کا غصہ بھی تھا

جو اس وقت اس کی آنکھوں سے آنسوؤں بن کر بہہ رہے تھے۔

روحی اپنی نظریں باسیل سے ہٹائے واپس اپنا رخ موڑ کر جانے کے

لیے اپنے قدم بڑھاتی ہے۔۔

سوری۔۔۔ باسیل دھیرے سے روحی کو واپس جاتا دیکھ کر

کہتا ہے۔۔۔

باسیل کی آواز پر روحی کی آنکھوں سے آنسوؤں تیزی سے بہنا

شروع ہو جاتے ہیں۔۔

وہ اس کی آواز کو سامنے سے سننے کے لیے کب سے بے صبری سے

اس کا انتظار کر رہی تھی اب وہ سامنے ہے پر اس کی نا آنے کا غصہ

بھی وہ بھول نہیں پا رہی تھی۔۔۔

اب معافی کی کوئی گنجائش نہیں ہے سب ختم ہو گیا ہے نفرت

کرتی ہوں میں آپ سے۔۔۔

روحی روتے ہوئے اپنا سر جھکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

سوری میری جان۔۔۔باسیل روحی کی طرف ایک قدم اور

بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں معاف نہیں کروں گی آپ نے وعدہ توڑ دیا تھا آپ ایک

بار پھر نہیں آئے تھے۔۔۔

روحی اپنے ہاتھوں سے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

ایسا تو مت کرو پلز مجھے سزا دے دو لیکن یار طلاق تو مت دو مجھے۔۔

باسیل روحی کی پیٹھ کی طرف دیکھتے ہوئے

ڈھرکتے ہوئے دل سے کہتا ہے۔۔

آپ اس چیز کے ہی مستحق ہیں میں نے آج پھر آپ کا اتنا انتظار

کیا آپ آج پھر نہیں آئے۔۔۔

روحی بھی بند آنکھیں کیے بنا باسیل کو دیکھے لمبی

سانسیں لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں آئندہ نہیں کروں گا میری گڑیا اس بار معاف کر دوں مجھے

باسیل روحی کی طرف اپنا ایک ایک قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل کے لہجے میں نرمی اور ملائمت صاف ظاہر ہو رہی تھی وہ

اس وقت بس اس کے قریب جانا چاہتا تھا اسے

چھونا چاہتا تھا اپنی باہوں میں بھرنا چاہتا تھا

پر اس کی ایک چھوٹی سی غلطی پر روحی اس سے اتنا ناراض

ہو جائے گی اسے اندازہ نہیں تھا۔۔

آپ نے پچھلی بار بھی یہی کہا تھا پر آپ نے دوبارہ وہی کیا

اس بار وہ پلٹ کر اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولی

باسیل کے قدموں کو اپنی طرف آتا دیکھ کر روحی اسے دوبارہ

ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اس بار معاف کر دوں میں وعدہ کرتا ہوں آج رات ہی اپنا اپنا ہر انتظار

ختم کروں گا نا انتظار کروں گا نا کرنے دوں گا۔۔۔

باسیل روحی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بے بسی والے انداز

میں کہتا ہے۔۔

باسیل میں نہیں کروں گی معاف اس بار آپ نے وعدہ کر کے

کیسے مکر سکتے ہیں آپ نے مجھ سے پہلے 4 سال کا وعدہ کیا تھا

میں نے آپ کی بات مانی تھی اس بار بھی آپ نے مجھے یہاں آنے کا

وعدہ کیا تھا میں نے وہاں سب کے سامنے آپ کا کتنا انتظار

کیا پھر آجاتے تو دن لوگوں کی نظروں میں میرا مشکوک کردار بھی

صاف ہو جاتا پر آپ۔۔۔

روحی کہتے کہتے خاموش ہو جاتی ہے۔۔

کوئی فائدہ نہیں ہے کسی کو بھی کچھ بھی کہنے کا آپ کو۔جو

کرنا تھا وہ آپ نے کر لیا آپ مجھے کوئی امید نہیں ہے۔

ڈیورس پیپیرز مل جائیں گے آپ کو خدا حافظ۔۔۔

ی کہتے ہی پلٹ جاتی ہے اور پھر سے سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔

یار مت تڑپاؤ مجھے بس کر دو تمہیں اپنے سامنے دیکھ کر

میرا صبر کرنا مشکل ہو رہا ہے۔۔۔

باسیل کی باتیں ایک بار پھر سے روحی کے بڑھتے ہوئے قدموں کو

روک چکی تھی۔۔

آپ نے مجھے بھی ایسے ہی تڑپایا ہے اب آپ کی باری ہے

برداشت کریں آپ بھی۔۔

روحی باسیل کے چہرے کی طرف بلکل کولڈ لہجے میں کہتی تھی۔

مجھے جانا ہے میرا بیٹا انتظار کر رہا ہو گا میرا۔۔۔

روحی دوٹوک لہجے میں کہتی ہے

میں نہیں کر سکتا ہوں مزید انتظار پلز مجھے اپنے قریب آنے دو

ورنہ میں مر جاؤں گا تمہارے بغیر۔۔۔

میں نہیں آنے دوں گی میں جا رہی ہوں۔۔۔

روحی باسیل کی بات کاٹ کر بیچ میں بول پڑتی ہے اور

پہلی سیڑھی پر اترتی ہے۔۔

سوری میری گڑیا میری جان اپنے انکل کی پیاری سی شہزادی ہونا

پلززز مجھے معاف کردوں پلززز۔۔۔

باسیل کے لہجے میں اصرار تھا اس کے پاس جانے کی بے چینی

تھی جو اس کو اس کے رنگ میں دیکھتے ہوئے بڑھتی ہی جارہی تھی۔۔

روحی اپنا رخ موڑ کر اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے اپنے آنسوؤں کو ضبط کرنے

کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پلزز میری گڑیا میں آئندہ نہیں کروں گا وعدہ کرتا ہوں پلززز

مجھے خود کے پاس آنے کی اجازت دو۔۔۔

آپ۔۔۔؟؟؟روحی غصے میں کہتے ہوئے واپس ایک سیڑھی

سے اوپر آتے ہوئے اپنی شہادت کی انگلی اٹھاتے ہوئے کہہ ہی رہی تھی

کہ باسیل لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا روحی کے قریب آتا ہے

ایک ہاتھ سے اسے کمر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتا ہے دوسرے ہاتھ

سے اس کی گردن کو اپنی قید میں لیے اپنے اس کے لبوں پر جھک

کر اپنے اتنے سالوں کے انتظار کا اس کے بغیر گزارے ایک

ایک لمحہ کا شدت سے بھرپائی کرتا ہے۔۔۔

باسیل کمر سے اسے پکڑ کر مزید اپنے نزدیک کیے جارہے تھے اسے اتنا

قریب کر چکا تھا کہ روحی کی بڑھتی ہوئی دھڑکنوں کی

آواز کو اس کی اکھڑتی ہوئی سانسوں کو بآسانی سے محسوس کر رہا تھا۔۔

آنکھوں سے آنسوؤں بہہ جارہے تھے

روحی باسیل کے کندھے پر ہاتھ مار کر اسے روکنے کا کہتا ہے

لیکن باسیل اسے دور نہیں کر رہا تھا نا ہی اس کو سانس لینے کی مہلت دے رہا تھا۔

باسیل پرندے کی طرح پھڑ پھڑاتے ہوئے اس سے دور ہونے کی کوشش کرتی ہے تاکہ وہ دو پل کے لیے سکون سے سانس لے سکے۔۔

باسیل اس کی اکھڑتی ہوئی سانسوں کو سنتے ہوئے روحی کے لبوں کو آزاد کرتا ہے۔۔۔

کسی دن میرا دل اور میری سانسیں دونوں بند کر دیں گے آپ روحی گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی ابھی بھی باسیل کی باہوں میں اس کی قید میں اس کی حصار میں مبتلا تھی۔

ابھی کہاں ابھی میں نے آج رات تمہاری سانسوں کو وا کے میں بند کرنا ہے بیت انتظار کرواتی ہو تم مجھے

آج رات چاہیے غصہ ہو یا ناراض میں دور نہیں جاؤں گا آج رات میں اپنا اور تمہارا ہر انتظار ختم کروں گا

باسیل کہتے ہی روحی کو اپنی باہوں میں اٹھائے اپنے قدم واپس اسی کمرے کی طرف بڑھاتا ہے جہاں سے وہ نکلا تھا۔۔

باسیل نہیں میں ناراض ہوں آپ سے اتاریں مجھے نیچے

روحی اپنے آپ کو اس کی باہوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آج رات میں ہر ناراضگی کو ختم کروں گا تمہاری اور اپنی غلطی کی معافی بھی مانگوں گا میں تم سے۔۔۔

باسیل روحی کو کمرے کے اندر لے جاتے ہوئے پیروں سے دروازے کو بند کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل نہیں میرے ساتھ کچھ بھی الٹا سیدھا مت کرنا عالیان نیچے میرا انتظار کر رہا ہے مجھے اس کے پاس جانا ہے ورنہ وہ رونے لگ جائے گا۔۔۔

روحی باسیل کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کے حصار سے نکلنے کے لیے بہانے بنانے کی کوشش کرتی ہے۔۔

فکر مت کرو ہمارا بیٹا آج رات تمہارے بغیر سکون کی نیند سوئے گا آج رات تم اس کے ساتھ نہیں اس کے بابا کے ساتھ رہنے والی ہو وہ ایک دن کی دوری تو اس سے برداشت کر ہی سکتا ہے

باسیل روحی کو مزید باہوں میں اٹھائے روحی جے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے شرارت لہجے میں کہتا ہے۔

جی نہیں میں اپنے بیٹے کے بنا نہیں رہ سکتی ہوں اور میں آپ سے ناراض ہوں میں نے معاف نہیں کیا ہے آپ کو چھوڑیں مجھے ابھی اور اسی وقت

روحی اس کی بازوؤں سے آزاد ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل میرا بیٹا ٹھنڈ میں کھڑا ہوا ہے وہ بیمار ہو جائے گا۔۔۔

بیمار اب کی بار تھوڑا غصہ میں کہتی ہے۔۔

اول تو وہ صرف تمہارا نہیں میرا بھی ہے تم اکیلی اسے دنیا میں نہیں لائی ہو اس کو دنیا میں لانے کے لیے میں نے بھی اپنی نیندیں برباد کی تھیں۔۔۔

اور دوسری بات وہ اس وقت نیچے نہیں ہے وہ پر سکون سی گہری نیند

میں اپنے گھر میں اپنی آنٹیوں کے پاس سویا ہوا ہے۔

دنیا میں بے شرم تو میں نے بہت دیکھیں ہیں لیکن آپ قسم سے

سب سے زیادہ بے شرم ہیں۔۔۔

روحی باسیل کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی بول پڑتی ہے اور بولتے

بولتے حیران کن نظروں سے جیسے ہی وہ باسیل سے نظریں

ہٹاتی ہے اور کمرے کی طرف دیکھتے ہے پورا کمرہ پھولوں سے سجا

ہوا ہر طرف لال گلاب اور خوبصورت سی موم بتیوں کے ساتھ

پورے کمرے کو سجایا گیا تھا۔

روح حیرانگی سے دیکھ رہی تھی لیکن اس کی آنکھوں میں وہ سب

دیکھ کر چمک چھا گئی تھی جو اس کے لبوں پر کفل لگا چکی تھی۔

ابھی تو بے شرم ہونے کے لیے پوری رات باقی ہے میری جان ابھی تمہیں

میں بے شرمی دیکھاؤں گا اپنا۔۔

باسیل کہتے ہی روحی کو پھولوں سے سجی ہوئی سیج کی طرف

لے جاتا ہے اسے بیڈ پر لیٹاتے ہی باسیل پہلے اپنا کوٹ پھر

اپنی شرٹ کے بٹنوں کو کھولنے لگتا ہے۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔؟؟ روحی حیرانگی سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

وہی جو میں نے کہا تھا اور جس کا وعدہ تم نے مجھ سے ہمارے

دوبارہ ملنے پر تمہیں مجھے جو دینا پڑے گا۔۔۔

مجھے کوئی وعدہ نہیں پتا ہے جب آپ نے اپنا وعدہ نہیں نبھایا

ہے تو پھر میں کیوں اپنا وعدہ پورا کروں۔۔۔

روحی کہتے ہوئے بیڈ سے اترتی ہے اور غصہ میں دروازے کی طرف

قدموں کو بڑھانے لگتی ہے پر ساتھ ساتھ منماتی جاتی ہے۔۔

روحی باسیل کو کراس کرتی ہی ہے کہ باسیل اپنی شرٹ کے آخری بٹن

پر ہاتھ رکھے ہوئے دوسرے ہاتھ سے روحی کی ساڑھی کا پلو

پکڑ لیتا ہے۔۔

باسیل جیسے ہی ساڑھی کو پکڑتا ہے روحی کے دل کی دھڑکنیں

ایک بار پھر سے تیزی سے بڑھنے لگتی ہیں۔۔۔

میں نے ایک وعدہ توڑا تاکہ میں اور کچھ اچھے سے کر سکوں

ہماری ملاقات کو یادگار بنا سکوں تم اپنا وعدہ کیوں توڑ رہی ہو۔۔؟؟

باسیل آخری بٹن کو کھولتے ہوئے روحی کی ساڑھی کو اپنے

ہاتھوں میں لپیٹتے ہوئے روحی کی طرف چھوٹے چھوٹے

قدم بڑھاتا ہے۔۔

۔۔ب۔باسیل بات مت پلٹیں آپ نے جو کیا تھا وہ غلط تھا اب آپ

اپنی غلطی کو صحیح ثابت نہیں کر سکتے ہیں۔۔۔

روحی بنا پلٹے اپنے ہاتھوں میں ساڑھی کو پکڑے ہوئے کہتی ہے۔

میں اپنی جان سے جھوٹ نہیں بولتا ہوں میں نے جو بھی کہا

ہر ایک لفظ سچ ہے یہاں کی سجاوٹ میری بات کا ثبوت ہے۔

باسیل روحی کے قریب آئے اس کی کمر سے اس کے بال ہٹاتے ہوئے

دوسرے ہاتھ سے اس کے کندھے میں لگی ہوئی ساڑھی کی ہن کو

کھولتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل کا ایک ایک رد عمل روحی کے دل میں ایک عجیب سی لہر

پیدا کر رہی تھی۔۔۔

باسیل اس کے کندھے سے ساڑھی کہ پن ہٹائے دور زمین پر پھینکتا ہے

اور روحی کے پلو کو اپنے ہاتھ میں رول کرتے ہوئے

وہ جھٹکے سے اس کا رخ اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔۔۔

باسیل آپ۔۔۔روحی کہنے ہی کھیل تھی کہ باسیل اس کی کمر پر

جو ساڑھی کی مدد سے چھپی ہوئی تھی اب اس پر ساڑھی کا پلو ہٹائے وہاں باسیل

اپنی انگلیاں رکھ چکا تھا۔

روحی اپنی کمر پر اس کے ہاتھوں کو محسوس کرتے ہوئے

خود ہی بولتے بولتے خاموش ہو جاتی ہے اور گہری گہری سانسیں

لینے لگ جاتی ہے۔۔۔

باسیل م۔۔مت۔۔۔ک۔۔کر۔۔کریں۔۔۔

روحی لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہہ ہی رہی تھی کہ باسیل اس کے

لبوں پر ایک بار پھر جھک کر

اس کے الفاظوں کو اس کی ہچکچاہٹ کو وہی اس پل پر میں

روک دیتا ہے۔۔۔

روحی کو باسیل کی قربت پر سکون مل رہا تھا باسیل کا ایک ایک

شدت سے بھرا ہوا لمس روحی کو اب ان کے پھر سے

ایک ہونے کی گواہی دے رہا تھا۔

انتظار تو ختم ہو گیا تھا لیکن اس انتظار میں بڑھتی ہوئی شدتوں

کا آج رات وہ ان کا پورا پورا حساب لینے کا ارادہ بنا چکا تھا۔۔

باسیل روحی کے لبوں پر شدت سے جھکے ہوئے اس کی گردن اور کمر

پر ہاتھ رکھے ہوئے اپنے قدموں کو بیڈ کی طرف بڑھاتا ہے

اور روحی کو بیڈ پر لیٹاتے ہی وہ دو پل کے لیے اس کے لبوں کو

آزاد کرتا ہے اور اپنی شرٹ اتار کر دور زمین پر پھینکتا ہے زمین پر پھینکتے ہی

وہ دوبارہ سے روحی کے لبوں پر جھکتے ہوئے اس کی گردن پر

شدت سے بھری لب رکھنے لگتا ہے۔۔

.....

صبح کے 9 بج رہے تھے باسیل اٹھ کر کمرے سے باہر بھر پر کھڑا ہوا

اپنے فون پر کسی سے کام کی بات کر رہا تھا۔

جبکہ روحی اندر اسی کی شرٹ میں ملبوس گہری نیند میں سوئی

پڑی تھی۔۔۔

باسیل کال بند کرتے ہی واپس اندر کمرے کی طرف اپنے قدم بڑھاتا

ہے اور آکر فون سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے روحی ہے

سرہانے آبیٹھتا ہے۔۔

گڑیا۔۔!!! باسیل محبت سے چور لہجے میں روحی کے بالوں میں

ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔۔

اٹھ جاؤ شہزادی ہمارا شہزادہ بھی گھر پر ہمارا انتظار کر رہا ہے۔۔

باسیل کے ایک بار اٹھانے پر ہی روحی انگڑائیاں لیتے ہوئے

اٹھ جاتی ہے۔۔

ی الحمد للہ مجھے میرا بیٹا اس دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ہے

روحی باسیل کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس سے دور

ہوتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مطلب میرا بیٹا ہی میرا کو پیٹیٹر ہے اب۔۔؟؟؟

باسیل روحی کو دور جاتے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

یں تو۔۔ ایسا نہیں ہے آپ آپ ہیں پر میرا ٹیڈی بیئر بہت اہم

ہے میرے لیے۔۔۔

روحی کے چہرے پر ممتا بھری مسکراہٹ اپنی جگہ ہیں

بھیر لیتی ہیں روحی بیڈ سے اتر کر صوفے کی طرف قدم بڑھاتی ہے

اور اپنی ساڑھی کو اکٹھی کیے اٹھانے لگتی ہے۔۔۔

باسیل منہ پھلائے ہوئے لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے الماری کی

رف جاتا ہے اور الماری سے ایک بیگ نکال کر روحی کو لا کر دیتا ہے

پر منہ پر صبح صبح 12 بجے ہوئے تھے۔۔

یہ لو۔۔۔!!! باسیل منہ پھلائے ہوئے کہتا ہے۔۔

یہ کیا ہے۔۔؟؟ روحی بیگ کو دیکھتے ہوئے سوال کرتی ہے۔

تمہارے لیے کپڑے ہیں یہ پہن لو گھنٹہ لگا دوں گی ساڑھی پہننے

میں اور میں نہیں چاہتا ہوں کہ تمہیں میرے علاوہ کوئی اور

ساڑھی میں دیکھے پہلے ہی میرا دل توڑ دیا ہے تم نے صبح صبح

اب یہ پہن لو زیادہ نا توڑو میرا دل۔۔۔

گڈ مارننگ وائفی۔۔باسیل روحی جے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی اپنی آنکھیں کھولتے ہی باسیل کا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھ

فوراً سے اٹھ کر اسی کی شرٹ میں ملبوس باسیل کی گود میں بیٹھتے ہوئے

اس کے گلے سے لگ جاتی ہے۔۔

گڈ مارننگ میاں جی۔۔۔!!!روحی باسیل کی گردن پر

اپنے لب رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کیا ٹائم ہو رہا ہے۔۔؟؟روحی اس کی گردن سے اپنا چہرہ

ہٹائے باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

ایک سیکنڈ ابھی بتاتا ہوں۔۔باسیل کہتے ہی گردن موڑ کر

ٹیبل پر پڑے ہوئے فون میں ٹائم دیکھنے لگتا ہے۔۔

9:13منٹ ہو رہے ہیں۔۔باسیل اطمینان سے کہتا ہے۔۔

کیا۔۔۔؟؟دردروحی حیرانگی سے کہتی ہے۔۔

میرا ٹیڈی وہ پوری رات اکیلا سویا ہوا تھا سو رہا ہو گا مجھے

اس کے پاس جانا ہے۔۔

روحی بے حد فکر مندی سے کہتی ہے۔۔

باسیل آپ کی وجہ سے مجھے اپنے ٹیڈی کے بغیر سونا پڑا تھا

بیچارہ میرا بچہ۔۔۔روحی رو تلوسی شکل بنا کر کہتی ہے۔۔

بیٹے کے ساتھ سونا شوہر سے زیادہ ضروری ہے تمہارے لیے۔۔۔؟

باسیل حیرانگی سے پوچھتا ہے۔۔

باسیل نظریں جھکائے معصومانہ انداز میں کہتا ہے

سیل کا منہ دیکھتے دیکھتے روحی کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر جاتی ہے۔

باسیل آپ کو کیوں ایسے روٹھ جاتے ہیں مجھ سے چھوٹے بچے ہیں کیا

اب تو آپ ایک بچے کے بابا بن گئے ہیں

آپ اب بھی آپ ایسے ہیں۔۔۔!!!

وحی باسیل کے ہاتھ سے شاپنگ بیگ لیے اس کے چہرے کی طرف

دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں تو تم میری بیوی ہو اور کل رات کو اتنے دنوں بعد مجھے

واپس ملی تھی میں اسے کیسے خود سے دور

جانے سے دے سکتا تھا۔۔

باسیل روحی کے قریب آئے اس کی گردن میں اپنا منہ

چھپاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل۔۔۔؟؟ روحی شاپنگ بیگ صوفے پر پر رکھے ہوئے

ایک ہاتھ باسیل کی گردن پر اور دوسرا ہاتھ باسیل کی کمر پر رکھ کر

اسے سہلانے لگتی ہے۔

کیا ہم تھوڑی دیر ایسے رہ سکتے ہیں۔۔؟؟

باسیل اس کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے معصومانہ انداز

میں پوچھتا ہے۔۔۔

جی میری جان ہم رہ سکتے ہیں مگر ہمارا بے بی بھی تو ہمارا

منتظر ہے وہ بھی آپ سے ملنا چاہتا ہے۔۔

روحی واش روم سے نکلی حیرانگی سے باسیل کی طرف دیکھنے

لگتی ہے کیونکہ اس نے بلکل اسی کی طرح کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

باسیل بھی روحی کو دیکھتے ہی مسکرانے لگتا ہے۔

روحی ہنستے ہوئے وہی شاپنگ بیگ اٹھائے باسیل کی طرف بڑھتی ہے

جس میں اس کے اور باسیل کے پہلے والے کپڑے موجود تھے۔

روحی بھی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوئی تھی کہ باسیل اس

کے بالوں میں خود ہی برش پھیرنے لگتا ہے اور

مزے سے لگاتار پھیرتا ہی رہتا ہے۔۔

باسیل مجھے تنگ کرنا بند کریں گے آپ مجھے تیار ہونے دیں

میرا ٹیڈی انتظار کر رہا ہو گا میرا۔۔!!!

روحی ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

میں تمہیں تنگ تو نہیں کر رہا ہوں تم اپنا کام کرو میں اپنا کام کر رہا ہوں۔۔

باسیل روحی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ میرے بالوں سے ایسے ہی کھیلتے رہیں گے تو میں کیسے تیار

ہونگی۔۔۔

روحی پلٹ کر باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

میری گڑیا کو تیار ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ سادھی ہی

پیاری لگتی ہے۔

باسیل روحی کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

"Dastane Rooh E Basil ♥

Last Episode Last Part 06

By Saleha Iqbal ... 🦋

ہاں وہ میں آپ کو لگتی ہوں نا پر میرے ٹیڈی کو میں تیار

اچھی لگتی ہوں تو میں اس کے لیے تیار ہو نگی۔۔۔

روحی واپس اپنا رخ موڑتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

تم میرے ساتھ دھوکا کر رہی ہو اندازہ ہے تمہیں اس بات کا۔۔؟؟

سیل شیشے میں اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے ناراضگی میں کہتا ہے۔

کیسا دھوکا کیا میں نے آپ کے ساتھ۔۔؟؟؟

روحی واپس باسیل کی طرف پلٹتی ہے۔۔

تم نے کہا تھا کہ ہم دونوں کے درمیان تیسرا شخص کبھی بھی نہیں

آسکتا ہے تم میرے لیے نہیں میرے ٹیڈی کے لیے تیار ہو رہی ہو

دل توڑ دیا ہے میں نے تم نے۔۔۔!!!

باسیل ناراض لہجے میں کہتے ہوئے روحی سے دور ہو کر دوبارہ الماری

کی طرف بڑھتا ہے اور اس میں سے اپنے شوز

لیے وہ بیڈ پر بیٹھ کر پہننے لگ جاتا ہے۔۔

روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے اس کے پاس جاتے ہوئے کہتی ہے۔

لیکن وہ ٹیڈی بھی تو ہمارا ہی ہے نا۔۔۔

وہ ہمارا بے بی ہے اس لیے ہی تو مجھے ٹینشن ہو رہی ہے۔

میں نے اسے۔ آپ تک صرف فون پر ہی دیکھا ہے اسے حقیقت میں

نہیں دیکھا ہے۔۔

باسیل شوز پہنتے ہوئے نظریں روحی پر ٹیکاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل اس میں ٹینشن لینے والی کیا بات ہے آپ اسے ہر روز دیکھتے ہیں

وہ پہنچانتا ہے آپ کو۔۔

روحی باسیل کے سامنے کھڑی ہو کر کہتی ہے۔۔

وہ پکا پہنچانتا ہے مجھے۔۔؟؟ باسیل روحی کے سامنے کھڑے ہوتے

ہوئے پوچھتا ہے۔۔۔

جی بلکل وہ اپنے بابا کو اچھے سے جانتا ہے۔۔

روحی واپس باسیل کو بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے باسیل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں

میں پکڑے ہوئے پیار سے اسے بتاتی ہے۔۔

اگر وہ میرے پاس نا آیا تو پھر۔۔؟؟

باسیل کو۔ اس وقت واقع میں بہت زیادہ ٹینشن ہو رہی تھی

اتنا اس نے کبھی کسی ملک کے بڑی سے بڑی پوسٹ کے آفیسر کے

کیس اسٹڈی کرتے ہوئے نہیں سوچا جتنا وہ

اپنے بیٹے سے ملاقات کرنے کے بارے میں اسے دیکھنے کے بارے میں

سوچ رہا تھا۔۔۔

میری بات سنیں آپ کنفیوز مت ہوئے نا ہمارا بے بی ہے اور ہے بھی

بلکل آپ کی طرح ٹینشن والی کوئی بات نہیں ہے۔

بے ٹینشن نا لیں وہ آپ کو بہت اچھے سے جانتا ہے وہ بہت سمجھدار بچہ ہے

وہ اپنی پوری فیملی کو ان لائن دیکھ کر ہی اچھے سے پہچان گیا ہے

اور سچ کہوں نا عالیان بلکل آپ کی طرح ہے دیکھنے میں سڑو لیکن

اپنے من پسند شخص کا دیوانہ ٹائپ۔۔

روحی باسیل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے

کہتی ہے اس کی ٹینشن گھبراہٹ کو کم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

وہ میرا ہے اور اوپر سے میرے جیسا ہی ہے تو ٹینشن کیسے نا لو میں

اور جب سے وہ پیدا ہوا ہے میں نے اسے صرف فون پر دیکھا ہے

اب یہ ابا والی فیلنگ مجھے بے چین کر رہی ہے۔۔۔

باسیل روحی کو پیٹ سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہاں ٹینشن والی بات تو ہے۔۔!!روحی باسیل کے لبوں پر اپنے لب

رکھ کر ایک چھوٹی سی شرارت کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ایسی حرکتیں مت کرو میرے اندر اس سے بڑھ کر کچھ کرنے کی

خواہش ہونے لگتی ہے۔۔

کچھ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کل رات ہو گیا جو ہونا تھا

کل آپ کے ہاتھ لگ گئی تھی میں لیکن اب نہیں اب اپنے بیٹے کو اکیلا

نہیں چھوڑ سکتی ہوں میں۔۔۔

روحی باسیل سے دور ہوتے ہوئے اپنی سینڈل پہن کر

اپنے بالوں کو سیٹ کرتے ہوئے صوفے سے شاپنگ بیگ اٹھا کر

باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اب سمجھ آرہا ہے مجھے شادی کے شوہر بچوں کے سونے کا انتظار کیوں

کرتے ہیں۔۔۔!!!

سیل کے لہجے میں شرارت تھی جو اس کے چہرے پر مسکراہٹ بن کر

بکھیر رہی تھی۔۔

ہاں اب سمجھ گئے نا اب آپ بھی انتظار کرنا ہر دن اور ہر رات کو

چلیں اب۔۔۔ روحی کے لہجے میں خوشی صاف دیکھائی دے رہی تھی۔

چلو بیغم۔۔۔!!! باسیل روحی کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

روحی باسیل کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے جھٹ سے اس کے ہاتھ

میں اپنا ہاتھ رکھ دیتی ہے

روحی باسیل دونوں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے کمرے سے باہر نکل جاتے

ہیں اور سیڑھیوں سے اترتے ہوئے باسیل

کے ساتھ اس کی گاڑی میں بیٹھ کر سیدھا اپنی منزل کی

طرف بڑھتے ہیں۔۔

باسیل آپ کدھر جا رہے ہیں یہ راستہ گھر کا تو نہیں ہے۔۔!!!

روحی ادھر اُدھر سڑک کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ہم اپنی کہانی کے اختتام کی طرف جا رہے ہیں میری جان

باسیل سڑک پر ٹرن کاٹتے ہوئے کہتا ہے۔۔

وہ تو مجھے پتا ہے پر ہم ابھی کہاں جا رہے ہیں گھر کا راستہ تو نہیں ہے یہ

روحی فکر مندی سے ایک اور سوال کرتی ہے۔۔

ڈرو مت میری جان تمہیں اگوا نہیں کر رہا ہوں۔۔۔!!

باسیل روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے

اور ایک اور خوبصورت سے بہت سے سفید کلر کے

گھر کی طرف اپنی گاڑی گھوماتا ہے۔۔۔

روحی حیران کن نظروں سے ادھر اودھر دیکھنے لگتی ہے۔

سیل ہم گھر چلتے ہیں نا عالیان کو میں اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتی ہوں پلززز نا

روحی کو ٹینشن ہو گئی تھی وہ مزید عالیان سے دور نہیں

رہنا چاہتی تھی۔۔

باسیل روحی کے حیران چہرہ کو دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا

اور گاڑی کو پارکنگ میں پارک کیے وہ اپنی طرف سے باہر نکلتا

ہے اور روحی ہی سائیڈ پر جا کر اس کی گاڑی کا دروازہ کھولتا ہے۔

چلو آجاؤ باہر۔۔!!

باسیل روحی کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل ہم کہاں آئیں ہیں مجھے ٹیڈی کے پاس جانا ہے وہ رو رہا ہو گا

روحی کو عالیان کی فکر ستائے جا رہی تھی وہ

تھی تو باسیل کے ساتھ لیکن اس کے دل دماغ میں بس عالیان

ہی گھوم رہا تھا۔۔

ارے آجاؤں نا باہر۔۔۔!! باسیل روحی کو ہاتھ پکڑ کر اسے

خود گاڑی سے باہر نکالتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی گاڑی سے باہر نکلتی ہے تو باسیل دروازے کو۔ بند کیے روحی کے ہاتھ کو

اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے وہ گھر کی طرف اپنے

قدم بڑھاتا ہے۔۔

جی امی۔۔۔!!!روحی اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے اپنی ماں سے دور ہوتی ہے

اور عالیان کو چپ کروانے لگتی ہے۔۔

روحی عالیان کو چپ کروا کر ایک ایک کر کے سب سے ملتی ہے

عالیان پہلے ہی سب سے مل چکا تھا سوائے باسیل کے

وہ وہی پر دور کھڑا ہوا اس کو دیکھ رہا تھا۔۔

روحی سب سے مل کر اور ملوا کر عالیان کو باسیل کی طرف لاتی ہے۔

لے لیں۔۔روحی مسکراتے ہوئے کہتی ہے تو باسیل دھڑکتے ہوئے دل سے

روحی اور عالیان کو دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔۔

آئے گا یہ میرے پاس۔۔؟؟باسیل بوکھلاتے ہوئے کہتا ہے۔

کیوں نہیں آئے گا یہ آپ کا بے بی ہے۔۔!!

روحی عالیان کو باسیل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل دھڑکتے ہوئے دل سے عالیان کو لینے کے لیے اس کی طرف اپنے

ہاتھ بڑھاتا ہے۔۔

عالیان جھٹ سے باسیل کی طرف لپکتا ہے اور اس کے گلے

سے لگ جاتا ہے۔۔۔

باسیل عالیان کو باہوں میں بھر کر دل میں خوشی کی لہر

پیدا ہوتی ہے جو اس کے چہرے پر اور اس کی آنکھوں میں صاف دیکھائی

دیتا ہے۔۔۔

عالیان باسیل کے گلے سے کے جاتا ہے اور دور ہونے کا نام ہی

نہیں لیتا ہے روحی اسی بلاتی رہتی ہے پر عالیان باسیل کی گود سے

اترنے کا نام ہی نہیں لیتا ہے۔۔

بے بی ماما کے ٹیڈی ہونا آپ ماما کے پاس بھی آجاؤں آپ

نے بھی کل سے آپ کو پیار نہیں کیا ہے آجاؤ میرے پاس اب واپس

روحی باہیں پھیلائے کر عالیان کو کو اپنی طرف

متوجہ کرتی ہے۔۔

بابا۔۔۔ عالیان بابا کہتے ہوئے باسیل کے لپٹ جاتا ہے۔۔

واہ بابا کے آنے کے بعد میری تو کوئی ویلیو ہی نہیں رہی میں بھی اپنے

بابا کے پاس جارہی ہوں نہیں آؤں گی میں

بھی آپ کے پاس گندے بچے۔۔۔

روحی گندا سا منہ بنا کر کہتے ہوئے فیروز صاحب کی طرف

بڑھتی ہے اور جا کر اپنے بابا کے بازو کو پکڑ کر

ان کے کندھے پر اپنا سر رکھ لیتی ہے۔۔

ویسے تمہیں برا نہیں لگنا چاہیے بیغم تم نے مجھ سے پہلے ہی میرا

بچہ اتنے سال دور رکھا ہے اب اسے پتا چل گیا ہے

اس کا باپ کتنا ہینڈسم ہے اس لیے وہ مجھ سے دور نہیں ہونا چاہتا ہے۔

روز روز اپنی ماں کی شکل دیکھ کر وہ تھک گیا ہے اب

باسیل عالیان کو گود میں اٹھاتے ہوئے سب گھر والوں کی طرف اپنے

قدم بڑھاتا ہے۔۔

ہینڈسم۔۔؟؟ کس کی بات کر رہے ہیں آپ۔۔؟؟

روحی باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے شرارتی لہجے میں کہتی ہے۔

باسیل اس کی بات کا جواب نہیں دیتا ہے۔۔

باسیل جواباً ہنس دیتا ہے۔۔

روحی باسیل کی ہنسی سمجھ جاتی ہے اور خود بھی بامشکل سے

اپنی ہنسی کو ضبط کرنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

بدر اور آئمہ کیسے ہیں اور ان کی بے بی تائی امی۔۔؟؟

روحی اپنی توجہ باسیل سے ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

وہ ٹھیک ہے اور آئمہ پھر سے پریگننٹ ہے۔۔!!!

ہیرا ینم سب کو آج ہی یہ خوشخبری سناتی ہے۔۔۔

ہیرا ینم کی بات پر باسیل چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے روحی کی طرف دیکھنے

لگ جاتا ہے۔۔

عالیان کو اپنے سینے سے لگائے وہ روحی کو بڑے غور سے

دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔

مبارک ہو آپ کو تائی امی۔!!!روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

تمہیں بھی مبارک ہو گڑیا۔۔!!!ہیرا ینم مسکراتے ہوئے روحی کو

دیکھتے ہوئے جواب دیتے ہیں۔۔

باسیل اب ہمیں بھی ہمارے پوتے اور نواسے کو دے دو ہم بھی ترس

گئے ہیں اسے اپنی باہوں میں بھرنے کے لیے۔۔۔

ہیرا ینم باسیل کے سینے سے لپٹے ہوئے عالیان کو مسکراتے ہوئی

نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

جی جی ضرور لے لیں آپ بھی آپ کا پوتا ہی ہے یہ۔۔۔

باسیل ہنستے ہوئے اٹھتا ہے اور عالیان کو ہیرا ینم کی گود میں دیتا ہے۔

اور خود باسیل دوبارہ صوفے پر جا بیٹھتا ہے۔۔۔

.....

رات ہو گئی تھی سب رات کا کھانا کھا کر دوبارہ عالیان کے ساتھ مل کر بدر اور آئمہ کے ساتھ ویڈیو کال پر بات کر رہے ہوتے ہیں عالیان روحی کی گود میں بیٹھے ہوئے بدر کے ساتھ بات کر رہا ہوتا ہے بدر پولیس فورس جوائن کرنے والا تھا پر جب اس کی جوائننگ کا وقت آگیا تھا اس نے انکار کر دیا تھا

اب وہ بھی فیروز صاحب کے ساتھ گاؤں کو سنبھالتا ہے ایک نہیں 4 گاؤں کی زمہ داریاں اب ان کے کندھوں پر آگئی تھی بدر آئمہ کی ایک کیوٹ سی بے بی تھی جو عالیان سے 1 مہینہ چھوٹی تھی صرف وہ بھی اپنے ماں باپ کی طرح بے حد خوبصورت اور ماں کی طرح انتہائی نازک سی تھی۔

وہ ننھی سی پری اور روحی کا چھوٹا سا

ٹیڈی سب کو اتنا ہی عزیز تھا جتنا روحی اور بدر سب کو وہ ان کی ہی کاپی لگتے تھے۔۔

کچھ دیر بعد آئمہ اور بدر کی ویڈیو کال کٹ کر دی گئی تھی کیونکہ پاکستان میں آدھی رات ہو چکی تھی ان کے سونا کا وقت ہو رہا تھا۔ آئمہ کی شہزادی اسے سونے کے لیے تنگ کر رہی تھی اس لیے ویڈیو کال بند کر دی گئی تھی۔۔۔

عالیان کے سونے کا بھی وقت ہو گیا تھا سلطانہ بیگم روحی سے

عالیان کو لے لیتے ہیں۔۔

روحی کی گود سے اسے سلامے کے لیے عالیان کو لے تو ضرور لیتی ہے پر عالیان

رات کو روحی کے بغیر سو ہی نا جائے

روحی عالیان کو اپنی ماں کی گود میں دیے ان کے کمرے سے باہر نکل

جاتی ہے اور باسیل کو ادھر ادھر دیکھتے ہوئے

وہ گھر کی کھڑکی سے باہر باسیل کو ٹہلتے ہوئے دیکھتی ہے۔۔

جس گھر میں وہ رہ رہے تھے وہ ان کا اپنا نہیں تھا وہ گھر بھی فلیٹ

کی طرح رینٹ پر دیا جاتا ہے۔۔

باسیل سب کو فلیٹ میں نہیں لے کر جاتا ہے اس فلیٹ

میں صرف دو کمرے

تھے اور وہاں شیزا بھی رہتی تھی

اس لیے باسیل نے سب کے لیے ایک الگ سے رہائش گاہ

کا انتظام کیا تھا۔۔

باسیل گھر کے گارڈن ایریا میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا میں پر سکون سی

لمبی لمبی گہری سانسیں لے رہا ہوتا ہے۔۔

انکل۔۔؟؟؟ روحی ہنستے ہوئے سلیپرز پہنے ہوئے گھر کے دروازے میں

کھڑی ہوئی بنا کوٹ کے ٹراؤزر شرٹ پہنے

ہوئے کھڑی تھی۔۔

باسیل روحی کی آواز پر پلٹ کر ہنستے ہوئے اسے دیکھ کر ہنستا ہے

اسے کوئی کوٹ نا پہنے ہوئے دیکھ کر وہ اپنا کوٹ اتارنے لگ جاتا ہے۔۔

روحی دوڑتے ہوئے باسیل کے پاس آتی ہے اور آکر سیدھا باسیل

کے سینے سے لگ جاتی ہے۔

آہ۔۔۔باسیل روحی کو اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

سردی نہیں لگ رہی ہے تمہیں اتنی ٹھنڈ میں ایسے ہی گھوم رہی ہو۔۔؟؟

باسیل روحی کو اپنا کوٹ پہناتے ہوئے کہتا ہے۔

ایسے تو پھر آپ کو ٹھنڈ لگے گی۔۔!!

روحی کوٹ پہنتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میری خیر ہے گڑیا تم بیمار مت ہونا۔۔۔

باسیل روحی کے کوٹ کی زپ بند کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی مسکراتی ہوئی نظروں سے باسیل کے چہرے کو دیکھتی

رہتی ہے جیسے ہی باسیل دیکھتا ہے وہ نظریں پھیر لیتی ہے۔۔

دیکھ لو دیکھ لو تمہارا شوہر ہی ہوں میں۔۔!!!

باسیل روحی کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے

باسیل آپ کو سردی لگ جائے گی۔۔!!!روحی کہتے ہی اس کا ہاتھ

اپنے ہاتھ میں قید کرتے ہوئے کوٹ کی پوکٹ

میں ڈالنے لگتی ہے۔۔

مجھے سردی ایسے لگنی بند نہیں ہو گی اس کے لیے تمہیں

پورا مجھے خود میں چھپانا پڑے گا۔۔۔!!!

باسیل روحی کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے اپنی ہنسی چھپانے

کی ناکام کوششیں کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ پاگل ہو گئے ہیں باسیل کبھی نہیں سدھرنے والے یقین

ہو گیا ہے مجھے۔۔!!!

روحی باسیل کے ہاتھ کو مکمل چھپاتے ہوئے نا میں سر ہلاتے ہوئے کہتی ہے۔

چلیں آئیں ہم واک کرتے ہیں واک صحت کے لیے بہت ضروری ہوتی ہے

پتا ہے آپ کو۔۔؟؟؟

خاص طور پر آپ کی عمر میں۔۔!!!

روحی آگے کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے پر باسیل اس کی بات

سنتے ہوئے ٹس سے مس نہیں ہوتا ہے۔۔۔

روحی پلٹ کر ہنستے ہوئے باسیل کو دیکھتی ہے جس کی آنکھوں میں غصہ

اتر رہا تھا۔۔۔

تمہیں میں نے کہا تھا کہ میری عمر کے بارے میں کچھ بھی

مت بولا کرو لیکن تم نہیں سدھری۔۔۔۔

باسیل بول ہی رہا تھا کہ روحی اس کا ہاتھ چھوڑ کر باسیل سے

دور بھاگ جاتی ہے۔۔

روحی آگے آگے باسیل اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

پاگل نہیں۔۔۔ میرا مطلب ہے باسیل نہیں دیکھیں اچھے شوہر ایسے نہیں

کرتے ہیں ایسے بیویوں کے پیچھے بھاگتے تھوڑی ہیں۔۔۔

روحی آگے آگے بھاگتے ہوئے بنا پیچھے دیکھے ہوئے کہتی ہے

اور بھاگتے ہوئے جا کر باہر گارڈن میں پڑی ہوئی کرسیوں کے پیچھے جا

کھڑی ہوتی ہے۔۔۔

ادھر آؤ۔۔۔؟؟؟ باسیل ہانپتے ہوئے کہتا ہے۔۔

م۔ میں۔۔ نہیں آؤں گی۔۔۔!!!!

ی باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے گہری سانسیں لیتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہاری ایسی کی تیسی ابھی آؤ ادھر میرے پاس۔۔۔

باسیل کہتے ہی روحی کی طرف بڑھتا ہے۔۔

باسیل مت کریں نا پلز دیکھیں میرے پاس مت آئیں۔۔

روحی دوسری طرف دوڑتے ہوئے کہتی ہے۔

چھا آجاؤ کچھ نہیں کہتا ہوں میں تمہیں آجاؤں میرے پاس

باسیل روحی کی طرف اپنا رخ موڑے ہوئے اپنی باہیں پھیلا کر

مسکراتے ہوئے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔

روحی بھی مسکراتے ہوئے جلدی سے باسیل کے پاس جاتی ہے

اور جا کر اس کے سینے سے لگ جاتی ہے۔۔۔

آئی لو یو۔۔۔

باسیل روحی کو اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے اپنے حصار میں

باندھے ہوئے اس کے سر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اب کیا مجھے آئی لو یو تو کہنا پڑے گا۔۔؟؟؟

روحی باسیل کے سینے پر ٹھوڑی ٹیکائے ہوئے اس کے چہرے کی طرف

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

نہیں۔۔!!!!ضروری تو نہیں ہے لیکن اگر کہہ دو تو مجھے اچھا لگے گا۔۔

باسیل روحی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ کو پتا ہے نا میں ناراض ہوں آپ سے میں نے اب تک معاف

نہیں کیا ہے آپ کو۔۔!!

روحی باسیل سے دور ہوتے ہوئے کہتی ہے۔۔

جھوٹی معاف تو کر دیا تھا تم نے مجھے اگر معاف نا کرتی تو

اپنے آپ کو بچ بھی نا کرنے دیتی پر تم نے تو۔۔۔۔۔!!!

باسیل روحی کے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے اس کے ہاتھ کی کھالی جگہ

پر انگلیاں بھرتے ہوئے مضبوطی سے پکڑ کر دوبارہ اپنی طرف کھینچتے

ہوئے کہتا ہے۔۔۔

چپ نہیں کریں گے آپ اگر آپ ایسے ہی بولتے رہیں گے تو ہاتھ

چھوڑ دیں گی میں آپ کا۔۔۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دھمکی دینے والے

انداز میں کہتی ہے۔۔

اب یہ ہاتھ تم کیا تمہارا ابا بھی نہیں چھوڑوا سکتا ہے۔بیغم باسیل

سکندر کی بیوی ہو تم کسی ایرے غیرے مرد کی نہیں

اور باسیل سکندر کے لیے اس کی بیوی ہر چیز سے بڑھ کر ہے اس کے

خود کے وجود سے بھی۔۔۔۔

سیل کی بات پر روحی فخریہ انداز میں اس کے چہرے کی طرف
دیکھتی ہے اور دیکھتے ہوئے مسکرا دیتی ہے۔
باسیل اس کے لبوں پر مسکراہٹ دیکھتے ہوئے روحی کا ہاتھ چھوڑتے
ہوئے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ
کر پیار سے دیکھتے ہوئے اس کے لبوں پر جھک کر پہلے پہل تو ہلکی
ی پھر شدت سے اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے اپنی محبت کا ثبوت ایک
بار پھر سے دینے لگتا ہے۔۔
باسیل روحی کے لبوں پر جھکے ہوئے ایک ہاتھ اس کے چہرے سے ہٹا کر
پنی کوٹ کی پوکٹ میں سے ایک خوبصورت سا لوکٹ نکال کر بنا روحی
کو محسوس کروائے اس کے گلے میں
لوکٹ پہنا دیتا ہے پر روحی کو اپنے گلے میں کچھ محسوس ہوتا ہے
وہ باسیل سے دور ہوتی ہے اور فوراً سے سر جھکا کر
اپنے گلے میں پہننے ہوئے لوکٹ کو دیکھتی ہے۔۔
"روح باسیل" روحی لوکٹ پر لکھا ہوا نام دیکھ کر خوشی سے بھرپور لہجے
میں کہتی ہے۔۔۔
آپ کو یاد تھا یہ۔۔۔؟؟؟ روحی خوشی سے چمکتی ہوئی آنکھوں
دے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔
تم مجھ سے کوئی فرمائش کرو اور میں اسے بھول جاؤں ناممکن ہے
باسیل روحی جے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
پیار سے کہتا ہے۔

شکریہ آپ کا یہ بہت پیارا ہے۔۔۔۔

روحی لوکٹ کو دیکھتے ہوئے اس پر انگلیاں پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔

تم سے اور تمہارے نام سے جڑی ہر چیز پیاری ہی ہوتی ہے میری جان

چاہیے وہ میں ہوں یا پھر ہمارا بیٹا

یا پھر ہم دونوں کا نام جو ایک ساتھ جڑ کر ایک دوسرے کو مکمل کرتے ہیں۔

روح ہے بغیر باسیل کس کام کا۔۔۔!!!

باسیل روحی کو واپس اپنے سینے میں چھپاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی کی آنکھوں میں نمی چھانے لگ گئی تھی جو

باسیل کی شرٹ کو بھیگو رہی تھی۔۔

ہر چیز کے لیے شکریہ باسیل آپ نا ہوتے تو میں کبھی بھی

کچھ بھی نا کر پاتی اپنی زندگی

میری زندگی میں آکر مجھے کچھ کرنے کی کچھ بننے کی خواہش

پیدا کی ہے آپ نے

میں آج جو بھی ہوں سب آپ کی وجہ سے باسیل کے بغیر روح

بھی قسم کام کی۔۔؟؟

روحی باسیل کے سینے سے سر ٹیکائے ہوئے روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں نے کچھ بھی نہیں کیا ہے گڑیا تم سمجھدار ہو خود مختار ہو

میں تمہاری زندگی میں تمہارا ہر قدم پر ساتھ دینے والا ہمسفر ہوں

پر منزل کو دیکھنے اور اس تک پہنچنے والی تم خود ہو

باسیل روحی کے چہرے دوبارہ اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر اس کے چہرے

سے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

پھر بھی میری زندگی میں آنے کے لئے مجھے بے پناہ چاہنے

کے لیے ہر قدم پر میرا ساتھ دینے کے لیے اور میری بیوقوفیوں کو

آگنور کرنے کے لیے ہر چیز کے دل سے شکریہ

روحی کہتے ہوئے دوبارہ رو پڑتی ہے۔۔

م میری جان اب اس سب کے بعد میں ایک چیز مانگوں تم سے۔؟؟

باسیل جو بڑے سے بڑے شخصیت کے مالک کے سامنے

اپنا حکم سناتا ہے وہ اپنی بیوی سے کچھ مانگنے کی اجازت

مانگ رہا تھا۔۔

روحی یہ سوچتے ہوئے روتے ہوئے ہنس پڑتی ہے۔۔

بولیں کیا چاہیے آپ کو۔۔۔۔!!!روحی پیار سے کہتی ہے۔۔

مجھے کوئی چیز نہیں بس ایک وعدہ چاہیے۔۔!!!

باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیسا وعدہ۔۔؟؟روحی تجسس سے پوچھتی ہے۔

وعدہ کہ تم کبھی بھی دوبارہ نہیں روؤ گی تمہاری آنکھوں سے نکالا

ہوا ایک ایک آنسوؤں مجھے اپنے رشتے کو

ٹھیک سے نا نبھانے کی گواہی دیتا ہے میرا دل دکھتا ہے جب تم

روتی ہو میں صرف اور صرف تمہیں ہنستے ہوئے لڑتے جھگڑتے ہوئے

دیکھنا چاہتا ہوں۔۔

باسیل روحی کی آنکھوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"Dastane Rooh E Basil ♥

Last Episode Last Part

By Saleha Iqbal ...🦋

اگر میں ویسی والی بیوی بن گئی تو وہ کے لیے بہت مشکل

ہو جائے گی میاں جی۔۔

روحی نم آنکھوں سے ہنستے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مجھے مشکلات کو ہینڈل کرنا آتا ہے وائفی۔۔۔۔

روحی کا آنسوؤں سے تر چہرے کو اپنے انگوٹھوں سے صاف کرتے

ہوئے کہتا ہے۔۔۔

ایک مشکل یہاں بھی ابھی کھڑی ہے بچوں۔۔۔

سلطانہ بیغم روحی اور باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہیں۔۔۔

عالیان نے تو رو کر پورے گھر کو سر پر اٹھا رکھا تھا

روحی کو دیکھ کر وہ مزید زور سے رونے لگ جاتا ہے۔۔

روحی عالیان کو روتا ہوا دیکھ کر جلدی سے جا کر عالیان کو اپنی ماں کی

گود سے لیتی ہے اور اسے چپ کروانے کی

کوششوں میں مصروف ہو جاتی ہے۔۔

سلطانہ بیغم کے بعد پیچھے ہیر ا بیغم اور فیروز صاحب بھی باہر آجاتے ہیں۔

باسیل اور باقی سارے وہی کرسیوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔

گاؤں میں سب ٹھیک سے ہو رہا ہے۔۔؟؟

باسیل کرسی ہو بیٹھتے ہوئے فیروز صاحب سے پوچھتے ہیں۔

ہاں سب اچھے سے ہو رہا ہے بدر نے بہت اچھے سے

سب کو سنبھالنے میں میری مدد کرتا ہے۔۔

فیروز صاحب اطمینان سے اور پر سکون سی سانس لیتے ہوئے

جواب دیتا ہے۔۔۔

بہت اچھی بات ہے اب سب اسی نے دیکھنا ہے آگے آگے

چھی بات وہ ابھی سے سبھی سنبھالے گا تو آگے کے لیے آسانی ہو گیا سے۔

باسیل روحی ہر نظریں جمائے ہوئے فیروز صاحب کو

جواب دیتا ہے۔۔

ٹیڈی ایسے نہیں روتے ہیں ناماما آپ کے پاس ہی ہیں اب تو

چپ ہو جاؤں۔۔روحی عالیان کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے

اسے چپ کرواتی ہے اور اسے اپنے بچے سے لگا لیتی ہے۔۔

یہ تم کیا کر رہی ہو۔۔؟؟باسیل روحی کے پاس آکر اس کے

سامنے اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے۔۔۔

کیا کر رہی ہوں اپنے بیٹے کو چپ کروا رہی ہوں۔۔روحی کہتے کہتے ایک بار

اور کس کر دیتی ہے۔۔

روح کس مت کرو ایسے۔۔!!باسیل دو ٹوک لہجے میں کہتا ہے۔۔

باسیل بیٹا ہے یہ ہمارا۔۔!!روحی آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اور جا کر سب کے پاس کرسی پر بیٹھ جاتی ہے

ٹا اپنے بابا کی بات پر غور مت کرنا وہ اس عمر میں کچھ بھی بول دیتے ہیں۔۔

مجھے یہ میرا بیٹا کم اور دشمن نا جانے کیوں زیادہ لگ رہا ہے پر میں

تمہیں میری بیوی چھیننے نہیں دوں گا

لے لو ابھی جو مل رہا ہے۔۔

باسیل عالیان کو روحی کی گود میں دیکھتے ہوئے گندا سا منہ

بناتے ہوئے خود سے کہتا ہے۔۔

سیل کی نظر عالیان پر اور سب کی نظریں باسیل پر باسیل کا منہ دیکھتے ہوئے

سب بلند آواز میں قہقہہ لگا کر ہنس پڑتے ہیں۔۔۔

انکل میرے بیٹے کو مت گھوریں آپ ورنہ اچھا نہیں ہوگا آپ کے ساتھ

روحی بھی باسیل کی طرح چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں تو تم ایسے بار بار میرے سامنے کس مت کرو ورنہ تمہارے

ساتھ اچھا نہیں ہوگا۔۔

دھمکی دے رہے ہیں آپ مجھے۔۔؟؟ روحی بڑی بڑی آنکھیں کیے

کہتی ہے۔۔

بابا گندے انکل۔۔۔ عالیان باسیل کو دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں

کہتا ہے اور دوبارہ روحی سے لپٹ جاتا ہے۔۔

روحی کے چہرے پر مسکراہٹ چھا جاتی ہے جیسے وہ باسیل کو دیکھتے

ہوئے اپنے غصے کو ضبط کرنے کی کوشش کرتی ہے

پر وہ نہیں ہوتی ہے۔۔۔

باسیل میں نے یہ نہیں سیکھایا ہے اسے۔۔۔ روحی کہہ ہی رہی تھی کہ باسیل

منہ پھلا کر واپس گھر میں داخل ہوتا ہے۔۔

باسیل یہ میں نے نہیں سیکھایا ہے وہ خود ہی۔

.....

کہاں جا رہی ہو تم۔۔؟؟؟ آئمہ اپنی بیٹی کو اچھے سے کمبل اوڑھاتے ہوئے

اس کا فیڈر اٹھا کر کمرے سے باہر کی طرف اپنے

قدم بڑھانے لگتی ہے۔۔

میں اسکے فیڈر لے کر آ رہی ہوں۔۔!! آئمہ کہتی ہے اور اٹھ کر جانے لگتی ہے

پر بدر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک دیتا ہے اور خود بیڈ سے اترتے ہوئے

اس کے نزدیک جاتا ہے۔۔

چھوڑو اس کو۔۔۔ بدر فیڈر ہاتھ سے لے کر واپس

سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آجاؤں ہم دونوں رومینس کرتے ہیں اور بے بی کی پلیننگ کرتے ہیں۔۔

بدر آئمہ کے بالوں میں لگے ہوئے کیچر کو نکالتے ہوئے کہتا ہے۔

بدر وہ آپ پہلے ہی کر چکے ہیں۔۔۔!!!

آئمہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں تو کیا ہو گیا ہے پہلے ہماری گڑیا اکیلے آئی تھی اب اس

کے دو بھائی بہن آئیں گے۔۔!!!

بدر آئمہ کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بدر رہنے دیں آپ خود تو کام پر ہوتے ہیں اور مجھے اکیلی کو اب

بنا امی کے چاچی ہے بے بی کو سنبھالنا ہوتا ہے۔

بہت مشکل ہے بے بی کو سنبھالنا۔۔۔

آئمہ بدر کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو کیا ہو گیا ہے جب تک امی والے واپس نہیں آجاتے ہیں

تب تک میں ہوں نا تمہارے ساتھ تمہارا ساتھ دینے کے لیے

بدر آئمہ کے لبوں کو فوکس میں لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ میری مدد کریں گے آپ صرف میرے لیے کام بڑھانے کے

لیے اس دنیا

میں آئیں ہیں میری مدد کرنے کے لیے نہیں۔۔۔

آئمہ بدر کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرتے ہوئے کہتی ہے۔

اب آپ ایک کام کریں میری مدد کرنی ہے نا آپ کو۔۔؟؟؟

آئمہ کہتے ہی پلٹتی ہے اور سائیڈ ٹیبل سے فیڈر اٹھا کر بدر کو دیتی ہے۔

اب آپ جائیں اور جلدی سے اس کو آدھے سے زیادہ بھر کر لائیں

بنا چینی کے میں بھی بہت تھی گئی ہوں

رات کی ڈیوٹی اب آپ کی۔۔۔

آئمہ کہتے ہی بیڈ پر لیٹ جاتی ہے اور اپنی بیٹی کے ساتھ کمبل میں

لیٹ کر اسکو اپنی باہوں کے حصار میں ڈال کر اسے خود سے لگائے ہوئے

اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے۔۔

یہ۔۔۔بی کیا بات ہوئی بھلا میں تو کسی اور کام کو کرنے کے بارے میں

کہہ رہا تھا تم تو مجھے کوئی اور کام پکڑا رہی ہو۔۔۔

بدر معصوم سی شکل بنا کر فیڈر کو ہاتھ میں دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

اللہ تمہارے جیسی جلاد بیویاں کسی کو بھی نا دے

جو شوہر کے ارمانوں کا قتل کرتی پھیرتی ہیں۔۔۔

بدر آئمہ کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور پیر پٹختے ہوئے اپنے کمرے

سے باہر نکل جاتا ہے۔۔

بدر کے جاتے ہی آئمہ اپنی آنکھیں کھول کر اس کی طرف دیکھتی

ہے اور پھر ہنستے ہوئے اپنی بیٹی کے ماتھے پر اپنے

لب رکھ کر دوبارہ اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے۔۔

کچھ دیر بعد بدر فیڈر میں دودھ ڈالے ہوئے واپس کمرے میں آتا ہے

آئمہ کو سوتا ہوا دیکھ کر وہ آہستہ سے کمرے کے دروازے کو

بند کرتا ہے اور دبے دبے قدم اٹھائے وہ آئمہ کی طرف بڑھتا ہے فیڈر

سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ آئمہ کے پیچھے اس کے پیٹ کے گرد اپنی

بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے اس کی کمر سے سر ٹیکاتے ہوئے

وہ بھی اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔۔

آئمہ بدر کو اپنی پیچھے دیکھتے ہوئے اپنی بیٹی کو اچھے سے

تکیوں کے درمیان سلا کر خود بھی پلٹ کر

بدر کے سینے پر سر رکھتے ہوئے وہ مسکراتے ہوئے اپنی آنکھیں بند

کر لیتی ہے۔۔

بدر بھی مسکراتے ہوئے ایک ہاتھ سے آئمہ کو اپنی باہوں میں

قید کرتا ہے اور دوسرے ہاتھ سے اپنی بیٹی کا ہاتھ پکڑ کر

وہ بھی اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔۔۔

باسیل کے جاتے ہی روحی بھی عالیان کو اپنی گود میں سلا دیتی ہے

عالیان کو گہری نیند میں سوتا ہوا دیکھ کر روحی اسے

گود میں اٹھاتے ہوئے گھر کے اندر داخل ہوتی ہے۔۔

روحی اسے فرسٹ فلور پر گیسٹ روم کی طرف لے کر بڑھتی ہے جہاں

باسیل پہلے سے ہی موجود ہوتا ہے۔۔

روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے اپنی ہنسی کو چھپاتے ہوئے کمرے میں داخل ہوتی ہے۔

باسیل اسے دروازہ بند کرتا دیکھ کر جلدی سے اس کے پاس

جاتا ہے اور عالیان کو احتیاط سے اس کی گود سے لے کر

بیڈ پر لیٹا دیتا ہے۔۔

ناراض ہیں آپ مجھ سے۔۔؟؟ روحی باسیل کے پیچھے کھڑی ہو کر

پوچھتی ہے۔۔

نہیں تو۔۔!!! باسیل عالیان کو کمبل اوڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں نا وہی تو میں بھی سوچوں ناراض ہونے والی کوئی

بات تو نہیں ہے تو آپ ناراض کیسے ہو سکتے ہیں آپ مجھ سے۔۔

روحی کے لہجے میں ابھی بھی شرارت تھی۔۔

میں سچ میں ناراض ہوں خود تو تم نے مجھے انکل بنا رکھا ہے

لیکن اس کا کیا مطلب ہے کہ تم نے میرے اکلوتے بیٹے سے بھی میرا

تعارف انکل کے نام سے کروا رکھا ہے۔۔

باسیل غصے میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اوہو۔۔ میرے پیارے سے انکل آپ انکل ہیں تو ہم آپ کو انکل کہیں گے نا۔۔ روحی باسیل کو کراس کرتے ہوئے بیڈ پر عالیان کے پاس بیٹھ جاتی ہے اور اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

شرم کرو لڑکی انکل میں صرف تمہارے لیے ہوں اور دنیا کے لیے میں سکندر اور اپنے بیٹے کے لیے میں اس کا بابا ہوں

انکل نہیں۔۔۔۔ باسیل بھی عالیان کے دوسری طرف بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

یہ دونوں نہیں سدھریں گے۔۔۔ سلطانہ بیگم ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

ان سب کو باسیل اور روحی کی آواز با آسانی سے سنائی دے رہی تھی کیونکہ وہ جس طرف تھے کمرے بھی اسی سائیڈ پر ہی تھا۔۔

کبھی بھی نہیں ہرگز نہیں۔۔ ہیرا بیگم بھی ہنستے ہوئے کہتی ہیں

اب لڑنا جھگڑنا بند کرو اور سب ریڈرز کو خدا حافظ کرو

روح باسیل کا اختتام ہو گیا۔۔۔ فیروز صاحب ہنستے ہوئے بلند آواز میں کہتے ہیں۔۔

ہماری کہانی کا اختتام ہو گیا ہے۔۔!!! باسیل روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

جی ہو گیا ہے۔۔۔!! روحی گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو خدا حافظ کہہ دیں سب کو۔۔؟؟ باسیل عالیان کے چہرے پر اپنی انگلی پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

دل تو نہیں چاہ رہا ہے ہر کہہ دیتے ہیں ہر کہانی کا اختتام ہونا لازم ہوتا ہے۔۔۔

روحی کبھی عالیان کو دیکھتے ہوئے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

تو کہہ دیتے ہیں دونوں مل کر۔۔۔

سیل روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

خدا حافظ روح باسیل کے سفر کے ساتھیوں

وحی اور باسیل دونوں عالیان کے گال پر کس کرتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتے ہیں

اب مجھے بھی چاہیے۔۔۔!!!باسیل دھیمے لہجے میں روحی کے چہرے

کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہتا ہے۔۔

یا چاہیے۔۔؟؟روحی حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ایک کس۔۔۔!!باسیل روحی کی طرف جھکتے ہوئے کہتا ہے۔

دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے لیکن باسیل سکندر رومینس کرنا

کبھی بھی نہیں بھول سکتے ہیں۔۔۔۔!!!!!

روحی باسیل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اس کے

لبوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتی ہے وہ ہلکی سی شرارت کیے وہ اس کے

لبوں کو آزاد کر کے باسیل کے گلے سے لگ جاتی ہے

باسیل بھی روحی کو اچھے سے اپنی باہوں میں قید کیے اس

کی گردن میں اپنا منہ چھپا لیتا ہے۔۔

.....